وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو

سُنَن

اَبُوداوُد شریف مترجم

جلد سوم

امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اردو بازار ○ لاہور

نام کتاب ـــــــــ سنن ابوداؤد شریف مترجم
مؤلف ـــــــــ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ ـــــــــ علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ
ناشر ـــــــــ اسلامی کتب خانہ
طابع ـــــــــ ممتاز احمد
پرنٹر ـــــــــ رضا پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

فہرست مضامین ابوداؤد شریف (جلد سوم)

پارہ نمبر ۲۴

کتاب الطب

كِتَابُ الْكَهَانَةِ وَالتَّطَيُّرِ

پارہ نمبر ۲۵

كِتَابُ الْعِتق

کتاب الحروف و القراۃ

کتاب الحمام

کتاب اللباس

پارہ نمبر ۲۶

کتاب الترجل

کنگھی کرنے کا بیان

کتاب الخاتمہ

پارہ نمبر ۲۷

کِتَابُ الْفِتَن

کتاب المهدی

مہدی کا بیان

کِتَابُ الْمَلَاحِم

کتاب الدیات

پارہ نمبر ۲۹

کتاب السلام

﴿پارہ نمبر ۲۲﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

١- باب في التشديد في ذلك *

۱۔ مزارعت کی ممانعت کا بیان

١- حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثني أبي عن جدي الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب أخبرني سالم ابن عبد الله بن عمر أن ابن عمر كان يكري أرضه حتى بلغه أن رافع بن خديج الأنصاري حدث أن رسول الله ﷺ كان ينهى عن كراء الأرض فلقيه عبد الله فقال يا ابن خديج ماذا تحدث عن رسول الله ﷺ في كراء الأرض قال رافع لعبد الله بن عمر سمعت عمي وكانا قد شهدا بدرا يحدثان أهل الدار أن رسول الله ﷺ نهى عن كراء الأرض قال عبد الله والله لقد كنت أعلم في عهد رسول الله ﷺ أن الأرض تكرى ثم خشي عبد الله أن يكون رسول الله ﷺ أحدث في ذلك شيئا لم يكن علمه فترك كراء الأرض قال أبو داود رواه أيوب وعبيد الله وكثير بن فرقد ومالك عن نافع عن رافع عن النبي ﷺ ورواه الأوزاعي عن حفص بن عنان الحنفي عن نافع عن رافع قال سمعت رسول الله ﷺ وكذلك رواه زيد بن أبي أنيسة عن الحكم عن نافع عن ابن عمر أنه أتى رافعا فقال سمعت رسول الله ﷺ فقال نعم وكذا قال عكرمة بن عمار عن أبي النجاشي عن رافع بن خديج قال سمعت النبي ﷺ عليه الصلاة والسلام ورواه الأوزاعي عن أبي النجاشي عن رافع بن خديج عن عمه ظهير بن رافع عن النبي ﷺ *

۱۔ عبدالملک بن شعیب اپنے والد سے ... سالم سے روایت ہے، کہ عبداللہ بن عمر اپنی زمین کو بٹائی پر دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کو یہ خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے اس سے تو عبداللہ بن عمرو نے ملاقات کی رافع بن خدیج سے اور کہا اے ابن خدیج تم کیا حدیث روایت کرتے ہو رسول اللہ ﷺ سے زمین کے کرایہ دینے میں رافع نے کہا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا جو جنگ بدر میں حاضر تھے، وہ حدیث بیان کرتے تھے گھر والوں سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے عبداللہ بن عمرو نے کہا قسم اللہ کی میں جانتا ہوں، کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر عبداللہ نے خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر عبداللہ کو نہ ہوئی ہو تو انہوں نے چھوڑ دیا زمین کا کرایہ پر دینا ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے ایوب اور عبیداللہ اور کثیر بن فرقد اور مالک نے نافع، رافع، نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے، اور اوزاعی نے بواسطہ حفص بن عنان، نافع سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح زید بن ابی انیسہ نے بواسطہ حکم، نافع، ابن عمر سے کہا انہوں نے رافع سے آکر دریافت کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، تو انہوں نے کہا جی ہاں اسی طرح عکرمہ بن عمار نے بواسطہ ابو النجاشی رافع بن خدیج، ان کے چچا ظہیر بن رافع نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

تشریح :۔ یعنی پیداوار کے ایک حصے پر احتیاط کی راہ سے چاندی سونے کے بدلے میں تو بالاتفاق درست ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے بعضوں نے کہا کہ جس مزارعت سے آپ نے منع کیا تھا وہ وہی تھی جس میں شرط فاسد داخل ہو جیسے کسی خاص مقام کی پیداوار لینا اور کوئی شرط مثل اسکے لیکن نصف یا ثلث پیداوار پر معاملہ زراعت کرنا تو اس کی ممانعت ثابت نہ ہوئی اور صحابہ اس کو کرتے رہے (علامہ)

٢- حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة حدثنا خالد بن الحارث حدثنا سعيد عن يعلى بن حكيم عن سليمان بن يسار أن رافع بن خديج قال كنا نخابر على عهد رسول الله

۲۔ عبیداللہ بن عمرو، خالد بن حارث، سعید، یعلی بن حکیم، سلیمان بن یسار، رافع بن خدیج سے روایت ہے، کہ ہم مزارعت کیا کرتے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو ایک بار میرا کوئی چچا آیا اور ... رسول اللہ

فذكر أنَّ بعضَ عُمومته أتاهُ فقال نهى رسولُ اللَّه ﷺ عن أمرٍ كان لنا نافعًا وطواعيةُ اللَّهِ ورسوله ﷺ أنفعُ لنا وأنفعُ قال قلنا وما ذاك قال قال رسولُ اللَّه ﷺ مَنْ كانتْ لهُ أرضٌ فليزرعْها أوْ فليُزرعْها أخاهُ ولا يُكاريها بثُلثٍ ولا بربُعٍ ولا بطعامٍ مُسمًّى

ﷺ نے ممانعت کی اس معاملہ سے جس میں ہمارا نفع تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا بہتر ہے ہمارے واسطے بہت بہتر ہے ہم نے کہا وہ کون سا معاملہ تھا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس کو بوئے یا اپنے بھائی کو جوتنے بونے کے لیے دے اور نہ دے اسکو ثلث یا ربع پیداوار پر نہ معین غلہ پر۔

تشریح:۔ جیسے ایک من یا دو من یا تین من غلے پر اس واسطے کہ احتمال ہے اس قدر غلہ پیدا نہ ہو یا اسی قدر پیدا ہو تو کاشتکار کی محنت کا کچھ عوض نہ رہے گا۔

٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَدِيثِهِ*

٣۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب، یعلی بن حکیم، سلیمان بن یسار سے پہلی حدیث کی طرح مروی ہے۔

٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ *

٤۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عمر بن ذر، مجاہد، ابن رافع، ان کے والد رافع بن خدیج سے روایت ہے، کہ ہمارے پاس ابو رافع آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اس امر سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت بہتر ہے ہمارے واسطے منع کیا آپ نے ہم کو زراعت کرنے سے مگر اس زمین میں جس کے ہم مالک ہوں یا ہم کو کوئی دے۔

٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ أُسَيْدٌ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

٥۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، مجاہد، اسید بن ظہیر سے روایت ہے، کہ ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہنے لگے رسول اللہ ﷺ منع کرتے ہیں تم کو اس امر سے جس میں تمہارا نفع تھا لیکن اطاعت اللہ اور اور اطاعت اس کے رسول اللہ ﷺ کی زیادہ نفع پہنچائے گی تم کو بے شک رسول اللہ ﷺ منع کرتے ہیں تم کو حقل سے یعنی مزارعت سے اور فرمایا آپ نے جو شخص اپنی زمین کے جوتنے اور بونے کی حاجت نہ رکھے تو وہ شخص اس زمین کو اپنے بھائی کے سپرد کر دے (یعنی مفت بطور رعایت کے دے) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح روایت کیا ہے شعبہ اور مفصل بن مہلہل نے منصور سے شعبہ نے کہا اسید رافع بن خدیج کے بھتیجے ہیں۔

تشریح:۔ یعنی عاریتاً جوتنے کے لیے دے پیداوار میں سے کوئی حصہ اپنے لیے نہ ٹھہرائے جس کو مزارعت اور مخابرت اور کراء الارض کہتے ہیں

٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَمِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ

٦۔ محمد بن بشار، یحییٰ، ابو جعفر خطمی سے روایت ہے کہ میرے چچا نے مجھ کو اور اس کے ایک غلام کو سعید بن المسیب کے پاس بھیجا ہم نے یہ کہا کہ مزارعت کے باب میں تمہاری طرف سے ایک خبر پہنچی ہے سعید نے کہا عبداللہ بن عمر مزارعت میں کچھ قباحت نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ ان کو رافع بن خدیج کی حدیث پہنچی تو وہ رافع کے پاس

فَرأى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ قَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ*

آئے اور ان سے پوچھا رافع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بنی حارث کے پاس آئے تو ایک کھیت دیکھا ظہیر کی زمین میں فرمایا کیا اچھا کھیت ہے ظہیر کا لوگوں نے کہا یہ ظہیر کا نہیں ہے آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہ زمین ظہیر کی نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں زمین تو ظہیر کی ہے لیکن کھیت دوسرے کا ہے آپ نے فرمایا کہ کھیت لے لو اور محنت کرنے والے کو اس کی مزدوری دے دو، رافع نے کہا یہ سن کر ہم نے کھیت لے لیا اور محنت کرنے والے کو یعنی جس نے جوتا بویا تھا، اس کی مزدوری دے دی، سعید نے کہا اب دو صورتیں ہیں یا تو اپنے بھائی کی محتاجی کو رفع کر دو یعنی عاریت بغیر کرائے کے زمین اس کو دے دے کہ وہ جوتے اور بوئے پھر جب فارغ ہو تو زمین اپنی لے لے، یا درہموں کے عوض زمین کرایہ پر دے یعنی زمین کے بدلے میں پیداوار کا کوئی حصہ نہ لے نقد روپیہ اس سے ٹھہرا لے۔

٧-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أَخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ*

۷۔ مسدد، ابوالاحوص، طارق، سعید بن مسیب، رافع بن خدیج سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ [1] اور مزابنہ [2] سے منع کیا اور کہا زراعت تین طرح پر ہوتی ہے ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہے جس کی زمین ذاتی ہو، دوسرے وہ شخص جس نے زمین کو مستعار لیا ہو تو وہ زراعت کرتا ہے اپنی مستعار زمین میں، تیسرے وہ شخص جس نے سونا یا چاندی لے کر زمین کرایہ پر لی ہو ابو داؤد نے کہا میں نے پڑھ کر سنا سعید بن یعقوب طالقانی کو تم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن مبارک نے، انہوں نے سنا سعید بن ابی شجاع سے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج نے کہ میں یتیم تھا پرورش پاتا تھا رافع بن خدیج کی گود میں اور ان کے ساتھ میں نے حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہیل آیا اور بولا کہ میں نے فلاں شخص کو اپنی زمین دو سو درہم کے بدلے میں کرایہ پر دی، رافع نے کہا چھوڑ دے اس معاملے کو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے زمین کو کرایہ پر دینے سے، شائد یہ وہم ہے اس راوی سے ورنہ سونا چاندی کے بدلے میں کرایہ پر دینا بالاتفاق درست ہے۔

تشریح: [1] محاقلہ اس کو کہتے ہیں کہ گیہوں کا کھیت بدلے میں خشک گیہوں کے بیچے، سو گیہوں کے اور جتنے اناج ہیں سب کا یہی حکم ہے، محاقلہ کے مشہور معنی یہی ہیں جو بیان ہوئے ہیں، لیکن یہاں محاقلہ سے مزارعہ مراد ہے۔

[2] اور مزابنہ اس کو کہتے ہیں کہ درخت پر پھل یا انگور کا اندازہ کر کے خشک کھجور یا انگور کے بدلے میں فروخت کیے جاویں۔

٨-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا

۸۔ ہارون بن عبداللہ، فضل بن دکین، بکیر، ابن ابی نعیم، رافع بن خدیج

بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ فَقَالَ أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّ الْأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ

سے روایت ہے کہ انہوں نے کھیتی کی ایک زمین میں [illegible] رسول ﷺ [illegible] آپ ﷺ نے پوچھا [illegible] [illegible] پیداوار ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ربا کیا (یعنی عقد ناجائز ہے) تو زمین پھیر دے اس کے مالک کو اور اپنی محنت کا خرچ لے لے۔

تشریح:۔ یعنی خرچہ اور محنت کا عوض قرار پائے وہ ملے گا۔

۲-بَاب فِي زَرْعِ الْأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا *

۲۔بغیر اجازت زمین کے مالک کی اس میں کوئی زراعت کرے تو کیا حکم ہے

۹-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ

۹۔قتیبہ بن سعید، شریک، ابو اسحاق، عطاء، رافع بن خدیج سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی قوم کی زمین میں اس کی بے اجازت کھیتی کی تو کھیتی میں اس کا کچھ حصہ نہیں اس کی لاگت اس کو ملے گی۔

۳-بَاب فِي الْمُخَابَرَةِ *

۳۔ مخابرہ یعنی مزارعت کا بیان

۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادًا وَعَبْدَ الْوَارِثِ حَدَّثَاهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْعُ السِّنِينَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا *

۱۰۔احمد بن حنبل، اسمعیل (دوسری سند) مسدد، حماد اور عبدالوارث، ایوب، ابو الزبیر، حماد اور سعید بن میناء، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے منع فرمایا لگے ہوئے کھیت کو بیچنے سے اور پھل کو درخت پر بیچنے سے اور مخابرہ سے (یعنی بٹائی کرنے سے جو خیبر والوں سے آپ نے کیا) اور معاومہ یعنی کئی سال تک کا میوہ بیچنے سے اور استثناء کرنے سے (یعنی سارے باغ یا کھیت کو بیچنا) اور اس میں ایک مقدار نکال لینا اور رخصت دی آپ نے عرایا میں (اوپر ان سب کا بیان مفصل گزر چکا ہے)

۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ *

۱۱۔ عمر بن یزید، عباد بن عوام، سفیان، یونس، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے منع فرمایا پھل کو درخت پر بیچنے سے اور لگے ہوئے کھیت کو بیچنے سے اور استثناء کرنے سے، مگر جب اس کی مقدار معلوم ہو۔

تشریح:۔ یعنی اگر یوں کہے کہ میں تو اس باغ کے پھل بیچے مگر ایک حصہ نہیں بیچا تو درست ہے بسبب جہالت مبیع کے البتہ اگر حصہ مستثنی معین ہو جیسے ثلث یا ربع درست ہے۔

۱۲-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ

۱۲۔ یحییٰ بن معین، ابن رجاء ابن خثیم، ابو زبیر، جابر بن عبداللہ سے

ابن خثيم حدثني عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من لم يذر المخابرة فليأذن بحرب من الله ورسوله *

[illegible]

تشریح [illegible] حدیث منسوخ ہے [illegible]

۱۳ – حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عمر بن أيوب عن جعفر بن برقان عن ثابت بن الحجاج عن زيد بن ثابت قال نهى رسول الله ﷺ عن المخابرة قلت وما المخابرة قال أن تأخذ الأرض بنصف أو ثلث أو ربع *

۱۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر بن ایوب، جعفر بن برقان، ثابت بن حجاج، زید بن ثابت سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مخابرہ سے میں نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا چیز ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین کو نصف یا تہائی پر یا چوتھائی حصہ پر بٹائی لینا۔

٤ – باب في المساقاة *

۴۔ مساقاۃ کا بیان

١٤ – حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي ﷺ عامل أهل خيبر بشطر ما يخرج من ثمر أو زرع *

۱۴۔ احمد بن حنبل، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں سے نصف حصہ کی شرط پر معاملہ کیا جو میوہ یا کھیتی اس زمین سے پیدا ہو۔

تشریح: وہی بٹائی ہے مگر مزارعت کھیت میں اور مساقاۃ درختوں میں ہوتی ہے۔

١٥ – حدثنا قتيبة بن سعيد عن الليث عن محمد بن عبد الرحمن يعني ابن غنج عن نافع عن ابن عمر أن النبي ﷺ دفع إلى يهود خيبر نخل خيبر وأرضها على أن يعتملوها من أموالهم وأن لرسول الله ﷺ شطر ثمرتها *

۱۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن عبدالرحمن، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں کو خیبر کی زمین اور درخت کھجور کے اس شرط پر دیئے کہ وہ اس زمین اور درختوں کو آباد کریں اور اس کی پیداوار میں رسول اللہ ﷺ کے لیے نصف ہو (اس سے جواز مزارعت اور مساقاۃ کا نکلا)۔

١٦ – حدثنا أيوب بن محمد الرقي حدثنا عمر بن أيوب حدثنا جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن مقسم عن ابن عباس قال افتتح رسول الله ﷺ خيبر واشترط أن له الأرض وكل صفراء وبيضاء قال أهل خيبر نحن أعلم بالأرض منكم فأعطناها على أن لكم نصف الثمرة ولنا نصف فزعم أنه أعطاهم على ذلك فلما كان حين يصرم النخل بعث إليهم عبد الله بن رواحة فحزر عليهم النخل وهو الذي يسميه أهل المدينة الخرص فقال في ذه كذا وكذا قالوا أكثرت علينا يا ابن رواحة فقال فأنا ألي حزر النخل وأعطيكم نصف الذي قلت قالوا هذا الحق وبه تقوم السماء والأرض قد رضينا أن نأخذه بالذي قلت

۱۶۔ ایوب بن محمد، عمر بن ایوب، جعفر بن برقان، میمون، مقسم، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا اور یہ شرط لگائی کہ زمین ہم لیں گے اور جو کچھ سونا چاندی نکلے وہ بھی ہمارا ہے تب خیبر کے لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ہم خوب جانتے ہیں زمین کو (یعنی زراعت کو) بہ نسبت آپ کے، تو زمین ہم کو سپرد کر دیجئے اس شرط پر کہ نصف پیداوار آپ کو دیں گے اور نصف ہم لیں گے پھر آنحضرت نے اس شرط پر وہ زمین ان کو دے دی جب کھجور کٹنے کا وقت آتا تو آپ عبداللہ بن رواحہ کو بھیج دیتے وہ جا کر کھجور کا اندازہ کر لیتے تو عبداللہ بن رواحہ کہتے اس باغ میں اتنی کھجوریں نکلیں گی خیبر والے کہتے تم نے بہت کہا اے ابن رواحہ (یعنی تیرے اندازے سے زیادہ آنکلا) عبداللہ بن رواحہ کہتے اچھا میں پہلے توڑنے کا کام کروں گا اور جو اندازہ میں نے کیا ہے اس کا نصف تم کو دے دوں گا خیبر والے یہ سن کر

کہتے بے شک تم سچ کہتے ہو اسی وجہ سے آسمان زمین قائم ہیں ہم راضی ہیں تمہارے اندازے پر ان پھلوں کے لینے کے لیے (یعنی تمہارے اندازے کے موافق نصف دیں گے)۔

تشریح :- یہود نے ایک بار عبداللہ بن رواحہ کو جب گہنے اور اپنی عورتوں کا زیور رشوت دینے لگے تاکہ تخفیف کریں ان پر انہوں نے نہ لیا اور کہا یہ حرام ہے۔

یعنی خرص کر لیتے اہل مدینہ کی اصطلاح میں درخت پر پھلوں کا آنکنا کہ کتنے ہوں گے خرص کہلاتا ہے۔

۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَهُ

۱۷۔ علی بن سہل، زید، جعفر بن برقان سے پہلی حدیث کی طرح مروی ہے اس میں لفظ فحرز ہے اور کل صفراء وبیضاء کی تفسیر سونے اور چاندی سے کی ہے۔

۱۸ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ عَنْ مِقْسَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَقَالَ فَأَنَا أَلِي جُذَاذَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ *

۱۸۔ محمد بن سلیمان، کثیر، جعفر بن برقان، میمون، مقسم سے اسی طرح روایت ہے جیسے اوپر گزر چکا عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا اچھا تو میں درختوں کے پھل خود کاٹوں گا، اور جو اندازہ میں کیا ہے اس کا نصف تم کو دے دوں گا۔

تشریح :- جب یہ کہا تو یہود نے مان لیا کیونکہ اندازان کا بالکل واجبی تھا۔

۵- بَابٌ فِي الْخَرْصِ *

۵۔ پھلوں کا اندازہ کرنا درختوں پر (یعنی آنکنا ان کی مقدار کا)

۱۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهُ بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ *

۱۹: یحییٰ بن معین، حجاج، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال عبداللہ بن رواحہ کو خیبر میں بھیجتے وہ اندازہ کیا کرتے تھے کھجور کا جب پکنے کے قریب ہوتی قبل اس کے کہ کھانے کے قابل ہو پھر اختیار دے دیتے یہویوں کو کہ تم اس اندازے کا آدھا قبول کر کے ان پھلوں کو اپنے قبضے میں رکھو یا ہمارے قبضے میں دے دو تاکہ زکوۃ پوری پوری نکل آوے قبل اس کے کہ لوگ پھلوں کو کھائیں اور متفرق ہو جائیں۔

تشریح :- یعنی اگر پہلے سے اندازہ نہ کر لیتے تو لوگ کھا لیکر جو پھل بچتے اتنا ہی پیداوار بتاتے اور اسی کا نصف ادا کرتے (علامہ)

۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ

۲۰۔ ابن ابی خلف، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، ابو زبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول ﷺ کو خیبر دیا تو آپ نے وہیں کے لوگوں کو اس پر قائم رکھا اور پیداوار میں شریک ہو گئے پھر آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا انہوں نے جا کر پھلوں کا اندازہ کر لیا (اسی اندازہ کا نصف ان سے لیا گیا)

تشریح :- ظاہر حدیث سے ابو حنیفہ نے تمسک کیا اور مکروہ کہا اجرت لینے کو تعلیم قرآن پر لیکن متاخرین حنفیہ اور جمہور علماء نے اجازت دی اس کی بدلیل حدیث ابن عباس کے بہتر ان کاموں میں جن پر تم اجرت لیتے ہو اللہ کی کتاب ہے اور نکاح کیا آپ نے ایک عورت کا بعوض تعلیم قرآن کے مگر احتیاط ابو حنیفہ کے قول میں ہے۔

٢١ - حدّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدّثنا عبدُ الرّزّاق ومُحمّدُ بنُ بكرٍ قالا حدّثنا ابنُ جُريجٍ أخبرني أبو الزُّبير أنّهُ سمع جابر بن عبد اللّه يقولُ خرصها ابنُ رواحة أربعين ألف وسْقٍ وزعم أنّ اليهود لمّا خيّرهُم ابنُ رواحة أخذوا الثّمر وعليهم عشرُون ألف وسْقٍ *

۲۱۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ عبداللہ بن رواحہ نے اندازہ کیا کھجوروں کا چالیس ہزار وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر یہودیوں کو جب اختیار دیا تو انہوں نے پھل اپنے قبضے میں رکھے اور تیس ہزار وسق دینا قبول کیے (بعد کھجوریں کٹنے کے کیونکہ اندازہ سراسر واجبی تھا)

٦ - في كسْبِ الْمُعلِّمِ *

۶۔ معلم کو تعلیم کی اجرت دینا کیسا ہے

٢٢ - حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا وكيعٌ وحُميْدُ بْنُ عبْدِ الرّحْمن الرُّؤاسيُّ عنْ مُغيرة بْنِ زيادٍ عنْ عُبادة بْنِ نُسيٍّ عنِ الْأسْودِ بْنِ ثعْلبة عنْ عُبادة بْنِ الصّامِتِ قال علّمْتُ ناسًا منْ أهْلِ الصُّفّةِ الْكِتاب والْقُرْآن فأهْدى إليّ رجُلٌ منْهُمْ قوْسًا فقُلْتُ ليْستْ بمالٍ وأرْمي عنْها في سبيلِ اللّهِ عزّ وجلّ لآتِينّ رسُول اللّهِ ﷺ فلأسْألنّهُ فأتيْتُهُ فقُلْتُ يا رسُول اللّهِ رجُلٌ أهْدى إليّ قوْسًا ممّنْ كُنْتُ أُعلِّمُهُ الْكِتاب والْقُرْآن وليْستْ بمالٍ وأرْمي عنْها في سبيلِ اللّهِ قال إنْ كُنْت تُحبُّ أنْ تُطوّق طوْقًا منْ نارٍ فاقْبلْها *

۲۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع اور حمید، مغیرہ بن زیاد، عبادہ بن نسی، اسود، عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ میں نے چند لوگوں کو اصحاب صفہ میں سے قرآن پڑھایا اور لکھنا سکھایا تو میرے شاگردوں میں سے ایک شخص نے مجھ کو ایک کمان تحفہ بھیجی میں نے خیال کیا یہ کچھ مالیت نہیں ہے اور میں اللہ کی راہ میں اس پر تیر ماروں گا مگر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ سے پوچھوں گا تو میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص نے جس کو میں نے قرآن پڑھایا اور لکھنا سکھایا مجھے ایک کمان تحفہ دی ہے، وہ کچھ مالیت نہیں ہے میں اس سے جہاد کروں گا اللہ کی راہ میں آپ نے فرمایا اگر تو انگار کا ایک طوق پہننا چاہے تو اس کمان کو لے لے۔

٢٣ - حدّثنا عمْرُو بْنُ عُثْمان وكثِيرُ بْنُ عُبيْدٍ قالا حدّثنا بقِيّةُ حدّثني بِشْرُ بْنُ عبْدِ اللّهِ بْنِ يسارٍ قال عمْرٌو وحدّثني عُبادةُ بْنُ نُسيٍّ عنْ جُنادة بْنِ أبي أُميّة عنْ عُبادة بْنِ الصّامِتِ نحْو هذا الْخبرِ والْأوّلُ أتمُّ فقُلْتُ ما ترى فيها يا رسُول اللّهِ فقال جمْرةٌ بيْن كتِفيْك تقلّدْتها أوْ تعلّقْتها *

۲۳۔ عمرو بن عثمان اور کثیر بن عبید، بقیہ، بشر، عبادہ بن نسی، اسود، عبادہ بن صامتؓ سے ایسا ہی مروی ہے لیکن پہلی روایت بہت پوری ہے، اس میں یہ ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ ﷺ نے فرمایا ایک انگارا ہے جس کو تو نے لٹکا لیا اپنے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں (یعنی یہ کمان کیا ہے آگ ہے)

٧ - باب في كسْبِ الْأطِبّاءِ *

۷۔ دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے؟

٢٤ - حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا أبُو عوانة عنْ أبي بِشْرٍ عنْ أبي الْمُتوكِّلِ عنْ أبي سعِيدٍ الْخُدْريِّ أنّ رهْطًا منْ أصْحابِ رسُولِ اللّهِ ﷺ انْطلقُوا في سفْرةٍ سافرُوها فنزلُوا بحيٍّ منْ أحْياءِ الْعربِ فاسْتضافُوهُمْ فأبوْا أنْ يُضيِّفُوهُمْ قال فلُدِغ سيِّدُ ذلِك الْحيِّ فشفوْا لهُ بكُلِّ شيْءٍ لا ينْفعُهُ شيْءٌ فقال بعْضُهُمْ لوْ أتيْتُمْ هؤُلاءِ الرّهْط الّذين نزلُوا بكُمْ لعلّ أنْ يكُون عِنْد بعْضِهِمْ شيْءٌ ينْفعُ صاحِبكُمْ فقال بعْضُهُمْ إنّ سيِّدنا لُدِغ فشفيْنا لهُ بكُلِّ شيْءٍ فلا ينْفعُهُ شيْءٌ فهلْ عِنْد أحدٍ منْكُمْ

۲۴۔ مسدد، ابو عوانہ، ابوبشر، ابوالمتوکل، ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کے سفر میں گئے اور عرب کے کسی قبیلے پر اترے ان سے مہمانی چاہی مگر انہوں نے ضیافت سے انکار کیا پھر اس قبیلے کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹ کھایا اور انہوں نے علاج کیا جہاں تک ہو سکا مگر کسی طرح فائدہ نہ ہوا تب ان میں سے بعض لوگوں نے کہا چلو انہی لوگوں کے پاس چلو جو یہاں آن اترے ہیں شاید ان کے پاس کوئی دوا ہو جس سے کچھ فائدہ ہو پھر ان میں سے چند لوگ ان صحابہ کے پاس آئے اور بولے کہ ہمارے سردار

شَيْءٌ يَشْفِي صَاحِبَكُمْ يَعْنِي رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرِئَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

[illegible] میں سے ایک شخص نے [illegible] لیکن تم نے ہماری ضیافت [illegible] شروع کی یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا گویا قید سے چھوٹ گیا[2] پھر ان لوگوں نے جو اجرت ٹھہرائی تھی وہ [illegible] دی صحابہ نے [illegible] تقسیم کر لیں مگر جس شخص نے منتر پڑھا تھا اس نے کہا نہیں ٹھہرو جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور آپ سے پوچھ لیں پھر صبح کو آپ کے پاس آئے اور آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے کہاں سے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے خیر اچھا کیا تو نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ[3]۔

تشریح: [1] یعنی یہ چاہا کہ ہماری ضیافت کریں کھانا کھلائیں جیسا دستور ہوتا ہے۔
[2] یعنی پہلے ایسا بے حس و حرکت تھا گویا رسیوں میں جکڑا ہوا تھا سورہ فاتحہ کی برکت سے تندرست ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔
[3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا درست ہے جب اس میں کوئی مضمون برا نہ ہو خصوصاً آیت یا حدیث سے ایسا ہی اجرت لینا دوا اور علاج اور منتر پر درست ہے اور یہ اجرت حلال ہے جب آیت یا حدیث کے منتر پر اجرت لینا درست ہوا تو دوا کی اجرت لینا بطریق اولیٰ درست ہے۔

۲۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۲۵۔ حسن بن علی، یزید، ہشام، محمد بن سیرین، معبد بن سیرین، ابو سعید خدریؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ*

۲۶۔ عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، عبداللہ، شعبی، خارجہ بن صلتؓ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبداللہ بن عثیر) سے سنا وہ ایک قوم پر سے گزرے تو اس قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم ان کے پاس سے لائے ہو (یعنی رسول اللہ ﷺ کے پاس) بہتری اور برکت کو تو منتر پڑھو ہمارے فلاں شخص پر پھر وہ لوگ اس شخص کو لے کر آئے جو دیوانہ تھا رسیوں میں بندھا ہوا انہوں نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھی تین روز تک صبح اور شام جب پڑھ چکتے تو منہ میں تھوک جمع کر کے تھوک دیتے پھر وہ شخص ایسا ہو گیا گویا قید سے چھوٹ گیا (یعنی خوش اور خرم، صحیح اور تندرست) ان لوگوں نے ان کو (میرے چچا کو) کچھ دیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھا اس میں سے قسم ہے میری عمر کی (یعنی اس ذات کی جس کے اختیار میں میری بقا ہے) لوگ تو جھوٹے منتر

... ہے تحت میں تو ... (شاید ... حقیقت سود وغیرہ ...
... ہے ... ہیں)

۸-بَابٌ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

۸۔ پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان

۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ *

۲۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، ابراہیم، سائب بن یزید، رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سینگی لگا کر مزدوری لینے کا پیشہ برا ہے اور کتے کی قیمت پلید ہے اور زناکار عورت کی خرچی پلید ہے۔ ایسا ہی اجرت لینا واسطے علاج اور منتر درست ہے اور یہ اجرت حلال ہے جب آیت یا حدیث کے منتر پر اجرت لینا درست ہوا تو دوا کی اجرت لینا بطریق اولیٰ درست ہے۔

۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنْ أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ *

۲۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، ابن محیصہ، ان کے والد محیصہ سے روایت ہے کہ اس نے سینگی لگا کر مزدوری لینے کی اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے آپ نے اس کو منع کیا پھر وہ آپ سے ہمیشہ اجازت مانگتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے اپنے اونٹ کو گھاس کھلا یا غلام کو دے دے۔[۱]

تشریح:۔ حضور رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور لگانے والے کو مزدوری دی۔
مگر تو خود اپنی صرف میں نہ لا یا جانوروں کے چارے یا غلاموں کی خوراک میں خرچ کر امام احمد کا یہی قول ہے۔

۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ *

۲۹۔ مسدد، یزید، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگوانے والے کو اس کی مزدوری دی اگر آپ اس کو برا جانتے تو مزدوری اس کو نہ دیتے۔

۳۰- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ *

۳۰۔ قعنبی، مالک، حمید طویل، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی آپ نے اس کو ایک صاع خرما دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم کیا کہ اس کے خراج میں کچھ کم کر دیں

تشریح:۔ یعنی اس کی کمائی میں جو لیتے ہیں کسی قدر اس میں کمی کریں۔

۹-بَابٌ فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ *

۹۔ لونڈیوں کی کمائی لینا کیسا ہے اس کا بیان!

۳۱-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ *

۳۱۔ عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے لونڈیوں کی کمائی سے

تشریح:۔ جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ کہاں سے اس نے کمایا علماء نے کہا آپ نے لونڈیوں کی کمائی سے اس واسطے منع کیا کہ لوگ ان پر محصول مقرر کرتے تھے اور وہ ... تھیں جہاں سے ہو سکتا ... کام نہ ہو سکتا تو زنا کراتیں اور خرچی کماتیں اس واسطے منع فرمایا ان کی کمائی لینے سے جب تک تحقیق نہ ہو جائے
[illegible]

٣٢-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَى عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هَكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ *

٣٢۔ہارون بن عبداللہ، ہاشم، طارق بن عبدالرحمٰن قرشی سے روایت ہے، کہ رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس میں آئے اور کہا ہم کو منع کیا رسول اللہ ﷺ نے آج چند چیزوں سے پھر بیان کیاان کو اور ہم کو منع کیا ہم کو لونڈیوں کی کمائی سے مگر جو وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کمائے آپ نے انگلیوں سے اشارہ کیا جیسے روٹی پکانا چرخہ کا تنا روئی دھنا (یااور کام اور محنت جو شرع میں حلال ہیں)

٣٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتَّى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ *

٣٣۔احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، عبیداللہ، ان کے والد، ان کے دادا، رافع بن خدیج سے روایت ہے، کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے جب اس کا حال معلوم نہ ہو (کہ کہاں سے اور کیوں کر کمائی ہوئی، اگر حلال ذریعہ سے کمائی ہو تو اس کا لینا درست ہے)

١٠-بَاب فِي عَسْبِ الْفَحْلِ *

١٠۔ نر کو مادہ پر کودانے کی اجرت لینا

٣٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ *

٣٤ مسدد بن مسرہد، اسماعیل، علی بن حکم، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا نر غیر کی مادہ پر چھوڑ کر اس کی مزدوری لینے سے منع فرمایا۔

١١-بَاب فِي الصَّائِغِ *

١١۔ سنار کا بیان

٣٥-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ ادْعُوا لِي حَجَّامًا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا *

٣٥۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن اسحاق، علاء بن عبدالرحمٰن، ابو ماجدہ سے روایت ہے، کہ میں نے کسی لڑکے کا کان کاٹ ڈالا یا میرا کان کسی نے کاٹ ڈالا (راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پھر ابو بکر ہمارے پاس حج کے لیے آئے ہم سب ان کے پاس جمع ہوئے انہوں نے حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا عمر نے کہا اس میں سے تو قصاص ہو سکتا ہے بلاؤ کسی حجام کو تاکہ قصاص لے اس سے (جس نے کان کاٹا ہے) جب حجام آیا تو حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا مجھے امید ہے کہ ان کو برکت ہوگی اس غلام میں (وہ خالہ آنحضرت کی فاختہ بنت عمرو زاہریہ تھیں) لیکن میں نے کہہ دیا کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا۔

تشریح :۔ جو اس کو حجامت یا سناری یا قصابی کا کام سکھا دے' آپ نے ان پیشوں کو برا جانا اس لئے کہ حجام اور قصاب رات دن خون کے نزدیک رہتے ہیں۔ طہارت ان سے نہیں ہو سکتی اور سنار اکثر جھوٹے وعدہ خلاف ہوتے ہیں دوسرے یہ کہ ہمیشہ کھرے میں کھوٹ ملاتے ہیں اور وزن میں کمی کرتے ہیں حقیقت میں ہزاروں سناروں میں کوئی ایک سنار ایسا ہو جو وعدے کا سچا اور ایمان دار ہوتا ہوگا

٣٦-حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَقِيُّ عَنِ ابْنِ

٣٦۔ فضل بن یعقوب، عبدالاعلی، محمد بن اسحاق، علاء بن عبدالرحمٰنؒ نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح مروی ہے۔

ماجدة السهمي عن عمر ابن الخطاب رضي الله عنهم عن النبي ﷺ مثله *

۳۷-حدّثنا يوسفُ بنُ موسى حدّثنا سلمةُ بنُ الفضل حدّثنا ابن إسحق عن العلاء بن عبد الرحمن الحُرَقي عن ابن ماجدة السهمي عن عمر بن الخطاب عن النبي ﷺ نحوه

۳۷۔ یوسف بن موسیٰ، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق، علاء بن عبدالرحمٰن، ابوماجدہ سہمی، عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲-في العبدِ يُباعُ وله مالٌ!

۱۲۔ایک غلام بیچا جاوے اور اس کے پاس مال ہو تو مال کس کا ہو گا؟

۳۸-حدّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدّثنا سفيانُ عن الزُّهريِّ عن سالمٍ عن أبيه عن النبيِّ ﷺ قال من باع عبدًا وله مالٌ فمالُهُ للبائع إلّا أن يشترطهُ المُبتاعُ ومن باع نخلًا مؤبَّرًا فالثَّمرةُ للبائع إلّا أن يشترطَ المُبتاعُ

۳۸۔احمد بن حنبل، سفیان، زہری، سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہو تو غلام کا مال بائع ہی لے گا مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے اور جس نے کھجور کا درخت بیچا موبر (یعنی نر کو مادے کے ساتھ پیوند کیا ہوا) تو اس کے پھل بائع دے گا مگر جب خریدار بائع سے شرط کرلے۔

تشریح:۔ کہ مال یا پھل میں لوں گا اور بائع منظور کرے تو خریداری لے گا۔

۳۹- حدّثنا القعنبيُّ عن مالكٍ عن نافعٍ عن ابن عُمرَ عن عُمرَ عن رسول اللّه ﷺ بقصّة العبد وعن نافعٍ عن ابن عُمرَ عن النبيِّ ﷺ بقصّة النَّخلِ *

۳۹۔ قعنبی، مالک، نافع، ابن عمر، حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے صرف عبد کا قصہ اور نافع، ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے صرف نخل کا قصہ ذکر کیا ہے۔

۴۰-حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحيى عن سُفيان حدّثني سلمةُ بنُ كُهيلٍ حدّثني من سمع جابر بن عبد اللّه يقولُ قال رسولُ اللّه ﷺ من باع عبدًا وله مالٌ فمالُهُ للبائع إلّا أن يشترطَ المُبتاعُ *

۴۰۔مسدد، یحییٰ، سفیان، سلمہ بن کہیل، ایک شخص، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہو تو اس غلام کے مال کا بائع مستحق ہے مگر خریدار اگر بائع سے شرط کرلے (کہ یہ مال میں لوں گا تو لے سکتا ہے)۔

تشریح:۔ اس خیال سے کہ بازار میں آئے گا تو مال سستا بچے گا

۱۳-باب في التّلقّي *

۱۳۔ تاجروں سے بازار میں آنے سے پہلے جاکر ملنا

۴۱-حدّثنا عبدُ اللّه بنُ مسلمةَ القعنبيُّ عن مالكٍ عن نافعٍ عن عبد اللّه بن عُمرَ أنّ رسولَ اللّه ﷺ قال لا يبعْ بعضُكم على بيع بعضٍ ولا تلقّوا السِّلَعَ حتّى يُهبطَ بها الأسواقَ *

۴۱۔عبداللہ بن مسلمہ، قعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی کسی کی بکری پر اپنی بیع نہ بیچے (یعنی ایک کے خریدار کو دوسرا نہ بلائے) اور جب تک تاجر اپنا مال بازار میں نہ اتارلے اس کے مال کو آگے سے جاکر نہ ٹھہرے۔

تشریح:۔ جب اس کو معلوم ہو کہ نرخ بازار گراں ہے اور اس نے دھوکا دے کر مجھ سے سستا لے لیا تو اس مال کو پھیر سکتا ہے۔

۴۲-حدّثنا الرّبيعُ بنُ نافعٍ أبو توبةَ حدّثنا عُبيدُ اللّه يعني ابنَ عمرٍو الرّقّيَّ عن أيّوب عن ابن سيرين عن أبي هُريرةَ أنّ النبيّ ﷺ نهى عن تلقّي الجلب فإن تلقّاهُ مُتلقٍّ مُشترٍ

۴۲۔ربیع بن نافع، عبیداللہ، ایوب، ابن سیرین، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا آگے بڑھ کر خریدنے سے (یعنی تاجر کے بازار میں آنے سے پہلے ہی راہ میں سے جاکر اس کا مال

فاشتراہ فصاحب السلعة بالخيار إذا وردت السوق قال أبو علي سمعت أبا داود يقول قال سفيان لا يبع بعضكم على بيع بعض أن يقول إن عندي خيرا منه بعشرة *

خریدنے سے) اور جو آگے سے جا کر خرید لیا (سستی ارزاں) تو مالک کو بازار میں آنے کے بعد اختیار ہے [illegible] میں سے دوسرے [illegible] مثلاً خریدار [illegible] روپے [illegible] ہے) یا [illegible] میرے پاس سے [illegible]

١٤- باب في النهي عن النجش *

۱۴۔ نجش کا بیان (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

٤٣- حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح حدثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال النبي ﷺ لا تناجشوا *

۴۳۔ احمد بن عمرو، سفیان، زہری، سعید بن مسیّب، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نجش نہ کرو۔

تشریح:۔ یعنی خود کو خریدنا منظور نہ ہو فقط دوسرے خریدار کے دھوکا دینے کیلئے نرخ نہ بڑھاؤ

١٥- باب في النهي أن يبيع حاضر لباد *

۱۵۔ شہر والا باہر دیہات والے کا اسباب نہ بیچے (مہنگا کرنے کے لیے)

٤٤- حدثنا محمد بن عبيد حدثنا محمد بن ثور عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال نهى رسول الله ﷺ أن يبيع حاضر لباد فقلت ما يبيع حاضر لباد قال لا يكون له سمسارا *

۴۴۔ محمد بن عبید، ابو ثور، معمر، ابن طاؤس، ان کے والد، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا شہر والے کو بدوی یعنی گاؤں والے کی چیز بیچنے سے تو میں نے عرض کیا شہر والا بدوی کی چیز نہ بیچے کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کی دلالی نہ کرے۔ یعنی اپنی آڑ تھ رکھ کر اس کی دلالی نہ کرے۔

تشریح:۔ اس خیال سے کہ وہ گراں خریدے گا اور شہر والے ارزاں لیں گے یا شہر والوں کی تکلیف کیلئے (اپنی دلالی سے مار کھانے کیلئے)

٤٥- حدثنا زهير بن حرب أن محمد بن الزبرقان أبا همام حدثهم قال زهير وكان ثقة عن يونس عن الحسن عن أنس بن مالك أن النبي ﷺ قال لا يبيع حاضر لباد وإن كان أخاه أو أباه قال أبو داود سمعت حفص بن عمر يقول حدثنا أبو هلال حدثنا محمد عن أنس بن مالك قال كان يقال لا يبيع حاضر لباد وهي كلمة جامعة لا يبيع له شيئا ولا يبتاع له شيئا *

۴۵۔ زہیر بن حرب، محمد بن زبرقان، یونس، حسن، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیہاتی کی چیز شہر کا رہنے والا نہ بیچے اگرچہ اس کا بھائی ہو یا باپ ہو (بلکہ اس کو خود بیچنے دیوے) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ بواسطہ حفص بن عمر، ابو ہلال، محمد، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ بستی کا رہنے والا باہر والے کے لیے نہ بیچے یہ ایک جامع کلام ہے، یعنی نہ باہر والے کے ہاتھ کوئی شے بیچے، نہ اس کے واسطے کوئی شے خرید کرے۔

٤٦- حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن محمد بن إسحق عن سالم المكي أن أعرابيا حدثه أنه قدم بحلوبة له على عهد رسول الله ﷺ فنزل على طلحة بن عبيد الله فقال إن النبي ﷺ نهى أن يبيع حاضر لباد ولكن اذهب إلى السوق فانظر من يبايعك فشاورني حتى آمرك أو أنهاك *

۴۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن اسحاق، سالم مکی سے روایت ہے، کہ ایک اعرابی نے ان سے بیان کیا میں حلوبہ پر آیا حلوبہ پر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو اترا طلحہ بن عبید اللہ کے پاس انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے بستی والے کو دیہات والے کے لیے بیچنے سے تو خود بازار میں جا اور دیکھ کون بیچتا ہے تیرے ہاتھ پھر مشورہ لے لے مجھ سے میں اجازت دوں گا یا منع کروں گا (مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ تیرے ساتھ چلوں اور تیرا دلال بن جاؤں اور بستی والوں کا نقصان [illegible])

تشریح: [illegible] دودھ دینے والی اونٹنی اور جلوبہ وہ مال جو لایا جاتا ہے فروخت کیلئے

٤٧ – حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا زهير حدثنا أبو الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ لا يبع حاضر لباد وذروا الناس يرزق الله بعضهم من بعض *

۴۷۔ عبداللہ بن محمد، زہیر، ابوالزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہر والا دیہاتی کی چیز نہ بیچے اور لوگوں کو چھوڑ دو تاکہ اللہ تعالیٰ بعضوں کی طرف سے بعضوں کو روزی دے۔

تشریح: [illegible] کوئی نقصان اٹھائے [illegible] تجارت [illegible]

١٦ –باب من اشترى مُصرَّاةً فكرهها *

۱۶۔ کوئی شخص ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں کئی دن کا دودھ اکٹھا کیا ہو

٤٨ – حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ مسلمةَ عن مالكٍ عن أبي الزِّنادِ عن الأعرجِ عن أبي هريرةَ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال لا تلقَّوُا الرُّكبانَ للبيعِ ولا يبعْ بعضُكم على بيعِ بعضٍ ولا تُصرُّوا الإبلَ والغنمَ فمن ابتاعها بعدَ ذلك فهو بخيرِ النَّظَرينِ بعدَ أنْ يحلُبَها فإنْ رضيها أمسكها وإنْ سخِطها ردَّها وصاعًا من تمرٍ *

۴۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگے بڑھ کر قافلے سے نہ ملو ارزاں خرید کر گراں بیچنے کے لیے (یعنی قافلہ کو شہر میں آنے سے پہلے ان سے مل کر غلہ نہ خریدو) اور کسی کی خرید و فروخت میں کوئی اپنی چیز نہ بیچے (یعنی ایک خریدار کو دوسرا نہ بلا لے) اور اونٹنی اور بکری بیچنے میں تصریہ نہ کرو (یعنی ایک دن یا دو دن کا دودھ ان کے تھنوں میں جمع کر کے نہ بیچو) پھر جو کوئی ایسی بکری یا اونٹنی خرید کرے گا تو اس کو دودھ دوہنے کے بعد اختیار ہے اس کے رکھنے اور پھیر دینے میں اگر پسند کرلے تو رکھ لے اور ناپسند ہو تو پھیر دے ایک صاع خرما دے کر

تشریح: وہ اس کے دودھ کا بدلہ ہو جائے گا جو خریدار نے لیا۔

٤٩ –حدَّثنا موسى بنُ إسمعيلَ حدَّثنا حمَّادٌ عن أيوبَ وهشامٌ وحبيبٌ عن محمَّدِ بنِ سيرينَ عن أبي هريرةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قال من اشترى شاةً مُصرَّاةً فهو بالخيارِ ثلاثةَ أيَّامٍ إنْ شاءَ ردَّها وصاعًا من طعامٍ لا سمراءَ *

۴۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب وہشام اور حبیب، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تصریہ کی ہوئی بکری کو خرید لیا تو وہ اس کے پھیرنے کا اختیار رکھتا ہے تین دن تک اگر پھیر دے تو اس کے ساتھ ایک صاع اناج دے نہ گیہوں (یعنی کچھ گیہوں کا دینا ضروری نہیں کوئی اناج دے)۔

٥٠ –حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ مخلدٍ التَّميميُّ حدَّثنا المكِّيُّ يعني ابنَ إبراهيمَ حدَّثنا ابنُ جُريجٍ حدَّثني زيادٌ أنَّ ثابتًا مولى عبدِ الرَّحمنِ بنِ زيدٍ أخبرهُ أنَّه سمعَ أبا هريرةَ يقولُ قال رسولُ اللهِ ﷺ من اشترى غنمًا مُصرَّاةً احتلبها فإنْ رضيها أمسكها وإنْ سخِطها ففي حلبتِها صاعٌ من تمرٍ *

۵۰۔ عبداللہ بن مخلد، مکی بن ابراہیم، ابن جریج، زیاد، ثابت، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خرید کر اس کا دودھ لیا پھر چاہے تو اس کو رکھ لے اور ناپسند ہو تو ایک صاع کھجور کے بدلے دے کر اس کو پھیر دے۔

٥١ –حدَّثنا أبو كاملٍ حدَّثنا عبدُ الواحدِ حدَّثنا صدقةُ بنُ سعيدٍ عن جُميعِ بنِ عُميرٍ التَّيميِّ قال سمعتُ عبدَ اللهِ ابنَ عمرَ يقولُ قال رسولُ اللهِ ﷺ من ابتاعَ مُحفَّلةً فهو

۵۱۔ ابوکامل، عبدالواحد، صدقہ بن سعید، جمیع بن عمیر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی تھن میں دودھ بھری بکری خریدے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر اس کو پھیر

بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا

دے تو اس کے ساتھ جتنا دودھ دوہا ہے اسی قدر یا اس سے دوگنے گیہوں دے۔

١٧-بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ *

۱۷۔ آدمیوں یا جانوروں کی قوت اور ضروریات کو روکنا اور ذخیرہ کرنا

٥٢-حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ *

۵۲۔ وہب بن بقیہ، خالد، معمر، محمد بن عمرو، سعید بن مسیب، معمر بن ابی معمر سے جو اولاد میں سے ہے عدی بن کعب کی، روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احتکار (یعنی نرخ مہنگا کرنے کو غلہ نہیں جمع کرتا) سوا گنہگار کے محمد بن عمرو نے کہا میں نے سعید بن المسیب سے کہا تم تو احتکار کرتے ہو انہوں نے کہا معمر بھی احتکار کرتے تھے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ احتکار کس چیز میں ہو گا آپ نے فرمایا جس پر لوگوں کی زندگی موقوف ہو، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ (شام کے مجتہد) امام اوزاعی نے فرمایا محتکر وہ ہے جو بازار میں مداخلت کرے یعنی غلہ آنے سے روکے۔

٥٣-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبِزْرَ وَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ فَقَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ *

۵۳۔ محمد بن یحییٰ، ان کے والد (دوسری سند) ابن مثنی، یحییٰ، ہمام، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ کھجور میں احتکار نہیں ہے راوی نے کہا یہ حدیث حسن بصری سے مروی ہے، ہم نے کہا حسن کا نام نہ لے، ابو داؤد نے فرمایا یہ حدیث ہمارے نزدیک باطل ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیب کھجور کی گٹھلی، جانوروں کے چارے اور ان تخموں کا جن سے تیل نکلتا ہے احتکار کرتے تھے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ احمد بن یونس نے سفیان سے دریافت کیا کہ جانوروں کا چارہ روکنا کیسا ہے تو انہوں فرمایا اسلاف احتکار کو ناپسند کرتے تھے، اور جب احمد نے ابو بکر بن عیاش سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا روک لے (یعنی کچھ حرج نہیں)

١٨-بَاب فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ *

۱۸۔ روپوں کا توڑنا بے ضرورت منع ہے

٥٤-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ *

۵۴۔ احمد بن حنبل، معتمر، محمد بن فضاء، ان کے والد، علقمہ بن عبداللہ، ان کے والد عبداللہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا سکہ توڑنے سے جو ان میں رائج ہو، مگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہو تو درست ہے۔

١٩-بَاب فِي التَّسْعِيرِ *

۱۹۔ نرخ مقرر کرنا درست نہیں

٥٥-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو

۵۵۔ محمد بن عثمان، سلیمان بن بلال، علاء بن عبدالرحمٰن، ان کے والد، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نرخ مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں دعا کروں گا،

ثمّ جاءهُ رجلٌ فقال يا رسول اللّه سعّر فقال بل اللّهُ يخفضُ ويرفعُ وإنّي لأرجو أنْ ألقى اللّه وليس لأحدٍ عندي مظلمةٌ *

(غلہ ارزاں ہونے کے واسطے) پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ نرخ مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا بلکہ اللہ نرخ گھٹاتا ہے اور بڑھاتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں (یعنی کوئی ایسا امر نہ ہو) جس سے میرے اوپر ظلم کی پرپایا جاوے۔

٥٦–حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا عفّانُ حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة أخْبرنا ثابتٌ عنْ أنس بْن مالك وقتادةُ وحُميْدٌ عنْ أنس قال النّاسُ يا رسُول اللّه غلا السّعْرُ فسعّرْ لنا فقال رسُولُ اللّه ﷺ إنّ اللّه هُو الْمُسعّرُ الْقابضُ الْباسطُ الرّازقُ وإنّي لأرْجُو أنْ ألْقى اللّه وليْس أحدٌ منْكُمْ يُطالبُني بمظْلمةٍ في دمٍ ولا مالٍ *

۵۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، عفان، حماد، ثابت، انس اور حمید، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ لوگوں نے عرض یارسول اللہ ﷺ نرخ گراں ہو گیا ہے آپ ہمارے لیے نرخ باندھ دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقرر اللہ وہ ہے، نرخ باندھتا ہے تنگی کرتا ہے کشائش کرتا ہے روزی دیتا اور مجھ کو امید ہے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملنے کی کوئی تم میں سے میرا مدعی نہ ہووے کسی طور کا سبب ظلم کے اور نہ خون کے اور مال کے

تشریح:۔ قحط سے زبردستی نرخ باندھنا ظلم ہے مال میں مالک کو اختیار ہے جس طرح چاہے بیچے۔

٢٠–باب النّهْي عن الْغشّ *

۲۰۔برا مال اچھے مال میں ملا دینا گناہ ہے

٥٧–حدّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمّد بْن حنْبلٍ حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة عن الْعلاء عنْ أبيه عنْ أبي هُريْرة أنّ رسُول اللّه ﷺ مرّ برجُلٍ يبيعُ طعامًا فسألهُ كيْف تبيعُ فأخْبرهُ فأُوحي إليْه أنْ أدْخلْ يدك فيه فأدْخل يدهُ فيه فإذا هُو مبْلُولٌ فقال رسُولُ اللّه ﷺ ليْس منّا منْ غشّ *

۵۷۔احمد بن حنبل، سفیان، علاء، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ اناج بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کیسے بیچتا ہے اس نے بیان کیا ادھر آپ پر وحی آئی کہ اپنا ہاتھ ڈال کر دیکھو آپ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ اناج اندر سے تر (یعنی گیلا) تھا، آپ نے فرمایا جو فریب کرے اور اچھے مال میں برا مال چھپائے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی اسلام کے شیوہ کے خلاف ہے کہ مکر اور فریب کرے)

٥٨–حدّثنا الْحسنُ بْنُ الصّبّاح عنْ عليٍّ عنْ يحْيى قال كان سُفْيانُ يكْرهُ هذا التّفْسير ليْس منّا ليْس مثْلنا *

۵۸۔ حسن بن صباح، علی، یحییٰ سے روایت ہے کہ سفیان "لیس منا" کے معنی "ہماری طرح نہیں ہے" کو ناپسند فرماتے تھے (کیونکہ تحذیر کے مقام میں تغلیظ و تشدید ہونی چاہیے جو اس تفسیر میں نہیں ہے)۔

٢١–باب في خيار الْمُتبايعيْن *

۲۱۔بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان

٥٩–حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مسْلمة عنْ مالكٍ عنْ نافعٍ عنْ عبْد اللّه بْن عُمر أنّ رسُول اللّه ﷺ قال الْمُتبايعان كُلُّ واحدٍ منْهُما بالْخيار على صاحبه ما لمْ يفْترقا إلّا بيْع الْخيار *

۵۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص آپس میں خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں ایک دوسرے پر اختیار رکھتے ہیں (یعنی چیز پھیر دینے کا) سوائے بیع خیار کے

تشریح:۔ وہ بیع جس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار باقی رہے یعنی پسند ناپسند کی شرط کر لی ہو۔

٦٠–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ أيُّوب عنْ

۶۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ

نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ بمعناه قال أو يقول أحدهما لصاحبه اختر

سے روایت ہے ایسا ہی مگر یہ ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ایک دوسرے سے کہے کہ [illegible]

٦١- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله ﷺ قال المتبايعان بالخيار ما لم يفترقا إلا أن تكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارق صاحبه خشية أن يستقيله *

٦١۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، عمرو بن شعیب، ان کے والد، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والے دونوں جب تک جدا نہ ہوں اختیار رکھتے ہیں یعنی چیز پھیر دینے کا مگر یہ بیع کا خیار ہو یعنی بیع خیار میں بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے اور بائع مشتری دونوں میں کسی کو حلال نہیں کہ چیز کو پھیر دینے کے ڈر سے اپنے ساتھی سے جدا ہو جائے (یعنی اٹھ کر چل دے)

٦٢- حدثنا مسدد حدثنا حماد عن جميل بن مرة عن أبي الوضيء قال غزونا غزوة لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم أقاما بقية يومهما وليلتهما فلما أصبحا من الغد حضر الرحيل فقام إلى فرسه يسرجه فندم فأتى الرجل وأخذه بالبيع فأبى الرجل أن يدفعه إليه فقال بيني وبينك أبو برزة صاحب النبي ﷺ فأتيا أبا برزة في ناحية العسكر فقالا له هذه القصة فقال أترضيان أن أقضي بينكما بقضاء رسول الله ﷺ قال رسول الله ﷺ البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال هشام بن حسان حدث جميل أنه قال ما أراكما افترقتما *

٦٢۔ مسدد، حماد، جمیل بن مرہ، ابوالوضی سے روایت ہے کہ ہم نے ایک جہاد کیا تو ایک منزل میں اترے وہاں ہمارے ایک ساتھی نے ایک گھوڑا فروخت کیا غلام لے کر پھر بائع اور مشتری سارا دن اور رات وہیں رہے جب دوسرے دن صبح ہوئی تو کوچ کا وقت آیا تو گھوڑا جس نے بیچا تھا وہ زین کسنے لگا اپنے گھوڑے پر اس وقت شرمندا ہوا (یعنی گھوڑا پسند آیا اور بیچنا اچھا نہ معلوم ہوا) اور مشتری کے پاس گیا گھوڑا واپس لینے کو اس نے انکار کیا واپس دینے سے تب اس نے کہا اچھا ابوبرزہ صحابی جو فیصلہ کریں پھر دونوں ابوبرزہ کے پاس آئے لشکر کی ایک جانب میں اور یہ قصہ ان سے بیان کیا انہوں نے کہا تم راضی ہو اس بات پر کہ میں تمہارا فیصلہ کروں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں تو میں دیکھتا ہوں، تم دونوں جدا نہیں ہوئے

تشریح: یعنی اس مقام پر رہے جہاں بیع کی تھی پھر آئے تو وہ دونوں ساتھ آئے اس وجہ سے اختیار باقی ہے، مطلب یہ ہے کہ بعد ایجاب اور قبول کے جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں جائیں یعنی بائع اپنی راہ لے اور مشتری اپنی راہ لے تب تک ہر ایک کو اختیار رہے گا کہ بیع فسخ کر ڈالیں یہی قول جمہور صحابہ اور تابعین کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک بعد ایجاب اور قبول کے فسخ کا اختیار نہ رہے گا مگر جب شرط ہو جائے اختیار کی۔

٦٣- حدثنا محمد بن حاتم الجرجرائي قال مروان الفزاري أخبرنا عن يحيى بن أيوب قال كان أبو زرعة إذا بايع رجلا خيره قال ثم يقول خيرني ويقول سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ لا يفترقن اثنان إلا عن تراض*

٦٣۔ محمد بن حاتم، مروان، یحییٰ بن ایوب سے روایت ہے کہ جب خرید و فروخت کرتے تو اختیار دیتے دوسرے کو پھر کہتے مجھے اختیار دے اور وہ کہتے تھے کہ میں نے ابا ہریرہؓ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے نہ جدا ہوں دونوں یعنی بائع اور مشتری سوائے رضامندی کے (یعنی راضی ہو کر الگ ہوں۔)

٦٤- حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة عن قتادة عن أبي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام أن

٦٤۔ ابوالولید، شعبہ، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حکیم بن حزام نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر

رسول اللہ ﷺ قال البیعان بالخیار ما لم یفترقا فإن صدقا وبینا بورك لهما في بیعهما وإن كتما وكذبا محقت البركة من بیعهما قال أبو داود وكذلك رواه سعید بن أبي عروبة وحماد وأما همام فقال حتى یتفرق أو یختارا ثلاث مرار *

دونوں آپس میں سچ کہیں اور جو عیب ہو بیان کر دیں یعنی بکنے کی چیز کا تو خرید و فروخت میں دونوں کو برکت ہوگی اور اگر جھوٹ کہیں اور چیز کا عیب چھپائیں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت نہ ہوگی یا مٹ جائے گی ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید اور حماد نے تو اسی طرح روایت کیا لیکن ہمام کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بائع مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا تین مرتبہ اختیار کی شرط کر لیں۔

٢٢–باب في فضل الإقالة *

٢٢۔بیع فسخ کر ڈالنے کی فضیلت

٦٥–حدثنا یحیى بن معین حدثنا حفص عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ من أقال مسلما أقاله اللہ عثرته *

٦٥۔یحییٰ بن معین، حفص، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرۃ نے فرمایا جو کوئی مسلمان سے اقالہ کرے قیامت کے دن اللہ اس کا قصور معاف کرے گا۔

تشریح:۔ یعنی ارزاں خرید کر کے پچھتاوے یا گراں بیچ کر پچھتاوے اور بائع مشتری سے اور مشتری بائع سے نرمی کا سلوک کرے تو ثواب ہے تا کہ اپنے بھائی مسلمان کا نقصان نہ ہو۔

٢٣–باب فیمن باع بیعتین في بیعة *

٢٣۔ایک بیع میں یعنی ایک عقد میں دو بیعیں کرنا منع ہے

٦٦–حدثنا أبو بكر بن أبي شیبة عن یحیى بن زكریا عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هریرة قال قال النبي ﷺ من باع بیعتین في بیعة فله أوكسهما أو الربا *

٦٦۔ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرۃ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں تو جو اس میں کم ہو اس کو اختیار کرنا چاہیے اور نہیں تو سود ہوگا۔

تشریح:۔ جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونوں میں سے ایک لینا پڑے، بعضوں نے کہا اس کی مثال یہ ہے بائع مشتری سے کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا نقد دس روپیہ کو اور ادھار پندرہ روپے کا بیچا بعضوں نے کہا بائع مشتری سے کہے میں نے اپنا غلام تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تو اپنا گھر میرے ہاتھ بیچے مگر دوسری صورت اس حدیث کے مضمون سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ دو قیمتیں کم و بیش اس میں ہیں اور کم کو اگر اختیار نہ کرے تو سود لازم آتا ہے۔

٢٤–باب في النهي عن العینة

٢٤۔بیع عینہ کی ممانعت کا بیان!

٦٧–حدثنا سلیمان بن داود المهري أخبرنا ابن وهب أخبرني حیوة بن شریح ح و حدثنا جعفر بن مسافر التنیسي حدثنا عبد اللہ بن یحیى البرلسي حدثنا حیوة بن شریح عن إسحق أبي عبد الرحمن قال سلیمان عن أبي عبد الرحمن الخراساني أن عطاء الخراساني حدثه أن نافعا حدثه عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول إذا تبایعتم بالعینة وأخذتم أذناب البقر ورضیتم بالزرع وتركتم الجهاد سلط اللہ علیكم ذلا لا ینزعه حتى ترجعوا إلى دینكم قال أبو داود الإخبار لجعفر وهذا لفظه *

٦٧۔سلیمان بن داؤد المہری، ابن وہب، حیوہ (دوسری سند) جعفر بن مسافر التنیسی، عبداللہ بن یحییٰ برلسی، حیوۃ بن شریح، اسحاق، ابو عبدالرحمن، ابو عبدالرحمن الخراسانی، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم بیع ... کرو گے [1] اور گائے بیل کی دمیں تھامو گے، اور کھیتی سے خوش رہو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے، تو اللہ تعالیٰ ڈالے گا تمہارے اوپر ذلت کو پھر دور نہ کرے گا ذلت تمہاری یہاں تک کہ پھر جاؤ اپنے دین کی طرف [2]۔ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ الفاظ جعفر کے ہیں۔

تشریح: یہ سود خوروں نے ایجاد کی ہے مثلاً زید عمرو کے ہاتھ ایک تھان دس روپے کا بیچا ایک مہینہ کی شرط پر پھر آٹھ روپیہ نقد دے کر وہ تھان عمرو سے خرید لے۔
یعنی پھر دین پر قائم ہو جاؤ اور جہاد شروع کرو تو عزت دے گا اللہ تعالیٰ اور غالب کرے گا کفار پر ورنہ روز بروز ذلیل ہوتے جاؤ گے یہی حال ہے
[illegible]

٢٥-باب في السلف

۲۵۔ سلف یعنی سلم کا بیان (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

٦٨-حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن عبد الله بن كثير عن أبي المنهال عن ابن عباس قال قدم رسول الله ﷺ المدينة وهم يسلفون في التمر السنة والسنتين والثلاثة فقال رسول الله ﷺ من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم *

۶۸۔ عبداللہ بن محمد نفیلی، سفیان، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور وہاں کے لوگ میووں میں ایک ایک برس دو دو برس تین تین برس کا سلف کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میوہ خریدنے کے لیے قیمت پیشگی دی اس کو چاہیے کہ اس کی مدت اور وزن یا ناپ مقرر کرے، (اگر مدت مجہول ہوگی، یا وزن نامعلوم ہوگا تو سلم درست نہ ہوگی۔

تشریح: سلف اور سلم اس کو کہتے ہیں کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جاوے جیسے کسی سے دس روپیہ کے بدلے میں ایک پلہ گیہوں ٹھہیرے دس روپیہ نقد اس کو دے اور گیہوں دینے کی میعاد ایک مہینہ مقرر رہو۔

٦٩-حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة ح و حدثنا ابن كثير أخبرنا شعبة أخبرني محمد أو عبد الله بن مجالد قال اختلف عبد الله بن شداد وأبو بردة في السلف فبعثوني إلى ابن أبي أوفى فسألته فقال إن كنا نسلف على عهد رسول الله ﷺ وأبي بكر وعمر في الحنطة والشعير والتمر والزبيب زاد ابن كثير إلى قوم ما هو عندهم ثم اتفقا وسألت ابن أبزي فقال مثل ذلك

۶۹۔ حفص بن عمر، شعبہ (دوسری سند) ابن کثیر، شعبہ، محمد یا عبداللہ بن مجالد سے ایسا ہی مروی ہے کہ عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے آپس میں سلف کے باب میں اختلاف کیا تو مجھے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا مقرر ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور خریدنے میں سلف کیا کرتے تھے اور ان لوگوں سے جن کے پاس یہ میوے نہ ہوتے پھر میں نے ابن ابزی سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا جیسا ابن ابی اوفی نے کہا۔

٧٠-حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى وابن مهدي قالا حدثنا شعبة عن عبد الله بن أبي المجالد وقال عبد الرحمن عن ابن أبي المجالد بهذا الحديث قال عند قوم ما هو عندهم قال أبو داود الصواب ابن أبي المجالد وشعبة أخطأ فيه*

۷۰۔ محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن مہدی، شعبہ، عبداللہ بن ابی مجالد یا ابن مجالد سے ایسا ہی مروی ہے، کہ ان لوگوں سے سلم کرتے جس کے پاس یہ مال نہ ہوتے، ابوداؤد نے کہا ابن ابی المجالد صحیح ہے اور شعبہ سے اس میں غلطی واقع ہوئی ہے۔

٧١-حدثنا محمد بن المصفى حدثنا أبو المغيرة حدثنا عبد الملك بن أبي غنية حدثني أبو إسحق عن عبد الله ابن أبي أوفى الأسلمي قال غزونا مع رسول الله ﷺ الشام فكان يأتينا أنباط من أنباط الشام فنسلفهم في البر والزيت سعرا معلوما وأجلا معلوما فقيل له ممن له ذلك قال ما كنا نسألهم *

۷۱۔ محمد بن مصفی، ابوالمغیرہ، عبدالملک، ابواسحاق، عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شام کی طرف ہم نے سفر کیا جہاد کے لیے تو ہمارے پاس شام کے ملک کے کھیتی والے آتے اور ہم ان سے گیہوں اور تیل میں سلف کرتے یعنی پہلے قیمت دے دیتے تھے ان کا بھاؤ اور مدت ٹھہرا کر کسی نے ان سے پوچھا ان لوگوں سے سلم کرتے ہوں گے جن کے پاس یہ مال ہو تا ہو گا انہوں نے کہا

پوچھتے تھوڑا ہی تھے۔

تشریح: یعنی جب تک اس چیز کو اپنے قبضہ اور اختیار میں نہ لائے اس کا بدلنا درست نہیں مثلاً گندم کی بیع [illegible] اور لینے سے پہلے اس کے بدلے میں چاول [illegible]

۲۶–باب في السلم في ثمرة بعينها *

۲۶۔ کسی خاص درخت کے میوے میں سلم کرنا درست نہیں ہے

۷۲–حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي إسحق عن رجل نجراني عن ابن عمر أن رجلا أسلف رجلا في نخل فلم تخرج تلك السنة شيئا فاختصما إلى النبي ﷺ فقال بم تستحل ماله اردد عليه ماله ثم قال لا تسلفوا في النخل حتى يبدو صلاحه *

۷۲۔ محمد بن کثیر، ابواسحق، نجرانی شخص، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلم کیا خاص ایک درخت کے میوے پر اس سال اس درخت میں میوہ نہ نکلا تو دونوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ نے بائع سے کہا تو کس چیز کے بدلے اس کا مال لیتا ہے پھیر دے اس کا مال (یعنی جب میوہ نہیں نکلا تو اس کا راس المال پھیر دے) پھر آپ نے فرمایا مت سلم کیا کرو کھجور کے درختوں کے میوے میں جب تک پھل پختگی پر نہ آویں۔

۲۷–باب السلف لا يحول *

۲۷۔ بیع سلم میں مسلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے

۷۳–حدثنا محمد بن عيسى حدثنا أبو بدر عن زياد بن خيثمة عن سعد يعني الطائي عن عطية بن سعد عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ من أسلف في شيء فلا يصرفه إلى غيره *

۷۳۔ محمد بن عیسی، ابوبدر، زیاد بن خیثمہ، سعد، عطیہ بن سعد، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی پہلے قیمت دے کر کسی چیز کو خریدے سو وہ چیز کسی اور چیز سے نہ بدلے۔

۲۸–باب في وضع الجائحة *

۲۸۔ اگر کھیت یا باغ پر کوئی آفت آجائے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے

۷۴–حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن بكير عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري أنه قال أصيب رجل في عهد رسول الله ﷺ في ثمار ابتاعها فكثر دينه فقال رسول الله ﷺ تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه فلم يبلغ ذلك وفاء دينه فقال رسول الله ﷺ خذوا ما وجدتم وليس لكم إلا ذلك *

۷۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، عیاض بن عبداللہ، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے میوہ خریدا پھر اس میوے پر کوئی آفت آگئی اور اس پر بہت سا قرض ہوگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کے لیے للہ خیرات دینے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے اس کو خیرات دی وہ مال خیرات کا بھی اس کے قرضہ ادا کرنے کو کافی نہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یعنی اس کے اس کے قرض خواہوں سے جو کچھ اس کے پاس سے تم کو ملے تم وہی لے لو اور سوا اس کے تم کو اور کچھ نہ ملے گا یعنی اب بالفعل کچھ نہیں ہو سکتا البتہ جب آئندہ اور کچھ مال کماوے تو اس سے لے سکتے ہو۔

۷۵–حدثنا سليمان بن داود المهري وأحمد بن سعيد الهمداني قالا أخبرنا ابن وهب قال أخبرني ابن جريج ح و

۷۵۔ سلیمان بن داؤد اور احمد بن سعید، ابن وہب، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن معمر، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر مکی، جابر بن عبداللہؓ

حدثنا محمد بن معمر حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج المعني أن أبا الزبير المكي أخبره عن جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ قال إن بعت من أخيك تمرا فأصابتها جائحة فلا يحل لك أن تأخذ منه شيئا ثم تأخذ مال أخيك بغير حق *

سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میوہ بیچے تو اپنے بھائی مسلمان کے ہاتھ پھر اس پر یعنی میوہ پر کوئی آفت پہنچے تو تجھے خریدار سے کوئی چیز لینا حلال نہیں، تو ناحق اپنے بھائی کا مال کیوں لے گا۔

تشریح: یہ حکم اس وقت ہے کہ میوہ بیچ ڈالے خواہ بعد پختگی کے یا اس سے قبل پختگی کے اور اگر ... تو اس وقت بقدر نقصان کے تخفیف چاہئے خواہ بعد پختگی کے یا جہات سے قبل پختگی کے۔

٢٩-باب في تفسير الجائحة *

٢٩۔ آفت کس کا نام ہے اور کیا چیز ہے

٧٦- حدثنا سليمان بن داود المهري أخبرنا ابن وهب أخبرني عثمان بن الحكم عن ابن جريج عن عطاء قال الجوائح كل ظاهر مفسد من مطر أو برد أو جراد أو ريح أو حريق *

٧٦۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، عثمان بن حکم، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے، کہ آفت وہ ہے جو کھلی کھلی ہو، جس سے تباہی ہو جیسے بارش یا پالا یا ٹڈی یا آندھی یا انگار (جس کا انکار کسی کو نہ ہو سکے)

٧٧-حدثنا سليمان بن داود أخبرنا ابن وهب أخبرني عثمان بن الحكم عن يحيى بن سعيد أنه قال لا جائحة فيما أصيب دون ثلث رأس المال قال يحيى وذلك في سنة المسلمين *

٧٧۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، عثمان بن حکم، یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا اگر تہائی سے کم مال پر آفت آئے تو اس کو آفت نہ کہیں گے یحییٰ نے کہا یہ مسلمان کا طریقہ ہے یعنی ان کی رواجی بات ہے کہ تہائی سے کم اگر نقصان ہو تو مشتری کو مجرا نہیں دیتے کیوں کہ ایسا ہوا کرتا ہے۔

٣٠-باب في منع الماء *

٣٠۔پانی کو روکنا چارہ روکنے کے لئے منع ہے

٧٨-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلأ *

٧٨۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرۃ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی سے کوئی منع نہ کرے تا کہ گھاس بچ رہے

تشریح:۔ عرب میں قاعدہ تھا کہ کنوؤں سے پانی بھر کر ایک حوض یا گڑھے میں ڈالتے اور اپنے جانوروں کو پانی پلاتے جو بچ رہتا اس سے اور لوگوں کے جانور بھی نفع اٹھاتے بعضوں نے اس بچے ہوئے پانی سے روکنا شروع کیا اس خیال سے کہ جب پانی نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانوروں کو گھاس چرانے کے لیے بھی نہ لائیں گے تو گھاس محفوظ رہے گی آنحضرت ﷺ نے اس سے منع کیا۔

٧٩-حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع حدثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة رجل منع ابن السبيل فضل ماء عنده ورجل حلف على سلعة بعد العصر يعني كاذبا ورجل بايع إماما فإن أعطاه وفى له وإن لم يعطه لم يف له

٧٩۔ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرۃ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے بات نہ کرے گا، ایک تو وہ شخص کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ پانی موجود ہو اور مسافر کو اس پانی سے روکے اور دوسرا وہ شخص جو جھوٹا قسم بعد عصر کے کھائے اپنا اسباب بیچنے کے لیے اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت کی پھر امام نے اگر کچھ اس کو دیا یعنی مال دنیوی تو اس نے اپنے عہد کو پورا کیا اور جو امام نے اس کو کچھ نہ دیا اس نے بھی اپنے عہد کو پورا نہ کیا تو یعنی دنیا ہی کے لیے بیعت کی۔

۸۰– حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيبة حدّثنا جريرٌ عن الْأعمش بإسْناده ومعْناهُ قال ولا يُزكّيهم ولهُمْ عذابٌ أليمٌ وقال في السِّلْعة باللّه لقدْ أُعْطي بها كذا وكذا فصدّقهُ الْآخرُ فأخذها *

۸۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں آدمیوں سے نہ بات کرے گا نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو دکھ کا عذاب ہو گا اور سبب یہ ہے کہ قسم کھاتا ہے اللہ کی فلاں شخص اس کو اتنے روپیہ سے خرید تا تھا یہ کہہ کر مشتری کو بیچ جائے اور اسے دے دے۔

۸۱–حدّثنَا عُبَيْدُ اللّهِ بْنُ مُعاذ حدّثنا أبي حدّثنا كهْمسٌ عَنْ سَيَّار بْن مَنْظُور رجُلٍ مِنْ بَني فَزارَةَ عَنْ أَبِيه عَنْ امْرأةٍ يُقالُ لَها بُهيْسةُ عنْ أبِيها قالَتْ اسْتأْذنَ أبي النَّبيَّ ﷺ فدخلَ بيْنهُ وبيْنَ قميصهِ فجعَلَ يُقبّلُ ويلْتزمُ ثُمَّ قالَ يا نبيَّ اللّهِ ما الشّيْءُ الّذي لا يحِلُّ منْعُهُ قالَ الْماءُ قالَ يا نبيَّ اللّهِ ما الشّيْءُ الّذي لا يحِلُّ منْعُهُ قالَ الْملْحُ قالَ يا نبيَّ اللّهِ ما الشّيْءُ الّذي لا يحِلُّ منْعُهُ قالَ أنْ تفْعلَ الْخيْرَ خيْرٌ لكَ *

۸۱۔ عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، کہمس، سیار، ان کے والد، مسماۃ بہیسہ سے روایت ہے، کہ میرے باپ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے پھر آپ کا کرتا اٹھا کر اندر منہ ڈالا اور چومنے لگا اور لپٹنے لگا پھر فرمایا اے نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانی، پھر اس نے پوچھا اے نبی اللہ وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں ہے، آپ نے فرمایا نمک پھر اس نے پوچھا اے نبی اللہ کہ وہ کون سی شے ہے جس کا روکنا درست نہیں ہے آپ نے فرمایا جتنی تو نیکی کرے، اسی قدر بہتر ہے۔

تشریح:۔ یعنی پانی اور نمک کا تو روکنا کسی طرح درست نہیں باقی اور چیزوں کو بھی تو اگر نہ روکے گا دے گا تو زیادہ ثواب ہو گا۔

۸۲–حدّثنا عَلِيُّ بْنُ الْجعْدِ اللُّؤْلُؤيُّ أخْبرنا حرِيزُ بْنُ عُثْمانَ عَنْ حبّانَ بْنِ زيْدٍ الشّرْعبِيِّ عنْ رجُلٍ منْ قرْنٍ ح وحدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا عِيسى بْنُ يُونُس حدّثنا حرِيزُ بْنُ عُثْمانَ حدّثنا أبُو خِداشٍ وهذا لفْظُ عليٍّ عنْ رجُلٍ من الْمُهاجرين منْ أصْحابِ النّبيِّ ﷺ قال غزوْتُ مع النّبيِّ ﷺ ثلاثًا أسْمعُهُ يقُولُ الْمُسْلمُون شُركاءُ في ثلاثٍ في الْكلإ والْماءِ والنّارِ *

۸۲۔ علی بن جعد، حریز بن عثمان، حبان بن زید، ایک قرن کا شخص (دوسری سند) مسدد، عیسیٰ بن یونس، حریز بن عثمان، ابو خداش، مہاجرین صحابہ رسول اللہ ﷺ میں ایک شخص سے روایت ہے، کہ میں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین بار میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے مسلمان شریک ہیں تین چیزوں میں گھاس اور پانی اور آگ میں۔

تشریح:۔ یعنی نہر اور چشمے اسی طرح جلانے کی لکڑی جو جنگل میں ہو کسی کی ملک نہ ہو یا آگ سلگانے کے پتھر جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں اسی طرح گھاس جو بنجر لاوارث زمین میں اگے اس پر کسی کا اجارہ نہیں ہو سکتا ہر شخص ان چیزوں سے نفع اٹھا سکتا ہے۔

۳۱–باب في بيْعِ فضْلِ الْماءِ *

۳۱۔ بچا ہوا پانی بیچنے کا بیان

۸۳– حدّثنا عبْدُ اللّهِ بْنُ مُحمّدٍ النُّفيْليُّ حدّثنا داوُدُ بْنُ عبْدِ الرّحْمنِ الْعطّارُ عنْ عمْرِو بْنِ دِينارٍ عنْ أبي الْمِنْهالِ عنْ إياسِ بْنِ عبْدٍ أنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ نهى عنْ بيْعِ فضْلِ الْماءِ*

۸۳۔ عبداللہ بن محمد، داؤد بن عبدالرحمٰن العطار، عمرو بن دینار، ابو المنہال، ایاس بن عبد، سے روایت ہے، کہ مقرر منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس پانی کو بیچنے سے جو حاجت سے زیادہ بچ رہے۔

تشریح:۔ یعنی پینے کے لیے ورنہ کھیتی کے لیے بیچنا درست ہے۔

۳۲–باب في ثمنِ السِّنّوْرِ *

۳۲۔ بلی کو بیچنا کیسا ہے؟

۸۴–حدّثنا إبْراهيمُ بْنُ مُوسى الرّازيُّ ح وحدّثنا الرّبيعُ بْنُ نافعٍ أبُو توْبة وعليُّ بْنُ بحْرٍ قالا حدّثنا عيسى وقال إبْراهيمُ

۸۴۔ ابراہیم بن موسیٰ، ربیع، علی بن بحر، عیسیٰ، اعمش وابو سفیان، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت

أخبرنا عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر بن عبد الله أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب والسنور *

لینے سے منع فرمایا۔

تشریح: بلے کی قیمت حرام ہے، شافعی اور احمد اور مالک نے کہا ہے۔

٨٥- حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرزاق حدثنا عمر بن زيد الصنعاني أنه سمع أبا الزبير عن جابر أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الهرة *

۸۵۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عمرو بن زید، ابوالزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

٣٣-باب في أثمان الكلاب *

۳۳۔ کتوں کی قیمت لینا کیسا ہے

٨٦-حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن الزهري عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي مسعود عن النبي ﷺ أنه نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن *

۸۶۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری، ابوبکر، ابو مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کتے کی قیمت لینے سے [1] اور فاحشہ زانیہ کی خرچی لینے سے [2] اور کاہن فال نکالنے والے کی کمائی سے

تشریح: [1] کتے کی قیمت لینا حرام ہے جمہور علماء کے نزدیک انہیں میں سے ہیں ابوہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور حکم بن حماد اور امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ۔

[2] زانیہ کی خرچی حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے مؤطا میں امام مالک نے کہا ہے مہر بغی سے وہ چیز مراد ہے جو کہ زنا پر عورت کو دی جائے اور اسی طرح لکھا ہے امام نووی نے اور شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے۔

[3] کاہن اس کو کہتے ہیں جو زمانہ آئندہ کی خبر دے کہ ایسا ہوگا تو ایسی خبر دینے پر جو اس کو کچھ نقد یا کپڑا مٹھائی وغیرہ دینا حرام ہے اور عربی میں اس کو حلوان کہتے ہیں کہ معنی شیرینی کے ہیں اور بغوی اور قاضی عیاض نے کہا اجماع کیا ہے مسلمانوں نے اوپر حرام ہونے حلوان کاہن کے اس لیے کہ وہ بدلہ ہے حرام چیز کا اور اس لیے کہ وہ کھاتا ہے مال ساتھ باطل کے۔

٨٧-حدثنا الربيع بن نافع أبو توبة حدثنا عبيد الله يعني ابن عمرو عن عبد الكريم عن قيس بن حبتر عن عبد الله بن عباس قال نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب وإن جاء يطلب ثمن الكلب فاملأ كفه ترابا *

۸۷۔ ربیع بن نافع، عبیداللہ، عبدالکریم، قیس، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے اور فرمایا جو کوئی کتے کی قیمت لینے آئے، تو اس کی مٹھی میں مٹی بھر دو۔

٨٨-حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة أخبرني عون ابن أبي جحيفة أن أباه قال إن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب *

۸۸۔ ابوالولید، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے

تشریح: مگر عطاء اور ابو حنیفہ اور ان کے صاحبین نے جائز کہا ان کتوں کی قیمت لینے کو جن سے منفعت ہوتی ہے، جیسے شکاری کتا، طحاوی نے کہا یہ نہی اس وقت تھی جب کتوں کے قتل کا حکم ہوا تھا پھر ان کا قتل منع ہوا اور نفع لینا ان سے درست ہو گیا۔

٨٩- حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثني معروف بن سويد الجذامي أن علي بن رباح اللخمي حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ لا يحل ثمن الكلب ولا حلوان الكاهن ولا مهر البغي *

۸۹۔ احمد بن صالح، ابن وہب، معروف بن سوید، علی بن رباح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال نہیں کتے کی قیمت اور فال نکالنے والے کی کمائی اور فاحشہ کی خرچی۔

٣٤-باب في ثمن الْخمْرِ والْمَيْتة

۳۴۔ شراب اور مردار کی قیمت لینا حرام ہے، جیسے کھانا حرام ہے

٩٠-حدّثنا أحمدُ بْنُ صالحٍ حدّثنا عبْدُ اللّهِ بْنُ وهبٍ حدّثنا مُعويةُ بْنُ صالحٍ عنْ عبْدِ الْوهّابِ بْنِ بُختٍ عنْ أبي الزّنادِ عنِ الْأعْرجِ عنْ أبي هُريْرةَ أنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قال إنّ اللّه حرّم الْخمْر وثمنها وحرّم الْميْتة وثمنها وحرّم الْخنْزِير وثمنهُ *

۹۰۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، معاویہ، عبدالوہاب، ابو الزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مقرر اللہ جل جلالہ نے حرام کیا شراب کو اور اس کی قیمت کو اور حرام کیا مردے کو اور اس کی قیمت کو اور حرام کیا سور کو اور اس کی قیمت کو۔

٩١-حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ حدّثنا اللّيْثُ عنْ يزِيد بْنِ أبي حبِيبٍ عنْ عطاءِ بْنِ أبي رباحٍ عنْ جابِرِ بْنِ عبْدِ اللّهِ أنّهُ سمِع رسُول اللّهِ ﷺ يقُولُ عام الْفتْحِ وهُو بِمكّة إنّ اللّه حرّم بيْع الْخمْرِ والْميْتةِ والْخِنْزِيرِ والْأصْنامِ فقِيل يا رسُول اللّهِ أرأيْت شُحُوم الْميْتةِ فإِنّهُ يُطْلى بِها السُّفُنُ ويُدْهنُ بِها الْجُلُودُ ويسْتصْبِحُ بِها النّاسُ فقال لا هُو حرامٌ ثُمّ قال رسُولُ اللّهِ ﷺ عِنْد ذلِك قاتل اللّهُ الْيهُود إنّ اللّه لمّا حرّم عليْهِمْ شُحُومها أجْملُوهُ ثُمّ باعُوهُ فأكلُوا ثمنهُ

۹۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، عطاء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے، جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکے میں تھے (مقرر) اللہ تعالیٰ نے حرام کی خرید و فروخت شراب کی اور مردار کی اور سور اور بتوں کی سو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں کہ مردار کی چربی سے ناؤ کو روغن کرتے ہیں اور کھال کو اس سے چربی دی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں وہ تو حرام ہے، پھر اسی وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جب اللہ جل جلالہ نے ان پر جانوروں کی چربی حرام کی تو انہوں نے اس چربی کو پگھلا کر بیچا اور اس کے دام کھائے

تشریح: تو آپ نے فرمایا حرام کی قیمت کھانا ایسا ہی ہے جیسے حرام کھانا۔

٩٢-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ حدّثنا أبُو عاصِمٍ عنْ عبْدِ الْحمِيدِ بْنِ جعْفرٍ عنْ يزِيد ابْنِ أبي حبِيبٍ قال كتب إليّ عطاءٌ عنْ جابِرٍ نحْوهُ لمْ يقُلْ هُو حرامٌ *

۹۲۔ محمد بن بشار، ابو عاصم، عبدالحمید، یزید بن ابی حبیب، عطاء، جابر سے ایسا ہی مروی ہے، مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا نہیں وہ تو حرام ہے (باقی سب وہی ہے)

٩٣-حدّثنا مُسدّدٌ أنّ بِشْر بْن الْمُفضّلِ وخالِد بْن عبْدِ اللّهِ حدّثاهُمُ الْمعْنى عنْ خالِدٍ الْحذّاءِ عنْ بركة قال مُسدّدٌ في حدِيثِ خالِدِ بْنِ عبْدِ اللّهِ عنْ بركة أبي الْولِيدِ ثُمّ اتّفقا عنِ ابْنِ عبّاسٍ قال رأيْتُ رسُول اللّهِ ﷺ جالِسًا عِنْد الرُّكْنِ قال فرفع بصرهُ إلى السّماءِ فضحِك فقال لعن اللّهُ الْيهُود ثلاثًا إنّ اللّه حرّم عليْهِمُ الشُّحُوم فباعُوها وأكلُوا أثْمانها وإنّ اللّه إذا حرّم على قوْمٍ أكْل شيْءٍ حرّم عليْهِمْ ثمنهُ ولمْ يقُلْ في حدِيثِ خالِدِ بْنِ عبْدِ اللّهِ الطّحّانِ رأيْتُ وقال قاتل اللّهُ الْيهُود *

۹۳۔ مسدد، بشر اور خالد، خالد حذاء، برکہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے رکن (حجر اسود یا کعبے کا اور کوئی کونا) کے پاس بیٹھے دیکھا راوی کہتا ہے، پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہنس کر تین بار آپ نے فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے (مقرر) اللہ جل جلالہ نے جانوروں کی چربی حرام کی تو انہوں نے اس چربی کو بیچ کر اس کی قیمت لے کھائی اور (مقرر) اللہ جل جلالہ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کیا تو اس کی قیمت بھی ان پر حرام کی خالد بن عبداللہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ میں نے حضرت کو کعبے کے رکن کے پاس دیکھا اس میں یہ ہے کہ تباہ کرے اللہ یہود کو۔

٩٤-حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة قال حدّثنا ابْنُ إدْرِيس ووكِيعٌ عنْ طُعْمة بْنِ عمْرٍو الْجعْفرِيِّ عنْ عُمر بْنِ بيانٍ

۹۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس اور وکیع، طعمہ، عمر و بن بیان، عروہ بن مغیرہ، مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

التَّغْلَبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ

جس نے شراب بیچا اس نے سور کا گوشت صاف کیا۔

تشریح:۔ یعنی سور کاٹنے کو بھی درست سمجھا کیونکہ شراب اور سور حرمت میں برابر ہیں۔

٩٥—حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

٩٥۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، سلیمان، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں (یعنی يسئلونك عن الخمر والميسر) تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان آیتوں کو پڑھ کر سنایا ہم کو اور فرمایا حرام ہوئی سوداگری شراب کی۔

تشریح:۔ یعنی اللہ نے فرمایا کہہ تو اے محمد شراب اور قماربازی میں نفع ہے لوگوں کو گناہ ان میں نفع سے زیادہ ہے۔

٩٦—حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا *

٩٦۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ ہے، کہ ربا کی حرمت میں آخری آیات۔

٣٥—بَاب فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى *

٣٥۔ غلے کو بیچ ڈالنا اس پر قبضہ کرنے سے پہلے درست نہیں ہے

٩٧—حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ*

٩٧۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کھانے کا غلہ مول لے تو اس کو نہ بیچے جب تک اس کو تول کر اپنے قبضہ میں نہ لائے

تشریح:۔ چاروں اماموں کا یہ مذہب ہے بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کئے درست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون بیچنا درست نہیں اور امام احمد کے مذہب میں زمین اور گھر میں قبضہ ہونا شرط نہیں باقی سب منقولات میں قبضہ شرط ہے منقول وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ۔

٩٨—حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَعْنِي جُزَافًا *

٩٨۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم اناج خریدتے تھے، پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے، وہ ہم کو حکم کرتا تھا کہ غلہ اس جگہ سے اٹھالے جائیں جہاں خریدا ہے قبل اس کے کہ ہم اس کو بیع کریں۔

تشریح:۔ تاکہ وہ غلہ ان کے قبضہ میں بخوبی آجائے اس کے بعد بیع ہو

٩٩—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ جُزَافًا بِأَعْلَى السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ*

٩٩۔ احمد بن حنبل، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ لوگ غلہ خریدا کرتے ایک جائے میں ڈھیر کے ڈھیر، جو بازار کی بلندی پر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اسکو بیچنے سے جب تک اس غلہ کو وہاں سے دوسری جگہ پر نہ لے جائیں (تاکہ پہلے مشتری کا قبضہ ہو جائے)

تشریح:۔ مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ میں چٹھیاں لکھ دیتا تھا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے گاؤں سے لے لے سپاہیوں نے بدون اناج لئے لوگوں کے ہاتھ وہاں بیچنا اختیار کیا تب مروان سے یہ حدیث بیان کی پھر مروان نے سنا اس سے

١٠٠—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدِينِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ

١٠٠۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، منذر، قاسم بن محمد، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ منع فرمایا کوئی شخص اناج نہ

عبد الله بن عمر حدثه أن رسول الله ﷺ نهى أن يبيع أحدٌ طعاما اشتراه بكيل حتى يستوفيه *

بیچے جس کو اس نے ناپ یا تول پر خریدا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

تشریح:۔ جب تک بائع کے پاس سے مشتری تک نہ آ جائے [illegible]

١٠١ – حدثنا أبو بكر وعثمان ابنا أبي شيبة قالا حدثنا وكيع عن سفيان عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ من ابتاع طعامًا فلا يبعهُ حتى يكتالهُ زاد أبو بكر قال قلتُ لابن عبَّاس لم قال ألا ترى أنهم يتبايعون بالذهب والطعام مرجَّى *

١٠١۔ ابوبکر و عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابن طاؤس، ان کے والد، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس کو تول نہ لے ابوبکر نے اتنا زیادہ کیا میں نے ابن عباس سے کہا کیوں یہ ممانعت ہوئی انہوں نے کہا لوگ اناج بیچ ڈالتے تھے اشرفیاں لے کر حالانکہ ایک میعاد پر ملنے والا ہوتا۔

١٠٢ – حدثنا مُسدَّدٌ وسُليمانُ بنُ حربٍ قالا حدَّثنا حمَّادٌ ح و حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا أبو عوانة وهذا لفظُ مُسدَّدٍ عن عمرو ابن دينار عن طاوس عن ابن عبَّاسٍ قال قال رسولُ الله ﷺ إذا اشترى أحدُكم طعامًا فلا يبعهُ حتَّى يقبضهُ قال سُليمانُ بنُ حربٍ حتَّى يستوفيهُ زاد مُسدَّدٌ قال وقال ابنُ عبَّاس وأحسبُ أنَّ كُلَّ شيْءٍ مثلَ الطَّعام *

١٠٢۔ مسدد اور سلیمان، حماد (دوسری سند) مسدد، ابو عوانہ، عمرو بن دینار، ابن طاؤس، ان کے والد، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اناج خریدے تو اس کو جب تک اپنے قبضے میں نہ لائے کسی کے ہاتھ نہ بیچے، ابن عباسؓ نے کہا میرے نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے، یعنی جو چیز کوئی خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس کو دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے اناج ہو یا جانور یا مکان۔

١٠٣ – حدَّثنا الحسنُ بنُ عليٍّ حدَّثنا عبدُ الرَّزَّاق حدَّثنا معمرٌ عن الزُّهريِّ عن سالمٍ عن ابن عُمرَ قال رأيتُ النَّاس يُضربُون على عهد رسول الله ﷺ إذا اشتروُا الطَّعام جُزافًا أن يبيعُوهُ حتَّى يُبلغهُ إلى رحله *

١٠٣۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ میں نے لوگوں کو دیکھا مار پڑتی تھی، ان پر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے تھے پھر اس کو بیچ ڈالتے اپنے مکان پر لے جانے سے پہلے (یعنی وہیں قبضے سے پہلے بیچ ڈالتے)۔

١٠٤ – حدَّثنا مُحمَّدُ بنُ عوفٍ الطَّائيُّ حدَّثنا أحمدُ بنُ خالدٍ الوهبيُّ حدَّثنا مُحمَّدُ بنُ إسحق عن أبي الزِّناد عن عُبيد ابن حُنين عن ابن عُمر قال ابتعتُ زيتًا في السُّوق فلمَّا استوجبتُهُ لنفسي لقيني رجُلٌ فأعطاني به ربحًا حسنًا فأردتُ أن أضرب على يده فأخذ رجُلٌ من خلفي بذراعي فالتفتُّ فإذا زيدُ بنُ ثابتٍ فقال لا تبعهُ حيثُ ابتعتهُ حتَّى تحوزهُ إلى رحلك فإنَّ رسُولَ الله ﷺ نهى أن تُباع السِّلعُ حيثُ تُبتاعُ حتَّى يحُوزها التُّجَّارُ إلى رحالهم *

١٠٤۔ محمد بن عوف، احمد، محمد بن اسحاق، ابو الزناد، عبید، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ میں نے بازار میں تیل خریدا اور اس بیع کو جب میں نے کامل کر لیا تو مجھے ایک شخص ملا اور اس میں خاطر خواہ فائدہ دینے لگا سو میں نے چاہا کہ اس خریدار کو تیل دے دوں اتنے میں ایک شخص نے میرا ہاتھ پیچھے سے پکڑ لیا میں لوٹ کر دیکھا تو زید بن ثابت ہیں انہوں نے کہا جب تک اس کو اپنے ٹھکانے پر نہ لے جائے خریدنے کی جگہ سے مت بیچ (یعنی جہاں خریدا ہے وہیں مت بیچ بلکہ اپنے ٹھکانے پر لا کر بیچ) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے جہاں پر چیز خریدی جائے وہیں پر نہ بیچے جب تک سوداگر اپنے ٹھکانے پر نہ لے جائے نہ بیچے۔

٣٦ – باب في الرَّجُل يقُولُ في البيع لا خلابة *

٣٦۔ جو شخص بیچتے وقت یہ کہہ دے اس میں چکمہ اور فریب نہیں ہے تو اس کو اختیار ہوگا

١٠٥ – حدَّثنا عبدُ الله بنُ مسلمة عن مالك عن عبد الله بن

١٠٥۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت

دينار عن ابن عمر أن رجلا ذكر لرسول الله ﷺ أنه يُخدعُ في البيع فقال له رسول الله ﷺ إذا بايعت فقل لا خلابة فكان الرجل إذا بايع يقول لا خلابة*

ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت میں لوگ اس کو دھوکا دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو خریدا کرے تو کہہ دے کہ فریب نہیں ہے، تو وہ شخص ایسا ہی کہا کرتا

تشریح: یعنی ایسا کہہ دیا کرو خرید و فروخت کے وقت کہ اگر کسی چیز میں نقصان معلوم ہو تو تو اس معاملے کو فسخ کر دے گا۔

١٠٦- حدثنا محمد بن عبد الله الأرزي وإبراهيم بن خالد أبو ثور الكلبي المعنى قالا حدثنا عبد الوهاب قال محمد عبد الوهاب بن عطاء أخبرنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك أن رجلا على عهد رسول الله ﷺ كان يبتاع وفي عقدته ضعف فأتى أهله نبي الله ﷺ فقالوا يا نبي الله احجر على فلان فإنه يبتاع وفي عقدته ضعف فدعاه النبي ﷺ فنهاه عن البيع فقال يا نبي الله إني لا أصبر عن البيع فقال رسول الله ﷺ إن كنت غير تارك البيع فقل هاء وهاء ولا خلابة قال أبو ثور عن سعيد*

١٠٦- محمد بن عبداللہ اور ابراہیم، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، انس سے روایت ہے، کہ حبان بن منقذ بن عمرو انصاری، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خرید و فروخت کیا کرتا تھا اس کی عقل میں فتور تھا تو اس کے عزیز رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اس شخص پر حجر کیجئے تاکہ اس کا کوئی تصرف صحیح نہ ہو (یعنی لوگوں کو مطلع کر دیجئے کہ اس سے کوئی معاملہ نہ کرے) کیونکہ وہ سودا کرتا ہے اور اس کی عقل میں فتور ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر اس کو بلا بھیجا اور خرید و فروخت سے منع کیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا کہ میں خرید و فروخت نہ کروں، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اچھا تو اگر خرید و فروخت کو چھوڑ نہیں سکتا تو معاملہ کرتے وقت یہ کہا کر کہ آگاہ ہو اس معاملے میں فریب اور چکمہ نہیں ہے

تشریح: دار قطنی اور بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مجھے اختیار ہے تین دن تک یعنی سوچنے سمجھنے کے لیے اگر نقصان معلوم ہوا تو معاملہ کو فسخ کر دوں گا۔

٣٧-باب في العربان *

٣٧- بیع عربان کے بیان میں (اس کی تفسیر آتی ہے)

١٠٧-حدثنا عبد الله بن مسلمة قال قرأت على مالك بن أنس أنه بلغه عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أنه قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع العربان قال مالك وذلك فيما نرى والله أعلم أن يشتري الرجل العبد أو يتكارى الدابة ثم يقول أعطيك دينارا على أني إن تركت السلعة أو الكراء فما أعطيتك لك *

١٠٧- عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا بیع عربان سے، امام مالک نے کہا ہمارے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے یا جانور کو کرایہ پر لے پھر بائع سے یا جانور والے سے کہہ دے کہ میں تجھے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر میں اس غلام یا لونڈی کو خرید لوں گا تو وہ دینار اس کی قیمت میں سے سمجھنا یا جانور پر سواری کروں گا تو کرایہ میں سے خیال کرنا ورنہ اگر غلام یا لونڈی تجھے پھیر دوں یا جانور پر سوار نہ ہوں تو دینار مفت تیرا مال ہو جائے گا اس کو واپس نہ لوں گا (ہندی میں اس کو بیانہ اور سائی کہتے ہیں شریعت میں یہ بیع باطل اور لغو ہے)

٣٨-باب في الرجل يبيع ما ليس عنده *

٣٨- جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس کا بیچنا درست ہے

١٠٨-حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن يوسف بن ماهك عن حكيم بن حزام قال يا رسول الله

١٠٨- مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر، یوسف بن ماہک، حکیم بن حزام سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بعض آدمی

يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ *

میرے پاس آتا ہے اور وہ چیز مجھ سے مانگتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں تو میں اس کو بازار سے وہ چیز خرید کر دوں سو آپ نے فرمایا جو چیز تیرے پاس موجود نہیں اس کو مت بیچ۔

۱۰۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ *

۱۰۹۔ زہیر بن حرب، اسمٰعیل، ایوب، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ادھار کی شرط پر بیچنا حلال نہیں [1] اور نہ ایک بیع میں [2] دو شرطیں اور نہ نفع اس چیز کا جس میں اپنا ذمہ نہ ہو جائے اور نہ بیچنا اس چیز کا جو اپنے پاس موجود نہ ہو یعنی اپنے قبضے میں نہ ہو۔

تشریح: [1] یعنی کسی کے ہاتھ کچھ بیچنا اور اس سے شرط کرنا کہ اس قدر روپیہ وغیرہ مجھ کو قرض دینا درست نہیں یہ معنی ہیں کہ ایک شخص کسی کو کچھ قرض دے اور اپنی کوئی چیز اس کے ہاتھ گراں قیمت سے بیچے۔

[2] مثلاً بائع مشتری سے کہے کہ میں نے تیرے ہاتھ اس شرط پر بیچا کہ دھلوا بھی دوں گا اور سوا بھی دوں گا اور علماء نے کہا ہے دو شرط کی قید اتفاقی ہے ورنہ ایک شرط بھی جائز نہیں۔

۳۹-بَاب فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ *

۳۹۔ بیع میں شرط کرنے کا بیان

۱۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ *

۱۱۰۔ مسدد، یحییٰ، زکریا، عامر، جابرؓ سے روایت ہے، کہ میں نے اپنا اونٹ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ بیچا اور شرط لگائی میں نے اس پر سوار ہونے کی اور بوجھ لادنے کی اپنے گھر تک پھر بیان کیا قصہ اس کا اخیر میں آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تو سمجھتا ہے میں خریدنے میں کمی اس لیے کرتا ہوں کہ تیرا اونٹ لے جاؤں جا اپنا اونٹ بھی لے لے اور قیمت بھی اس کی لے یہ دونوں تمہیں دے دیں۔

۴۰-بَاب فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ

۴۰۔ غلام لونڈی جب خریدے تو تین دن تک مشتری کو اختیار ہے

تشریح: یعنی تین روز تک اگر چاہے تو بغیر عیب ثابت کئے ہوئے واپس کر سکتا ہے بعد تین روز کے عیب کو ثابت کرنا ضروری ہے گواہوں سے یا بائع کے اقرار سے اہل مدینہ کا یہی قول ہے، اور جمہور علماء نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۱۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۱۱۱۔ مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، حسن، عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غلام اور لونڈی کے عیب کی جواب دہی بائع پر تین روز تک ہے۔

۱۱۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ

۱۱۲۔ ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد، ہمام، قتادہ سے ایسا ہی مروی ہے یعنی اگر تین دن کے اندر غلام لونڈی میں کوئی عیب نکلے تو مشتری بغیر گواہوں کے واپس کر سکتا ہے اور جو تین دن کے بعد عیب نکلے تو مشتری سے گواہ طلب ہوں گے اس بات پر کہ جب اس نے خریدا تھا تو یہ عیب موجود تھا اور یہ حدیث کی تفسیر قتادہ کا کلام ہے۔

٤١ - باب فيمن اشترى عبدًا فاستعمله ثُمّ وجد به عيبًا *

۴۱۔ ایک شخص نے غلام خرید ااور اس کو کام میں لگایا پھر اس میں عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہو گی

١١٣ - حدّثنا أحمدُ بنُ يونسَ حدّثنا ابنُ أبي ذئب عن مخلد بن خفاف عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسولُ الله ﷺ الخراجُ بالضمان *

۱۱۳۔ احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، مخلد، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نفع اس کا وہی مستحق ہے، جو ضامن ہو (تو مشتری اس غلام کا ضامن تھا کیونکہ اگر غلام مر جاتا تو مشتری کا نقصان ہوتا اس واسطے محنت و مزدوری کی اجرت بھی وہی لے گا اور بائع کو نہ دے گا، اگرچہ غلام عیب کی وجہ سے پھیر دے گا۔

١١٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِي عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ *

۱۱۴۔ محمود بن خالد، فریابی، سفیان، محمد بن عبدالرحمٰن، مخلد غفاری سے روایت ہے، کہ میرے اور چند لوگوں میں سے ایک غلام مشترک تھا میں نے اس غلام سے کچھ کام لینا شروع کیا (بغیر اجازت اور اطلاع اور شرکاء کے تو یہ ضامن ہو گئے اس غلام کے اس نے روپیہ کمایا) اب جو شریک غائب تھا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا کہا میرا بھی حصہ دلانے کا حکم کیا پھر میں عروہ بن الزبیر کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا تو عروہ نے ان سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت عائشہؓ سے سنی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافع اس کے ہوں گے جو ضامن ہو گا (البتہ اگر مخلد اور شرکاء کی رضامندی اور اطلاع سے یہ کام کرتے تو ہر ایک ضامن ہوتا پھر ہر ایک کو منافع بھی ملتا)۔

١١٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ

۱۱۵۔ ابراہیم بن مروان، ان کے والد، مسلم بن خالد، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا، پھر جہاں تک اللہ کو منظور تھا وہ غلام اس کے پاس رہا، پھر اس میں عیب نکلا تو جھگڑا کیا اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ نے وہ غلام بائع کو پھیروا دیا بائع بولا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرے غلام سے روپیہ کمایا ہے محنت کرا کر آپ نے فرمایا منافع اس کو ملیں گے جو ضامن ہو ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ سند غیر معتبر ہے۔

تشریح:۔ پس مشتری جب تک غلام اس کے پاس تھا ضامن بھی تھا، اس لیے جو روپیہ حاصل ہوا ہے وہ بھی وہی لے گا۔

٤٢ - باب إذا اختلف البيّعان والمبيعُ قائمٌ *

۴۲۔ جب اختلاف ہو بائع اور مشتری میں قیمت کا اور مبیع موجود ہو!

١١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

۱۱۶۔ محمد بن یحییٰ، عمر بن حفص، ان کے والد، ابو عمیس، عبدالرحمٰن بن قیس بن محمد، ان کے والد، ان کے دادا محمد بن اشعث سے روایت ہے، کہ اشعث نے چند غلام عبداللہ بن مسعودؓ سے بیس ہزار روپیہ کو

قال اشترى الْأَشعثُ رقيقا منْ رقيق الْخُمس منْ عبْد اللّه بعشْرين أَلفا فأَرْسل عبْدُ اللّه إليه في ثمنهم فقال إنّما أخذْتُهُمْ بعشْرة آلاف فقال عبْدُ اللّه فاخْترْ رجُلًا يكُونُ بيْني وبيْنك قال الْأَشعثُ أنْت بيْني وبيْن نفْسك قال عبْدُ اللّه فإنّي سمعْتُ رسُول اللّه ﷺ يقُولُ إذا اخْتلف الْبيّعان وليْس بيْنهُما بيّنةٌ فهُو ما يقُولُ ربُّ السّلْعة أوْ يتتاركان

خریدے جو خمس میں ان کو ملے تھے عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کی قیمت اشعث سے منگوا بھیجی اشعث نے کہا میں نے دس ہزار کو خریدے ہیں عبداللہ بن مسعود نے کہا اچھا تو کسی شخص کو تجویز کرو جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے، اشعث نے کہا کہ تم ہی میرے اور اپنے درمیان (یعنی انصاف سے) فیصلہ کرتے ہو (سبحان اللہ صحابہ کتنے خوش اور نیک نفس تھے) عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب خریدنے والا اور بیچنے والا آپس میں جھگڑا کریں اور دونوں میں کوئی گواہ نہ ہو تو جو بات صاحب مال کہے وہی مشتری تسلیم کرے یا دونوں مل کر بیع کو توڑ ڈالیں۔

١١٧ - حدَّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مُحمّد النُّفيْليُّ حدَّثنا هُشيْمٌ أخْبرنا ابْنُ أبي ليْلى عن الْقاسم بْن عبْد الرّحْمن عنْ أبيه أنّ ابْن مسْعُود باع من الْأَشْعث ابْن قيْس رقيقًا فذكر معْناهُ والْكلامُ يزيدُ وينْقُصُ *

۱۱۷۔ عبداللہ بن محمد، ہشیم، ابن ابی لیلیٰ، قاسم، ان کے والد سے یہی قصہ مذکور ہے، کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک غلام اشعث بن قیس کے ہاتھ بیچا کچھ الفاظ کی کمی بیشی ہے۔

٤٣ - باب في الشُّفْعة *

۴۳۔ شفعہ کا بیان (جو مشہور ہے)

١١٨ - حدَّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبل حدَّثنا إسْمعيلُ بْنُ إبْراهيم عن ابْن جُريْج عنْ أبي الزُّبيْر عنْ جابر قال قال رسُولُ اللّه ﷺ الشُّفْعةُ في كُلِّ شرْك ربْعة أوْ حائط لا يصْلُحُ أنْ يبيع حتّى يُؤْذن شريكهُ فإنْ باع فهُو أحقُّ به حتّى يُؤْذنهُ *

۱۱۸۔ احمد بن حنبل، اسماعیل، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز میں ہے گھر ہو یا باغ جب تک اپنے شریک کی اجازت نہ ہو اس کا بیچنا خوب نہیں اور جو بے اجازت اس کو بیچ دیا تو اس کے لینے کا وہی شریک بہت مستحق ہے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے

تشریح:۔ شفعہ کہتے ہیں اس استحقاق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہے زمین یا مکان کے بکنے کے وقت مثلاً ایک مکان یا باغ چار آدمیوں میں مشترک تھا اب ایک شخص نے ان میں سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتھ بیچا تو باقی شریکوں کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا، اگر وہ چاہیں تو اتنے دام جتنے کو اس نے خریدا ہے دے کر جبراً وہ حصہ لے لیں۔

١١٩ - حدَّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبل حدَّثنا عبْدُ الرّزّاق حدَّثنا معْمرٌ عن الزُّهْريّ عنْ أبي سلمة بْن عبْد الرّحْمن عنْ جابر ابْن عبْد اللّه قال إنّما جعل رسُولُ اللّه ﷺ الشُّفْعة في كُلِّ ما لمْ يُقْسمْ فإذا وقعت الْحُدُودُ وصُرِّفت الطُّرُقُ فلا شُفْعة *

۱۱۹۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، زہری، ابوسلمہ، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے قرار دیا شفعہ ہر چیز میں جو تقسیم نہیں ہوئی اور جب کہ حدیں بندھ جائیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہیں رہا (کیونکہ شرکت ہی نہ رہی سب الگ الگ ہو گئے)۔

١٢٠ - حدَّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى بْن فارس حدَّثنا الْحسنُ بْنُ الرّبيع حدَّثنا ابْنُ إدْريس عن ابْن جُريْج عن ابْن شهاب الزُّهْريّ عنْ أبي سلمة أوْ عنْ سعيد بْن الْمُسيّب أوْ عنْهُما جميعًا عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ إذا قُسّمت الْأرْضُ وحُدّتْ فلا شُفْعة فيها *

۱۲۰۔ محمد بن یحییٰ بن فارس، حسن بن ربیع، ابن ادریس ابن جریج، زہری، ابوسلمہ یا سعید بن مسیب یا دونوں حضرات، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب زمین کی تقسیم ہو کر حد بندھ گئی، تو پھر اس میں شفعہ نہ رہا۔

١٢١ - حدَّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مُحمّد النُّفيْليُّ حدَّثنا سُفْيانُ عنْ

۱۲۱۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، ابراہیم، عمرو بن شرید، ابورافع سے

ابراهيم بن ميسرة سمع عمرو بن الشريد سمع أبا رافع سمع النبي ﷺ يقول الجار أحق بسقبه *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا، آپ فرماتے تھے ہمسایہ زیادہ حق دار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا

تشریح: یعنی ہمسایہ ہے تو [illegible] مال نہیں ہے [illegible] شفعہ [illegible] حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے [illegible] کے نزدیک نہیں ہے۔

١٢٢- حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي ﷺ قال جار الدار أحق بدار الجار أو الأرض *

۱۲۲۔ ابوالولید، شعبہ، قتادہ، حسن، سمرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمسایہ والا اپنے ہمسایہ والے کے گھر یا زمین کے لینے کا زیادہ مستحق ہے۔

١٢٣- حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا هشيم أخبرنا عبد الملك عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ الجار أحق بشفعة جاره ينتظر بها وإن كان غائبا إذا كان طريقهما واحدا *

۱۲۳۔ احمد بن حنبل، ہشیم، عبدالملک، عطاء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمسایہ والا زیادہ حق دار ہے اپنے ہمسایہ والے کے شفعہ کا، اگر ہمسایہ والا موجود نہ ہوگا تو شفعہ میں اس کا انتظار کیا جائے گا جب ان دونوں کے گھر کا ایک ہی راستہ ہوگا۔

٤٤- باب في الرجل يفلس فيجد الرجل متاعه بعينه عنده *

۴۴۔ ایک شخص کوئی چیز کسی سے لے کر مفلس ہو جائے تو چیز والا اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہوگا اوروں سے

١٢٤- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك ح و حدثنا النفيلي حدثنا زهير المعنى عن يحيى بن سعيد عن أبي بكر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال أيما رجل أفلس فأدرك الرجل متاعه بعينه فهو أحق به من غيره *

۱۲۴۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک (دوسری سند) نفیلی، زہیر، یحییٰ، ابوبکر، عمر بن العزیز، ابوبکر، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال ہو بہو پایا تو اس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرض خواہوں کی بہ نسبت

تشریح: یعنی جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرض دار ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر بجنسہٖ پائے تو لے لے اور بیع کو باطل کر دے اور قرض خواہوں کا اس میں حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیچنے والا قرض خواہوں کے برابر ہے۔

١٢٥- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام أن رسول الله ﷺ قال أيما رجل باع متاعا فأفلس الذي ابتاعه ولم يقبض الذي باعه من ثمنه شيئا فوجد متاعه بعينه فهو أحق به وإن مات المشتري فصاحب المتاع أسوة الغرماء

۱۲۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا پھر خریدار مفلس ہو گیا اور بیچنے والے نے اپنے مال کی کچھ قیمت نہ پائی اور بجنسہٖ اپنے مال کو خریدار کے پاس پایا تو اس مال کے لینے کا وہی بائع زیادہ حقدار ہے اور اگر خریدار مر گیا تو مال والا اور قرض خواہوں کی مثل ہے۔

١٢٦- حدثنا محمد بن عوف الطائي حدثنا عبد الله بن عبد الجبار يعني الخبايري حدثنا إسمعيل يعني ابن عياش عن الزبيدي قال أبو داود وهو محمد بن الوليد أبو الهذيل

۱۲۶۔ محمد بن عوف، عبداللہ بن عبدالجبار، اسماعیل بن عیاش، زبیدی، زہری، ابوبکر بن عبدالرحمنؒ، ابو ہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے۔ اس میں یہ ہے، کہ اگر مشتری کسی قدر قیمت بائع کو دے چکا ہے تو وہ اور قرض

الْحِمْصِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَأَيُّمَا امْرِئٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعُ امْرِئٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

خواہوں کے مثل ہوگا اور جو کوئی شخص مر گیا اور اس کے پاس کوئی چیز بجنسہ کسی کی نکلی (یعنی اس سے خریدی ہوئی) تو خواہ بائع نے ثمن صاحب مال نے میت سے کچھ قیمت پائی ہو خواہ نہ پائی ہو ہر حال میں وہ سب قرض خواہوں کے برابر ہوگا (اور مقدم جب ہو تا کہ مدیون مفلس ہو جائے لیکن زندہ ہو)

١٢٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ وَإِنْ كَانَ قَدْ قَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فِيهَا *

١٢٧۔ سلیمان، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے ایسا ہی مروی ہے صرف اتنا زیادہ ہے، کہ اگر مشتری اس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے تو مال والا سب قرض خواہوں کے برابر ہوگا، ابو داؤد فرماتے ہیں، کہ مالک کی حدیث زیادہ صحیح ہے، (یعنی اور قرض خواہوں پر مقدم نہ سمجھا جائے گا بلکہ اس مال میں سے تمام قرض خواہوں کو حصہ رسد کے طور پر ملے گا۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

١٢٨۔ محمد بن بشار، ابوداؤد، ابن ابی ذئب، ابو معتمر، عمر بن خلدہ سے روایت ہے، کہ ابو ہریرہؓ کے پاس ہم آئے ایک صاحب کے مقدمہ میں جو مفلس ہو گیا تھا انہوں نے کہا ہم تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کا سا فیصلہ کرتے ہیں جو مفلس ہو گیا یا مر گیا پھر صاحب مال نے اپنی چیز کو بجنسہ پایا تو وہ زیادہ حقدار ہے بہ نسبت اور قرض خواہوں کے۔

٤٥ - بَاب فِيمَنْ أَحْيَا حَسِيرًا *

۴۵۔ جو شخص بیکار نکالے ہوئے جانور کو درست کرے کھلا پلا کر یا دوا کر کے

١٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ *

١٢٩۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) موسیٰ، ابان، عبیداللہ، عامر شعبیؒ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے جانور کو پائے جس کے لوگوں نے عاجز ہو کر چھوڑ دیا ہو[1] پھر اس کو لے کر دوبارہ زندہ[2] کرے اس کو تو وہ جانور اسی کا ہو جائے گا ابان نے کہا میں نے عامر شعبی سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا ایک چھوڑ کر کئی صحابہ سے رسول اللہ ﷺ کے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حماد کی روایت ہے اور یہ زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

تشریح: [1] یعنی بیکار سمجھ کر نکال دیا ہو اس کا دانہ چارہ ان پر دشوار ہو۔
[2] یعنی کھلاوے پلاوے دوا علاج کرے کہ وہ بھلا چنگا ہو جائے۔

١٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ

١٣٠۔ محمد بن عبید، حماد، خالد حذاء، عبیداللہ شعبی سے اسی روایت میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جانور کو تباہی کی حالت

الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا*

میں چھوڑ دے، پھر کوئی شخص اس کو لے کر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ کیا۔

٤٦-بَاب فِي الرَّهْنِ *

۴۶۔ گروی کا بیان یعنی گروی رکھنے کا

١٣١-حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَبَنُ الدَّرِّ يُحْلَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَالظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلِبُ النَّفَقَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيحٌ*

۱۳۱۔ ہناد، ابن مبارک، زکریا، شعبی، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رہن والے جانور کا دودھ دوہا جائے جب جانور گرو ہو اسی طرح اس پر سوار ہو اور دودھ دوہنے یا سوار ہونے والے پر جانور کا کھانا ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ خلاف قیاس ہے لیکن بلحاظ سند، ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا دانہ گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن ان کے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے، خرچ سے زیادہ نہیں درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہے اور اسی پر خرچ لازم ہے اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز رہے ویسے ہی اس کا نفع بھی مرتہن اگر منافع لے تو اپنے اصل قرض میں وصول کرتا جائے اور اس کا خرچ مالک پر لازم ہے۔

٤٧-بَاب فِي الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ *

۴۷۔ کوئی شخص اپنی اولاد کی کمائی کھائے تو درست ہے

١٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ فِي حِجْرِي يَتِيمٌ أَفَآكُلُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ

۱۳۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، عمارہ، ان کی پھوپھی نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ میں ایک یتیم کو پالتی ہوں کیا میں اس کا مال کھاؤں تو حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت پاکیزہ خوراک آدمی کی وہ ہے جو اس کے کسب سے ہو اور بیٹے کا کسب باپ کا کسب ہے۔

١٣٣حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَبو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ زَادَ فِيهِ إِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ *

۱۳۳۔ عبیداللہ اور عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، عمارہ بن عمیر، ان کی والدہ، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے بلکہ بہتر کمائی ہے تو اولاد کے مال میں سے کھاؤ (اگر احتیاج ہو تو بقدر احتیاج ان کا مال خرچ کرو) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حماد بن ابی سلیمان نے اس میں لفظ اذا احتجتم بھی زیادہ بیان کیا ہے لیکن یہ زیادتی منکر ہے۔

١٣٤-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ *

۱۳۴۔ محمد بن منہال، یزید، حبیب معلم، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس مال ہے اور اولاد بھی ہے اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے تو آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ ہی کے ہیں (یعنی خبر گیری باپ کی تجھ پر واجب ہے) اس لیے کہ اولاد بہتر کمائی تمہاری ہے تو اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ (کیوں کہ کمائی کی کمائی ہے)۔

٤٨ - باب في الرّجل يجد عين ماله عند رجل *

١٣٥ - حدّثنا عمرو بن عون حدّثنا هشيم عن موسى بن السّائب عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله ﷺ من وجد عين ماله عند رجل فهو أحقّ به ويتبع البيع من باعه *

۴۸۔ ایک شخص اپنی چیز کو بجنسہ دوسرے کے پاس پائے تو وہ لے لے

۱۳۵۔ عمرو بن عون، ہشیم، موسیٰ، قتادہ، حسن، سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنا مال کسی کے پاس پایا تو اس مال کا وہی زیادہ حق دار ہے اور جس نے اس مال کو خریدا ہے، وہ بائع کو پکڑے، اس پر اپنے مطالبہ کا دعویٰ کرے۔

٤٩ - باب في الرّجل يأخذ حقّه من تحت يده *

١٣٦ - حدّثنا أحمد بن يونس حدّثنا زهير حدّثنا هشام بن عروة عن عروة عن عائشة أنّ هندًا أمّ معاوية جاءت رسول الله ﷺ فقالت إنّ أبا سفيان رجل شحيح وإنّه لا يعطيني ما يكفيني وبنيّ فهل عليّ جناح أن آخذ من ماله شيئًا قال خذي ما يكفيك وبنيك بالمعروف *

۴۹۔ کوئی شخص امانتی مال میں سے اپنے حق کی مقدار لے تو کیسا ہے؟

۱۳۶۔ احمد بن یونس، زہیر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ہند معاویہ کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے عرض کیا کہ ابو سفیان تو بخیل آدمی ہے اور وہ مجھے اس قدر مال نہیں دیتا ہے جو مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو تو کیا مجھ پر گناہ ہے جو میں اس کے مال میں سے لے لوں آپ نے اس سے فرمایا اس قدر لے لے جو تجھ کو اور تیری بیٹیوں کے لیے کفایت کرے موافق دستور کے (زیادہ نہ لے)

١٣٧ - حدّثنا خشيش بن أصرم حدّثنا عبد الرّزّاق حدّثنا معمر عن الزّهريّ عن عروة عن عائشة قالت جاءت هند إلى النّبيّ ﷺ فقالت يا رسول الله إنّ أبا سفيان رجل ممسك فهل عليّ من حرج أن أنفق على عياله من ماله بغير إذنه فقال النّبيّ ﷺ لا حرج عليك أن تنفقي بالمعروف *

۱۳۷۔ خشیش بن اصرام، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہند آئی اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو سفیان تو بخیل شخص ہے تو کیا اس میں مجھ پر کچھ حرج ہے جو میں بے اجازت اس کے مال میں سے اس کی اولاد کے کھانے پینے میں خرچ کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے لیے کچھ حرج نہیں اگر تو دستور کے موافق ان بچوں پر خرچ کرے۔

١٣٨ - حدّثنا أبو كامل أنّ يزيد بن زريع حدّثهم حدّثنا حميد يعني الطّويل عن يوسف بن ماهك المكّيّ قال كنت أكتب لفلان نفقة أيتام كان وليّهم فغالطوه بألف درهم فأدّاها إليهم فأدركت لهم من مالهم مثليها قال قلت أقبض الألف الّذي ذهبوا به منك قال لا حدّثني أبي أنّه سمع رسول الله ﷺ يقول أدّ الأمانة إلى من ائتمنك ولا تخن من خانك *

۱۳۸۔ ابو کامل، یزید بن زریع، حمید طویل، بن ماہک مکی سے روایت ہے کہ میں ایک شخص کا حساب لکھا کرتا تھا جو وہ خرچ کرتا تھا چند تیموں پر جو اس کی پرورش میں تھے (جب یتیم بڑے ہوئے) انہوں نے مغالطہ دیا اس شخص کو ایک ہزار درم (فریب اور مغالطہ دے کر) اس سے لے لیے پھر مجھ کو ان یتیموں کا مال دوگنا ملا (جو انہوں نے اس سے لیے تھے) میں نے اس شخص سے کہا تم اپنے ہزار لے لو جو مغالطہ دے کر تم سے لیے گئے اس نے کہا نہیں میں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جو تیرے پاس امانت رکھائے تو اس کی امانت ادا کر دے اور جو تیرے مال میں خیانت کرے تو اس کے مال میں خیانت مت کر

تشریح: یہ آپ نے حسن اخلاق کے طور پر فرمایا علماء نے کہا ہے کہ اگر اپنے حق کے جنس میں پائے وہ لے سکتا ہے بدلیل حدیث ام معاویہ کے جو اوپر گزر چکی ہے۔

۱۳۹-حدثنا محمد بن العلاء وأحمد بن إبراهيم قالا حدثنا طلق بن غنام عن شريك قال ابن العلاء وقيس عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ أد الأمانة إلى من ائتمنك ولا تخن من خانك*

۱۳۹۔ محمد بن علاء، احمد بن ابراہیم، طلق بن غنام، شریک، قیس، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت ادا کر دو اور جس نے تم سے خیانت کی ہے اس کی تم خیانت نہ کرو۔

۵۰-باب في قبول الهدايا *

۵۰۔ ہدیہ اور تحفہ قبول کرنے کا بیان

۱۴۰-حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا *

۱۴۰۔ علی بن بحر اور عبد الرحیم، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، ان کے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے تھے، اور اس کا عوض دیتے تھے۔

۱۴۱-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَايْمُ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا*

۱۴۱۔ محمد بن عمرو، سلمہ بن فضل، محمد بن اسحاق، سعید، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اللہ کی میں آج سے کسی کا ہدیہ نہ لوں گا مگر مہاجر قریشی یا انصاری کا یا دوسی کا یا ثقفی کا (چونکہ یہ لوگ مہذب اور معقول ہوتے ہیں ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹ تحفہ دیا آپ نے اس کے بدلے میں چھ اونٹ اس کو دیے جب بھی وہ ناراض رہا اس وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی)

۵۱-بَاب الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ *

۵۱۔ کوئی چیز دے ڈالے پھر پھیر لے تو کیسا ہے!

۱۴۲-حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْءَ إِلَّا حَرَامًا *

۱۴۲۔ مسلم بن ابراہیم، ابان و ہمام اور شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دی ہوئی چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو آپ کھانے والا تو ہمام نے کہا کہ قے کو ہم تو حرام سمجھتے ہیں تو دے کر پھیر لینا بھی حرام ہو گا (حالانکہ حرام نہیں ہے)

۱۴۳-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ*

۱۴۳۔ مسدد، یزید، حسین معلم، عمرو بن شعیب، طاؤس، ابن عمرو، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال نہیں ہے مرد کے لیے کوئی چیز دے کر یا کوئی چیز ہبہ کر کے پھر اس میں رجوع کرے (یعنی پھیر لے) مگر باپ اس چیز میں جو بیٹے کو دیتا ہے اور مثال اس کی جو کوئی چیز دے کر پھیرے جیسے مثال کتے کی ہے جس نے پیٹ بھر کر کھایا اور قے کی پھر اس قے کو لوٹ کر کھالیا۔

۱۴۴-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۴۴۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، اسامہ بن زید، عمرو بن شعیب، ان

أخبرني أسامة بن زيد أن عمرو بن شعيب حدثه عن أبيه عن عبد الله بن عمرو عن رسول الله ﷺ قال مثل الذي يسترد ما وهب كمثل الكلب يقيء فيأكل قيئه فإذا استرد الواهب فليوقف فليعرف بما استرد ثم يدفع إليه ما وهب *

کے والد، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دے کر پھیر لیتا ہے اس شخص کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کر کے پھر اس قے کو کھا لیتا ہے پس جو شخص ہبہ کر کے اور پھیرنا چاہے تو ہبہ لینے والے کو سبب پھیرنے کا پوچھنا چاہیے، اگر بدلہ نہ ملا ہو مناسب ہو تو بدلہ دے، جب معلوم ہو جائے تو اس وقت پھیر دے۔

۵۳-باب في الهدية لقضاء الحاجة *

۵۲۔کوئی کام کر دینے پر ہدیہ لینا کیسا ہے!

۱٤٥-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا *

۱۴۵۔احمد بن عمرو، ابن وہب، عمر بن مالک، عبیداللہ، خالد، قاسم، ابو امامہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی سفارش کرے، پھر وہ ہدیہ بھیجے اس کے بدلے میں اور یہ لے تو ایک بڑے دروازے میں سود کے داخل ہوا۔

تشریح:۔یعنی برا کیا کیوں کہ بھائی مسلمان کی دستگیری اور مدد کرنا ثواب ہے پھر ثواب کے کام پر بدلہ لینا اچھا نہیں ہے البتہ اگر کافر سے لے تو درست ہے۔

۵۳-في الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَالِدِهِ فِي النَّحْلِ

۵۳ کوئی شخص اپنے بیٹوں میں سب سے زیادہ ایک بیٹے کو دیوے تو کیسا ہے

١٤٦-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَأَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ وَأَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنْحَلَنِي أَبِي نُحْلًا قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ نِحْلَةً غُلَامًا لَهُ قَالَ فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَشْهِدْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَشْهَدَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي النُّعْمَانَ نُحْلًا وَإِنَّ عَمْرَةَ سَأَلَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ هَذَا جَوْرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَلْجِئَةٌ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي قَالَ مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سَوَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبَرُّوكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ أَكُلَّ بَنِيكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَدِكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيهِ أَلَكَ بَنُونَ

۱۴۶۔احمد بن حنبل، ہشیم، سیار و مغیرہ و داؤد، مجالد اور اسماعیل، شعبی، نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھ کو کچھ دیا اسماعیل بن سالم نے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہے کہا ایک غلام تھا نعمان کو تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے میرے باپ سے کہا جا اور رسول اللہ ﷺ کو گواہ کر دے وہ حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز دی ہے عمرہ نے مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ کو گواہ کر دے اس بات کا (اس لیے میں آپ کے پاس حاضر ہوا) آپ نے فرمایا کہ کیا تیرا اور بھی کوئی لڑکا ہے سوا نعمان کے وہ بولا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو نے سب لڑکوں کو ایسا ہی کچھ دیا ہے جیسا نعمان کو دیا بعض روایتوں میں ہے آپ نے فرمایا یہ تو لاچاری اور مجبوری سے ہے (یعنی یہ کام تو خوشی سے نہیں کرتا ورنہ سب اولاد کو دیتا کسی ضرورت کی وجہ سے کرتا ہے) تو میرے سوا اور کسی اور کو گواہ کر لے اس معاملے کا مغیرہ نے اپنی روایت میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے بھلا معلوم نہیں ہوتا کہ سعادت مندی اور نیکی میں سب برابر ہوں وہ بولا ہاں پھر آپ نے فرمایا کسی اور کو اس معاملے پر گواہ کر لے مجالد کی روایت ہے آنحضرت

سواه وقال أبو الضحى عن النعمان بن بشير ألك ولد غيره

ﷺ نے فرمایا تجھ پر ان سب کا یہ حق ہے کہ تو ان میں انصاف کرے جیسا تیرا حق ان سب پر یہ ہے کہ تیرے ساتھ بھلائی کریں، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ زہری کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں اکل بنیك، اور بعض نے ولدك، اور ابن ابی خالد نے بواسطہ شعبی الك بنون سواه اور ابو الضحیٰ نے بواسطہ نعمان بن بشیر الك ولد غیرہ روایت کیا ہے

تشریح: یعنی تو آخر یہی چاہتا ہے کہ تیرے سب بیٹے لائق اور سعادت مند ہوں کہ حاجت کے وقت میرے ساتھ اچھا سلوک کریں پس تجھ کو چاہیے کہ سب بیٹوں کے ساتھ برابر سلوک کرے ہر چند یہ امر کچھ واجب یا فرض نہیں ہے پر آپ نے جو فرمایا وہ حسن اخلاق اور تہذیب کا مقتضا ہے کہ ظاہر میں سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے تاکہ کوئی دل شکستہ نہ ہو اور دل پر تو کچھ زور نہیں چلتا یہ اللہ کی طرف سے ہے کہ بعضے بیٹے یا بی بی سے زیادہ محبت اور الفت ہوتی ہے۔

١٤٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ غُلَامِي أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِكَ أَعْطَى كَمَا أَعْطَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ *

۱۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، ہشام بن عروہ، ان کے والد، نعمان بن بشیر سے روایت ہے، کہ ان کے باپ نے ایک غلام انہیں دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے غلام کا حال پوچھا انہوں نے عرض کیا یہ میرا غلام ہے جو مجھے میرے باپ نے دیا ہے تو آپ نے فرمایا کیا تیرے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا تجھے دیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھیر دے اس غلام کو۔

١٤٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ *

۱۴۸۔ سلیمان بن حرب، حماد، حاجب بن مفضل، ان کے والد، نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد میں برابری کیا کرو اور اپنے لڑکوں میں برابری کیا کرو۔

١٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامًا وَقَالَتْ لِي أَشْهِدْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ *

۱۴۹۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابو الزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ بشیر کی بی بی نے بشیر سے کہا کہ تو اپنا غلام میرے بیٹے کے یعنی اس کے پیٹ سے تھا اس کی غلامی میں دے دے تو اور اس پر رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے گواہ کر دے تو بشیر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا فلانے کی بیٹی نے مجھ سے میرا غلام اپنے بیٹے کے لیے مانگا ہے اور کہا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ کر دے تب حضرت نے فرمایا کیا اس کے اور بھائی بھی ہیں اس نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا کیا ان سب کو تو نے دیا ہے (یعنی غلام جیسا اس کو دیا) تو اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا یہ مناسب نہیں ہے اور میں تو سوا حق کے گواہ نہیں ہوتا (یعنی جو کام سچا اور انصاف کا ہو اسی پر گواہ ہوتا ہوں)

٥٤ - باب فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا *

۵۴۔ عورت خاوند کے مال میں سے بے اس کے پوچھے کسی کو دے تو درست نہیں ہے

١٥٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ

۱۵۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، داؤد اور حبیب، عمرو بن شعیب، ان کے

أبي هند وحبيب الْمُعلِّم عن عمرو بن شعيب عَنْ أبيه عَنْ جدِّه أنّ رسُول اللّه ﷺ قال لا يجوزُ لامْرأة أمْرٌ في مالها إذا ملك زوْجُها عصْمتها *

والد، ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کو جائز نہیں اپنے خاوند کے مال میں سے دینا جو اس کے پاس ہے جب خاوند اس کی عصمت کا مالک ہے (یعنی جب تک اس کے نکاح میں ہے)

۱۵۱—حدّثنا أبو كامل حدّثنا خالدٌ يعْني ابْن الْحارث حدّثنا حُسيْنٌ عنْ عمْرو بْن شُعيْب أنّ أباهُ أخْبرهُ عنْ عبْد اللّه ابْن عمْرو أنّ رسُولَ اللّه ﷺ قال لَا يجُوزُ لامْرَأة عطيّةٌ إلّا بإذْن زوْجها *

۱۵۱۔ ابو کامل، خالد، حسین، عمرو بن شعیب، ان کے والد عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بغیر حکم خاوند کے اس کے مال میں سے کچھ دینا عورت کو درست نہیں ہے۔

۵۵—باب في الْعُمْرى *

۵۵۔ عمر بھر کے لیے چیز دینا درست ہے

۱۵۲—حدّثنا أبُو الْولِيدِ الطّيالِسِيُّ حدّثنا همّامٌ عنْ قتادة عن النّضْر بْن أنس عنْ بشير بْن نهيك عنْ أبي هُريْرة عن النّبيِّ ﷺ قال الْعُمْرى جائزةٌ

۱۵۲۔ ابوالولید، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمر بھر کو چیز دینا درست ہے۔

تشریح:۔ یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دے اس طرح سے کہ یہ میں نے تجھے عمر تک دیا تو درست ہے اگر اس کا قبضہ نہ ہو تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اس کے مر جانے کے اس کے وارث مالک ہوں گے جیسے ہبہ میں اور یہی مذہب امام اعظمؒ کا۔

۱۵۳—حدّثنا أبُو الْولِيدِ حدّثنا همّامٌ عنْ قتادة عن الْحسن عنْ سمُرة عن النّبيِّ ﷺ مثْلهُ *

۱۵۳۔ ابوالولید، ہمام، قتادہ، حسن، سمرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۵۴—حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا أبانُ عنْ يحْيى عنْ أبي سلمة عنْ جابرٍ أنّ نبيّ اللّه ﷺ كان يقُولُ الْعُمْرى لمنْ وُهبتْ لهُ*

۱۵۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، ابوسلمہ، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جس کو دی۔

تشریح:۔ یعنی عمریٰ مثل ہبہ کے سبب ہے ملک کا۔

۱۵۵—حدّثنا مُؤمّلُ بْنُ الْفضْل الْحرّانيُّ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ شُعيْب أخْبرني الْأوْزاعيُّ عن الزُّهْريّ عنْ عُرْوة عنْ جابر أنّ النّبيّ ﷺ قال منْ أُعْمر عُمْرى فهي لهُ ولعقبه يرثُها منْ يرثُهُ منْ عقبه

۱۵۵۔ مؤمل بن فضل، محمد بن شعیب، اوزاعی، زہری، عروہ، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کو کوئی چیز دی عمر بھر کو تو وہ اسی کی ہو گی جس کو دی ہے جب تک وہ زندہ ہے پھر اس کے وارثوں کو ملے گی۔

تشریح:۔ مگر امام مالک کے نزدیک بعد اس کے مرنے کے پھر اس کے پاس جائے گی جس نے دی تھی، کیونکہ اس نے منفعت کا اختیار دیا تھا نہ اس کی ذات کا مالک کر دیا تھا۔

۱۵۶—حدّثنا أحْمدُ بْنُ أبي الْحواريِّ حدّثنا الْوليدُ عن الْأوْزاعيِّ عن الزُّهْريِّ عنْ أبي سلمة وعُرْوة عنْ جابر عن النّبيِّ ﷺ بمعْناهُ قال أبُو داود وهكذا رواهُ اللّيْثُ بْنُ سعْدٍ عن الزُّهْريّ عنْ أبي سلمة عنْ جابر *

۱۵۶۔ احمد بن ابی حواری، ولید، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ اور عروہ، حضرت جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں، کہ اسی طرح لیث نے، زہری، ابوسلمہ، جابرؓ سے روایت کیا ہے۔

٥٦-باب مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ *

۵۶۔ جو شخص عمر بھر کو دے اور وارثوں کا بھی ذکر کر دے

١٥٧-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ

۱۵۷۔ محمد بن یحییٰ اور محمد بن مثنی، بشر بن عمر، مالک بن انس، ابن شہاب، ابوسلمہ، جابر بن عبداللہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص سے بھی عمریٰ یا شخص عمر بھر کوئی چیز دی اور یہ کہہ دیا کہ اس کو اور اس کے وارثوں کو عمریٰ دیا تو وہ عمریٰ اس کے اور اس کی اولاد کے لیے ہے، اور وہ اس کی ایسی ملک ہے کہ دینے والے کو پھر نہ ملے گا اس لیے کہ اس نے ایسا دیدیا ہے جس میں میراثیں ٹھہر گئیں۔

تشریح:۔ ایسا عمریٰ تو بالاتفاق دینے والے کی طرف نہ آئے گا کیوں کہ یہ ہبہ ہوا جب معمر لہ نے اس پر قبضہ کر لیا تو اس کی ملکیت ثابت ہو گئی۔

١٥٨-حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي لَفْظِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۵۸۔ حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب، ابوصالح، ابن شہاب سے مروی ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح عقیل، یزید بن ابی حبیب نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے، اور اوزاعی بواسطہ ابن شہاب کے الفاظ میں اختلاف ہے، نیز فلیح بن سلمان نے بھی اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

١٥٩-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا *

۱۵۹۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جس عمریٰ کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی وہ یہ ہے کہ (یعنی دینے والا جس کو دیتا ہے اس سے اس طرح کہے) کہ تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے ہے اور جو یوں نہ کہا بلکہ یہ تیرے لیے جب تک تو زندہ رہے تو وہ اپنے ملک کی طرف پھیرا جائے گا (جب معمر لہ مر جائے یہی حدیث دلیل ہے امام مالک کی)۔

١٦٠-حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ *

۱۶۰۔ اسحاق بن اسماعیل، سفیان، ابن جریج، عطاء، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رقبیٰ اور عمریٰ نہ کرو اگر کوئی رقبیٰ یا عمریٰ دے تو اسی کا ہو جائے گا، جس کو دیا ہے اور اس کے وارثوں کا

تشریح:۔ رقبیٰ یہ ہے کہ کسے یہ گھر رکھ تجھے میں نے اس شرط پر دیا کہ اگر تو پہلے مرا تو میں لے لوں گا اور اگر میں پہلے مرا تو تیرا ہو چکا۔

١٦١-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ *

۱۶۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، معاویہ، سفیان، حبیب حمید، اعرج، طارق، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ ایک انصار کی عورت کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا اس طرح پر اس کے بیٹے نے اس کو ایک باغ دیا تھا جب وہ مر گئی تو بیٹے نے کہا میں نے اس کی زندگی تک دیا تھا اس کے بھائی موجود تھے (یعنی لڑکے کے ماموں) آپ نے فرمایا وہ زندگی اور موت دونوں میں اس عورت کا ہے لڑکا بولا میں نے صدقہ دیا تھا آپ نے فرمایا پھر تو پھیرنا بڑی تعجب کی بات ہے تجھ سے۔

٥٧–باب في الرُّقْبى *

۵۷۔ رقبے کا بیان (جس کی تفسیر گزر چکی ہے)

١٦٢–حدَّثنا أحمدُ بْنُ حنْبلٍ حدَّثنا هُشَيْمٌ أخْبرنا داوُدُ عنْ أبي الزُّبيْرِ عنْ جابرٍ قال قال رسُولُ اللَّه ﷺ الْعُمْرى جائِزةٌ لِأهْلِها والرُّقْبى جائِزةٌ لِأهْلِها *

۱۶۲۔ احمد بن حنبل، ہشیم، داؤد، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ اس کے اہل کا ہو جاتا ہے اور رقبیٰ اس کے اہل کا ہو جاتا ہے۔

تشریح: یعنی معمر اور مرقب کا ہو جاتا ہے دینے والے کو پھر نہیں مل سکتا۔ (عا...)

١٦٣–حدَّثنا عبْدُ اللَّه بْنُ مُحمّدٍ النُّفيْليُّ قال قرأْتُ على معْقلٍ عنْ عمْرِو بْنِ دينارٍ عنْ طاوُسٍ عنْ حُجْرٍ عنْ زيْدِ ابْنِ ثابتٍ قال قال رسُولُ اللَّه ﷺ منْ أعْمر شيْئًا فهُو لِمُعْمرِهِ محْياهُ ومماتهُ ولا تُرْقبُوا فمنْ أرْقب شيْئًا فهُو سبيلُهُ

۱۶۳۔ عبداللہ بن محمد، معقل، عمرو بن دینار، طاؤس، حجر، زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کچھ عمریٰ کیا تو وہ چیز اس کے لیے ہے جس شخص کے لیے عمریٰ کیا گیا زندگی میں اور اس کے بعد اور رقبیٰ نہ کرو اس لیے کہ جس کو کچھ رقبے میں دیا تو وہ اسی کا ہو جائے گا (دینے والے کو نہ ملے گا)

١٦٤–حدَّثنا عبْدُ اللَّه بْنُ الْجرّاحِ عنْ عُبيْدِ اللَّه بْنِ مُوسى عنْ عُثْمان بْنِ الْأسْودِ عنْ مُجاهِدٍ قال الْعُمْرى أنْ يقُول الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُو لك ما عِشْت فإذا قال ذلِك فهُو لهُ ولِورثتِهِ والرُّقْبى هُو أنْ يقُول الْإنْسانُ هُو لِلْآخِرِ مِنِّي ومِنْك

۱۶۴۔ عبداللہ بن جراح، عبداللہ بن موسیٰ، عثمان بن اسود، مجاہد سے روایت ہے، کہ عمریٰ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شخص سے کہے یہ چیز تیری ہے جب تک تو زندہ رہے جب ایسا کہا تو وہ چیز اس کی ہو گئی اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی اور رقبیٰ یہ ہے ایک شخص کہے یہ چیز تیری ہے، اگر تو میرے بعد مرے نہیں تو میری میں لوں گا

٥٨–باب في تضْمِينِ الْعوَرِ *

۵۸۔ جو شخص مانگے کی چیز لے پھر تلف ہو جائے

١٦٥–حدَّثنا مُسدَّدُ بْنُ مُسرْهدٍ حدَّثنا يحْيى عنِ ابْنِ أبي عرُوبة عنْ قتادة عنِ الْحسنِ عنْ سمُرة عنِ النَّبيِّ ﷺ قال على الْيدِ ما أخذتْ حتّى تُؤدِّي ثُمّ إنّ الْحسن نسِي فقال هُو أمِينُك لا ضمان عليْهِ *

۱۶۵۔ مسدد یحییٰ، ابن ابی عروبہ، قتادہ، حسن، سمرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ذمہ ہے ہاتھ کا جو لیا یہاں تک کہ ادا کرے، پھر حسن بھولے اور کہا جس کو تو مانگے پر چیز دے تو وہ امین ہے اس پر تاوان نہیں (اگر خودبخود تلف ہو جائے)

تشریح: یہ غصب اور قرض اور خرید میں ہے

١٦٦–حدَّثنا الْحسنُ بْنُ مُحمّدٍ وسلمةُ بْنُ شبيبٍ قالا حدَّثنا يزِيدُ بْنُ هارُون حدَّثنا شرِيكٌ عنْ عبْدِ الْعزِيزِ بْنِ رُفيْعٍ عنْ أُميّة بْنِ صفْوان بْنِ أُميّة عنْ أبِيهِ أنّ رسُول اللَّه ﷺ اسْتعار مِنْهُ أدْراعًا يوْم حُنيْنٍ فقال أغصْبٌ يا مُحمّدُ فقال لا بلْ عارِيةٌ مضْمُونةٌ قال أبُو داوُد وهذِهِ رِوايةُ يزِيد بِبغْداد وفي رِوايتِهِ بِواسِطٍ تغيُّرٌ على غيْرِ هذا *

۱۶۶۔ حسن بن محمد اور سلمہ بن شبیب، یزید، شریک، عبدالعزیز، امیہ بن صفوان، صفوان سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن اس سے زرہیں عاریت لیں تو اس نے کہا یا محمد کیا زبردستی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زبردستی سے نہیں لیتا ہوں، بلکہ یہ تو پھیر دی جائیں گی، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ یزید کی روایت بغداد میں تھی اور واسط میں جو ان کی روایت ہے اس میں کچھ اس سے تغیر ہے۔

تشریح: یعنی عاریت لیتا ہوں، اگر محفوظ رہیں تو بھی زرہیں پھیر دوں گا، ورنہ قیمت اس کی دی جائے گی، یہ قول ہے شافعی اور احمد کا کہ عاریت اگر تلف ہو جائے تو تاوان دینا ہو گا۔

١٦٧–حدَّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة حدَّثنا جرِيرٌ عنْ عبْدِ

۱۶۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، جریر، عبدالعزیز، آل صفوان کے بعض

فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ *

دن کو تو باغ کی حفاظت باغ والے کے ذمہ پر ہے، اور رات کو جانوروں کی حفاظت ان کے مالک کے ذمہ ہے (اگر رات کو جانوروں نے باغ کو تباہ کیا تو وہ جانور والے سے لیا جائے گا)۔

۱۷۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكُلِّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ *

۱۷۴۔ محمود بن خالد، اوزاعی، زہری، حرام، براء بن عازبؓ سے روایت ہے، کہ ان کے پاس ایک اونٹنی ضاریہ (اس کو کہتے ہیں جس کو عادت ہو لوگوں کے کھیت یا باغ اجاڑنے کی) تھی، سو وہ ایک باغ میں گھسی، اور باغ کو تباہ کر دیا، اس کی گفتگو رسول اللہ ﷺ سے ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا فیصلہ اس طرح کیا کہ باغوں کی حفاظت دن کو تو باغ والوں کے ذمہ پر ہے، اگر رات کو انہوں نے اپنے جانوروں کو چھوڑ دیا اور وہ کسی کا باغ یا کھیت چر گئے تو جو نقصان ہو گا وہ جانور والوں سے لیا جائے گا۔ (آخر کتاب البیوع)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَاب الْأَقْضِيَةِ *

کتاب القضاء شروع ہوئی

تشریح:۔ یعنی قاضی بننے اور اس کے فیصلوں کے یا عدالت کے اصول وغیرہ کا بیان۔

٦١ - بَاب فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ *

۶۱۔ قضاء کے عہدے کی درخواست کرنا کیسا ہے

۱۷۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ *

۱۷۵۔ نصر بن علی، فضیل بن سلیمان، عمرو بن ابی عمرو، سعید مقبری، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قاضی بنایا گیا تو وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یہ چھری سے ذبح ہونے سے بھی زیادہ دشوار ہے)۔

۱۷۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

۱۷۶۔ نصر بن علی، بشر بن عمر، عبداللہ بن جعفر، عثمان بن محمد، مقبری، اعرج، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو کوئی لوگوں میں سے قاضی بنا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یعنی عاقبت بگڑنے کا خوف ہے)

٦٢ - بَاب فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ *

۶۲۔ قاضی سے غلطی اور خطا ہو تو کیسا ہے

۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ *

۱۷۷۔ محمد بن حسان، خلف بن خلیفہ، ابوہاشم، ابن بریدہ، ان کے والد بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک جنت میں اور دو آگ میں سو جو جنت میں ہے وہ تو وہ شخص ہے جس نے حق پہچانا، اور اسی کے موافق فیصلہ کیا اور ایک وہ شخص ہے کہ اس نے حق پہچانا پھر اپنے حکم میں ظلم کیا تو وہ آگ میں ہے اور ایک وہ شخص ہے جس نے نادانی سے لوگوں کا فیصلہ کیا تو وہ بھی

آگ میں ہے۔

۱۷۸–حدثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حدثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۷۸۔ عبیداللہ بن عمرو، عبدالعزیز، یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابو قیس، عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حاکم نے عقل سے مقدور بھر سوچ کر حکم دیا اور اس کی سمجھ ٹھیک پڑی تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے اور جب عقل سے خوب سوچ کر حکم کیا اور سمجھ اس کی ٹھیک نہ پڑی تو اس کے لیے اکہرا ثواب ہے۔

تشریح:۔ یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصلہ کرنے میں خوب غور کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اس کا حکم نکالا اگر وہ ٹھیک ہے تو اس کو دونا ثواب ہے، اور اگر چوکا ہے تو ایک ثواب ہے، بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہیں اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت میں صاف مذکور نہیں اس کو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث میں غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پائے گا، اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے تو اس میں ایک ثواب ہے بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اور اجتہاد کی شرطیں علم فقہ میں مذکور ہیں۔

۱۷۹–حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ *

۱۷۹۔ عباس عنبری، عمر بن یونس، ملازم بن عمرو، موسیٰ بن نجدہ، یزید، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی مسلمانوں کا قاضی بنا چاہے یہاں تک کہ قاضی ہو جائے، پھر اس کے ظلم پر اس کا عدل غالب ہو جائے تو اس کے لئے بہشت ہے اور جس کے عدل پر اس کا ظلم غالب ہو تو اس کے لیے آگ ہے۔

۱۸۰–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) إِلَى قَوْلِهِ (الْفَاسِقُونَ) هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ الثَّلَاثَ نَزَلَتْ فِي الْيَهُودِ خَاصَّةً فِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ

۱۸۰۔ ابراہیم بن حمزہ، زید بن ابی الزرقاء، ابن ابی الزناد، ان کے والد، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ (یہ جو تین آیتیں ہیں) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی جو اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے اور ظالم ہے، اور فاسق ہے یہ تینوں آیتیں خاص بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہودیوں کی شان میں اتریں (پس مسلمان اگر خلاف قرآن و حدیث کے فیصلہ کرے تو کافر نہ ہوگا مگر ظالم اور فاسق ہونے میں کیا شک ہے)۔

٦٣–بَاب فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ وَالتَّسَرُّعِ إِلَيْهِ *

۶۳۔ فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا بہت برا ہے خوب سمجھنا اور غور کرنا چاہیے

۱۸۱–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَزْرَقِ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ جَالِسٌ فِي حَلْقَةٍ فَقَالَا أَلَا

۱۸۱۔ محمد بن علاء اور محمد بن مثنی، ابو معاویہ، اعمش، رجاء، عبدالرحمن بن بشر ازرق سے روایت ہے، کہ دو شخص کندہ کے آئے جھگڑتے ہوئے اس وقت ابو مسعود انصاری ایک حلقے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان دونوں نے کہا کوئی ہے، جو ہم دونوں کا فیصلہ کر دے، ایک شخص حلقے

سلمة قالت أتى رسول الله ﷺ رجلان يختصمان في مواريث لهما لم تكن لهما بينة إلا دعواهما فقال النبي ﷺ فذكر مثله فبكى الرجلان وقال كل واحد منهما حقي لك فقال لهما النبي ﷺ أما إذ فعلتما ما فعلتما فاقتسما وتوخيا الحق ثم استهما ثم تحالا

کے مقدمہ میں جھگڑتے ہوئے آئے اور ان دونوں میں کسی کا گواہ نہ تھا لیکن صرف دعویٰ کرتے تھے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو گزرا اس میں ایک آدمی ہوں مجھ سے غلطی ہو جاتی ہے کیونکہ میں ظاہر پر فیصلہ کرتا ہوں یہ سن کر دونوں شخص رونے لگے اور ہر ایک آپس میں کہنے لگا میں نے اپنا حق تجھ کو دیا یعنی میں اپنے دعویٰ سے درگزرا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا جب تم ایسا کرتے ہو تو مال کو آپس میں تقسیم کر لو اور حق کو ڈھونڈھ کر اس پر عمل کرو اور قرعہ ڈال کر حصہ لے لو اور ایک دوسرے کو معاف کر دو۔

تشریح: یعنی ہر ایک نے مال میں دعویٰ کیا کہ یہ مجھے میراث میں ملا ہے۔

١٨٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ *

١٨٩۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسامہ، عبداللہ بن رافع، ام سلمہ سے روایت ہے یہی حدیث انہوں نے کہا دو شخص آئے تھے ترکہ میں لڑتے ہوئے اور پرانی دھرانی چیزوں میں جھگڑا کرتے ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ کروں گا اپنی رائے سے اس مقدمے میں جس میں کوئی حکم مجھ پر نہیں اترا۔

١٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُصِيبًا لِأَنَّ اللَّهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ *

١٩٠۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے، کہ عمر بن خطابؓ نے منبر کے اوپر فرمایا اے لوگو رسول اللہ ﷺ کی رائے ٹھیک تھی کیونکہ اللہ جل جلالہ ان کو سمجھاتا تھا (لتحکم بین الناس بما امرك الله) اور ہماری رائے ایک گمان ہے اور محنت ہے (یعنی ہم محنت اور خوض کر کے ایک رائے نکالتے ہیں پھر اس پر بھی بھروسہ نہ چاہئے کہ ہمیشہ صحیح اور درست ہوگی)

١٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَامِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حُرَيْزَ بْنَ عُثْمَانَ *

١٩١۔ احمد بن عبدہ، معاذ بن معاذ، ابو عثمان شامی اور میری نظر میں کوئی شامی ان سے افضل نہیں ہے۔

٦٨ - بَاب كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي

٦٨۔ مدعی اور مدعی علیہ قاضی کے سامنے کیونکر بیٹھیں

١٩٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ *

١٩٢۔ احمد بن منیع، ابن مبارک، مصعب بن ثابت، عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں حاکم کے روبرو بیٹھیں (یعنی وقت مقدمہ دریافت کرنے کے)۔

٦٩ - بَاب الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ *

٦٩۔ قاضی کو غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرنے کا بیان

١٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

١٩٣۔ محمد بن کثیر، سفیان، عبدالملک، عبدالرحمن بن ابی بکرہ، ابوبکرہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ

كتب إلى ابنه قال قال رسول الله ﷺ لا يقضي الحكم بين اثنين وهو غضبان *

نے فرمایا غصے کی حالت میں قاضی دو آدمیوں کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے۔

تشریح: یعنی جب حاکم یا قاضی غصے میں ہو اس وقت حکم نہ کرے اس لیے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکا ہو یا اس کا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا درست نہیں کہ ان حالتوں میں ہوش میں رہتا ہے جیسا غصے میں۔

٧٠-بَاب الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ *

٧٠۔ کافروں کا مقدمہ کس طرح فیصل کرنا

١٩٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ *

۱۹۴۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ پہلے یہ حکم تھا فان جاءك فاحكم بينهم یعنی جب کفار تیرے پاس آویں تو ان کا فیصلہ کر یا نہ کر یہ منسوخ ہوا پھر حکم ہوا، کہ فیصلہ کر ان کا اللہ کی کتاب کے موافق۔

١٩٥-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ الْآيَةَ قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً فَسَوَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمْ *

۱۹۵۔ عبداللہ بن محمد النفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، داؤد بن حصین، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ جب یہ آیت اتری فان جاؤك فاحكم بينهم اور اعرض عنهم یعنی کافر تیرے پاس آویں تو ان کا فیصلہ کر یا نہ کر اگر فیصلہ کرے تو انصاف سے کر تو پہلے یہ دستور تھا کہ بنو نضیر جب بنی قریظہ کے لوگوں میں سے کسی کو مار ڈالتے تو آدھی دیت دیتے اور جب بنو قریظہ بنی نضیر کے کسی آدمی کو مار ڈالتے، تو پوری دیت دیتے، اس آیت کے اترتے ہی آپ نے دیت برابر کر دی۔

تئیسواں پارہ ﴿۲۳﴾

بسم الله الرَّحمن الرَّحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

٧١–باب اجْتِهَادِ الرَّأْيِ فِي الْقَضَاءِ

۷۱۔ قضاء اور حکم میں رائے کو دخل دینا

١٩٦–حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللَّهِ

۱۹۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابو عوان، حارث بن عمرو، اہل حمص میں چند آدمی، اصحاب معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا (یعنی قضاء کا عہدہ دے کر) تو آپ نے معاذؓ سے فرمایا کہ جب تیرے پاس مقدمہ آئے گا تو اس کو کس طرح پر فیصلہ کرے گا، معاذؓ نے عرض کیا اللہ کی کتاب کے موافق آپ نے فرمایا اور جو کتاب اللہ میں نہ پائے تو عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق پھر آپ نے فرمایا جو تو سنت رسول اللہ ﷺ میں بھی نہ پائے اور کتاب اللہ میں بھی نہ پائے، معاذ نے عرض کیا پھر میں اپنی عقل سے غور و فکر اور دریافت سے کروں گا اور کوتاہی نہ کروں گا (یعنی مقدمہ سوچ کر فیصلہ کرنے میں) راوی کہتا ہے آپ نے معاذ کا سینہ تھپکا (یعنی شاباشی کے طور پر) اور آپ نے فرمایا سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو لائق ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے رسول کو اس چیز کی توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہے۔

تشریح: اس حدیث میں دلیل ہے قیاس اور اجتہاد کے حجت ہونے پر مگر جو مسئلہ قرآن وحدیث میں مفصل و مصرح پائے اس میں تقلید کسی امام اور مجتہد کی نہ کرے بلکہ قرآن وحدیث کے موافق عمل کرے کیونکہ مصرحات میں مجتہد کے اجتہاد کو دخل نہیں اور اسی پر آنحضرت ﷺ نے نہایت خوش ہو کر معاذ کو شاباش دی تو معلوم ہوا کہ جب تک مسئلہ قرآن وحدیث میں مفصل و مصرح پائے اجتہاد کو دخل نہ دے اور خلاف اس کا اگر کتب مجتہدین میں نکل آئے، تو اس سے چشم پوشی کر کے قرآن وحدیث پر عمل کرے، نہیں تو نسخ قرآن وحدیث کا اقوال مجتہدین سے لازم آئے گا صورت اس کی یوں سمجھنا چاہیے اور اسی طرح پر عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو مسئلہ قرآن میں مفصل مذکور ہو، اس پر عمل کرنے میں باک واندیشہ نہ رکھے اور جو قرآن میں مفصل مذکورہ ہو تو اس کا حال حدیث سے دریافت کر لے اور جو حدیث میں بھی صریح بیان نہ ہو تو پیغمبر اللہ ﷺ کے اصحاب کے اجماع سے دریافت کرے کیونکہ حدیث کی رو سے پیروی اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ثابت ہے اگر صحابہ نے اس مسئلہ میں اجماع نہ کیا ہو بلکہ اختلاف کیا ہو تو جمہور صحابہ کا مسلک اختیار کرے اگر طرفین میں صحابہ برابر ہوں تو خلفاء راشدین اور اجلائے صحابہ جیسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن مسعود کا قول اختیار کرنا بہتر ہے، اگر صحابہ سے بھی کچھ اس مسئلے میں منقول نہ ہو تو بہ شرط لیاقت قرآن حدیث میں غور کر کے دیکھے خصوصاً آئمہ اربعہ اور داؤد ظاہری اور سفیان ثوری اور وکیع اور اوزاعی وغیرہم کے اقوال ان لوگوں کے اقوال میں جو قول مناسب اور عمدہ معلوم ہو اس پر عمل کرے اگر اس مسئلے میں احادیث مختلف ہوں تو آئمہ حدیث کو ترجیح دی ہو اس پر عمل کرے، یہی طریقہ ہے محققین سلف کا۔ (علامہ)

١٩٧–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

۱۹۷۔ مسدد یحییٰ، شعبہ، ابو عون بن حارث بن عمرو، اصحاب معاذ معاذ بن جبلؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

٧٢–بَابٌ فِي الصُّلْحِ *

۷۲۔ صلح کا بیان

۱۹۸ –حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَوْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ شَكَّ الشَّيْخُ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ زَادَ أَحْمَدُ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ *

۱۹۸۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، سلیمان بن بلال (دوسری سند) احمد بن عبدالواحد، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال یا عبدالعزیز بن محمد، کثیر بن زید، ولید بن رباح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صلح درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے اور سلیمان بن داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان اپنی شرطوں پر عمل کریں۔

تشریح: مگر ایسی شرط ہی کا ہے کو کریں جو شریعت میں ناجائز ہو، جس کی وجہ سے آئندہ قباحت واقع ہو۔

۱۹۹ –حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ لَهُ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُمْ فَاقْضِهِ *

۱۹۹۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن کعب، کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کعب بن مالک ان کے باپ کا قرض ابن ابی حدرد پر آتا تھا انہوں نے تقاضا کیا اس پر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد کے اندر تو بلند ہوئی آوازیں، ان دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا آپ اس وقت گھر میں تھے تو گھر سے نکل آئے اور پردہ اٹھا کر کعب بن مالک کو پکارا کعب بن مالک نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا آدھا قرضہ معاف کردے کعب نے کہا میں نے معاف کیا یارسول اللہ ﷺ تب رسول اللہ ﷺ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اٹھ قرض ادا کر

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام یا حاکم کو سمجھا کر مدعی اور مدعی علیہ میں صلح کرا دینا اور مدعی سے کچھ معاف کرا دینا درست ہے، مگر اس میں زبردستی نہیں ہو سکتی اگر مدعی معاف نہ کرے، تو قاضی اس کو پورا حق دلا دے گا، کعب بن مالک بن ابی کعب انصاری راوی اس حدیث کے مشہور صحابی ہیں، اور ان تین لوگوں میں سے ہیں غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے پھر اللہ جل جلالہ نے ان کا قصور معاف کیا۔

۷۳ –بَابٌ فِي الشَّهَادَاتِ *

۷۳۔ گواہیوں کا بیان

۲۰۰ –حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ ح أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيَّتَهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي هِيَ لَهُ قَالَ الْهَمْدَانِيُّ وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ ابْنُ

۲۰۰۔ ابن سرح اور احمد بن سعید، ابن وہب، مالک بن انس، عبداللہ بن ابوبکر، ان کے والد، عبداللہ بن عمرو، عبدالرحمن بن ابی عمرہ، زید بن خالد جہنی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا نہ خبر کروں میں تم کو سب سے بہتر گواہ کی جو گواہی دیتا ہے، اور بیان کرتا ہے، کہ میں گواہ ہوں قبل اس کے پوچھا جاوے اس سے [1] ابوداؤد نے کہا امام مالک نے کہا وہ گواہ مراد ہے، جو اپنی گواہی کو ظاہر کردے، اور یہ نہ معلوم ہوا اس کو کہ یہ گواہی کس کو مفید ہے [2] ہمدانی نے کہا کہ اسے بادشاہ کے پاس لے جائے، ابن سرح نے کہا کہ یا اسے امام کے پاس لے جائے، لفظ اخبر ہمدانی کی روایت میں ہے، اور ابن سرح نے

السَّرْحِ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامِ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ *

عبدالرحمٰن نہیں کہا بلکہ ابن ابی عمرہ کہا ہے۔

تشریح [1] یعنی حقوق اللہ میں جیسے طلاق عتاق وقف میں بدوں پوچھے اداکرے گواہی دیتا ہے کسی شخص کو اس کے حق کا حال معلوم نہ ہو ... شخص نہ ... ہو ... اس کے حق تلف ہونے کا ... اس قسم کی گواہی ثواب ہے اور یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہیں کہ ایک قوم ایسی پیدا ہونی ہو ... گواہی دیں گے بن پوچھے جب ... یونہ اس حدیث میں مراد جھوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہے یعنی قسم کھائیں گے بن قسم لیئے ... بعضوں نے اس حدیث کے معنی یہ کیئے ہیں، کہ بن پوچھے جانے گواہی دیں، اور یہ جو کہا بن پوچھے جانے کے گواہی دیں مبالغہ اور مجاز کے طور پر۔

[2] یعنی وہ گواہ اظہار شہادت سے اظہار حق کا قصد کرتا ہو نہ دنیوی بھلائی کا یا کسی مروت کا علماء نے کہا بعض اوقات حق کی شہادت دینا فرض ہو جاتا ہے، جیسے رمضان کا چاند دیکھا یا فتنہ کا اور معلوم ہے کہ دوسرا گواہ بھی ہمارے ساتھ ہے یا کسی شخص کا حق ڈوبا جاتا ہے، اگر یہ گواہی نہ دے اس واسطے فرمایا، ولا تکتموا الشہادۃ (عا مہ)

٧٤-باب فِيمَنْ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا *

۷۴۔ کوئی شخص مدعی یا مدعی علیہ کی مدد کرے اور یہ جانتا ہو کہ حق پر ہے یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے

٢٠١-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

۲۰۱۔ احمد بن یونس، زہیر، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن راشد سے روایت ہے، کہ ہم بیٹھے عبداللہ بن عمر کے انتظار میں تو وہ نکلے اور بیٹھ کر بولے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے سفارش کی اللہ کی کوئی حدود روکنے کو، تو اس نے ضد کی اللہ سے اور جس نے جھگڑا کیا ناحق جان کر تو ہمیشہ اللہ کے غصے میں رہے گا یہاں تک کہ چھوڑ دے اس جھگڑے کو اور توبہ کرے اور جس نے کسی مومن کے حق میں وہ بات کہی جو اس میں نہ تھی تو وہ جہنمیوں کی میل کچیل اور کیچڑ میں رہے گا، یہاں تک کہ توبہ کرے اس سے

تشریح: جیسے چور کے ہاتھ کٹنے چاہنے کے لیے یا زانی کے رجم یا جلد سے بچنے کے لیے بعد اس کے کہ مقدمہ قاضی تک پہنچ گیا۔

٢٠٢-حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۰۲۔ علی بن حسین، عمر بن یونس، عاصم بن محمد، مثنی بن یزید، مطر، نافع، ابن عمرؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے، مگر اتنا زیادہ ہے، کہ جو شخص مدد کرے گا فساد میں ناحق اور ظلم پر تو وہ پڑ جاوے گا، اللہ جل جلالہ کے غصے میں، اور دنیا میں ذلیل ہو گا، نہیں تو آخرت میں ضرور ہو گا۔

٧٥-بَاب فِي شَهَادَةِ الزُّورِ *

۷۵۔ جھوٹی گواہی دینے کا بیان

٢٠٣-حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَرَأَ (فَاجْتَنِبُوا

۲۰۳۔ یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن عبید، سفیان، ان کے والد، حبیب نعمان، خریم بن فاتک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور تین بار فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے برابر ہے پھر آپ نے پڑھا بچے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچے رہو جھوٹی بات

الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ) *

ہے ایک اللہ کی طرف ہو کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر کے یہ آیت فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور الآیۃ

[illegible]

٧٦-بَاب مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهُ *

۷۶۔ کس کی شہادت مقبول نہیں ہوتی

٢٠٤-حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْغِمْرُ الْحِنَةُ وَالشَّحْنَاءُ وَالْقَانِعُ الْأَجِيرُ التَّابِعُ مِثْلُ الْأَجِيرِ الْخَاصِّ *

۲۰۴۔ حفص بن عمر، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب، ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت اور اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھنے والے کی گواہی کو رد کیا اور اپنے گھر والوں پر قناعت کرنے والے کی گواہی کو گھر والوں کے فائدے کے لیے رد کیا اور اوروں کے لیے جائز رکھا، ابوداؤد نے کہا غمر، حنۃ، شحناء، (ایک معنی میں آتے ہیں)

٢٠٥-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ *

۲۰۵۔ محمد بن خلف، زید بن یحییٰ، سعید بن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ سے ایسے ہی مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خیانت کرنے والا مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور بدکار مرد اور بدکار عورت کی گواہی جائز نہیں اور جو اپنے بھائی سے کینہ رکھے اس کی گواہی بھی جائز نہیں (یعنی دنیا کی وجہ سے عداوت رکھے)

٧٧-بَاب شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ *

۷۷۔ جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہیں ہے

٢٠٦-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ *

۲۰۶۔ احمد بن سعید، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب اور نافع بن یزید، ابن الہاد، محمد بن عمرو، عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے شہر والے پر دیہاتی کی گواہی درست نہیں، (کیونکہ دیہاتی اکثر بے وقوف اجڈ ہوتے ہیں)

٧٨-بَاب الشَّهَادَةِ فِي الرَّضَاعِ *

۷۸۔ دودھ پلانے کی گواہی کا بیان

٢٠٧-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ

۲۰۷۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عقبہ بن حارثؓ نے اور مجھے اپنے دوست کی روایت خوب یاد ہے عقبہ نے کہا میں نے ام یحییٰ بنت اباب سے نکاح کیا ایک بار ہمارے پاس ایک کالی عورت آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (یعنی خاوند اور جورو کو) میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ مجھ سے مخاطب نہ ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا تجھے کیا معلوم

اب وہ تو ایسا حق ہے چھوڑ دے تو اپنی بی بی کو۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی عورت کی گواہی ثبوت رضاعت کے لیے کافی ہے امام احمد کا یہی قول ہے اور
[illegible]

۲۰۸–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ *

۲۰۸۔ احمد بن ابی شعیب، حارث بن عمیر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اسمٰعیل بن علیہ، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عبید بن ابی مریم، عقبہ بن حارث، اور ان سے میں نے (ابن ابی ملیکہ نے) سنا بھی ہے لیکن مجھے عبید کی روایت خوب یاد ہے، پھر اسی طرح نقل کیا جس طرح پہلی روایت ہے۔

۷۹–بَاب شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَفِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ

۷۹۔ کافر ذمی کی شہادت کا بیان سفر میں وصیت کرنے پر

۲۰۹–حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هَذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللَّهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا *

۲۰۹۔ زیاد بن ایوب، ہشیم، زکریا، شعبی سے روایت ہے، کہ ایک مسلمان مرنے لگا دقوقا میں (دقوقا کسی بستی کا نام ہے) اور کوئی مسلمان اس کو نہ ملا جس کو گواہ کرے اپنی وصیت پر تو اس نے گواہ کر دیا دو شخصوں کو اہل کتاب میں سے پھر وہ دونوں شخص کوفے میں آئے، اور ابو موسیٰ اشعری سے بیان کیا اور اس کا ترکہ بھی لے آئے اور وصیت بھی بیان کی ابو موسیٰ نے کہا یہ تو ایسا امر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے وقت میں ایک بار ہوا تھا پھر نہیں ہوا بعد اسکے ابو موسیٰ نے ان دونوں کو حلف دیا عصر کے بعد قسم اللہ کی ہم نے خیانت نہیں کی نہ جھوٹ بولا نہ بات بدلی، نہ چھپایا نہ تغیر کیا اور بے شک اس شخص کی یہی وصیت تھی یہی ترکہ تھا پھر ان کی گواہی پر حکم کر دیا۔

۲۱۰–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) الْآيَةَ *

۲۱۰۔ حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، ابن ابی زائدہ، محمد بن ابوالقاسم، عبدالملک، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک مسلمان شخص بنو سہم میں سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا پھر وہ مر گیا ایسے ملک میں جہاں کوئی مسلمان نہ تھا جب دونوں اس کا ترکہ لے کر آئے تو اس میں چاندی کا گلاس جس پر سونے کے پتر جڑے ہوئے تھے نہ ملا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو حلف دی وہ گلاس مکے میں ملا انہوں نے کہا ہم نے اس کو تمیم اور عدی سے خریدا، بعد اس کے دو شخص اس سہمی کے اولیاء میں کھڑے ہوئے انہوں نے حلف کیا کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے، اور گلاس ہمارے صاحب (یعنی سہمی) کا تھا اس وقت یہ آیت اتری یاایہاالذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر اولاد احدکم الموت اخیر تک۔

تشریح: پھر وہ گلاس میت کی فہرست میں نکلا اور خیانت کا جرم ان پر ثابت ہوا لہذا ان سے پھیر لیا گیا (سورہ مائدہ کے اخیر میں یہ قصہ مذکور ہے)

٨٠-باب إذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز له أن يحكم به *

٢١١-حدثنا محمد بن يحيى بن فارس أن الحكم بن نافع حدثهم أخبرنا شعيب عن الزهري عن عمارة بن خزيمة أن عمه حدثه وهو من أصحاب النبي ﷺ أن النبي ﷺ ابتاع فرسا من أعرابي فاستتبعه النبي ﷺ ليقضيه ثمن فرسه فأسرع رسول الله ﷺ المشي وأبطأ الأعرابي فطفق رجال يعترضون الأعرابي فيساومونه بالفرس ولا يشعرون أن النبي ﷺ ابتاعه فنادى الأعرابي رسول الله ﷺ فقال إن كنت مبتاعا هذا الفرس وإلا بعته فقام النبي ﷺ حين سمع نداء الأعرابي فقال أو ليس قد ابتعته منك فقال الأعرابي لا والله ما بعتكه فقال النبي ﷺ بلى قد ابتعته منك فطفق الأعرابي يقول هلم شهيدا فقال خزيمة بن ثابت أنا أشهد أنك قد بايعته فأقبل النبي ﷺ على خزيمة فقال بم تشهد فقال بتصديقك يا رسول الله فجعل رسول الله ﷺ شهادة خزيمة بشهادة رجلين *

٨٠۔ جب ایک شخص کی گواہی پر حاکم کو یقین ہو جائے کہ سچا ہے تو اس پر فیصلہ کر سکتا ہے

٢١١۔ محمد بن یحییٰ، حکم بن نافع، شعیب، زہری، عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گھوڑا خریدا ایک اعرابی سے پھر آپ اس کو اپنے ساتھ لے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت ادا کریں تو رسول اللہ ﷺ جلدی چلنے لگے اور اس اعرابی نے دیر کی اس میں اور چند لوگوں نے اعرابی کے سامنے آنا شروع کیا اور گھوڑا چکانے لگے ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس گھوڑے کو لے چکے ہیں، تب اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو پکارا اور کہا اگر آپ خریدتے ہیں اس گھوڑے کو تو خرید لیجئے نہیں تو میں بیچ ڈالتا ہوں یہ سن کر آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا میں تجھ سے اس گھوڑے کو خرید نہیں چکا اعرابی نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں نے نہیں بیچا آپ کے ہاتھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تو بیچ چکا ہے میرے ہاتھ اعرابی نے کہنا شروع کیا اچھا گواہ لاؤ، اس وقت خزیمہ بن ثابت نے کہا میں گواہی دیتا ہوں (اس بات کی کہ آپ گھوڑا مول لے چکے ہیں، اور وہ بیچ چکا ہے) رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسی گواہی دیتے ہو انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ میں آپ کو سچا جانتا ہوں تب رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ کی گواہی کو دو گواہیوں کے قائم مقام کیا

تشریح: جمہور علماء کے نزدیک یہ امر مخصوص تھا خزیمہ سے اور کے لیے نہیں ہو سکتا بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے جب زید بن ثابت کلام اللہ جمع کرتے تھے تو ان کے پاس لوگ آیتیں لے کر آتے وہ ہر ایک آیت کے لیے دو گواہ طلب کرتے مگر سورہ برات کا اخیر خزیمہ بن ثابت کے پاس ملا انہوں نے کہا لکھ لو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ کی گواہی کو دو مردوں کے برابر رکھا تھا پھر خزیمہ کے انتقال تک یہی طریقہ رہا۔

٨١-باب القضاء باليمين والشاهد *

٢١٢-حدثنا عثمان بن أبي شيبة والحسن بن علي أن زيد بن الحباب حدثهم حدثنا سيف المكي قال عثمان سيف ابن سليمان عن قيس بن سعد عن عمرو بن دينار عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قضى بيمين وشاهد

٨١۔ ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا!

٢١٢۔ عثمان بن ابی شیبہ اور حسن، زید بن حباب، سیف مکی، قیس بن سعد، عمرو بن دینار، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا۔

تشریح: یعنی مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تھا آپ نے مدعی سے قسم لے لی یہ قسم ایک گواہ کے قائم مقام ہو گئی۔

٢١٣-حدثنا محمد بن يحيى وسلمة بن شبيب قالا حدثنا عبد الرزاق أخبرنا محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار

٢١٣۔ محمد بن یحییٰ اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار اسی طرح روایت کرتے ہیں سلمہ نے اپنی روایت میں یہ کہا

بِسَنَدِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحُقُوقِ

ہے اور عمرو نے یوں بیان کیا کہ یہ فیصلہ حقوق میں تھا (نہ کہ حدود میں)

٢١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَتْ سُهَيْلًا عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ*

۲۱۴۔ احمد بن ابی بکر، دراوردی، ربیعہ، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قسم اور ایک گواہ پر مقدمہ کا فیصلہ کیا ابوداؤد کہتے ہیں کہ ربیع نے مجھ سے اس حدیث کی سند میں یہ زیادتی بیان کی کہ شافعی، عبدالعزیز تو میں نے اسے سہیل سے ذکر کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ربیعہ نے کہا اور وہ میرے نزدیک معتبر ہیں، کہ میں نے یہ حدیث سنائی تھی، لیکن مجھے یاد نہیں عبدالعزیز نے فرمایا سہیل کو ایسا مرض ہو گیا تھا، جس سے ان کی عقل میں کچھ فتور آ گیا اور وہ کچھ احادیث بھول گئے، سہیل، اس کے بعد ربیعہ ان کے والد کے واسطہ سے روایت کرتے تھے۔

شرح: یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہیں ہو سکتا، جب تک دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ نہ ہوں جیسا کلام اللہ میں وارد ہے۔

٢١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ أَبِي مُصْعَبٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ سُلَيْمَانُ فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ قَالَ فَإِنْ كَانَ رَبِيعَةُ أَخْبَرَكَ عَنِّي فَحَدِّثْ بِهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِّي*

۲۱۵۔ محمد بن داؤد، زیاد، سلیمان بن بلال، ربیعہ سے اسی طرح مروی ہے، سلیمان نے کہا، کہ میں نے سہیل سے ملاقات کر کے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگے مجھے معلوم نہیں میں نے کہا کہ ربیعہ نے تو آپ کے واسطہ سے مجھے یہ حدیث بتائی ہے، انہوں نے کہا اگر ایسا ہے تو تم پھر اس حدیث کو ربیعہ اور میرے واسطہ سے ذکر کرتے رہو (کیونکہ ربیعہ ثقہ ہیں ان کا قول معتبر ہوگا)

٢١٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ شُعَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْبِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي الزُّبَيْبَ يَقُولُ بَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بَلْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَنْ بَيِّنَتُكَ قُلْتُ سَمُرَةُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ وَرَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ لَهُ فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَبَى أَنْ يَشْهَدَ لَكَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الْآخَرِ قُلْتُ نَعَمْ فَاسْتَحْلَفَنِي فَحَلَفْتُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ

۲۱۶۔ احمد بن عبدہ، عمار بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا زبیب عنبری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی العنبر کی طرف بھیجا لشکر کے لوگوں نے ان کو گرفتار کیا رکیہ میں (جو ایک موضع ہے نواح طائف میں) اور پکڑ لائے ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تو میں سوار تھا اس وجہ سے آگے آیا اور سلام کیا میں نے آپ کو میں نے کہا السلام علیك یا نبی الله ورحمة الله و بر کاته آپ کا لشکر ہمارے پاس آیا اور ہم کو گرفتار کیا حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان کاٹ ڈالے تھے جب بنو العنبر کے لوگ آئے تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے اس بات کا تم مسلمان ہو چکے تھے گرفتار ہونے سے پہلے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا سمرہ جو ایک شخص تھا بنی العنبر میں سے اور ایک اور شخص جس کا زبیب نے نام لیا پھر اس شخص نے گواہی دی [illegible] تب رسول اللہ ﷺ

ذهبوا فقاسموهم أنصاف الأموال ولا تمسوا ذراريهم لولا أن الله لا يحب ضلالة العمل ما رزيناكم عقالا قال الزبيب فدعتني أمي فقالت هذا الرجل أخذ زربيتي فانصرفت إلى النبي ﷺ يعني فأخبرته فقال لي احبسه فأخذت بتلبيبه وقمت معه مكاننا ثم نظر إلينا نبي الله ﷺ قائمين فقال ما تريد بأسيرك فأرسلته من يدي فقام نبي الله ﷺ فقال للرجل رُدّ على هذا زربيّة أمّه التي أخذت منها فقال يا نبيّ الله إنها خرجت من يدي قال فاختلع نبيُّ الله ﷺ سيف الرّجل فأعطانيه وقال للرّجل اذهب فزده آصُعًا من طعام قال فزادني آصعا من شعير*

نے فرمایا کہ تم نے تو اسلام سے انکار کیا اب تو حلف کرو اپنے ایک گواہ کے ساتھ میں نے بیان کروں کا کچھ آپ نے مجھ کو حلف دیا میں نے قسم کھائی اللہ کی بیشک ہم فلاں فلاں روز مسلمان ہو گئے تھے اور اپنے جانوروں کے کان چیر دیے تھے[1] رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جاؤ تقسیم کر لو ان کا آدھا مال اور ان کی اولاد کو ہاتھ نہ لگاؤ، اگر اللہ تعالیٰ مجاہدین کی سعی بیکار ہونا برا نہ جانتا تو ہم تمہارے مالوں میں ایک رسی بھی نہ لیتے[2] زبیب نے کہا مجھ کو میری ماں نے بلایا اور کہا اس شخص نے میری توشک چھین لی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا پکڑ اس کو میں نے اس کے گلے میں پڑا ڈال کر پکڑ اور میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا اپنی جگہ میں رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کو کھڑا دیکھ کر فرمایا تو اپنے قیدی سے کیا چاہتا ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اس شخص سے اس کی ماں کی توشک دے دے جو تو نے لے لی ہے، وہ بولا اے نبی اللہ کے وہ جاتی رہی میرے پاس سے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلوار مجھ کو دے دی اور اس شخص سے کہا جا اور کئی صاع اناج کے اس کو اور دے (یعنی صلح کرا دی آپ نے توشک کے بدلے میں تلوار اور کئی صاع پر) اس شخص نے مجھ کو چند صاع جو کے دیئے (علاوہ تلوار کے)

تشریح [1] خطابی نے کہا شاید یہ علامت اگلے زمانے میں کہ مسلمانوں کے جانور کے کان پھٹے ہوتے تھے۔
[2] یعنی اگر ان کا کفر ثابت رہتا تو ان کے سب مال مسلمانوں کے ملک ہو جاتے اور ان کی اولاد لونڈی غلام ہو جاتی اور جو اسلام پورے دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتا تو بالکل آزاد ہو رہتے اس وقت ان کے مال میں سے ایک رتی کا لینا بھی درست نہ ہوتا مگر چوں کہ ثبوت درمیانی ہے نہ کامل ہے نہ معدوم اس لیے حکم بھی متوسط دیا گیا کہ نصف مال ان کا تم لے لو اور نصف ان کو دے دو۔

٨٢-باب الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ

٨٢۔ دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں

٢١٧-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا

٢١٧۔ محمد بن منہال، یزید بن زریع، ابن ابی عروبہ، قتادہ، سعید بن ابی بردہ، ان کے والد، ان کے دادا ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے، کہ دو شخصوں نے دعویٰ کیا کہ ایک اونٹ یا اور کوئی جانور کا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان دونوں کے پاس گواہ نہ تھا پھر آپ نے اس جانور کو یا اونٹ کو ان دونوں میں تقسیم کر دیا نصف نصف

تشریح یعنی دونوں میں وہ جانور یا اونٹ مشترک کر دیا سوائے اس کے کیا چارہ تھا۔

۲۱۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

۲۱۸۔ حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، عبدالرحیم بن سلیمان، سعید سے اسی طرح مروی ہے۔

۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ *

۲۱۹۔ محمد بن بشار، حجاج، ہمام، قتادہ سے اسی اسناد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو شخصوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے دو دو گواہ اپنے دعویٰ کے رسول اللہ ﷺ کے پاس گزارے تو رسول اللہ ﷺ نے اس اونٹ کو دونوں میں آدھوں آدھ تقسیم کر دیا۔

۲۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا *

۲۲۰۔ محمد بن منہال، یزید بن زریع، ابن ابی عروبہ، قتادہ، خلاس، ابو رافع، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ دو شخص ایک چیز میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان دونوں میں ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے قرعہ ڈالنے کو کہا قسم پر خواہ اس کو اچھا جانیں یا برا جانیں، یعنی پہلے قرعہ ڈالو جس کا نام نکلے وہ قسم کھا کر اس چیز کو لے لے۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَرِهَ الِاثْنَانِ الْيَمِينَ أَوِ اسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا قَالَ سَلَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ إِذَا أُكْرِهَ الِاثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ

۲۲۱۔ احمد بن حنبل اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دونوں آدمی قسم کھانے کو برا جانیں یا قسم کھانا چاہیں تو قرعہ ڈالیں اس پر یعنی قرعہ ڈالیں قسم کھانے پر جس کے نام پر قسم کھانا نکلے وہ قسم کھا کر اس چیز کو لے لے۔

۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مِنْهَالٍ مِثْلَهُ قَالَ فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ *

۲۲۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن حارث، سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح مروی ہے، کہ دو شخص لڑے ایک جانور کے مقدمہ میں اور ان دونوں میں کسی کے پاس گواہ نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے قسم کھانے پر قرعہ ڈالنے کا حکم دیا۔

۸۳- بَاب الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

۸۳۔ مدعی علیہ قسم کھائے جب مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں

۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

۲۲۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے مجھے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعی علیہ پر قسم کا فیصلہ کر دیا ہے، (جب وہ منکر ہو اور مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں)۔

۸۴- بَاب كَيْفَ الْيَمِينُ *

۸۴۔ قسم کیونکر دینا چاہیے!

۲۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَعْنِي لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو يَحْيَى اسْمُهُ زِيَادٌ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ *

۲۲۴۔ مسدد، ابوالاحوص، عطاء بن سائب، ابو یحییٰ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قسم کھلائی تو آپ نے اس سے یوں فرمایا کہ اللہ کی قسم کھا جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں کہ تیرے پاس مدعی کی کوئی چیز نہیں ہے آپ نے یہ قسم مدعی علیہ کو کھلائی۔

٨٥- باب إذا كان المدعى عليه ذميا أيحلف *

۸۵۔ جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اس کو حلف دی جائے یا نہ دی جائے

٢٢٥- حدثنا محمد بن عيسى حدثنا أبو معاوية حدثنا الأعمش عن شقيق عن الأشعث قال كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي ﷺ فقال لي النبي ﷺ ألك بينة قلت لا قال لليهودي احلف قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله (إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا) إلى آخر الآية *

۲۲۵۔ محمد بن عیسیٰ، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، اشعث سے روایت ہے، کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین تھی سو یہودی نے مجھ سے انکار کیا میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا آپ نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس کوئی گواہ ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا پھر اللہ جل جلالہ نے اتارا (مقرر جو لوگ اللہ کا عہد دے کر اور قسم کھا کر تھوڑا مال خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے) آخیر آیت تک۔

٨٦- باب الرجل يحلف على علمه فيما غاب عنه

۸۶۔ علم پر قسم دینا جب وہ فعل مدعی علیہ کا نہ ہو۔

٢٢٦- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللَّهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِي لِلْيَمِينِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۲۶۔ محمود بن خالد، حارث بن سلیمان، کردوس، اشعث بن قیس سے روایت ہے، کہ ایک شخص کندی اور ایک حضر موتی ایک زمین کے مقدمہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ زمین کو اس کے باپ نے غصب سے لیا ہے، اور وہی زمین اس کے قبضہ میں ہے، آپ نے اس سے فرمایا بھلا تیرا کوئی گواہ بھی ہے اس نے عرض کیا کہ نہیں مگر میں کندی کو قسم دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی اس بات پر کہ یہ اس کو نہیں جانتا کہ یہ میری زمین ہے، اور اس کے باپ نے اس کو غصب سے لیا سو کندی قسم کھانے پر تیار ہو گیا یہاں پر علم کی قسم آئی کیونکہ غصب اس کے باپ کا فعل تھا۔

٢٢٧- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ *

۲۲۷۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، سماک، علقمہ بن وائل، وائل بن حجر حضرمی سے روایت ہے، کہ ایک شخص حضر موتی اور ایک کندی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس نے میرے باپ کی زمین لے لی ہے کندی نے عرض کیا کہ وہ میری زمین ہے، میں اس میں کھیتی کیا کرتا ہوں اس کا اس میں کچھ حق نہیں ہے، حضرمی سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرا کوئی گواہ بھی ہے اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے اس سے فرمایا تجھے اس کی قسم ملے گی (یعنی جب گواہ نہیں ہیں تو یہی ہو سکتا ہے، کہ کندی سے قسم لے لے) حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو بدکار ہے قسم کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یہ پرہیزگار شخص نہیں ہے آپ نے اس سے فرمایا سوا قسم کے تیرا اس پر کچھ حق و دعویٰ نہیں۔

[illegible] نہیں [illegible] تیرے پاس گواہ نہیں ہیں پس یہ ہو سکتا ہے کہ اس سے حلف لے۔

۸۷- باب الذمي كيف يستخلف

۸۷۔ کافر ذمی کو کیونکر قسم دی جائے

۲۲۸- حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري قال نا رجل من مزينة ونحن عند سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ يعني لليهود انشدكم بالله الذي انزل التورة على موسى ما تجدون في التورة على من زنى

۲۲۸۔ محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، مزینہ کا ایک آدمی، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے کہا میں قسم دیتا ہوں میں تم کو اس اللہ کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتاری کیا حکم پاتے ہو تم تورات میں اس شخص کا جو زنا کرے (یہ رسول اللہ ﷺ نے تب فرمایا تھا کہ جب یہودیوں نے انکار کیا کہ رجم کی سزا توریت میں نہیں ہے)

۲۲۹- حدثنا عبد العزيز بن يحيى ابو الاصبغ حدثني محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن اسحق عن الزهري بهذا الحديث وباسناده: قال حدثني رجل من مزينة ممن كان يتبع العلم ويعيه وساق الحديث *

۲۲۹۔ عبدالعزیز بن یحییٰ، ابوالاصبغ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، زہری سے بالکل اسی طرح مروی ہے، کہ مجھ سے مزینہ کے ایک آدمی نے جو متبع علم و محافظ علم تھا بیان کیا آخر حدیث تک۔

۲۳۰- حدثنا محمد ابن المثنى حدثنا عبد الاعلى حدثنا سعيد عن قتادة عن عكرمة ان النبي ﷺ قال له يعني لابن صوريا اذكركم بالله الذي نجاكم من آل فرعون واقطعكم البحر وظلل عليكم الغمام وانزل عليكم المن والسلوى وانزل عليكم التوراة على موسى اتجدون في كتابكم الرجم قال ذكرتني بعظيم ولا يسعني ان اكذبك وساق الحديث *

۲۳۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، عکرمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صوریا (یہودیوں کے عالم سے) کہا میں تم کو یاد دلاتا ہوں اس اللہ کی جس نے نجات دی تم کو فرعون کی قوم سے اور راستہ کر دیا تمہارے لیے سمندر میں (بحر قلزم میں) اور سایہ کیا تمہارے اوپر ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلویٰ کو اور اتارا توریت تمہاری کتاب کو موسیٰ پر کیا تمہاری کتاب میں رجم (یعنی زانی کو پتھر مار کر مار ڈالنے کا) ذکر ہے ابن صوریا نے کہا تم نے بہت بڑا حوالہ دیا اب مجھ سے جھوٹ نہیں بولا جاتا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک (یعنی رجم کا حکم توریت میں نکلا اور زانی یہودی کو رجم کیا گیا)

۸۸- باب الرجل يحلف على حقه *

۸۸۔ آدمی سچی بات میں کوشش کرے تھک کر نہ بیٹھ رہے

۲۳۱- حدثنا عبد الوهاب بن نجدة وموسى بن مروان الرقي قالا حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد ابن معدان عن سيف عن عوف بن مالك انه حدثهم ان النبي ﷺ قضى بين رجلين فقال المقضي عليه لما ادبر حسبي الله ونعم الوكيل فقال النبي ﷺ ان الله يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس فاذا غلبك امر فقل حسبي الله ونعم الوكيل *

۲۳۱۔ عبدالوہاب، اور موسیٰ، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعد، خالد بن معدان، سیف، عوف بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شخص کا فیصلہ کیا تو جو مقدمہ ہار گیا اس نے بعد فیصلے کے پیٹھ پھیر کر کہا مجھ کو اللہ بس ہے اور وہ بہتر کام بنانے والا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اللہ تعالیٰ ملامت کرتا ہے آدمیوں کو بیوقوفی پر مگر تجھ کو ہوشیاری لازم ہے پھر اگر تو کسی وجہ سے ہار جائے تو کہہ اللہ جل جلالہ مجھے بس ہے، اور وہ بہتر کام بنانے والا ہے۔

ف: یہ حدیث اس زمانے کے مسلمانوں کے لیے اچھا سبق ہے آدمی کو ہوشیاری اور بندوبست ہر کام کا پہلے سے ضرور ہے یہ نہیں کہ تھک کر بیٹھا [illegible] جب مصیبت پڑ جائے تو [illegible]

٨٩–باب في الْحبْسِ في الدَّيْن وغيْرِه *

٢٣٢–حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مُحمّد النُّفيْليُّ حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ الْمُبارك عنْ وبْر بْن أبي دُلَيْلة عنْ مُحمّد بْن ميْمُون عنْ عمْرو بْن الشّريد عنْ أبيه عنْ رسُول اللّه ﷺ قال ليُّ الواجد يُحلّ عرْضهُ وعُقُوبتهُ قال ابْنُ الْمُبارك يُحلّ عرْضهُ يُغلّظُ لهُ وعُقُوبتهُ يُحْبسُ لهُ *

۸۹۔ قرض کی وجہ سے کسی کو قید کرنا

۲۳۲۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن مبارک، وبر بن ابی دلیلہ، محمد بن میمون، عمرو بن شرید، شرید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا قرض نہ ادا کرنا اس کی عزت ریزی اور سزا درست کر دیتا ہے، ابن مبارک نے کہا عزت ریزی سے مراد اس سے سخت کلامی اور تنبیہ ہے اور سزا سے قید کرنا مقصود ہے (یعنی جب مقدور ہو اور قرض نہ ادا کرے تو اس کی سزا یہی درست ہے۔)

٢٣٣–حدّثنا مُعاذُ بْنُ اسدنا النّضْرُ بْنُ شُميْل نا هرْماسُ بْنُ حبيب رجُلٌ منْ اهْل الْبادية عنْ ابيه عنْ جدّه قال اتيْتُ النّبيّ ﷺ بغريم لي فقال لي الْزمْهُ ثُمّ قال لي يا اخا بني تميم ما تُريدُ انْ تفْعل باسيرك

۲۳۳۔ معاذ بن اسد، نضر بن شمیل، ہرماس بن حبیب، ایک شخص جنگل کا رہنے والا، اس نے اپنے باپ سے روایت کیا اس نے اپنے دادا سے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اپنے قرضدار کو لایا آپ نے فرمایا اس کے ساتھ ساتھ رہ پھر فرمایا کیا چاہتا ہے تو اپنے قیدی سے (یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے)

٢٣٤–حدّثنا إبْراهيمُ بْنُ مُوسى الرّازيُّ أخْبرنا عبْدُ الرّزّاق عنْ معْمر عنْ بهْز بْن حكيم عنْ أبيه عنْ جدّه أنّ النّبيّ ﷺ حبس رجُلًا في تُهْمة *

۲۳۴۔ ابراہیم بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو تہمت میں قید کیا تھا (یعنی ثبوت کامل نہ تھا صرف گمان پر قید کیا تھا تاکہ آئندہ حقیقت معلوم ہو)

٢٣٥–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ قُدامة ومُؤمّلُ بْنُ هشام قال ابْنُ قُدامة حدّثني إسْمعيلُ عنْ بهْز بْن حكيم عنْ أبيه عنْ جدّه قال ابْنُ قُدامة إنّ أخاهُ أوْ عمّهُ وقال مُؤمّلٌ إنّهُ قام إلى النّبيّ ﷺ وهُو يخْطُبُ فقال جيراني بما أخذُوا فأعْرض عنْهُ مرّتيْن ثُمّ ذكر شيْئًا فقال النّبيُّ ﷺ خلُّوا لهُ عنْ جيرانه لمْ يذْكُرْ مُؤمّلٌ وهُو يخْطُبُ *

۲۳۵۔ محمد بن قدامہ اور مؤمن بن ہشام، اسماعیل، بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ (یا اس کا بھائی یا چچا جیسا ابن قدامہ کی روایت میں ہے) کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے، پس کہا معاویہ نے میرے پڑوسیوں نے کچھ لیا ہے پس اعراض فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے دو مرتبہ پھر ذکر کیا کسی چیز کو پر فرمایا نبی ﷺ نے چھوڑ دو واسطے اس کے پڑوسیوں اسکے سے نہیں ذکر کیا مؤمل نے وھو یخطب (یعنی اس لفظ کو)

٩٠–باب في الْوكالة *

٢٣٦–حدّثنا عُبيْدُ اللّه بْنُ سعْد بْن إبْراهيم حدّثنا عمّي حدّثنا أبي عن ابْن إسْحق عنْ أبي نُعيْم وهْب بْن كيْسان عنْ جابر بْن عبْد اللّه أنّهُ سمعهُ يُحدّثُ قال أردْتُ الْخُرُوج إلى خيْبر فأتيْتُ رسُول اللّه ﷺ فسلّمْتُ عليْه وقُلْتُ لهُ إنّي أردْتُ الْخُرُوج إلى خيْبر فقال إذا أتيْت وكيلي فخُذْ منْهُ خمْسة عشر وسْقًا فإن ابْتغى منْك آية فضعْ يدك على ترْقُوته *

۹۰۔ کسی کو اپنی طرف سے وکیل کرنے کا بیان

۲۳۶۔ عبیداللہ بن سعد، ان کے چچا، ان کے والد، ابن اسحاق، ابو نعیم، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا میں نے ارادہ کیا روانگی کا طرف خیبر کے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ میں خیبر کے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا جب تو ہمارے وکیل سے ملے تو پندرہ وسق کھجور کے اس سے لینا اگر وہ تجھ سے نشانی مانگے تو اپنا ہاتھ اس کے گلے پر رکھ دینا۔

تشریح: شعیب بن شاذ آپ نے اس کو کس سے بیان کرتے ہوں۔

۹۱-باب من القضاء *

۹۱۔ قضاء کے متعلق اور چند باتوں کا بیان

۲۳۷-حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا المثنى بن سعيد حدثنا قتادة عن بشير بن كعب العدوي عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال إذا تدارأتم في طريق فاجعلوه سبعة أذرع *

۲۳۷۔ مسلم بن ابراہیم، مثنی بن سعید، قتادہ، بشیر بن کعب، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم راستہ میں جھگڑا کرو، تو سات ہاتھ راستہ چھوڑ دو (کیونکہ اس قدر کافی ہوتا ہے، راہ چلنے والوں کو اور جانوروں کیلئے)

۲۳۸-حدثنا مسدد وابن أبي خلف قالا حدثنا سفيان عن الزهري عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ إذا استأذن أحدكم أخاه أن يغرز خشبة في جداره فلا يمنعه فنكسوا فقال ما لي أراكم قد أعرضتم لألقينها بين أكتافكم قال أبو داود وهذا حديث ابن أبي خلف وهو أتم

۲۳۸۔ مسدد اور ابن ابی خلف، سفیان، زہری، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا کوئی بھائی تم سے تمہاری دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت چاہے، تو اس کو منع نہ کرو یہ سن کر لوگوں نے سر جھکا لیا، پھر ابوہریرہؓ نے کہا کیا وجہ ہے جو تم اس حدیث کو متوجہ ہو کر نہیں سنتے ہو اور میں تو اس کو خوب مشہور کروں گا یہ تو حاصل ترجمہ تھا لفظی یہ ہے، کہ کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہوں میں تم کو اس حدیث سے منہ پھیرتے ہوئے اور میں تو اس حدیث کو تمہارے کندھوں کے بیچ میں ڈالوں گا یعنی سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کروں گا اور زبردستی اس پر عمل کراؤں گا۔

تشریح: اگر پڑوسی دیوار میں کڑیاں رکھنا چاہے تو اس کو نہ روکو یا میخ وغیرہ گاڑنے سے نہ روکو کہ ہمسایہ کا حق ہے جمہور علماء کے نزدیک یہ امر استحبابا ہے اور احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک وجوبا ان کے نزدیک جب ہمسایہ کسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے۔

۲۳۹-حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يحيى عن محمد بن يحيى بن حبان عن لؤلؤة عن أبي صرمة قال غير قتيبة في هذا الحديث عن أبي صرمة صاحب النبي ﷺ عن النبي ﷺ أنه قال من ضار أضر الله به ومن شاق شاق الله عليه *

۲۳۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یحیی، محمد بن یحیی، لؤلؤہ، ابو صرمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہنچائے گا، (یعنی بے سبب شرعی) تو اللہ اس کو ضرر پہنچائے گا، اور جو کسی سے دشمنی کرے گا، تو اللہ اس سے دشمنی کرے گا۔

۲۴۰-حدثنا سليمان بن داود العتكي حدثنا حماد حدثنا واصل مولى أبي عيينة قال سمعت أبا جعفر محمد بن علي يحدث عن سمرة بن جندب أنه كانت له عضد من نخل في حائط رجل من الأنصار قال ومع الرجل أهله قال فكان سمرة يدخل إلى نخله فيتأذى به ويشق عليه فطلب إليه أن يبيعه فأبى فطلب إليه أن يناقله فأبى فأتى النبي ﷺ فذكر ذلك له فطلب إليه النبي ﷺ أن يبيعه فأبى فطلب إليه أن يناقله فأبى قال فهبه له ولك كذا وكذا أمرا رغبه فيه فأبى فقال أنت مضار فقال رسول الله ﷺ للأنصاري اذهب

۲۴۰۔ سلیمان، حماد، واصل، ابوجعفر، سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے باغ میں ان کے بھی کئی ایک درخت خرما کے تھے اور اس انصاری کے ہمراہ اہل و عیال بھی تھے تو سمرہ جب اپنے درختوں کے لیے جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی (یعنی بسبب اہل و عیال کے) اور ان کا آنا اس پر دشوار ہوتا، اس لیے انصاری نے وہ درخت سمرہ سے خریدنا چاہے، مگر سمرہ نے انکار کیا پھر مبادلہ پر مانگے تو بھی سمرہ نے انکار کیا پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے سمرہ سے کہا بیچ ڈال اس نے نہ مانا پھر کہا بدل لے جب بھی نہ مانا پھر کہا ہبہ کر دے اس کے عوض میں یہ لے لے بہت رغبت دلائی مگر

فاقلعْ نخلَهُ

تمرہ نہ ماتا جب آنحضرت نے انصاری سے فرمایا کہ تو جا کر اس کے درختوں وا چیر ڈال

تشریح: [illegible]

٢٤١ — حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا الليث عن الزهري عن عروة أن عبد الله بن الزبير حدثه أن رجلا خاصم الزبير في شراج الحرة التي يسقون بها فقال الأنصاري سرح الماء يمر فأبى عليه الزبير فقال رسول الله ﷺ للزبير اسق يا زبير ثم أرسل إلى جارك قال فغضب الأنصاري فقال يا رسول الله أن كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله ﷺ ثم قال اسق ثم احبس الماء حتى يرجع إلى الجدر فقال الزبير فوالله إني لأحسب هذه الآية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك الآية *

۲۴۱۔ ابوالولید، لیث، زہری، عروہ، عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ زبیر سے ایک شخص نے نالیوں کے مقدمہ میں جھگڑا کیا جو سنگستان سے آتی تھیں اور ان سے کھیتوں کو پانی پلایا جاتا تھا انصاری نے کہا پانی کو بہنے دو تو زبیر نے اس سے انکار کیا رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ زبیر اپنے کھیت کو سینچ لے پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کی طرف انصاری کو اس پر غصہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ زبیر تو آپ کی پھوپھی کا بیٹا تھا تو اس وقت آپ کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا اور زبیر سے فرمایا کہ اپنے کھیت کو سینچ کر پانی بند کر دے یہاں تک کہ کھیت کے مینڈھ تک پانی بھر جاوے زبیر نے کہا اللہ کی قسم ہے میں سمجھتا ہوں یہ آیت اس باب میں اتری ہے ترجمہ یعنی قسم تیرے رب کی وہ مؤمن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم بناویں اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے دل نہ چراویں اور مان لیں۔

٢٤٢ — حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن الوليد يعني ابن كثير عن أبي مالك بن ثعلبة عن أبيه ثعلبة بن أبي مالك أنه سمع كبراءهم يذكرون أن رجلا من قريش كان له سهم في بني قريظة فخاصم إلى رسول الله ﷺ في مهزور يعني السيل الذي يقتسمون ماءه فقضى بينهم رسول الله ﷺ أن الماء إلى الكعبين لا يحبس الأعلى على الأسفل *

۲۴۲۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، ولید، ابو مالک، ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ اس نے اپنے بزرگوں سے سنا بیان کرتے تھے کہ ایک شخص قریشی شریک تھا بنی قریظہ کا (پانی میں) پھر اس نے فریاد کی رسول اللہ ﷺ سے ایک نالے کے پانی میں جس کا پانی سب تقسیم کر لیتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جب تک پانی ٹخنوں تک نہ ہو جاوے تب تک اوپر والا نیچے کھیت والے پر پانی نہ چھوڑے۔

تشریح: کیونکہ ٹخنے برابر جب پانی جمع ہو جاتا ہے اس وقت کھیت سیراب ہو جاتا ہے جب اتنا ہو جائے تو اب پانی کو نہ روکے بلکہ نیچے کھیت کی طرف چھوڑ دے۔

٢٤٣ — حدثنا أحمد بن عبدة حدثنا المغيرة بن عبد الرحمن حدثني أبي عبد الرحمن بن الحارث عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ قضى في السيل المهزور أن يمسك حتى يبلغ الكعبين ثم يرسل الأعلى على الأسفل *

۲۴۳۔ احمد بن عبدہ، مغیرہ، ان کے والد، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مہزور (ایک میدان ہے) کے نالہ کے باب میں اس طرح کا فیصلہ کیا کہ پانی روکا جائے جب تک کہ ٹخنے برابر پہنچے پھر اوپر والا تلے والے کے لئے پانی چھوڑے

تشریح: یعنی اوپر کے کھیت والا جب ٹخنوں برابر پانی سینچ لیوے تو پھر اپنے سے نیچے والے کھیت کے لیے چھوڑ دے اسی طرح وہ بھی کرے جب ٹخنے کے برابر ہو جائے تو دوسرے کھیت میں چھوڑ دے۔

٢٤٤ — حدثنا محمود بن خالد أن محمد بن عثمان حدثهم حدثنا عبد العزيز بن محمد عن أبي طوالة وعمرو بن يحيى

۲۴۴۔ محمود بن خالد، محمد بن یحییٰ، عثمان، عبدالعزیز بن محمد، ابو طوالہ اور عمرو بن یحییٰ، ان کے والد، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ د

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَفِي حَدِيثِ الْآخَرِ فَوُجِدَتْ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ

شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک درخت کے نیچے آپ نے حکم دیا اس کے ناپنے کا تو وہ سات ہاتھ نکلا پھر آپ نے اسی کا حکم کر دیا دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کی ایک ٹہنی سے ناپنے کو ماتو تایا گیا۔

تشریح: تو درخت کے نیچے کی حد آپ نے سات ہاتھ تک قرار دی یہ کھجور کے درخت میں تھا اور درختوں میں اس کی بڑائی چھوٹائی کے لحاظ سے تلے کا اندازہ کر لینا چاہیے۔

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب الْعلْم *

کتاب العلم شروع

٩٢–باب الْحثّ على طلب الْعلْم *

۹۲۔ علم حاصل کرنے کی فضیلت اور اس طرف رغبت دلانا

٢٤٥–حدّثنا مُسدّدُ بْنُ مُسرْهد حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ داوُد سمعْتُ عاصم بْن رجاء بْن حيْوة يُحدّثُ عنْ داوُد بْن جميل عنْ كثير بْن قيْس قال كُنْتُ جالسًا مع أبي الدّرْداء في مسْجد دمشْق فجاءهُ رجُلٌ فقال يا أبا الدّرْداء إنّي جئْتُك منْ مدينة الرّسُول ﷺ لحديث بلغني أنّك تُحدّثُهُ عنْ رسُول اللّه ﷺ ما جئْتُ لحاجة قال فإنّي سمعْتُ رسُول اللّه ﷺ يقُولُ منْ سلك طريقًا يطْلُبُ فيه علْمًا سلك اللّهُ به طريقًا منْ طُرُق الْجنّة وإنّ الْملائكة لتضعُ أجْنحتها رضًا لطالب الْعلْم وإنّ الْعالم ليسْتغْفرُ لهُ منْ في السّموات ومنْ في الْأرْض والْحيتانُ في جوْف الْماء وإنّ فضْل الْعالم على الْعابد كفضْل الْقمر ليْلة الْبدْر على سائر الْكواكب وإنّ الْعُلماء ورثةُ الْأنْبياء وإنّ الْأنْبياء لمْ يُورّثُوا دينارًا ولا درْهمًا ورّثُوا الْعلْم فمنْ أخذهُ أخذ بحظّ وافر

۲۴۵۔ مسدد، عبداللہ بن داؤد، عاصم بن رجاء، داؤد بن جمیل، کثیر بن قیس سے روایت ہے کہ میں ابی الدرداء کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہا کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کے مدینے آیا ہوں ایک حدیث کے واسطے مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم اس حدیث کو نقل کرتے ہو رسول اللہ ﷺ سے اور میں کسی غرض کے لیے نہیں آیا ہوں ابو الدرداء نے کہا مقرر میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے راہ چلے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کو بہشت کی راہ چلاتا ہے، اور طالب علم کی خوشی کے لیے فرشتے اس کے واسطے اپنے پر بچھاتے ہیں اور بے شک عالم کے لیے بخشش چاہتے ہیں جو آسمان اور زمین میں رہنے والے ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور عابد کے اوپر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی بزرگی تاروں پر ہے اور مقرر پیغمبروں کے وارث عالم ہی ہیں اور پیغمبروں نے کسی کو اپنا وارث درہم و دینار کا نہ کیا، بجز علم کے اپنی میراث میں کچھ نہ چھوڑا تو جس نے علم حاصل کیا اسی نے کامل حصہ لیا۔

تشریح: یعنی وہ حصہ جو پیغمبروں نے حاصل کیا تھا دنیا میں علم سے زیادہ کوئی نعمت نہیں ہے اس نعمت کو روز بروز ترقی ہے کبھی زوال نہیں جس قدر علم کو خرچ کرو اسی قدر بڑھتا جاتا ہے، برخلاف مال کے کہ خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔

٢٤٦– حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْوزير الدّمشْقيُّ حدّثنا الْوليدُ قال لقيتُ شبيب بْن شيْبة فحدّثني به عنْ عُثْمان بْن أبي سوْدة عنْ أبي الدّرْداء يعْني عن النّبيّ ﷺ بمعْناهُ *

۲۴۶۔ محمد بن الوزیر، ولید، شعیب، عثمان، ابو الدرداءؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٢٤٧–حدّثنا أحْمدُ بْنُ يُونُس حدّثنا زائدةُ عن الْأعْمش عنْ أبي صالح عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ ما منْ رجُل يسْلُكُ طريقًا يطْلُبُ فيه علْمًا إلّا سهّل اللّهُ لهُ به طريق الْجنّة ومنْ أبْطأ به عملُهُ لمْ يُسْرعْ به نسبُهُ*

۲۴۷۔ احمد بن یونس، زائدہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرۃ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو علم دین کا سیکھنے کے لیے راہ چلے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے بہشت کی راہ آسان کر دے گا[1] اور جس کے ساتھ اس کے عمل نے دیر لگائی تو اس کے ساتھ اس کا نسب کچھ شتابی نہ کرے گا[2]۔

[1] یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دینداروں کے حق میں علم دین تفسیر و حدیث و فقہ ہے اور جو علم کو تفسیر و حدیث میں کام آئے جیسے صرف و نحو وغیرہ اور جس سے مسلمانوں کو فیض و ہدایت ہو وہ سب علم دین میں داخل ہیں مگر نیت خالص ہونا چاہیے۔

[2] یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آوے گی۔

تحت ... [illegible]

۹۳–باب رواية حديث أهْلِ الْكتاب *

۲۴۸–حدّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمّد بْن ثابت المرْوزيّ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخْبرنا مَعْمرٌ عن الزُّهْريّ أخْبرني ابْنُ أبي نمْلة الأنْصاريُّ عنْ أبيه أنّهُ بيْنما هو جالسٌ عنْد رسُول اللّه ﷺ وعنْدهُ رجُلٌ من الْيهُود مُرّ بجنازةٍ فقال يا مُحمّدُ هلْ تتكلّمُ هذه الْجنازةُ فقال النّبيُّ ﷺ اللّهُ أعْلمُ فقال الْيهُوديُّ إنّها تتكلّمُ فقال رسُولُ اللّه ﷺ ما حدّثكُمْ أهْلُ الْكتاب فلا تُصدّقُوهُمْ ولا تُكذّبُوهُمْ وقُولُوا آمنّا باللّه ورُسُله فإنْ كان باطلًا لمْ تُصدّقُوهُ وإنْ كان حقًّا لمْ تُكذّبُوهُ *

۹۳۔اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کی روایت کرنا کیسا ہے؟

۲۴۸۔احمد بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن ابی نملہ، ان کے والد ابو نملہ سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت ایک یہودی بھی تھا اتنے میں ایک جنازہ گزرا تو یہودی نے کہا یا محمد ﷺ یہ جنازہ بات کرتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تب یہودی نے کہا یہ بات کرتا ہے، (مگر دنیا کے لوگ نہیں سنتے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو باتیں اہل کتاب تم سے کہیں تم ان کو نہ سچ کہو نہ جھوٹ بلکہ یوں کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اس صورت میں اگر سچ ہوں تو بھی تم نے اس کو جھوٹ تھوڑا ہی کہا (غرض ہر طرح سے گناہ سے محفوظ رہے)

کیونکہ دونوں صورتوں میں خوف ہے غلطی کا اگر جھوٹ کہیں اور وہ سچ ہو یا سچ کہیں اور وہ جھوٹ ہو۔

۲۴۹–حدّثنا أحْمدُ بْنُ يُونُس حدّثنا ابْنُ أبي الزّناد عنْ أبيه عنْ خارجة يعْني ابْن زيْد بْن ثابتٍ قال قال زيْدُ بْنُ ثابتٍ أمرني رسُولُ اللّه ﷺ فتعلّمْتُ لهُ كتاب يهُود وقال إنّي واللّه ما آمنُ يهُود على كتابي فتعلّمْتُهُ فلمْ يمُرّ بي إلّا نصْفُ شهْرٍ حتّى حذقْتُهُ فكُنْتُ أكْتُبُ لهُ إذا كتب وأقْرأُ لهُ إذا كُتب إليْه *

۲۴۹۔احمد بن یونس، ابن ابی الزناد، ان کے والد، خارجہ بن زید، زید بن ثابتؓ سے روایت ہے، کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا یہودیوں کی تحریر سیکھنے کا اور فرمایا اللہ کی قسم مجھ کو یہودیوں پر بھروسہ نہیں کہ وہ میری طرف سے درست لکھتے ہوں زید نے کہا آدھ مہینہ نہیں گزرا تھا کہ میں نے ان کی تحریر خوب سیکھ لی پھر جب آپ کچھ لکھوانا چاہتے تو میں لکھ دیتا اور جب کہیں سے آپ کے پاس کوئی تحریر آتی تو میں اس کو پڑھ دیتا۔

۹۴–باب في كتاب الْعلْم *

۲۵۰–حدّثنا مُسدّدٌ وأبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة قالا حدّثنا يحْيى عنْ عُبيْد اللّه بْن الْأخْنس عن الْوليد بْن عبْد اللّه بْن أبي مُغيثٍ عنْ يُوسُف بْن ماهك عنْ عبْد اللّه بْن عمْرٍو قال كُنْتُ أكْتُبُ كُلّ شيْءٍ أسْمعُهُ منْ رسُول اللّه ﷺ أُريدُ حفْظهُ فنهتْني قُريْشٌ وقالُوا أتكْتُبُ كُلّ شيْءٍ تسْمعُهُ ورسُولُ اللّه ﷺ بشرٌ يتكلّمُ في الْغضب والرّضا فأمْسكْتُ عن الْكتاب فذكرْتُ ذلك لرسُول اللّه ﷺ فأوْمأ بأُصْبُعه إلى فيه فقال اكْتُبْ فوالّذي نفْسي بيده ما يخْرُجُ منْهُ إلّا حقٌّ *

۹۴۔علم کی باتوں کو لکھنا کیسا ہے

۲۵۰۔مسدد اور ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ، عبیداللہ بن اخنس، ولید، یوسف بن مالک، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ میں جو حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنتا اس کو لکھ لیتا اپنے یاد کرنے کے لیے، پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں باتیں کرتے ہیں غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے انگلیوں سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، لکھا کر! قسم اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی (خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو)

۲۵۱–حدّثنا نصْرُ بْنُ عليٍّ أخْبرنا أبُو أحْمد حدّثنا كثيرُ بْنُ

۲۵۱۔نصر بن علی، ابواحمد، کثیر بن زید، مطلب بن عبداللہ بن حنطب

زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ *

سے روایت ہے، کہ زید بن ثابت، معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اوران سے ایک حدیث پوچھی پھر معاویہ نے حکم کیا ایک شخص کو اس حدیث کے لکھنے کا زید نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہم کو حدیث لکھنے سے اور معاویہ نے اس کو جو لکھا گیا تھا، (شاید اوائل اسلام میں ہو جب زبانی یاد رکھنا معلوم ہو)

٩٥–بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

٩٥۔ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا سخت گناہ ہے

٢٥٢–حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ مُسَدَّدٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ أَصْحَابُهُ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

٢٥٢۔ عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد، خالد، بیان بن بشیر، وبرہ، عامر، عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے، کہ زبیر سے میں نے پوچھا تم رسول اللہ ﷺ سے حدیث کو کس لیے روایت نہیں کرتے ہو مثل اور صحابہ کے انہوں نے کہا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی مجھ کو رسول اللہ ﷺ سے ایک طرح کا تقرب تھا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی جان بوجھ کر قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے اس کو چاہیے اپنی جائے دوزخ ٹھہرالے (اس وجہ سے میں بہت احتیاط کرتا ہوں)۔

٩٦–بَاب الْكَلَامِ فِي كِتَابِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ *

٩٦۔ اللہ کی کتاب میں بغیر سمجھے بوجھے معنی لگانا کیسا ہے؟

٢٥٣–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُقْرِئُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ أَخِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ *

٢٥٣۔ عبداللہ بن محمد، یعقوب، سہیل، ابو عمران، جندبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ عزوجل کی کتاب، یعنی قرآن مجید میں اپنی عقل سے کچھ کہا تو اگر اس نے ٹھیک بھی کہا تو خطا کیا (بلکہ صحابہ اور تابعین کی اور حدیث کی پیروی ضروری ہے)

٩٧–بَاب تَكْرِيرِ الْحَدِيثِ *

٩٧۔ ایک ایک بات کو کئی مرتبہ کہنا

٢٥٤–حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا أَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

٢٥٤۔ عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابو عقیل، سابق بن ناجیہ، ابو سلام نے رسول اللہ ﷺ کے ایک خادم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے بات کرتے تو ایک ایک بات کو تین تین بار دوہرا کر سامع کو سمجھاتے تاکہ بخوبی سمجھ آجاوے۔ جلدی جلدی باتیں کرنا اچھا نہیں ہے

٩٨–بَاب فِي سَرْدِ الْحَدِيثِ *

٩٨۔ جلدی جلدی باتیں کرنا اچھا نہیں ہے

٢٥٥–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ

٢٥٥۔ محمد بن منصور، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ سے روایت ہے، کہ ابوہریرہؓ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے بازو میں بیٹھے وہ نماز پڑھ رہی

يُسْمِعُنِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هَذَا وَحَدِيثِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُحَدِّثُ الْحَدِيثَ لَوْ شَاءَ الْعَادُّ أَنْ يُحْصِيَهُ أَحْصَاهُ *

تھیں اور یہ کہ رہے تھے سنو اے حجرے والی دوبار نماز پڑھ کر انہوں نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا ان پر اور ان کی بات پر رسول اللہ ﷺ جب کلام کرتے تو اس کو اگر سننے والا گننا چاہتا تو رسول اللہ کے کلام کو گن سکتا یعنی آپ ایسی صاف اور کھلی باتیں کرتے کہ کوئی چاہے تو گن لیوے۔

۲۵۶ -حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُوهُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَ كُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ سَرْدَكُمْ

۲۵۶۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا کیا تم کو تعجب نہیں آتا ابو ہریرہؓ پر وہ آئے اور میرے حجرے کی جانب بیٹھے اور حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے میرے سنانے کو میں نماز پڑھ رہی تھی، جب تک میں نماز پوری کروں، وہ کھڑے ہو کر چل دیئے، اگر میں ان کو پاتی تو یہ کہتی کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح تر تر باتیں نہیں کرتے تھے، (بلکہ نہایت نرمی اور آہستگی سے ہر ہر لفظ کو جدا جدا کر کے باتیں فرماتے تھے تاکہ سب سننے والے سمجھ جاویں)۔

۹۹ -بَاب التَّوَقِّي فِي الْفُتْيَا *

۹۹۔ فتویٰ دینے میں بڑی احتیاط کرنا چاہیے

۲۵۷ -حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْغَلُوطَاتِ *

۲۵۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، اوزاعی، عبداللہ بن سعد، حضرت معاویہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع کیا ہے۔

تشریح: یعنی ایسے مسائل پوچھنے سے جس سے امتحان مقصود ہو نہ علم بیکار لوگوں کو ذلیل کرنے کے لیے۔

۲۵۸ -حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْتَى ح و

۲۵۸۔ حسن بن علی، ابو عبدالرحمٰن، سعید بن ابی ایوب، بکر بن عمرو مسلم بن یسار، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دے گا، تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر رہے گا۔

۲۵۹ -حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نُعَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الطُّنْبُذِيِّ رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ الْمَهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ *

۲۵۹۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یحییٰ، بکر، عمرو، ابو عثمان، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دے گا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہو گا جس نے اس کو فتویٰ دیا سلیمان مہری نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا اور جس نے اپنے بھائی کو جان بوجھ کر اس کے نقصان کا مشورہ دیا، تو مقرر اس نے خیانت کی (یعنی امانت اور خیر خواہی کے خلاف کیا)

۱۰۰ -بَاب كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ *

۱۰۰۔ علم کی بات چھپانا بڑا گناہ ہے

۲۶۰ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۶۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، علی بن حکم، عطاء، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے علم دین کا مسئلہ پوچھا

ﷺ من سئل عن علم فكتمه ألجمه الله بلجام من نار يوم القيامة *

اور جان بوجھ کر اس شخص نے اس کو نہ بتایا تو قیامت کے دن وہ شخص آگ کی لگام دیا جائے گا۔

۱۰۱-باب فضل نشر العلم *

۱۰۱۔ علم پھیلانے اور مشہور کرنے کی فضیلت

۲۶۱-حدثنا زهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة قالا حدثنا جرير عن الأعمش عن عبد الله بن عبد الله عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ تسمعون ويسمع منكم ويسمع ممن سمع منكم *

۲۶۱۔ زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عبداللہ بن عبداللہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنیں گے، پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ہے ان سے اور لوگ سنیں گے (یعنی قرآن اور حدیث کو)

۲۶۲-حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة حدثني عمر بن سليمان من ولد عمر بن الخطاب عن عبد الرحمن بن أبان عن أبيه عن زيد بن ثابت قال سمعت رسول الله ﷺ يقول نضر الله امرأ سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه فرب حامل فقه إلى من هو أفقه منه ورب حامل فقه ليس بفقيه *

۲۶۲۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، عمر، عبدالرحمٰن، ابان، زید بن ثابتؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات کو سن کر یاد رکھا اور اس کو پہنچادیا (یعنی دوسرے لوگوں کو بھی سنادیا) کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سمجھ کی بات اپنے سے زیادہ سمجھ دار کو سناویں گے، اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہیں جو فقیہ نہیں ہیں (یعنی خود سمجھ دار نہیں ہیں ان کو نقل کرنا چاہیے)

تشریح: یعنی جیسے حضرت سے سنا ہو اس کو بجنسہ ویسا ہی سنادے علم والا حضرت کے کلام سے اپنے فہم کے لائق مسئلہ نکال لے گا اور جو کوئی خطا کرے گا تو اصل کلام حضرت کا باقی رہے گا اس سے دوسرا اعلم والا سمجھ لے گا غرضیکہ حضرت کے کلام پاک لفظ بلفظ نگاہ رکھنا چاہیے، اور بجنسہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کی فہم اور سمجھ اس سے بہتر ہے جس سے سنا (علامہ)

۲۶۳-حدثنا سعيد بن منصور حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل يعني ابن سعد عن النبي ﷺ قال والله لأن يهدي الله بهداك رجلا واحدا خير لك من حمر النعم *

۲۶۳۔ سعید بن منصور، عبدالعزیز، ان کے والد، سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر تیری رہنمائی سے اللہ جل جلالہ ایک آدمی کو ہدایت دے تو بہتر ہے تیرے واسطے سرخ اونٹوں سے (جو بہت قیمتی اور عزیز ہوتے ہیں)

۱۰۲-باب الحديث عن بني إسرائيل *

۱۰۲۔ بنی اسرائیل سے روایت کرنے کی اجازت

۲۶۴-حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا علي بن مسهر عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ حدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج

۲۶۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل سے حدیث بیان کیا کرو اس لیے کہ اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔

تشریح: یعنی اگر ان سے سند صحیح کے ساتھ کوئی بات کام کی سن لو یا ان کے دین کا حال دریافت کرنے کے لیے سن لو تو کچھ گناہ نہیں، سب کام نیت سے علاقہ رکھتے ہیں مثلاً حضرت کی نبوت کا ذکر ان کی کتاب سے دریافت نہ کریں گے تو اہل کتاب کو کس طرح راہ پر لاویں گے۔

۲۶۵-حدثنا محمد بن المثنى حدثنا معاذ حدثني أبي عن قتادة عن أبي حسان عن عبد الله بن عمرو قال كان نبي

۲۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ، ان کے والد، قتادہ، ابو حسان، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے بنی اسرائیل کی باتیں اس

اللّٰہ ﷺ یحدثنا عن بني إسرائيل حتى يصبح ما يقوم إلا إلى عظم صلاة *

قدر کرتے تھے کہ فجر ہو جاتی پھر نہیں اٹھتے مگر نماز کے خیال سے (یعنی نماز کے ادا کرنے کے لیے)

۱۰۳-باب في طلب العلم لغير الله تعالى *

۱۰۳۔ جو کوئی غیر اللہ کے لیے علم حاصل کرے اس کی برائی کا بیان

۲٦٦-حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا سريج بن النعمان حدثنا فليح عن أبي طوالة عبد الله بن عبد الرحمن ابن معمر الأنصاري عن سعيد بن يسار عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله عز وجل لا يتعلمه إلا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة يعني ريحها*

۲٦٦۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سریج، فلیح، ابوطوالہ، عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر، سعید بن یسار، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے علم کو (یعنی دین کے) دنیا کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اس کو جنت کی بو بھی نہ آوے گی (یعنی علم دین خالصاً لوجہ اللہ پڑھنا چاہیے دنیا کمانے کی غرض سے نہ حاصل کرے)۔

۱۰٤-باب في القصص *

۱۰۴۔ قصے اور حکائتیں بیان کرنا کیسا ہے؟

۲٦٧-حدثنا محمود بن خالد حدثنا أبو مسهر حدثني عباد بن عباد الخواص عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن عمرو بن عبد الله السيباني عن عوف بن مالك الأشجعي قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يقص إلا أمير أو مأمور أو مختال *

۲٦٧۔ محمود بن خالد، ابو مسہر، عباد بن عباد، یحییٰ بن عمرو، عمرو بن عبداللہ، عوف بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے قصے اور حکائتیں (وعظ میں) وہ کہے گا جو حاکم ہو یا محکوم ہو (یعنی حاکم اس کو حکم کرے اس طرح کے وعظ کہنے کا) یا مکار فریبی ہو (یعنی دنیا کمانے کے لیے لوگوں کو مائل کرنے کے لیے خواہ نخواہ بے سند باتیں) اور موضوع حدیثیں بیچ قصے وعظ میں بیان کرے جیسے اس زمانہ کے واعظوں کی عادت ہے۔

۲٦٨-حدثنا مسدد حدثنا جعفر بن سليمان عن المعلى بن زياد عن العلاء بن بشير المزني عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري قال جلست في عصابة من ضعفاء المهاجرين وإن بعضهم ليستتر ببعض من العري وقارئ يقرأ علينا إذ جاء رسول الله ﷺ فقام علينا فلما قام رسول الله ﷺ سكت القارئ فسلم ثم قال ما كنتم تصنعون قلنا يا رسول الله إنه كان قارئ لنا يقرأ علينا فكنا نستمع إلى كتاب الله قال فقال رسول الله ﷺ الحمد لله الذي جعل من أمتي من أمرت أن أصبر نفسي معهم قال فجلس رسول الله ﷺ وسطنا ليعدل بنفسه فينا ثم قال بيده هكذا فتحلقوا وبرزت وجوههم له قال فما رأيت رسول الله ﷺ عرف منهم أحدا غيري فقال رسول الله ﷺ أبشروا يا معشر صعاليك المهاجرين بالنور التام يوم القيامة

۲٦٨۔ مسدد، جعفر، معلیٰ بن زیاد، علاء، ابوالصدیق، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ میں غریب غربا مہاجرین کی جماعت میں جا بیٹھا اور برہنگی کے سبب سے ان میں بعض سے پردہ کرتا تھا[1] اور ایک قاری ہم میں قرآن پڑھ رہا تھا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ دفعتہً تشریف لائے اور آپ ہمارے روبرو کھڑے ہو گئے جب کہ آپ کھڑے ہو رہے تو قاری قرآن پڑھنے سے چپ ہو رہا پھر آپ نے ہم سے سلام کیا[2] اور پوچھا کہ تم کیا کر رہے تھے ہم نے عرض کیا کہ یہ قاری پڑھ رہا تھا اور ہم اللہ جل جلالہ کی کتاب کو سن رہے تھے پھر آپ نے فرمایا سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا کیا کہ مجھے بھی ان کے ساتھ صبر کرنے کا حکم ہوا[3] راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ہماری جماعت کے بیچوں بیچ اپنی ذات مبارک سے آبیٹھے جماعت کے برابر کرنے کے لیے[4] پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے حلقہ ہو کر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا سو سب حلقہ ہو گئے اور آپ کی طرف

تدخلون الجنة قبل أغنياء الناس بنصف يوم وذاك خمس مائة سنة

سب کے چہرے ظاہر ہوئے اب ابو سعید خدریؓ نے سامنے جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے ان میں کسی کو نہ پہچانا سوا میرے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے فقراء مہاجرین کی جماعت خوش ہو جاؤ قیامت کے دن تم تونگروں سے آدھے دن پہلے نور کامل کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے اور وہ آدھا دن بھی پانچ سو برس کا ہوگا[۵]۔

تشریح [۱] یعنی غربت سے اس قدر ان کو کپڑا میسر نہ تھا جو کما حقہ، ستر پوشی کرتے۔

[۲] یہاں سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے والے پر سلام کرنا نہ چاہیے۔

[۳] اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم

[۴] یعنی ایسے بیچ میں بیٹھے کہ ہر شخص سے فاصلہ برابر تھا اور بعضوں نے کہا کہ سب سے برابر یعنی حضرت میں اور دوسرے میں امتیاز باقی نہ رہے آپ اس طرح سے جماعت میں مل گئے۔

[۵] یہاں سے معلوم ہوا کہ ایسے فقراء کا مرتبہ اغنیاء سے زیادہ ہوگا اور قیامت کے دن طول میں جو خلاف آیات واحادیث میں مذکور ہے سو لوگوں کے اختلاف حال پر محمول ہے یعنی جتنی جس پر سختی ہوگی اس کو قیامت کے دن اتنا ہی لمبا معلوم ہوگا اور جس پر جس قدر تکلیف کم ہوگی اسے اتنا ہی کم معلوم ہوگا۔

۲۶۹-حدثنا محمد بن المثنى حدثني عبد السلام يعني ابن مطهر أبو ظفر حدثنا موسى بن خلف العمي عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ لأن أقعد مع قوم يذكرون الله تعالى من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس أحب إلي من أن أعتق أربعة من ولد إسمعيل ولأن أقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر إلى أن تغرب الشمس أحب إلي من أن أعتق أربعة *

۲۶۹۔ محمد بن مثنی، عبدالسلام، موسیٰ بن خلف، قتادہ، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقرر اگر میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں تو مجھے بہت پیارا ہے (یعنی اس قدر ذکر کرنا) اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کر دینے سے بھی اگر مقرر ہیں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو مجھے بہت پیارا ہے چار غلام آزاد کرنے سے۔

تشریح: اللہ کے ذکر کی فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے چار بردہ آزاد کرنے سے بھی اس کو عزیز فرمایا۔

۲۷۰-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال قال لي رسول الله ﷺ اقرأ علي سورة النساء قال قلت أقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب أن أسمعه من غيري قال فقرأت عليه حتى إذا انتهيت إلى قوله (فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد) الآية فرفعت رأسي فإذا عيناه تهملان *

۲۷۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے روبرو سورہ نساء پڑھنے کو فرمایا میں نے عرض کیا آپ پر تو قرآن ہے اترتا ہے پھر میں کیا پڑھوں آپ نے فرمایا مجھے اور سے سننا بہت پیارا معلوم ہوتا ہے میں نے پھر آپ کے روبرو پڑھا یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امة پھر کیسا ہوگا جب لاویں گے ہم ہر امت سے ایک گواہ آخر آیت تک پھر میں نے اپنا سر جو اٹھایا تو حضرت کی چشم مبارک سے آنسو جاری تھے (اس خیال سے کہ مجھے بھی امت کا گواہ ہونا ہوگا اور معلوم نہیں کہ میری امت کیسے عمل کرے)

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

كِتَاب الْأَشْرِبَةِ *

١٠٥ - بَاب فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

٢٧١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کتاب الاشربہ شروع

۱۰۵۔ خمر (یعنی شراب) کے حرام ہونے کا بیان

۲۷۱۔ احمد بن حنبل، اسماعیل، ابو حیان، شعبی، ابن عمر، حضرت عمرؓ سے روایت ہے، کہ شراب کی حرمت میں جب آیت اتری اس وقت پانچ چیزوں سے شراب بنتی تھی، انگور، اور کھجور، اور شہد اور گیہوں اور جو، سے اور جو عقل کو زائل کرے وہ شراب ہے اور میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کا حال ہم سے اچھی طرح بیان نہ کریں ایک تو دادا کا حصہ دوسرے کلالہ کا حال تیسرے چند مقدمات ربا (یعنی سود کے) جن میں آخر شک رہ گیا اور مجتہدین نے بہت اختلاف کیا

تشریح: اس پچھلی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب انہیں پانچ چیزوں پر موقوف نہیں بلکہ ان کے سوا اور چیزوں سے بھی تیار ہوتی ہے جس کے پینے سے عقل جاتی رہتی ہے۔

٢٧٢ - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ) الْآيَةَ قَالَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى) فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُنَادِي أَلَا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ) قَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا

۲۷۲۔ عباد بن موسیٰ، اسماعیل، اسرائیل، ابو اسحاق، عمرو، حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے، کہ جب شراب کی حرمت اتری تو انہوں نے کہا یا اللہ شراب کے باب میں ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے جب وہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے (ترجمہ) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے شراب اور جوئے کا حال تو کہہ دونوں میں بڑے گناہ ہیں اور لوگوں کو فائدہ بھی ہے ان میں لیکن گناہ ان کا ان کے فائدے سے زیادہ ہے تو حضرت عمرؓ بلائے گئے اور یہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا یا اللہ شراب کے باب میں ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے تب وہ آیت اتری جو سورہ نساء میں ہے (ترجمہ) اے ایمان والو مت نزدیک ہو نماز کے جب تم نشے میں ہو، پھر آنحضرت ﷺ کا منادی پکارتا پھرتا تھا جب نماز کی تکبیر ہوتی دیکھو کوئی نشے کی حالت میں نماز میں شریک نہ ہو پھر حضرت عمر بلائے گئے اور ان کو یہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا یا اللہ شراب کے باب میں ہم کو صاف صاف حکم بیان فرما تب یہ آیت اتری انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام الآیہ اس کے اخیر میں یہ ہے کہ اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں تب حضرت عمر نے کہا ہم باز آئے (شراب اور جوئے سے)

٢٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

۲۷۳۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، عطاء بن سائب، ابو عبدالرحمن، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ ان کو ایک شخص انصاری نے بلا بھیجا اور

طالب عليه السلام أنّ رجلا من الأنصار دعاه وعبد الرّحمن بن عوف فسقاهما قبل أن تحرم الخمر فأمّهم عليٌّ في المغرب فقرأ قل يا أيّها الكافرون فخلط فيها فنزلت لا تقربوا الصّلاة وأنتم سكارى حتّى تعلموا ما تقولون*

عبدالرحمن بن عوف کو اور دونوں کو شراب پلائی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی پھر حضرت علی نے امامت کی ان لوگوں کی مغرب کی نماز میں اور قل یا ایها الکافرون پڑھا معلوم نہیں کیا گڑبڑ کر گئے (بعضوں نے کہا بھول گئے بعضوں نے لا کا لفظ چھوڑ گئے) تب یہ آیت اتری لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری یعنی نزدیک مت جاؤ نماز کے جب تم نشے میں ہو یہاں تک کہ جو منہ سے کہو اس کو سمجھنے لگو۔

٢٧٤–حدّثنا أحمد بن محمّد المروزيّ حدّثنا عليّ بن حسين عن أبيه عن يزيد النّحويّ عن عكرمة عن ابن عبّاس قال يا أيّها الّذين آمنوا لا تقربوا الصّلاة وأنتم سكارى و يسألونك عن الخمر والميسر قل فيهما إثم كبير ومنافع للنّاس نسختهما الّتي في المائدة (إنّما الخمر والميسر والأنصاب الآية *

٢٧٤۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ یہ دو آیتیں یا ایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری اور یسئلونك عن الخمر والميسر لآیہ سے (یعنی شراب اور جوا وغیرہ ناپاک ہیں شیطان کے کاموں سے تو پرہیز کرو ان سے تاکہ تم نجات پاؤ جہنم کے عذاب سے)

٢٧٥–حدّثنا سليمان بن حرب حدّثنا حمّاد بن زيد عن ثابت عن أنس قال كنت ساقي القوم حيث حرّمت الخمر في منزل أبي طلحة وما شرابنا يومئذ إلّا الفضيخ فدخل علينا رجل فقال إنّ الخمر قد حرّمت ونادى منادي رسول اللّه ﷺ فقلنا هذا منادي رسول اللّه ﷺ *

٢٧٥۔ سلیمان بن حرب، حماد، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت میں ساقی تھا لوگوں کا ابوطلحہ کے مکان میں اس وقت ہماری نہ تھی مگر کھجور کی ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا شراب حرام ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکارا ہم لوگوں نے کہا یہ تو رسول اللہ ﷺ کا منادی ہے، (اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شراب انگور سے خاص نہیں ہے)۔

١٠٦–باب العنب يعصر للخمر *

١٠٦۔ کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے

٢٧٦–حدّثنا عثمان بن أبي شيبة حدّثنا وكيع بن الجرّاح عن عبد العزيز بن عمر عن أبي علقمة مولاهم وعبد الرّحمن بن عبد اللّه الغافقيّ أنّهما سمعا ابن عمر يقول قال رسول اللّه ﷺ لعن اللّه الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة إليه *

٢٧٦۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، عبدالعزیز، ابو علقمہ اور عبدالرحمن، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی لعنت ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اس کے بیچنے اور خریدنے والے پر اور اس کو نچوڑنے والے پر اور نچوڑانے والے پر اور اٹھانے والے پر اور جس کے لیے اٹھائی جاوے۔

١٠٧–باب ما جاء في الخمر تخلّل *

١٠٧۔ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے

٢٧٧–حدّثنا زهير بن حرب حدّثنا وكيع عن سفيان عن السّدّيّ عن أبي هبيرة عن أنس بن مالك أنّ أبا طلحة سأل النّبيّ ﷺ عن أيتام ورثوا خمرا قال أهرقها قال أفلا أجعلها خلًّا قال لا *

٢٧٧۔ زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، سدی، ابوہبیرہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یتیموں کے باب میں جنہوں نے میراث میں شراب کو پایا تھا آپ نے فرمایا اس کو بہا دے پھر عرض کیا اس کا سرکہ نہ بنالوں تو آپ نے فرمایا کہ سرکہ بھی مت بنا۔

١٠٨–باب الخمر ممّا هو *

١٠٨۔ شراب کن کن چیزوں سے بنتی ہے

۲۷۸-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا *

۲۷۸۔ حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، ابراہیم، شعبی، نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب انگور سے بنتی ہے اور کھجور سے اور شہد سے اور گیہوں سے اور جو سے۔

تشریح: اکثر انہیں چیزوں سے شراب بنتی ہے اس واسطے ان کا ذکر فرمایا گر یہ کچھ انہیں چیزوں پر منحصر نہیں بلکہ اور چیزوں سے بھی شراب بنتی ہے۔

۲۷۹-حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ *

۲۷۹۔ مالک بن عبدالواحد، معتمر، فضیل، ابو حریز، عامر، نعمان بن بشیرؓ سے روایت، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے، آپ فرماتے تھے شراب انگور کے شیرے سے ہوتی ہے، اور سوکھے انگور اور کھجور سے اور گیہوں سے اور کنگنی سے اور میں تم کو منع کرتا ہوں ہر ایک نشہ کی چیز سے۔

۲۸۰-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي كَثِيرٍ الْغُبَرِيِّ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُفَيْلَةَ السَّحْمِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أُذَيْنَةُ وَالصَّوَابُ غُفَيْلَةُ *

۲۸۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، ابو کثیر، ابو ہریرہؓ سے روایت، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے، خرمے اور انگور سے۔

۱۰۹-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسْكِرِ *

۱۰۹۔ ہر نشہ لانے والی چیز سے ممانعت کا بیان

۲۸۱-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ *

۲۸۱۔ سلیمان بن داؤد اور محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے، اور سب نشے والی چیزیں حرام ہیں اور جو شخص سدا شراب پیتا رہا اور اسی حالت پر مر گیا تو وہ آخرت میں بہشت کی شراب نہ پیوے گا۔

تشریح: اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے اور نشہ لائے وہ شراب ہے اور حرام ہے پھر وہ خواہ انگور سے بنے خواہ منقے یا شہد یا گیہوں یا جوار یا باجرہ سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑھی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ کا خیرہ قلیل اور کثیر اس کا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس اور حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مار کر گاڑھی ہو کر جھاگ لائے اور جو اور چیزوں سے بنے جیسے گیہوں جو جوار انجیر سے اس کا پینا اس قدر درست ہے جس سے نشہ نہ ہو لیکن یہ قول امام اعظم کا ضعیف اور مرجوح ہے از روئے لغت اور از روئے احادیث دونوں کے کیوں کہ اہل لغت کے نزدیک خمر عام ہے شامل ہے ہر اس چیز کو جو عقل سے زائل کرے اور احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے جیسا کہ آگے آوے گا، شاید امام ابو حنیفہ کو وہ حدیثیں نہ پہنچیں ہوں گی۔

۲۸۲-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ

۲۸۲۔ محمد بن رافع، ابراہیم بن عمر، نعمان بن بشیرؓ، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر ایک عقل بگاڑنے والی چیز شراب ہے اور ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہے اور جس نے نشہ دار چیز پی تو

وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ*

گھٹ جاویں گی چالیس دن تک نمازیں اس کی [1] پھر اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ کو قبول فرمائے گا اور اگر وہ اسی طرح چوتھی بار تک پیتا رہا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو طینۃ الخبال [2] پلاوے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ طینۃ الخبال سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا طینۃ الخبال جہنمیوں کی پیپ ہے، پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسی کم سن لڑکے کو جس کو حلال حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلائے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کو جہنمیوں کی پیپ پلائے۔

تشریح [1] جب نماز شرابی کی باوجود ہونے افضل عبادت بدن کے ضائع ہو جاوے تو اس کی اور عبادتوں کا کیا حال ہوگا۔
[2] اس سے معلوم ہوا کہ چوتھی بار جو شراب پیئے اس کا گناہ معاف ہونا دشوار ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ معاف نہ کرے گا۔

٢٨٣ –حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ*

۲۸۳۔ قتیبہ، اسماعیل، داؤد، محمد بن المنکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ نے فرمایا جو بہت سی چیز نشہ لاتی ہے، وہ تھوڑی سی بھی حرام ہے۔

٢٨٤ –حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا كَانَ أَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي أَهْلِ حِمْصٍ يَعْنِي الْجُرْجُسِيَّ*

۲۸۴۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سے پوچھا تبع شہد کی شراب کا حکم آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں، کہ یزید، محمد، زبیدی، زہری سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے، اس میں اتنا زیادہ ہے، کہ تبع شہد کی شراب کو کہتے ہیں، راوی نے کہا، یمن کے لوگ اس شراب کو پیا کرتے تھے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا فرما رہے تھے، کہ لا الہ الا اللہ کیسا معتبر ثقہ شخص تھا، اہل حمص میں اس کی نظیر نہیں تھی یعنی یزید جرجسی کے متعلق فرمایا

تشریح: وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسے دوسری حدیث میں ہے انگور ہو یا کھجور کی یا شہد کی یا گیہوں کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہیں کیونکہ خمر مشتق ہے خامرت سے جس کے معنی چھپانے کے ہیں پس جس میں نشہ ہو عقل چھپ جائے وہ خمر کہی جاوے گی یہ صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور احادیث صحیحہ اس پر دال ہیں کہ خمر انگور سے خاص نہیں بلکہ شہد اور گیہوں اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہیں، اور مدینہ میں جب حرمت خمر کی اتری تو اس زمانے میں انگور کی شراب رائج تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسی واسطے ائمہ ثلاثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے اور اس کا قلیل ہو یا کثیر ہو حرام ہے صرف ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے خمر خاص ہے، انگور سے اور باقی اشیاء کی شراب اس قدر حلال ہے جس سے نشہ نہ ہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے مگر صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل حنفیہ کی حدیث ابن عباسؓ ہے جس کو نسائی نے مرفوعاً روایت کیا خمر قلیل و کثیر حرام ہے اور باقی شرابوں میں سے سکر حرام ہے اول تو یہ حدیث مختلف فیہ ہے اس کے وصل اور انقطاع میں دوسرے الفاظ بھی اس کے محتمل ہیں تو دوسری احادیث صحیحہ متعددہ کے معارض کیوں کر ہو سکتی ہے۔

٢٨٥ –حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۲۸۵۔ ہناد، عبدہ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ، دیلم حمیریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم سرد زمین میں رہتے ہیں (یعنی ہمارا ملک بہت

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ *

ٹھنڈا ہے) اور اس میں محنت اور مشقت کے کام کیا کرتے ہیں اور ہم اپنے حصول طاقت اور دفع سردی کے لیے جو ہمارے شہروں میں پڑتی ہے اس قسم کی گیہوں کی شراب بنایا کرتے ہیں آپ نے فرمایا بھلا نشہ لاتی ہے وہ شراب میں نے عرض کیا ہاں یعنی لاتی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اس سے بچو میں نے عرض کیا لوگ تو بھلا اس کو چھوڑنے والے نہیں آپ نے فرمایا اگر اس کو نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو (کیونکہ وہ کفر کی بات پر اڑتے ہیں ایسوں سے جہاد کرنا چاہیے۔)

٢٨٦ -حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ فَقَالَ ذَلِكَ الْمِزْرُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

٢٨٦۔ وہب بن بقیہ، خالد، عاصم بن کلیب، ابوبردہ، ابو موسیٰؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ سے شہد کی شراب کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا شہد کی شراب تبع ہے، اور میں نے کہا جو اور جوار سے بھی شراب بنتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں جس کو مزر کہتے ہیں تم اپنی قوم کو خبر کر دو کہ ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

تشریح: خواہ قلیل ہو یا کثیر اور تنباکو کو مفتر ہے نہ سکر اس کی حلت اور حرمت میں اختلاف ہے اور راجح کراہت ہے واللہ اعلم۔

٢٨٧ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ*

٢٨٧۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد، یزید، ولید بن عبدہ، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے شراب اور جوئے سے اور کوبہ اور غبیراء سے اور فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہے۔

تشریح: کوبہ باجے کو کہتے ہیں جو دونوں طرف سے منڈھا ہوتا ہے جیسے ڈھولک مردنگ وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا جیسے شراب اور نشے کی چیز بھنگ تاڑی سیندی وغیرہ حرام ہے ویسے ہی ڈھولک کی قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے اور غبیراء جوار کی شراب کو کہتے ہیں۔

٢٨٨ -حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ *

٢٨٨۔ سعید بن منصور، ابو شہاب، حسن بن عمرو، حکم، شہر بن حوشب، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے، ہر ایک نشہ دار چیز سے اور مفتر یعنی سستی لانے والی چیز سے۔

٢٨٩ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى وَهُوَ عَمْرُو ابْنُ سَلْمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

٢٨٩۔ مسدد اور موسیٰ، مہدی، ابو عثمان، قاسم، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سے میں نے سنا ہے، آپ فرماتے تھے، ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور جو چیز فرق بھر کر نشہ لاتی ہے، اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

١١٠ -بَاب فِي الدَّاذِيِّ *

۱۱۰۔ داذی ایک قسم کی شراب ہے اس کی حرمت کا بیان

٢٩٠ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا

٢٩٠۔ احمد بن حنبل، زید، معاویہ، حاتم بن حریث، مالک بن ابی مریم

مُعاوِيةُ بْنُ صالحٍ عنْ حاتمِ بْنِ حُرَيْثٍ عنْ مالكِ بْنِ أبي مرْيم قال دخل علينا عبْدُ الرَّحْمن بْنُ غنْمٍ فتذاكرْنا الطِّلاء فقال حدَّثني أبو مالكٍ الْأشْعريُّ أنَّهُ سمع رسُول اللَّهِ ﷺ يقُولُ ليشْربنَّ ناسٌ منْ أُمَّتي الخمْر يُسمُّونها بغيْرِ اسْمِها *

سے روایت ہے، کہ عبدالرحمن بن غنم ہمارے پاس آئے تو ہم نے ذکر کیا طلاء کا (طلاء انگور کا شیرہ ہے جس کے دو حصے پکا کر خشک کر دیئے جاویں اور ایک حصہ رہ جائے) عبدالرحمن نے کہا کہ ابو مالک اشعریؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے آپ فرماتے تھے مقرر میری امت کے بعض لوگ شراب پئیں گے اس کا نام دوسرا رکھ لیں گے

تشریح یعنی جیسے اس زمانے کے لوگ تاڑی وغیرہ پیتے ہیں اور اس کو شراب نہیں جانتے حالانکہ جو نشہ لانے والی چیز ہے وہ خمر ہے۔

۱۱۱–في الْأوْعِيةِ

۱۱۱۔ شراب کے برتنوں کا بیان

۲۹۱–حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا عبْدُ الْواحِدِ بْنُ زِيادٍ حدَّثنا منْصُورُ بْنُ حيَّان عنْ سعِيدِ بْنِ جُبيْرٍ عنِ ابْنِ عُمر وابْنِ عبَّاسٍ قال نشْهدُ أنَّ رسُول اللَّهِ ﷺ نهى عنِ الدُّبَّاءِ والْحنْتمِ والْمُزفَّتِ والنَّقِيرِ *

۲۹۱۔ مسدد، عبدالواحد، منصور، سعید بن جبیر، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ دونوں سے روایت ہے، کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے استعمال کرنے سے کدو کے تونبے سے اور سبز لاکھی برتن سے اور رال لگے مرتبان سے اور لکڑی کے برتن سے۔

۲۹۲– حدَّثنا مُوسى بْنُ إِسْمعِيل ومُسْلِمُ بْنُ إِبْراهِيم الْمعْنِيَّ قالا حدَّثنا جرِيرٌ عنْ يعْلى يعْنِي ابْن حكِيمٍ عنْ سعِيدِ ابْنِ جُبيْرٍ قال سمِعْتُ عبْد اللَّهِ بْن عُمر يقُولُ حرَّم رسُولُ اللَّهِ ﷺ نبِيذ الْجرِّ فخرجْتُ فزِعًا مِنْ قوْلِهِ حرَّم رسُولُ اللَّهِ ﷺ نبِيذ الْجرِّ فدخلْتُ على ابْنِ عبَّاسٍ فقُلْتُ أما تسْمعُ ما يقُولُ ابْنُ عُمر قال وما ذاك قُلْتُ قال حرَّم رسُولُ اللَّهِ ﷺ نبِيذ الْجرِّ قال صدق حرَّم رسُولُ اللَّهِ ﷺ نبِيذ الْجرِّ قُلْتُ وما الْجرُّ قال كُلُّ شيْءٍ يُصْنعُ مِنْ مدرٍ *

۲۹۲۔ موسیٰ بن اسماعیل اور مسلم بن ابراہیم، جریر، یعلی، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے جو نبیذ جر میں بنایا جائے تو میں ابن عباس کے پاس چلا گیا ان سے کہا تم نے سنا عبداللہ بن عمر کیا کہتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ کہتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ کہتے ہیں بہت سے جر کا نبیذ حرام ہے ابن عباسؓ نے کہ سچ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا جو کی نبیذ کو میں نے کہا جر کیا چیز ہے انہوں نے کہا جو برتن مٹی سے بنایا جائے

۲۹۳–حدَّثنا سُليْمانُ بْنُ حرْبٍ ومُحمَّدُ بْنُ عُبيْدٍ قالا حدَّثنا حمَّادٌ ح و حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا عبَّادُ بْنُ عبَّادٍ عنْ أبي جمْرة قال سمِعْتُ ابْن عبَّاسٍ يقُولُ وقال مُسدَّدٌ عنِ ابْنِ عبَّاسٍ وهذا حدِيثُ سُليْمان قال قدِم وفْدُ عبْدِ الْقيْسِ على رسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالُوا يا رسُول اللَّهِ إِنَّا هذا الْحيَّ مِنْ ربِيعة قدْ حال بيْننا وبيْنك كُفَّارُ مُضر وليْس نخْلُصُ إِليْك إِلَّا في شهْرٍ حرامٍ فمُرْنا بِشيْءٍ نأْخُذُ بِهِ وندْعُو إِليْهِ منْ وراءنا قال آمُرُكُمْ بِأرْبعٍ وأنْهاكُمْ عنْ أرْبعٍ الْإِيمانُ بِاللَّهِ وشهادةُ أنْ لا إِله إِلَّا اللَّهُ وعقد بِيدِهِ واحِدةً وقال مُسدَّدٌ الْإِيمانُ بِاللَّهِ ثُمَّ فسَّرها لهُمْ شهادةُ أنْ لا إِله إِلَّا اللَّهُ وأنَّ مُحمَّدًا رسُولُ اللَّهِ وإِقامُ الصَّلاةِ وإِيتاءُ الزَّكاةِ وأنْ تُؤدُّوا الْخُمُس مِمَّا غنِمْتُمْ وأنْهاكُمْ عنِ الدُّبَّاءِ والْحنْتمِ والْمُزفَّتِ والْمُقيَّرِ وقال ابْنُ عُبيْدٍ النَّقِيرِ مكان

۲۹۳۔ سلیمان اور محمد بن عبید، حماد (دوسری سند) مسدد، عباد، ابو حمزہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عبدالقیس کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک قبیلہ ہیں ربیعہ کے اور ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کفار ہیں تو ہم نہیں پہنچ سکتے آپ تک مگر حرام مہینوں میں (یعنی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب میں) اس لیے حکم فرمایئے ہم کو اس چیز کا ہم خود اس پر عمل کریں اور اپنے ادھر جو لوگ رہتے ہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنے کے لیے کہیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (جن کا حکم کرتا ہوں وہ یہ ہیں، ایمان لانا اللہ پر یعنی گواہی دینا اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سچا سوا اللہ کے اور آپ نے ایک کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور گواہی دینا اس بات کی کہ محمد ﷺ بھیجے ہوئے ہیں اس کے اور قائم

الْمُقَيَّرِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَالنَّقِيرُ وَالْمُقَيَّرُ لَمْ يَذْكُرِ الْمُزَفَّتَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ *

کرنا نماز کو اور دینا زکوۃ کا، اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور منع کرتا ہوں میں تم و چار برتنوں کے استعمال کرنے سے، تونبے کدو کے، اور لاکھی برتن، اور رال لگے ہوئے برتن، اور چوبی برتن۔ ابن عبید نے مقیر کی جگہ نقیر اور مسدد نے مقیر اور نقیر کہا مزفت نہیں کہا، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران ہے۔

تشریح: یہ ممانعت اوائل اسلام میں تھی جب شراب نئی نئی حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال منع ہوا تا کہ شراب کا خیال بھی نہ آئے پھر آپ نے فرمایا کہ برتنوں سے کیا ہوتا ہے اور سب طرح کے برتنوں کا استعمال درست کر دیا گیا۔

٢٩٤–حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهْ

۲۹۴۔ وہب بن بقیہ، نوح بن قیس، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین، ابو ہریرۃ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے لوگوں کو منع کیا چوبی برتن سے جو درخت بنتا ہے، اور قیر لگے ہوئے برتن سے (یعنی روغنی) اور لاکھی اور کدو کے تونبے اور کٹے ہوئے مشک سے (یعنی جس میں نیچے کی طرف بند ھن نہ ہو کیونکہ اس میں نبیذ کا حال معلوم نہیں ہوتا اور تیز ہو جاتا ہے) بلکہ فرمایا پیا کرو اور اس مشک میں اور منہ اس کا باندھ دیا کرو۔

٢٩٥–حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ

۲۹۵۔ مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، عکرمہ اور سعید بن مسیب، ابن عباسؓ سے روایت ہے وفد عبدالقیس کے قصے میں کہ ان لوگوں نے کہا ہم کس طرح برتن میں پئیں اے نبی اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے

تشریح: یہ قید ابتدائے اسلام میں تھی جیسا کہ اوپر گزرا اس زمانے میں شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگونا منع تھا۔

عَلَيْكُمْ بِأَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا *

فرمایا چمڑوں کی مشکوں میں پیا کرو، جن کا منہ باندھا جاتا ہے۔

٢٩٦– حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسَبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَى عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ *

۲۹۶۔ وہب بن بقیہ، خالد، عوف، ابوالقموص، زید بن علی سے روایت ہے، کہ مجھ سے بیان کیا ایک شخص نے جو عبدالقیس کے لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کا پاس آیا تھا عوف خیال کرتے تھے کہ اس کا نام قیس بن نعمان تھا وہ کہتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت پیو چوبی برتن میں رال کے روغنی برتن میں نہ تونبے میں کدو کے نہ لاکھی برتن میں بلکہ پیو چمڑے کی مشک میں جس پر ڈاٹ لگا ہو یعنی سربند ھن اگر نبیذ میں تیزی آجائے تو پانی ڈال کر اس کی تیزی کو توڑ دو اگر جب بھی تیزی نہ جائے تا اس کو بہا دو۔

٢٩٧– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ

۲۹۷۔ محمد بن بشار، ابو احمد، سفیان، علی بذیمہ، قیس بن جنتر، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم کس برتن میں نبیذ پئیں آپ نے فرمایا مت پیو کدو کے تونبے اور نہ رال لگے ہوئے برتن میں اور نہ چوبی برتن میں بلکہ نبیذ بھگویا کرو

وانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ *

مشکوں میں ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر مشکوں میں تیز ہو جائے آپ نے فرمایا پانی ڈال دو، پھر ان لوگوں نے ایسا ہی کہا رسول اللہ ﷺ نے تیسری بار یا چوتھی بار میں فرمایا اس کو بہا دو بعد اس کے فرمایا بے شک اللہ نے حرام کیا مجھ پر یا حرام کیا گیا مجھ پر شراب اور جوا اور ڈھول اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

تشریح: نبیذ اتنے دنوں تک پینا درست ہے کہ تیز ہو جائے اور اس میں جھاگ نہ اٹھنے لگے رسول اللہ ﷺ ایک دن دو دن تک نبیذ کا بھگویا ہوا پیتے پھر اگر تیز ہو جاتا تو اس کو پھینک دیتے۔

۲۹۸—حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ *

۲۹۸۔ مسدد، عبدالواحد، اسماعیل بن سمیع، مالک بن عمیر، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع کیا ہے تونبے کے برتن اور لاکھی برتن اور چوبی برتن سے اور جو کی شراب سے

تشریح: اسی طرح گیہوں اور جوار کی شراب بھی ممنوع ہے قلیل ہو یا کثیر یہی قول ہے ائمہ ثلثہ کا جیسے اوپر گذرا۔ (علامہ)

۲۹۹—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ *

۲۹۹۔ احمد بن یونس، معرف بن واصل، محارب بن دثار، ابن بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تین چیزوں سے تم کو منع کیا تھا اب میں ہی ان کے کرنے کا تم کو حکم دیتا ہوں قبروں کی زیارت کرنے سے میں نے تم کو منع کیا تھا سو تم اب ان کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ قبروں کی زیارت کرنے سے دنیا سے بے رغبتی آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے اور منع کیا تھا میں نے تم کو ہر ایک برتن میں پیو مگر نشہ کی کوئی چیز مت پیو اور منع کیا تھا میں نے تم کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے سو اب اس کو بھی جب تک چاہو کھایا کرو اور سفر میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو

تشریح: ابتدائے اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے اس واسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں گرفتار نہ ہو جاویں۔ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو آپ نے اجازت دی اور بلکہ زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اس سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے یہ فائدہ اس واسطے بتلایا تھا، کہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک میں مبتلا نہ ہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد پڑے اور جب کہ اس کی بھی برائی دلوں میں جم گئی اور بالکل عادت چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی بھی اجازت دی

۳۰۰—حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا إِذَنْ *

۳۰۰۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، سالم، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی تو راوی کہتا ہے کہ انصار نے آپ سے عرض کیا کہ ہم کو تو ان کی بہت ہی ضرورت ہوتی ہے تو آپ نے ان سے فرمایا اچھا تو میں ممانعت نہیں کرتا۔

۳۰۱—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ

۳۰۱۔ محمد بن جعفر، شریک، زیاد بن فیاض، ابو عیاض، عبداللہ بن عمرؓ سے

زيد بن قياض عن أبي عياض عن عبد الله بن عمرو قال ذكر رسول الله ﷺ الأوعية الدباء والحنتم والمزفت والنقير فقال أعرابي إنه لا ظروف لنا فقال اشربوا ما حل*

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کو بیان کیا (جن سے منع کیا) ایک تو [illegible] دوسرے کدو، تیسرے [illegible] روغنی برتن، چوتھے [illegible] برتن درخت کی جڑ کا۔ ایک اعرابی بولا پھر اور کوئی برتن ہمارے پاس نہیں، آپ نے فرمایا پیو جو حلال ہے اس کو پیو (کسی برتن میں ہو)

٣٠٢-حدثنا الحسن يعني ابن علي حدثنا يحيى بن آدم حدثنا شريك بإسناده قال اجتنبوا ما أسكر

۳۰۲۔ حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، شریک سے ایسا ہی مروی ہے، آپ نے فرمایا نشہ لانے والی چیز سے بچو۔

٣٠٣-حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا زهير حدثنا أبو الزبير عن جابر بن عبد الله قال كان ينبذ لرسول الله ﷺ في سقاء فإذا لم يجدوا سقاء نبذ له في تور من حجارة *

۳۰۳۔ عبداللہ بن محمد، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ ڈالا جاتا تھا مشک میں اور جو مشک نہ ملتی تو پتھر کے برتن میں نبیذ ڈالا جاتا۔

١١٢-باب في الخليطين *

۱۱۲۔ ملی ہوئی چیزوں کے کھانے کے بیان میں!

٣٠٤-حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله عن رسول الله ﷺ أنه نهى أن ينتبذ الزبيب والتمر جميعا ونهى أن ينتبذ البسر والرطب جميعا

۳۰۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عطاء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انگور اور کھجور ملا کر اس کو بھگو کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا گدر کھجور اور پکی کھجور ملا کر بھگوئی جاویں

تشریح: کیونکہ احتمال ہے کہ دونوں کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہو جائے، مگر یہ نہی تنزیہی ہے اگر تیزی نہ ہو تو اس کا پینا درست ہے۔

٣٠٥-حدثنا أبو سلمة موسى بن إسمعيل حدثنا أبان حدثني يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه أنه نهى عن خليط الزبيب والتمر وعن خليط البسر والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال انتبذوا كل واحدة على حدة قال و حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن أبي قتادة عن النبي ﷺ بهذا الحديث *

۳۰۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ، ان کے والد، ابو قتادہؓ سے روایت ہے، کہ منع کیا انہوں نے انگور اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور گدر کھجور اور تازی پختہ کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا جدا جدا نبیذ بناؤ (یہ حدیث ابو سلمہ نے بھی بواسطہ ابو قتادہ نبی ﷺ سے بیان کی ہے)۔

٣٠٦-حدثنا سليمان بن حرب وحفص بن عمر النمري قالا حدثنا شعبة عن الحكم عن ابن أبي ليلى عن رجل قال حفص من أصحاب النبي ﷺ عن النبي ﷺ قال نهى عن البلح والتمر والزبيب والتمر*

۳۰۶۔ سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، حکم ابن ابی لیلیٰ، ایک صحابی سے نبی ﷺ نے تازی پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے اور انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے

٣٠٧-حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ثابت بن عمارة حدثتني ريطة عن كبشة بنت أبي مريم قالت سألت أم سلمة ما كان النبي ﷺ ينهى عنه قالت كان ينهانا أن نعجم النوى طبخا أو نخلط الزبيب والتمر *

۳۰۷۔ مسدد، یحییٰ، ثابت، ریطہ، کبشہ بنت ابی مریم سے روایت ہے کہ میں نے ام سلمہ سے پوچھا ان چیزوں کا حال جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ام سلمہ نے کہا آپ منع کرتے تھے کھجور کو اتنا پکانے سے کہ گٹھلی اس کی ضائع ہو جائے (یعنی جانوروں کے کھانے کے [illegible]) اور منع کیا آپ نے انگور اور کھجور [illegible] بھگونے سے۔

٣٠٨–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ زَبِيبٌ فَيُلْقَى فِيهِ تَمْرًا وَتَمْرٌ فَيُلْقَى فِيهِ الزَّبِيبُ *

۳۰۸۔ مسدد، عبداللہ، مسعر، موسیٰ بن عبداللہ، بنو اسد کی ایک عورت، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا انگور کا تو اس میں کھجور پڑتی اور کھجور کا نبیذ ہوتا تو اس میں انگور پڑتے (اس سے جواز ملانے کا ثابت ہوا)

٣٠٩–حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ فَقَالَتْ كُنْتُ آخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ وَقَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فَأُلْقِيهِ فِي إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ أَسْقِيهِ النَّبِيَّ ﷺ *

۳۰۹۔ زیاد بن یحییٰ، ابو بحر، عتاب بن عبدالعزیز، صفیہ بن عطیہ سے روایت ہے کہ، میں عبدالقیس کی عورتوں کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گئی تو حضرت عائشہؓ سے کھجور اور انگور کی نبیذ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم ایک مٹھی کھجور اور ایک مٹھی منقے لیکر ایک برتن میں نبیذ کے لیے ڈال دیتے تھے پھر ان کو ہاتھ سے ملتے پھر اسکو نبی ﷺ کو پلاتے

١١٣–بَاب فِي نَبِيذِ الْبُسْرِ *

۱۱۳۔ گدر کھجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے

٣١٠–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ الْمُزَّاءُ الَّذِي نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا الْمُزَّاءُ قَالَ النَّبِيذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ *

۳۱۰۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، جابر بن زید اور عکرمہؓ سے روایت ہے کہ، وہ دونوں گدر کھجور کے نبیذ کو مکروہ جانتے تھے جب صرف گدر کھجور ہی ہو اور نقل کرتے تھے یہ ابن عباسؓ سے ۔ ابن عباسؓ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہیں یہ مزانہ ہو جس سے ممانعت ہوئی تھی، عبدالقیس کے لوگوں کو، میں نے قتادہ سے کہا کہ مزا کیا چیز ہے انہوں نے کہا نبیذ کو بھگونا لاکھی یا روغنی برتن میں

تشریح: نہایہ میں ہے مراد وہ ہے جس شراب میں ترشی نہ ہو بعضوں نے کہا وہ گدر اور سوکھی کھجور سے ملا کر بنایا جاتا ہے

١١٤–بَاب فِي صِفَةِ النَّبِيذِ *

۱۱۴۔ نبیذ کا بیان کہ کب تک پیا جاوے

٣١١–حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ فَإِلَى مَنْ نَحْنُ قَالَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقُلَلِ فَإِنَّهُ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا

۳۱۱۔ عیسیٰ بن محمد، ضمرہ، شیبانی، عبداللہ، ان کے والد دیلمیؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں ہم کون ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں اور کس کے پاس آئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پاس پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں انگور پیدا ہوتا ہے ہم اس کو کیا کریں آپ ﷺ نے فرمایا سکھا لو ہم نے کہا سوکھے انگور کو کیا کریں آپ ﷺ نے فرمایا صبح کو اس کو بھگو دو اور شام کو اس کو پیو اور شام کو جو بھگوؤ تو صبح کو اس کو پیو اور نہ بھگویا کرو ان کو مشکوں میں چمڑے کی اور مت بھگوؤ گھڑوں میں اور مٹھوروں میں کیونکہ اگر دیر ہو جائے گی نچوڑنے میں تو وہ سرکہ ہو جائے گا

تشریح: اکثر مٹی کے مٹھور میں بھگونے سے جلدی تیزی آجاتی ہے اس واسطے منع فرمایا اور چمڑے میں یہ بات نہیں۔

٣١٢–حدَّثنا مُحمّدُ بنُ الْمُثنّى حدَّثني عبْدُ الْوهّاب بنُ عبْد الْمجيد الثّقفيُّ عن يُونُس بن عُبيدٍ عن الحسن عنْ أُمّه عنْ عائشة رضي اللّه عنها قالتْ كان يُنبذُ لرسُول اللّه ﷺ في سقاءٍ يُوكأُ أعْلاهُ ولهُ عزْلاءُ يُنبذُ غُدْوةً فيشْربُهُ عشاءً ويُنبذُ عشاءً فيشربه غُدوةً *

٣١٢۔ محمد بن مثنی، عبدالوہاب، یونس بن عبید، حسن، ان کی والدہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنایا جاتا تھا اس کا اوپر کا منہ بند کیا جاتا تھا، اس کے عزلاء تھا[1] جو نبیذ صبح کو بنایا جاتا آپ اس کو عشاء کو پی لیتے اور جو نبیذ عشاء کو بنایا جاتا تھا آپ اس کو صبح میں پیتے[2]۔

تشریح: [1] یعنی اس مشک کے نیچے کی طرف بھی منہ تھا اوپر کے منہ بند کر کے نیچے کی طرف سے پیتے

[2] مابین فجر کی نماز اور بلند ہونے آفتاب کے جو وقت ہے اس کو غدوہ اور بعد زوال سے غروب تک کو عشاء بولتے ہیں

٣١٣–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا الْمُعْتمرُ قال سمعْتُ شبيب بن عبْد الْملك يُحدّثُ عنْ مُقاتل بن حيّان قال حدّثتْني عمّتي عمْرةُ عنْ عائشة رضي اللّه عنْها أنّها كانتْ تنْبذُ للنّبيّ ﷺ غُدْوةً فإذا كان من الْعشيّ فتعشّى شرب على عشائه وإنْ فضل شيْءٌ صببْتُهُ أوْ فرغْتُهُ ثُمّ تنْبذُ لهُ باللّيل فإذا أصْبح تغدّى فشرب على غدائه قالتْ يُغسلُ السّقاءُ غُدْوةً وعشيّةً فقال لها أبي مرّتيْن في يوْمٍ قالتْ نعمْ *

٣١٣۔ مسدد، معتمر، شعیب، مقاتل، ان کی پھوپھی عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ﷺ کے لیے وہ نبیذ ڈالتی تھیں غدوہ کو پھر جب عشاء کا وقت ہوتا تو آپ اس کو عشاء کو پی لیتے اور جو زیادہ بچ رہتا تو اس کو بہا دیتے یا تمام کر دیتے پھر جو نبیذ رات کو تیار کیا جاتا وہ جب صبح ہوتی تو آپ اس کو پیتے صبح کا کھانا کھا کر اور ہم مشک کو صبح شام دھویا کرتے مقاتل نے کہا میرے باپ حیان نے اس سے کہا ایک دن میں دوبار دھوتے انہوں نے کہا ہاں دوبار دھوتے

٣١٤–حدّثنا مخْلدُ بْنُ خالدٍ حدّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمش عنْ أبي عُمر يحْيى الْبهْرانيّ عن ابْن عبّاسٍ قال كان يُنْبذُ للنّبيّ ﷺ الزّبيبُ فيشْربُهُ الْيوْم والْغد وبعْد الْغد إلى مساء الثّالثة ثُمّ يأْمُرُ به فيُسْقى الْخدمُ أوْ يُهراقُ قال أبُو داود معْنى يُسْقى الْخدمُ يُبادرُ به الْفساد*

٣١٤۔ مخلد بن خالد، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمر، یحییٰ حرانی، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ کشمش کا بنایا جاتا آپ اس کو دن بھر پیتے اور دوسرے دن بھی پیا کرتے اور تیسرے دن بھی شام تک پھر حکم کرتے تو جو بچتا وہ خدمت گاروں کو پلا دیا جاتا یا بہا دیا جاتا اگر اس میں تیزی ہو جاتی ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یسقی الخدام کا مطلب یہ ہے کہ خراب ہونے سے پہلے۔

١١٥–باب في شراب الْعسل *

١١٥۔ شہد کا شربت پینا

٣١٥–حدّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمّد بْن حنْبلٍ حدّثنا حجّاجُ بْنُ مُحمّدٍ قال قال ابْنُ جُريْجٍ عنْ عطاءٍ أنّهُ سمع عُبيْد بْن عُميْرٍ قال سمعْتُ عائشة رضي اللّه عنْها زوْج النّبيّ ﷺ تُخْبرُ أنّ النّبيّ ﷺ كان يمْكُثُ عنْد زيْنب بنْت جحْشٍ فيشْربُ عنْدها عسلًا فتواصيْتُ أنا وحفْصةُ أيّتُنا ما دخل عليْها النّبيُّ ﷺ فلْتقُلْ إنّي أجدُ منْك ريح مغافير فدخل على إحْداهُنّ فقالتْ لهُ ذلك فقال بلْ شربْتُ عسلًا عنْد زيْنب بنْت جحْشٍ ولنْ أعُود لهُ فنزلتْ ﴿لم تُحرّمُ ما أحلّ اللّهُ لك تبْتغي﴾ إلى ﴿إنْ تتُوبا إلى اللّه﴾ لعائشة وحفْصة رضي اللّه عنْهما ﴿وإذْ أسرّ النّبيُّ إلى بعْض أزْواجه حديثًا﴾ لقوْله

٣١٥۔ احمد بن محمد، حجاج، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش (جو آپ کی بی بی تھیں) کے پاس ٹھہرا کرتے اور شہد پیا کرتے ایک روز میں اور حفصہ نے صلاح کی کہ ہم دونوں میں سے جس کے پاس آپ آویں وہ کہے مجھے آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے (مغافیر ایک قسم کا گوند ہے اس میں بدبو ہوتی ہے) آپ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ بدن میں سے دوسرے کو کسی قسم کی بو معلوم ہو پھر آپ دونوں میں سے کسی کے پاس گئے انہوں نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں تو میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اب سے ہرگز نہ پیوں گا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اس

ﷺ بل شربت عسلا

چیز کو جو حلال کی اللہ نے تیرے واسطے اپنی بیویوں کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور حکم ہوا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو کہ توبہ کرو اللہ سے تمہارے دل ڈگمگا گئے ہیں حق سے نہیں تو اللہ اپنے پیغمبر کو قدرت بہت سامان ہو سکتے ہے۔

۳۱۶–حدثنا الحسن بن علي حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يحب الحلواء والعسل فذكر بعض هذا الخبر وكان النبي ﷺ يشتد عليه أن توجد منه الريح وفي هذا الحديث قالت سودة بل أكلت مغافير قال بل شربت عسلا سقتني حفصة فقلت جرست نحله العرفط نبت من نبت النحل قال أبو داود المغافير مقلة وهي صمغة وجرست رعت والعرفط نبت من نبت النحل *

۳۱۶۔ حسن بن علی، ابواسامہ، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو بہت چاہتے تھے، پھر یہ حدیث تھوڑی سی بیان کی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو بہت ناگوار ہوتا تھا یہ امر کہ آپ میں سے بو معلوم ہو حدیث میں یہ ہے کہ سودہؓ نے کہا آپ نے مغافیر کھایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے شہد پیا ہے حفصہؓ نے مجھ کو پلا دیا میں نے کہا شاید اس کی مکھی نے عرفط کو چاٹا ہوگا عرفط ایک گھاس ہے کانٹے دار اس میں بدبو ہوتی ہے (حضرت عائشہؓ نے کہا شاید شہد میں بو ہونے کی یہی وجہ ہوگی کہ اس کی مکھی نے عرفط کھا کر شہد اگلا)

۱۱۶–باب في النبيذ إذا غلى *

۱۱۶۔ جب نبیذ میں تیزی پیدا ہو جاوے تو اس کا پینا درست نہیں

۳۱۷–حدثنا هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا زيد بن واقد عن خالد بن عبد الله بن حسين عن أبي هريرة قال علمت أن رسول الله ﷺ كان يصوم فتحينت فطره بنبيذ صنعته في دباء ثم أتيته به فإذا هو ينش فقال اضرب بهذا الحائط فإن هذا شراب من لا يؤمن بالله واليوم الآخر *

۳۱۷۔ ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، زید بن واقد، خالد بن عبداللہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے اس واسطے دیکھتا رہا کہ کس دن آپ روزہ نہیں رکھتے اس دن میں آپ کے پاس نبیذ لے گیا جو کدو کے تونبے میں تھا جب میں اس کو لے گیا تو وہ جوش مار رہا تھا آپ نے فرمایا پھینک دے اس کو دیوار پر یہ تو وہ شخص پیے گا جو ایمان نہیں لاتا اللہ اور قیامت پر (جب نبیذ میں تیزی آجاوے تو اس کا پینا درست نہیں)

۱۱۷–باب في الشرب قائما *

۱۱۷۔ کھڑے ہو کر پانی پینا کیسا ہے

۳۱۸–حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام عن قتادة عن أنس أن رسول الله ﷺ نهى أن يشرب الرجل قائما *

۳۱۸۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کھڑے ہو کر پانی پینے سے آدمی کو

۳۱۹–حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن مسعر بن كدام عن عبد الملك بن ميسرة عن النزال بن سبرة أن عليا دعا بماء فشربه وهو قائم ثم قال إن رجالا يكره أحدهم أن يفعل هذا وقد رأيت رسول الله ﷺ يفعل مثل ما رأيتموني أفعله *

۳۱۹۔ مسدد، یحییٰ، مسعر، عبدالملک بن میسرہ، نزال بن سمرہ سے روایت ہے، کہ حضرت علیؓ نے پانی منگوایا اور کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ بعض آدمی اس کو برا جانتے ہیں بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا جیسا تم نے مجھ کو دیکھا

۱۱۸–باب الشراب من في السقاء *

۱۱۸۔ مشکیزہ کے منہ سے پینے کا بیان

٣٢٠-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَلَّالَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ *

۳۲۰۔ موسیٰ بن اسمعیل، حماد، قتادہ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے مشک کے دھانے سے پانی پینے سے اور نجاست خور جانور کی سواری سے اور مجثمہ کے کھانے سے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جلالہ وہ ہے جو گندگی کھاتا ہے

تشریح: مجثمہ اس کو کہتے ہیں کہ تیر وغیرہ سے نشانہ لگا کر مارا جائے اس کو کھانا منع ہے

١١٩-بَاب فِي اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ *

۱۱۹۔ مشک کا منہ موڑ کر اس میں سے پانی پینا

٣٢١-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ *

۳۲۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، زہری، عبیداللہ بن عبیداللہ، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے مشک کے دھانے کو موڑ کر پانی پینے سے (تاکہ کپڑے وغیرہ نہ جھیکیں یا مشک کا منہ بدبودار نہ ہو جائے)

٣٢٢-حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا بِإِدَاوَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا *

۳۲۲۔ نصر بن علی، عبدالاعلی، عبداللہ بن عمر، عیسیٰ بن عبداللہ، عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشکیزہ منگوایا احد کے روز پھر فرمایا موڑ منہ اس کا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے منہ سے پانی پیا (ضرورت کے وقت)

١٢٠-بَاب فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ *

۱۲۰۔ پیالہ میں ٹوٹی ہوئی جگہ یا سوراخ سے پینے کا بیان

٣٢٣-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ *

۳۲۳۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، قرہ، ابن شہاب، عبداللہ، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے پیالے کے سوراخ سے پانی پینے اور پانی میں پھونکنے سے

تشریح: اس لیے کہ پھونکنے میں منہ سے کوئی چیز نکل کر پانی میں نہ پڑے

١٢١-اب فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۲۱۔ سونے یا چاندی کے برتن میں پینا اور کھانا کیسا ہے؟

٣٢٤-حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ *

۳۲۴۔ حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حذیفہؓ مدائن میں تھے (مدائن ایک شہر) انہوں نے پانی مانگا اور زمیندار چاندی کے برتن میں پانی لیکر آیا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں نے اس کو اس واسطے پھینک دیا کہ اس زمیندار کو میں اس سے منع کر چکا ہوں لیکن وہ باز نہیں آیا مقرر رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے استعمال سے ریشمی کپڑے اور دیباج کے کپڑے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے اور آپ نے فرمایا یہ چیزیں آخرت میں ملیں گی

تشریح: دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا درست نہیں ہے مرد اور عورت دونوں کیلئے لیکن پہننا چاندی کا جائز ہے مرد اور عورت دونوں کو اور سونے کا پہننا عورت کو مختلف فیہ ہے بعضوں کے نزدیک درست نہیں اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے (واللہ اعلم)

۱۲۲-باب في الْكَرْعِ *

۳۲۵-حدثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا يُونسُ بْنُ محمّد حدّثني فُليْح عن سعيد بْن الْحارث عن جابر بْن عبْد اللّه قال دخل النّبيُّ ﷺ ورجُلٌ منْ أصْحابه على رجُلٍ من الْأنْصار وهُو يُحوّلُ الْماء في حائطه فقال رسُولُ اللّه ﷺ إنْ كان عنْدك ماءٌ بات هذه اللّيْلة في شنٍّ وإلّا كرعْنا قال بلْ عنْدي ماءٌ باتَ في شنٍّ

۱۲۲۔منہ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہیں

۳۲۵۔عثمان بن ابی شیبہ، یونس، فلیح، سعید بن حارث، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ ایک صحابی کے ساتھ ایک شخص انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور وہ انصاری اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تیرے پاس پرانی مشک میں رات کا باسی پانی ہو تو بہت اچھا ورنہ ہم منہ لگا کر نہر ہی سے پی لیتے ہیں اس نے عرض کیا کہ ہاں میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے مشک میں

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ لگا کر پانی پی لینا دریا یا نہر سے درست ہے جب کوئی برتن پاس نہ ہو مگر ہاتھ میں لے کر پیے تو بہتر ہے

۱۲۳-باب في السّاقي متى يشْربُ *

۳۲۶-حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا شُعْبةُ عنْ أبي الْمُخْتار عنْ عبْد اللّه بْن أبي أوْفى أنّ النّبيّ ﷺ قال ساقي الْقوْم آخرُهُمْ شُرْبًا

۱۲۳۔جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے اخیر میں پیے

۳۲۶۔مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ابوالمختار، عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ساقی کو آخر میں سب کے پینا چاہیے

۳۲۷-حدّثنا الْقعْنبيُّ عبْدُ اللّه بْنُ مسْلمة عنْ مالكٍ عن ابْن شهابٍ عنْ أنس بْن مالكٍ أنّ النّبيّ ﷺ أُتي بلبنٍ قدْ شيب بماءٍ وعنْ يمينه أعْرابيٌّ وعنْ يساره أبُو بكْرٍ فشرب ثُمّ أعْطى الْأعْرابيّ وقال الْأيْمن فالْأيْمن *

۳۲۷۔قعنبی، مالک، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کے لیے دودھ آیا اس میں پانی ملا تھا اور آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیقؓ تھے آپ نے دودھ پی کر دیہاتی کو پیالہ دیا اور فرمایا داہنے والا پھر داہنے والا

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ہر چیز کا شروع کرنا بہتر ہے اگرچہ بائیں طرف کے لوگ عالی درجہ اور زیادہ معزز ہوں

۳۲۸-حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا هشامٌ عنْ أبي عصامٍ عنْ أنس بْن مالكٍ أنّ النّبيّ ﷺ كان إذا شرب تنفّس ثلاثًا وقال هُو أهْنأُ وأمْرأُ وأبْرأُ *

۳۲۸۔مسلم بن ابراہیم، ہشام، ابو عصام، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ تین دم میں پانی پیتے تھے (یعنی ہر بار جب پانی پی کر دم لیتے تو برتن منہ سے جدا کرتے پھر دم لے کر پانی پیتے اور آپ فرماتے کہ یہ دم لینا پیاس کو خوب بجھاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اور درستی لاتا ہے

۱۲۴-باب في النّفْخ في الشّراب والتّنفُّس فيه *

۳۲۹-حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مُحمّدٍ النُّفيْليُّ حدّثنا ابْنُ عُييْنة عنْ عبْد الْكريم عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاسٍ قال نهى رسُولُ اللّه ﷺ أنْ يُتنفّس في الْإناء أوْ يُنْفخ فيه *

۱۲۴۔پانی میں پھونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز منہ سے پانی میں نہ گرے

۳۲۹۔عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، عبدالکریم، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے برتن میں سانس لینے اور چھوڑنے سے اور اس میں پھونکنے سے

تشریح: ایسا نہ ہو کہ پانی دماغ میں چلا جاوے یا پانی میں کوئی چیز منہ سے گرے

۳۳۰-حدّثنا حفْصُ بْنُ عُمر حدّثنا شُعْبةُ عنْ يزيد بْن خُمير عنْ عبْد اللّه بْن بُسْرٍ منْ بني سُليْمٍ قال جاء رسُولُ اللّه

۳۳۰۔حفص بن عمر، شعبہ، یزید، عبداللہ بن بسر سے جو بنو سلیم میں تھے روایت ہے کہ رسول ﷺ میرے باپ کے گھر تشریف لائے

ﷺ إلى أبي فنزل عليه فقدم إليه طعامًا فذكر حيسًا أتاه به ثم أتاه بشراب فشرب فناول من على يمينه وأكل تمرًا فجعل يلقي النوى على ظهر أصبعيه السبابة والوسطى فلما قام قام أبي فأخذ بلجام دابته فقال ادع الله لي فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم *

انہوں نے حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے) پیش کیا آپ نے کھایا پھر شربت لے کر آئے آپ نے پیا اور پھر دائیں طرف والے کو دے دیا پھر آپ نے کھجوریں کھائیں اور ان کی گٹھلیاں بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کی پشت پر رکھتے گئے جب آپ چلنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میرا باپ بھی کھڑا ہو گیا اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے فرمایا اے اللہ برکت دے ان کو اس چیز میں جو روزی دی

۱۲۵–باب ما يقول إذا شرب اللبن *

۳۳۱–حدَّثنا مُسَدَّدٌ حدَّثنا حَمَّادٌ يعني ابنَ زيدٍ ح و حدَّثنا موسى بنُ إسمعيل حدَّثنا حَمَّادٌ يعني ابنَ سلمة عن عليِّ بنِ زيدٍ عن عُمَرَ بنِ حَرْمَلَةَ عن ابنِ عبَّاسٍ قال كُنْتُ في بيتِ مَيْمُونَةَ فدخلَ رسولُ اللهِ ﷺ ومعه خالدُ ابنُ الوليدِ فجاءُوا بضَبَّيْنِ مشويَّيْنِ على ثُمَامَتَيْنِ فتبزَّقَ رسولُ اللهِ ﷺ فقال خالدٌ إخالُكَ تَقْذَرُهُ يا رسولَ اللهِ قال أجَلْ ثُمَّ أُتِيَ رسولُ اللهِ ﷺ بلبنٍ فشربَ فقال رسولُ اللهِ ﷺ إذا أكلَ أحدُكُم طعامًا فليَقُلِ اللَّهُمَّ بارِكْ لنا فيه وأَطْعِمْنا خيرًا منه وإذا سُقِيَ لبنًا فليَقُلِ اللَّهُمَّ بارِكْ لنا فيه وزِدْنا منه فإنَّه ليس شيءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعامِ والشَّرابِ إلَّا اللَّبَنُ قال أبو داود هذا لفظُ مُسَدَّدٍ*

۱۲۵۔ دودھ پی کر کیا کہنا چاہیے اور کھانا کھا کر کیا کہنا چاہیے

۳۳۱۔ مسدد، حماد (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، حماد، علی بن زید عمر بن حرملہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں میمونہ کے گھر میں تھا اور رسول اللہ ﷺ خالد بن ولید کے ساتھ وہاں تشریف لائے آپ کے سامنے دو گوہ بھنی ہوئی دو لکڑیوں پر رکھی ہوئی لائی گئیں آپ نے ان کو دیکھ کر تھوک دیا خالد نے کہا شاید آپ کو اس سے نفرت ہے رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا ہاں (اس لیے کہ یہ گوہ میرے ملک میں نہیں ہوتی نہ وہاں میں نے اس کو کھایا ہے) پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو پی کر فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو چاہیے کہ کہے اے اللہ اس کھانے میں برکت دے اور اس کھانے سے بہتر کھانا تو ہم کو کھلا اور جب دودھ پیے تو کہنا چاہیے اے اللہ اس میں ہم کو برکت دے اور اس سے بھی زیادہ دے اس لیے کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرے سوا دودھ کے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ لفظ مسدد کے ہیں۔

تشریح: تو دودھ سب سے بہتر ہے اس واسطے اسی کو زیادہ مانگنا چاہیے

۱۲۶–باب في إيكاء الآنية *

۳۳۲–حدَّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدَّثنا يحيى عن ابنِ جُرَيْجٍ أخبرني عطاءٌ عن جابرٍ عن النبيِّ ﷺ قال أَغْلِقْ بابَكَ واذْكُرِ اسمَ اللهِ فإنَّ الشيطانَ لا يفتحُ بابًا مُغْلَقًا وأَطْفِ مِصْباحَكَ واذْكُرِ اسمَ اللهِ وخَمِّرْ إناءَكَ ولو بعودٍ تَعْرِضُهُ عليه واذْكُرِ اسمَ اللهِ وأَوْكِ سِقاءَكَ واذْكُرِ اسمَ اللهِ*

۱۲۶۔ رات کو سوتے وقت برتنوں کو بند کر دینا

۳۳۲۔ احمد بن حنبل، یحییٰ، ابن جریج، عطاء، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کر دے اس لیے کہ بند دروازے کو شیطان کھول نہیں سکتا (یعنی جو بسم اللہ کے ساتھ بند ہو) اور اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو بجھا دے اور اپنے برتن کو بھی چھپا دے، اگرچہ ایک لکڑی سے ہو اللہ کا نام لے کر یا عرضاً لکڑی رکھ دے اور اپنی مشکیزہ میں ڈاٹ لگا دے اللہ کا نام لے کر۔

۳۳۳–حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ مَسْلَمَةَ القَعْنَبِيُّ عن مالكٍ عن أبي

۳۳۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ أَوْ بُيُوتَهُمْ *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا یہ حدیث پوری نہیں ہے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا ہے اور نہ بند مشک کو کھولتا ہے اور نہ ڈھکے ہوئے برتن کو کھولتا ہے (چراغ بجھا دینا چاہیے کیونکہ) چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (بتی کو منہ سے پکڑ کر لے جاتی ہے اس سے آگ لگ جاتی ہے)۔

٣٣٤–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ قَالَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً *

۳۳۴۔ مسدد اور فضیل، حماد، کثیر بن شنظیر، عطاء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عشاء کے وقت اپنے پاس بٹھاؤ یا شام کے وقت (باہر پھرنے نہ دو) کیونکہ جن اس وقت پھیلتے ہیں اور راہ چلتے ہیں۔

٣٣٥–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ

۳۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا آپ نبیذ نہیں پیتے آپ نے فرمایا ہاں پیتے ہیں راوی کہتا ہے وہ شخص نکلا دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالے میں نبیذ لے آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پیالے کو تو نے کیوں نہیں ڈھانکا اگر تو اس کی چوڑائی پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتا تو کافی تھا (یعنی بہر حال ڈھانپنا ضرور اور مناسب ہے) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اصمعی نے کہا اس لکڑی کو عرضاً اس پر رکھ دینا۔

تشریح: سقیا ایک کوئیں کا نام ہے وہاں کا پانی شیریں ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ شیریں اور عمدہ پانی دور سے منگانا درست ہے۔

٣٣٦–حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ *

۳۳۶۔ سعید بن منصور اور عبداللہ بن محمد اور قتیبہ، عبدالعزیز، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا سقیا کے گھروں میں سے قتیبہ نے کہا سقیا ایک چشمہ ہے مدینے سے دو دن کی راہ پر

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

كتاب الأطعمة *

کھانے کا بیان شروع

۱۲۷-باب ما جاء في إجابة الدعوة

۱۲۷۔ دعوت قبول کرنا ضروری ہے

۳۳۷-حدّثنا القعنبيّ عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ قال إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها

۳۳۷۔ قعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بلایا جاوے ولیمے کی دعوت میں تو حاضر ہو

تشریح: ولیمے کی دعوت قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہر یہ کے نزدیک واجب ہے۔

۳۳۸-حدّثنا مخلد بن خالد حدّثنا أبو أسامة عن عُبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ بمعناه زاد فإن كان مفطرًا فليطعم وإن كان صائمًا فليدع *

۳۳۸۔ مخلد بن خالد، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی جو گزرا اتنا زیادہ ہے اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھاوے، اگر روزدار ہو تو صرف دعاء کرے

۳۳۹-حدّثنا الحسن بن عليّ حدّثنا عبد الرّزّاق أخبرنا معمر عن أيّوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ إذا دعا أحدكم أخاه فليجب عرسًا كان أو نحوه

۳۳۹۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی بھائی تمہارا تمہیں دعوت دے کر بلاوے تو چاہئے اس کی دعوت قبول کر لیوے خواہ ولیمہ ہو یا مثل ولیمہ کے اور کچھ تقریب ہو (بشرطیکہ کوئی کام خلاف شرع نہ ہو)

۳۴۰-حدّثنا ابن المصفّى حدّثنا بقيّة حدّثنا الزُّبيديّ عن نافع بإسناد أيّوب ومعناه *

۳۴۰۔ ابن مصفی، بقیہ، زبیدی، نافع، اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۳۴۱-حدّثنا محمّد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي الزُّبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ من دعي فليجب فإن شاء طعم وإن شاء ترك *

۳۴۱۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی دعوت میں بلایا جائے تو چاہئے کہ دعوت قبول کرے پھر اگر چاہے تو کھانے کھاوے اور چاہے تو نہ کھاوے (اگر روزہ دار ہو مگر جائے ضرور رد نہ کرے)

۳۴۲-حدّثنا مسدّد حدّثنا دُرُست بن زياد عن أبان بن طارق عن نافع قال قال عبد الله بن عمر قال رسول الله ﷺ من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله ومن دخل على غير دعوة دخل سارقًا وخرج مغيرًا قال أبو داود أبان بن طارق مجهول *

۳۴۲۔ مسدد، درست، ابان، طارق، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی دعوت ہو اور وہ اس دعوت کو نہ قبول کرے تو مقرر اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی بے دعوت کے چلا گیا تو گویا وہ چور بن کر گھر میں گیا اور لوٹ مار کر نکلا۔

۳۴۳-حدّثنا القعنبيّ عن مالك عن ابن شهاب عن الأعرج عن أبي هريرة أنّه كان يقول شرّ الطّعام طعام الوليمة يُدعى لها الأغنياء ويُترك المساكين ومن لم يأت الدّعوة فقد عصى الله ورسوله *

۳۴۳۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ (اس) ولیمے کا کھانا سب کھانوں سے برا ہے جس میں امیر بلائے اور فقیر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور جو شخص دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی۔

۱۲۸-في استحباب الوليمة للنكاح

۱۲۸۔ جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے

تشریح: یعنی جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف امیر ہی اس میں بلائے جائیں اور محتاج نہ آنے پاویں وہ برا ہے نہ یہ کہ مطلقاً ولیمہ برا ہے، بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

٣٤٤–حدثنا مسدد وقتيبة بن سعيد قالا حدثنا حماد عن ثابت قال ذكر تزويج زينب بنت جحش عند أنس بن مالك فقال ما رأيت رسول الله ﷺ أولم على أحد من نسائه ما أولم عليها أولم بشاة *

۳۴۴۔ مسدد اور قتیبہ بن سعید، حماد، ثابت سے روایت ہے کہ زینب بنت جحش ام المومنین کے نکاح کا ذکر آیا انس بن مالکؓ کے پاس انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا آپ نے ولیمہ کیا ہو ایسا کسی اور بیوی کے نکاح میں جیسا زینب کے نکاح میں کیا آپ نے بکری کا ولیمہ کیا۔

٣٤٥–حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ *

۳۴۵۔ حامد بن یحییٰ، سفیان، وائل بن داؤد، ان کے بیٹے بکر بن وائل، زہری، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہؓ کے نکاح میں فرمایا ولیمہ کیا ستو اور خرمے سے (اس سے معلوم ہوا کہ گوشت ہونا ضروری نہیں)

١٢٩ باب الْإِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ *

۱۲۹۔ جب آدمی سفر سے آوے تو لوگوں کو کھانا کھلانا بہتر ہے

٣٤٦–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً *

۳۴۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، محارب بن دثار، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا بیل ذبح کیا۔

١٣٠–بَاب مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ *

۱۳۰۔ مہمان کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہئے

٣٤٧–حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ *

۳۴۷۔ قعنبی، مالک، سعید مقبری، ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے تو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی ایک دن اور ایک رات اچھی طرح سے تعظیم کرے اور جائزہ مہمان کا ایک دن اور ایک رات ہے اور تین دن تک تو مہمان داری ہے اور اس کے پھر صدقہ اور میزبان کو مشقت میں ڈالنے کے لیے اس کے پاس ٹھہرنا مہمان کو حلال نہیں۔

تشریح: نہایہ میں اس حدیث کا معنی یوں لکھا ہے کہ تین روز مہمانی کرے تو پہلے روز تکلف کرے اور جو کچھ ہو سکے بھلائی اور احسان سے پیش آئے اور دوسرے تین دن جو کچھ موجود ہوے بے تکلف حاضر کرے اور بعد اس کے کچھ اس قدر دے دے کہ جس سے مہمان ایک روز و شب طے کر سکے اور مراد جائزہ سے کچھ دے دینا ہے مگر یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب مہمانی کا وجوب منسوخ ہو گیا مسنون رہ گیا۔

٣٤٨–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ وَيَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

۳۴۸۔ موسیٰ بن اسماعیل اور محمد بن محبوب، حماد، عاصم، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت کی حد تین دن تک ہے پھر اس کے بعد خیرات ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ حارث بن مسکین کی مجلس میں جب میں وہاں موجود تھا تو اس طرح پڑھا گیا کہ اشہب نے کہا امام مالک سے حدیث "جائزته يوم و ليلة" کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا اس سے مراد یہ ہے

ضيافة

کہ ایک دن تک اس کی عزت کرے اسے تحفہ دے اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرے اور تین دن تک ضیافت کرے۔

١٣١ - باب في كم تستحب الوليمة

۳۴۹ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عفان بن مسلم حدثنا همام حدثنا قتادة عن الحسن عن عبد الله بن عثمان الثقفي عن رجل أعور من ثقيف كان يقال له معروفا أي يثني عليه خيرا إن لم يكن اسمه زهير بن عثمان فلا أدري ما اسمه أن النبي ﷺ قال الوليمة أول يوم حق والثاني معروف واليوم الثالث سمعة ورياء قال قتادة وحدثني رجل أن سعيد بن المسيب دعي أول يوم فأجاب ودعي اليوم الثاني فأجاب ودعي اليوم الثالث فلم يجب وقال أهل سمعة ورياء*

۱۳۱۔ کتنے دنوں تک ولیمے کی دعوت کرنا چاہیے

۳۴۹۔ محمد بن مثنی، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ، حسن، عبداللہ بن عثمان نے کہا کہ ایک کانے شخص سے میں نے سنا جو ثقیف کے قبیلے میں تھا اس کو لوگ معروف کہا کرتے تھے بوجہ اس کی بھلائی کے ہونے کے اس کا نام زہیر بن عثمان تھا اگر یہ نام نہ ہو تو مجھ کو معلوم نہیں کیا نام تھا وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولیمہ کا اول دن کھانا ضروری ہے اور دوسرے دن کا بہتر (اس میں بھی بلایا جائے، اور دعوت قبول کی جائے) اور تیسرے دن (دعوت نہ قبول کرے) ریاء اور سمعہ ہے (یعنی دکھلانے کے لیے) قتادہ نے کہا مجھے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ سعید بن مسیّب کو پہلے دن دعوت دی گئی تو آپ نے منظور فرمائی دوسرے دن بھی منظور فرمائی اور تیسرے دن منظور نہ فرمائی اور فرمایا کہ نام و نمود والے ہیں۔

۳۵۰ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام عن قتادة عن سعيد بن المسيب بهذه القصة قال فدعي اليوم الثالث فلم يجب وحصب الرسول*

۳۵۰۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، سعید بن مسیّب سے یہی قصہ منقول ہے، اسمیں یہ ہے کہ سعید بن مسیّب پہلے دن بلائے گئے ولیمہ کی دعوت میں تو گئے دوسرے دن بلائے گئے تو گئے تیسرے دن بلائے گئے تو نہ گئے اور قاصد کو پتھر مارا

١٣٢ - من الضيافة أيضا!

۳۵۱ - حدثنا مسدد وخلف بن هشام قالا حدثنا أبو عوانة عن منصور عن عامر عن أبي كريمة قال قال رسول الله ﷺ ليلة الضيف حق على كل مسلم فمن أصبح بفنائه فهو عليه دين إن شاء اقتضى وإن شاء ترك*

۱۳۲۔ ضیافت کا ہی بیان ہے

۳۵۱۔ مسدد اور خلف بن ہشام، ابو عوانہ، منصور، عامر ابو کریمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک رات مہمان کا حق ہر مسلمان پر ہے جو کسی مسلمان کے مکان میں اترے تو ایک دن کی مہمانی گویا اس کا قرض ہے، چاہے وصول کرے چاہے نہ وصول کرے چھوڑ دے۔

۳۵۲ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة حدثني أبو الجودي عن سعيد بن أبي المهاجر عن المقدام أبي كريمة قال قال رسول الله ﷺ أيما رجل أضاف قوما فأصبح الضيف محروما فإن نصره حق على كل مسلم حتى يأخذ بقرى ليلة من زرعه وماله*

۳۵۲۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابوالجودی، سعید بن ابوالمہاجر، مقدام، ابو کریمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان ہو کر جاوے اور وہ فجر تک ویسا ہی بے نصیب رہا (یعنی رات کو کسی نے اس کی مہمان داری نہ کی) تو اس کی مدد کرنا سب مسلمانوں پر لازم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مہمان اپنی مہمانی اس قوم کی زراعت اور مال میں سے لے سکتا ہے۔

تشریح: یعنی اس قدر جس میں اس کی آسودگی ہو، یہ دونوں حدیثیں ابتدائے اسلام کی ہیں جب مہمانی واجب تھی مگر اب بھی مہمانی کرنا سنت موکدہ اور ضروری ہے۔

٣٥٣- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أنه قال قلنا يا رسول الله إنك تبعثنا فننزل بقوم فما يقروننا فما ترى فقال لنا رسول الله ﷺ إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فإن لم يفعلوا فخذوا منهم حق الضيف الذي ينبغي لهم*

٣٥٣- قتیبہ بن سعید، لیث، یزید، ابوالخیر، عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے، کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ہم کو بھیجتے ہیں (یعنی جہاد یا دوسرے کام کے لیے) اور ہم ایسی قوم میں جا کر اترتے ہیں کہ وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے ہیں تو اس میں آپ ہمارے لیے کیا حکم دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تم کسی قوم میں جا اترو پھر وہ تمہارے لیے سب سامان کر دیں جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وہ نہ کریں تو تم ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ ان کو چاہیے لے لو

تشریح: یعنی کافروں سے حضرت نے صلح کی تھی تو اس صلح میں یہ قول و قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک میں اتر جائیں تو ان کی ضیافت اور مہمان داری کیجیو تو اس حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ مسافر جبر اور زبردستی مسلمانوں سے اپنی مہمانی مانگے ہاں یہ البتہ ہے کہ مہمان داری کرنا مستحب ہے۔

١٣٣- باب نسخ الضيف يأكل من مال غيره*

١٣٣- دوسرے کا مال کھانا درست ہو نہ کھانے کا حکم منسوخ ہو گیا

٣٥٤- حدثنا أحمد بن محمد المروزي حدثني علي بن الحسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال ﴿ لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم ﴾ فكان الرجل يحرج أن يأكل عند أحد من الناس بعد ما نزلت هذه الآية فنسخ ذلك الآية التي في النور قال ليس عليكم جناح أن تأكلوا من بيوتكم إلى قوله أشتاتا كان الرجل الغني يدعو الرجل من أهله إلى الطعام قال إني لأجنح أن آكل منه والتجنح الحرج ويقول المسكين أحق به مني فأحل في ذلك أن يأكلوا مما ذكر اسم الله عليه وأحل طعام أهل الكتاب*

٣٥٤- احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ جب یہ آیت اتری (ترجمہ) یعنی نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال فریب اور جھوٹ سے البتہ تجارت میں رضامندی سے ایک دوسرے کا مال لے سکتا ہے، اس وقت سے ہر ایک آدمی دوسرے کے یہاں کھانا کھانے کو بھی گناہ سمجھتا پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی اس آیت سے جو سورہ نور میں اتری (ترجمہ) یعنی تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے گھروں میں کھانا کھاؤ یا اپنے باپ کے گھر میں یا اپنے بیٹوں کے گھر میں یا بھائیوں کے یا بہنوں کے گھر یا چچا یا پھوپھی کے گھر میں یا ماموں یا خالہ کے گھر میں یا جن گھروں کی کنجی قفل کے تم مالک ہو یا دوست آشنا کے گھر میں اخیر تک، پہلے لوگوں کا یہ حال تھا کہ مال دار آدمی لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے بلاتا تو وہ کہتے ہم کو کھانا اس میں سے گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ مسکین اس کا زیادہ حق دار ہے بعد اس کے یہ درست ہو گیا یعنی دوسرے مسلمان کا کھانا کھانا جب اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور درست ہوا اہل کتاب کا کھانا۔ فقط

﴿چوبیسواں پارہ﴿۲۴﴾﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۳۴–باب في طعام المتباريين *

جو ایک دوسرے کی ضد سے فخر کے لیے کھانا کھلاویں ان کا کھانا نہ کھانا بہتر ہے

۳۵۵–حدثنا هارون بن زيد بن أبي الزرقاء حدثنا أبي حدثنا جرير بن حازم عن الزبير بن الخريت قال سمعت عكرمة يقول كان ابن عباس يقول إن النبي ﷺ نهى عن طعام المتباريين أن يؤكل قال أبو داود أكثر من رواه عن جرير لا يذكر فيه ابن عباس وهارون النحوي ذكر فيه ابن عباس أيضا وحماد بن زيد لم يذكر ابن عباس *

۳۵۵۔ ہارون بن زید' ان کے والد' جریر بن حازم' زبیر بن خریت' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فر ہے' دو فخر کرنے والوں کے کھانے سے' ابو داؤد فرماتے ہیں کہ جر سے اکثر راویوں نے ابن عباس کا اس روایت میں ذکر نہیں کیا' ا ہارون نحوی نے اس میں ابن عباسؓ کا ذکر کیا ہے' نیز حماد بن زید انہیں ذکر نہیں کرتے۔

تشریح:۔ ہر ایک یہ چاہے کہ دوسرے سے بڑھ کر رہوں اور اس کو مغلوب کردوں ایسے لوگوں کا کھانا منع ہوا' کیونکہ وہ اللہ کے لئے نہیں ہے۔

۱۳۵–الرجل يُدعى فيرى مكروها

جب دعوت کے گھر میں کوئی کام خلاف شرع ہو تو دعوت قبول نہ کرنا

۳۵۶–حدثنا موسى بن إسمعيل أخبرنا حماد عن سعيد بن جمهان عن سفينة أبي عبد الرحمن أن رجلا أضاف علي بن أبي طالب فصنع له طعاما فقالت فاطمة لو دعونا رسول الله ﷺ فأكل معنا فدعوه فجاء فوضع يده على عضادتي الباب فرأى القرام قد ضرب به في ناحية البيت فرجع فقالت فاطمة لعلي الحقه فانظر ما رجعه فتبعته فقلت يا رسول الله ما ردك فقال إنه ليس لي أو لنبي أن يدخل بيتا مزوقا *

۳۵۶۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید بن جمہان' سفینہ' ابو عبدالر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دعوت کی امیر المؤمنین علی بن طالبؓ کی اور ان کے لیے کھانا تیار کیا (اور بھیج دیا ان کے مکان پر) حضرت فاطمہؓ نے کہا کاش ہم رسول اللہ ﷺ کو بلاتے اور وہ ہمارے ساتھ کھاتے پھر بلایا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو آ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھا دیکھا تو گھر ایک طرف پردہ لگا ہوا ہے' (جس میں نقش و نگار تھا) یہ دیکھ کر آ لوٹے حضرت فاطمہؓ نے علیؓ سے کہا جاؤ دیکھو آپ کیوں لوٹے جا ہیں علیؓ آپ کے ساتھ ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی لوٹے آپ نے فرمایا میرے واسطے یا کسی نبی کے واسطے درست نہ ایسے گھر میں جانا جہاں نقش و نگار ہوں۔

تشریح:۔ یعنی وہ گھر مزین اور منقش ہو یہ تو دنیاداروں کا طریقہ ہے انبیاء ایسے گھروں میں جانے سے بچتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر کو نہایت آ کرنا بیکار زینت دینا اچھا نہیں ہے طریقہ نبوی ﷺ کے برخلاف ہے اور جہاں کوئی کام خلاف شرع ہو وہاں دعوت قبول کرنا ضروری نہیں۔

۱۳۶–باب إذا اجتمع داعيان أيهما أحق *

۱۳۶۔ جب دو آدمی ایک ساتھ دعوت کریں تو کہاں جاوے

۳۵۷–حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ *

۳۵۷۔ ہناد بن سری' عبدالسلام' ابو خالد' ابو العلاء' حمید بن عبدالرحمٰن' ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو شخص ایک ساتھ دعوت کریں تو جس کا مکان قریب ہو اس کے یہاں جاؤ کیونکہ جس کا مکان قریب ہے وہ ہمسائیگی کے حق سے زیادہ نزدیک ہے (یعنی اس کی ہمسائیگی کا حق زیادہ مقدم ہے) اگر کسی نے پہلے دعوت کی ہو تو وہی زیادہ حقدار ہے (دوسرے سے جس نے بعد میں دعوت سنائی) یعنی جب ایک شخص دعوت کر چکے پھر دوسرا آکرے تو پہلا زیادہ حقدار ہے۔

۱۳٦/۲–بَابُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ *

جب شام کا کھانا سامنے آئے اور نماز عشاء بھی تیار ہو تو کیا کرے

۳۵۸–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا يَقُومُ حَتَّى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَإِنْ سَمِعَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

۳۵۸۔ احمد بن حنبل اور مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا رات کا کھانا تیار ہو اور اقامت نماز کی بھی ہو تو جب تک کھانے سے فراغت نہ ہو لے نہ اٹھے' مسدد نے یہ زیادہ کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جاتا تو نہیں اٹھتے جب تک فارغ نہ ہو لیتے کھانے سے اگرچہ تکبیر کی یا امام کی قرآت کی آواز سنتے۔

تشریح :۔ یعنی اول کھانے سے فراغت حاصل کرو پھر نماز پڑھو، تاکہ تسکین سے نماز ادا ہو کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے۔

۳۵۹–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَلًّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ *

۳۵۹۔ محمد بن حاتم' معلی بن منصور' محمد بن میمون' جعفر بن محمد' ان کے والد' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز میں دیر نہیں ہو سکتی نہ کھانے کے واسطے نہ اور کسی کام کے واسطے (جب کھانے کی زیادہ احتیاج نہ ہو یا دیر سے مراد قضا کرنا ہے)

۳٦۰–حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ *

۳٦۰۔ علی بن مسلم' ابوبکر حنفی' ضحاک بن عثمان' عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ بن الزبیر کے زمانے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا تو عباد بن عبداللہ نے کہا ہم نے سنا ہے کہ شام کا کھانا مقدم رکھا جاتا تھا نماز پر عبداللہ بن عمر نے کہا افسوس ہے تجھ پر کیا اگلے لوگوں کا کھانا تم اپنے باپ کا سا کھانا سمجھتے ہو۔

تشریح :۔ یعنی تمہارے باپ عبداللہ بن زبیر جو اب حاکم ہیں گئے کے ان کے کھانے میں طرح طرح کے تکلفات ہوتے ہیں اور کھانے سے فراغت ہونے کیلئے بہت دیر لگتی ہے تو نماز پہلے ادا کر لینا چاہیے بر خلاف زمانہ نبوی ﷺ کے اس وقت کھانا کیا تھا چند لقمے تھے جو سد رمق کو کافی ہوں

۱۳۷–غَسْلُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ

۱۳۷۔ کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھونے کا بیان

۳٦۱–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۳٦۱۔ مسدد' اسمٰعیل' ایوب' عبداللہ بن ابی ملیکہ' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پاخانہ سے نکلے پھر آپ نے

خرج من الخلاء فقدم إليه طعام فقالوا ألا نأتيك بوضوء فقال إنما أمرت بالوضوء إذا قمت إلى الصلاة *

سامنے کھانا لایا گیا لوگوں نے کہا کیا ہم وضو کے واسطے پانی لائیں آپ نے فرمایا مجھے وضو کا حکم نماز کے لیے ہوا ہے

۱۳۸ –غسل اليد قبل الطعام

۱۳۸۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا بیان

۳۶۲ –حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا قيس عن أبي هاشم عن زاذان عن سلمان قال قرأت في التوراة أن بركة الطعام الوضوء قبله فذكرت ذلك للنبي ﷺ فقال بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده وكان سفيان يكره الوضوء قبل الطعام قال أبو داود وهو ضعيف *

۳۶۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، قیس، ابو ہاشم، زاذان، سلمان سے روایت ہے میں نے تورات میں دیکھا تھا کہ کھانے کی برکت وضو کرنے سے ہوتی ہے کھانے سے پہلے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کھانے کی برکت اس سے ہوتی ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرے اور سفیان کھانے سے پہلے وضو کرنے کو ناپسند کرتے تھے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے

تشریح:۔ شاید یہاں وضو سے مراد پورا وضو ہے اور وہ کھانے سے پہلے مسنون نہیں لیکن ہاتھوں کا دھونا وہ بہتر ہے آپ دھو چکے ہوں گے لوگوں نے نہ دیکھا ہوگا۔

۱۳۹ –باب في طعام الفجاءة *

۱۳۹۔ جلدی کے وقت بغیر ہاتھ دھوئے بھی کھانا درست ہے

۳۶۳ –حدثنا أحمد بن أبي مريم حدثنا عمي يعني سعيد بن الحكم حدثنا الليث بن سعد أخبرني خالد بن يزيد عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله أنه قال أقبل رسول الله ﷺ من شعب من الجبل وقد قضى حاجته وبين أيدينا تمر على ترس أو حجفة فدعوناه فأكل معنا وما مس ماء *

۳۶۳۔ احمد بن ابی مریم، سعید بن حکم، لیث، خالد، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک پہاڑ کی گھاٹی سے نکلے حاجت سے فارغ ہو کر اس وقت ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں رکھیں تھیں ہم نے آپ کو بلایا آپ نے ہمارے ساتھ ان کھجوروں کو کھایا اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔

۱۴۰ –باب في كراهية ذم الطعام *

۱۴۰۔ کھانے کی برائی کرنا منع کرنا ہے اگر جی نہ چاہے تو نہ کھاوے

۳۶۴ –حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي حازم عن أبي هريرة قال ما عاب رسول الله ﷺ طعاما قط إن اشتهاه أكله وإن كرهه تركه *

۳۶۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو حازم، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے کی برائی بیان نہیں بلکہ اگر آپ کا جی چاہتا تو آپ کھانے کو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو نہ کھاتے (پر اس کو برا نہ کہتے)

۱۴۱ –باب في الاجتماع على الطعام *

۱۴۱۔ سب کا مل کر ایک جگہ کھانا موجب برکت ہے

۳۶۵ –حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني وحشي بن حرب عن أبيه عن جده أن أصحاب النبي ﷺ قالوا يا رسول الله إنا نأكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله عليه يبارك لكم فيه قال أبو داود إذا كنت في وليمة فوضع العشاء فلا تأكل حتى يأذن لك

۳۶۵۔ ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، وحشی بن حرب، ان کے والد، ان کے دادا وحشی بن حرب سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کھاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا آپ نے فرمایا شائد تم الگ الگ کھاتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سب مل کر ایک جگہ کھایا کرو اور اللہ کا نام لے کر کھایا کرو برکت ہوگی ابو داؤد فرماتے ہیں جب تمہاری کہیں دعوت ہو اور کھانا

صحت انداز سامنے رکھ دیا اور جب تک میزبان اجازت نہ دے کھانا نہ کھانا چاہیے۔

تشریح: [illegible]

۱۴۲- باب التّسمية على الطّعام

۱۴۲۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے

۳۶۶- حدّثنا يحيى بنُ خلف حدّثنا أبو عاصم عن ابن جُريج قال أخبرني أبو الزُّبير عن جابر بن عبد اللّه سمع النّبيّ ﷺ يقولُ إذا دخل الرّجلُ بيتهُ فذكر اللّه عند دُخوله وعند طعامه قال الشّيطانُ لا مبيت لكُمْ ولا عشاء وإذا دخل فلمْ يذْكر اللّه عند دُخوله قال الشّيطانُ أدْركْتُمُ الْمبيت فإذا لمْ يذْكر اللّه عند طعامه قال أدْركْتُمُ الْمبيت والْعشاء *

۳۶۶۔ یحییٰ بن خلف' ابو عاصم' ابن جریج' ابوالزبیر' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنے گھر میں جاتے وقت بسم اللہ کہتا ہے اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ یہاں رہنے کی جگہ ہے نہ کھانے کو کچھ ملے گا اور جب گھر میں جاتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان کہتا چلو رہنے کا ٹھکانہ ہو گیا پھر اگر کھاتے وقت بھی اس نے بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے رہنے کو بھی جگہ ملی اور کھانے کو بھی ملا

تشریح: یعنی اس وقت تو نہایت خوش ہوتا ہے کہ پوری پوری مہمانی اس کی ہو گئی آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کے شروع پر اللہ جل جلالہ کا نام لیا کرے تاکہ شیطان اس میں دخل نہ پائے یہ بات تجربے سے بھی معلوم ہوئی ہے کہ اکثر اوقات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا موجب برکت اور خوشی کا ہوتا ہے۔

۳۶۷- حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمش عنْ خيْثمة عنْ أبي حُذيْفة عنْ حُذيْفة قال كُنّا إذا حضرْنا مع رسُول اللّه ﷺ طعامًا لمْ يضعْ أحدُنا يدهُ حتّى يبْدأ رسُولُ اللّه ﷺ وإنّا حضرْنا معهُ طعامًا فجاء أعْرابيٌّ كأنّما يُدْفعُ فذهب ليضع يدهُ في الطّعام فأخذ رسُولُ اللّه ﷺ بيده ثُمّ جاءتْ جارية كأنّما تُدْفعُ فذهبتْ لتضع يدها في الطّعام فأخذ رسُولُ اللّه ﷺ بيدها وقال إنّ الشّيْطان ليسْتحلُّ الطّعام الّذي لمْ يُذْكر اسْمُ اللّه عليْه وإنّهُ جاء بهذا الْأعْرابيّ يسْتحلُّ به فأخذْتُ بيده وجاء بهذه الْجارية يسْتحلُّ بها فأخذْتُ بيدها فوالّذي نفْسي بيده إنّ يدهُ لفي يدي مع أيْديهما *

۳۶۷۔ عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ' اعمش' خیثمہ' ابوحذیفہ' حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کو بیٹھتے تو ہم میں سے کوئی ہاتھ نہ ڈالتا جب تک آپ شروع نہ کرتے ایک بار ہم آپ کے ساتھ کھانے کو بیٹھے تو ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے کوئی اس کو پیچھے سے دھکیل رہا ہے اور اس نے قصد کیا ہاتھ ڈالنے کا کھانے میں رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اس کو پیچھے دھکیل رہا ہے اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا شیطان کو اس کھانے کا اختیار ہو جاتا ہے جس پر اللہ جل جلالہ کا نام نہ لیا جاوے اور وہی شیطان پہلے اس اعرابی کو لے کر آیا تاکہ کھانا اپنے لیے درست کر لے اس کے سبب سے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس لڑکی کو لے کر آیا شاید اس کی وجہ سے کھانے کو اپنے لیے درست کر لے (یعنی کھانے کی قدرت حاصل کرے کیونکہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو شیطان اس کے کھانے کو کھا نہیں سکتا) میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اب قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' پھر شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں تھا۔

تشریح: یعنی ان دونوں کے [illegible] کے سبب سے شیطان بھی کھاتا ہے اگر یہ بغیر بسم اللہ کے کھانے لگتے شیطان شروع ہو جاتا۔

٣٦٨–حدّثنا مُؤمّلُ بْنُ هشام حدّثنا إسْمعيلُ عنْ هشام يعْني ابن ابي عبْد اللّه الدّسْتوائيّ عنْ بُديْل عنْ عبْد اللّه بْن عُبيْد عنْ امْرأة منْهُمْ يُقالُ لها أُمُّ كُلْثوم عنْ عائشة رضي اللّه عنْها أنّ رسُول اللّه ﷺ قال إذا أكل أحدُكُمْ فلْيذْكُر اسْم اللّه تعالى فإنْ نسي أنْ يذْكُر اسْم اللّه تعالى في أوّله فلْيقُلْ بسْم اللّه أوّلهُ وآخرهُ *

۳۶۸۔ مؤمل بن ہشام' اسماعیل' ہشام' دستوائی' بدیل' عبداللہ' ام کلثوم' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانے لگے تو چاہیے اللہ کا نام لیوے اگر اس وقت اللہ کا نام لینا بھول جاوے تو یوں کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ (یعنی اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع میں اور آخر میں)۔

٣٦٩–حدّثنا مُؤمّلُ بْنُ الْفضْل الْحرّانيُّ حدّثنا عيسى يعْني ابْن يُونُس حدّثنا جابرُ بْنُ صُبْح حدّثنا الْمُثنّى بْنُ عبْد الرّحْمن الْخُزاعيُّ عنْ عمّه أُميّة بْن مخْشيٍّ وكان منْ أصْحاب رسُول اللّه ﷺ قال كان رسُولُ اللّه ﷺ جالسًا ورجُلٌ يأْكُلُ فلمْ يُسمّ حتّى لمْ يبْق منْ طعامه إلّا لُقْمةٌ فلمّا رفعها إلى فيه قال بسْم اللّه أوّلهُ وآخرهُ فضحك النّبيُّ ﷺ ثُمّ قال ما زال الشّيْطانُ يأْكُلُ معهُ فلمّا ذكر اسْم اللّه عزّ وجلّ اسْتقاء ما في بطْنه*

۳۶۹۔ مؤمل بن فضل' عیسیٰ بن یونس' جابر بن عبداللہ صبیح' مثنیٰ بن عبدالرحمن خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے روایت کیا' جو صحابہ میں سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص کھا رہا تھا اس نے بسم اللہ نہ کی یہاں تک کہ کھانے میں سے ایک لقمہ رہ گیا جب اس کو اٹھایا کھانے کو تو یوں بسم اللہ اولہ آخرہ یعنی اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع سے اخیر تک یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا برابر شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام لیا اس نے قے کر دی اور اگل دیا جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا

تشریح:۔ مرقاۃ میں ہے کہ قے کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو برکت اس کے شریک ہونے سے جاتی رہی تھی پھر لوٹ آئے گی گویا وہ برکت شیطان نے اپنے پیٹ میں رکھ لی تھی۔

١٤٣–باب ما جاء في الْأكْل مُتّكئًا *

۱۴۳۔ تکیہ لگا کر کھانا یا ٹیک لگا کر کھانا خلاف سنت ہے

٣٧٠–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثير أخْبرنا سُفْيانُ عنْ عليّ بْن الْأقْمر قال سمعْتُ أبا جُحيْفة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ لا آكُلُ مُتّكئًا *

۳۷۰۔ محمد بن کثیر' سفیان' علی بن اقمر' ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا (کیونکہ یہ متکبرین کا فعل ہے یا اس طرح کھانا مضر ہے' بہر حال اچھا نہیں)۔

٣٧١–حدّثنا إبْراهيمُ بْنُ مُوسى الرّازيُّ أخْبرنا وكيعٌ عنْ مُصْعب بْن سُليْم قال سمعْتُ أنسًا يقُولُ بعثني النّبيُّ ﷺ فرجعْتُ إليْه فوجدْتُهُ يأْكُلُ تمرا وهُو مُقْعٍ *

۳۷۱۔ ابراہیم بن موسیٰ' وکیع' مصعب بن سلیم' حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کہیں بھیجا جب میں لوٹ کر گیا تو میں نے دیکھا آپ کھجوریں کھا رہے ہیں اور بیٹھے ہیں اقعاء کے طور پر (اقعاء یعنی دونوں سرین زمین پر لگا کر بیٹھنا اور دونوں پاؤں کھڑے کر دینا)۔

٣٧٢–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ ثابتٍ الْبُنانيّ عنْ شُعيْب بْن عبْد اللّه بْن عمْرو عنْ أبيه قال ما رُئي رسُولُ اللّه ﷺ يأْكُلُ مُتّكئًا قطُّ ولا يطأُ عقبهُ رجُلان

۳۷۲۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' شعیب' عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ کبھی رسول اللہ ﷺ کو تکیہ لگا کر کھاتے نہیں دیکھا اور کبھی دو آدمیوں کو آپ کے پیچھے چلتے نہیں دیکھا (بلکہ آپ خود بیچ یا سب سے پیچھے چلتے)۔

١٤٤–باب ما جاء في الْأكْل منْ أعْلى الصّحْفة

۱۴۴۔ پیالے یا رکابی کے بیچ میں سے نہ کھاوے بلکہ ایک کنارے سے کھاوے

۳۷۳–حدَّثنا مُسْلِمُ بْنُ إبراهيم حدَّثنا شعْبةُ عنْ عطاء بْن السَّائب عنْ سعيد بْن جُبيْر عن ابْن عبَّاس عن النَّبيِّ ﷺ قال إذا أكل أحدُكُم طعامًا فلا يأْكُلْ من أعْلى الصَّحْفة ولكنْ ليأْكُلْ منْ أسْفلها فإنَّ الْبركة تنْزلُ منْ أعْلاها *

۳۷۳۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ' عطاء' سعید بن جبیر' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو پیالے کے بیچ میں سے نہ کھاوے بلکہ ایک طرف سے کھاوے اسلئے کہ برکت بیچ میں اترتی ہے اگر کنارے سے کھائے گا تو پہلے بیچ میں سے درمیانی حصے کو تو برکت کا نزول جاری رہے گا۔

تشریح:۔ اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ اکٹھا جمع ہو کر ایک برتن میں کھانا بہتر ہے دوسری یہ کہ کناروں سے کھانا بہتر تیسری یہ کہ صحبت وقت اگر ہجوم ہو تو پھیل کر بیٹھنا نہ چاہیے کہ اور لوگوں کو جگہ نہ ملے۔

۳۷٤–حدَّثنا عمْرُو بْنُ عُثْمانَ الْحِمْصِيُّ حدَّثنا أبي حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبْدِ الرَّحْمن بْن عِرْق حدَّثنا عبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْر قالَ كان للنَّبيِّ ﷺ قصْعةٌ يُقالُ لها الْغرَّاءُ يحْملُها أرْبعةُ رجال فلمَّا أضْحوْا وسجدُوا الضُّحى أُتي بتلْك الْقصْعة يعْني وقدْ ثُرد فيها فالْتفُّوا عليْها فلمَّا كثرُوا جثا رسُولُ اللَّه ﷺ فقال أعْرابيٌّ ما هذه الْجلْسةُ قال النَّبيُّ ﷺ إنَّ اللَّه جعلني عبْدًا كريمًا ولمْ يجْعلْني جبَّارًا عنيدًا ثُمَّ قال رسُولُ اللَّه ﷺ كُلُوا منْ حواليْها ودعُوا ذرْوتها يُبارکْ فيها *

۳۷۴۔ عمرو بن عثمان' ان کے والد' محمد بن عبدالرحمن' عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کے پاس ایک کڑہ تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام غرا تھا جب اشراق کا وقت ہوا اور لوگوں نے اشراق کی نماز ادا کی تو وہ کڑہ لایا گیا اس میں ثرید بھرا ہوا تھا (ثرید ایک کھانا ہے یعنی روٹی توڑ کر شوربے میں بھگو دی جاتی ہے) تو سب لوگ اس پر جمع ہو گئے جب کثرت ہوئی لوگوں کی تو آپ گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے (تاکہ جگہ ہو جائے اور لوگ سما جائیں) ایک اعرابی بولا بھلا یہ کیا بیٹھک ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے نیک بندہ بنایا اور نہیں بنایا مجھ کو متکبر غرور کرنے والا بعد اس کے فرمایا کھاؤ کناروں میں سے اس کے اور چھوڑ دو بیچ میں اس کے برکت ہو گی۔

١٤٥–باب ما جاءَ في الْجُلُوس على مائدةٍ عليْها بعْضُ ما يُكْرهُ *

۱۴۵۔ جس دستر خوان پر مکروہات یا محرمات کا استعمال ہو اس پر بیٹھنا نہ چاہئیے!

۳۷٥–حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدَّثنا كثيرُ بْنُ هشام عنْ جعْفر بْن بُرْقان عن الزُّهْريِّ عنْ سالم عنْ أبيه قال نهى رسُولُ اللَّه ﷺ عنْ مطْعميْن عن الْجُلُوس على مائدةٍ يُشْربُ عليْها الْخمْرُ وأنْ يأْكُل الرَّجُلُ وهُو مُنْبطحٌ على بطْنه قال أبُو داود هذا الْحديثُ لمْ يسْمعْهُ جعْفرٌ من الزُّهْريِّ وهُو مُنْكرٌ

۳۷۵۔ عثمان بن ابی شیبہ' کثیر بن ہشام' جعفر بن برقان' زہری' سالم' ان کے والد' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول ﷺ نے دو کھانوں سے ایک تو اس دستر خوان پر بیٹھ کے کھانے سے جس پر شراب کا استعمال ہو دوسرے اوندھے منہ لیٹ کر کھانے سے' ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے جعفر بن برقان نے اس حدیث کو زہری سے نہیں سنا۔

تشریح:۔ اگرچہ خود نہ پیئے کیوں کہ شراب خوروں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی منع ہے جب شراب وہاں موجود ہو۔ شراب کے حکم میں حرام چیز داخل ہے جیسے سور اور مردار اور خون اور تاڑی اور بھنگ وغیرہ جن چیزوں میں نشہ ہے۔

۳۷٦–حدَّثنا هارُونُ بْنُ زيْد ابْن أبي الزَّرْقاء حدَّثنا أبي حدَّثنا جعْفرٌ أنَّهُ بلغهُ عن الزُّهْريِّ بهذا الْحديث

۳۷۶۔ ہارون بن زید' ان کے والد' جعفر' زہری سے اسی طرح مروی ہے۔

١٤٦–باب الْأكْل باليمين *

۱۴۶۔ داہنے ہاتھ سے کھانے کا بیان

۳۷۷–حدّثنا احمد بن حنبل حدّثنا سفيان عن الزهري أخبرني أبو بكر بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن جدّه ابن عمر أنّ النبيّ ﷺ قال إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه وإذا شرب فليشرب بيمينه فإنّ الشيطان يأكل بشماله ويشرب بشماله *

۳۷۷۔ احمد بن حنبل' سفیان' زہری' ابوبکر بن عبیداللہ' ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پانی پیوے تو داہنے ہاتھ سے پیوے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا (پس شیطان کی مخالفت کرنا بہتر ہوگا)

۳۷۸–حدّثنا مُحمّد بن سُليمان لُوين عن سُليمان بن بلال عن أبي وجزة عن عُمر بن أبي سلمة قال قال النبيُّ ﷺ اُدنُ بُنيّ فسمِّ اللّه وكُلْ بيمينك وكُلْ ممّا يليك *

۳۷۸۔ محمد بن سلیمان' سلیمان بن بلال' ابووجزہ' عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا نزدیک ہو جا مجھ سے اور بسم اللہ کہہ اور کھا اپنے ہاتھ سے اور کھا اپنی طرف سے (یعنی ایک کنارے سے) جو اپنے پاس ہے نہ دوسری طرف سے۔

۱٤٧–بَاب فِي أَكْلِ اللَّحْمِ *

۱۴۷۔ گوشت کھانے کا بیان

۳۷۹–حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَر عَنْ هِشَام بْن عُرْوَة عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّه عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ *

۳۷۹۔ سعید بن منصور' ابو معشر' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول ﷺ نے مت کاٹو گوشت چھری سے کیونکہ یہ عجم کے لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ منہ سے نوچ کر کھاؤ کیوں کہ اس میں لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا۔ اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات میں لکھا ہے اور اس خلاف رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے)

۳۸۰–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَآخُذُ اللَّحْمَ بِيَدِي مِنَ الْعَظْمِ فَقَالَ أَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ *

۳۸۰۔ محمد بن عیسیٰ' ابن علیہ' عبدالرحمن بن اسحاق' عبدالرحمان معاویہ' عثمان' صفوان بن امیہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور گوشت کو ہڈی میں سے چھڑا رہا تھا آپ فرمایا ہڈی کو اٹھا کر منہ سے لگاؤ (اور گوشت منہ سے نوچ کر کھاؤ) کیا اس طرح کھانے سے لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے

۳۸۱–حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاض عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ

۳۸۱۔ ہارون بن عبداللہ' ابو داؤد' زہیر' ابو اسحاق' سعد بن عیاض' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ سب ہڈیوں میں رسول اللہ ﷺ کو بکری کی ہڈی پسند تھی (عراق اس ہڈی کو کہتے ہیں جس پر سے گوشت اتار لیا جاوے یعنی بہت گوشت اس پر نہ رہے اگرچہ تھوڑا سا لگا رہے)

۳۸۲–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ هُمْ سَمُّوهُ *

۳۸۲۔ محمد بن بشار' ابو داؤد سے اسی اسناد سے عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دست کا گوشت بہت پسند تھا ایک دست کے گوشت میں زہر ملا دیا گیا' آپ سمجھتے تھے کہ یہودیوں اس میں زہر ملایا تھا۔

۱٤٨–بَاب فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ *

۱۴۸۔ کدو (یعنی لنبا کدو' لوکی) کھانے کا بیان

۳۸۳–حدّثنا القعنبيُّ عن مالك عن إسحق بن عبد اللّه بن

۳۸۳۔ قعنبی' مالک' اسحاق بن عبداللہ' انس بن مالکؓ سے روایت

ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول إنّ خياطا دعا رسول الله ﷺ لطعام صنعهٗ قال انسٌ فذهبتُ مع رسول الله ﷺ الى ذلك الطعام فقرب إلى رسول الله ﷺ خبزا من شعير ومرقا فيه دبّاء وقديد قال انس فرايت رسول الله ﷺ يتتبع الدّبّاء من حوالي الصّحفة فلم ازل أحبُّ الدُّبّاء بعد يومئذ *

کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لئے بلایا جو اس نے تیار کیا تھا تو انسؓ کہتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلا اس دعوت میں تو جو کی روٹی اور کدو کا شوربا اور خشک گوشت نمک چڑھا ہوا آپ کے پاس رکھا گیا رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا آپ رکابی کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈ رہے تھے پھر اس روز سے میں نے ہمیشہ کدو کو دوست رکھتا ہوں۔

تشریح:۔ اس حدیث میں ہے کہ آنحضرت رکابی کے چاروں طرف کدو تلاش کر کے کھاتے تھے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب کھانا کسی کے ساتھ کھائے تو اپنے آگے سے کھائے تو دونوں کی موافقت اسی طرح سے ہے کہ یہ حکم وہاں ہے کہ جب ساتھی ناراض نہ ہوں اور حضرت کے واسطے یہ بات نہ تھی بلکہ صحابہ کو اس بات کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے آگے سے کھائیں تاکہ ہم کو دین کی برکت حاصل ہو اور اس حدیث سے یہ بھی مسئلہ نکلا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اگرچہ کھانا تھوڑا سا ہو یدے کو چھوٹا لائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ درزی کا پیشہ اچھا ہے اور کدو کی محبت سنت ہے اور اسی طرح جس چیز کو حضرت دوست رکھیں اس کی محبت مسلمان کو لازم ہے۔

١٤٩-بَاب فِي أَكْلِ الثَّرِيدِ *

۱۴۹۔ ثرید کا بیان (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

٣٨٤-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سعيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سعيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اهْلِ الْبصْرة عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ضَعِيفٌ *

۳۸۴۔ محمد بن حسان 'مبارک بن سعید' عمر بن سعید 'بصرہ کا ایک آدمی' عکرمہ 'ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کو سب کھانوں میں روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید بہت پیارا تھا' ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔

۱۵۰۔ کسی کھانے سے گھن کرنا برا ہے (یعنی جو حلال ہو شرع میں)

تشریح:۔ ثرید اس کو کہتے ہیں کہ روٹی کے ٹکڑے شوربے میں تر کر دے۔ حیس کا ثرید اس کو کہتے ہیں کہ روٹی کے ٹکڑوں میں کھجور اور گھی بطور مالیدہ کے ملا دے۔

١٥٠-بَاب فِي كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ *

٣٨٥-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ *

۳۸۵۔ عبداللہ بن محمد' زہیر' سماک بن حرب' قبیصہ بن ھلب' ھلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کھانے کی چیزوں سے کوئی ایسی چیز ہے کہ میں اس کے کھانے سے پرہیز کروں تو آپ نے فرمایا تیرے دل میں شبہہ نہ گزرے (یعنی کچھ شک و خطرہ نہ کرے) تو مشابہ کیا چاہتا ہے اپنے کو رہبانیت کے ساتھ یعنی نصرانیت سے کہ وہ شک کیا کرتے ہیں ہر چیز میں۔

١٥١-بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا *

۱۵۱۔ جلالہ یعنی نجاست خوار جانور کا کھانا اور اس کا دودھ کیسا ہے

٣٨٦-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا *

۳۸۶۔ عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ' محمد بن اسحاق' ابو نجیح' مجاہد' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کا دودھ پینے سے۔

تشریح :۔ مراد جلالہ سے وہ جانور ہے جو نجاست کھاوے اس قدر کہ اس کے گوشت اور پوست میں سے نجاست کی بو آنے لگے یہ حدیث ابو داؤد ... میں نہیں

۳۸۷–حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ *

۳۸۷۔ ابن المثنیٰ ابو عامر ہشام قتادہ عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جلالہ کا دودھ پینے سے منع فرمایا (کیونکہ وہ نجاست کھاتا ہے)۔

۳۸۸–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَهْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا *

۳۸۸۔ احمد بن ابی سریج عبداللہ بن جہم عمرو بن ابی قیس ایوب نافع ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے غلیظ خوار اونٹ کی سواری اور اس کا دودھ پینے سے (کیونکہ سواری میں اس کا پسینہ لگے اور وہ نجس ہے)

۱۵۲–بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ *

۱۵۲۔ گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے

۳۸۹–حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ *

۳۸۹۔ سلیمان حماد عمرو بن دینار محمد بن علی جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ہم کو منع کیا گدھے کے گوشت سے اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔

تشریح :۔ یہی قول ہے شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے

۳۹۰–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ *

۳۹۰۔ موسیٰ بن اسماعیل حماد ابو الزبیر جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن ہم نے خچر اور گدھے ذبح کیے تو رسول اللہ ﷺ نے خچر اور گدھے سے ہم کو منع کیا اور گھوڑے سے نہ منع کیا۔

تشریح :۔ اس لیے کہ گھوڑا لطیف اور شریف ہے اس کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں بر خلاف گدھے کے (علامہ)

۳۹۱–حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ *

۳۹۱۔ سعید بن شبیب اور حیوۃ بن شریح بقیہ ثور بن یزید صالح بن یحییٰ ان کے والد ان کے دادا خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے اور خچر اور گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حیوہ نے اتنا زیادہ کیا کہ منع فرمایا آپ نے ہر دانت والے درندے کے گوشت کھانے سے

تشریح :۔ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے قابل احتجاج نہیں ہے اور معارض ہے اس کے حدیث جابرؓ کی جو اس سے پہلے گزری اور اسناد اس کا صحیح ہے پھر ابو حنیفہ کے نزدیک بھی کراہت گھوڑے کی تنزیہی ہے، بعضوں نے کہا تحریمی ہے (واللہ اعلم) (علامہ)

۱۵۳–بَاب فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ *

۱۵۳۔ خرگوش کھانے کا بیان

۳۹۲–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ

۳۹۲۔ موسیٰ بن اسماعیل حماد ہشام بن زید انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مضبوط لڑکا تھا تو میں نے شکار کیا خرگوش کا اور بھونا اس کو ابو طلحہ نے اس کا پچھلا دھڑ میرے ساتھ کر کے رسول اللہ

بها فقبلها *

ﷺ کے پاس بھیجا میں لے کر آیا (تو آپ نے اس کو قبول کیا)

۳۹۳–حدَّثنا يَحيَى بنُ خلف حدَّثنا رَوحُ بنُ عُبادة حدَّثنا محمَّد بن خالد قال سمعتُ أبي خالد بن الحُويرث يقول إنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عَمرٍو كان بالصِّفاح قال مُحمَّدٌ مَكانٌ بمكَّة وإنَّ رجُلًا جاءَ بأرنبٍ قد صادها فقال يا عبدَ اللّٰهِ بن عمرو ما تقولُ قال قد جيءَ بها إلى رسول اللّٰه ﷺ وأنا جالسٌ فلَمْ يأكُلْها ولَمْ يَنهَ عن أكلِها وزعم أنَّها تحيضُ *

۳۹۳۔ یحییٰ بن خلف' روح بن عبادہ' محمد بن خالد' خالد بن حویرث سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو صفاح میں تھے جو ایک مقام ہے مکہ میں ان کے پاس ایک شخص خرگوش لایا شکار کر کے اور کہا اے عبداللہ بن عمرو کیا کہتے ہو (اس کے بارے میں) انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے سامنے خرگوش لایا گیا اور میں وہیں بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس کو نہیں کھایا نہ اس کے کھانے سے منع فرمایا آپ نے یہ کہا کہ اس کو حیض آتا ہے۔

تشریح :۔ اس واسطے آپ نے مکروہ جان کر نہ کھایا یہ نہیں کہ خرگوش کھانا حرام تھا ورنہ آپ اور صحابہ کو بھی اس کے کھانے سے ممانعت کرتے (بالاتفاق ائمہ اہل سنت خرگوش حلال ہے) (علامہ)

١٥٤–باب في أكل الضَّبِّ *

۱۵۴۔ گوہ کھانا کیسا ہے

۳۹٤–حدَّثنا حفصُ بنُ عُمر حدَّثنا شُعبةُ عن أبي بشرٍ عن سعيدِ بن جُبيرٍ عن ابنِ عبَّاسٍ أنَّ خالتَهُ أهدَتْ إلى رسول اللّٰه ﷺ سمنًا وأضُبًّا وأقِطًا فأكل من السَّمن ومن الأقِط وتَركَ الأضُبَّ تقذُّرًا وأُكِلَ على مائدته ولو كان حرامًا ما أُكِلَ على مائدة رسول اللّٰه ﷺ *

۳۹۴۔ حفص بن عمر' شعبہ' ابو البشر' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان کی خالہ نے رسول اللہ ﷺ کو گھی اور گوہ اور پنیر بھیجا آپ نے گھی اور پنیر کھا لیا اور گوہ کو گھن کھا کر چھوڑ دیا لیکن وہ کھایا گیا رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر اور جو حرام ہوتا تو کبھی نہ کھایا جاتا رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر۔

تشریح :۔ دستر خوان سے مراد وہ کپڑا ہے یا چمڑے کا ٹکڑا جو بچھایا جاتا ہے کھانا کھاتے وقت تاکہ کھانا زمین پر نہ گرے نہ لکڑی وغیرہ کا خوان جس کی نفی دوسری حدیث میں وارد ہے۔ (علامہ)

۳۹٥–حدَّثنا القعنبيُّ عن مالكٍ عن ابن شهابٍ عن أبي أُمامة بن سهل بن حُنيفٍ عن عبد اللّٰه بن عبَّاسٍ عن خالد بن الوليد أنَّه دخل مع رسول اللّٰه ﷺ بيتَ ميمونة فأُتِيَ بضبٍّ محنوذٍ فأهوى إليه رسولُ اللّٰه ﷺ بيده فقال بعضُ النِّسوة اللَّاتي في بيت ميمونة أخبِروا النَّبيَّ ﷺ بما يُريد أن يأكُل منه فقالوا هو ضبٌّ فرفع رسولُ اللّٰه ﷺ يدَه قال فقلتُ أحرامٌ هو يا رسولَ اللّٰه قال لا ولكنَّه لم يكُن بأرض قومي فأجِدُني أعافُه قال خالدٌ فاجترَرتُه فأكلتُه ورسولُ اللّٰه ﷺ ينظُرُ *

۳۹۵۔ قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابو امامہ' عبداللہ بن عباسؓ' خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے گھر گئے وہاں بھونا ہوا ایک گوہ لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہاتھ ڈالنا چاہا اس میں بعض عورتوں نے جو میمونہ کے گھر میں تھیں کہا کہ بیان کر دو رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کو جس کے کھانے کا آپ قصد کرتے ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ گوہ ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا خالد نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ حرام نہیں ہے بلکہ یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس واسطے مجھے اس سے نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سن کر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

تشریح :۔ اس حدیث سے گوہ کی حلت ثابت ہوئی ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم جیسے شافعی مالک کا اور بعضوں نے گوہ کو مکروہ جانا ہے' بعضوں نے حرام کہا ہے [illegible] حلال ہے [illegible] آپ نے اس کو نہیں کھایا۔ (علامہ)

۳۹۶—حدثنا عمرو بن عون قال اخبرنا خالد عن حصین عن زید بن وهب عن ثابت بن ودیعة قال كُنّا مع رسول الله ﷺ في جيش فاصبنا ضبابا قال فشويت منها ضبا فاتيت رسول الله ﷺ فوضعته بين يديه فاخذ عودا فعدبه اصابعه ثم قال ان امة من بني اسرائيل مسخت دوابا في الارض واني لا ادري اي الدواب هي قال فلم ياكل ولم ينه

۳۹۶۔ عمرو بن عون، خالد، حصین، زید بن وہب، ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک لشکر میں تو ہم نے کئی گوہ پکڑیں ایک کو بھون کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور آپ کے سامنے رکھا آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کی انگلیوں کو گنا اور فرمایا کہ ایک گروہ بنی اسرائیل مسخ ہو کر جانور بن گیا تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون سا جانور ہے راوی نے کہا پھر آپ نے نہ کھایا اس کو اور نہ منع کیا اس کے کھانے سے۔

تشریح :۔ تو نہ کھایا آپ نے بطریق احتیاط اور تورع کے نہ بوجہ حرمت کے، دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ جو گروہ مسخ ہوا تھا وہ سب تین دن میں مر گئے پھر یہ شبہ جاتا رہا۔ (علامہ)

۳۹۷—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ *

۳۹۷۔ محمد بن عوف، حکم بن نافع، ابن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، ابو راشد، عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۵—بَاب فِي أَكْلِ لَحْمِ الْحُبَارَى *

۱۵۵۔ حباری (ایک چڑیا کا نام ہے) کا گوشت کھانا درست ہے

۳۹۸—حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى *

۳۹۸۔ فضل بن سہل، ابراہیم، بریہ بن عمر، ان کے والد، ان کے دادا، سفینہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا۔

تشریح :۔ حباری ایک پرندہ ہے جس کو تغدری کہتے ہیں۔ (علامہ)

۱۵۶—بَاب فِي أَكْلِ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ *

۱۵۶۔ حشرات الارض (یعنی جو جانور زمین کے اندر رہتے ہیں) ان کا بیان

۳۹۹—حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ حَدَّثَنِي مِلْقَامُ بْنُ التَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا *

۳۹۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، غالب، ملقام بن تلب، تلبؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، آپ نے حشرات الارض کی حرمت بیان نہیں کی (جیسے گوہ سہی وغیرہ)۔

۴۰۰—حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا (قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا) الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ *

۴۰۰۔ ابو ثور، سعید بن منصور، عبدالعزیز، عیسیٰ بن نمیلہ، نمیلہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص نے پوچھا سہی کھانا کیسا ہے تو انہوں نے یہ آیت پڑھی، قل لا اجد فيما اوحى الى محرما الاية، ایک بوڑھا شخص بولا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر آیا آپ نے فرمایا ایک ناپاک جانور ہے بڑے جانوروں میں سے عبداللہ بن عمر نے کہا اگر رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے تو بے شک ایسا ہی ہے۔

تشریح: ... ان میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک حرام ہیں ... وہ بھی حشرات الارض میں سے ہے اور وہ شکار رسول اللہ ﷺ کے سامنے۔

۱۵۷–باب في أكل الضبع

۴۰۱–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ

۱۵۷۔ کفتار (یعنی بجو) کھانے کا بیان

۴۰۱۔ محمد بن عبداللہ، جریر بن حازم، عبداللہ، عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کفتار کو آپ نے فرمایا وہ تو شکار ہے (نسائی اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ وہ کھایا جاوے) اور دیوے اس میں محرم ایک دنبہ جب شکار کرے اس کا احرام کی حالت میں (اس سے معلوم ہوا کہ کفتار حلال ہے یہی قول ہے شافعی اور محققین کا)۔

۱۵۸–باب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ السِّبَاعِ *

۴۰۲–حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ *

۴۰۳–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۴۰۴–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ *

۴۰۵–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ *

۱۵۸۔ درندے جانوروں کا گوشت کھانے سے ممانعت

۴۰۲۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، ابو ادریس، ابو ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہر دانت والے درندے سے یعنی اس کے گوشت کھانے سے (جیسے شیر بھیڑیا چیتا ریچھ وغیرہ)

۴۰۳۔ مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر، میمون بن مہران، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کھانے سے اور ہر پنجے والے پرندے کے کھانے سے یعنی جو پنجے سے شکار کرے (جیسے باز، شکرہ، بحری گدھ وغیرہ)

۴۰۴۔ محمد بن مصفی، محمد بن حرب، زبیدی، مروان، عبدالرحمٰن، مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ نہیں حلال ہے دانت والا درندہ اور نہ بستی کا گدھا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اس کا فر نے خود چھوڑ دیا ہو (بے کار جان کر یا بے پرواہی کر کے) اور جو شخص مہمان ہوا کسی قوم کا پھر اس قوم نے اس کی مہمان داری نہ کی تو اس کو درست ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے جبراً ان سے وصول کرے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب کافروں سے مہمانی کرنے کا عہد لیا گیا تھا)

۴۰۵۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ابن ابی عروبہ، علی بن حکم، میمون بن مہران، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھو حلال نہیں ہے دانت والا درندہ بستی کا گدھا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اس کافر نے خود چھوڑ دیا ہو اور جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا پھر اس قوم نے اس کی مہمانی نہ کی تو اسے جائز ہے کہ اپنی مہمانی کے بقدر جبراً ان سے وصول کرے۔

٤٠٦ – حدثنا محمد بن بشار عن ابن أبي عدي عن ابن أبي عروبة عن علي بن الحكم عن ميمون بن مهران عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن أكل كل ذي ناب من السبع وعن كل ذي مخلب من الطير *

۴۰۶۔ محمد بن بشار، ابن ابی عروبہ، علی بن حکم، میمون بن مہران، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہر ایک درندے سے دانت سے چیرنے والے جانور سے اور ہر ایک چنگل گیر پرندہ جانور سے۔

تشریح: درندے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو دانت سے شکار کرے جیسا کہ شیر اور بھیڑیا اور جو مانند اس کے ہو چنگل گیر پرندے سے وہ مراد ہے جو پرندہ چنگل سے شکار کرے جیسے باز چیل و گدھ وغیرہ۔

٤٠٧ – حدثنا عمرو بن عثمان حدثنا محمد بن حرب حدثني أبو سلمة سليمان بن سليم عن صالح بن يحيى بن المقدام عن جده المقدام بن معدي كرب عن خالد بن الوليد قال غزوت مع رسول الله ﷺ خيبر فأتت اليهود فشكوا أن الناس قد أسرعوا إلى حظائرهم فقال رسول الله ﷺ ألا لا تحل أموال المعاهدين إلا بحقها وحرام عليكم حمر الأهلية وخيلها وبغالها وكل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير *

۴۰۷۔ عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، ابوسلمہ، سلیمان بن سلیم، صالح بن یحییٰ ان کے دادا مقدام بن معدیکرب، خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا خیبر میں سو یہودی آپ کے پاس آئے اور شکایت کرنے لگے کہ لوگوں نے جلدی کر کے ان کے بندھے ہوئے جانور لوٹ لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھو خبردار ہو جو کافر تم سے عہد کر لیں ان کے مال لوٹنا درست نہیں ہے مگر حق سے اور حرام ہیں تم پر بستی کے گدھے اور گھوڑے اور خچر اور ہر دانت والا درندہ اور پر پنجے والا پرندہ۔

تشریح: جو کافر تم سے عہد کر لیں یعنی تمہاری امان میں آجائیں جن کو ذمی کہتے ہیں پھر ان کا مال محفوظ ہو جائے گا، مثل مسلمانوں کے ناحق لینا درست نہیں۔

٤٠٨ – حدثنا أحمد بن حنبل ومحمد بن عبد الملك قالا حدثنا عبد الرزاق عن عمر بن زيد الصنعاني أنه سمع أبا الزبير عن جابر بن عبد الله أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الهر قال ابن عبد الملك عن أكل الهر وأكل ثمنها *

۴۰۸۔ احمد بن حنبل اور محمد بن عبدالملک، عبدالرزاق، عمرو بن زید، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے، اور ابن عبدالملک نے کہا کہ بلی کے کھانے سے اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا (یعنی جیسے بلی کا گوشت حرام ہے ویسے ہی اس کو بیچنا بھی نادرست ہے)

١٥٩ – باب في أكل لحوم الحمر الأهلية *

۱۵۹۔ بستی اور آبادی کے گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے!

٤٠٩ – حدثنا عبد الله بن أبي زياد حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن منصور عن عبيد أبي الحسن عن عبد الرحمن عن غالب بن أبجر قال أصابتنا سنة فلم يكن في مالي شيء أطعم أهلي إلا شيء من حمر وقد كان رسول الله ﷺ حرم لحوم الحمر الأهلية فأتيت النبي ﷺ فقلت يا رسول الله أصابتنا السنة ولم يكن في مالي ما أطعم أهلي إلا سمان الحمر وإنك حرمت لحوم الحمر الأهلية فقال أطعم أهلك من سمين حمرك فإنما حرمتها من أجل جوال القرية *

۴۰۹۔ عبداللہ، عبیداللہ، اسرائیل، منصور، عبید، عبدالرحمٰن، غالب بن ابجرؓ سے روایت ہے کہ ہم قحط میں مبتلا ہوئے تو میرے پاس کچھ نہ تھا جو اپنے لوگوں کو کھلاؤں سوا چند گدھوں کے اور رسول اللہ ﷺ حرام کر چکے تھے بستی کے گدھوں کے گوشت کو (یعنی پالو گدھوں کے گوشت کو جو آبادی میں رہتے ہیں لیکن جنگلی گدھا جس کو گورخر کہتے ہیں وہ بالاتفاق حلال ہے، اور میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم قحط میں مبتلا ہیں اور میرے پاس کچھ مال نہیں ہے، جو کھلاؤں اپنے لوگوں کو مگر چند موٹے گدھے، اور حرام کر دیا ہے آپ نے گدھوں کے گوشت کو یہ سن کر آپ نے فرمایا تو کھلا اپنے لوگوں کو موٹے گدھے اپنے میں نے گاؤں کے گدھوں کو حرام کیا تھا

سبب تاپاکیوں کے۔

تشریح:۔ یعنی آبادی میں اور شہر میں اکثر نجاستیں پڑی رہتی ہیں اور گدھے اس کو کھالیتے ہیں اس وجہ سے میں نے آبادی اور شہر کے گدھوں کے گوشت سے منع کیا ورنہ اصل میں گدھا حلال ہے یہی قول ہے بعض مجتہدین کا نووی نے کہا یہ حدیث مضطرب مختلف الاسناد ہے۔

٤١٠ – حدثنا إبراهيم بن حسن المصيصي حدثنا حجاج عن ابن جريج أخبرني عمرو بن دينار أخبرني رجل عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن أن نأكل لحوم الحمر وأمرنا أن نأكل لحوم الخيل قال عمرو فأخبرت هذا الخبر أبا الشعثاء فقال قد كان الحكم الغفاري فينا يقول هذا وأبى ذلك البحر يريد ابن عباس *

۴۱۰۔ ابراہیم‘ حجاج‘ ابن جریج‘ عمرو بن دینار‘ ایک شخص‘ جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور حکم کیا ہم کو گھوڑوں کا گوشت کھانے کے لیے عمرو بن دینار جو اس حدیث کا راوی ہے اس نے کہا میں نے یہ حدیث ابو الشعثاء سے بیان کی انہوں نے کہا حکم غفاری بھی ہم میں ایسا کہتے تھے لیکن اس متبحر نے اس کا انکار کیا یعنی ابن عباسؓ نے۔

تشریح:۔ ان کو متبحر کہا یعنی بڑے عالم تھا گویا دریا تھے علم کے انہوں نے انکار کیا یعنی گھوڑے کی حلت سے کیونکہ اللہ نے گھوڑوں خچروں گدھوں کو فرمایا ہے کہ ہم نے ان کو سواری کے لیے بنایا۔

٤١١ – حدثنا سهل بن بكار حدثنا وهيب عن ابن طاوس عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية وعن الجلالة عن ركوبها وأكل لحمها *

۴۱۱۔ سہل بن بکار‘ وہیب‘ ابن طاؤس‘ عمرو بن شعیب‘ ان کے والد‘ ان کے دادا‘ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور اس جانور کے گوشت سے جو نجاست خوار ہو اور ایسے جانور پر سواری کرنے سے یا اس کا گوشت کھانے سے کیونکہ سواری کرنے میں اس کا پسینہ لگے گا اور وہ نجاست ہے۔

١٦٠ – باب في أكل الجراد *

۱۶۰۔ ٹڈی کا گوشت کھانا کیسا ہے

٤١٢ – حدثنا محمد بن الفرج البغدادي حدثنا ابن الزبرقان حدثنا سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي عن سلمان قال سئل النبي ﷺ عن الجراد فقال أكثر جنود الله لا آكله ولا أحرمه قال أبو داود رواه المعتمر عن أبيه عن أبي عثمان عن النبي ﷺ لم يذكر سلمان

۴۱۲۔ محمد بن فرج‘ ابن زبرقان‘ سلیمان‘ ابو عثمان نہدی‘ سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ٹڈی کھانے کے حکم سے پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا اللہ کے بہت سے لشکر ہیں نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام کرتا ہوں (جب تک صاف صاف اس کا حکم نہ اترے) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو معتمر نے بواسطہ اپنے والد ابو عثمان بغیر ذکر سلمان کے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آپ کو تردد تھا کہ ٹڈی حلت و حرمت میں پر دوسری حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حلت اس کی متحقق ہو گئی آپ نے فرمایا دو مردے ہم کو حلال ہیں ایک ٹڈی دوسری مچھلی۔

٤١٣ – حدثنا نصر بن علي وعلي بن عبد الله قالا حدثنا زكريا بن يحيى بن عمارة عن أبي العوام الجزار عن أبي عثمان النهدي عن سلمان أن رسول الله ﷺ سئل فقال مثله فقال أكثر جند الله قال علي اسمه فائد يعني أبا العوام

۴۱۳۔ نصر بن علی اور علی بن عبداللہ‘ زکریا‘ ابو العوام‘ ابو عثمان‘ سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا ٹڈی کے گوشت کا تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا علی نے کہا کہ ابو العوام کا نام فائد ہے‘ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حماد نے بواسطہ ابو العوام‘ ابو

قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ *

عثمان نے بغیر ذکر سلمان کے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے۔

١٦١ - بَاب فِي أَكْلِ الطَّافِي مِنَ السَّمَكِ *

۱۶۱۔ جو مچھلی دریا میں مر کر پانی پر تیر آوے اس کا کھانا کیسا ہے

٤١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ *

۴۱۴۔ احمد بن عبدہ' یحییٰ بن سلیم' اسمٰعیل بن امیہ' ابوالزبیر' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دریا جس مچھلی کو باہر ڈال دے دریا کا پانی کم ہو جاوے تو اس کو کھاؤ اور جو مچھلی کہ دریا میں مر کر اوپر تیر آوے تو اس کو مت کھاؤ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سفیان ثوری اور ایوب اور حماد نے ابن ابی الزبیر سے جابر پر موقوفاً روایت کیا ہے (اور یہ صحیح ہے) اور مسنداً بھی یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ذئب ابن ابی الزبیر روایت ہوئی ہے لیکن وہ طریق ضعیف ہے۔

تشریح ۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ وہ خود بخود مر گئی۔

٤١٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُهُ مَعَهُ *

۴۱۵۔ حفص بن عمر' شعبہ' ابویعفور سے روایت ہے کہ ابن ابی اوفی سے میں نے ٹڈی کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ۶ یا ۷ غزوات میں شریک رہا اور ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

١٦٢ - بَاب فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ *

۱۶۲۔ جو شخص لاچار ہو جائے مردار کھانے پر اس کا بیان

٤١٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوهَا قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ *

۴۱۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' سماک بن حرب' جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اترا حرہ میں (جو ایک موضع ہے مدینے کے قریب) اس کے ساتھ اس کے لوگ اور بال بچے تھے ایک شخص اس سے بولا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے اگر تو اس کو پائے تو پکڑ رکھیو اس نے پایا (اونٹنی کو لیکن مالک نہ ملا یہاں تک کہ وہ اونٹنی بیمار ہو گئی تو اس کی عورت بولی اس کو کاٹ ڈالو مگر اس نے نہ مانا وہ مر گئی تب اس کی عورت نے کہا اس کی کھال نکالو تاکہ ہم اس کی چربی اور گوشت جلا کر کے کھاویں وہ بولا میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں تب آپ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو بے پروا کرے تجھ کو (مردار کھانے سے) وہ بولا نہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو کھالو اس کو اتنے میں اس اونٹنی کا مالک آ گیا اس نے سب حال اس سے بیان کیا مالک نے کہا تو نے کاٹ کیوں نہ ڈالی وہ بولا میں نے شرم کی تجھ سے (کہ بغیر پوچھے کیونکر پرایا مال کھاؤں)

٤١٧ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي

۴۱۷۔ ہارون' فضل بن دکین' عقبہ بن وہب' ان کے والد فجیع عامری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ہمارے لیے

يحدث عن الفجيع العامري أنه أتى رسول الله ﷺ فقال ما يحل لنا من الميتة قال ما طعامكم قلنا نغتبق ونصطبح قال أبو نعيم فسره لي عقبة قدح غدوة وقدح عشية قال ذاك وأبي الجوع فأحل لهم الميتة على هذه الحال *

اللہ ﷺ کیا ہم کو مردار حلال نہیں ہے آپ نے فرمایا یوں تم کو کتنا کھانا ملتا ہے اس نے کہا شام کو ایک پیالہ دودھ کا اور صبح کو ایک پیالہ دودھ کا اس میں قسم ہے میرے باپ کی میں بالکل بھوکا رہتا ہوں تب رسول اللہ ﷺ نے حلال کیا مردار کو اس کے لیے اس حال میں۔

تشریح:۔ مردار کی اضطرار کی حالت میں درست ہے۔ اضطرار کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اس لیے کہ ہر آدمی کی قوت اور ضعف میں یکساں تھوڑے ہی ہیں کوئی ایک دن کے فاقے سے مضطر ہو جاتا ہے کوئی تین دن تک بھی ضبط کر سکتا ہے۔

١٦٣-باب في الجمع بين لونين من الطعام *

۱۶۳۔ کئی قسم کے کھانے پکانا اور کھانا ایک وقت میں درست ہے

٤١٨-حدثنا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أخبرنا الفضل بن موسى عن حسين بن واقد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ وددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء ملبقة بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذه فجاء به فقال في أي شيء كان هذا قال في عكة ضب قال ارفعه *

۴۱۸۔ محمد بن عبدالعزیز' فضل بن موسیٰ' حسین بن واقد' ایوب' نافع ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید روٹی سفید گیہوں سمراء کی (سمراء ایک قسم کا بہتر گیہوں ہے) دودھ اور گھی میں نرم کی ہوئی مجھے بہت پیاری ہے اتنے میں قوم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کو تیار کر کے آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا یہ گھی کس برتن میں تھا عرض کیا گوہ کی مشک میں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اٹھاؤ۔

تشریح:۔ گوہ کے چمڑے کے مشک میں گھی رکھا تو آپ نے کراہت طبعی کے سبب سے فرمایا کہ اس کو اٹھاؤ اگر نجاست کے سبب سے فرماتے تو اس کو بہا دینے کو فرماتے اور لوگوں کو اس کے کھانے سے منع فرماتے۔

١٦٤-باب أكل الجبن *

۱۶۴۔ پنیر کھانے کا بیان

٤١٩-حدثنا يحيى بن موسى البلخي حدثنا إبراهيم بن عيينة عن عمرو بن منصور عن الشعبي عن ابن عمر قال أتي النبي ﷺ بجبنة في تبوك فدعا بسكين فسمى وقطع

۴۱۹۔ یحییٰ بن موسیٰ' ابراہیم' عمرو بن منصور' شعبی' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پنیر کی ٹکیا آئی تو آپ نے چھری منگائی اور بسم اللہ کہہ کر اس کو تراشا۔

١٦٥-باب في الخل *

۱۶۵۔ سرکے کا بیان

٤٢٠-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا معاوية بن هشام حدثنا سفيان عن محارب بن دثار عن جابر عن النبي ﷺ قال نعم الإدام الخل *

۴۲۰۔ عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ' سفیان' محارب' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا سالن سرکہ ہے (روٹی اس کے ساتھ کھا سکتے ہیں)

٤٢١-حدثنا أبو الوليد الطيالسي ومسلم بن إبراهيم قالا حدثنا المثنى بن سعيد عن طلحة بن نافع عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ قال نعم الإدام الخل *

۴۲۱۔ ابو الولید' الطیالسی اور مسلم بن ابراہیم' مثنیٰ بن سعید' طلحہ بن نافع' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا سالن سرکہ ہے۔

تشریح:۔ حضرت نے ایک بار گھر میں روٹی کے ساتھ سالن مانگا لوگوں نے کہا اور تو کچھ موجود نہیں سرکہ حاضر ہے حضرت نے اس کو مانگا اور آپ اس کو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے، سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول تو سرکہ کم خرچ ہے اس کے لیے زیادہ سامان درکار نہیں ایک بار بنا لیا مدت کو کفایت ہے دوسری یہ کہ سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کر دیتا ہے۔

١٦٦-باب في أكل الثوم *

۱۶۶۔ لہسن کھانے کا بیان

٤٢٢—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنَ الْبُقُولِ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِبَدْرٍ فَسَّرَهُ ابْنُ وَهْبٍ طَبَقٌ *

۴۲۲۔ احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عطاء' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے پھر آپ کے پاس ایک رکابی لائی گئی جس میں ساگ ہری ترکاری تھی تو آپ نے اس کی بو پائی اور اس کو پوچھا لوگوں نے جو کچھ اس میں ترکاریاں تھیں بیان کیں آپ نے فرمایا یہ فلاں شخص کو دے دو اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو اس نے جب دیکھا کہ آپ نہیں کھاتے تو برا جانا اس کے کھانے کو آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس شخص سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو سرگوشی نہیں کرتا (یعنی خداوند کریم سے یا ملائکہ سے یا اور مقدس ارواح سے اس وجہ سے نہیں کھا سکتا)

٤٢٣—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَشَدُّ ذَلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ أَفَتُحَرِّمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُوهُ وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هَذَا الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ *

۴۲۳۔ احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' بکر بن سوادہ' ابوالنجیب' ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر ہوا لہسن اور پیاز کا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اور ان سب میں زیادہ تیز لہسن ہے' کیا آپ اس کو حرام کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اس کو لیکن جو کھاوے وہ مسجد میں نہ آوے جب تک بو اس کی منہ سے جاتی نہ رہے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کچے لہسن یا پیاز کا کھانا حلال ہے لیکن اس کو کھا کر مسجدوں میں جانا کہ لوگوں کو اس کی بو سے تکلیف پہنچے مکروہ ہے۔

٤٢٤—حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا *

۴۲۴۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' عدی بن ثابت' زر بن حبیش' حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے' راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جس نے تھوکا قبلے کی طرف (نماز میں یا مسجد میں) تو قیامت کے دن اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا اور جو شخص اس بری سبزی کو کھاوے (یعنی لہسن یا پیاز یا گندنا) تو ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے (تین بار یہ ارشاد فرمایا)

٤٢٥—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ *

۴۲۵۔ احمد بن حنبل' یحییٰ' عبداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ مسجدوں میں نہ آوے (تاکہ لوگوں کو اس کی بو سے تکلیف نہ ہو)

٤٢٦—حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رِيحَ الثُّومِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا

۴۲۶۔ شیبان' ابو ہلال' حمید' ابو بردہ' مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں لہسن کھا کر مسجد میں آیا جہاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے ایک رکعت ہو چکی تھی جب میں مسجد کے اندر گیا' تو رسول اللہ ﷺ کو لہسن کی بو معلوم ہوئی رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ کر فرمایا جو اس درخت میں سے کھاوے تو وہ ہمارے پاس نہ آوے جب تک اس کی بو جاتی نہ رہے میں جب نماز پڑھ چکا تو

قَمِيصِ الصَّلَاةِ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلَى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا *

رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو قسم خدا کی اپنا ہاتھ مجھے دیجئے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کے اپنے کرتے کے اندر لیا سینے تک تو میرا سینہ بندھا ہوا نکلا آپ نے فرمایا تو معذور ہے۔

تشریح: سینہ بندھا ہوا نکلا یعنی مارے بھوک کے باندھ لیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ مغیرہ نے کہا میں مفلس ہوں بھوکا تھا مجھے لہسن ملی تو غنیمت جان کر اس کو کھا لیا۔ بعضوں نے کہا یہ مراد نہیں ہے بلکہ مغیرہ کے سینہ میں درد تھا یا کوئی عارضہ تھا اس وجہ سے انہوں نے لہسن کھایا تھا۔ آپ نے ان کو معذور کہا۔

٤٢٧ -حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ

۴۲۷۔ عباس' ابو عامر' خالد بن میسرہ' معاویہ بن قرة' ان کے والد قرة سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو درختوں سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ جو ان کو کھاوے' تو ہماری مسجد میں نہ آوے' اور پھر فرمایا کہ جب تمہیں ان کے کھانے کی ضرورت ہو تو ان کو پکا کر مار ڈالو مراد یہی پیاز اور لہسن ہیں۔

تشریح: یعنی بو کھو دو۔

٤٢٨ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَرِيكُ بْنُ حَنْبَلٍ *

۴۲۸۔ مسدد' ابو وکیع' ابو اسحاق' شریک' حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے کچا لہسن کھانے سے' مگر پکے ہوئے کا مضائقہ نہیں ابو داؤد کہتے ہیں کہ شریک کے والد کا نام حنبل تھا۔

٤٢٩ -حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ *

۴۲۹۔ ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) حیوۃ بن شریح' بقیۃ' بحیر' خالد' ابو زیاد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پیاز کھانے کے لیے پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا کھایا تو اس میں پیاز تھی (یعنی پکی ہوئی اور وہ منع نہیں ہے)

١٦٧ -بَاب فِي التَّمْرِ *

۱۶۷۔ کھجور کا بیان

٤٣٠ -حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ *

۴۳۰۔ ہارون' عمر بن حفص' ان کے والد' محمد بن ابی یحییٰ' یزید اعور' یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لے کر اس پر کھجور کو رکھا اور فرمایا کہ یہ سالن ہے' اس کا (یعنی کھجور بھی ایک سالن ہے)۔

٤٣١ -حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ *

۴۳۱۔ ولید' مروان' سلیمان' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں خرما نہیں اس کے لوگ بھوکے ہیں (ان کو آسودگی نہیں)

تشریح: یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا اس واسطے کہ ان کی غذا اکثر خرما تھی۔

١٦٨ -بَاب فِي تَفْتِيشِ التَّمْرِ الْمُسَوَّسِ عِنْدَ الْأَكْلِ

۱۶۸۔ کھاتے وقت کھجور کو دیکھتے جانا اور صاف کرتے جانا

٤٣٢ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ

۴۳۲۔ محمد بن عمرو بن جبلہ' سلم بن قتیبہ' ہمام' اسحاق بن عبداللہ' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پرانے کھجور

أنس بن مالك قال أتي النبي ﷺ بتمر عتيق فعحل يفتشه يخرج السوس منه

آپ ﷺ کے پاس پرانی کھجوریں آئیں تو آپ ان میں سے کیڑے چن چن کر نکالتے تھے

تشریح: معلوم ہوا کہ ایسی چیز کھانا حرام نہیں ہے۔

٤٣٣–حدثنا محمد بن كثير أخبرنا همام عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة أن النبي ﷺ كان يؤتى بالتمر فيه دود فذكر معناه *

۴۳۳۔ محمد بن کثیر، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں جن میں کیڑے تھے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح

١٦٩–باب الْإِقْرَان فِي التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ *

۱۶۹۔ دو دو تین تین کھجوریں ایک ایک بار میں اٹھا کر کھانا

٤٣٤–حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ

۴۳۴۔ واصل، ابن فضیل، ابواسحاق، جبلہ بن سحیم، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو دو کھجوریں کھانے سے مگر یہ کہ اپنے رفیق سے اذن چاہے (اگر وہ اجازت دے تو ایسا کرے)

١٧٠–بَاب فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ *

۱۷۰۔ دو قسم کے کھانوں کو ملا کر کھانے کا بیان

٤٣٥–حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ *

۴۳۵۔ حفص بن عمر، ابراہیم بن سعد، ان کے والد، عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ککڑی خرمے کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔

٤٣٦–حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا *

۴۳۶۔ سعید، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تربوز یا خربوزے کو گدر کھجور کے ساتھ کھاتے اور فرماتے اس کی گرمی یعنی خرمے کی اس کی سردی کے ساتھ ہم توڑتے ہیں اور اس کی سردی یعنی تربوز کی اس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں۔

٤٣٧–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ *

۴۳۷۔ محمد بن وزیر، ولید، ابن جابر، سلیم بن عامر، بسر کے دو لڑکوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے سو ہم نے مکھن اور کھجوریں آپ کے روبرو حاضر کیا اور آپ کو مکھن اور کھجور بہت پیارا تھا (کیونکہ بہت لذیذ اور مقوی ہوتا ہے)

١٧١–بَاب الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ *

۱۷۱۔ اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے برتنوں میں کھانا کیسا ہے؟

٤٣٨–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَإِسْمَعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ *

۴۳۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ اور اسماعیل، برد بن سنان، عطاء، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں ہم جہاد کیا کرتے اور ہم کو مشرکوں کے برتن ملتے تو ہم ان سے پیتے اور ان کو کام میں لاتے تو اس پر کچھ عیب آپ نہیں کرتے (جب مشرکوں کے برتن درست ہوتے تو اہل کتاب کے ضرور درست ہوں گے)

٤٣٩–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا

عبد الله بن العلاء بن زبر عن أبي عبيد الله مسلم بن مشكم عن أبي ثعلبة الخشني أنه سأل رسول الله ﷺ قال إنا نجاور أهل الكتاب وهم يطبخون في قدورهم الخنزير ويشربون في آنيتهم الخمر فقال رسول الله ﷺ إن وجدتم غيرها فكلوا فيها واشربوا وإن لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء وكلوا واشربوا *

۴۳۹۔ نصر بن عاصم‘ محمد بن شعیب‘ عبداللہ بن علاء‘ ابو عبیداللہ‘ ابو ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم اہل کتاب کے پڑوس میں ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں سور کا گوشت پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تمہیں ان کے سوائے اور برتن ملیں تو تم ان میں کھاؤ پیو اور جو سوائے ان کے اور برتن نہ ملیں تو تم ان برتنوں کو دھو پانی سے پھر ان میں کھاؤ اور پیو (جب معلوم ہو جاوے کہ اس برتن میں شراب یا سور کا گوشت تھا تو وہ نجس ہو گیا بن دھوئے پاک نہیں ہو سکتا)

١٧٢-باب في دواب البحر *

۱۷۲۔ سمندر کے جانور کھانا درست ہے

٤٤٠-حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا زهير حدثنا أبو الزبير عن جابر قال بعثنا رسول الله ﷺ وأمّر علينا أبا عبيدة بن الجراح نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا من تمر لم نجد له غيره فكان أبو عبيدة يعطينا تمرة تمرة كنا نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا إلى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا كهيئة الكثيب الضخم فأتيناه فإذا هو دابة تدعى العنبر فقال أبو عبيدة ميتة ولا تحل لنا ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله ﷺ وفي سبيل الله وقد اضطررتم إليه فكلوا فأقمنا عليه شهرا ونحن ثلاث مائة حتى سمنا فلما قدمنا إلى رسول الله ﷺ ذكرنا ذلك له فقال هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا منه فأرسلنا منه إلى رسول الله ﷺ فأكل *

۴۴۰۔ عبداللہ بن محمد‘ زہیر‘ ابو الزبیر‘ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو عبیدہ کو ہم پر امیر کر کے ہم کو روانہ کیا قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کیلئے اور ایک تھیلہ کھجور کا راہ کے توشہ کے لیے ساتھ کر دیا اور کچھ ہمارے پاس نہ تھا تو ابو عبیدہ ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور دیا کرتے ہم اس کو اس طرح چوستے جس طرح لڑکا چوستا ہے پھر پانی پی لیتے وہ سارے دن کو رات تک کفایت کرتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے پھر پانی میں تر کر کے اس کو کھاتے یہاں تک کہ ہم سمندر کے کنارے پہنچے‘ تو ایک ٹیلہ سا ریت کا معلوم ہوا جب اس کے قریب آئے تو وہ ایک جانور تھا جس کو عنبرہ کہتے ہیں (وہ ایک قسم کی مچھلی ہے جس کی کھال سے ڈھال بنائی جاتی ہے اور عنبر اس کے پیٹ ہوتے ہیں) ابو عبیدہ نے کہا یہ میتہ ہے یعنی مردار ہے اور وہ حلال نہیں ہے پھر کہا نہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ نکلے ہیں اور تم لاچار ہو گئے ہو تو کھاؤ اس کو جابرؓ نے کہا ہم وہاں ایک مہینے تک ٹھہرے رہے اور لشکر میں سب تین سو آدمی تھے اسی کو کھایا کرتے یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے جب آنحضرت ﷺ کے پاس لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا رزق تھا تمہارا جو اللہ نے تمہارے لیے بھیجا تھا اب کچھ گوشت اس کا تمہارے پاس باقی ہے تو وہ ہم بھی کھاویں تو ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے کھایا

تشریح:۔ امام مالک کے نزدیک دریا کے سب جانور درست ہیں اور اسی طرح امام شافعی کے نزدیک ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور سب جانور نادرست ہیں اور امام احمد کے نزدیک جس کو عرب کے لوگ طیب سمجھیں وہ حلال ہے اور جس کو خبیث سمجھیں وہ حرام ہے واللہ اعلم۔

١٧٣-باب في الفأرة تقع في السمن *

۱۷۳۔ چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے

٤٤١ - حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا سُفيانُ حدّثنا الزُّهريُّ عنْ عُبيْد اللّه بن عبد اللّه عن ابن عبّاس عنْ ميْمُونة أنّ فأْرةً وقعتْ في سمْن فأُخْبر النّبيُّ ﷺ فقال ألْقُوا ما حوْلها وكُلُوا *

۴۴۱۔ مسدد' سفیان' زہری' عبیداللہ' ابن عباسؓ' حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ گھی میں چوہا گر پڑا تو رسول اللہ ﷺ کو خبر کی تو آپ نے فرمایا چوہے کے آس پاس کے گھی کو پھینک کر باقی کو کھاؤ (یہ جب ہے کہ گھی جما ہوا ہو)۔

٤٤٢ - حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ والْحسنُ بْنُ عليٍّ واللّفْظُ للْحسن قالا حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخْبرنا معْمرٌ عن الزُّهْريِّ عنْ سعيد بْن الْمُسيّب عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ إذا وقعت الْفأْرةُ في السّمْن فإنْ كان جامدًا فألْقُوها وما حوْلها وإنْ كان مائعًا فلا تقْربُوهُ قال الْحسنُ قال عبْدُ الرّزّاق وربّما حدّث به معْمرٌ عن الزُّهْريِّ عنْ عُبيْد اللّه بْن عبْد اللّه عن ابْن عبّاسٍ عنْ ميْمُونة عن النّبيِّ ﷺ

۴۴۲۔ احمد بن صالح اور حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن مسیب' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب گھی میں چوہا گرے تو گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہے کو اور اس کے گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اس کے پاس نہ جاؤ حسن نے کہا کہ عبدالرزاق نے فرمایا کہ اکثر اس حدیث کو معمر نے بواسطہ زہری' عبیداللہ' ابن عباسؓ' میمونہ' رسول اللہ ﷺ سے (یعنی مرفوعاً روایت کیا ہے)۔

تشریح:۔ یعنی اس کو استعمال میں نہ لاؤ نہ اس کو بیچو اور نہ اس سے چراغ وغیرہ روشن کرو یہی حکم تیل میں ہے بعضوں نے کہا اس سے نفع اٹھانا درست ہے مثلاً کشتیوں میں لگانا چراغ روشن کرنا امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا مسجد میں اس کی روشنی درست نہیں ہے۔ (علامہ)

٤٤٣ - حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخْبرنا عبْدُ الرّحْمن بْنُ بُوذوْيْه عنْ معْمرٍ عن الزُّهْريِّ عنْ عُبيْد اللّه بْن عبْد اللّه عن ابْن عبّاسٍ عنْ ميْمُونة عن النّبيِّ ﷺ بمثْل حديث الزُّهْريِّ عن ابْن الْمُسيّب *

۴۴۳۔ احمد بن صالح' عبدالرزاق' عبدالرحمٰن بن بوذویہ' معمر' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ' ابن عباسؓ' میمونہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٧٤ - باب في الذُّباب يقعُ في الطّعام *

۱۷۴۔ مکھی کھانے میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہئے؟

٤٤٤ - حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبلٍ حدّثنا بشْرٌ يعْني ابْن الْمُفضّل عن ابْن عجْلان عنْ سعيدٍ الْمقْبُريِّ عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ إذا وقع الذُّبابُ في إناء أحدكُمْ فامْقُلُوهُ فإنّ في أحد جناحيْه داءً وفي الْآخر شفاءً وإنّهُ يتّقي بجناحه الّذي فيه الدّاءُ فلْيغْمسْهُ كُلّهُ *

۴۴۴۔ احمد بن حنبل' بشر' ابن عجلان' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کے برتن میں مکھی گرے تو ڈبو دو اس کو کیوں کہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے بازو میں شفا ہے مقرر وہ ڈالتی ہے اپنے بازو کو جس میں بیماری ہے تو چاہئے اس سب کو غوطہ دے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کا حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

١٧٥ - باب في اللُّقْمة تسْقُطُ *

۱۷۵۔ نوالہ کھاتے میں اگر ہاتھ سے گر پڑے تو کیا کرنا چاہئے

٤٤٥ - حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ ثابتٍ عنْ أنس بْن مالكٍ أنّ رسُول اللّه ﷺ كان إذا أكل طعامًا لعق أصابعهُ الثّلاث وقال إذا سقطتْ لُقْمةُ أحدكُمْ فلْيُمطْ عنْها الْأذى ولْيأْكُلْها ولا يدعْها للشّيْطان وأمرنا أنْ نسْلُت الصّحْفة وقال إنّ أحدكُمْ لا يدْري في أيِّ طعامه يُباركُ لهُ *

۴۴۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' ثابت' انس بن مالکؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھا چکتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہئے کہ اس پر سے گرد و غبار کو دور کرے اس کو کھائے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا ہم کو پیالہ یا رکابی صاف کرنے کا اور آپ فرماتے تم میں کوئی نہیں

جانتا ہے کہ کون سے کھانے میں اس کے لئے برکت ہے۔

تشریح: ... ناحق ضائع کرنے اور انگلیوں کو چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے اور برکت کی امید علاوہ ہے۔

١٧٦–باب في الْخَادِمِ يأْكُلُ مع الْمَوْلَى *

۱۷۶۔ نوکر اور غلام کو اپنے ساتھ کھلانا بہتر ہے!

٤٤٦–حدّثنا الْقَعْنَبِيُّ حدّثنا داوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يسارٍ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذا صنَع لأحدِكُمْ خادِمُهُ طعامًا ثُمَّ جاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَأْكُلَ فإِنْ كانَ الطَّعامُ مَشْفُوهًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أوْ أُكْلَتَيْنِ *

۴۴۶۔ قعنبی' داؤد' موسیٰ بن یسار' ابوہریرۃؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے لیے اس کا خدمت گار کھانا تیار کرے پھر کھانا لے کر آوے اور وہ اٹھا چکا ہے گرمی اس کی اور دھواں اس کا' تو چاہئیے کہ اپنے ساتھ اس کو بٹھا کر کھاوے اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک لقمہ یا دو لقمے دے دے۔

١٧٧–بَاب فِي الْمِنْدِيلِ *

۱۷۷۔ رومال سے کب ہاتھ پونچھے

٤٤٧–حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا *

۴۴۷۔ مسدد' یحییٰ' ابن جریج' عطاء' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک کہ اپنی انگلیوں کو نہ چاٹے یا کسی اور کو نہ چٹوا دے یعنی صاف کر لے۔

٤٤٨–حدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا

۴۴۸۔ نفیلی' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' عبدالرحمٰن بن سعد' ابن کعب' کعب بن مالکؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے اور اپنے ہاتھ کو نہ پونچھتے جب تک اس کو چاٹ نہ لیتے

١٧٨–بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ *

۱۷۸۔ کھانا کھا کر کیا دعا پڑھنا چاہئیے؟

٤٤٩–حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا *

۴۴۹۔ مسدد' یحییٰ' ثور' خالد بن معدان' ابوامامہؓ سے روایت ہے' کہ جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ خدا کا شکر ہے بہت ستھرا با برکت شکر نہ ایسا شکر جو ایک بار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو حمد کے لائق (یہ دعا بعد دستر خوان کے اٹھنے کے پڑھنا سنت ہے)

٤٥٠–حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

۴۵۰۔ محمد بن علاء' سفیان' ابوہاشم' اسماعیل بن رباح' ان کے والد' کوئی دوسرا' ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فراغت پاتے تو فرماتے سب شکر اللہ کو ہے' جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کیا ہم کو حکم برداروں اور تابعداروں میں سے (یعنی مسلمانوں سے نہ کافروں اور سرکشوں میں سے)

٤٥١–حدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ

۴۵۱۔ احمد بن صالح' ابن وہب' سعید بن ابی ایوب' ابوعقیل' ابو عبدالرحمٰن' ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو فرماتے سب شکر اللہ جل جلالہ کو ہے جس نے

اللّه ﷺ إذا أكل أو شرب قال الحمد لله الذي أطعم وسقى وسوغه وجعل له مخرجا *

کھلایا اور پلایا اور اس کو رچایا پچایا اور اس کے لیے نکلنے کی راہ (یعنی پیشاب یاپاخانہ سے) بنائی۔

۱۷۹ –باب فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنَ الطَّعَامِ *

۱۷۹۔ کھانا کھا کر ہاتھ اچھی طرح صاف کر کے دھووے

٤٥٢ –حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من نام وفي يده غمر ولم يغسله فأصابه شيء فلا يلومن إلا نفسه *

۴۵۲۔ احمد بن یونس' زہیر' سہیل' ان کے والد' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سو جاوے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو اور نہ دھووے اس کو پھر اس کو کچھ نقصان پہنچے تو اپنے آپ کو برا کہے' (یعنی کسی کا کیا قصور اپنا ہی قصور ہے کہ ہاتھ اچھی طرح دھو کر نہ سویا)

۱۸۰ –باب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ*

۱۸۰۔ کھانا کھا کر کھانا کھلانے والے کے واسطے دعا کرنا

٤٥٣ –حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوْا لَهُ فَذَلِكَ إِثَابَتُهُ *

۴۵۳۔ محمد بن بشار' ابو احمد' سفیان' یزید بن ابی خالد' ایک آدمی' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ابو الہیثم بن تیہان نے رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور آپ کے اصحاب کو بھی بلایا جب سب کھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اپنے بھائی کو اس کا عوض دو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا عوض کیا ہے آپ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی کے گھر جاوے اور کھانا کھاوے اور پانی پیوے پھر اس کے واسطے دعا کرے تو یہی اس کا عوض ہو گیا (دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ دعا کی! "یا اللہ کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا")

٤٥٤ –حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ *

۴۵۴۔ مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' ثابت' حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سعد بن عبادہ کے پاس آئے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لے کر آئے رسول اللہ ﷺ نے کھایا بعد اس کے فرمایا روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاویں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

۱۸۱ —بَاب مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ *

۱۸۱۔ جن جانوروں کی حرمت قرآن و حدیث میں نہیں ہے

٤٥٥ –حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيكٍ الْمَكِّيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وما حرم فهو حرامٌ وما سكت عنه فهو عفوٌ وتلا (

۴۵۵۔ محمد بن داؤد' محمد بن شریک' عمرو بن دینار' ابوالشعثاء' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے لوگ بعض چیزیں کھاتے تھے اور بعض کو برا جان کر چھوڑ دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا' اور آپ پر قرآن پاک نازل کیا' حلال کو حلال اور حرام کو حرام کیا' لہذا جو اس نے حلال کیا وہ حلال اور جو حرام کیا وہ حرام ہے' اور جس سے سکوت فرمایا تو وہ معاف ہے اس کے بعد آپ

قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا) إلى آخر الْآية *

نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اے محمد ﷺ آپ فرما دیجئے میں وحی شدہ چیزوں میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا سوائے مردار بہتے ہوئے خون سور کے گوشت کے کیونکہ وہ ناپاک ہے اور اس جانور کے جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے۔

٤٥٦ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَ هُمْ رَجُلٌ مَجْنُوْنٌ مُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ نُدَاوِيْهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطُوْنِيْ مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هٰذَا وَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ

۴۵۶۔ مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' خارجہ بن صلت' ان کے چچا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر اسلام لائے جب آپ کے پاس سے واپس چلے تو راستہ میں ایک قوم پڑی جن میں ایک پاگل آدمی زنجیروں میں بندھا ہوا پڑا تھا اس پاگل کے ولی وارثوں نے کہا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ تمہارے آقا (نبی ﷺ) بھلائی ہی بھلائی لے کر آئے ہیں تو کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے اس پاگل کا علاج کر دیں' میں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کی اور وہ اچھا ہو گیا' ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں' میں نے نبی ﷺ کے پاس آکر یہ واقعہ بتایا آپ نے فرمایا سورہ فاتحہ کے علاوہ اور تو کچھ نہیں پڑھا تھا' میں نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا لو یہ بکریاں لے لو قسم ہے لوگ تو جادو ٹونے کر کے کھاتے ہیں جو باطل ہے' تم نے تو ایک حق اور سچی چیز کو پڑھ کو دم کیا تھا۔

٤٥٧ – حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَاءً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ آخِرُ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ

۴۵۷۔ عبیداللہ' ان کے والد' شعبہ' عبداللہ' خارجہ بن صلت' ان کے چچا نے فرمایا کہ تین دن تک صبح و شام فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرتے رہے جب پڑھ چکتے تو تھوک منہ میں جمع کر کے تھتکار دیتے وہ اس سے بالکل اچھا ہو گیا' جیسے رسی سے کھل گیا ہو تو ان لوگوں نے بکریاں دیں' یہ نبی ﷺ کے پاس آئے' اور پہلی حدیث کی طرح روایت کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الطب *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

دوا اور علاج کا بیان شروع ہوا

١٨٢ -باب في الرجل يتداوى *

٤٥٨ -حدثنا حفص بن عمر النمري حدثنا شعبة عن زياد بن علاقة عن أسامة بن شريك قال أتيت النبي ﷺ وأصحابه كأنما على رءوسهم الطير فسلمت ثم قعدت فجاء الأعراب من ها هنا وها هنا فقالوا يا رسول الله أنتداوى فقال تداووا فإن الله عز وجل لم يضع داءً إلا وضع له دواءً غير داء واحد الهرم *

۱۸۲۔ دوا اور علاج کرنا کیسا ہے؟

۴۵۸۔ حفص بن عمر، شعبہ، زیاد، اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ کے اصحاب اس طرح بیٹھے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے ہیں (یعنی چپ چاپ کمال ادب سے) تو میں نے سلام کیا اور بیٹھا اتنے میں عرب لوگ ادھر ادھر سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھلا ہم دوا کریں (یعنی دوا کریں یا توکل کریں) آپ نے فرمایا تم دوا کرو اس کے لیے کہ اللہ جل جلالہ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی کہ اس کے لیے دوا نہ ہو سوا ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا (یعنی بڑھاپا رفع نہیں ہو سکتا ضرور ایک نہ ایک روز موت آوے گی)

١٨٣ -بَاب فِي الْحِمْيَةِ *

٤٥٩ -حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ*

۱۸۳۔ پرہیز کرنے کا بیان

۴۵۹۔ ہارون، ابو داؤد، فلیح، سلیمان، ایوب، یعقوب، ام منذر بنت قیس انصاریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور آپ کے ساتھ علیؓ تھے، لیکن علی نقیہ تھے (یعنی بیماری سے ابھی چنگے ہوئے تھے تو ضعف اس کا باقی تھا) اور ہمارے پاس کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر ان کو کھانے لگے اور علی بھی کھڑے ہوئے کھانے کے لیے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہنا شروع کیا باز آؤ کھانے تم ابھی نقیہ ہو یہاں تک کہ علیؓ رک گئے ام منذر نے کہا میں نے جو اور چقندر پکائے تھے تو میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی اس میں سے کھاؤ یہ مفید ہے تم کو۔

تشریح :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا اور علاج میں جن چیزوں سے طبیب منع کرے ان سے پرہیز کرنا بہتر ہے، بد پرہیزی سے دوا کا فائدہ جاتا رہتا ہے اور مرض عود کر آتا ہے۔

١٨٤ -بَاب فِي الْحِجَامَةِ *

٤٦٠ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ *

٤٦١ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي

۱۸۴۔ پچھنے لگانے کا بیان

۴۶۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری سب دواؤں میں کوئی بہتر دواء ہے تو وہ حجامت (یعنی پچھنے لگانا) ہے۔

۴۶۱۔ محمد بن وزیر، یحییٰ، عبدالرحمن بن ابی موال، فائد، عبیداللہ بن علی

ابْن حسّان حدّثنا عبْدُ الرّحْمن بْنُ أبي الْموالي حدّثنا فائدٌ مولى عُبيْد اللّه بْن عليّ بْن أبي رافع عنْ موْلاهُ عُبيْد اللّه بْن عليّ بْن أبي رافع عنْ جدّته سلْمى خادم رسُول اللّه ﷺ قالتْ ما كان أحدٌ يشْتكي إلى رسُول اللّه ﷺ وجعًا في رأْسه إلّا قال احْتجمْ ولا وجعًا في رجْليْه إلّا قال اخْضبْهُما *

بن ابی رافع ان کی دادی سلمی سے روایت ہے کہ جو خادمہ رسول اللہ ﷺ کی تھیں کہ کوئی اپنے سر کے درد کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لاتا مگر آپ اس کو سینگی لگانے کو فرماتے اور جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس پیروں کے درد کی شکایت لاتا آپ اس کو خضاب لگانے کو فرماتے (یعنی مہندی کا)

۱۸۵ – باب في موْضع الْحجامة *

۱۸۵۔ پچھنے کس مقام پر لگاوے؟

۴۶۲ – حدّثنا عبْدُ الرّحْمن بْنُ إبْراهيم الدّمشْقيُّ وكثيرُ بْنُ عُبيْدٍ قالا حدّثنا الْوليدُ عن ابْن ثوْبان عنْ أبيه عنْ أبي كبْشة الْأنْماريّ قال كثيرٌ إنّهُ حدّثهُ أنّ النّبيّ ﷺ كان يحْتجمُ على هامته وبيْن كتفيْه وهُو يقُولُ منْ أهْراق منْ هذه الدّماء فلا يضُرُّهُ أنْ لا يتداوى بشيْءٍ لشيْءٍ *

۴۶۲۔ عبدالرحمن اور کثیر' ولید' ابن ثوبان' ان کے والد' ابوکبشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سینگی کھچواتے اپنے فرق سر پر (سر میں بالوں کے بیچ میں جو راہ نکالتے ہیں اس کو فرق کہتے ہیں) اور دونوں مونڈھوں کے درمیان اور آپ فرماتے جو کوئی ان جگہوں کا خون نکالے سو اس کو کسی بیماری کے لیے کوئی دوا نہ کرنا ضرر نہیں کرتا۔

۴۶۳ – حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا جريرٌ يعْني ابْن حازمٍ حدّثنا قتادةُ عنْ أنسٍ أنّ النّبيّ ﷺ احْتجم ثلاثًا في الْأخْدعيْن والْكاهل قال معْمرٌ احْتجمْتُ فذهب عقْلي حتّى كُنْتُ أُلقّنُ فاتحة الْكتاب في صلاتي وكان احْتجم على هامته

۴۶۳۔ مسلم' جریر' قتادہ' انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور اخدعین (گردن کے دونوں طرف جو دو رگ ہیں ان کو اخدعین بولتے ہیں جن کو ہندی میں گردن کا پٹھا بولتے ہیں) کے بیچ میں تین سینگی کھچوائے' معمر نے کہا میں نے پچھنے لگائے چندیا پر تو میری عقل جاتی رہی یہاں تک کہ سورہ فاتحہ نماز میں لوگوں کے بتانے سے پڑھتا۔

۱۸۶ – باب متى تُسْتحبُّ الْحجامةُ *

۱۸۶۔ پچھنے کن تاریخوں میں لگانا مستحب ہے؟

۴۶۴ – حدّثنا أبُو توْبة الرّبيعُ بْنُ نافعٍ حدّثنا سعيدُ بْنُ عبْد الرّحْمن الْجُمحيُّ عنْ سُهيْلٍ عنْ أبيه عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ منْ احْتجم لسبْع عشْرة وتسْع عشْرة وإحْدى وعشْرين كان شفاءً منْ كُلّ داءٍ *

۴۶۴۔ ابو توبہ ربیع بن نافع' سعید بن عبدالرحمن' سہیل' ان کے والد' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سینگی کھچوائی سترہویں اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ میں تو اس کے لیے ہر بیماری سے وہ شفا ہوگی (کیونکہ یہ دن قمری مہینے کے وسط میں ہیں خون ان دنوں میں اعتدال کی حالت پر ہوگا)

۴۶۵ – حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل أخْبرني أبُو بكْرة بكّارُ بْنُ عبْد الْعزيز أخْبرتْني عمّتي كبْشةُ بنْتُ أبي بكْرة وقال غيْرُ مُوسى كيِّسةُ بنْتُ أبي بكْرة أنّ أباها كان ينْهى أهْلهُ عن الْحجامة يوْم الثُّلاثاء ويزْعُمُ عنْ رسُول اللّه ﷺ أنّ يوْم الثُّلاثاء يوْمُ الدّم وفيه ساعةٌ لا يرْقأُ *

۴۶۵۔ موسیٰ بن اسماعیل' ابو بکرہ' ان کی پھوپھی کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اس کا باپ اپنے گھر کے لوگوں کو منگل کے دن سینگی کھچوانے سے منع کرتا اور رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتا کہ منگل کا دن لہو کا ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں خون ٹھہرتا نہیں

تشریح:۔ یعنی منگل کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اسمیں خون چلنے پھرنے سے باز نہیں رہتا' اگر وہ ساعت موافق پڑ جاوے تو نوبت ہلاکت کی پہنچے۔

۱۸۷ – باب في قطْع الْعرْق وموْضع الْحجْم

۱۸۷۔ رگ کاٹنا (یعنی فصد لینا) اور پچھنے لگانے کی جگہ کا بیان

تشریح: یعنی منگل کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں خون چلنے پھرنے سے باز نہیں رہتا اگر وہ ساعت موافق پڑ جاوے تو نوبت موت تک پہنچے۔

٤٦٦-حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ سُليْمان الْأنْباريُّ حدَّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعمش عن أبي سُفْيان عن جابر قال بعث النّبيُّ ﷺ إلى أبي طبيبًا فقطع منْهُ عرْقًا *

۴۶۶۔ محمد بن سلیمان ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک طبیب کو ابی بن کعب کی طرف بھیجا، سو طبیب نے ایک رگ ان کی کاٹ ڈالی۔

٤٦٧-حدَّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدَّثنا هشامٌ عنْ أبي الزُّبيْر عنْ جابرٍ أنَّ رسُول اللّه ﷺ احْتجم على وركه منْ وثْءٍ كان به *

۴۶۷۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، ابو الزبیر، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ورک (سرین) پر سینگی کھچوائی درد کی وجہ سے

١٨٨-بَاب فِي الْكَيِّ *

۱۸۸۔ داغ دینے کا بیان

٤٦٨-حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَ وَلَا أَنْجَحْنَ *

۴۶۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، مطرف، عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داغ دینے سے منع کیا ہم نے داغ لگوایا لیکن ہم کو اس نے تو کچھ فائدہ نہ دیا نہ کام آیا۔

٤٦٩-حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمِيَّتِهِ *

۴۶۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابو الزبیر، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذؓ کو داغ دیا ایک زخم کی وجہ سے (معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت داغ دینا درست ہے)

١٨٩-بَاب فِي السَّعُوطِ *

۱۸۹۔ ناک میں دوا ڈالنے کا بیان

٤٧٠-حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَطَ *

۴۷۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، احمد، وہیب، عبید اللہ بن طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ناک میں دوا ڈالی۔

١٩٠-بَاب فِي النُّشْرَةِ *

۱۹۰۔ نشرہ (جو ایک منتر ہے شیطانوں کے نام کا) کی ممانعت

٤٧١-حدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ *

۴۷۱۔ احمد بن حنبل، عبد الرزاق، عقیل، وہب بن منبہ، جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے نشرہ (ایک قسم کا منتر ہے) کرنے کو پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہے۔

١٩١-بَاب فِي التِّرْيَاقِ *

۱۹۱۔ تریاق جو زہر کی سمیت کو رفع کرتا ہے اس کا بیان

٤٧٢-حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التِّرْيَاقَ *

۴۷۲۔ عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن یزید، عبد الرحمن بن رافع، عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں خوف و اندیشہ نہیں رکھتا اور پرواہ نہیں کرتا اگر میں تریاق پی لوں یا گنڈا لٹکا لوں یا خواہش نفسانی کے اشعار کہوں[1] ابو داؤد نے کہا یہ خاص تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور تریاق کھانے کی اجازت دی ہے ایک قوم نے

تشریح :۔ ۱ یعنی اگر مجھ سے اس قسم کے کام صادر ہوں تو میں بھی اسی قسم کے لوگوں میں سے ہو جاؤں جو خوف واندیشہ نہیں کرتے خلاف شرع کام کرنے سے جو جی میں آتا ہے کرتے ہیں۔

۲ یعنی [illegible] تریاق کے استعمال میں قباحت نہیں

۱۹۲-باب في الأدوية المكروهة

۱۹۲۔ جن دواؤں کا استعمال مکروہ ہے ان کا بیان

٤٧٣-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُبادة الواسطيُّ حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون أخبرنا إسْمعيلُ بْنُ عيّاش عَنْ ثعْلبة بْن مُسْلم عَنْ أبي عِمْران الْأنْصاريّ عَنْ أُمّ الدّرْداء عَنْ أبي الدّرْداء قال قال رسُولُ اللّٰه ﷺ إنّ اللّٰه أنْزل الدّاء والدّواء وجعل لكُلّ داءٍ دواءً فتداووْا ولا تداووْا بحرامٍ *

۴۷۳۔ محمد بن عبادہ' یزید بن ہارون' اسماعیل بن عیاش' ثعلبہ بن مسلم' ابو عمران' ام درداء' ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بیماری اور دوا دونوں اتارے اور ہر ایک بیماری کے لیے دوا ٹھہرائی سو تم دوا کرو' مگر حرام چیز سے دوا نہ کرو۔

تشریح :۔ یعنی دوا کر کے یوں جانو کہ شفا اللہ دے گا تو صحت ہو گی۔

٤٧٤-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثيرٍ أخبرنا سُفْيانُ عن ابْن أبي ذئْبٍ عنْ سعيدِ بْن خالدٍ عنْ سعيدِ بْن الْمُسيّب عنْ عبْد الرّحْمن بْن عُثْمان أنّ طبيبًا سأل النّبيّ ﷺ عنْ ضفْدعٍ يجْعلُها في دواءٍ فنهاهُ النّبيُّ ﷺ عنْ قتْلها *

۴۷۴۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابن ابی ذئب' سعید بن خالد' سعید بن مسیب' عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک حکیم نے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے لیے پوچھا' تو رسول اللہ ﷺ نے مینڈک کے قتل کرنے سے منع فرمایا (کیوں کہ وہ حرام ہے پھر بے کار اس کے قتل سے کیا فائدہ)

٤٧٥-حدّثنا هارُونُ بْنُ عبْد اللّٰه حدّثنا مُحمّدُبْنُ بشْرٍ حدّثنا يُونُسُ بْنُ أبي إسْحق عنْ مُجاهدٍ عنْ أبي هُريْرة قال نهى رسُولُ اللّٰه ﷺ عن الدّواء الْخبيث *

۴۷۵۔ ہارون' عبداللہ' محمد بن بشر' یونس بن ابی اسحاق' مجاہد' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے (یعنی نجس یا حرام سے مثل پیشاب یا شراب کی)

٤٧٦-حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبلٍ حدّثنا أبُو مُعاوية حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبي صالحٍ عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّٰه ﷺ منْ حسا سُمًّا فسُمُّهُ في يده يتحسّاهُ في نار جهنّم خالدًا مُخلّدًا فيها أبدًا *

۴۷۶۔ احمد بن حنبل' ابو معاویہ' اعمش' ابو صالح' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص زہر پیوے گا تو قیامت کے دن وہی زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کے انگار میں اس کو پیا کرے گا ہمیشہ ہمیشہ کبھی نہ نکلے گا۔

تشریح :۔ جب وہ خود کشی کو حلال اور عمدہ جانتا ہو گا اور جان کر ایسا فعل کیا ہو

٤٧٧-حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا شُعْبةُ عنْ سماكٍ عنْ علْقمة بْن وائلٍ عنْ أبيه ذكر طارقُ بْنُ سُويْدٍ أوْ سُويْدُ بْنُ طارقٍ سأل النّبيّ ﷺ عن الْخمْر فنهاهُ ثُمّ سألهُ فنهاهُ فقال لهُ يا نبيّ اللّٰه إنّها دواءٌ قال النّبيُّ ﷺ لا ولكنّها داءٌ *

۴۷۷۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ' علقمہ بن وائل' ان کے والد وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ' طارق بن سوید نے یا سوید بن طارق نے رسول اللہ ﷺ سے شراب پینے کے لیے پوچھا سو آپ نے اس کو منع فرمایا تو اس نے عرض کیا اے نبی اللہ کے وہ تو دوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوا تو نہیں وہ بیماری ہے۔

تشریح :۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور جو اس قسم کی حرام اور نجس دوا ہو اس کو استعمال میں نہ لانا چاہیے۔

۱۹٤-باب في تمْرة الْعجْوة *

۱۹۳۔ عجوہ (ایک عمدہ کھجور ہے) کی فضیلت

٤٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ *

۴۷۸۔ اسحاق بن اسماعیل سفیان ابن ابی نجیح مجاہد سعدؓ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میرے پوچھنے کو آئے اور اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک میرے دل تک پہنچی پھر آپ نے فرمایا تیرے دل میں بیماری ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس جو قبیلہ ثقیف میں سے ہے وہ دوا علاج کرتا ہے اس کو چاہیئے سات کھجوریں مدینے کی عجوہ کھجوروں میں سے لے کر ان کو کوٹ ڈالے گٹھلیوں سمیت پھر ان کا لدود بنا کر تیرے منہ میں ڈالے۔

تشریح:۔ لدود اس دوا کو کہتے ہیں جو مریض کے منہ میں ڈالی جاتی ہے، ہر چند رسول اللہ ﷺ کو ان کا معالجہ معلوم تھا مگر طبیب کی طرف رجوع کرنے کو فرمایا تا کہ اس کی بھی رائے لی جائے اور مریض نہ گھبرائے۔

٤٧٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ *

۴۷۹۔ عثمان بن ابی شیبہ ابو اسامہ ہاشم عامر بن سعد ان کے والد سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی فجر کو عجوہ سات کھجور ناشتہ کرے اس کو اس روز جادو اور زہر کچھ ضرر نہ کرے گا۔

تشریح:۔ مدینے میں ایک بہتر قسم کی کھجور ہے سیاہ رنگ اور کہتے ہیں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ کی اس کی اصل ہے۔

١٩٤ - بَاب فِي الْعِلَاقِ *

۱۹۴۔ انگلی سے حلق دبانا بچوں کا

٤٨٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ *

۴۸۰۔ مسدد اور حامد سفیان زہری عبید اللہ بن عبد اللہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس میں اپنے بچے لے کر آئی میں نے اس کا حلق دبایا تھا عذرہ کی وجہ سے (عذرہ ایک بیماری ہے جو بچوں کو اکثر گرمی کے موسم میں ہو جاتی ہے درد ہوتا ہے یا ورم حلق میں) آپ نے فرمایا تم اپنے لڑکوں کے حلق کو کس لیے دباتی ہو اس بیماری میں بلکہ اپنے لڑکوں کے لیے تم اس عود ہندی کو لازم کر لو اس لیے کہ اس میں سات شفا ہیں (یعنی سات بیماریوں کے لیے شفا ہے) ذات الجنب بھی اس سے جاتا رہتا ہے ناک کی راہ سے ڈالا جائے عذرہ میں اور لدود بنا کر دیا جائے ذات الجنب میں ابو داؤد کہتے ہیں کہ عود سے مراد قسط ہے

تشریح:۔ ذات الجنب ایک ورم حار ہوتا ہے نواحی صدر میں اکثر ہلاک کر دیتا ہے۔

١٩٥ - بَاب فِي الْأَمْرِ بِالْكُحْلِ *

۱۹۵۔ سرمہ لگانے کا حکم اور اس کے فوائد کا بیان

٤٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۴۸۱۔ احمد بن یونس زہیر عبد اللہ سعید بن جبیر ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو اس

قال رسولُ اللهِ ﷺ البسوا من ثيابكُم البياضَ فإنّها مِنْ خيرِ ثيابكُم و كفّنوا فيها موتاكُمْ وإنّ خيرَ أكحالِكُمُ الْإثمِدُ يجلُو الْبصرَ وينبتُ الشّعرَ *

لیے کہ وہ تمہارا بہتر کپڑا سب کپڑوں میں ہے اور اپنے مردوں کو اس میں کفنایا کرو اور تمہارا لیے اثمد بہت اچھا سرمہ ہے آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہے اور پلک کے بالوں کو اگاتا ہے (اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے ہیں)۔

۱۹۶ -بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ *

۱۹۶۔ نظر لگنا صحیح ہے شرع کی رو سے اس کی اصل ہے

۴۸۲ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ *

۴۸۲۔ احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام ابن منبہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر حق ہے۔

تشریح:۔ یعنی نظر لگنے سے ضرر ہوتا ہے اور نقصان پہنچتا ہے۔

۴۸۳ -حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ *

۴۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نظر لگانے والے کو حکم ہوتا وہ وضو کرتا پھر اس پانی سے غسل دیا جاتا وہ شخص جس کو نظر لگی ہے۔

۱۹۷ -بَاب فِي الْغَيْلِ *

۱۹۷۔ جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے جماع نہ کرے

۴۸۴ -حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ *

۴۸۴۔ ابو توبہ' محمد' ان کے والد' اسماء بنت یزید کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے مت قتل کرو اپنے اولاد کو چپکے سے کیونکہ دودھ پینے کے دنوں میں جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے پھر جب وہ بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور گھوڑے پر چڑھتا ہے تو گھوڑے پر سے گر پڑتا ہے (اس وقت ضعف کا اثر معلوم ہوتا ہے)

۴۸۵ -حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ *

۴۸۵۔ قعنبی' مالک' محمد بن عبدالرحمن' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیوی جدامہ اسدیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ میرا قصد ہوا کہ منع کروں غیلہ سے (یعنی حالت رضاعت میں جماع کرنے سے) یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا ایسا کرتے ہیں' اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا۔

تشریح:۔ پہلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوئی تھی دوسری حدیث سے جواز نکلتا ہے مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ اولاد کی مضرت کا خوف نہ ہو اگر ضرر ہو تو غیلہ ناجائز ہوگا۔

۱۹۸ -بَاب فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ *

۱۹۸۔ تعویذ لٹکانے کا بیان

۴۸۶ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ

۴۸۶۔ محمد بن علاء' ابو معاویہ' اعمش' عمرو بن مرہ' یحییٰ' زینب کے بھتیجے' زینب' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے منتر اور گنڈا اور تولہ ایک قسم کا جادو ہے (تاگے یا کاغذ میں عورتیں مرد کی دوستی کے لیے کرتی ہیں) شرک میں

والتولة شرك قالت قلت لم تقول هذا والله لقد كانت عيني تقذف وكنت أختلف إلى فلان اليهودي يرقيني فإذا رقاني سكنت فقال عبد الله إنما ذاك عمل الشيطان كان ينخسها بيده فإذا رقاها كف عنها إنما كان يكفيك أن تقولي كما كان رسول الله ﷺ يقول أذهب البأس رب الناس اشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما *

زینب نے کہا کیا کہتے ہو خدا کی قسم ہے میری آنکھ شدت درد سے نکلی پڑتی ہے اور میں فلانے یہودی کے پاس آیا جایا کرتی دم کروانے کے لیے تو جب مجھے وہ دم کرتا تو میرا درد ٹھہر جاتا۔ عبداللہ نے کہا یہ شیطان ہی کا تھا شیطان اپنے ہاتھ سے آنکھ میں چھوتا تھا جب اسے دم کیا جاتا باز رہا اس سے تیرے لیے تو یہی کفایت تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے دور کر بیماری کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے وہ شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔

تشریح:۔ منتر اور گنڈا جب شرک ہوگا کہ ان کو بالا استقلال مؤثر جانے لیکن وہ تعویذ جس میں اسماء الٰہی ہوں اس کا لٹکانا بچوں کو درست ہے۔

۴۸۷-حدثنا مسدد حدثنا عبد الله بن داود عن مالك بن مغول عن حصين عن الشعبي عن عمران بن حصين عن النبي ﷺ قال لا رقية إلا من عين أو حمة *

۴۸۷۔ مسدد' عبداللہ' مالک' حصین' شعبی' عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منتر نہیں ہے سوائے بد نظر یا زہر دار زخم کے (جیسے بچھو یا سانپ کے کاٹنے سے)

۱۹۹-باب ما جاء في الرقى *

۱۹۹۔ منتر کرنے کا بیان

۴۸۸-حدثنا أحمد بن صالح وابن السرح قال أحمد حدثنا ابن وهب و قال ابن السرح أخبرنا ابن وهب حدثنا داود بن عبد الرحمن عن عمرو بن يحيى عن يوسف بن محمد وقال ابن صالح محمد بن يوسف بن ثابت بن قيس بن شماس عن أبيه عن جده عن رسول الله ﷺ أنه دخل على ثابت بن قيس قال أحمد وهو مريض فقال اكشف البأس رب الناس عن ثابت بن قيس بن شماس ثم أخذ ترابا من بطحان فجعله في قدح ثم نفث عليه بماء وصبه عليه قال أبو داود قال ابن السرح يوسف بن محمد وهو الصواب *

۴۸۸۔ احمد بن صالح اور ابن سرح' ابن وہب' داؤد' عمرو بن یحییٰ' یوسف' ان کے والد' ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور وہ بیمار تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دور کر دے اس بیماری کو اے پالنے والے سب لوگوں کے ثابت بن قیس سے پھر رسول اللہ ﷺ نے تھوڑی مٹی بطحان (ایک وادی ہے مدینے میں) کی لے کر ایک پیالہ میں رکھی اس پر پانی پھونک کر ڈالا پھر وہ پانی ثابت بن قیس پر ڈال دیا ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابن سرح نے یوسف بن محمد فرمایا اور یہی صحیح ہے۔

تشریح:۔ یہ بھی شاید ایک قسم کی دوا تھی اور وہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا دعا تھی تو دعا اور دوا دونوں کا کرنا درست ہوا۔

۴۸۹-حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب أخبرني معاوية عن عبد الرحمن بن جبير عن أبيه عن عوف بن مالك قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في ذلك فقال اعرضوا علي رقاكم لا بأس بالرقى ما لم تكن شركا *

۴۸۹۔ احمد بن صالح' ابن وہب' معاویہ' عبدالرحمٰن' ان کے والد' عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ہم جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کیونکہ جب تک منتر کے مضمون میں شرک نہ ہووے تو اس کا کچھ مضائقہ نہیں۔

۴۹۰-حدثنا إبراهيم بن مهدي المصيصي حدثنا علي بن مسهر عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز عن صالح ابن كيسان عن أبي بكر بن سليمان بن أبي حثمة عن الشفاء بنت عبد الله قالت دخل علي رسول الله ﷺ وأنا عند

۴۹۰۔ ابراہیم بن مہدی' علی بن مسہر' عبدالعزیز بن عمر' صالح بن کیسان' ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ' شفاء بنت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت حفصہ کے پاس تھی تو آپ نے مجھ سے فرمایا یہ نملہ کا منتر حفصہ کو

حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ *

کیوں نہیں سکھاتی جیسا تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

تشریح: نملہ ایک بیماری ہے جو پہلوؤں میں مثل پھوڑے کے نکلتی ہے اس حدیث سے عورتوں کو لکھنا پڑھنا علوم حاصل کرنا درست نکلا اور معلوم ہوا جو لوگ کہتے ہیں عورتوں کو لکھنا سکھانا بہتر نہیں نقل بے اصل ہے۔

٤٩١-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا فَنُمِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ *

۴۹۱۔ مسدد' عبدالواحد' عثمان' زباب' سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ میں ایک ندی پر ہو کر گزرا تو میں نے اس میں غسل کیا جب نہا کر باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا پھر اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا حکم کرو اس کو شیطان سے پناہ مانگنے کا میں نے عرض کیا اور منتر بھی مفید ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منتر تو تین آفتوں کے لیے ہوتا ہے ایک بد نظر دوسری سانپ کے کاٹنے کے لیے تیسری بچھو کے ڈنک مارنے کے لیے۔

تشریح: سوا اس کے اور جو امراض ہیں ان مرضوں میں بھی دوا یا دعاء بہتر ہے یہ تجربے سے معلوم ہے کہ بد نظر یا سانپ بچھو کے کاٹے میں منتر بہت تاثیر کرتا ہے۔

٤٩٢-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح و حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

۴۹۲۔ سلیمان' شریک (دوسری سند) عباس' یزید بن ہارون' شریک' عباس' شعبی' انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بری نظر کے سوائے منتر نہیں ہے یا زہر دار کے کاٹنے سے یا خون بہنے سے' اور یہ الفاظ سلیمان بن داؤد کے ہیں۔

تشریح: یعنی اکثر ان تینوں چیزوں میں منتر مفید ہوتا ہے، دین اسلام میں منتر کیا ہے آنحضرت ﷺ کی دعائیں یا اسماء اور آیات الٰہی۔

٢٠٠-بَاب كَيْفَ الرُّقَى *

۲۰۰۔ منتروں کا بیان

٤٩٣-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا *

۴۹۳۔ مسدد' عبدالوارث' عبدالعزیز' انسؓ سے روایت ہے' کہ انہوں نے ثابت سے کہا کیا میں تجھ پر وہ منتر نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے ثابت نے کہا کیوں نہیں کرو انس نے کہا۔ اللھم رب الناس اخیر تک اے اللہ پالنے والے سب لوگوں کے دور کرنے والے بیماری کے تندرستی دے تو سوا تیرے تندرست کرنے والا نہیں تندرست کر دے اسکو ایسا کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے (یعنی شفائے کامل عنایت فرما یہ دعا مجرب ہے واسطے دفع ہر مرض کے)

٤٩٤-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ

۴۹۴۔ عبداللہ' مالک' یزید' عمرو' نافع بن جبیر' عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اپنے جسم کے درد کی حضرت سے شکایت کی کہ درد نے مجھے ہلاکت کے قریب پہنچایا

ﷺ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ *

ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جسم میں جہاں درد ہو وہاں پر اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ پڑھو میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی بدی سے جو میں پاتا ہوں راوی کہتا ہے میں نے اس طرح سے کیا تو اللہ عزوجل نے میرے درد کو دور کیا پھر میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور لوگوں کو اسی کام کا حکم کیا کرتا۔

۴۹۵ -حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ *

۴۹۵۔ یزید لیث زیاد محمد بن کعب فضالہ ابی الدرداء سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا کوئی دوسرا بھائی اپنے بیماری اس سے بیان کرے تو یہ کہے رب ہمارا وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے پاک ہے نام تیرا اے خدا اختیار تیرا ہے زمین اور آسمان میں جیسی رحمت تیری آسمان میں ہے ویسے ہی زمین میں رحمت کر اور بخش دے ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو پروردگار ہے پاک لوگوں کا اتار ایک رحمت اپنی رحمتوں میں سے اور ایک شفا اپنی شفاؤں میں سے اس سے اس دکھ درد کو پھیر وہ دکھ جاتا رہے گا۔

تشریح :۔ ان شاء اللہ تعالی یہ دعا آنحضرت ﷺ نے جامع بتلائی جو سب مرضوں اور بیماریوں کیلئے مفید ہے۔

۴۹۶ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ *

۴۹۶۔ موسیٰ بن اسماعیل حماد محمد بن اسحاق عمرو بن شعیب ان کے والد عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو گھبراہٹ کے لیے یہ کلمات سکھاتے (ترجمہ) یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کے ساتھ اس کے غصے سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے عبداللہ بن عمرو جو اپنے بیٹوں میں سے سیانا ہوتا اس کو یہ دعا سکھا دیتے اور جو سیانا نہ ہوتا تو یہ دعا لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے۔

۴۹۷ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ *

۴۹۷۔ احمد بن ابی سریج یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ کی پنڈلی میں ایک چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ صدمہ مجھے خیبر میں پہنچا لوگ کہنے لگے سلمہ تمام ہوا پھر مجھ کو آنحضرت ﷺ کے پاس لائے آپ نے تین بار مجھ پر پھونکا اس روز سے مجھے اب تک اس کا شکوہ نہیں ہوا (اس حدیث سے اسمائے الٰہی یا ادعیہ ماثورہ پڑھ کر پھونکنے کا جواز معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس میں فائدہ ہے)۔

۴۹۸ -حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى

۴۹۸۔ زہیر اور عثمان بن ابی شیبہ سفیان بن عیینہ ابن سعید عمرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی بیمار کچھ شکایت کرتا تو آپ اپنا تھوک لیتے پھر خاک لگا کر فرماتے یہ

يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا *

خاک ہے ہماری زمین کی ملی ہوئی ہے تھوک کے ساتھ بعضے ہمارے کے تاکہ ہمارا بیمار ہمارے رب کے حکم سے شفایاب ہووے۔

٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

۴۹۹۔ مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبداللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوئے پھر لوٹ کر ایک قوم پر آئے جن میں ایک شخص دیوانہ تھا لوہے سے جکڑا ہوا تھا اس کے لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ تمہارے میں یہ شخص (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) برکت اور بہتری لے کر آئے ہیں تو کوئی چیز تمہارے پاس ایسی ہے جس سے علاج کرو اس شخص کا میں نے سورہ فاتحہ کا منتر اس پر کیا وہ اچھا ہو گیا انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بس تو نے یہی سورت پڑھی میں نے کہا جی ہاں فقط یہی سورت پڑھی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے لے ان بکریوں کو قسم میری عمر کی لوگ تو جھوٹے منتروں پر روٹی کھاتے تو نے تو سچے منتر پر کھایا۔

تشریح:۔ یعنی سورہ فاتحہ تو درحقیقت عمدہ دوا ہے ہر بیماری کی اسی واسطے اس کو سورہ شفا بھی کہتے ہیں جیسے معوذتین دوا ہے واسطے دفع ضرر سحر کے۔

٥٠٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

۵۰۰۔ احمد بن یونس' زہیر' سہیل' ان کے والد' ابو صالح سے روایت ہے کہ میں نے سنا ایک شخص سے جو قبیلہ اسلم سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں بیٹھا تھا اتنے میں آپ کا ایک صحابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی نے کاٹا تو رات بھر نیند نہیں آئی آپ نے فرمایا کس چیز نے میں نے عرض کیا بچھو نے آپ نے فرمایا خبردار ہو اگر تو شام یا سوتے وقت کو کہہ لیتا کہ میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کلمات کی جو پورے اور کامل ہیں سب مخلوقات کی بدی سے تو تجھ کو بچھو نقصان نہ کرتا اگر خدا چاہتا (یہ دعا مجرب ہے واسطے دفع موذیات کے)

٥٠١ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مُخَاشِنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ فَقَالَ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ

۵۰۱۔ حیوہ بن شریح' بقیہ' زبیدی' زہری' طارق' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس ایک شخص بچھو کا کاٹا ہوا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تو کہتا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات سے سب مخلوقات کی بدی سے تو نہ کاٹتا تجھ کو یا کچھ ضرر نہ ہوتا۔

٥٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي

۵۰۲۔ مسدد' ابو عوانہ' ابو البشر' ابو المتوکل' ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک جماعت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سفر میں گئے تو عرب کے ایک قبیلہ پر اترے ان میں سے ایک نے کہا ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹ کھایا ہے تو تمہارے پاس کوئی دوا ہے جو اس کو فائدہ پہنچاوے اس پر ایک شخص ہم میں سے بولا ہاں قسم خدا کی

ولكن استضفناكم فأبيتم أن تضيفونا ما أنا براق حتى تجعلوا لي جعلا فجعلوا له قطيعا من الشاء فأتاه فقرأ عليه أم الكتاب ويتفل حتى برأ كأنما أنشط من عقال قال فأوفاهم جعلهم الذي صالحوهم عليه فقالوا اقتسموا فقال الذي رقى لا تفعلوا حتى نأتي رسول الله ﷺ فنستأمره فغدوا على رسول الله ﷺ فذكروا له فقال رسول الله ﷺ من أين علمتم أنها رقية أحسنتم اقتسموا واضربوا لي معكم بسهم *

میرے پاس اس کا منتر ہے لیکن ہم نے تم سے ضیافت چاہی تم نے ہماری ضیافت نہ کی اب میں بھی منتر نہ پڑھوں گا جب تک تم مجھ کو اجرت نہ دو انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا مقرر کیا اس کے عوض میں وہ شخص آیا اور اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر تھوکتا شروع کیا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا گویا قید سے چھوٹ گیا راوی نے کہا پھر ان لوگوں نے جو مزدوری ٹھہرائی تھی وہ ادا کی صحابہ نے آپس میں کہا اس کو تقسیم کر لو جس نے منتر کیا تھا وہ بولا ابھی تقسیم نہ کرو جب تک رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ چلیں اور آپ سے پوچھ نہ لیں پھر وہ سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے کہاں سے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بہت اچھا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ۔

تشریح: سنن ابن ماجہ میں ہے کہ یہ جماعت تیس صحابہ کی تھی اور ترمذی میں بھی یہی روایت کیا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ مزدوری بھی تیس بکریاں ٹھہری تھیں اس حدیث سے منتر کرنے کا جواز اور اس پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا یہی قول ہے آئمہ اربعہ کا لیکن وہ منتر مراد ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں۔ (علامہ)

۵۰۳- حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي ح و حدثنا ابن بشار حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن عبد الله ابن أبي السفر عن الشعبي عن خارجة بن الصلت التميمي عن عمه قال أقبلنا من عند رسول الله ﷺ فأتينا على حي من العرب فقالوا إنا أنبئنا أنكم قد جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء أو رقية فإن عندنا معتوها في القيود قال فقلنا نعم قال فجاءوا بمعتوه في القيود قال فقرأت عليه فاتحة الكتاب ثلاثة أيام غدوة وعشية كلما ختمتها أجمع بزاقي ثم أتفل فكأنما نشط من عقال قال فأعطوني جعلا فقلت لا حتى أسأل رسول الله ﷺ فقال كل فلعمري من أكل برقية باطل لقد أكلت برقية حق *

۵۰۳- عبیداللہ بن معاذ ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار، محمد، شعبہ، عبداللہ، شعبی، خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبداللہ بن عشیر) سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلے پر آئے ان لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے تم اس شخص کے (یعنی رسول اللہ ﷺ کے) پاس سے آئے ہو کچھ بہتری لے کر آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے یا منتر ہے کیونکہ ہمارے یہاں ایک شخص ہے جو پاگل ہو گیا ہے بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے ہم نے کہا ہاں ہمارے پاس ہے وہ لوگ اس پاگل دیوانے کو لے کر آئے جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا راوی نے کہا میں نے اس پر تین دن تک صبح و شام سورہ فاتحہ پڑھی میں اپنے منہ میں تھوک جمع کرتا تھا پھر اس کو تھوک دیتا تھا راوی نے کہا پھر وہ ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی قید سے چھوڑ دیا جاتا ہے انہوں نے اس کے بدلے میں مجھے اجرت دی میں نے کہا میں نہ لوں گا جب تک آنحضرت ﷺ سے پوچھ نہ لوں جب میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا قسم ہے میری عمر کی لوگ جھوٹا منتر کر کے روٹی کھاتے ہیں تو نے تو سچا منتر کر کے کھائی (یعنی اس کی مزدوری لینے میں کچھ قباحت نہیں ہے یہ تو تیری محنت کا بدلہ ہے)

٥٠٤-حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا ابي ح وحدثنا ابن بشار ثنا ابن جعفر ثنا شعبة عن عبدالله بن ابي السفر عن الشعبي عن خارجة بن الصلت عن عمه انه قال فرقاه بفاتحة الكتاب ثلثة ايام غدوة و عشية كلما ختمها جمع براقه ثم تفل فكانما انشط من عقال فاعطوه شاء فاتيت النبي ﷺ بمعنى حديث مسدد

۵۰۴۔ عبیداللہ بن معاذ ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار ابن جعفر شعبہ عبداللہ شعبی خارجہ بن صلت ان کے چچا نے اس مجنون پر تین دن سورۃ فاتحہ صبح اور شام پڑھی جب سورۃ فاتحہ پڑھ چکے تو اپنا تھوک جمع کر کے تھوک دیتے پھر وہ اچھا ہو گیا جیسے کوئی رسیوں میں جکڑا ہووے اور وہ کھل جاوے ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آن کر آپ سے بیان کیا بعد اس کے اسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گزر چکی۔

٥٠٥-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا *

۵۰۵۔ قعنبی مالک ابن شہاب عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذتین پڑھ کر پھونکتے جب آپ بیمار ہوئے تو میں معوذتین پڑھ کر (آپ کے دونوں پاؤں پر پھونکتی) اور آپ کے ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کے لیے۔

٢٠١-بَاب فِي السُّمْنَةِ *

۲۰۱۔ عورتوں کو موٹا کرنے کی تدبیر

٥٠٦-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتَّى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ *

۵۰۶۔ محمد بن یحییٰ نوح ابراہیم محمد بن اسحاق ہشام عروہ ان کے والد حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میری ماں نے چاہا کہ میں موٹی ہو جاؤں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا تھا (منظور تھا کہ موٹی تازی ہو کر جلد جوان ہو جائیں تاکہ رسول اللہ ﷺ آپ سے فائدہ اٹھائیں) انہوں نے سب تدبیریں کیں مگر میں موٹی نہیں ہوئی یہاں تک کہ انہوں نے تازی کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر کھلانا شروع کی میں اچھے طور سے موٹی ہو گئی۔

كِتَابُ الْكِهَانَةِ وَ التَّطَيُّرِ

کہانت اور بدشگونی کا بیان

٢٠٢-بَاب فِي الْكَاهِنِ *

۲۰۲۔ جو شخص غیب یا آئندہ کی باتیں بتلائے اس کا بیان

٥٠٧-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ *

۵۰۷۔ موسیٰ بن اسماعیل حماد (دوسری سند) مسدد یحییٰ حماد حکیم ابو تمیمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی کاہن (یعنی غیب یا آئندہ کی بات بتلانے والے) کے پاس آوے اور جو وہ بتلاوے اس کو سچا جانے یا جماع کرے کسی عورت سے یا اپنی عورت سے حیض کی حالت میں (خواہ شروع حیض ہو یا اوسط یا آخر حیض) یا اپنی عورت کی پچھلے راہ سے جماع کرے جو مقرر وہ بری ہوا اس دین سے جو رسول اللہ ﷺ پر اتارا گیا ہے (یعنی قرآن کے خلاف اس نے کیا)

٢٠٣-بَاب فِي النُّجُومِ *

۲۰۳۔ علم نجوم کا بیان

٥٠٨-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا

۵۰۸۔ ابوبکر اور مسدد یحییٰ عبیداللہ بن اخنس ولید یوسف ابن عباسؓ

يحيى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ *

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی نجوم کا علم سیکھا تو اس نے ایک شعبہ جادو کا سیکھا پھر جتنا زیادہ کیا اتنا زیادہ کیا (یعنی جتنا علم نجوم زیادہ سیکھا اتنا جادو زیادہ سیکھا)

تشریح: مراد علم نجوم سے جو مذموم ہے وہی علم ہے جس سے آئندہ کی جھوٹی خبریں بتلانا جیسے نجومی وغیرہ کیا کرتے ہیں لیکن نجوم کا پہچاننا اور ان کی شناخت حاصل کرنا واسطے سفر بحر اور بر کے بالکل درست ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وبالنجم هم يهتدون و هو الذى جعل لكم النجوم لتهتدوا بها فى ظلمات البر والبحر.

٥٠٩- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ *

٥٠٩۔ قعنبی، مالک، صالح، عبیداللہ، زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ (جگہ کا نام ہے) میں فجر کی نماز پڑھی پانی برسنے کے بعد جو رات کو برس چکا تھا پھر آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور متوجہ ہو کر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے رب نے کیا کہا لوگوں نے عرض کیا اللہ اور رسول اللہ ﷺ خوب جانتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کہا میرے بعض بندے آج فجر کو مومن ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے سو جس نے یہ کہا کہ ہم کو پانی اللہ کے فضل سے ملا اور اس کی رحمت سے وہ تو مجھ پر یقین لایا اور ستارے کا منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم کو فلانے فلانے نچھتر کے سبب سے پانی ملا سو وہ ہمارا منکر ہوا اور ستارے پر یقین لایا۔

تشریح:۔ یعنی جو کوئی عالم کا کاروبار ستاروں کی تاثیر پر سمجھتا ہے سو اس کو اللہ تعالیٰ اپنے منکروں میں جانتا ہے اور ستارہ والوں میں شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہے تو اللہ اس کو اپنے مقبول بندوں میں گنتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک و بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ کا پوچھنا اور نجومی کے کہے پر یقین کرنا شرک کی باتیں ہیں کہ یہ سب نجوم سے علاقہ رکھتے ہیں اور نجوم کو ماننا آئندہ کی بات معلوم کرنے کے لیے ستارہ پرستوں کا کام ہے۔

٢٠٤- بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ *

۲۰۴۔ رمل کی باتوں پر یقین کرنا اور جانوروں کی آوازوں پر شگون لینا منع ہے

٥١٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ الزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ *

۵۱۰۔ مسدد، یحییٰ، عوف، حیان، قطن، حضرت قبیصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے شگون لینے کے لیے جانوروں کو اڑانا اور فال نکالنے کے لیے کچھ ڈالنا اور رمل پر یقین کرنا کفر کی رسموں سے ہے (اسلام میں اس کی اصل نہیں)

٥١١- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ *

۵۱۱۔ ابوبشار، محمد بن جعفر نے کہا عیافت سے مراد جانوروں کو ڈانٹ کر اڑانا اور طریق وہ لکیریں ہیں جو زمین پر کی جاتی ہیں (یعنی جس کو رمل کہتے ہیں)

٢٠٥- بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ وَالْخَطِّ *

۲۰۵۔ شگون یعنی فال بد لینا اور خط منع ہے

٥١٢–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

۵۱۲۔ محمد بن کثیر' سفیان' سلمہ' عیسیٰ' زر بن حبیش' عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا شگون لینا شرک ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو وہم پیش آ ہی جاتا ہے مگر اللہ دور کرتا اس کو سبب توکل کے (یعنی اگر بشریت کے سبب سے کسی کی خاطر میں کچھ وہم آجاوے تو چاہیے کہ خدا پر توکل کرے اور اس وہم کے خلاف کرے)۔

٥١٣–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ

۵۱۳۔ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کئی آدمی ہم میں ہیں جو خط کھینچتے ہیں آپ نے فرمایا انبیاء میں ایک نبی تھے' وہ خط کھینچا کرتے تھے پھر جس کا خط اس نبی کے ساتھ موافق پڑا تو وہ ٹھیک ہے

تشریح:۔ راوی نے رمل کا حال پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک نبی یعنی ادریس یا دانیال علیہ السلام خط کھینچتے تھے اگر کوئی ٹھیک ویسا ہی خط کھینچے تو درست ہے سو اس خط کا حال حضرت ﷺ اور صحابہؓ سے ثابت نہ ہوا تو رمل منع ٹھہرا یعنی اگر خط کے موافق نہ ہو جیسا اگلے پیغمبر کیا کرتے تھے۔

٥١٤–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قَالَ لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ نَسِيَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَهُ *

۵۱۴۔ محمد اور حسن' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابو سلمہ' ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ کسی کا مرض کسی کو لگتا ہے اور نہ کسی چیز میں نامبارکی ہوتی ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے اور نہ کسی مردے کی کھوپڑی میں سے الو کی شکل نکلی ہے تو ایک بدوی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر ریگستان کے اونٹوں کا کیا حال ہے' وہ تو مثل ہرن کے (بہت ہی تندرست اور چالاک) ہوتے ہیں اور جب ان میں کوئی خارشی اونٹ جاملتا ہے تو انکو بھی خارشی کر ڈالتا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا بھلا اونٹ کو کس نے خارشتی کیا زہری نے کہا مجھ سے ایک شخص نے ابو ہریرۃؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کو نہ لایا جاوے پھر وہ شخص ابو ہریرۃؓ کے پاس گیا اور کہا تم نے کیا یہ حدیث بیان نہیں کی کہ نہ کسی کا مرض کو لگتا ہے نہ صفر (کا مہینہ) منحوس ہے اخیر تک ابو ہریرۃؓ نے کہا میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی' ابو سلمہؓ نے کہا حالانکہ ابو ہریرۃؓ نے خود اس حدیث کو بیان کیا تھا اور میں نے انکو کبھی بھولتے نہیں سنا سوا اس حدیث کے۔

تشریح:۔ عرب کے لوگ سمجھتے تھے کہ الو ایک منحوس جانور ہے جو مردے کی کھوپڑی سے پیدا ہوتا ہے آپ نے اس کو رد کیا اور بیان کیا کہ الو بھی ایک جانور ہے اللہ پاک کے جانوروں سے اس طرح صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے۔

٥١٥–حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا

۵۱۵۔ قعنبی' عبدالعزیز' ان کے والد' ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ عدویٰ ہے یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو

عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر *

لگ جاتا (اور نہ ہامہ الو جس کو لوگ منحوس سمجھتے ہیں) یا مردے کی روح جانور کی شکل میں اور نہ صفر کا مہینہ جس کو لوگ منحوس جانتے تیرہ تیزی میں کوئی کام کرنا بہتر نہیں جانتے

تشریح:۔ بخاری کی روایت میں ہے اور نہ شگون بد اور نہ دیو بھوت جنگل کا کفار عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ غلط خیال ہے اور یہ بھی گمان تھا کہ الو کسی مکان پر بیٹھے تو وہ گھر اجاڑ ہو جائے یا صفر کے مہینے میں کوئی کام کرے تو بہتری نہ ہو گی یا جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ بھلا دیتے ہیں اور ضرر پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں یہ سب خیالات شرع میں غلط کئے گئے ہیں کسی سے کچھ ہو نہیں سکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان دے سکتا ہے۔

٥١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا غُولَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ لَا صَفَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفَرَ يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَفَرَ *

۵۱۶۔ محمد بن عبدالرحیم' سعید بن حکم' یحییٰ' ابن عجلان' قعقاع اور عبیداللہ اور زید بن اسلم' ابو صالح' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیو بھوت پریت ضرر دینے کا کچھ مالک نہیں' ابو داؤد نے کہا امام مالک سے پوچھا گیا ان کے اس قول کے بارے میں تھے جاہلیت میں لوگ کبھی صفر کو حلال کرتے تھے' اور کبھی صفر کو محرم بنا کر حرام کرتے تھے اور محرم کو حلال کر لیتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا صفر نہیں ہے۔

تشریح:۔ حدیث میں غول کا لفظ وارد ہوا ہے غول ایک قسم ہے جنوں میں سے جو جنگل میں مسافروں کو ستاتا ہے راہ سے بھٹکا دیتا ہے، اس حدیث سے غول کا انکار مقصود نہیں' بلکہ غرض یہ ہے کہ بدون خدا کے حکم کے وہ کچھ کر نہیں سکتا اس لیے اس سے ڈرنا فضول ہے خدا سے ڈرنا کافی ہے۔

٥١٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ وَالْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ *

۵۱۷۔ مسلم' ہشام' قتادہ' انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور بد شگون لینا بے حقیقت بات ہے اور نیک فال لینا بہتر ہے اور فال نیک بھلی بات ہے۔

تشریح:۔ کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے اور عرب کا دستور تھا چڑیاں اور جانوروں کی آوازوں پر بد شگون لیتے تھے سو اس کو بھی آپ نے منع کیا کہ نرا وہم و خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا اور فال نیک اس کو کہتے ہیں کسی سے نیک لفظ سن کے بہتر گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کے لفظ سنے تو یوں گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح و سالم ہوا اور یہ فال جو بے علموں میں مشہور ہے وہ فال دیکھنا درست نہیں بلکہ اس میں تو خوف کفر ہے غیب کی بات سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔

٥١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ قَوْلُهُ هَامَ قَالَ كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ قُلْتُ فَقَوْلُهُ صَفَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشْئِمُونَ بِصَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَفَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي فَقَالَ لَا صَفَرَ *

۵۱۸۔ محمد بن مصفیٰ' بقیہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن راشد سے پوچھا یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہام نہیں ہے' اس کے کیا معنی ہیں انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے جو شخص مر جائے پھر قبر میں گاڑا جاتا ہے تو اس کی روح قبر میں سے ایک جانور کی شکل میں نکل آتی ہے پھر میں نے پوچھا صفر کیا ہے انہوں نے کہا لوگ صفر کو منحوس جانتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفر کچھ نہیں ہے' محمد بن راشد نے کہا میں نے بعض لوگوں سے سنا وہ کہتے تھے صفر

ایک درد ہوتا ہے پیٹ میں عرب کے لوگ کہا کرتے تھے وہ درد متعدی ہوتا ہے آپ نے فرمایا صفر کچھ نہیں ہے۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيكَ *

۵۱۹۔ موسیٰ بن اسماعیل وہیب سہیل ایک آدمی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بات سنی جو آپ کو اچھی معلوم ہوئی آپ نے فرمایا ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لے لی (یعنی انجام بخیر ہے انشاء اللہ)

۵۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ قُلْتُ فَمَا الْهَامَةُ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ *

۵۲۰۔ یحییٰ ابو عاصم ابن جریج عطاء سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے صفر ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے ابن جریج نے کہا پھر میں نے پوچھا ہامہ کیا ہے عطا نے کہا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ ہامہ جو جانور ہے اور بولا کرتا ہے وہ لوگوں کی روح ہے حالانکہ وہ انسان کی روح نہیں ہے بلکہ ایک جانور ہے (اگلے لوگ جہالت سے اس کو انسان کی روح سمجھا کرتے تھے)

۵۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ *

۵۲۱۔ احمد بن حنبل اور ابو بکر وکیع سفیان حبیب عروہ احمد قرشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شگون کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اس کی بہترین قسموں میں فال ہے اور کسی مسلمان کو باز نہ رکھے شگون (یعنی جس کام کا مقصد کیا ہے ادھر سے نہ روکے) اور تم میں سے جب کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کو بری لگتی ہے تو کہے اے اللہ سوائے تیرے کوئی بھلائی نہیں پہنچا سکتا ہے اور سوائے تیرے کوئی برائیوں کو روک نہیں سکتا اور نہیں ہے طاقت بدی سے پھرنے کی اور نہ نیکی کرنے کی قوت ہے مگر مدد اور توفیق سے تیری۔

۵۲۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ

۵۲۲۔ مسلم ہشام قتادہ عبداللہ بن بریدہ ان کے والد بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی چیز میں شگون بد نہیں لیا کرتے تھے اور جب عامل کر کے کسی کو روانہ کرتے تو آپ اس کا نام پوچھتے پھر اگر اس کا نام بھلا معلوم ہوتا تو اس سے خوش ہوتے اور وہ خوشی آپ کے چہرہ مبارک میں معلوم ہوتی اور اگر اس کا نام آپ کو برا معلوم ہوتا تو اس کی رنجیدگی آپ کے چہرہ مبارک سے نظر آتی اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس بستی کا نام دریافت کرتے اگر اس کا نام بھلا معلوم ہوتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی آپ کے چہرہ مبارک میں معلوم ہوتی۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ

۵۲۳۔ موسیٰ بن اسماعیل ابان یحییٰ حضرمی سعید بن مسیب سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے نہیں ہے ہامہ (اور

بن مالك أنّ رسول الله ﷺ كان يقولُ لا هامة ولا عدوى ولا طيرة وإنْ تكُن الطّيرة في شيءٍ ففي الْفرس والْمرْأة والدّار *

کی نحوست یا مردے کی روح جانور کی شکل میں) اور نہیں ہے عدویٰ (ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہیں ہے شگون اور اگر نامبارکی کچھ ہوتی تو تین چیزیں میں ہوتی ایک گھوڑے میں اور دوسرے عورت میں اور تیسرے گھر میں۔

تشریح: یعنی نحوست کوئی چیز نہیں ہے محض خیال ہی خیال ہے۔ اگر ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی اکثر محدثین اور علماء کا یہ مذہب ہے اور ... سے نکلتا ہے کہ ان چیزوں میں نحوست اسی وقت ہوا کرتی ہے اور تفصیل اس کی کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب میں لکھی ہے۔

٥٢٤ - حدّثنا الْقعْنبيُّ حدّثنا مالكٌ عن ابْنِ شهابٍ عنْ حمْزة وسالمٍ ابْنيْ عبْدِ اللّهِ بْنِ عُمر عنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ عُمر أنّ رسُول اللّهِ ﷺ قال الشُّؤْمُ في الدّارِ والْمرْأةِ والْفرسِ قال أبُو داوُد قُرِئ على الْحارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وأنا شاهِدٌ أخْبرك ابْنُ الْقاسِمِ قال سُئِل مالِكٌ عن الشُّؤْمِ في الْفرسِ والدّارِ قال كمْ مِنْ دارٍ سكنها ناسٌ فهلكُوا ثُمّ سكنها آخرُون فهلكُوا فهذا تفْسِيرُهُ فِيما نرى واللّهُ أعْلمُ *

۵۲۴۔ قعنبی مالک ابن شہاب حمزہ اور سالم عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے ایک گھر میں دوسری عورت میں تیسرے گھوڑے میں ابو داؤد نے کہا امام مالک سے سوال ہوا کہ گھوڑے اور گھر میں نحوست ہوتی ہے انہوں نے کہا کئی ایک گھر میں نحوست ہوتی ہے انہوں نے کہا کئی ایک گھر ایسے تھے کہ اس میں رہنے والے مر گئے اس کے بعد دوسرے رہے وہ بھی مر گئے تو گھر کی نحوست یہی ہے۔

تشریح: راقم الحروف نے بھی تجربہ کیا ہے کہ ایک گھر میں ہمارے عزیز اقربا جا کر رہے ایک سال یا دو سال کے عرصے میں سات آٹھ آدمی متواتر مر گئے اور ان کے مر جانے سے گھر کا گھر بالکل تباہ ہو گیا بعضوں نے کہ پہلے ہم اس گھر میں رہتے تھے ہمارا بھی یہی حال ہوا اللہ اس کے سبب کو خوب جانتا ہے۔ دانشمند لوگ یہ کہتے ہیں کہ بعض گھر ایسے تیرہ و تاریک ہر طرف سے مسدود ہوتا ہے کہ اس میں ہوائے تازہ بھی نہیں آسکتی اور عفونت سے سمیت پیدا ہوتی ہے۔

٥٢٥ - حدّثنا مخْلدُ بْنُ خالِدٍ وعبّاسٌ الْعنْبريُّ قالا حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ أخْبرنا معْمرٌ عنْ يحْيى بْنِ عبْدِ اللّهِ بْنِ بحِيرٍ قال أخْبرني منْ سمِع فرْوة بْن مُسيْكٍ قال قُلْتُ يا رسُول اللّهِ أرْضٌ عِنْدنا يُقالُ لها أرْضُ أبْين هِي أرْضُ رِيفِنا ومِيرتِنا وإنّها وبِئةٌ أوْ قال وباؤُها شدِيدٌ فقال النّبيُّ دعْها عنْك فإنّ مِن الْقرفِ التّلف *

۵۲۵۔ مخلد اور عباس عبدالرزاق معمر یحییٰ ایک آدمی فروہ بن مسیک سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک زمین ہمارے پاس ہے اور اس کو ابین کہتے ہیں اور وہ زمین ہمارے کھیت کی ہے اور وہ اناج کی جگہ ہے (میرہ اس غلہ کو کہتے ہیں کہ اپنے گھر کے کھانے کیلئے یا بیچنے کیلئے (دوسری جگہ سے لے آتے ہیں) ہمیشہ وہاں وبا رہتی ہے یا کہا کہ وبا اس کی سختی ہے تو آپ نے فرمایا تو اپنے پاس اس زمین کو چھوڑ دے اسلئے کہ وبا کے ساتھ ملے رہنے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔

تشریح: کیونکہ ہوا کی سمیت رفتہ رفتہ اچھے تندرست شخص میں تاثیر کرتی ہے اور بھی بیمار ہو جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ بری اور نجس اور متعفن مقاموں میں رہنا جہاں امراض کی کثرت ہو خوب نہیں ہے اور نہ یہ توکل کا مقتضی ہے توکل یہ ہے کہ انسان مقدور بھر کوشش کرے اپنی صحت اور عافیت کے لیے پھر اگر کوئی مصیبت پیش آئے تو صبر کرے اللہ سے دعا کرے یہ بات یاد رکھنا چاہیئے۔

٥٢٦ - حدّثنا الْحسنُ بْنُ يحْيى حدّثنا بِشْرُ بْنُ عُمر عنْ عِكْرِمة بْنِ عمّارٍ عنْ إِسْحق بْنِ عبْدِ اللّهِ بْنِ أبي طلْحة عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ قال قال رجُلٌ يا رسُول اللّهِ إنّا كُنّا في دارٍ كثِيرٌ فِيها عددُنا وكثِيرٌ فِيها أمْوالُنا فتحوّلْنا إلى دارٍ أُخْرى فقلّ فِيها عددُنا وقلّتْ فِيها أمْوالُنا فقال رسُولُ اللّهِ ﷺ ذرُوها ذمِيمةً *

۵۲۶۔ حسن بشر عکرمہ اسحاق بن عبداللہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک گھر میں تھے تو اس میں ہمارے پاس مال بھی بہت تھا اور لوگ بھی ہمارے بہت سے تھے پھر ہم وہاں سے دوسرے مکان میں آئے تو اس میں ہمارا مال بھی گھٹ گیا اور ہمارے لوگ بھی کم ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس حال میں وہ گھر برا ہے تو تم اس کو چھوڑ دو (اس میں رہنے سے کیا فائدہ ایسا نہ ہو کہ تم شرک میں پڑ جاؤ

اور گھر کو موثر سمجھنے لگو)

۵۲۷-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا يونس بن محمد حدثنا مفضل بن فضالة عن حبيب بن الشهيد عن محمد ابن المنكدر عن جابر أن رسول الله ﷺ أخذ بيد مجذوم فوضعها معه في القصعة وقال كل ثقة بالله وتوكلا عليه

۵۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، مفضل بن فضالہ، حبیب، محمد بن منکدر، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ رکابی میں رکھ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اللہ پر بھروسہ اور اعتقاد رکھ کر کھا۔

تشریح۔ یعنی ہم کو اللہ جل جلالہ پر اعتقاد ہے اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں وہ جس کو چاہے بیمار کردے اور جس کو چاہے تندرست رکھے بیمار کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز نہیں کرتے اور بیماری لگ جانا نہیں مانتے دوسری حدیث میں ہے، کہ جذامی اور کوڑھی سے ایسا بھاگ جیسا شیر سے تو بھاگتا ہے موافقت اس طور پر ہے کہ جو آدمی پورے سرے کا ایمان دار متوکل علی اللہ ہو جیسے رسول اللہ ﷺ تھے وہ اگر کوڑھی یا جذامی سے خلط ملط کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اس کا عقیدہ بگڑ نہیں سکتا جو اس درجے کا نہ ہو اس کا علیحدہ بھی رہنا درست ایسا نہ ہو کہ اس کو مرض اللہ کی مشیت سے لاحق ہو اور وہ سمجھے کہ یہ اسی جذامی کی وجہ سے ہوا بہر حال ایسے ضعف الایمان لوگ کو الگ ہی رہنا ٹھیک ہے۔

اللہ کا شکر ہے اور اس کا احسان کہ ربع ثالث سنن ابی داؤد چوبیسویں پارہ کے پورے ہونے پر تمام ہوا ذی الحجہ کی پچیسویں تاریخ میں خدا مقبول فرمائے اور ربع رابع کے تمام کرنے کی جلد توفیق دے۔

پچیسواں پارہ ۲۵

كتاب العتق *

غلام آزاد کرنے کا بیان شروع

٢٠٦–باب في المكاتب يؤدي بعض كتابته فيعجز او يموت *

۲۰۶۔ مکاتب اپنے بدل کتابت سے کچھ ادا کرے پھر عاجز ہو جاوے یا مر جاوے تو کیا حکم ہے؟

٥٢٨–حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا ابو بدر حدثني ابو عتبة إسمعيل بن عياش حدثني سليمان بن سليم عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي ﷺ قال المكاتب عبد ما بقي عليه من مكاتبته درهم *

۵۲۸۔ ہارون' ابو بدر' ابو عتبہ' ابو اسماعیل بن عیاش' سلیمان' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکاتب غلام ہے' جب تک لکھے میں سے ایک درہم تک بھی اس پر باقی رہے۔

٥٢٩–حدثنا محمد بن المثنى حدثني عبد الصمد حدثنا همام حدثنا عباس الجريري عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي ﷺ قال أيما عبد كاتب على مائة أوقية فأداها إلا عشرة أواق فهو عبد وأيما عبد كاتب على مائة دينار فأداها إلا عشرة دنانير فهو عبد*

۵۲۹۔ محمد بن مثنی' ہمام' عباس' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو سو اوقیہ (اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) پر مکاتب کیا پھر اس نے سب کو ادا کیا مگر دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے اور جس نے اپنے غلام کو سو دینار پر مکاتب کیا پھر اس نے سب ادا کئے مگر دس دینار باقی رہے تو غلام ہی ہے' یہ نہ ہوگا کہ جس قدر روپیہ اس نے ادا کیا ہے اتنا حصہ اس کا آزاد ہو جاوے۔

تشریح:۔ مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ مالک اپنے غلام یا لونڈی سے زر ٹھہراوے اور اس کو قرار اور نوشتہ کر دیوے کہ ہر مہینے میں اس قدر پہنچایا کرے جب تمام روپیہ وہ پہنچا دے گا تو وہ آزاد ہے جب تک اس لکھے میں ایک درہم بھی باقی نہ رہے گا وہ آزاد نہ ہوگا۔ (علامہ)

٥٣٠–حدثنا مسدد بن مسرهد حدثنا سفيان عن الزهري عن نبهان مكاتب أم سلمة قال سمعت أم سلمة تقول قال لنا رسول الله ﷺ إن كان لإحداكن مكاتب فكان عنده ما يؤدي فلتحتجب منه *

۵۳۰۔ مسدد بن مسرہد' سفیان' زہری' نبہان سے روایت ہے' جو مکاتب تھا ام سلمہ کا کہ میں نے سنا ام المؤمنین ام سلمہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کے پاس مکاتب ہو' اور اس مکاتب کے پاس اس قدر مال ہو جس سے وہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہے تو اسکے مالک کو چھپنا چاہئے (اس واسطے کہ وہ مثل آزاد کے ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ ضرور نہیں ہے اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ کا لیکن ابو حنیفہؒ سے پردہ کرنا منقول ہے

٢٠٧–باب في بيع المكاتب إذا فسخت الكتابة

۲۰۷۔ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے تو مکاتب کو بیچنا درست ہے

٥٣١–حدثنا عبد الله بن مسلمة وقتيبة بن سعيد قالا حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة رضي الله عنها أخبرته أن بريرة جاءت عائشة تستعينها في كتابتها ولم تكن قضت من كتابتها شيئا فقالت لها عائشة ارجعي إلى أهلك فإن أحبوا أن أقضي عنك كتابتك ويكون ولاؤك لي فعلت

۵۳۱۔ قتیبہ اور عبداللہ بن مسلمہ' لیث' ابن شہاب' عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ بریرہ ان کے پاس آئی مدد مانگنے کو اپنے بدل کتابت کے ادا کرنے میں اور اس نے اپنی بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا۔ تو حضرت عائشہؓ نے بریرہ سے کہا تو اپنے لوگوں سے جا کر دریافت کر اگر تیرے لوگوں کو یہ منظور ہو کہ تیری مکاتبت کو ادا

فذكرت ذلك بريرة لأهلها فأبوا وقالوا إن شاءت أن تحتسب عليك فلتفعل ويكون لنا ولاؤك فذكرت ذلك لرسول الله ﷺ فقال لها رسول الله ﷺ ابتاعي فأعتقي فإنما الولاء لمن أعتق ثم قام رسول الله ﷺ فقال ما بال أناس يشترطون شروطا ليست في كتاب الله من اشترط شرطا ليس في كتاب الله فليس له وإن شرطه مائة مرة شرط الله أحق وأوثق

کرتی ہیں تو (اس ترکہ کا نام ہے جو غلام آزاد کیا ہو چھوڑ کر مر جاوے) میں ایسا کروں تو میں کرتی ہوں پھر بریرہ نے اپنے لوگوں سے جا کر یہ سب بیان کیا انہوں نے ولاء دینے سے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہؓ کو تجھے تکلیف دینا منظور ہو تو دیویں لیکن ترکہ کا حق ہم رکھیں تیری ولاء ہم لیویں گے حضرت عائشہؓ نے یہ سب حال آپ سے عرض کیا آپ نے ان سے فرمایا کہ تم بریرہ کو لے کر آزاد کر دو اس لیے کہ جو آزاد کرے گا اس کو ولاء ملے گی۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں پھر جو کوئی ایسی شرط کرے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اس کے لیے وہ شرط صحیح نہ ہوگی اگرچہ ایسی شرط سو بار لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اسی کی شرط مضبوط ہے (یعنی شرط اس نے درست کی)

تشریح:۔ یعنی شرع کی رو سے ولاء کا مستحق وہی ہے جو آزاد کرے پھر جو شرط کے خلاف کی جاوے وہ لغو ہے تم یہ شرط منظور کر لو ولاء تمہیں کو ملے گی۔

۵۳۲- حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت جاءت بريرة لتستعين في كتابتها فقالت إني كاتبت أهلي على تسع أواق في كل عام أوقية فأعينيني فقالت إن أحب أهلك أن أعدها عدة واحدة وأعتقك ويكون ولاؤك لي فعلت فذهبت إلى أهلها وساق الحديث نحو الزهري زاد في كلام النبي ﷺ في آخره ما بال رجال يقول أحدهم أعتق يا فلان والولاء لي إنما الولاء لمن أعتق *

۵۳۲۔ موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام بن عروہ' ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس بریرہ آئی اپنی ادائیگی میں مدد لینے کو اور کہا کہ مجھ کو میرے لوگوں نے مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ (اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) تو میری مدد کر حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیرے لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک ہی دفعہ سب روپے دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد کر دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لوں گی تو پھر بریرہ اپنے لوگوں کے پاس گئی اور ذکر کیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک جس طرح سے اوپر گذر چکی اتنا زیادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے دوسرے سے کہتے ہیں تو آزاد کر دے ولاء ہم لیں گے (یہ کیسی لغویات ہے ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے)۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے مثلاً مکاتب عاجز ہو کر اپنی عاجزی بیان کر دے تو پھر غلام ہو جاتا ہے، پس اس کا بیچنا درست ہے۔ (علامہ)

۵۳۳- حدثنا عبد العزيز بن يحيى أبو الأصبغ الحراني حدثني محمد يعني ابن سلمة عن ابن إسحق عن محمد ابن جعفر بن الزبير عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت وقعت جويرية بنت الحارث بن المصطلق في سهم ثابت بن قيس بن شماس أو ابن عم له فكاتبت على

۵۳۳۔ عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' ابن اسحاق' محمد بن جعفر' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جویریہ حارث بن مصطلق کی بیٹی' ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں (یعنی لڑائی میں پکڑی گئیں) جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو یہ بھی ثابت کے حصے میں آئیں انہوں نے بدل کتابت دینا قبول کیا کیونکہ وہ بہت ایک

نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَاءَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ *

خوبصورت ملیح عورت تھیں ہر شخص کی آنکھ ان پر پڑتی تھی حضرت عائشہؓ نے کہا جویریہ رسول اللہ کے پاس آئیں اپنا بدل کتابت مانگنے کو (یعنی کچھ آپ اعانت کریں) تو وہ روپیہ کتابت کا ادا کر کے آزادی حاصل کریں جب وہ دروازے پر کھڑی ہوئیں تو میں نے ان کو دیکھ کر ان کا آنا برا سمجھا (ایسا نہ ہو کہ آپ ان کو دیکھیں اور آپ رغبت کریں ان سے نکاح کرنے میں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ ان کی وہی چیزیں دیکھیں گے جو میں نے دیکھی ہیں (یعنی صورت اور تناسب اعضاء اتنے میں وہ بولیں یا رسول اللہ ﷺ میں جویریہ ہوں) حارث کی بیٹی اور جو میرا حال پہلے تھا اس کو آپ جانتے (یعنی میں ایک رئیس کی بیٹی ہوں قسمت کی وجہ سے میں ایک بلا میں پڑ گئی) اب میں ثابت بن قیس کے حصے میں آئی ہوں تو میں نے اپنے تئیں مکاتب کیا ہے اور آپ کے پاس آئی ہوں اپنا کتابت مانگنے کو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تجھ سے اس سے بہتر بات کہتا ہوں جویریہ بولیں وہ کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تیرا زر کتابت ادا کر کے تجھ سے نکاح کر لیتا ہوں جویریہ نے کہا میں کر چکی (یعنی مجھے منظور ہے آپ سے بخوشی نکاح کر چکی) حضرت عائشہؓ نے کہا لوگوں نے جب سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ سے نکاح کیا تو جتنے قیدی بنی مصطلق کے تھے ان کے ہاتھوں میں' ان سب کو آزاد کر دیا اس خیال سے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے سسرال والے ہو گئے' تو ہم نے کوئی عورت اتنی برکت والی نہیں دیکھی جس کی وجہ سے اس کی قوم کو اتنا قوم کو فائدہ پہنچا ہو' جیسے جویریہ تھیں ان کے سبب سے سو قیدی ان کی قوم کے آزاد ہوئے بنی مصطلق میں سے' ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ولی اپنے آپ سے نکاح کر سکتا ہے۔

تشریح:۔ غزوہ بنی مصطلق جس کو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں چھٹے سال میں ہجرت کے ہوا اس غزوے میں بہت سے قیدی پکڑ کر آئے تھے جویریہ بنت حارث بھی انہیں میں تھیں آپ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا انتقال ہوا ان کا آنحضرت ﷺ کے بعد میں اور تفصیل اسکی کتب سیر اور تاریخ میں موجود ہے۔ (علامہ)

۲۰۸-بَاب فِي الْعِتْقِ عَلَى الشَّرْطِ *

۲۰۸۔ ایک شرط لگا کر کسی کو آزاد کرنا کیسا ہے

۵۳۴-حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ *

۵۳۴۔ مسدد بن مسرہد' عبدالوارث' سعید بن جمہان' سفینہ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کا غلام تھا' سو وہ مجھ سے بولیں کہ میں تجھے آزاد کر دیتی ہوں اس شرط پر کہ تو اپنی زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ کو جواب دیا کہ اگر تم مجھ سے یہ شرط منظور نہ کرتیں تو بھی میں اپنے جیتے جی [illegible]

اللہ ﷺ کی خدمت سے جدا نہ ہو تا ہم ام سلمہ نے یہ شرط کر کے آزاد کر دیا مجھے

تشریح:۔ یعنی تمہاری شرط کرنے کی کیا حاجت ہے میں خود آنحضرت کی خدمت سعادت جانتا ہوں۔

٢٠٩–باب فيمن أعتق نصيبا له من مملوك

۲۰۹۔جو شخص غلام میں سے کچھ حصہ آزاد کر دیوے

٥٣٥–حدّثنا أبو الوليد الطّيالسيّ حدّثنا همّامٌ ح و حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثيرٍ الْمعْنى أخبرنا همّامٌ عنْ قتادة عنْ أبي الْمليح قال أبو الْوليد عنْ أبيه أنّ رجُلًا أعْتق شقْصًا لهُ منْ غُلامٍ فذُكر ذلك للنّبيّ ﷺ فقال ليْس لله شريكٌ زاد ابْنُ كثيرٍ في حديثه فأجاز النّبيُّ ﷺ عتْقهُ *۔

۵۳۵۔ابو الولید ہمام (دوسری سند) محمد بن کثیر ہمام قتادہ ابو الملیح نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک حصے کو آزاد کر دیا کسی غلام میں سے پھر اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے ابن کثیر نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے آزاد کر دینے کی رخصت دی (یعنی اس غلام کے بالکل آزاد کا حکم فرمایا)

تشریح:۔ یعنی جو کام اللہ کی رضامندی کے لیے عبادت کی قسم سے ہو اس میں دوسرے کی شراکت نہ چاہیئے۔(علامہ)

٢١٠–منْ أعْتق نصيبًا منْ مملُوكٍ بيْنهُ وبيْن آخر

۲۱۰۔جو شخص عبد مشترک میں سے اپنا حصہ آزاد کرے

٥٣٦–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثيرٍ أخْبرني همّامٌ عنْ قتادة عن النّضْر بْن أنسٍ عنْ بشير بْن نهيكٍ عنْ أبي هُريْرة أنّ رجُلًا أعْتق شقْصًا لهُ منْ غُلامٍ فأجاز النّبيُّ ﷺ عتْقهُ وغرّمهُ بقيّة ثمنه

۵۳۶۔محمد بن کثیر' قتادہ' نضر بن انس' بشیر' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا جو کسی غلام میں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی اس کے آزاد کر دینے کی اور تاوان دلایا اس سے باقی قیمت کا اس شریک کو جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا۔

٥٣٧–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ ح و حدّثنا أحْمدُ بْنُ عليّ بْن سُويْدٍ حدّثنا روْحٌ قالا حدّثنا شُعْبةُ عنْ قتادة بإسْناده عن النّبيّ ﷺ قال منْ أعْتق مملُوكًا بيْنهُ وبيْن آخر فعليْه خلاصُهُ وهذا لفْظُ ابْن سُويْدٍ

۵۳۷۔محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر (دوسری سند) احمد بن علی بن سوید' روح' شعبہ' قتادہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسے بردے کو آزاد کرے جس میں دوسرا شخص بھی شریک ہے تو اسی پر چھڑانا اس بردے کا لازم ہوگا' یعنی دوسرے شریک کے حصے کی قیمت ادا کرنا ہوگی اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو جیسا آتا ہے۔

٥٣٨–حدّثنا ابْنُ الْمُثنّى حدّثنا مُعاذُ بْنُ هشامٍ حدّثني أبي ح و حدّثنا أحْمدُ بْنُ عليّ بْن سُويْدٍ حدّثنا روْحٌ حدّثنا هشامُ بْنُ أبي عبْد الله عنْ قتادة بإسْناده أنّ النّبيّ ﷺ قال منْ أعْتق نصيبًا لهُ في مملُوكٍ عتق منْ ماله إنْ كان لهُ مالٌ ولمْ يذْكُر ابْنُ الْمُثنّى النّضْر بْن أنسٍ وهذا لفْظُ ابْن سُويْدٍ *

۵۳۸۔ابن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد (دوسری سند) احمد بن علی بن سوید' روح' ہشام' قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنا حصہ مشترک غلام میں سے آزاد کر دیا' تو وہ غلام پورا آزاد ہو گیا اس کے مال میں سے اگر وہ مالدار ہے۔

تشریح:۔ پھر وہ اپنے شریک کے حصے کے دام بھر دے گا' اور جو آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو اسی قدر حصہ اس کا آزاد رہے گا ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک غلام سے محنت مشقت کر کے دام ادا کریں گے۔

٢١١–باب منْ ذكر السّعاية في هذا الْحديث *

جس شخص کے نزدیک آزاد کرنے والا مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اس کی دلیل

٥٣٩–حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا أبانُ يعْني الْعطّار

۵۳۹۔مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' نضر بن انس' بشیر' ابو ہریرہ سے

حدثنا قتادة عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة قال قال النبي ﷺ من أعتق شقيصا في مملوكه فعليه أن يعتقه كله إن كان له مال وإلا استسعي العبد غير مشقوق عليه*

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے حصے کو آزاد کر دیا جو مشترک غلام میں تھا تو لازم ہے اس پر پورا آزاد کرنا اس کو پھر اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو بغیر مشقت ڈالنے کے اس پر سعی طلب کی جاوے گی۔

تشریح: یعنی اس غلام سے محنت [illegible] شریک یہ نہیں کہ [illegible] حصہ کی قیمت دے کر [illegible] آزاد [illegible] نہیں تو اس قدر [illegible] حق ہے اتنی خدمت کرے۔

۵٤٠–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ أَوْ شَقِيصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ*

۵۴۰۔ نصر بن علی' یزید (دوسری سند) علی عبداللہ' محمد بن بشیر' سعید' قتادہ' نضر بن انس' بشیر' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے' تو اس پر ضرور ہے اپنے مال سے اس کو خلاص کروا دینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے' پھر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام نوکری اور مزدوری کرے مگر اس پر جبر نہ ڈالا جاوے۔

تشریح: یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے پھر اگر وہ مالدار ہے، تو غلام اسی وقت آزاد ہو گیا، اور شریکوں کے حصے بھی اپنے مال سے ادا کر دے، اور یہی مذہب ہے، امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک ایک شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اس غلام سے محنت کروائیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعویٰ کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کر دیں اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے، کہ اس کے بقدر حصہ آزاد ہوا، باقی حصوں کے قدر غلام ہے، اور شریکوں کو نہیں پہنچتا کہ اس سے محنت کروائیں یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعویٰ کریں، لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے، اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے کے غلام سے محنت مزدوری کر کے اپنی قیمت بھر لیویں چنانچہ یہ حدیث ان کے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ جبر نہ کریں، یعنی سختی نہ کریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں شافعی اور احمد کی دلیل ابن عمر کی حدیث ہے جس میں عتق ما عتق کا لفظ موجود ہے، مگر یہ زیادت ثابت نہیں ہے، ابن حزم نے کہا کہ سعایت یعنی محنت مشقت کرانے کو تیس صحابہ نے روایت کیا ہے۔

۵٤١–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ *

۵۴۱۔ محمد بن بشار' یحییٰ' ابی عدی' سعید سے اسی طرح روایت ہے' ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے روح بن عبادہ نے ابن سعید سے روایت کیا ہے' اور سعایۃ کو ذکر نہیں کیا' جریر اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے یزید کی سند کی طرح روایت کیا ہے' اور اس میں سعایہ کو ذکر کیا۔

۲۱۲–بَاب فِيمَنْ رَوَى أَنَّهُ لَا يُسْتَسْعَى *

۲۱۲۔ جن لوگوں کے نزدیک محنت مشقت نہ کرائی جاوے ان کی دلیل

۵٤٢–حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ

۵۴۲۔ قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر

أقيم عليه قيمة العدل فاعطى شركاءه حصصهم وأعتق عليه العبد وإلّا فقد عتق منه ما عتق

ہے تو اس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق حصے ادا کرے گا اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو جس قدر اس غلام میں آزاد ہوا ہے اتنا ہی حصہ آزاد رہے گا

تشریح :- مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک اگر آزاد کرنے والا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کروا کر اپنے حصوں کے دام وصول کر لیویں تو پورا ہو جائے گا۔

٥٤٣—حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ*

۵۴۳۔ مؤمل' اسماعیل' ایوب' نافع' ابن عمرؓ سے ایسے ہی مروی ہے ایوب نے کہا کبھی نافع نے اس کو بیان کیا ہے 'فقد عتق منه ما عتق اور کبھی نہیں بیان کیا (یعنی صرف حدیث کو یہیں تک بیان کیا و اعتق عليه العبد)

٥٤٤—حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ*

۵۴۴۔ سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' نافع' ابن عمرؓ سے ایسا ہی مروی ہے' ایوب نے کہا میں نہیں جانتا فقد عتق منه ما عتق حدیث میں داخل ہے اور رسول اللہ ﷺ کا قول ہے یا نافع کا قول ہے (پس مشتبہ ہو گیا یہ فقرہ جو حجت تھا مالک اور شافعی اور احمد کا اور یہی قوی دلیل ابو حنیفہ اور اوزاعی کی)

٥٤٥—حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبَهُ

۵۴۵۔ ابراہیم' عیسیٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر ضرور ہے کہ اپنے مال سے اس کو بالکل آزاد کرے اگر اس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت دے سکے اور جو آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو جس قدر اس غلام میں سے آزاد ہو گا (اور باقی شرکاء اپنے حصوں کے واسطے اختیار رکھتے ہیں چاہیں آزاد کر دیں چاہیں غلام رہنے دیں)

٥٤٦—حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى

۵۴۶۔ مخلد بن خالد' یزید بن ہارون' یحییٰ بن سعید' نافع' ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

٥٤٧—حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلَى مَعْنَاهُ

۵۴۷۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء' نافع' ابن عمرؓ سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے جیسے اوپر گزری ہے' مگر اس روایت میں یہ فقرہ نہیں ہے' والا فقد عتق منه ما عتق بلکہ حدیث وہیں پر ختم ہو گئی ہے واعتق عليه العبد (ان روایتوں سے معلوم ہو گیا کہ زیادت فقط عتق منه ما عتق کی مختلف فیہ ہے' اور قابل اطمینان نہیں ہے)

٥٤٨—حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

۵۴۸۔ حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' ابن عمرؓ سے

معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر أن النبي ﷺ قال من أعتق شركا له في عبد عتق منه ما بقي في ماله إذا كان له ما يبلغ ثمن العبد *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے تو جتنا حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہو گا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت دے سکے تو اس کے مال میں سے آزاد ہو گا۔

۵٤۹—حدثنا احمد بن حنبل نا سفيان عن عمرو عن سالم عن ابيه يبلغ به النبي ﷺ اذا كان العبد بين اثنين فاعتق احدهما نصيبه فان كان موسرا يقوم عليه قيمة لا وكس ولا شطط ثم يعتق.

۵٤۹۔ احمد بن حنبل' سفیان' عمرو' سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی ساجھے کا غلام ہو اور ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر آزاد کرنے والا مال دار ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہو گا اور وہ واجبی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے گے)

۵۵۰—حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن خالد عن أبي بشر العنبري عن ابن التلب عن أبيه أن رجلا أعتق نصيبا له من مملوك فلم يضمنه النبي ﷺ قال أحمد إنما هو بالتاء يعني التلب وكان شعبة ألثغ لم يبين التاء من الثاء *

۵۵۰۔ احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' خالد ابو البشر' ابن الثلب' ان کے والد تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنا حصہ غلام میں سے آزاد کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ضمان نہ دلایا باقی قیمت کا احمد نے کہا اس صحابی کا نام تلب ہے تائی فوقانیہ سے نہ ثلب ثائے مثلثہ سے اور شعبہ راوی اس حدیث کو الثغ تھے یعنی اس کی زبان سے تے نہیں نکلتی تھی وہ تے کو ثے بولتے تھے (اس صحابی سے ایک ہی حدیث مروی ہے)

تشریح:۔ ذو رحم جیسے باپ بیٹا بھائی چچا اور محرم وہ جس سے نکاح درست نہیں۔

باب فيمن ملك ذا رحم محرم *

جو رشتہ دار محرم کا مالک ہو' تو وہ غلام آزاد ہو جاوے گا

۵۵۱—حدثنا مسلم بن إبراهيم وموسى بن إسمعيل قالا حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي ﷺ من ملك ذا رحم محرم فهو حر *

۵۵۱۔ مسلم اور موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' سمرہؓ سے روایت ہے کہ جو ایک صحابی مشہور ہیں ان کا انتقال بصرے میں ہوا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے۔

۵۵۲—حدثنا محمد بن سليمان الأنباري حدثنا عبد الوهاب عن سعيد عن قتادة أن عمر بن الخطاب رضي الله عنهم قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر *

۵۵۲۔ محمد بن سلیمان' عبد الوہاب' سعید' قتادہ' حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے (یعنی مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جاوے گا)

۵۵۳—حدثنا محمد بن سليمان حدثنا عبد الوهاب عن سعيد عن قتادة عن الحسن قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر

۵۵۳۔ محمد بن سلیمان' عبد الوہاب' سعید' قتادہ حسن سے روایت ہے' کہ جو کوئی قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہوا۔

۵۵٤—حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة عن سعيد عن قتادة عن جابر بن زيد والحسن مثله قال أبو داود سعيد أحفظ من حماد

۵۵٤۔ ابو بکر بن ابی شیبہ' ابو اسامہ' سعید' قتادہ' جابر بن زید اور حسن بصری سے ایسا ہی مروی ہے۔

٢١٤–باب في عتق أمهات الأولاد *

٥٥٥–حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن خطاب بن صالح مولى الأنصاري عن أمه عن سلامة بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان قالت قدم بي عمي في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو أخي أبي اليسر بن عمرو فولدت له عبد الرحمن بن الحباب ثم هلك فقالت امرأته الآن والله تباعين في دينه فأتيت رسول الله ﷺ فقلت يا رسول الله إني امرأة من خارجة قيس عيلان قدم بي عمي المدينة في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو أخي أبي اليسر بن عمرو فولدت له عبد الرحمن بن الحباب فقالت امرأته الآن والله تباعين في دينه فقال رسول الله ﷺ من ولي الحباب قيل أخوه أبو اليسر بن عمرو فبعث إليه فقال أعتقوها فإذا سمعتم برقيق قدم علي فأتوني أعوضكم منها قالت فأعتقوني وقدم على رسول الله ﷺ رقيق فعوضهم مني غلاما *

۱۲۴۔ام ولد مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاویگی

۵۵۵۔ عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحاق' خطاب بن صالح' ان کی والدہ' سلامہ بنت معقل سے روایت ہے جو ایک عورت تھی بنی خارجہ قیس عیلان میں سے کہ مجھ کو جاہلیت کے زمانے میں میرا چچا لے کر آیا اور حباب بن عمرو جو ابوالیسر بن عمرو کا بھائی تھا اس کے ہاتھ بیچا میرے پیٹ سے حباب کا ایک لڑکا عبدالرحمن بن حباب پیدا ہوا بعد اس کے حباب مر گیا اسکی عورت بولی قسم خدا کی تو حباب کے قرضے میں بیچی جاوے گی یہ سن کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں فلاں عورت ہوں میرا چچا مجھ کو جاہلیت کے زمانے میں مدینے میں لے کر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھ بیچا جو ابوالیسر کا بھائی تھا میرے پیٹ میں حباب کا ایک لڑکا بھی پیدا ہوا عبدالرحمن بن الحباب' اب حباب کی عورت کہتی ہے کہ تو بیچی جاوے گی اس کے قرضے میں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا حباب کا وارث کون ہے لوگوں نے کہا اس کا بھائی ابوالیسر بن عمرو آپ نے اس کے کہلا بھیجا کہ سلامہ کو آزاد کر دو جب تم سنو کہ میرے پاس غلام لونڈی آئے ہیں تو آنا میں اس کا بدلہ تم کو دوں گا سلامہ نے کہا یہ سن کر ان لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام لونڈی آئے تو آپ نے میرے عوض میں ایک غلام ان کو دیا۔

تشریح:۔ امام مالک نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا انہوں نے جب کوئی لونڈی اپنے مولیٰ کا بچہ جنے تو پھر مولیٰ اس کو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ ترکے میں وارثوں کو دلاوے، بلکہ اس سے فائدہ اٹھایا کرے جب مولیٰ مر جائے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا، ام ولد اسی لونڈی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ سے مولیٰ کی اولاد ہو، بعضوں کے نزدیک ام ولد کی بیع درست ہے حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے، یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

٥٥٦–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن قيس عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال بعنا أمهات الأولاد على عهد رسول الله ﷺ وأبي بكر فلما كان عمر نهانا فانتهينا *

۵۵۶۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قیس' عطاء' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم ام ولد (یعنی اس لونڈی کو جس کی اولاد ہو جاتی ہمارے نطفہ سے) کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ابوبکرؓ کے زمانے میں بیچا کرتے تھے' پھر جب عمرؓ کا وقت ہوا تو انہوں نے ہم کو اس سے منع فرمایا سو ہم باز رہے (حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوگا)

٢١٥–باب في بيع المدبر *

مدبر (وہ غلام جس کو مولیٰ نے اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو) کی بیع کا بیان!

٥٥٧–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا هشيم عن عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء وإسمعيل بن أبي خالد عن سلمة

۵۵۷۔احمد بن حنبل' ہشیم' عبدالملک بن سلیمان' عطاء اور اسماعیل' سلمہ بن کہیل' عطاء' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص

بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَبِيعَ بِسَبْعِ مِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِ مِائَةٍ

نے اپنے غلام کو اپنے مر جانے کے بعد آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کے بیچنے کا حکم دیا تو وہ سات سو یا نو سو کو بکا۔

تشریح: یہی قول ہے شافعی کا کہ مدبر کی بیع درست ہے اور مالک کے نزدیک جب اور کچھ مال نہ ہو اور مولیٰ مدیون مرے تو بھی مدبر کی بیع درست ہے، ابو حنیفہ کے نزدیک مدبر کی بیع کسی حال میں درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مدبر سے مقید مراد ہے یعنی جس سے مولیٰ نے یوں کہا ہو اگر میں اس بیماری سے یا اس مہینے مر جاؤں تو تو آزاد ہے نہ مدبر ہے نہ مدبر مطلق جس کی آزادی کو موت پر رکھا ہو وہ مولیٰ کے مرتے ہی آزاد ہو جاوے گا)

۵۵۸-حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا زَادَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللَّهُ أَغْنَى عَنْهُ *

۵۵۸۔ جعفر بن مسافر' بشر بن بکر' اوزاعی' عطاء بن ابی رباح' جابر بن عبداللہؓ سے یہی قول مروی ہے اتنا زیادہ ہے اس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اس غلام کی قیمت لینے کا تو زیادہ حق دار ہے اور اللہ سے بے پرواہ ہے (یعنی اگر آزاد ہوتا تو اللہ زیادہ خوش ہوتا پر اس کو پرواہ نہیں بندہ محتاج ہے)

۵۵۹-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى ذِي رَحِمِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا*

۵۵۹۔ احمد بن حنبل' اسماعیل' ایوب' ابو الزبیر' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انصار میں ایک شخص تھا اس کو ابو مذکور کہتے تھے اس نے اپنے مدبر غلام کو جس کو یعقوب کہتے ہیں' آزاد کیا اور اس شخص کے پاس سوا اس کے کچھ مال نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کو بلا بھیجا اور آپ ﷺ نے فرمایا اس غلام کو کون خرید تا ہے تو اس غلام کو خرید لیا نعیم بن عبداللہ بن نحام نے آٹھ سو درہم کو پھر وہ درہم آپ نے اس انصاری کو دے دیے اور اس سے فرمایا جب تم میں کوئی محتاج ہو (یعنی آزاد کرنے والا شخص) تو اپنی ذات سے شروع کرنا چاہیے پھر جو اپنے سے بچ رہے تو اپنے لڑکے بالوں میں خرچ کرے اور جو گھر والوں سے بچ رہے تو اپنے اور دوسرے کنبے کے لوگوں میں خرچ کرے (یا آپ نے ذی رحم فرمایا یہ شک راوی ہے) اور جو ناتے والوں سے بچ رہے تو ایسا کر اور ویسا کر (یعنی پھر دوستوں آشناؤں پر خرچ کر اگر ان سے بھی بچ رہے تو اللہ کی راہ میں صرف کر یہ نہیں ہو سکتا کہ جورو بچے کنبے والے فاقوں مریں اور تو اپنے مال کو خیرات کیا کرے)۔

۲۱۶-بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ

۲۱۶۔ کوئی شخص اپنے غلاموں کو آزاد کر دے جو ثلث مال سے زیادہ ہوں تو کیا حکم ہے

۵۶۰-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ

۵۶۰۔ سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابو قلابہ' ابو المہلب' عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کیا اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے سوا اور کچھ مال نہ تھا یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے اس آزاد کرنے

ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً

والے کو سخت سست کہا اور ان غلاموں کو بلایا اور آپ نے ان کے تین حصے لگائے اور ان کے بیچ میں قرعہ ڈالا پھر ان میں سے دو غلاموں کو آزاد کر دیا چار کو غلامی میں رہنے دیا (یعنی ایک ثلث کو آزاد کر دیا اسی قدر اس کو اختیار تھا)

٥٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا

٥٦١ - ابو کامل' عبدالعزیز بن مختار' خالد' ابو قلابہ سے ایسا ہی روایت ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو سخت سست کہا۔

٥٦٢ - حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ *

٥٦٢ - وہب بن بقیہ' خالد' ابو قلابہ' ابو زید سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری نے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا یہی حدیث بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے جنازہ پر پہلے دفنانے کے وقت میں موجود ہوتا تو یہ مسلمانوں کی قبروں میں نہ دفنایا جاتا (یہی سخت لفظ تھا جو پہلی حدیث میں ہے)

٥٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً

٥٦٣ - مسدد' حماد بن زید' یحییٰ اور ایوب' محمد بن سیرین' عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے مرتے وقت چھ غلاموں کو آزاد کیا اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے سوائے اور کچھ مال نہ تھا پھر اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ان غلاموں میں قرعہ ڈالا اور دو کو ان میں سے آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں رہنے دیا (اور قرعہ اس واسطے ڈالا کہ وہ غلام جھگڑا نہ کریں اور لڑیں نہیں)

٢١٧ - بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ *

٢١٧ - جو شخص اپنے مالدار غلام کو آزاد کرے تو مال مالک کا ہو گا

٥٦٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ السَّيِّدُ *

٥٦٤ - احمد بن صالح' ابن وہب' ابن لہیعہ اور لیث' عبیداللہ' بکیر' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مالدار غلام کو آزاد کیا سو وہ مالک کا حق ہے' مگر یہ کہ مالک شرط کر لیوے۔

تشریح:۔ یعنی مالک آزاد کرتے وقت کہے کہ یہ مال بھی تیرا ہے تجھے ہی دیدوں گا اس صورت میں اس مال کو غلام لے سکتا ہے۔

٢١٨ - بَاب فِي عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا *

٢١٨ - جو غلام یا لونڈی ولد الزنا ہو اس کا آزاد کرنا کیسا ہے

٥٦٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ *

٥٦٥ - ابراہیم بن موسیٰ' جریر' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا کا بچہ تینوں میں برا ہے (یعنی ماں باپ کی نسبت کیونکہ وہ دونوں تو حلال زادے تھے اور زنا کی حد بھی ان پر پڑ گئی مگر اس کی اصل ہی خبیث ہے) ابو ہریرہؓ نے کہا اگر میں اللہ کی راہ میں ایک کوڑا دوں تو وہ بہتر ہے کہ میں ولد الزنا کو آزاد کروں۔

۲۱۹-باب في ثواب العتق *

۵۶۶-حَدَّثَنَا عيسى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إبراهيم بن أبي عبلة عن الغريف بن الديلمي قال آتينا واثلة بن الأسقع فقلنا له حدثنا حديثا ليس فيه زيادة ولا نقصان فغضب وقال إن أحدكم ليقرأ ومصحفه معلق في بيته فيزيد وينقص قلنا إنما أردنا حديثا سمعته من النبي ﷺ قال أتينا رسول الله ﷺ في صاحب لنا أوجب يعني النار بالقتل فقال أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه عضوا منه من النار*

۲۱۹۔بردہ آزاد کرنے کا ثواب کتنا ہے؟

۵۶۶۔ عیسیٰ بن محمد ضمرہ ابراہیم بن ابی عبلہ غریف بن دیلمیؒ سے روایت ہے کہ ہم لوگ واثلہ بن اسقع کے پاس گئے کہ ہم سے حدیث بیان کرو جس میں کچھ زیادتی اور نقصان نہ ہو یہ سن کر واثلہ غصے میں آئے اور کہا کہ تم میں سے ہر کوئی قرآن پڑھتا ہے اور اس کے گھر میں مصحف لٹکتا ہے پھر کم زیادہ کرتا ہے[1] سو ہم نے کہا کہ ہم نے تو اس حدیث کے سننے کا تم سے ارادہ کیا تھا جو رسول اللہ ﷺ سے تم نے سنی ہے تب واثلہ نے ہم سے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اپنے ایک رفیق کے لیے کہ اس نے اپنے اوپر دوزخ کو واجب ٹھہرالیا تھا مار ڈالنے کے سبب سے (یعنی ایک شخص کے مار ڈالنے کے سبب سے) سو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی طرف سے آزاد کرو (یعنی غلام) تو حق تعالیٰ ہر جوڑ جوڑ کے آزاد کرنے والے کا ہر جوڑ دوزخ سے آزاد کردے گا[2]۔

تشریح:[1] یعنی تمہارے گھر قرآن رہنے کے باوجود بھی سہو غلطی کرتے ہو اور میں حدیث رسول اللہ ﷺ کے سنانے میں اگر بعض جگہ سہو سے نشیب و فراز کروں تو کیا تعجب ہے کہ بشر خطا سے کبھی خالی نہیں وہاں اعتقاد کے بدلنے سے البتہ مواخذہ ہے اور جو بھول چوک سے یا ٹیڑھی زبان کے سبب سے یا درست الفاظ نکالنے کی طاقت نہ ہونے کے سبب سے غلطی واقع ہوتی ہے اس پر کچھ مواخذہ نہیں۔

[2] لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کہ غلام اندھا یا لنگڑا نہ چاہیئے صحیح سالم ہو تاکہ اس کے ہر عضو کے بدلہ آزاد ہو جاوے اسی لیے خصی غلام کے آزاد کرنے سے غیر خصی کا آزادی کرنا بہتر ہے (علامہ)

۲۲۰-بَاب أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ *

۵۶۷-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَصْرِ الطَّائِفِ قَالَ مُعَاذٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلَّ ذَلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۲۰۔کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے

۵۶۷۔ محمد بن مثنی' معاذ' ان کے والد' قتادہ' سالم' معدان' ابونجیح سلمیؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا یا طائف کے محل کا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے ایک تیر مارا کسی کافر کو اللہ کی راہ میں اس کو ایک درجہ ملے گا پھر بیان کیا اخیر حدیث تک (اب تیر کے قائم مقام گولی ہے یا توپ کا گولہ ہے' ہر ایک مسلمان کو گولی کا نشانہ مارنے اور گولہ لگانے کی مشق کرنا بہتر ہے تاکہ خدا کی راہ میں کام آوے) میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اس کی ہر ہڈی کے بدلے میں آزاد کرنے والے کی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچاوے گا اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک ہڈی کے بدلے میں اس کی ہر ایک ہڈی کو قیامت کے دن آگ سے بچاوے گا۔

تشریح:۔ جو لوگ کہتے ہیں اسلام میں غلامی کی اصل نہیں ہے ان سے یہ کہنا چاہیے، کہ اگر غلامی نہ ہوتی تو آزادی کیسی ہوتی آزاد کرنا جب ہی پایا جاوے گا کہ کوئی غلام ہو اور بھی بہت آیات اور احادیث ہیں جن میں رقیت اور غلامی مذکور ہے پر یہ تو اور ہی بات ہے کہ غور نہ کرو اور انکار کر بیٹھو جتنے غلام و لونڈی کا حق اتنے دن آزاد کرنا چاہیے اسلام میں بڑا ثواب ہے۔ (علامہ)

۵٦٨-حدثنا عبد الوهاب بن نجدة حدثنا بقيةُ حدثنا صفوان بن عمرو حدثني سُليمُ بن عامر عن شرحبيل بن السمط أنه قال لعمرو بن عبسة حدثنا حديثا سمعته من رسول الله ﷺ قال سمعتُ رسول الله ﷺ يقول من أعتق رقبةً مؤمنةً كانت فداءه من النار

۵٦٨۔ عبد الوہاب' بقیہ' صفوان' سلیم' شرحبیل' عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس نے ایک مسلمان کی گردن کو آزاد کیا' تو اس کے لیے وہ دوزخ سے آزادی کا سبب ہو جاوے گا (یعنی اللہ اس کے بدلے میں اس کو دوزخ سے نجات دے گا۔

۵٦٩-حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عمرو بن مُرَّة عن سالم بن أبي الجعد عن شرحبيل بن السمط أنه قال لكعب بن مُرَّة أو مُرَّة بن كعب حدثنا حديثا سمعته من رسول الله ﷺ فذكر معنى معاذ إلى قوله وأيما امرئ أعتق مسلما وأيما امرأة أعتقت امرأة مسلمة زاد وأيما رجل أعتق امرأتين مسلمتين إلا كانتا فكاكه من النار يجزئ مكان كل عظمين منهما عظم من عظامه*

۵٦٩۔ حفص' شعبہ' عمرو' سالم' شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے بیان کیا مثل روایت معاذ کے یہاں تک کہ یہ کہا فرمایا آپ نے جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے یا جو عورت کو آزاد کرے تو قیامت کے دن اس کی ہر ایک ہڈی اس کی ہر ایک ہڈی کی بچاؤ ہو جاوے گی جہنم سے اتنا زیادہ ہے' اس روایت میں کہ جو مرد دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے مگر وہ اس کو چھڑا دیں گی جہنم سے ان دونوں عورتوں کی دو دو ہڈیاں اس کی ایک ایک ہڈی کے قائم مقام ہوں گی کیونکہ دو عورتیں ان امور میں ایک مرد کے برابر ہیں۔

۲۲۱-باب في فضل العتق في الصحة *

۲۲۱۔ اگر بردہ آزاد کرے تو تندرستی اور صحت میں آزاد کرے

۵۷۰-حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان عن أبي إسحق عن أبي حبيبة الطائي عن أبي الدرداء قال قال رسول الله ﷺ مثل الذي يعتق عند الموت كمثل الذي يهدي إذا شبع

۵۷۰۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابو اسحاق' ابو حبیبہ' ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مرتے وقت بردہ آزاد کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پیٹ بھر جانے کے بعد دوسرے کو دیوے۔ (کتاب العتاق ختم)

تشریح:۔ یعنی جب اپنے تئیں حاجت نہ رہے اس وقت خدا کی راہ میں دینا، کچھ ایسا ثواب نہیں ثواب تو یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت ہوتے ہوئے اللہ کی راہ میں خوشی سے کوئی چیز دیوے۔ (علامہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كتاب الْحُرُوف وَالْقِرَاءَاتِ *

کتاب الحروف والقرآت شروع

تشریح:۔ یعنی آنحضور ﷺ سے جو اختلاف قرات منقول ہے اس کا بیان

٥٧١–حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحمّد النُّفَيْليُّ حدّثنا حاتِمُ بْنُ إِسْمعيل ح و حدّثنا نصْرُ بْنُ عاصم حدّثنا يحْيى بْنُ سَعيد عَنْ جَعْفرِ بْنِ مُحَمَّد عَنْ أَبيه عَنْ جَابِرٍ رَضِي اللّٰه عَنْهم أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قرأ وَاتَّخذُوا مِنْ مَقام إِبْراهيمَ مُصَلًّى *

۵۷۱۔ عبداللہ بن محمد' حاتم بن اسمٰعیل (دوسری سند) نصر بن عاصم' یحییٰ بن عاصم' جعفر بن محمد' ان کے والد' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں پڑھا واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی (یعنی امر کے صیغے سے بکسر خا کی قرآت مشہور ہے اکثر قرا کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک فتح خا صیغہ ماضی سے ہے' یہ نافع اور ابن عامر کی ہے)

٥٧٢–حدّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَام بْن عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللّٰه عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقرَأَ فَرَفَع صَوْتَهُ بِالْقُرْآن فَلَمَّا أَصْبَح قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُ اللّٰهُ فُلَانًا كَائِنْ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أُسْقِطْتُهَا *

۵۷۲۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رات کو اٹھا نماز پڑھنے کو اور پکار پکار کر قرآن پڑھنے لگا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے کتنی آیتیں ایسی تھیں جو اس نے مجھے رات کو یاد دلا دیں میں اس کو بھول چلا تھا۔

تشریح:۔ یعنی میرے ذہن سے نکل چکیں تھیں، مگر اللہ تعالیٰ کو ان آیتوں کا بالکل بھلا دینا منظور نہ تھا اس واسطے یاد دلا دیں۔

٥٧٣–حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاس رضِي اللّٰه عَنهما نَزَلَتْ هذِهِ الْآيَةُ (وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ) فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاس لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ *

۵۷۳۔ قتیبہ بن سعید' عبدالواحد' خصیف' مقسم بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت و ما کان لنبی ان یغل یعنی نبی کو یہ لائق نہیں ہے کہ وہ غنیمت کے مال میں سے خیانت کرے ایک سرخ چادر کے باب میں اتری جو جنگ بدر کے روز گم ہوگئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا شاید رسول اللہ ﷺ نے اس کو لے لیا تب اللہ نے یہ آیت اتاری۔

تشریح:۔ یعنی نبی کی طرف ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کیونکہ نبی کو دنیا کی طمع نہیں ہوتی نہ وہ کوئی کام خلاف خدا کے حکم کرتا ہے وہ تو خیانت سے معصوم ہے۔

٥٧٤–حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ *

۵۷۴۔ محمد بن عیسیٰ' معتمر' ان کے والد' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور بڑھاپے سے (ایسی ضعیفی سے جس میں ہوش و حواس نہ رہیں نہ عبادت کی طاقت رہے)

٥٧٥–حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْم عَنْ إِسْمعِيل بْن كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيث فقال يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا

۵۷۵۔ قتیبہ بن سعید' یحییٰ بن سلیم' اسماعیل' عاصم' لقیط بن صبرہؓ سے روایت ہے کہ میں بنی المنتفق کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا پھر انہوں نے حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاتحسبن سین کے زیر سے اور تحسبن سین کو زبر سے کہ نہیں کہا

بحسن

حدیث کو پورے قصے کے ساتھ بیان کرتی ہے)۔

٥٧٦–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ (وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ *

۵۷۶۔ محمد بن عیسیٰ 'سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی تھوڑی سی بکریاں لیے تھا کہ مسلمان وہاں جا پہنچے اس نے کہا السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو قتل کر دیا اور بکریاں لے لیں جب یہ آیت اتری (ترجمہ) یعنی جو تم سے سلام کرے تو تم یہ نہ کہو تو مسلمان نہیں ہے تم چاہتے ہو دنیا کا اسباب اور اللہ جل جلالہ کے پاس بہت مال ہیں تم پہلے ایسے ہی تھے پر اللہ نے تم پر احسان کیا اب ہوشیار ہو۔

٥٧٧–حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ *ط

۵۷۷۔ سعید بن منصور' ابو الزناد (دوسری سند) محمد بن سلیمان' حجاج بن محمد اور ابن ابی الزناد' ان کے والد' خارجہ بن زید' زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر پڑھتے تھے' یعنی بعد لا یستوی القاعدون من المومنین کے پہلے صرف لا یستوی القاعدون من المومنین اترا تھا' جب لوگوں پر شاق گزرا تو غیر اولی الضرر اترا (بفتح غیر یا برفع غیر)۔

٥٧٨–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ*

۵۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء' عبداللہ بن مبارک' یونس' ابو علی' زہری' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والعین بالعین ساتھ رفع کے پڑھا (جیسے کسائی کی قرأت ہے اور اکثر کے نزدیک نصب کے ساتھ ہے)

٥٧٩–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ*

۵۷۹۔ نصر بن علی' ان کے والد' عبداللہ بن مبارک' یونس' ابو علی' زہری' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین یعنی برفع عین (یہ قرأت صرف کسائی کی ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو جعفر اور ابو عمرو کے نزدیک صرف والجروح کو پیش ہے باقی سب کو زبر پڑھنا چاہیے باقی قاریوں کے نزدیک سب الفاظ کو زبر سے پڑھنا چاہیے)۔

٥٨٠–حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ *

۵۸۰۔ نفیلی' زہیر' فضیل' عطیہ بن سعد عوفی سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے یوں پڑھا الذی خلقکم من ضعف (ضاد کا زبر) انہوں نے کہا من ضعف وضاد کے پیش سے) میں نے بھی اسی طرح پڑھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جیسا تو نے میرے سامنے پڑھا آپ نے گرفت کی مجھ پر جیسے میں نے تجھ پر کی (ضعف بضم ضاد قرأت ہے قریش کی اور بفتح ضاد بنی تمیم کی)

٥٨١–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ

۵۸۱۔ محمد بن یحییٰ' عبید' ہارون' عبداللہ بن جابر' عطیہ' ابو سعیدؓ سے

عقيل عن هارون عن عبد الله بن جابر عن عطية عن أبي سعيد عن النبي ﷺ من ضعف *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے من ضعف پڑھا پیش سے۔

٥٨٢- حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أسلم المنقري عن عبد الله عن أبيه عبد الرحمن بن أبزى قال قال أبي بن كعب (بفضل الله وبرحمته فبذلك فلتفرحوا) قال أبو داود بالتاء *

۵۸۲۔ محمد بن کثیر' سفیان' اسلم' عبداللہ' ان کے والد عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ابی بن کعب نے یوں پڑھا بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا (جیسے یعقوب کی قرأت ہے)۔

٥٨٣- حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا المغيرة بن سلمة حدثنا ابن المبارك عن الأجلح حدثني عبد الله بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه عن أبي أن النبي ﷺ قرأ (بفضل الله وبرحمته فبذلك فلتفرحوا هو خير مما تجمعون *

۵۸۳۔ محمد بن عبداللہ' مغیرہ' ابن مبارک' اجلح' عبداللہ' ان کے والد' عبدالرحمن' ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما تجمعون (دونوں جگہ تے سے اور ابو جعفر اور ابن عامر نے فليفرحوا هوا خير مما تجمعون اور باقی قرأنے دودنوں جگہ یاسے پڑھا ہے۔

٥٨٤- حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن ثابت عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد أنها سمعت النبي ﷺ يقرأ إنه عمل غير صالح

۵۸۴۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' شہر بن حوشب' اسماء بنت یزید سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں پڑھا انه عمل غير صالح یعنی نوح کے بیٹے نے برا کام کیا جیسے کسائی اور یعقوب کی قرأت ہے' اوروں کے نزدیک عمل غير صالح ہے۔

٥٨٥- حدثنا أبو كامل حدثنا عبد العزيز يعني ابن المختار حدثنا ثابت عن شهر بن حوشب قال سألت أم سلمة كيف كان رسول الله ﷺ يقرأ هذه الآية إنه عمل غير صالح فقالت قرأها إنه عمل غير صالح قال أبو داود ورواه هارون النحوي وموسى بن خلف عن ثابت كما قال عبد العزيز *

۵۸۵۔ ابو کامل' عبدالعزیز' ثابت' شہر بن حوشب سے روایت ہے' کہ میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ اس آیت کو کیونکر پڑھتے تھے' انه عمل غير صالح انہوں نے کہا آپ یوں پڑھتے تھے' انه عمل غير صالح' ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے اس روایت کو ثابت سے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح عبدالعزیز نے۔

تشریح:۔ یعنی تم اس بیٹے کی نجات کیسی چاہتے ہو اس نے تو برا کام کیا تھا شرک میں مبتلا تھا یا مشرکوں کا ساتھ دیا تھا، پسر نوح بابدان نشست، خاندان نبوتش گم گشت۔

٥٨٦- حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا عيسى عن حمزة الزيات عن أبي إسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن أبي بن كعب قال كان رسول الله ﷺ إذا دعا بدأ بنفسه وقال رحمة الله علينا وعلى موسى لو صبر لرأى من صاحبه العجب ولكنه قال (إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني) طولها حمزة *

۵۸۶۔ ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' حمزہ زیات' ابو اسحاق' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ' ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے کرتے فرماتے رحمت ہو اللہ کی ہم پر اور موسیٰ پر اگر وہ صبر کرتے (اور بات بات پر اپنے ساتھی کو نہ ٹوکتے) البتہ نہایت عجیب عجیب باتیں دیکھتے لیکن انہوں نے تو کہہ دیا ان سالتك عن شئى بعدها فلا تصاحبنى قد بلغت من لدنى لمبا کیا نون کو حمزہ نے (یعنی بہ تشدید نون من لدنى پڑھا جیسے اکثر قرا کی قرأت ہے اور ابو جعفر اور نافع ابو بکر کے نزدیک من لدنى بہ تخفیف نون پڑھنا چاہیے۔

٥٨٧- حدثنا محمد بن عبد الرحمن أبو عبد الله العنبري ...

۵۸۷۔ محمد بن عبدالرحمن' امیہ بن خالد' ابو الجاریہ' شعبہ' ابو اسحاق' ...

حدثنا أمية بن خالد نا أبو الجارية العبدي عن شعبة عن أبي إسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن أبي بن كعب عن النبي ﷺ انه قرأها قد بلغت من لدني و ثقلها

سعید بن جبیر ابن عباسؓ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے من لدنی نون کی تشدید سے پڑھا (جیسے مشہور قرأت ہے)۔

۵۸۸—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْرَأَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ) مُخَفَّفَةً *

۵۸۸۔ محمد بن مسعود، عبدالصمد، محمد بن دینار، سعید بن اوس، مصدع، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابی بن کعب نے مجھ کو پڑھایا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کو پڑھایا فی عین حمئة تخفیف سے جیسے مشہور قرأت ہے اور ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابو بکر حامیة پڑھتے ہیں

۵۸۹—حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو النَّمَرِيَّ أَخْبَرَنَا هَارُونُ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قَالَ وَهَكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةُ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا *

۵۸۹۔ یحییٰ بن فضل، وہیب، ہارون، ابان، عطیہ، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ علیون والوں میں سے ایک شخص جنت والوں کو جھانکے گا تو جنت اس کے منہ سے ایسے روشن ہو گی جیسے کوکب دری ہے (دری کہتے ہیں موتی کو درے بالتشدید منسوب ہے موتی کی طرح یعنی تارا موتی سا جھلکتا ہوا۔ راوی نے کہا اس حدیث میں یوں ہے دری دال کے پیش سے دری دال کے زبر اور ہمزے سے نہیں ہے پس کلام اللہ میں بھی یوں ہی پڑھنا چاہیے دری جیسا مشہور قرأت ہے آپ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی انہی لوگوں میں ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر ہیں۔

۵۹۰—حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَإٍ مَا هُوَ أَرْضٌ أَمِ امْرَأَةٌ فَقَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ مَكَانَ الْغُطَيْفِيِّ وَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ *

۵۹۰۔ عثمان بن ابی شعبہ اور ہارون، ابو اسامہ، حسن، ابو سبرہ، فروہ بن مسیک غطیفیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا پھر حدیث بیان کی بعد اس کے کہا ہم میں سے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سبا کیا چیز ہے جو اس آیت میں مذکور ہے جئتك من سبا بنبايقين کسی عورت کا نام ہے یا کسی ملک کا آپ نے کہا نہ کوئی عورت ہے نہ ملک ہے، سبا ایک شخص کا نام تھا جس کے دس لڑکے ہوئے عرب میں چھ لڑکوں نے یمن کا رہنا اختیار کیا اور چار نے شام کا (پھر رفتہ رفتہ ان کی اولاد بڑھ گئی اور سبا کی ایک قوم ہو گئی اب جس ملک میں وہ رہتے تھے ان کو بھی لوگوں نے سبا کہنا شروع کر دیا بادشاہ ان کی بلقیس بنت شرحبیل تھی)

۵۹۱—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ

۵۹۱۔ احمد بن عبدہ اور اسماعیل، سفیان، عمرو، عکرمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو یہ آیت پڑھی حتی اذا فزع عن قلوبکم (رائے مہملہ اور غین معجمہ سے اور اکثر قراء کے نزدیک زاء معجمہ اور عین مہملہ سے ہے)

قلوبهم *

٥٩٢–حدّثنا محمّد بن رافع النيسابوري حدّثنا إسحق بن سليمان الرازي سمعت أبا جعفر يذكر عن الرّبيع بن أنس عن أم سلمة زوج النبي ﷺ قالت قراءة النبي ﷺ (بلى قد جاءتك آياتي فكذبت بها واستكبرت وكنت من الكافرين) قال أبو داود هذا مرسل الرّبيع لم يدرك أمّ سلمة *

۵۹۲۔ محمد بن رافع' اسحاق بن سلیمان' ابو جعفر' ربیع بن انس' ام سلمہؓ زوجہ نبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلی قد جاءت تلك اياتی فكذبت بها واستكبرت وكنت من الكافرين پڑھتے تھے واحد مونث حاضر کی ضمیر اور صیغے سے نفس کی طرف خطاب کر کے (یعنی سورہ اور جمہور قراء کے نزدیک صیغہ واحد مذکر حاضر سے ہے جیسے مشہور قرأت ہے) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ربیع نے ام سلمہؓ کو نہیں دیکھا۔

٥٩٣–حدّثنا أحمد بن حنبل وأحمد بن عبدة قالا حدّثنا سفيان عن عمرو عن عطاء قال ابن حنبل لم أفهمه جيّدًا عن صفوان قال ابن عبدة ابن يعلى عن أبيه قال سمعت النّبيّ ﷺ على المنبر يقرأ ونادوا يا مالك *

۵۹۳۔ احمد بن حنبل اور احمد بن عبدہ' سفیان' عمرو' عطاء' صفوان بن یعلی نے اپنے باپ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا رسول اللہ ﷺ منبر پر پڑھتے تھے' ونادوا يا مالك (یعنی بغیر ترخیم کے سورہ زخرف میں اور جس نے ترخیم کی وہ یوں پڑھتا ہے ونادو یا مال)(علامہ)

٥٩٤–حدّثنا نصر بن عليّ أخبرنا أبو أحمد أخبرنا إسرائيل عن أبي إسحق عن عبد الرّحمن بن يزيد عن عبد الله قال أقرأني رسول الله ﷺ إنّي أنا الرّزّاق ذو القوّة المتين *

۵۹۴۔ نصر بن علی' ابو احمد' اسرائیل' اسحاق' عبدالرحمن بن یزید' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا انی انا الرزاق ذوالقوہ المتين (یعنی سورہ والذاریات میں مشہور قرأت یوں ہے ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين)

٥٩٥–حدّثنا حفص بن عمر حدّثنا شعبة عن أبي إسحق عن الأسود عن عبد الله أنّ النّبيّ ﷺ كان يقرؤها (فهل من مدّكر) يعني مثقّلًا قال أبو داود مضمومة الميم مفتوحة الدّال مكسورة الكاف *

۵۹۵۔ حفص بن عمر' شعبہ' ابو اسحاق' اسود' عبداللہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے هل من مدكر پڑھا (سورۃ قمر میں یعنی دال کی تشدید کے ساتھ اور بعضوں نے ذال پڑھا ہے' ابو داؤد فرماتے ہیں کہ مدکر ضم میم' فتح دال اور کسر کاف کے ساتھ ہے'

٥٩٦–حدّثنا مسلم بن إبراهيم ناهارون بن موسى النّحويّ عن بديل بن ميسرة عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت سمعت رسول الله ﷺ يقرأها فروح وّ ريحان *

۵۹۶۔ مسلم بن ابراہیم' ہارون نحوی' بدیل' عبداللہ بن شقیق' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے' کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو پڑھتے سنا' فروح و ریحان رے کے پیش سے (یعقوب کی قرأت ہے' باقی قرا کے نزدیک رے کے زبر کے ساتھ ہے)

٥٩٧–حدّثنا أحمد بن صالح حدّثنا عبد الملك بن عبد الرّحمن الذّماريّ حدّثنا سفيان حدّثني محمّد بن المنكدر عن جابر قال رأيت النّبيّ ﷺ يقرأ أيحسب أنّ ماله أخلده

۵۹۷۔ احمد بن صالح' عبدالملک' سفیان' محمد بن منکدر' حضرت جابرؓ سے روایت ہے' کہ میں نے آنحضور ﷺ کو دیکھا آپ پڑھتے تھے ايحسب ان ماله اخلده (اور قرأت مشہورہ یحسب ہے

٥٩٨–حدّثنا حفص بن عمر حدّثنا شعبة عن خالد عن أبي قلابة عمّن أقرأه رسول الله ﷺ فيومئذ لا يعذّب عذابه أحد ولا يوثق وثاقه أحد *

۵۹۸۔ حفص بن عمر' شعبہ' خالد' ابو قلابہ نے اس سے سنا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا تھا فيومنذ لا يعذب عذابه احدو لايوثق وثاقه احد (یعنی بصیغہ مجہول بفتح ذال اور ثاء کے جیسے یعقوب اور

کسائی کی قرات ہے اور مشہور صیغہ معروف سے بالکسر ہے

۵۹۹—حدثنا محمد بن عبيد حدثنا حماد عن خالد الحذاء عن ابي قلابة قال انبانى من اقرأه النبي ﷺ أو من أقرأه من أقرأه النبي ﷺ فيومئذ لا يُعذَّبُ*

۵۹۹۔ محمد بن عبید، حماد، خالد حذاء، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا تھا فيومئذ لا يعذب (سورہ فجر میں بصیغہ مضارع مجہول)

۶۰۰—حدثنا عثمان بن ابي شيبة ومحمد بن العلاء أن محمد بن ابي عبيدة حدثهم قال حدثنا أبي عن الأعمش عن سعد الطائي عن عطيّة العوفي عن أبي سعيد الخدري قال حدث رسول الله ﷺ حديثا ذكر فيه جبريل وميكال فقال جبرائل وميكائل*

۶۰۰۔ عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء، محمد بن ابی عبیدہ ان کے والد، اعمش، عطیہ عوفی، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث بیان کی اس میں جبریل اور میکال کا ذکر تھا تو آپ نے فرمایا جبرائیل اور میکال (ان میں کئی قرائتیں ہیں جبریل و میکائیل جبرائیل و میکائیل و جبرائیل و میکائیل جبرائیل و میکائیل وغیر ذلک جن کا بیان تفسیر کی کتابوں میں ہے)

۶۰۱—حدثنا زيد بن أخزم حدثنا بشر يعني ابن عمر حدثنا محمد بن خازم قال ذكر كيف قراءة جبرائل وميكائل عند الأعمش فحدثنا الأعمش عن سعد الطائي عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال ذكر رسول الله ﷺ صاحب الصور فقال عن يمينه جبرائل وعن يساره ميكائل*

۶۰۱۔ زید بن اخزم، بشر بن عمر، محمد بن حازم سے روایت ہے کہ اعمش کے سامنے ذکر ہوا کہ جبرئیل اور میکائیل کی قرات کیونکر ہے (اس آیت میں من كان عدوا لله و ملئكته و رسله وجبرئیل ومیکال) انہوں نے حدیث بیان کی سعد طائی سے انہوں نے سنا ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا اس فرشتے کا جو صور لیے کھڑا ہے تو فرمایا ان کے داہنے جبرئیل ہے اور بائیں میکائیل ہے۔ جبر کے معنی لغت سریانی میں بندہ ہیں یہی میک کے معنی ہیں اور ایل یا اللہ کو کہتے ہیں یعنی بندہ اللہ کا)

۶۰۲—حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري قال معمر وربما ذكر ابن المسيب قال كان النبي ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان يقرءون (مالك يوم الدين) وأول من قرأها (ملك يوم الدين) مروان قال أبو داود هذا أصح من حديث الزهري عن أنس والزهري عن سالم عن أبيه *

۶۰۲۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت ہے کہ کبھی انہوں نے ابن مسیب کو ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان مالك يوم الدين پڑھتے اور ملك يوم الدين سب سے پہلے مروان نے پڑھا (عاصم اور کسائی اور یعقوب کی قرات مالک ہے اور باقی قرا کی ملک ہے اور طرح سے بھی) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زہری بواسطہ انس اور زہری بواسطہ سالم ان کے والد کی حدیث کے یہ سند زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۳—حدثنا سعيد بن يحيى الأموي حدثني أبي حدثنا ابن جريج عن عبد الله بن أبي مليكة عن أم سلمة أنها ذكرت أو كلمة غيرها قراءة رسول الله ﷺ بسم الله الرحمن الرحيم (الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين) يقطع قراءته آية آية*

۶۰۳۔ سعید بن یحییٰ، ان کے والد، ابن جریج، عبداللہ، ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورہ فاتحہ اس طرح پڑھتے تھے بسم الله الرحمن الرحيم ایک آیت الحمد لله رب العالمين دوسری آیت، الرحمن الرحيم تیسری آیت، مالك يوم الدين چوتھی آیت، ہر ہر آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے ملاتے نہ تھے ۞ اياك نعبد واياك نستعين۞ پانچویں آیت۞ اهدنا الصراط المستقيم۞ چھٹی آیت ۞صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب

علیهم ولا الضالین۞ ساتویں آیت اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بھی ایک جزو ہے سورہ فاتحہ کا)

٦٠٤—حدَّثنا عُثمانُ بْنُ أَبي شيْبة وعُبيْدُ اللَّه بْنُ عُمر بْنِ ميْسرة الْمعْنى قالا حدَّثنا يزِيدُ بْنُ هارُون عنْ سُفْيان بْنِ حُسيْنٍ عن الْحكم بْن عُتيْبة عنْ إِبْراهِيم التَّيْمِيِّ عنْ أبيه عنْ أبي ذرٍّ قال كُنْتُ رديف رسُول اللَّه ﷺ وهُو على حمارٍ والشَّمْسُ عِنْد غُرُوبها فقال هلْ تدْري أيْن تغْرُبُ هذه قُلْتُ اللَّهُ ورسُولُهُ أعْلمُ قال فإنَّها تغْرُبُ في عيْنٍ حامية *

٦٠٤۔ عبید اللہ بن عمر اور عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' سفیان بن حسین' حکم' ابراہیم' ان کے والد' ابوذر سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گدھے پر سوار تھا اتنے میں آفتاب ڈوبنے لگا آپ نے فرمایا تو جانتا ہے یہ کہاں ڈوبتا ہے' میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ ڈوبتا ہے ایک گرم چشمے میں یعنی عین حامیة میں جیسے ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر کی قرأت ہے اور بعضوں نے عین حمئته پڑھا ہے یعنی کالی مٹی کے چشموں میں ڈوبتا ہے

٦٠٥—حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عيسى حدَّثنا حجَّاجٌ عن ابْنِ جُريْجٍ قال أخْبرني عُمرُ بْنُ عطاءٍ أنَّ مولًى لابْنِ الْأسْقع رجُلٌ صدْقٌ أخْبرهُ عن ابْنِ الْأسْقع أنَّهُ سمعهُ يقُولُ إنَّ النَّبيَّ ﷺ جاءهُمْ في صُفَّة الْمُهاجرين فسألهُ إنْسانٌ أيُّ آيةٍ في الْقُرْآن أعْظمُ قال النَّبيُّ ﷺ اللَّهُ لا إله إلَّا هُو الْحيُّ الْقيُّومُ لا تأْخُذُهُ سنةٌ ولا نوْمٌ*

٦٠٥۔ محمد بن عیسیٰ' حجاج' ابن جریج' عمر بن عطاء' مولی ابن اسقع' واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس مسجد کے سائبان میں آئے' ایک آدمی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ قرآن میں کون سی آیت سب سے بڑی ہے (یعنی درجے میں اور رتبے میں اور قوت تاثیر میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا اله الا هو الحی القیوم اخیر تک (جس کو آیۃ الکرسی کہتے ہیں جو اس آیت کو پڑھ کر سوئے گا اس کی ایک فرشتہ محافظت کرے گا اور شیطان اس کے پاس نہ جا سکے گا)۔

٦٠٦—حدَّثنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرِوبْنِ أَبِى الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَاشَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَرَأَ هِيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيْقٌ إِنَّا نَقْرَأُهَا هِيْتُ لَكَ يَعْنِيْ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَقْرَأُهَا كَمَا عُلِّمْتُ اَحَبُّ إِلَيَّ.

٦٠٦۔ ابو معمر' عبدالوارث' شیبان' اعمش' شقیق' ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سورہ یوسف میں پڑھا' هیت لك شقیق نے کہا ہم تو یوں پڑھتے ہیں هیت لك ابن مسعود نے کہا جیسا مجھ کو سکھایا گیا میں ویسا پڑھنا بہتر جانتا ہوں هیت لك اور هیت لك بھی آیا ہے

٦٠٧—حدَّثنا هنَّادٌ حدَّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمش عنْ شقيقٍ قال قيل لعبْد اللَّه إنَّ أُناسًا يقْرءُون هذه الْآية (وقالتْ هيْت لك) فقال إنِّي أقْرأُ كما عُلِّمْتُ أحبُّ إليَّ (وقالتْ هيْت لك) *

٦٠٧۔ ہناد' ابو معاویہ' اعمش' شقیق سے روایت ہے کہ لوگوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے کہا لوگ اس طرح پڑھتے ہیں' و قالت هیت لك' انہوں نے کہا میں اسی طرح پڑھتا ہوں جس طرح مجھے سکھایا گیا اور یہی مجھ کو پسند ہے وقالت هیت لك یعنی عزیز مصر کی جورو نے حضرت یوسف سے کہا آ چلا آ۔

٦٠٨—حدَّثنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَاح وَ حَدَّثنَا سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ الْمَهْرِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ

٦٠٨۔ احمد بن صالح (دوسری سند) سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ہشام' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بنی اسرائیل سے یہ فرمایا' ادخلوا الباب سجدا و قولوا حطة تغفر لکم یاکم تغفر' تے سے بصیغہ واحد مؤنث غائب مضارع مجہول جیسے ابن عامر کی قرأت ہے اور

مشہور نغفر بے نون سے)

٦٠٩--حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَيمِ بْنِ سَعْدٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

۶۰۹۔ جعفر، ابن ابی فدیک، ہشام بن سعد سے اسی طرح مروی ہے۔

٦١٠--حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا (سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا) قَالَ أَبُو دَاودَ يَعْنِي مُخَفَّفَةً حَتَّى أَتَى عَلَى هَذِهِ الْآيَاتِ *

۶۱۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ پر وحی اتری رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر سنایا ہم کو سورہ انزلناها و فرضناها تخفیف راء ابوداؤد فرماتے ہیں تخفیف سے حتی کہ ان آیات پر آئے جیسے اکثر قراء کی قرأت ہے اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے فرضناها تشدید راء سے پڑھا ہے جب تشدید سے ہوگا تو معنی یوں ہوں گے ہم نے اس کو مفصل بیان کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الْحَمَّامِ!

کتاب الحمام (نہانا)

٦١١--حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ *

۶۱۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عبداللہ بن شداد، ابی عذرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حمام میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کے لیے حمام میں داخل ہونے کی اجازت دی تہ بند باندھے ہوئے جانے کی تاکہ کشف ستر نہ ہو۔

٦١٢--حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو دَاودَ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَهُوَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ أَبَا الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

۶۱۲۔ محمد بن قدامہ، جریر (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، سالم، ابوالملیح سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے پاس شام کے ملک کی عورتیں آئیں تو حضرت عائشہؓ نے ان سے پوچھا کہاں کی ہو انہوں نے کہا ملک شام کی حضرت عائشہ نے کہا شاید تم وہاں کی رہنے والی ہو جہاں پر عورتیں بھی حمام میں داخل ہوا کرتی ہیں، انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت عائشہؓ نے کہا خبردار رہو میں نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی عورت اپنے گھر کے سوائے اپنے کپڑے کہیں اور اتارتی ہے تو وہ اپنے پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان میں ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ جریر کی حدیث ہے، جو زیادہ کامل ہے اور جریر نے ابوالملیح کو ذکر نہیں کیا

تشریح:۔ اس حدیث سے عورتوں کو حمام میں جانے کی ممانعت نکلی یا مراد ان حماموں سے جہاں مرد بھی جاتے ہوں یا بے ستری ہو۔

٦١٣--حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا

۶۱۳۔ احمد بن یونس، زہیر، عبدالرحمٰن بن زیاد، عبدالرحمٰن بن رافع، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لیے عجم کی زمین بہت جلد فتح ہوگی اور اس میں تم کو وہ گھر ملیں گے جن کو حمام کہتے ہیں، تو اس میں مرد بغیر تہ بند کے داخل نہ

الرِّجَالَ إِلَّا بِالْأُزُرِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ *

ہوویں اور عورتوں کو بھی ان میں داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا زچہ (جن کو عذر ہے حمام میں جانے کی ضرورت ہو)

٢٢٢ - النَّهْيُ عَنِ التَّعَرِّي

۲۲۲۔ برہنہ ہونے کی ممانعت کا بیان

٦١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ

۶۱۴۔ ابن نفیل' زہیر' عبدالملک' عطاء' یعلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بغیر تہبند کے میدان میں نہاتے دیکھا تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا کے بعد فرمایا بے شک اللہ بہت حیادار ہے پردہ پوشی کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے حیاء اور پردہ پوشی کو تو جب تم میں سے کوئی نہاوے تو ستر کو چھپا لیوے (اگر نہانے کی جگہ میں پردہ نہ ہو اور جو پردہ ہو تو ننگا ہونا درست ہے)

٦١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْأَوَّلُ أَتَمُّ *

۶۱۵۔ محمد بن عیاش' عبدالملک بن ابی سلیمان' عطا' صفوان بن یعلی' یعلیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی روایت کیا ہے لیکن ابوداؤد نے کہا کہ پہلی روایت بہت پوری ہے

٦١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

۶۱۶۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابی النضر' زرعہ بن عبدالرحمن' جرہد' ان کے والد' سے روایت ہے کہ جرہد' جو اصحاب صفہ سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بیٹھے اور میری ران کھلی ہوئی تھی' آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ ران عورت ہے۔

تشریح:۔ اس کو چھپانا چاہئے یہی قول ہے اکثر علماء اور مجتہدین کا اور امام مالک نے کہا کہ ران ستر نہیں ہے

٦١٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ *

۶۱۷۔ علی بن سہل' حجاج' ابن جریج' حبیب بن ابی ثابت' عاصم' حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت کھول ران اپنی اور نہ دیکھ ران کسی زندے کی یا مردے کی ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نکارت ہے

٢٢٣ - بَاب مَا جَاءَ فِي التَّعَرِّي *

۲۲۳۔ ننگے چلنے اور ننگے ہونے کا بیان

٦١٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً *

۶۱۸۔ اسماعیل بن ابراہیم' یحییٰ بن سعید' عثمان بن حکیم' ابوامامۃ' مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا اور میں اس کو اٹھاتے ہوئے جا رہا تھا کہ میرا تہبند گر پڑا آپ نے فرمایا اپنا کپڑا اٹھا کر باندھ اور ننگے مت چلا کر

٦١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

۶۱۹۔ عبداللہ بن مسلمہ' ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار' یحییٰ' بہز بن حکیم' ان کے والد' ان کے دادا معاویہ قشیریؓ سے سنا کہ ہم نے کہا

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنی عورت کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں آپ نے فرمایا چھپا اپنی عورت کو سب سے سوائے اپنی بی بی یا لونڈی کے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب لوگ ملے جلے ہوں آپ نے فرمایا اگر تجھ سے ہو سکے کہ تیرا کوئی ستر نہ دیکھے تو ایسا کر کوئی نہ دیکھے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب ہم سے کوئی شخص اکیلا مکان میں ہو آپ نے فرمایا اللہ سے بہ نسبت لوگوں کے زیادہ شرم کرنا چاہیے

تشریح: ... وہ تو ہر چیز کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے کیوں کہ اس کا علم اور سمع اور بصر محیط ہے سارے جہان کی اشیاء کو

٦٢٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ

۶۲۰۔ عبدالرحمن بن عبدالرحیم' ابن ابی فدیک' ضحاک بن عثمان' زید بن اسلم' عبدالرحمن' ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مرد دوسرے کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹیں (ننگے ہو کر ایک کا ستر دوسرے سے لگے) اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ (ننگی ہو کر) لیٹے ایک کپڑے میں (کہ ایک کا بدن دوسرے سے لگے)

٦٢١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَلَدًا أَوْ وَالِدًا قَالَ وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا *

۶۲۱۔ ابراہیم بن موسیٰ' ابن علیہ' جریر' ابو نضرہ' طفاوہ کا ایک آدمی' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت لیٹے ایک مرد دوسرے سے مل کر (ایک کپڑے میں ننگے ہو کر) اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ مگر چہ اپنے باپ یا ماں کے ساتھ یا ماں اپنے بچے کے ساتھ (جب تک کمسن ہوں لیٹ سکتے ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَاب اللِّبَاس *

کتاب اللباس

٦٢٢–حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى *

۶۲۲۔ عمرو‘ عون‘ ابن مبارک‘ جریری‘ ابونضرہ‘ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو آپ اس کپڑے کا نام لیتے جو اس کپڑے کا نام ہوتا قمیص‘ عمامہ پھر آپ فرماتے اے اللہ سب تعریف تیرے لیے ہے تو نے پہنایا مجھ کو یہ کپڑا مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس کپڑے کی بھلائی اس چیز کی جس کے لیے یہ کپڑا بنایا گیا اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس کی بدی سے اور اس کی بدی سے جس کے لیے یہ بنایا گیا ابونضرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو لوگ اس سے کہتے خدا کرے تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور دوسرا پہننا نصیب ہو۔

تشریح:۔ یعنی جیسے بلاشرکت غیر خاص اپنے فضل وکرم سے تم نے مجھے پہنایا اسی طرح بلاشرکت غیر سب حمد وشکر بھی خاص تیرے ہی واسطے ہے۔

٦٢٣–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ *

۶۲۳۔ مسدد‘ عیسیٰ بن یونس‘ جریری سے اسی طرح مروی ہے

٦٢٤–حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ *

۶۲۴۔ مسلم بن ابراہیم‘ محمد بن دینار‘ جریری سے اسی طرح مروی ہے‘ ابو داؤد فرماتے ہیں‘ کہ عبدالوہاب نے اس میں ابو سعید کو ذکر نہیں کیا اور حماد بن سلمہ نے اسے بواسطہ جریر‘ علاء‘ نبی ﷺ سے روایت کیا ہے

٦٢٥–حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ *

۶۲۵۔ نصیر بن فرج‘ عبداللہ‘ سعید‘ ابو مرحوم‘ سہل بن معاذ‘ ان کے والد‘ معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی کھانا کھا کر کہے سب خوبیاں اللہ ہی کو ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری حرکت اور قوت کے یہ کھانا مجھے پہنچایا تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس نے نیا کپڑا پہن کر کہا سب خوبی اللہ ہی کو ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور قوت کے بغیر یہ کپڑا مجھے دیا تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں

٢٢٤–بَاب فِيمَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا *

۲۲۴۔ جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کے واسطے کیا دعا کرنا چاہیے

٦٢٦–حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَذَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَحَقُّ بِهَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ

۶۲۶۔ اسحاق بن جراح‘ ابو النضر‘ اسحاق بن سعید‘ ان کے والد‘ ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے تو ان میں ایک اون کی چھوٹی چادر سیاہ دھاری دار تھی تو آپ نے فرمایا اس کا حق دار زیادہ تم کس کو جانتے ہو

فقال ائتوني بأم خالد فأتي بها فألبسها إياها ثم قال أبلي وأخلقي مرتين وجعل ينظر إلى علم في الخميصة أحمر أو أصفر ويقول سناه سناه يا أم خالد وسناه في كلام الحبشة الحسن *

لوگ یہ سن کر چپ رہے آپ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ وہ لائی گئیں آپ نے وہ چادر ان کو پہنائی پھر فرمایا پھاڑ اور پرانی کر دو بار اور آپ دیکھے جاتے تھے چادر کے نقشوں کو جو سرخ تھے یا زرد اور فرماتے جاتے تھے سناہ سناہ اے ام خالد سناہ زبان حبش میں اچھے کو کہتے ہیں۔

تشریح: بعض لوگوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے خرقہ پہنانے پر جو مشائخ میں مروج ہے حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا اور خرقہ پہنانے کی اصل کتاب وسنت میں پائی نہیں جاتی نہ عہد نبوی میں تھا

۲۲۵–ما جآء في القميص

۲۲۵۔ قمیص (کرتے) کا بیان

۶۲۷–حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا الفضل بن موسى عن عبد المؤمن بن خالد الحنفي عن عبد الله بن بريدة عن أم سلمة قالت كان أحب الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص *

۶۲۷۔ ابراہیم بن موسیٰ ' فضل بن موسیٰ ' عبدالمؤمن بن خالد ' عبداللہ بن بریدہ ' ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں میں کرتا بہت پسند تھا

۶۲۸–حدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي حدثنا معاذ بن هشام عن أبيه عن بديل بن ميسرة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد قالت كانت يد كم رسول الله ﷺ إلى الرسغ *

۶۲۸۔ اسحاق بن ابراہیم ' معاذ بن ہشام ' ان کے والد ' بدیل بن میسرہ ' شہر بن حوشب ' اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کرتے کے آستین پہنچے تک تھیں

۲۲۶–باب ما جاء في الأقبية *

۲۲۶۔ قباء کا بیان

۶۲۹–حدثنا قتيبة بن سعيد ويزيد بن خالد بن موهب المعنى أن الليث يعني ابن سعد حدثهم عن عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة أنه قال قسم رسول الله ﷺ أقبية ولم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة يا بني انطلق بنا إلى رسول الله ﷺ فانطلقت معه قال ادخل فادعه لي قال فدعوته فخرج إليه وعليه قباء منها فقال خبأت هذا لك قال فنظر إليه زاد ابن موهب مخرمة ثم اتفقا قال رضي مخرمة قال قتيبة عن ابن أبي مليكة لم يسمه *

۶۲۹۔ قتیبہ ' سعید اور یزید ' لیث ' عبداللہ ' مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے قبائیں تقسیم کیں لوگوں کو اور مخرمہ کو کچھ نہ دیا تو مخرمہ نے مجھ سے کہا اے بیٹے میرے چلو میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے وہاں پہنچ کر کہا کہ اندر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو بلاؤ میرے نام سے مسور نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلایا آپ باہر نکلے انہی قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی (یعنی اٹھا رکھی تھی) مخرمہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش ہو گیا مخرمہ

۲۲۷–باب في لبس الشهرة *

۲۲۷۔ شہرت کے لیے کپڑا پہننے کا بیان

۶۳۰–حدثنا محمد بن عيسى حدثنا أبو عوانة ح و حدثنا محمد يعني ابن عيسى عن شريك عن عثمان بن أبي زرعة عن المهاجر الشامي عن ابن عمر قال في حديث شريك يرفعه قال من لبس ثوب شهرة ألبسه الله يوم القيامة ثوبا

۶۳۰۔ محمد بن عیسیٰ ' ابو عوانہ (دوسری سند) محمد بن عیسیٰ ' شریک ' عثمان ' مہاجر ' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مشہور ہونے کے لیے کپڑا پہنا قیامت کے دن اللہ اس کو پہناوے گا ویسا ہی کپڑا پھر اس میں آگ لگا دے گا (کپڑا یا جو تا کوئی چیز احتیاج کے واسطے پہنے نہ

مثلہ زاد عن أبي عوانة ثم تلهب فيه النار

دکھلاوے اور فخر کے لیے)

تشریح: قبا ایک قسم کا لباس ہے جو مشہور ہے۔ مخرمہ کے دل میں ان کو قبا نہ ملنے سے ایک طرح کی ناراضی ہوئی تھی جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے وہ قبا جو باقی تھی وہ ان کو دے دی تاکہ وہ خوش ہو جاویں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق ایسے ہی تھے۔

۶۳۱-حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة قال ثوب مذلة *

۶۳۱۔ مسدد ابو عوانہ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا

۶۳۲-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا أبو النضر حدثنا عبد الرحمن بن ثابت حدثنا حسان بن عطية عن أبي منيب الجرشي عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم *

۶۳۲۔ عثمان بن ابی شیبہ' ابو النضر' عبدالرحمن بن ثابت' حسان بن عطیہ' ابو منیب' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے کسی قوم کی شباہت کی وہ ان میں سے ہے

تشریح: یعنی ایسی شباہت جس کی وجہ سے تمیز نہ ہو سکے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر جو کوئی ایسی مشابہت کرے پھر اس کو کوئی مسلمان کافر سمجھ کر لڑائی میں مار ڈالے تو مسلمان سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔ اس حدیث کا اسناد حسن ہے بعضوں نے کہا اس کے اسناد میں عبدالرحمن بن ثابت ضعیف ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۸-باب في لبس الصوف والشعر *

۲۲۸۔ کمل اور بالوں کا پہننا کیسا ہے

۶۳۳-حدثنا يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب الرملي وحسين بن علي قالا حدثنا ابن أبي زائدة عن أبيه عن مصعب بن شيبة عن صفية بنت شيبة عن عائشة رضي الله عنها قالت خرج رسول الله ﷺ وعليه مرط مرحل من شعر أسود و قال حسين حدثنا يحيى بن زكريا *حدثنا إبراهيم بن العلاء الزبيدي حدثنا إسمعيل بن عياش عن عقيل بن مدرك عن لقمان بن عامر عن عتبة بن عبد السلمي قال استكسيت رسول الله ﷺ فكساني خيشتين فلقد رأيتني وأنا أكسى أصحابي *

۶۳۳۔ یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ اور حسین بن علی' ابن ابی زائدہ' ان کے والد' معصب' صفیہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ایک روز باہر نکلے تو آپ پر چادر تھی سیاہ بالوں کی جس میں پالان کی مورتیں بنی ہوئی تھیں' حسین نے دوسری حدیث اسناد سے روایت کی عتبہ بن عبد سلمی سے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کپڑا مانگا پہننے کو آپ نے مجھے دو کپڑے کتان کے پہنا دیئے ہیں' جو اپنے تئیں دیکھتا تو اور ساتھیوں سے اچھا دکھتا لباس میں (امام مالک نے صوف کا پہننا بغیر ضرورت کے مکروہ جانا ہے کیونکہ یہ زاہدوں کا لباس تھا اور لوگ اس کو پہننے لگے ہیں ریا کے واسطے مگر ریا مقصود نہ ہو تو صوف اور بالوں کا پہننا درست ہے)

تشریح: یہ جب ہے کہ مرحل حائے حطی سے ہو جیسا کہ اکثر نسخوں میں ہے اور جو جیم سے ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ مردوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں شاید یہ قبل تحریم تصاویر کے ہو

۶۳۴-حدثنا عمرو بن عون حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أبي بردة قال قال لي أبي يا بني لو رأيتنا ونحن مع نبينا ﷺ وقد أصابتنا السماء حسبت أن ريحنا ريح الضأن *

۶۳۴۔ عمرو بن عون' ابو عوانہ' قتادہ' ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا بیٹا اگر تم ہم کو دیکھتے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اور پانی برستا تو تم سمجھتے کہ ہم میں سے بکریوں اور بھیڑوں کی بو آتی ہے (کیونکہ ہمارا لباس کھالوں کا ہوتا بھیگنے سے اس میں بکری بھیڑ کی بو آنے لگتی)۔

۶۳۵-حدثنا عمرو بن عون أخبرنا عمارة بن زاذان عن ثابت عن أنس بن مالك أن ملك ذي يزن أهدى إلى رسول

۶۳۵۔ عمرو بن عون' عمارہ' ثابت' انسؓ سے روایت ہے کہ ذی یزن بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک جوڑے کا تحفہ بھیجا جو

اللهِ ﷺ حُلَّة أخذها بثلاثة وثلاثين بعيرا أوْ ثلاثٍ وثلاثين ناقة فقبلها *

تینتیس اونٹ یا اونٹنیاں دے کر اس نے خریدا تھا رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول کیا

تشریح: [illegible] (علامہ)

٦٣٦–حدَّثَنا مُوسى بْنُ إسْمعِيلَ حدَّثنا حمَّادٌ عنْ عليِّ بْنِ زيْدٍ عنْ إسْحق بْنِ عبْدِ اللّهِ بْنِ الْحارِث أنّ رسُول اللّهِ ﷺ اشْترى حُلّة بِضْعة وعِشْرِين قلُوصًا فأهْداها إلى ذِي يزن *

۶۳۶۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک جوڑا کپڑے کا خریدا اکیس بائیس اونٹنیاں دے کر پھر وہ تحفہ بھیج دیا ذی یزن کو (تاکہ عوض ہو جائے اس کے تحفے کا آپ ہدیہ قبول کرتے اور اس کا عوض اسے پھیر دیتے

٦٣٧–حدَّثَنا مُوسى بْنُ إسْمعِيلَ حدَّثنا حمَّادٌ ح و حدَّثَنا مُوسى حدَّثنا سُليْمانُ يعْنِي ابْن الْمُغِيرةِ الْمعْنى عنْ حُميْدِ بْنِ هِلالٍ عنْ أبِي بُرْدة قال دخلْتُ على عائِشة رضِي اللّهُ عنْها فأخْرجتْ إليْنا إزارًا غلِيظًا مِمّا يُصْنعُ بِالْيمنِ وكِساءً مِن الّتِي يُسمُّونها الْمُلبّدة فأقْسمتْ بِاللّهِ أنّ رسُول اللّهِ ﷺ قُبِض فِي هذيْنِ الثّوْبيْنِ *

۶۳۷۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' (دوسری سند) موسیٰ' سلیمان' حمید' ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا انہوں نے ایک تہبند موٹے کپڑے کا نکالا جو یمن میں بنتا تھا' اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے تھے (اس کی غلظ اور سختی کی وجہ سے یا اس میں پیوند لگے تھے) پھر حضرت عائشہؓ نے قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال انہیں دونوں کپڑوں میں ہوا

تشریح: رسول اللہ ﷺ کے مزاج میں تکلف اور غرور نہ تھا جیسا کپڑا مل جاتا آپ پہن لیتے کبھی اچھے کپڑے پہنتے کبھی موٹے جیسے مل جاتے (علامہ)

٦٣٨–حدَّثَنا إبْراهِيمُ بْنُ خالِدٍ أبُو ثوْرٍ الْكلْبِيُّ حدَّثنا عُمرُ بْنُ يُونُس بْنِ الْقاسِمِ الْيمامِيُّ حدَّثنا عِكْرِمةُ بْنُ عمّارٍ حدَّثنا أبُو زُميْلٍ حدَّثنِي عبْدُ اللّهِ بْنُ عبّاسٍ قال لمّا خرجتِ الْحرُورِيّةُ أتيْتُ عليًّا رضِي اللّهُ عنْهم فقال ائْتِ هؤُلاءِ الْقوْم فلبِسْتُ أحْسن ما يكُونُ مِنْ حُللِ الْيمنِ قال أبُو زُميْلٍ وكان ابْنُ عبّاسٍ رجُلًا جمِيلًا جهِيرًا قال ابْنُ عبّاسٍ فأتيْتُهُمْ فقالُوا مرْحبًا بِك يا ابْن عبّاسٍ ما هذِهِ الْحُلّةُ قال ما تعِيبُون عليّ لقدْ رأيْتُ على رسُولِ اللّهِ ﷺ أحْسن ما يكُونُ مِن الْحُللِ *

۶۳۸۔ ابراہیم بن خالد' ابو ثور' عمر بن یونس' عکرمہ' ابو زمیل' عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حروری (ایک قوم تھی خوارج میں سے جو حضرت امیر المؤمنین علیؓ سے برگشتہ ہو گئی تھی) لوگوں نے مقابلہ کیا حضرت علی کا تو میں ان کے پاس گیا انہوں نے کہا جاؤ تم اس قوم کے پاس عمدہ سے عمدہ جوڑا یمن کا پہن کر ان کے پاس گیا اور ابو زمیل راوی نے کہا ابن عباسؓ ایک خوبصورت وجیہ آدمی تھے انہوں نے کہا جب میں خوارج کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا مرحبا اے ابن عباسؓ یہ تم کیا پہنے ہو ابن عباسؓ نے کہا تم میرے اوپر کیا طعن کرتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اچھے سے اچھا جوڑا پہنے دیکھا

تشریح: حاصل یہ ہے کہ اچھے اور عمدہ کپڑے پہننا اور ظاہری تجمل اور آراستگی کرنا بشرطیکہ شرع کے مخالف نہ ہو ممنوع نہیں ہے بلکہ نبی کریم کے اخلاق میں سے ہے جب مقصود ظاہر کرنا نعمائے الٰہیہ کا ہو نہ تفاخر اور کبر اور غرور معاذاللہ

٢٢٩–باب ما جاء فِي الْخزِّ *

۲۲۹۔ خز (ایک اونی کپڑا ہے) کا پہننا

٦٣٩–حدَّثَنا عُثْمانُ بْنُ مُحمّدٍ الْأنْماطِيُّ الْبصْرِيُّ حدَّثنا عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ عبْدِ اللّهِ الرّازِيُّ ح و حدَّثنا أحْمدُ بْنُ عبْدِ الرّحْمنِ الرّازِيُّ حدَّثنا أبِي أخْبرنِي أبِي عبْدُ اللّهِ بْنُ سعْدٍ عنْ أبِيهِ سعْدٍ قال رأيْتُ رجُلًا بِبُخارى على بغْلةٍ بيْضاء عليْهِ

۶۳۹۔ عثمان بن محمد' عبدالرحمن بن عبداللہ (دوسری سند) احمد بن عبدالرحمن' ان کے والد' عبداللہ بن سعد' سعد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں جو سفید رنگ کے خچر پر سوار تھا اور [illegible] خز کا عمامہ باندھے ہوئے تھا وہ [illegible] عمامہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ

عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله ﷺ هذا لفظ عثمان والإخبار في حديثه *

تشریح: [illegible] خز [illegible] کپڑا ہے جس میں اون اور ریشم دونوں ملے ہوں [illegible] ریشم کا [illegible] ہو تو اس کا پہننا منع ہے (عامہ)

٦٤٠- حدثنا عبد الوهاب بن نجدة حدثنا بشر بن بكر عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر قال حدثنا عطية بن قيس قال سمعت عبد الرحمن بن غنم الأشعري قال حدثني أبو عامر أو أبو مالك والله يمين أخرى ما كذبني أنه سمع رسول الله ﷺ يقول ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الخز والحرير وذكر كلاما قال يمسخ منهم آخرون قردة وخنازير إلى يوم القيامة*

۶۴۰۔ عبدالوہاب بشر بن بکر، عبدالرحمن، عطیہ بن قیس، عبدالرحمن بن غنم ابو عامر یا ابو مالک بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خز اور حریر کو درست کر لیں گے پھر اور کچھ بیان کیا بعد اس کے فرمایا ان میں سے بعضے بندر ہو جائیں گے بعضے سور قیامت تک

تشریح: یا تو در حقیقت مسخ مراد ہے تو وہ زمانہ ابھی نہیں آیا یا مراد مسخ سے یہ ہے کہ ان کے دلوں میں صفات اور اخلاق ذمیمہ بندروں اور سوروں کے ایسے راسخ ہوں گے گویا وہ انسان سے بندر یا سور ہو جائیں گے

٢٣٠- باب ما جاء في لبس الحرير *

۲۳۰۔ ریشم پہننے کا بیان

٦٤١- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن عمر بن الخطاب رأى حلة سيراء عند باب المسجد تباع فقال يا رسول الله لو اشتريت هذه فلبستها يوم الجمعة وللوفد إذا قدموا عليك فقال رسول الله ﷺ إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة ثم جاء رسول الله ﷺ منها حلل فأعطى عمر بن الخطاب منها حلة فقال عمر يا رسول الله كسوتنيها وقد قلت في حلة عطارد ما قلت فقال رسول الله ﷺ إني لم أكسكها لتلبسها فكساها عمر بن الخطاب أخا له مشركا بمكة

۶۴۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جوڑا بکتا ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کاش اس کو آپ خرید لیتے اور جمعہ کے روز اور جس روز آپ کے پاس لوگ آیا کرتے ہیں پہنا کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند جوڑے آپ کے پاس آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا عمر کو دیا حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ مجھے پہنا رہے ہیں حالانکہ پہلے تو آپ نے عطارد بن حاجب (نام ہے ایک شخص کا) کے جوڑے میں فرمایا تھا کہ اس کو وہ شخص پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے آپ نے فرمایا میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کو تھوڑے دیا ہے، پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک کافر بھائی کو (یعنی عثمان بن حکیم) کو دے دیا۔

٦٤٢- حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب أخبرني يونس وعمرو بن الحارث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه بهذه القصة قال حلة إستبرق وقال فيه ثم أرسل إليه بجبة ديباج وقال تبيعها وتصيب بها حاجتك *

۶۴۲۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس اور عمرو بن حارث، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے یہی حدیث مروی ہے اس روایت میں جائے حلیہ سیراء کے یہ ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہوتا ہے) پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کو جو جوڑا بھیجا وہ دیباج کا تھا آپ نے فرمایا اس کو بیچ کر اپنا کام چلاؤ

٦٤٣-حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا حمّاد حدّثنا عاصم الأحول عن أبي عثمان النّهدي قال كتب عمر إلى عتبة ابن فرقد أنّ النّبيّ ﷺ نهى عن الحرير إلّا ما كان هكذا وهكذا أصبعين وثلاثة وأربعة *

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عتبہ بن فرقد کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حریر پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اس قدر اور اس قدر دو انگل یا تین چار انگل (یعنی چوڑائی مثل سنجاف کے جیسے بخیہ میں درست ہے)

٦٤٤-حدّثنا سليمان بن حرب حدّثنا شعبة عن أبي عون قال سمعت أبا صالح يحدّث عن عليّ رضي الله عنهم قال أهديت إلى رسول الله ﷺ حلّة سيراء فأرسل بها إليّ فلبستها فأتيته فرأيت الغضب في وجهه وقال إنّي لم أرسل بها إليك لتلبسها وأمرني فأطرتها بين نسائي *

۶۴۴۔ سلیمان' شعبہ' ابو عون' ابو صالح' حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا دھاری دار بھیجا تو آپ نے وہ جوڑا میرے پاس بھیج دیا میں اس کو پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت کے چہرہ مبارک کو غضب ناک دیکھا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس جوڑے کو میں نے تیرے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا پھر آپ نے مجھے حکم کیا میں نے اپنی عورتوں کو تقسیم کیا

٢٣١-باب من كرهه *

۲۳۱۔ حریر یعنی ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان

٦٤٥-حدّثنا القعنبيّ عن مالك عن نافع عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه عن عليّ بن أبي طالب رضي الله عنهم أنّ رسول الله ﷺ نهى عن لبس القسّيّ وعن لبس المعصفر وعن تختّم الذّهب وعن القراءة في الرّكوع *

۶۴۵۔ قعنبی' مالک' نافع' ابراہیم بن عبداللہ' ان کے والد' حضرت علی بن ابی طالبؓ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسی (ایک کپڑا ریشمی ہے) اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے (اس لیے کہ قرآن پڑھنے کا مقام قیام ہے اور رکوع تسبیح کی جگہ ہے)

٦٤٦-حدّثنا أحمد بن محمّد يعني المروزيّ حدّثنا عبد الرّزّاق أخبرنا معمر عن الزّهريّ عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه عن عليّ بن أبي طالب رضي الله عنهم عن النّبيّ ﷺ بهذا قال عن القراءة في الرّكوع والسّجود

۶۴۶۔ احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابراہیم بن عبداللہ' ان کے والد' حضرت علیؓ نے ایسا ہی فرمایا ہے اس میں یہ ہے کہ منع کیا آپ نے قرآن پڑھنے سے رکوع اور سجدے میں (کیونکہ دونوں تسبیح کے محل ہیں)

٦٤٧-حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا حمّاد عن محمّد بن عمرو عن إبراهيم بن عبد الله بهذا زاد ولا أقول نهاكم

۶۴۷۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابراہیم بن عبداللہ سے یہی روایت ہے اس میں یہ زیادہ ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع فرمایا ہے

٦٤٨-حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا حمّاد عن عليّ بن زيد عن أنس بن مالك أنّ ملك الرّوم أهدى إلى النّبيّ ﷺ مستقة من سندس فلبسها فكأنّي أنظر إلى يديه تذبذبان ثمّ بعث بها إلى جعفر فلبسها ثمّ جاءه فقال النّبيّ ﷺ إنّي لم أعطكها لتلبسها قال فما أصنع بها قال أرسل بها إلى أخيك النّجاشيّ *

۶۴۸۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک چغہ سندس کا بھیجا (سندس ایک کپڑا ہے ریشمی جو نہایت لطیف اور باریک ہوتا ہے دیباج کی قسم سے) آپ نے اس کو پہنا انس نے کہا میں آپ کے ہاتھوں کو اس وقت دیکھ رہا ہوں مل رہے تھے پھر آپ نے وہ کپڑا جعفر بن ابی طالب کو بھیج دیا جعفر وہ کپڑا پہن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کو نہیں دیا تھا انہوں نے کہا پھر کیا کروں آپ نے فرمایا اپنے بھائی نجاشی بادشاہ کو بھیج دو (وہ عورتوں کو پہناویں گے)

٦٤٩-حدّثنا مخلد بن خالد حدّثنا روح حدّثنا سعيد بن

۶۴۹۔ مخلد بن خالد' روح' سعید' قتادہ' حسن' عمران بن حصینؓ سے

أبي عروبة عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين أن نبي الله ﷺ قال لا أركب الأرجوان ولا ألبس المعصفر ولا ألبس القميص المكفف بالحرير قال وأومأ الحسن إلى جيب قميصه قال وقال ألا وطيب الرجال ريح لا لون له ألا وطيب النساء لون لا ريح له قال سعيد أراه قال إنما حملوا قوله في طيب النساء على أنها إذا خرجت فأما إذا كانت عند زوجها فلتطيب بما شاءت*

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سرخ رنگ تہ باش[1] پر سوار نہیں ہوتا ہوں اور نہ میں کسم کے رنگ کا کپڑا پہنتا ہوں۔۔۔ اور نہ میں وہ قمیص پہنتا ہوں جو ریشم سے بند لگا ہوا اور فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جو رنگ دار نہیں فقط بودار[2] ہے اور عورتوں کی خوشبو رنگ دار ہے بودار نہیں جیسے مہندی و زعفران وغیرہ (کہ ان میں سے اس قدر خوشبو ظاہر نہیں کہ وہ فتنے کا باعث ہو) سعید بن ابی عروبہ نے کہا یہ حکم اس صورت میں ہے جب عورتیں باہر نکلیں لیکن اپنے گھر میں خاوند کے پاس تو جو خوشبو وہ چاہے لگاوے جب باہر جاوے تو ایسی خوشبو لگا کر نہ جاوے جو غیر مردوں کی ناک تک پہنچے اور فتنے کا باعث ہو)

تشریح: [1] تہ باش سرخ رنگ جو زین پر باندھتے ہیں اس پر سوار نہیں ہوتا ہوں۔
[2] جیسے گلاب اور مشک وغیرہ جس میں زینت نہیں ہے ان کا استعمال مردوں کے لیے درست ہے

٦٥٠–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِإِيلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدِفْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلَنِي هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ*

۶۵۰۔ یزید بن خالد مفضل عیاش بن عباس ابوالحصین الہیثم بن شفی سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نکلا جس کی کنیت ابو عامر تھی اور وہ قبیلہ معافر میں سے تھا بیت المقدس میں نماز پڑھنے کو اس زمانے میں بیت المقدس کے لوگوں کے واعظ ابو ریحانہ تھے جو ایک شخص تھے صحابہ میں سے ابوالحصین نے کہا میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں گیا پھر میں آیا اور اس کے پاس بیٹھا اس نے مجھ سے پوچھا تم نے کچھ وعظ سنا ابو ریحانہ کا میں نے کہا نہیں اس نے کہا میں نے سنا ابو ریحانہ سے کہتے تھے (ابو ریحانہ کا نام شمعون بن زید ہے جو حلیف تھے انصار کے یا مولی تھے آپ کے) رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ نے منع فرمایا ہے دس باتوں سے دانت باریک کرنے سے اور نیلا گودنے سے اور بال اکھاڑنے سے (یعنی زینت کے لئے سر یا داڑھی کے بال اکھاڑنے سے) اور دو مرد کے ساتھ بغیر لباس سونے سے اور دو عورت کے ایک ساتھ بغیر لباس سونے سے اور یہ کہ لگاوے مرد اپنے کپڑوں کے نیچے حریر عجمیوں کے مثل یا ریشمی کپڑا اپنے مونڈھوں پر مثل عجمیوں کے لگاوے اور منع فرمایا لوٹنے سے (یعنی پرایا مال اچک لے جانے سے یا غارت کرنے سے راہ لوٹنے سے) اور درندوں کے چمڑے پر سوار ہونے سے اور بادشاہ کے سوا غیر کو انگوٹھی پہننے سے

تشریح: [1] بادشاہ کے حکم میں ہے قاضی اور مفتی یا اور حکام جن کو مہر کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ بغیر ضرورت کے انگوٹھی پہننا محض زینت ہے۔

٦٥١–حدثنا يحيى بن حبيب حدثنا روح حدثنا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي رضي الله عنهم قال نهي عن [illegible]

۶۵۱۔ یحییٰ بن حبیب روح ہشام محمد عبیدہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ [illegible] سے منع [illegible] (جب ریشمی ہو)

مياثر الأرجوان *

٦٥٢–حدّثنا حفص بن عمر ومسلم بن ابراهيم قالا حدّثنا شعبة عن أبي إسحق عن هبيرة عن علي رضي الله عنهم قال نهاني رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب وعن لبس القسي والميثرة الحمراء *

۶۵۲۔ حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم شعبہ ابو اسحاق ہبیرہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی (ریشم سے بنا ہوا کپڑا جو مصر میں تیار ہوتا ہے) کے پہننے سے اور سرخ زین پوشوں سے (کیونکہ یہ طریقہ متکبرین کا ہے)

٦٥٣–حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا إبراهيم بن سعد حدّثنا ابن شهاب الزّهري عن عروة بن الزّبير عن عائشة رضي الله عنها أنّ رسول الله ﷺ صلّى في خميصة لها أعلام فنظر إلى أعلامها فلمّا سلّم قال اذهبوا بخميصتي هذه إلى أبي جهم فإنّها ألهتني آنفا في صلاتي وأتوني بأنبجانيّته قال أبو داود أبو جهم بن حذيفة من بني عدي بن كعب بن غانم *

۶۵۳۔ موسیٰ بن اسماعیل ابراہیم بن سعد ابن شہاب زہری عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ایک چادر میں جس میں نقش و نگار تھے (اور ابو جہم نے آپ کو دی تھی) پھر سلام پھیر کے آپ نے فرمایا یہ ابو جہم کو دے آؤ کیونکہ اس نے غفلت میں ڈال دیا مجھ کو نماز کے اندر مجھے (اس کے بیل بوٹوں کا خیال رہا) اور ایک سادی چادر (جس میں بیل بوٹے نہ ہوں) اس کے پاس سے مجھے لا دو (ابو داؤد کہتے ہیں ابو جہم بن حذیفہ بنو عدی بن کعب میں سے ہیں)

٢٣٢–باب الرّخصة في العلم وخيط الحرير

۲۳۲۔ اگر ریشم کے نقش و نگار کپڑے پر ہوں یا ریشم سے سیا ہوا ہو تو منع نہیں ہے

٦٥٤–حدّثنا مسدّد حدّثنا عيسى بن يونس حدّثنا المغيرة بن زياد حدّثنا عبد الله أبو عمر مولى أسماء بنت أبي بكر قال رأيت ابن عمر في السّوق اشترى ثوبا شاميّا فرأى فيه خيطا أحمر فردّه فأتيت أسماء فذكرت ذلك لها فقالت يا جارية ناوليني جبّة رسول الله ﷺ فأخرجت جبّة طيالسة مكفوفة الجيب والكمّين والفرجين بالدّيباج *

۶۵۴۔ مسدد عیسیٰ بن یونس مغیرہ عبداللہ ابو عمرو سے جو مولیٰ ہے اسماء بنت ابو بکر کے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے بازار میں شام کا بنا ہوا ایک کپڑا خریدا اس میں ایک تاگا سرخ (ریشمی) دیکھا تو پھیر دیا اس کو میں اسماء بنت ابو بکر کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا ذرا رسول اللہ ﷺ کا جبہ مجھے لا دے وہ لے کر آئی تو وہ ایک جبہ طیالسہ کا تھا (طیالسہ ایک اونی منقش کپڑا ہوتا ہے) جس کے گریبان اور آستینوں اور دونوں کے آگے پیچھے میں ریشم لگا ہوا تھا (مقصود یہ ہے کہ اس قدر ریشم حرام نہیں ہے جب چار انگل کے مقدار ہو)۔

٦٥٥–حدّثنا ابن نفيل حدّثنا زهير حدّثنا خصيف عن عكرمة عن ابن عبّاس قال إنّما نهى رسول الله ﷺ عن الثّوب المصمت من الحرير فأمّا العلم من الحرير وسدى الثّوب فلا بأس به *

۶۵۵۔ ابن نفیل زہیر خصیف عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس کپڑے سے جو نرا ریشمی ہو لیکن بوٹے دار ہو جس کا فقط ریشمی تانا ہو اس کا کچھ مضائقہ نہیں (کیونکہ وہ ریشمی نہیں ہے)

٢٣٣–باب في لبس الحرير لعذر *د

۲۳۳۔ عذر کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا درست ہے

٦٥٦–حدّثنا النّفيلي حدّثنا عيسى يعني ابن يونس عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس قال رخّص رسول الله ﷺ لعبد الرّحمن بن عوف وللزّبير بن العوّام في قمص

۶۵۶۔ نفیلی عیسیٰ بن یونس سعید قتادہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام کو اجازت دی ریشمی کرتے پہننے کی سفر میں ان کو کھجلی ہو جانے کے سبب سے

الْحرير في السفر من حكة كانت بهما

یعنی زرد ریشمی کپڑے کی)

٢٣٤–بَاب فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ *

۲۳۴۔ عورتوں کو زرد ریشمی کپڑا پہننا درست ہے

٦٥٧–حدَّثنا قُتيبةُ بْنُ سعيدٍ حدَّثنَا اللَّيْثُ عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي أفلح الهمْدانيِّ عن عبْدِ اللهِ بن زُرَيْر يعني الغافقي أنَّه سمع عليَّ بن أبي طالب رضي الله عنهم يقولُ إنَّ نبيَّ اللهِ ﷺ أخذ حريرًا فجعلهُ في يمينه وأخذ ذهبًا فجعلهُ في شماله ثُمَّ قال إنَّ هذيْنِ حرامٌ على ذُكُورِ أُمَّتي *

۶۵۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید، ابوافلح، عبداللہ بن زریر، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی کپڑا لے کر داہنے ہاتھ میں رکھا اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا اور فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (نہ عورتوں پر ان کو سونا اور حریر دونوں پہننا درست ہے)

٦٥٨–حدَّثنا عمْرُو بْنُ عُثْمانَ وكثِيرُ بْنُ عُبيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قالا حدَّثنا بقيَّةُ عن الزُّبيْديِّ عن الزُّهْريِّ عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ أنَّهُ حدَّثهُ أنَّهُ رأى على أُمِّ كُلْثُومٍ بنتِ رسُولِ اللهِ ﷺ بُرْدًا سِيراء قال والسِّيراءُ الْمُضلَّعُ بِالْقزِّ *

۶۵۸۔ عمرو بن عثمان اور کثیر بن عبداللہ، بقیہ، زبیدی، زہری، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ام کلثومؓ کو چادر ریشمی دھاریدار پہنے دیکھا (کیوں کہ عورتوں کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہے)

٦٥٩–حدَّثنا نصْرُ بْنُ عليٍّ حدَّثنا أبو أحْمد يعْني الزُّبيْريَّ حدَّثنا مسْعرٌ عنْ عبْدِ الْملِكِ بْنِ ميْسرة عنْ عمْرِو بْنِ دِينارٍ عنْ جابرٍ قال كُنَّا ننْزعُهُ عن الغِلْمانِ ونتْرُكُهُ على الْجواري قال مسْعرٌ فسألْتُ عمْرو بْن دِينارٍ عنْهُ فلمْ يعْرِفْهُ *

۶۵۹۔ نصر بن علی، ابواحمد، مسعر، عبدالملک بن میسرہ، عمرو بن دینار، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم ریشمی کپڑا لڑکوں سے چھین لیتے اور لڑکیوں کو پہنا دیتے اس حدیث کو مسعر نے عبدالملک سے سنا انہوں نے عمرو بن دینار سے پھر مسعر نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا تو انہوں نے نہ پہچانا اس حدیث کو پس یہ ضعیف ہوئی

٢٣٥–بَاب فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ *

۲۳۵۔ حبرہ (ایک یمنی کپڑا) دھاریدار کے پہننے کا بیان

تشریح: حبرہ یمن کے اچھے کپڑوں کو کہتے ہیں اور یہاں حبرہ سے مراد یمن کی چادر سرخ خط دار جو سوت یا کتان کی ہوتی ہے اور وہ عرب کے بہتر کپڑوں میں ہے

٦٦٠–حدَّثنا هُدْبةُ بْنُ خالدٍ الأزْديُّ حدَّثنا همَّامٌ عنْ قتادة قال قُلْنا لأنسٍ يعْني ابْن مالكٍ أيُّ اللِّباسِ كان أحبَّ إلى رسُولِ اللهِ ﷺ أوْ أعْجب إلى رسُولِ اللهِ ﷺ قال الْحِبرةُ

۶۶۰۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے انسؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کو کون سا لباس پیار بہت تھا یا رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند کون سا لباس تھا تو انس نے کہا یمنی چادر

٢٣٦–بَاب فِي الْبَيَاضِ *

۲۳۶۔ سفید کپڑوں کی فضیلت کا بیان

٦٦١–حدَّثنا أحْمدُ بْنُ يُونُس حدَّثنا زُهيْرٌ حدَّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمان بْنِ خُثيْمٍ عنْ سعيدِ بْنِ جُبيْرٍ عن ابْنِ عبَّاسٍ قال قال رسُولُ اللهِ ﷺ الْبسُوا مِنْ ثِيابِكُمُ الْبياض فإنَّها مِنْ خيْرِ ثِيابِكُمْ وكفِّنُوا فِيها موْتاكُمْ وإنَّ خيْر أكْحالِكُمُ الإثْمِدُ يجْلُو الْبصر ويُنْبِتُ الشَّعْر *

۶۶۱۔ احمد بن یونس، زہیر، عبداللہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ تمہارے کپڑوں میں وہ لباس بہتر ہے اور اپنے مردوں کو بھی اس میں کفنایا کرو اور تمہارے لئے بہتر سرمہ اثمد ہے کیونکہ وہ نظر کو روشنی دیتا ہے اور پلکوں کو بڑھاتا ہے (اثمد سنگ سرمہ کو کہتے ہیں)

٢٣٧–بَاب فِي غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ *

۲۳۷۔ کپڑوں کا دھونا میل کچیل سے اور صاف ستھرے رہنا بہتر ہے

٦٦٢–حدَّثنا النُّفيْليُّ حدَّثنا مسْكِينٌ عن الأوْزاعيِّ ح و حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة عنْ وكيعٍ عن الأوْزاعيِّ نحْوهُ عنْ

۶۶۲۔ نفیلی، مسکین، اوزاعی (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، مسکین، حسان، محمد بن محمد، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حسان بن عطية عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال أتانا رسول الله ﷺ فرأى رجلا شعثا قد تفرق شعره فقال أما كان يجد هذا ما يسكن به شعره ورأى رجلا آخر وعليه ثياب وسخة فقال أما كان هذا يجد ماء يغسل به ثوبه *

ﷺ ہمارے پاس آئے اور ایک شخص کو حالت انتشار میں دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہو گئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا یہ شخص کوئی چیز سر صاف کرنے کے لیے نہیں پاتا جس سے اپنا سر آراستہ کرے اور ایک میلے کپڑے والے کو دیکھا تو فرمایا کیا اسے پانی نہیں ملتا جس سے اپنا کپڑا دھووے۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میلا کچیلا رہنا پھٹے پرانے کپڑے پہننا مقدور ہوتے ہوئے اچھی بات نہیں نہ یہ امر ایمان کی ضروریات میں سے ہے ہاں اگر نہ ہے یا عذر ہو تو خیر قباحت نہیں۔

٦٦٣ - حدثنا النفيلي حدثنا زهير حدثنا أبو إسحق عن أبي الأحوص عن أبيه قال أتيت النبي ﷺ في ثوب دون فقال ألك مال قال نعم قال من أي المال قال قد آتاني الله من الإبل والغنم والخيل والرقيق قال فإذا آتاك الله مالا فلير أثر نعمة الله عليك وكرامته *

۶۶۳۔ نفیلی' زہیر' ابواسحاق' ابوالاحوص نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرے کپڑے میلے تھے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو مال دار ہے میں نے عرض کیا جی ہاں (یعنی مالدار ہوں) تو پھر آپ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے تو میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ اور بکریاں اور گھوڑے اور لونڈی غلام دیئے ہیں آپ نے مجھ سے فرمایا پھر جب تجھے اللہ نے مال دیا ہے تو چاہیئے کہ اللہ کی نعمت کی نشانی اور اس کی بزرگی تجھ پر ظاہر ہووے۔

٢٣٨. في المصبوغ بالصفرة

۲۳۸۔ زرد رنگ کا بیان

٦٦٤ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي حدثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن زيد يعني ابن أسلم أن ابن عمر كان يصبغ لحيته بالصفرة حتى تمتلئ ثيابه من الصفرة فقيل له لم تصبغ بالصفرة فقال إني رأيت رسول الله ﷺ يصبغ بها ولم يكن شيء أحب إليه منها وقد كان يصبغ ثيابه كلها حتى عمامته *

۶۶۴۔ عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی داڑھی زرد کرتے تھے صفرہ سے (صفرہ ایک قسم کی زرد خوشبو کا نام ہے) یہاں تک کہ ان کے کپڑے سب زردی سے بھر جاتے تھے ابن عمرؓ سے کسی نے کہا تم صفرہ سے کیوں رنگ کرتے ہو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور کوئی چیز آپ کو اس سے زیادہ پیاری نہ تھی اور بے شک آپ اس سے تمام اپنے کپڑے رنگتے یہاں تک کہ اپنے عمامے کو بھی اسی سے رنگتے

تشریح: (واما بنعمته ربك فحدث) کا یہی مضمون ہے اللہ جل جلالہ نے دنیا کی سب نعمتیں اپنی پیاری مخلوق انسان کے لیے بنائی ہیں پھر ہوتے ساتھ اس کی نعمتوں کا استعمال نہ کرنا برے حال سے رہنا در حقیقت ناشکری ہے کھاوے پیوے اور چادرے پہنے اور پہناوے نہ یہ کہ اکٹھا کرے اور چھوڑ کر مر جاوے

٢٣٩ - باب في الخضرة *

۲۳۹۔ سبز رنگ کا بیان

٦٦٥ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا عبيد الله يعني ابن إياد حدثنا إياد عن أبي رمثة قال انطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فرأيت عليه بردين أخضرين *

۶۶۵۔ احمد بن یونس' عبیداللہ' ابورمثہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا تو میں نے آپ کو دیکھا آپ پر دو چادریں سبز رنگ کی تھیں

٢٤٠ - باب في الحمرة *

۲۴۰۔ سرخ رنگ کا بیان

٦٦٦ - حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا هشام بن الغاز عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال هبطنا مع

۶۶۶۔ مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام' عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے [illegible] ﷺ

رسول اللہ ﷺ من ثنية فالتفت إليّ وعليّ ريطة مضرجة بالعصفر فقال ما هذه الريطة عليك فعرفت ما كره فأتيت أهلي وهم يسجرون تنورا لهم فقذفتها فيه ثم أتيته من الغد فقال يا عبد الله ما فعلت الريطة فأخبرته فقال ألا كسوتها بعض أهلك فإنه لا بأس به للنساء

ساتھ اترے ایک گھاٹی سے آپ نے مجھ کو دیکھا میں اس وقت ایک ریطہ اوڑھے ہوئے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا یہ ریطہ تو نے کیسے اوڑھی ہے میں سمجھ گیا کہ آپ نے اس کو برا جانا جب میں گھر میں گیا تو عورتیں تنور گرم کر رہی تھیں میں نے وہ ریطہ تنور میں ڈال دی پھر دوسرے دن آپ کے پاس آیا آپ نے پوچھا اے عبداللہ وہ ریطہ کیا ہوئی میں نے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنی کسی بی بی کو نہ دیدی عورتوں کو یہ رنگ پہننا کچھ برا نہیں (مردوں پر کسم کا رنگ پہننا حرام ہے لیکن مطلق سرخ رنگ میں اختلاف ہے)

٦٦٧-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ *

۶۶۷۔ عمرو بن عثمان' ولید' ہشام بن الغاز سے روایت ہے کہ عبداللہ جو چادر اوڑھے ہوئے تھے کسم میں رنگی ہوئی وہ مضرجہ تھی یعنی درمیان رنگ تھا نہ بہت ڈبڈبا نا سرخ تھا نہ بالکل گلابی رنگ

٦٦٨-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاوُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ *

۶۶۸۔ محمد بن عثمان' اسماعیل' شرحبیل' شفعہ' عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا ابو علی نے کہا اس حال میں کہ مجھ پر گلابی کسم کے رنگ کا کپڑا تھا' تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے (یعنی کیسا ناشائستہ کام ہے) تو میں وہاں سے چلا اور اس کپڑے کو جلا دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہ تو اپنے کپڑے کو کیا کیا میں نے عرض کیا کہ جلادیا' پھر آپ نے فرمایا کہ اسے اپنی کسی گھر والی کو کیوں نہ پہنا دیا' ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ثور نے بواسطہ خالد' مورد اور طاؤس نے لفظ معصفر سے روایت کیا ہے

تشریح:۔ یعنی ضائع کر دینا کیا ضرور تھا جس کو یہ رنگ حلال ہے اس کو پہنا دینا تھا (علامہ)

٦٦٩-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

۶۶۹۔ محمد بن حذابہ' اسحاق' اسرائیل' ابو یحییٰ' مجاہد' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس کے اوپر دو سرخ کپڑے تھے اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا سلام کا

تشریح:۔ بعضوں نے کہ یہ حدیث دلیل ہے مطلق سرخ رنگ کے حرام ہونے پر مردوں کے لیے خواہ کسم کا رنگ ہو یا اور کسی کا جواب یہ ہے کہ یہ حکایت واقعہ ہے شاید وہ رنگ کسم ہی کا ہو کوئی امر یا نہی نہیں ہے جس میں عموم کا اعتبار کیا جاوے دوسرے یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا نہ دینا اسی سرخ رنگ کی وجہ سے تھا (علامہ)

٦٧٠-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى

۶۷۰۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' ولید' محمد بن عمر' بنو حارثہ کا ایک آدمی' رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سفر کو نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے اونٹوں کے پالانوں کی زین پوشوں کو دیکھا جن میں سرخ اون کی دھاریاں تھیں آپ نے فرمایا کیا میں

إبلنا أكسية فيها خيوط عهن حمر فقال رسول الله ﷺ ألا أرى هذه الحمرة قد علتكم فقمنا سراعا لقول رسول الله ﷺ حتى نفر بعض إبلنا فأخذنا الأكسية فنزعناها عنها *

نہیں دیکھتا ہوں کہ سرخی تم پر غالب ہو گئی (یعنی اب زین پوش سرخ ہو گئے ہیں رفتہ رفتہ اور لباس بھی سرخ پہنو گے) یہ سن کر ہم جلدی سے اٹھے کیونکہ آپ نے فرمایا تھا یہاں تک کہ ہمارے جلدی اٹھنے کی وجہ سے بعضے اونٹ بھڑک کر بھاگے پھر ہم نے ان زین پوشوں کو اتار ڈالا

تشریح :۔ ہر چند آنحضرت ﷺ نے ان زین پوشوں کو حرام نہیں کہا تھا کیونکہ وہ بالکل سرخ نہ تھے بلکہ دھاری دار تھے لیکن صحابہ نے آپ کے اتنے فرمانے سے ان زین پوشوں کو اتار کر پھینک دیا (علامہ)

٦٧١–حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ يَعْنِي ابْنَ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَحِّ السَّلِيحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ *

۶۷۱۔ ابن عوف' محمد بن اسماعیل' ان کے والد' ضمضم' شریح' جلیب' حریث بن ابح سلیحی سے روایت ہے کہ بنی اسد کی ایک عورت نے کہا میں ایک روز زینبؓ رسول اللہ ﷺ کی بی بی کے پاس بیٹھی تھی اور ان کے کپڑے گیرو میں رنگ رہی تھی ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جھانکا اور گیرو دیکھ کر آپ لوٹ گئے' جب زینب نے یہ دیکھا تو وہ سمجھ گئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کام کو برا جانا وہ اٹھیں اور اپنے کپڑے دھو ڈالے' اور سرخی کو چھپا دیا' بعد اس کے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' رسول اللہ ﷺ نے جھانک کر دیکھا جب کچھ نہ پایا تو اندر آئے۔

٢٤١–بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ *

۲۴۱۔ سرخ رنگ کی رخصت کا بیان

٦٧٢–حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ *

۶۷۲۔ حفص بن عمر' شعبہ' ابو اسحاق' براءؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کان کے لو تک رہتے تھے اور میں نے آپ کو سرخ رنگ کا جوڑا پہنے دیکھا' کسی کو میں نے اتنا خوبصورت کبھی نہیں دیکھا (ابن قیم نے کہا سرخ دھاری دار تھا نہ بالکل سرخ)

تشریح :۔ یہ حدیث مطلق حرمت کی دلیل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ آپ کا جانا نہ معلوم کس وجہ سے تھا اگر حرمت کی وجہ سے تھا، تو عورتوں کو حرمت سرخ رنگ کی کہاں ہے علاوہ بریں اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے ضمضم بن زرعہ میں بعضوں نے کلام کیا ہے، آپ شاید اس وجہ سے نہ آئے ہوں گے کہ زینب کام میں مشغول تھیں اور عورتیں جمع تھیں)

٦٧٣–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ *

۶۷۳۔ مسدد' ابو معاویہ' ہلال بن عامر' ان کے والد عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے منیٰ میں خچر پر خطبہ سناتے ہوئے دیکھا تو آپ کے اوپر سرخ چادر پڑی تھی اور حضرت علیؓ آپ کے رو برو کھڑے ہو کر لوگوں کو آواز پہنچاتے تھے (یعنی جو آپ فرماتے تھے اس کو پکار کر کہہ دیتے تھے)

٢٤٢–بَاب فِي السَّوَادِ *

۲۴۲۔ سیاہ رنگ کا بیان

٦٧٤–حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ كثيرٍ أخبرنا همَّامٌ عنْ قتادة عنْ مُطرِّف عنْ عائشة رضي الله عنها قالتْ صنعْتُ لرسُول اللهِ ﷺ بُرْدةً سوْداء فلبسها فلمَّا عرق فيها وجد ريح الصُّوف فقذفها قال وأحْسبُهُ قال وكان تُعْجبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبةُ

۶۷۴۔ محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، مطرف، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے میں نے ایک چادر سیاہ رنگی تو آپ نے اس کو پہنا پھر جب اس میں پسینہ آیا اور صوف کی بو آپ کو آنے لگی تو آپ نے اس کو ڈال دیا اور کہا کہ آپ کو خوشبو مرغوب تھی (اور بدبو سخت ناپسند تھی)

٢٤٣–بَاب فِي الْهُدْبِ *

۲۴۳۔ کپڑے کی کناری کا بیان

٦٧٥–حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلمةَ أخْبرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خداش عَنْ أَبِي تميمة الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُو مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ

۶۷۵۔ عبیداللہ، حماد بن سلمہ، یونس، عبیدہ، ابو تمیمہ، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس میں حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے احتباء کی حالت میں بیٹھے تھے اور کنارہ اس کا آپ کے دونوں پیروں پر گرا ہوا تھا

تشریح:۔ احتباء یہ ہے کہ دونوں پنڈلیوں کو اٹھا کر چوتڑوں کے بل بیٹھنا اور دونوں ہاتھوں سے بھی احتبا ہوتا ہے، جیسے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر جمع کرنا اور کبھی چادر سے بھی ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کا احتباء جس کا مذکور ہوا سو چادر ہی سے تھا جو یہاں مراد ہے (علامہ)

٢٤٤–بَاب فِي الْعَمَائِمِ*

۲۴۴۔ عمامہ باندھنے کا بیان

٦٧٦–حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جابرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

۶۷۶۔ ابو الولید اور مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابو الزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس سال مکہ فتح کر کے مکہ میں آئے، تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا (یعنی سر مبارک پر باندھے تھے)

٦٧٧–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ *

۶۷۷۔ حسن بن علی، ابو اسامہ، مساور، جعفر بن عمرو، ان کے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے منبر پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا اور اس کا کنارہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکتا تھا

٦٧٨–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

۶۷۸۔ قتیبہ بن سعید، محمد، ابو الحسن، ابو جعفر، ان کے والد، محمد بن علی بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ نے رسول اللہ ﷺ سے کشتی کی آپ نے ان کو زیر کیا رکانہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ہمارے اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر پگڑیوں کا ہے

تشریح:۔ مکہ کے مشرکین پگڑیاں باندھتے تھے، مگر اس کے نیچے ٹوپیاں نہ رکھتے تھے اور مسلمان لوگ ٹوپی پر پگڑی باندھتے تھے سو آپ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے اس سے معلوم ہوا، کہ مسلمانوں کو کافروں سے ادنیٰ امر میں بھی فرق کرنا بہتر ہے

٦٧٩–حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ حَدَّثَنِي شيْخٌ منْ أهْلِ الْمدينةِ قال سمعْتُ عبْد الرَّحْمنِ بْن عوْفٍ

۶۷۹۔ محمد بن اسماعیل، عثمان، سلیمان بن خربوذ، شیخ مدنی، عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری پگڑی باندھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا شملہ میرے آگے اور پیچھے (یعنی

يقُولُ عمّمني رسُولُ اللّه ﷺ فسدلها بين يديّ ومنْ خلْفي *

دونوں طرف لٹکایا)

۲٤٥–بَاب فِي لِبْسة الصَّمّاء *

۲۴۵۔ صماء کے طور پر کپڑا پہننے کی ممانعت

٦٨٠–حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا جريرٌ عن الْأعْمش عنْ أبي صالح عنْ أبي هُريْرة قال نهى رسُولُ اللّه ﷺ عنْ لبْستيْن أنْ يحْتبي الرّجُلُ مُفْضيًا بفرْجه إلى السّماء ويلْبس ثوْبهُ وأحدُ جانبيْه خارجٌ ويُلْقي ثوْبهُ على عاتقه *

۶۸۰۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابو صالح' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا دو طرح کے کپڑا پہننے سے ایک احتباء کے طور پر جس سے اس کی شرمگاہ آسمان تک کھل جائے دوسری اس طرح پر کہ ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لے لیکن ایک جانب کھلا ہوا پھر اس کپڑے کو مونڈھے پر ڈال لے (کیونکہ ستر کھل جاوے گا)

٦٨١–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ أبي الزُّبيْر عنْ جابر قال نهى رسُولُ اللّه ﷺ عن الصّمّاء وعن الاحْتباء في ثوْبٍ واحدٍ *

۶۸۱۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابو الزبیر' حضرت جابرؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے صماء [1] سے اور ایک کپڑے کے احتباء سے [2]۔

تشریح:۔ [1] صماء یہ کہ چادر اوڑھے اور ہاتھ اندر ہی لپیٹے ہوں تو اس کو اس لیے منع کیا کہ مبادا گر نہ پڑے
[2] احتباء یہ کہ بد لتے ہیں کہ کپڑے میں گھوٹ مار کر بیٹھے اس کو اس لیے منع کیا کہیں ستر کھل نہ جائے

۲٤٦–بَاب فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ *

۲۴۶۔ کرتے کا گریبان کھلا رہنا

٦٨٢–حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ ابْنُ قُشَيْرٍ أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقَيْ أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا *

۶۸۲۔ نفیلی اور احمد بن یونس' زہیر' عروہ' معاویہ بن قرہ' ان کے والد قرہ سے روایت ہے' کہ قوم مزینہ کی جماعت کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ہم نے آپ سے بیعت کی (یعنی بیعت اسلام کی اور آپ کے کرتے کا گریبان کھلا ہوا تھا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے پیراہن کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت کو میں نے چھولیا (جو آپ کے دوش مبارک پر تھی) عروہ نے کہا میں نے معاویہ قرہ کے بیٹے کو اور قرہ کو جب دیکھا تو گریبان کھلے دیکھا جاڑا ہو یا گرمی کبھی گھنڈی نہ لگاتے تھے (اس لیے کہ آپ کو انہوں نے گریبان کھلا دیکھا تھا)

۲٤٧–بَاب فِي التَّقَنُّعِ *

۲۴۷۔ کپڑے سے سر ڈھانپنا

٦٨٣–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ *

۶۸۳۔ محمد بن داؤد' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے' کہ ایک وقت ہم دوپہر دن کے وقت گرمی میں گھر کے اندر بیٹھے تھے (یعنی ابو بکرؓ کے گھر میں اتنے میں ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو سامنے سے آتے ہیں چادر کے کنارے سے اپنا سر ڈھانپ کر پھر آپ تشریف لائے اور اذن مانگا اندر آنے کے لیے ابو بکرؓ نے اذن دیا آپ اندر آئے

تشریح:۔ تقنع کا معنی چادر سے سر چھپانا اور اس کے کنارے کو مونڈھے پر ڈال دینا کبھی گرمی کے بچانے کے واسطے کبھی شرم سے آپ سر پر چادر کا ٹکڑا ڈال لیتے جب عورتوں میں جاتے

٢٤٨-باب ما جاء في إسْبَال الْإِزَار *

٦٨٤-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي غِفَار حَدَّثَنَا أَبُو تميمة الْهُجَيْمِيُّ وأَبُو تميمة اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِد عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْم قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ *

۲۴۸۔ تہبند یا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے

۶۸۴۔ مسدد' یحییٰ' ابو غفار' ابو تمیمہ طریف بن خالد' جابر بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بات فرماتے تھے لوگ اس کو قبول کر لیتے تھے (یعنی اس میں جو بات آپ فرماتے تھے) میں نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہیں تو میں ان کے پاس گیا میں نے کہا عليك السلام یا رسول اللہ ﷺ دوبارہ آپ نے فرمایا عليك السلام مت کہا کر کیونکہ مردوں کو اس طرح سلام کرتے ہیں' بلکہ یوں کہہ السلام عليك میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ جب کبھی تجھ کو نقصان پہنچے پھر تو اس کو یاد کرے یعنی دعا کرے تو وہ نقصان رفع ہو جاوے اور جس سال تجھ پر قحط آوے پھر تو اس سے دعا کرے تو وہ غلہ اور گھاس اگاوے اور جب تو کسی خالی زمین میں ہو جہاں پانی ہو نہ گھاس پھر تیری اونٹنی گم ہو جاوے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیری اونٹنی لے آوے میں نے کہا مجھے نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دینا جابرؓ نے کہا اس روز سے میں نے کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو نہ بکری کو پھر آپ نے فرمایا جو کوئی تجھے حصہ بھیجے تو اس کو حقیر مت کر اور اپنے بھائی سے بات کر کشادہ پیشانی سے (یعنی ہنسی خوشی) کیونکہ یہ معروف میں داخل ہے اور اپنے تہبند کو یا ازار کو اونچا رکھ نصف ساق تک' اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک (ٹخنوں سے نیچے نہ کر) اور چارہ تو ازار کو لٹکانے سے کیونکہ یہ تکبر اور غرور کی بات ہے اور اللہ نہیں پسند کرتا غرور اور تکبر کو اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تیرے عیب کو جو وہ جانتا ہے بیان کرے تو تو اس کے عیب کو جو تو جانتا ہے بیان نہ کر کیونکہ اس کے کہے کا وبال اور بوجھ اسی پر ہے

تشریح: یعنی عرب کے لوگوں کی یہ عادت ہے کہ جب کبھی مردے سے خطاب کرتے ہیں تو اس کو سلام کرتے ہیں اور وہ سلام ان کے یہاں ان الفاظ سے ہوتا تھا کہ عليك السلام (علامہ)

٦٨٥-حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِنِّي لَأَتَعَاهَدُ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ *

۶۸۵۔ نفیلی' زہیر' موسیٰ بن عتبہ' سالم بن عبداللہ' ان کے والد عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے (تہبند یا چادر یا کرتا یا پاجامہ یعنی ضرورت سے زیادہ اس کو نیچا کرے اور کپڑا بیکار صرف کرے) غرور اور تکبر کی راہ سے تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اس کی طرف نظر نہ کرے گا حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول

اللہ ﷺ میرے تہبند کا ایک کنارہ لٹکا رہتا ہے جب عادت ہو گئی ہے آپ نے ان سے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے جو غرور سے کام کیا کرتے ہیں

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غرور کی وجہ سے ازار نہ لٹکائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے مگر جب بھی یہ امر مذموم ہے

٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ *

۶۸۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل ابان یحییٰ ابو جعفر عطاء بن یسار ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنا ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا جاؤ وضو کر کے آؤ وہ گیا اور اس نے وضو کیا پھر آیا آپ نے فرمایا جاؤ وضو کر کے آؤ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کو یہی حکم کرتے ہیں کہ وضو کر آ پھر چپ ہو رہتے ہیں (آخر آپ کا مطلب کیا ہے آپ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر پڑھتا ہے اور اللہ نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی جو ازار لٹکا کر نماز پڑھے غرور اور تکبر کی راہ سے)

٦٨٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ

۶۸۷۔ حفص بن عمر شعبہ علی بن مدرک ابو زرعہ خرشہ بن حر ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے کلام بھی نہ کرے گا اور ان کی طرف رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے عذاب ہے درد دینے والا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں خراب ہو گئے اور گھاٹے میں پڑ گئے آپ نے پھر یہی فرمایا تین بار میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں خراب ہوئے اور گھاٹے میں پڑ گئے آپ نے فرمایا ایک ازار لٹکانے والا دوسرے احسان جتلانیوالا تیسرے اپنا اسباب جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا

٦٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ *

۶۸۸۔ مسدد یحییٰ سفیان اعمش سلیمان خرشہ ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا لیکن پہلی روایت اس سے پوری ہے احسان جتلانے والا وہ ہے کہ جب کچھ دیوے تو اپنا احسان بیان کرے

٦٨٩ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ

۶۸۹۔ ہارون بن عبداللہ ابو عامر ہشام قیس بن بشر سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ مصاحب تھے ابو الدرداءؓ صحابی کے انہوں نے کہا (دمشق میں ایک شخص تھا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس کو ابن الحنظلیہ کہتے تھے وہ تنہائی پسند تھا بہت کم لوگوں میں بیٹھا تھا اکثر نماز پڑھا کرتا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح اور تکبیر میں مصروف رہتا یہاں تک کہ اپنے گھر جاتا ایک روز وہ شخص ہم پر سے گزرا ہم ابو الدرداءؓ کے پاس بیٹھے تھے تو ابو الدرداءؓ نے کہا کوئی

قال بعث رسول الله ﷺ سرية فقدمت فجاء رجل منهم فجلس في المجلس الذي يجلس فيه رسول الله ﷺ فقال لرجل إلى جنبه لو رأيتنا حين التقينا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذها مني وأنا الغلام الغفاري كيف ترى في قوله قال ما أراه إلا قد بطل أجره فسمع بذلك آخر فقال ما أرى بذلك بأسا فتنازعا حتى سمع رسول الله ﷺ فقال سبحان الله لا بأس أن يؤجر ويحمد فرأيت أبا الدرداء سر بذلك وجعل يرفع رأسه إليه ويقول أنت سمعت ذلك من رسول الله ﷺ فيقول نعم فما زال يعيد عليه حتى إني لأقول ليبركن على ركبتيه قال فمر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال قال لنا رسول الله ﷺ المنفق على الخيل كالباسط يده بالصدقة لا يقبضها ثم مر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال قال لنا رسول الله ﷺ نعم الرجل خريم الأسدي لولا طول جمته وإسبال إزاره فبلغ ذلك خريما فعجل فأخذ شفرة فقطع بها جمته إلى أذنيه ورفع إزاره إلى أنصاف ساقيه ثم مر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول إنكم قادمون على إخوانكم فأصلحوا رحالكم وأصلحوا لباسكم حتى تكونوا كأنكم شامة في الناس فإن الله لا يحب الفحش ولا التفحش قال أبو داود وكذلك قال أبو نعيم عن هشام قال حتى تكونوا كالشامة في الناس *

بات ہم سے ایسی کہو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ کرے اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک ٹکڑے کو جہاد کے لیے بھیجا جب وہ لوٹ کر آئے تو اس میں کا ایک شخص آیا اور جہاں پر رسول اللہ ﷺ بیٹھا کرتے تھے وہاں آن کر بیٹھ گیا وہ شخص اپنے پاس والے سے کہنے لگا کاش تم نے ہم کو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے بھڑے تھے ہم میں سے فلاں شخص نے نیزہ اٹھا کر دشمن کو مارا اور کہا یہ چوٹ میری طرف سے میں لڑکا ہوں قبیلہ غفار کا تم اس کے اس قول کو کیسا سمجھتے ہو وہ شخص بولا میرے نزدیک تو اس کا ثواب جاتا رہا یہ ایک اور شخص نے سنا وہ بولا اس میں کچھ قباحت نہیں ہوئی دونوں نے جھگڑا کیا یہاں تک کہ آنحضرت نے سنا اور فرمایا کیا قباحت ہے اگر اس کو ثواب بھی ملے اور لوگ اس کی تعریف بھی کریں بشر ثغلبی نے کہا میں نے ابو الدرداءؓ کو دیکھا وہ یہ سن کر خوش ہو گئے اور اپنا سر اس شخص کی طرف اٹھا کر پوچھنے لگے تو نے یہ سنا ہے آنحضرت سے وہ کہنے لگا ہاں پھر ابو الدرداءؓ بار بار یہی پوچھنے لگے یہاں تک کہ میں سمجھا شاید وہ اس کے گھٹنوں پر بیٹھ جاویں گے [1] ایک دن وہ شخص ہم پر گزرا تو ابو الدرداءؓ نے اس سے کہا کوئی ایسی بات سناؤ جس میں ہمارا نفع ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو وہ بولا آپ نے فرمایا ہم سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑوں کی پرورش میں صرف کرے (جہاد کی نیت سے) تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص برابر ہاتھ پھیلائے ہوئے للہ صدقہ دیتے جاوے کبھی ہاتھ بند نہ کرے پھر ایک دن وہ ہم پر گزرا ابو الدرداء نے اس سے کہا کوئی ایسی بات سناؤ جس میں ہماری بھلائی ہو اور تمہارا بھی برائی نہ ہو اس نے کہا آپ نے ہم سے فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اس کی پٹھے (بال سر کے) بڑھے ہوئے نہ ہوتے اور اس کی ازار نیچے نہ ہوتی یہ خبر خریم کو پہنچی اس نے جلدی سے ایک چھری لے کر بالوں کا کاٹ کر کان کے برابر کر دیا [2] اور ازار کو نصف ساق تک اونچا کر دیا پھر ایک دن وہ شخص ہم پر گزرا ابو الدرداءؓ نے اس سے کہا کوئی ایسی بات سناؤ کہ جس میں ہمارا فائدہ ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو اس نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے (سفر سے لوٹتے وقت) اب تم ملنے والے ہو اپنے بھائیوں سے تو درست کرو اپنی سواریوں کو اور صاف کرو اپنے کپڑوں کو تاکہ تم خال کی طرح لوگوں میں ہو جاؤ کہ ہر شخص تم کو دیکھ کر پہچان لے کہ اللہ تعالیٰ فحش کو اور تفحش کو نہیں چاہتا (یعنی واہی تباہی

بنے گا اور بغیر قدرت کے برے اور چھٹے پرانے کپڑوں کو) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابو نعیم نے بواسطہ ہشام اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگوں میں تل کی مانند ہو گے

تشریح: [illegible]

یعنی مونڈھوں سے نیچے گردن سے نیچے یا کان کی لو سے نیچے

٢٤٩ - باب ما جاء في الكِبْرِ *

۲۴۹۔ تکبر اور غرور کی برائی کا بیان

٦٩٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ مُوسَى عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ *

۶۹۰۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ہناد' ابو الاحوص' عطاء بن سائب' سلمان اغر' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے کبر میری چادر اور عظمت میری ازار ہے سو جو کوئی ان دونوں میں میرا شریک ہونا چاہے تو میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا

٦٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ *

۶۹۱۔ احمد بن یونس' ابو بکر' اعمش' ابراہیم' علقمہ' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ داخل ہو گا بہشت میں جس کے دل میں ایک ذرہ بھی غرور اور گھمنڈ ہو گا اور نہ داخل ہو گا دوزخ میں جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا (یعنی ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رہے گا) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ قسملی نے بھی اعمش سے اسی طرح روایت کیا ہے

٦٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ *

۶۹۲۔ محمد بن مثنی' عبدالوہاب' ہشام' محمد' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خوبصورت شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اللہ نے مجھے خوبصورتی دی بھی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ چاہتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ خوبصورتی میں کوئی بڑھنے نہ پاوے میری جوتی کے تسمے کے برابر بھی کیا یہ تکبر ہے' آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق بات کو غلط کرے' اور لوگوں کو ذلیل سمجھے

٢٥٠ - باب فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ *

۲۵۰۔ ازار کہاں تک پہنے

٦٩٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ

۶۹۳۔ حفص بن عمر' شعبہ' علاء بن عبدالرحمٰن' ان کے والد عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابا سعید خدری سے میں نے ازار کا حال پوچھا انہوں نے کہا تم نے اچھے خبردار شخص سے پوچھا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کا ازار آدھی پنڈلی تک ہوتی ہے' خیر ٹخنوں تک بھی ہے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اس سے نیچے تو جہنم میں جائے گی

بطرا لم ينظر الله إليه *

باب ۔ اللہ قیامت کے روز اس شخص کی طرف نظر نہ کرے گا جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکاوے

٦٩٤-حدثنا هناد بن السري حدثنا حسين الجعفي عن عبد العزيز بن أبي رواد عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن النبي ﷺ قال الإسبال في الإزار والقميص والعمامة من جر منها شيئا خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة *

۶۹۴۔ ہناد' حسین' عبدالعزیز' سالم بن عبداللہ ان کے والد عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اسبال ازار' کرتے اور پگڑی میں ہے جس نے ان میں سے کچھ دراز کیا تکبر سے تو اللہ قیامت کے روز اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں

تشریح:۔ اسبال کے معنی لٹکانا ازار وغیرہ کو تکبر سے یعنی نہی اسبال صرف ازار ہی میں نہیں بلکہ کرتے اور پگڑی وغیرہ میں بھی آئی ہے ازار کی حد ساق کے نیچے سے ٹخنے تک اور آستین کی حد گٹے سے انگلیوں کی گرہ تک اور پگڑی کا شملہ ایک ہاتھ تک درست ہے باقی سب تکبر کی شان ہے

٦٩٥-حدثنا هناد حدثنا ابن المبارك عن أبي الصباح عن يزيد بن أبي سمية قال سمعت ابن عمر يقول ما قال رسول الله ﷺ في الإزار فهو في القميص *

۶۹۵۔ ہناد' ابن مبارک' ابو الصباح' یزید بن ابی سمیہ' ابن عمرؓ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے جو ازار لٹکانے میں فرمایا ہے وہی قمیص لٹکانے میں بھی ہے

٦٩٦-حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن محمد بن أبي يحيى قال حدثني عكرمة أنه رأى ابن عباس يأتزر فيضع حاشية إزاره من مقدمه على ظهر قدميه ويرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الإزرة قال رأيت رسول الله ﷺ يأتزرها *

۶۹۶۔ مسدد' یحییٰ' محمد بن ابی یحییٰ' عکرمہؓ سے روایت ہے کہ اس نے ابن عباسؓ کو دیکھا تہبند باندھتے ہوئے تو سامنے سے وہ اتنا لٹکاتے کہ کپڑے کا کنارہ پاؤں پر آتا اور پیچھے سے اٹھا رہتا میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ تم تہبند کو ایسا پیچھے کیوں باندھتے ہو انہوں نے جواب دیا میں نے آپ کو ایسا ہی تہبند باندھتے دیکھا ہے

تشریح:۔ پاؤں پر کنارہ آتا یعنی جھکتے وقت رکوع میں نہ کھڑے ہوتے وقت بلکہ کھڑے ہوتے وقت ٹخنوں تک رہتا

چھبیسواں پارہ ۲۶

۲۵۱-باب في لباس النّساء *

۶۹۷-حدَّثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثنا أبي حَدَّثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ *

۲۵۱۔ عورتوں کے لباس کا بیان!

۶۹۷۔ عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، قتادہ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر

تشریح:۔ یعنی جو عورت عورتوں کی وضع چھوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع کو چھوڑ کر عورتوں کی وضع اختیار کرے ان دونوں پر حضرت ﷺ نے پھٹکار کیا ہے، کیونکہ خدا کی فطرت کو مٹاتے ہیں اور اس کو بدلنا چاہتے ہیں اس حدیث سے بڑی مذمت ثابت ہوئی ان مردوں کو جو عورت بنتے ہیں اور زنانہ بھیس کرتے ہیں اسی طرح ان عورتوں کی جو مردانہ بھیس کرتی ہیں۔

۶۹۸-حدَّثنا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثنا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ *

۶۹۸۔ زہیر بن حرب، ابو عامر، سلیمان بن بلال، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنے (یعنی ایسا کہ بالکل مرد معلوم ہو)

۶۹۹-حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَبَعْضُهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ *

۶۹۹۔ محمد بن سلیمان، سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت جوتا پہنتی ہے (یعنی وہ جوتا جو مردوں کے پہننے کے لیے مخصوص تھا تو حضرت عائشہؓ نے کہا اس عورت پر لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے۔

۲۵۲-بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ *

۷۰۰-حدَّثنا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ عَمَدْنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَّ أَبُو كَامِلٍ فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ خُمُرًا *

۲۵۲۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں اور بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی چادریں اس کا بیان

۷۰۰۔ ابو کامل، ابو عوانہ، ابراہیم، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور کہا جب سورہ نور اتری (یعنی یہ آیت قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن الایتہ یعنی کہہ دے ایمان والوں کو نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور تھامے رہیں اپنے ستر اور نہ دکھاویں اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اس میں سے اور ڈال لیں اپنی اوڑھنی اپنے گریبان تک اخیر تک) تو انہوں نے پردوں کو یا تہ بند کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں

تشریح: یعنی سر، بدن جن سے مراد ... بیان کرتے کافی ہے ... مگر چہرہ ... ہاتھ کے پہنچے اور پاؤں ... کا
چھپانا ضرورت کی وجہ سے واجب نہیں ہے

٧٠١–حدثنا محمد بن عبيد حدثنا ابن ثور عن معمر عن ابن خثيم عن صفية بنت شيبة عن أم سلمة قالت لما نزلت يدنين عليهن من جلابيبهن خرج نساء الأنصار كأن على رؤوسهن الغربان من الأكسية *

۷۰۱۔ محمد بن عبید، محمد بن ثور، معمر، ابن خثیم، صفیہ، ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری (ترجمہ) یعنی نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی چادریں اپنی تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلی تھیں جیسے ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں، یعنی سیاہ کپڑے سروں پر ڈالتیں

٢٥٣–باب في قوله وليضربن بخمرهن على جيوبهن

۲۵۳۔ ارشاد خداوندی "اور دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالنا چاہئیے" کا بیان

٧٠٢–حدثنا أحمد بن صالح ح و حدثنا سليمان بن داود المهري وابن السرح وأحمد بن سعيد الهمداني قالوا أخبرنا ابن وهب قال أخبرني قرة بن عبد الرحمن المعافري عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت يرحم الله نساء المهاجرات الأول لما أنزل الله وليضربن بخمرهن على جيوبهن شققن أكنف قال ابن صالح أكثف مروطهن فاختمرن بها

۷۰۲۔ احمد بن صالح و سلیمان و ابن سرح اور احمد بن سعید، ابن وہب، قرہ، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا اللہ رحم کرے ان عورتوں پر جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی جب اللہ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) یعنی اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر لٹکا دیں تو انہوں نے اپنے پردوں کو پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنائیں اور اسی وقت حکم کی تعمیل کی۔

٧٠٣–حدثنا ابن السرح قال رأيت في كتاب خالي عن عقيل عن ابن شهاب بإسناده ومعناه *

۷۰۳۔ ابن سرح نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے ماموں کی کتاب میں بواسطہ عقیل، ابن شہاب اسی طرح روایت دیکھی ہے

٢٥٤–باب فيما تبدي المرأة من زينتها *

۲۵۴۔ عورت کو اپنے سنگار میں سے کیا کیا کھلا رکھنا درست ہے

٧٠٤–حدثنا يعقوب بن كعب الأنطاكي ومؤمل بن الفضل الحراني قالا حدثنا الوليد عن سعيد بن بشير عن قتادة عن خالد قال يعقوب ابن دريك عن عائشة رضي الله عنها أن أسماء بنت أبي بكر دخلت على رسول الله ﷺ وعليها ثياب رقاق فأعرض عنها رسول الله ﷺ وقال يا أسماء إن المرأة إذا بلغت المحيض لم تصلح أن يرى منها إلا هذا وهذا وأشار إلى وجهه وكفيه قال أبو داود هذا مرسل خالد بن دريك لم يدرك عائشة رضي الله عنها *

۷۰۴۔ یعقوب اور مؤمل، ولید، سعید، قتادہ، خالد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ بی بی اسماء حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور ان کے بدن پر باریک کپڑے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء عورت جب جوانی کو پہنچے تو یہ مناسب نہیں کہ اس کا بدن دکھائی دے سوا اس کے اور اس کے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے، خالد بن دریک نے حضرت عائشہؓ کو نہیں دیکھا

تشریح: یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا درست نہیں اور عورت کا کوئی عضو کھلنا نہ چاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے تک ہاتھ کا کھلا رہنا مضائقہ نہیں کیونکہ ان کے کھولنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے بعضوں نے اس زمانے میں بسبب فساد کے چہرہ کھولنا بھی مکروہ رکھا ہے۔ علامہ

٢٥٥–باب في العبد ينظر إلى شعر مولاته *

۲۵۵۔ غلام اپنی مالکہ کا سر کھلا ہوا دیکھ سکتا ہے

٧٠٥–حدّثنا قُتيبةُ بْنُ سعيدٍ وابْنُ موْهب قالا حدّثنا اللّيْثُ عَنْ أبي الزُّبيْر عَنْ جابرٍ أنّ أُمّ سلمة اسْتأْذنتْ رسُول اللّه ﷺ في الْحجامة فأمر أبا طيْبة أنْ يحْجُمها قال حسبْتُ أنّهُ قال كان أخاها من الرّضاعة أوْ غُلامًا لمْ يحْتلمْ *

٧٠٥۔ قتیبہ اور یزید، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی آپ نے ابو طیبہ کو حکم کیا کہ پچھنے لگاوے ام سلمہ کے راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ ابو طیبہ ام سلمہ کا رضاعی بھائی تھا یا لڑکا تھا نابالغ ابھی جوان نہیں ہوا تھا

٧٠٦–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عيسى حدّثنا أبُو جُميْعٍ سالمُ بْنُ دينارٍ عَنْ ثابتٍ عَنْ أنسٍ أنّ النّبيّ ﷺ أتى فاطمة بعبْدٍ كان قدْ وهبهُ لها قال وعلى فاطمة رضي اللّه عنْها ثوْبٌ إذا قنّعتْ به رأْسها لمْ يبْلُغْ رجْليْها وإذا غطّتْ به رجْليْها لمْ يبْلُغْ رأْسها فلمّا رأى النّبيُّ ﷺ ما تلْقى قال إنّهُ ليْس عليْك بأْسٌ إنّما هُو أبُوك وغُلامُك *

٧٠٦۔ محمد بن عیسی، ابو جمیع، ثابت، انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے پاس ایک غلام لے کر آئے جو آپ نے ہبہ کیا تھا اس وقت فاطمہؓ ایک باریک کپڑا پہنے تھیں جب اس سے سر کو ڈھانکتیں تو پاؤں تک نہ ہوتا اور جب پاؤں ڈھانکتیں تو سر تک نہ پہنچتا تو فرمایا اگر تمہارا سر یا پاؤں کھلا رہے تو کچھ قباحت نہیں کیوں کہ یہاں یا تو تمہارے باپ ہیں یا غلام ہے

تشریح:۔ اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور جو اپنے غلام سے عورت کو پردہ کرنے کے لیے کہتے ہیں وہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ غلام نابالغ ہوگا

٢٥٦–باب في قوْله غيْر أُولي الْإرْبة *

٢٥٦۔ یہ جو اللہ نے فرمایا کہ عورتوں کو اپنا سنگار کھولنا رات دن کے آنے جانیوالے کمروں کے سامنے درست ہے، اس کا بیان

٧٠٧–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُبيْدٍ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ ثوْرٍ عَنْ معْمرٍ عَنْ الزُّهْريّ وهشام بْن عُرْوة عَنْ عُرْوة عَنْ عائشة رضي اللّه عنْها قالتْ كان يدْخُلُ على أزْواج النّبيّ ﷺ مُخنّثٌ فكانُوا يعُدُّونهُ منْ غيْر أُولي الْإرْبة فدخل عليْنا النّبيُّ ﷺ يوْمًا وهُو عنْد بعْض نسائه وهُو ينْعتُ امْرأةً فقال إنّها إذا أقْبلتْ أقْبلتْ بأرْبعٍ وإذا أدْبرتْ أدْبرتْ بثمانٍ فقال النّبيُّ ﷺ ألا أرى هذا يعْلمُ ما هاهُنا لا يدْخُلنّ عليْكُنّ هذا فحجبُوهُ.

٧٠٧۔ محمد بن عبید، محمد بن ثور، معمر، زہری، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی کے پاس ایک ہیجڑا آیا کرتا تھا وہ اس کو غیر اولی الاربة (یعنی ان لوگوں میں سے جن کو عورتوں کی حاجت نہیں جیسے کمیری محنت مزدوری والے یا بوڑھے ضعیف) میں سے خیال کرتیں تھیں ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ ہیجڑا بھی بیٹھا تھا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو چار بٹیں اس کے پیٹ پر (موٹاپے سے) نمایاں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ کو موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں دونوں طرف سے دکھائی دیتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بھی عورتوں کی باتیں جانتا ہے، اب یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے، اس وقت سے رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں نے اس سے پردہ کرنا شروع کیا

تشریح:۔ یعنی ان کے حسن و قبح کی تمیز کرتا ہے اچھی عورت کو پہچانتا ہے گو جماع پر قادر نہیں ہے

٧٠٨–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ داوُد بْن سُفْيان حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخْبرنا معْمرٌ عن الزُّهْريّ عنْ عُرْوة عنْ عائشة بمعْناهُ حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ حدّثنا ابْنُ وهْبٍ أخْبرني يُونُسُ عن ابْن

٧٠٨۔ محمد بن داؤد، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس ہیجڑے کو نکال دیا [illegible]

سهاب عن عروة عن عائشة بهذا الحديث زاد واخرجه فكان بالبيداء يدخل كل جمعة يستطعم

جمعے کو وہ کھانا لینے شہر میں آتا

٧٠٩-حدثنا محمود بن خالد حدثنا عمر عن الاوزاعي في هذه القصة فقيل يا رسول الله إنه إذن يموت من الجوع فاذن له أن يدخل في كل جمعة مرتين فيسأل ثم يرجع *

٧٠٩۔ محمود بن خالد، عمر، اوزاعی سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے (کہ جب آپ نے اس ہیجڑے کو شہر سے نکلوادیا) تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ بھوک کے مارے مر جاوے گا آپ نے اجازت دی ہفتے میں دوبار شہر آنے کی تاکہ مانگ تانگ کر چلا جایا کرے (یعنی کھانا وغیرہ لے کر چلا جائے اور وہیں رہے)

٢٥٧-باب في قوله عز وجل وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن *

٢٥٧۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا مومنہ عورتوں سے کہو اپنی نگاہ نیچی رکھیں اس کا بیان

٧١٠-حدثنا أحمد بن محمد المروزي حدثنا علي بن الحسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن الآية فنسخ واستثنى من ذلك والقواعد من النساء اللاتي لا يرجون نكاحا الآية *

٧١٠۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ یہ جو آیت ہے وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن، الآیۃ جس کا ترجمہ اوپر گزرا) اس میں سے مستثنیٰ ہو گئیں وہ عورتیں جو گھر میں بیٹھے رہنے کے لائق ہیں بوڑھی ہو گئیں ان کو مردوں کے سامنے اپنی چادر وغیرہ اتارنا درست ہے والقواعد من النساء کی آیت سے

٧١١-حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال حدثني نبهان مولى أم سلمة عن أم سلمة قالت كنت عند رسول الله ﷺ وعنده ميمونة فأقبل ابن أم مكتوم وذلك بعد أن أمرنا بالحجاب فقال النبي ﷺ احتجبا منه فقلنا يا رسول الله أليس أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي ﷺ أفعمياوان أنتما ألستما تبصرانه *

٧١١۔ محمد بن علاء، ابن مبارک، یونس، زہری، نبہان ام سلمہ کے غلام سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی اور آپ کے پاس میمونہ بیٹھی تھیں اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم آئے اور یہ بعد آیت حجاب اترنے کے تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پردہ کرو تم دونوں اس سے، ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ تو اندھا ہے ہم کو دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے، آپ نے فرمایا کیا تم بھی اندھی ہو تم اس کو نہیں دیکھتی؟

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی غیر محرم مردوں کا دیکھنا درست نہیں ہے مگر اس پر عمل مشکل ہے اس حال میں جب عورت کو اپنی ضروریات کے لیے نکلنا اور باہر جانا درست ہے، شاید یہ حدیث ورع اور تقویٰ پر محمول ہو

٧١٢-حدثنا محمد بن عبد الله بن الميمون حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي ﷺ قال إذا زوج أحدكم عبده أمته فلا ينظر إلى عورتها *

٧١٢۔ محمد بن عبداللہ، ولید، اوزاعی، عمرو بن شعیب، ان کے والد، دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دے تو پھر لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے۔

تشریح:۔ یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک اس سے اوپر دیکھنا درست ہے

٧١٣-حدثنا زهير بن حرب حدثنا وكيع حدثني داود بن سوار المزني عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن

٧١٣۔ زہیر بن حرب، وکیع، داؤد بن سوار، عمرو بن شعیب، ان کے والد، دادا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے

النبي ﷺ قال إذا زوج أحدكم خادمه عبده أو أجيره فلا ينظر إلى ما دون السرة وفوق الركبة قال أبو داود وصوابه سوار بن داود المزني الصيرفي وهم فيه وكيع *

ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی لونڈی کا نکاح کر دے اپنے غلام یا نوکر سے پھر اس کے ستر کو نہ دیکھے ناف کے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ صحیح نام سوار بن داؤد ہے وکیع سے اس میں غلطی ہوئی ہے

تشریح:۔ اس لیے کہ جب لونڈی کا نکاح ہو گیا پھر اس سے مولیٰ کو جماع درست نہیں

٢٥٨-باب في الاختمار *

٢٥٨۔ سر پر اوڑھنی پہننے کا بیان

٧١٤-حدثنا زهير بن حرب حدثنا عبد الرحمن ح و حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن وهب مولى أبي أحمد عن أم سلمة أن النبي ﷺ دخل عليها وهي تختمر فقال لية لا ليتين قال أبو داود معنى قوله لية لا ليتين يقول لا تعتم مثل الرجل لا تكرره طاقا أو طاقين *

٧١٤۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن (دوسری سند) مسدد، یحییٰ، سفیان، حبیب، وہب، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہ اوڑھنی پیٹی تھیں، آپ نے فرمایا بس ایک ہی پیچ رکھو دو پیچ نہ کرو، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ لية لا ليتين کا مطلب یہ ہے کہ مرد کی طرح عمامہ نہ باندھیں کہ اس کے ایک یا دو لپیٹ میں تکرار نہ کریں

تشریح:۔ ایسا نہ ہو مردوں سے مشابہت ہو جائے عمامہ جیسے ہوتا ہے

٢٥٩-باب في لبس القباطي للنساء *

٢٥٩۔ باریک کپڑا عورتوں کو پہننا درست ہے

٧١٥-حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح وأحمد بن سعيد الهمداني قالا أخبرنا ابن وهب أخبرنا ابن لهيعة عن موسى بن جبير أن عبيد الله بن عباس حدثه عن خالد بن يزيد بن معاوية عن دحية بن خليفة الكلبي أنه قال أتي رسول الله ﷺ بقباطي فأعطاني منها قبطية فقال اصدعها صدعين فاقطع أحدهما قميصا وأعط الآخر امرأتك تختمر به فلما أدبر قال وأمر امرأتك أن تجعل تحته ثوبا لا يصفها قال أبو داود رواه يحيى بن أيوب فقال عباس بن عبيد الله بن عباس *

٧١٥۔ احمد بن عمرو اور احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، موسیٰ بن جبیر، عبیداللہ بن عباسؓ، خالد بن یزید، دحیہ بن خلیفہ الکلبی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے مصر کے آئے (یعنی مصر کے کپڑے سفید اور باریک) سو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اس میں ایک کا کرتہ بنالے (یعنی اپنے لیے) اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دے دے تاکہ وہ اپنی اوڑھنی بنادے۔ راوی نے کہا کہ جب دحیہ نے پیٹھ پھیری تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اپنی عورت کو حکم کر کہ اس اوڑھنی کے تلے ایک باریک کپڑا بھی پہنے تاکہ اسکو ظاہر نہ کرے یعنی اس کا بدن معلوم نہ ہو ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے یحییٰ بن ایوب نے روایت کرتے ہوئے (بجائے عبیداللہ بن عباس کے) عباس بن عبیداللہ کہا

٢٦٠-باب في قدر الذيل *

٢٦٠۔ عورت ازار کو کتنا لٹکاوے

٧١٦-حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي بكر بن نافع عن أبيه عن صفية بنت أبي عبيد أنها أخبرته أن أم سلمة زوج النبي ﷺ قالت لرسول الله ﷺ حين ذكر الإزار فالمرأة يا رسول الله قال ترخي شبرا قالت أم سلمة إذا ينكشف عنها قال فذراعا لا تزيد عليه *

٧١٦۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوبکر، نافع، صفیہ بنت ابی عبید، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی میں نے ذکر کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ عورت کیا کرے (یعنی ازار دراز نہ کرے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ ستر

تو پھر بھی کھل جائے گا آپ نے فرمایا کہ ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑھائے

تشریح:۔ یعنی ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت زیادہ نیچی کرے یہ دوسرے صورت ہے

۷۱۷-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ *

۷۱۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، عبیداللہ، نافع، سلیمان بن یسار، ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن اسحاق اور ایوب نے بواسطہ نافع عن صفیہ ذکر کیا ہے

۷۱۸-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا *

۷۱۸۔ مسدد، یحییٰ، زید، ابوصدیق، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں کے واسطے ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت دی تھی انہوں نے زیادہ چاہا آپ نے دو بالشت کی اجازت دی پس آپ کی بیبیاں کپڑا ہمارے پاس بھیجتیں ہم اپنے ہاتھوں سے ناپ دیتے۔

۲٦۱-بَابٌ فِي أُهُبِ الْمَيْتَةِ *

۲٦۱۔ مردہ جانور کی کھال کا بیان

۷۱۹-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا وَاسْتَنْفَعْتُمْ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا*

۷۱۹۔ مسدد، وہب وعثمان اور ابن ابی خلف، سفیان، زہری، عبیداللہ ابن عباسؓ، میمونہؓ سے روایت ہے، کہ ہماری آزاد کی ہوئی لونڈی کو صدقے کی ایک بکری ملی وہ مر گئی رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے فرمایا کہ تم اس کی کھال کو دباغت سے پاک کر کے اپنے کام میں کیوں نہ لائے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا صرف اس کا کھانا حرام ہے (نہ کہ اس کی کھال سے نفع اٹھانا)

۷۲۰-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ قَالَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ *

۷۲۰۔ مسدد، یزید، معمر، زہری سے یہی حدیث مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا، اور دباغت کا ذکر نہیں کیا

۷۲۱-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُولُ يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاغَ وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ *

۷۲۱۔ محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر نے کہا ابن شہاب زہری انکار کرتے تھے دباغت کا، ابوداؤد نے کہا کہ اوزاعی، یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے، دباغت کہتے ہیں چمڑا صاف کرنے کو مٹی اور نمک یا راکھ لگا کر جس سے اس کی بو جاتی رہے، اور صاف ہو جاوے۔

۷۲۲-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ*

۷۲۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، زید بن اسلم، عبدالرحمن، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب چمڑا صاف ہو گیا مصالحے وغیرہ سے تو پاک ہو گیا (یہی مذہب امام اعظم کا ہے کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوائے آدمی اور خنزیر کے، آدمی تعظیم اور ... کے سبب

ہے اور خنزیر ناپاکی کے سبب سے۔ امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہیں ہوتا۔

۷۲۳–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۷۲۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یزید، محمد بن عبدالرحمن، ان کی والدہ، عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں نے حکم فرمایا مردوں کی کھالوں سے نفع اٹھانے کا جب دباغت کی جاویں

۷۲۴–حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا *

۷۲۴۔ حفص بن عمر اور موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، حسن، جون، سلمہ بن محبق سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں ایک گھر میں آئے وہاں ایک مشک لٹک رہی تھی (پانی بھری ہوئی) آپ نے پانی مانگا اس میں سے، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ مردار کی کھال ہے آپ نے فرمایا دباغت سے پاک ہو گئی

۷۲۵–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَ يَحِلُّ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ *

۷۲۵۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو بن حارث، کثیر، عبداللہ، عالیہ بنت سبیع سے روایت ہے، کہ میرے پاس بکریاں تھیں احد کے پہاڑ پر وہ مرنا شروع ہو گئیں تو میں ام المؤمنین میمونہؓ کے پاس گئی اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا خیر تم ان کی کھالوں کو لے کر ان سے فائدہ اٹھاؤ، میں نے کہا کیا مردے سے فائدہ اٹھانا درست ہے، ام المؤمنین میمونہؓ (جو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں) نے کہا ہاں درست ہے، ایک بار قریش کے چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بکری مری ہوئی، گدھے کی طرح کھینچتے نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش تم نے اس کی کھال لے لی ہوتی، ان لوگوں نے کہا وہ مردار ہے، آپ نے فرمایا کیا ہوا، پاک کر دیتا ہے اس کو پانی اور قرظ۔

تشریح: قرظ ایک درخت کے پتے ہیں جس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے یہی قول ہے اکثر ائمہ کا اور امام مالک کے نزدیک جو جانور مر جائے اس کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی

۲۶۲–بَاب مَنْ رَوَى أَنْ لَا يَنْتَفِعَ بِإِهَابِ الْمَيْتَةِ *

۲۶۲۔ جن لوگوں کے نزدیک مردے کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی ان کی دلیل

۷۲۶–حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ *

۷۲۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، حکم، عبدالرحمن، عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی کتاب جہینہ کے ملک میں ہمارے سامنے پڑھی گئی اس وقت میں نوجوان تھا اس میں لکھا تھا کہ مردار جانور سے نفع نہ اٹھاؤ اس کی کھال سے نہ اس کے پٹھوں سے

تشریح: شاید اس حدیث کا مطلب ہو کہ بغیر دباغت نہ اٹھاؤ تو پہلی حدیث کے خلاف نہ ہوگی

٧٢٧-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ الْحَكَمُ فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يُسَمَّى إِهَابًا مَا لَمْ يُدْبَغْ فَإِذَا دُبِغَ لَا يُقَالُ لَهُ إِهَابٌ إِنَّمَا يُسَمَّى شَنًّا وَقِرْبَةً *

۷۲۷۔ محمد بن اسماعیل، ثقفی، خالد، حکم بن عتیبہ سے روایت ہے کہ وہ کئی لوگوں کے ساتھ عبداللہ بن عکیم کے پاس گئے جو ایک شخص تھے قبیلہ جہینہ سے تو حکم نے کہا میں دروازے پر بیٹھا رہا اور وہ لوگ اندر گئے جب باہر نکلے تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عکیم نے ان سے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ پیشتر جہینہ کے لوگوں کو لکھا کہ مردار جانور کی کھال اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھاؤ میں ابو داؤد نے کہا (اس حدیث میں اہاب کا لفظ آیا ہے، یعنی مردار کے اہاب سے نفع نہ اٹھاؤ) اہاب کہتے ہیں کھال کو دباغت کرنے سے پہلے جب اس کی دباغت ہو جاتی ہے، تو اس کو اہاب نہیں کہتے بلکہ شن یا قربہ بولتے ہیں نضر بن شمیل نے کہا اہاب اس وقت تک کہتے ہیں جب تک اس کی دباغت نہ ہو

٢٦٣-بَاب فِي جُلُودِ النُّمُورِ وَالسِّبَاعِ *

۲۶۳۔ چیتوں کی کھال کا بیان

٧٢٨-حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۷۲۸۔ ہناد، وکیع، ابوالمعتمر، ابن سیرین، معاویہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت سوار ہو خالص ریشمی زینوں پر اور نہ چیتوں کی کھال پر ابن سیرین نے کہا معاویہؓ حدیث کی روایت میں متہم نہ تھے

تشریح:۔ یعنی کذب کی تہمت ان پر نہیں کی گئی حدیث سے مراد یہ ہے کہ دباغت سے پہلے چیتے کی کھال پر سوار نہ ہو یا بعد دباغت کے بھی کیونکہ یہ مغروروں کا طریقہ ہے

٧٢٩-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ *

۷۲۹۔ محمد بن بشار، ابو داؤد، عمران، قتادہ، زرارہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملائکہ ان لوگوں کے پاس نہیں جاتے جن کے پاس چیتے کی کھال ہوتی ہے (غرور کی راہ سے وہ اس کو رکھتے ہیں)

٧٣٠-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَرَاهَا مُصِيبَةً قَالَ لَهُ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا

۷۳۰۔ عمرو بن عثمان، بقیہ، بحیر، خالد سے روایت ہے کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن الاسود اور ایک شخص بنی اسد میں سے جو قنسرین کا رہنے والا تھا معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس آئے تو معاویہؓ نے کہا مقدام سے، کیا تم کو خبر ہوئی حسن بن علی (یعنی حضرت حسنؓ کا) انتقال ہو گیا مقدام نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اس پر وہ شخص بولا کیا یہ بھی تم کوئی مصیبت سمجھے (یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون، تو مصیبت کے مقام پر پڑھا جاتا ہے) مقدام نے کہا میں کیونکر اس کو مصیبت نہ سمجھوں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسنؓ کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ میرا ہے (یعنی مجھ پر پڑا ہے کیونکہ حضرت

مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ

حسن آنحضرت ﷺ کے بہت مشابہ تھے) اور حسین علیؓ کے بیٹے ہیں یہ سن کر اسدی شخص (معاویہ کے خوش کرنے کے لیے) بولا (معاذ اللہ) ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا[1] مقدام نے کہا لیکن میں تو آج تک ان بغیر تم کو غصہ [illegible] نہ رہوں گا[2،3] پھر کہا اے معاویہ اگر میں سچ بولوں تو مجھے سچا مانا اور جو جھوٹ بولوں تو جھوٹا کہنا معاویہ نے کہا اچھا میں ایسا ہی کروں گا مقدام نے کہا بھلا قسم خدا کی تم نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ منع کرتے تھے سونا پہننے سے معاویہ نے کہا ہاں سنا ہے پھر مقدام نے کہا بھلا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ منع کیا آنحضرت ﷺ نے زرا ریشمی کپڑا پہننے سے معاویہ نے کہا ہاں مقدام نے کہا بھلا قسم اللہ کی تم جانتے ہوں کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے سے اور ان پر سوار ہونے سے معاویہ نے کہا ہاں مقدام نے کہا پھر قسم خدا کی میں تو تمہارے گھر میں یہ سب کچھ دیکھتا ہوں معاویہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ تمہارے ہاتھ سے نجات نہ پاؤں گا، خالد نے کہا پھر معاویہ نے حکم کیا مقدام کو اتنا مال دینے کا جتنا اور ان کے دو ساتھیوں کو نہ دیا اور ان کے بیٹے کا حصہ مقرر کیا دو سو والوں میں مقدام نے وہ مال اپنے ساتھیوں کو بانٹ دیا اور اسدی نے اپنے مال میں سے کسی کو کچھ نہ دیا یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا مقدام تو ایک سخی شخص ہے جس کا ہاتھ کھلا ہوا ہے اور اسدی اپنی چیز کو اچھی طرح روکتا ہے

تشریح:[1] یعنی حضرت حسنؓ جب تک زندہ تھے تو معاویہؓ کو یہ خوف تھا کہیں خلافت ان کے ہاتھ سے جاتی نہ رہے اس واسطے اس اسدی نے معاذ اللہ امام حسینؓ کو باعث فتنہ اور فساد خیال کیا

[2] یعنی جیسے اسدی نے دنیا کی ظاہر داری کے لیے خوش کرنے کے لیے ایک ناحق بات کہہ دی ویسی ہی میں حق بات تم سے کہوں گا اگرچہ تم ناراض اور ناخوش ہو یا برا مانو۔

[3] حضرت حسنؓ کے انتقال پر معاویہ کا یہ کہنا کہ یہ مصیبت نہیں ہے مبنی تھا اوپر تعصب کے علی اور اولاد علی سے۔ راضی ہو اللہ اپنے رسول کے اہل بیت سے اور ہمارا حشر ان کے ساتھ کرے۔ آمین

٧٣١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ *

۷۳۱۔ مسدد، اسماعیل، یحییٰ، سعید، قتادہ، ابو ملیح نے اسامہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے درندوں کے چمڑوں سے۔

تشریح: یعنی ان کے استعمال سے اگرچہ دباغت کئے ہوئے ہوں کیونکہ پچھانا ان کا باعث نخوت اور تکبر ہوتا ہے دنیاداروں میں

٢٦٤- بَابٌ فِي الْانْتِعَالِ *

۲۶۴۔ جوتا پہننے کا بیان

٧٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ *

۷۳۲۔ محمد بن صباح، ابن ابی الزناد، موسیٰ بن عقبہ، ابو زبیر، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ پاپوش بہت پہنو اس لیے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے، تو گویا ہمیشہ سوار رہتا ہے (پاؤں ایذا سے بچتا ہے)

٧٣٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ *

۷۳۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہمام، قتادہ، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاپوش میں دو تسمے لگے تھے

تشریح:۔ یعنی ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی میں رکھتے تھے، دوسرا تسمہ بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی میں رکھتے تھے

٧٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا *

۷۳۴۔ محمد بن عبدالرحیم، ابو احمد، ابراہیم، ابو الزبیر، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے آدمی کو منع فرمایا

تشریح:۔ یہ اس حالت میں ہے کہ کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت پڑتی ہو اور باندھنے میں تسمے کے ہاتھ کا محتاج ہو تو جھکنا پڑے لیکن چڑھواں جوتا تو اس کے کھڑے ہو کر پہننے میں کچھ تکلیف نہیں ہے (علامہ)

٧٣٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

۷۳۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلا کرے، چاہیئے کہ دونوں جوتیاں پہنے یا دونوں اتار کر رکھے

٧٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ *

۷۳۶۔ ابو الولید، زہیر، ابو الزبیر، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک ہی جوتا پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لیوے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے اور نہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاوے (البتہ داہنا ہاتھ کٹا ہو یا کوئی عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے کھاوے)

٧٣٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ *

۷۳۷۔ قتیبہ بن سعید، صفوان بن عیسیٰ، عبداللہ بن ہارون، زیاد بن سعید، ابو نہیک، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے، کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے جوتوں کو اتار کر اپنے بازو میں رکھ لیوے

تشریح:۔ یعنی جوتیوں سمیت نہ بیٹھے بلکہ جوتیوں کو اتار کر بازو میں رکھ لیوے (علامہ)

٧٣٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ وَآخِرَهُمَا يُنْزَعُ *

۷۳۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جوتا پہنے کوئی تم میں سے تو چاہیئے کہ داہنے پیر میں اول پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پیر کا اتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع میں رہے اور اتارتے وقت اخیر میں رہے

٧٣٩- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا

۷۳۹۔ حفص بن عمر، مسلم بن ابراہیم ...

شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ وَسِوَاكِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ *

والد، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سب کام کو داہنے طرف سے شروع کرنا بہت پیارا تھا، وضو کرنے میں اور کنگھی کرنے میں اور اپنا جوتا پہنے میں، مسلم کی روایت ہے کہ سب کاموں میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے معاذ نے شعبہ سے روایت کیا لیکن مسواک کرنے کا ذکر نہیں کیا

٧٤٠–حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ *

۷۴۰۔ نفیلی، زہیر، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کپڑے پہنو یا وضو کرو تو تم اپنے داہنی طرف سے شروع کرو

٢٦٤–بَابٌ فِي الْفُرُشِ *

۲۶۵۔ بچھونے کا بیان یعنی سونے کی توشک کا

٧٤١–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ *

۷۴۱۔ یزید بن خالد، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبدالرحمن، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچھونے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک بچھونا تو آدمی کو اپنی ذات کے لیے چاہئے، اور دوسرا بچھونا اپنی عورت کے لیے، ایک بچھونا مہمان کے لیے چاہئے اور چوتھا بچھونا شیطان کے لیے

تشریح :۔ یعنی ہر شخص کے لیے تین بچھونے چاہئے اگر میسر ہوں تو ایک اپنی ذات کے لیے دوسرا اپنی گھر کی عورت کے لیے کہ شاید کوئی وقت اپنی مرضی سے یا کسی عذر کے سبب سے تنہا سونے کا اتفاق ہو اگرچہ ایک بستر پر سونا عورت کے ساتھ سنت کے بہت موافق ہے، اور تیسرا بستر مہمان کے واسطے پھر جس کے یہاں اکثر مہمان آیا کرتے ہیں تو اس قدر مضائقہ نہیں مگر اس تین قسم سے جو بستر زیادہ ہو تو وہ بستر شیطان کے لیے ہے یعنی وہ فضول اور اسراف اور تکبر کے اسباب میں داخل ہے جیسا کہ اکثر دنیاداروں کے یہاں ہوتا ہے کہ محض بیکار متعدد مسندیں اور توشکیں بچھی رہتی ہیں (علامہ)

٧٤٢–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَلَى يَسَارِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا عَلَى يَسَارِهِ *

۷۴۲۔ احمد بن حنبل، وکیع (دوسری سند) عبداللہ، وکیع، اسرائیل، سماک، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں گیا تو آپ کو تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا بائیں جانب کو آپ ٹیک لگائے تھے، (معلوم ہوا یہ امر عادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں ہے) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے اسحاق نے اسرائیل سے روایت کیا ہے، اور اس میں بھی لفظ علی یسارہ موجود ہے

٧٤٣–حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْأَدَمُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوا بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ *

۷۴۳۔ ہناد، وکیع، اسحاق بن سعید، ان کے والد، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے چند رفیقوں کو دیکھا (سفر کے ساتھیوں کو) جو یمن والے تھے ان کے بچھونے چمڑے کے تھے تو کہا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے بہت مشابہ رفیقوں کو دیکھنا منظور ہووے تو ان کو دیکھے۔

تشریح :۔ [illegible] (علامہ)

۷٤٤–حدثنا ابن السرح حدثنا سفيان عن ابن المنكدر عن جابر قال قال لي رسول الله ﷺ أتخذتم أنماطا قلت وأنى لنا الأنماط قال أما إنها ستكون لكم أنماط *

۷۴۴۔ ابن سرح، سفیان، ابن منکدر، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تم نے توشکیں بنائیں میں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہم کو توشکیں کہاں سے میسر آئیں آپ نے فرمایا عنقریب تم کو توشکیں ملیں گی

۷٤٥–حدثنا عثمان بن أبي شيبة وأحمد بن منيع قال حدثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان وسادة رسول الله ﷺ قال ابن منيع التي ينام عليها بالليل ثم اتفقا من أدم حشوها ليف

۷۴۵۔ عثمان اور احمد بن منیع، ابومعاویہ، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس پر آپ رات کو تکیہ لگا کر سوتے تھے وہ دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا خرما کے پوست سے بھرا ہوا تھا (چمڑے کا تکیہ ٹھنڈا رہتا ہے جلدی گرم نہیں ہوتا)۔

۷٤٦–حدثنا أبو توبة حدثنا سليمان يعني ابن حيان عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كانت ضجعة رسول الله ﷺ من أدم حشوها ليف *

۷۴۶۔ ابو توبہ، سلیمان ابن حیان، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کا گدہ دباغت کئے ہوئے چمڑے کا تھا اور پھر اس کا خرما کے پوست تھا (اسی پر آپ استراحت فرماتے تھے)

۷٤۷–حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا خالد الحذاء عن أبي قلابة عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة قالت كان فراشها حيال مسجد رسول الله ﷺ *

۷۴۷۔ مسدد، یزید بن زریع، خالد حذاء، ابوقلابہ، زینب بنت ام سلمہؓ، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ ان کا بچھونا رسول اللہ ﷺ کے مصلے کے مقابل تھا (جہاں آپ نماز پڑھتے تھے)

۲٦٦–باب في اتخاذ الستور *

۲۶۶۔ رنگین اور منقش پردے لٹکانے کا بیان

۷٤۸–حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا ابن نمير حدثنا فضيل بن غزوان عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ أتى فاطمة رضي الله عنها فوجد على بابها سترا فلم يدخل قال وقلما كان يدخل إلا بدأ بها فجاء علي رضي الله عنهم فرآها مهتمة فقال ما لك قالت جاء النبي ﷺ إلي فلم يدخل فأتاه علي رضي الله عنهم فقال يا رسول الله إن فاطمة اشتد عليها أنك جئتها فلم تدخل عليها قال وما أنا والدنيا وما أنا والرقم فذهب إلى فاطمة فأخبرها بقول رسول الله ﷺ فقالت قل لرسول الله ﷺ ما يأمرني به قال قل لها فلترسل به إلى بني فلان*

۷۴۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن نمیر، فضیل، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہؓ کے مکان پر تشریف لائے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا دیکھا آپ اندر نہ گئے اور باہر ہی سے لوٹ گئے آپ بہت کم ایسا کرتے کہ گھر جاویں اور پہلے فاطمہؓ کو نہ پوچھیں جب حضرت علیؓ آئے تو فاطمہؓ کو دیکھا رنجیدہ بیٹھی ہیں انہوں نے کہا کیا ہوا، فاطمہؓ نے کہا آنحضرت ﷺ یہاں تشریف لائے تھے لیکن اندر نہیں آئے علیؓ یہ سن کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ فاطمہؓ کو آپ کا آنا اور ان کے پاس نہ جانا نہایت گراں گزرا ہے آپ نے فرمایا محمد سے اور نقش و نگار سے کیا علاقہ اور مجھ سے اور دنیا سے کیا علاقہ یہ سن کر علیؓ فاطمہؓ کے پاس گئے اور جو آپ نے فرمایا تھا بیان کیا فاطمہؓ نے کہا اچھا پوچھو آپ سے، میں اس پردے کو کیا کروں آپ نے فرمایا فلاں لوگوں کو بھیج دو

تشریح:۔ ہر چند نقشی پردہ لٹکانا منع نہیں مگر آپ نے اپنی آل کے واسطے اس قدر آرام اور عیش بھی دنیا کا گوارا نہ کیا پھر جیسا آپ کو منظور تھا ویسا ہی حضرت فاطمہؓ کو وفات تک حال رہا۔ (علامہ)

۷٤۹–حدثنا واصل بن عبد الأعلى الأسدي حدثنا ابن فضيل عن أبيه بهذا الحديث قال وكان سترا موشى

۷۴۹۔ واصل بن عبدالاعلی، ابن فضیل، فضیل سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ وہ پردہ نقشی تھا

۲۶۷-باب في الصليب في الثوب

۷۵۰-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبان حدثنا يحيى حدثنا عمران بن حطان عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ كان لا يترك في بيته شيئا فيه تصليب إلا قضبه

۲۶۷۔ جس کپڑے میں تر سول (صلیب) کی صورت بنی ہو

۷۵۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، عمران، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مکان میں کسی تصویر والی چیز کو جس میں تر سول (یعنی صلیب کی صورت بنی ہو) یا اور کوئی صورت)بغیر کاٹے یا توڑے نہ چھوڑتے

تشریح:۔ خواہ وہ تن پہ پڑا یا مثل اس کے کوئی چیز ہوتی۔ (علامہ)

۲۶۸-باب في الصور *

۷۵۱-حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن علي بن مدرك عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن عبد الله بن نجي عن أبيه عن علي رضي الله عنهم عن النبي ﷺ قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب*

۲۶۸۔ تصویروں کا بیان

۷۵۱۔ حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابو زرعہ، عبداللہ بن یحییٰ، ان کے والد، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں جاندار کی تصویر یا کتا یا ناپاک شخص ہو

تشریح:۔ یعنی جس کو نہانے کی حاجت ہو مراد وہ فرشتے ہیں جو سوا ہیں کاتبین اور حافظین کے وہ تو ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں (علامہ)

۷۵۲-حدثنا وهب بن بقية أخبرنا خالد عن سهيل يعني ابن أبي صالح عن سعيد بن يسار الأنصاري عن زيد بن خالد الجهني عن أبي طلحة الأنصاري قال سمعت النبي ﷺ يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تمثال وقال انطلق بنا إلى أم المؤمنين عائشة نسألها عن ذلك فانطلقنا فقلنا يا أم المؤمنين إن أبا طلحة حدثنا عن رسول الله ﷺ بكذا وكذا فهل سمعت النبي ﷺ يذكر ذلك قالت لا ولكن سأحدثكم بما رأيته فعل خرج رسول الله ﷺ في بعض مغازيه وكنت أتحين قفوله فأخذت نمطا كان لنا فسترته على العرض فلما جاء استقبلته فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته الحمد لله الذي أعزك وأكرمك فنظر إلى البيت فرأى النمط فلم يرد علي شيئا ورأيت الكراهية في وجهه فأتى النمط حتى هتكه ثم قال إن الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللبن قالت فقطعته وجعلته وسادتين وحشوتهما ليفا فلم ينكر ذلك علي*

۷۵۲۔ وہب بن بقیہ، خالد، سہیل، سعید بن یسار، زید بن خالد، ابو طلحہؓ انصاری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو زید بن خالد جو اس حدیث کا راوی ہے اس نے سعید بن یسار سے کہا میرے ساتھ چل ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے پاس ہم ان سے اس بات کو پوچھیں پھر ہم گئے اور عرض کیا اے ام المؤمنین ابو طلحہؓ نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا فرمایا ہے آپ نے بھی کچھ سنا ہے آنحضرت سے کہ آپ اس کا ذکر کرتے ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا نہیں لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے دیکھا آپ کو کرتے ہوئے، آپ جہاد کے کسی سفر میں نکلے اور میں آپ کے لوٹنے کی منتظر تھی تو میں نے ایک پردہ لے کر اس کو لٹکا دیا دروازے کی بڑی لکڑی پر، جب آپ آئے تو میں آگے بڑھی اور میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شکر ہے خدا کا جس نے آپ کو عزت دی اور آپ پر احسان کیا آپ نے دروازے پر پردے کو دیکھا تو آپ نے سلام کا کچھ جواب نہ دیا اور میں نے آپ کے چہرے پر ناخوشی دیکھی پھر آپ پردے کے پاس آئے اور آپ نے اس کو اتار ڈالا بعد اس کے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اس کے

رزق میں سے اینٹ اور پتھر کو کپڑا پہناویں حضرت عائشہؓ نے کہا پھر میں نے اس پردہ کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے اور ان کے اندر خرما کا پوست بھر دیا اس امر پر آنحضرت ﷺ نے کچھ انکار نہ کیا

تشریح:۔ یعنی جسم پوری تصویر نہ تھی اور بعضوں نے مطلق تصویر مراد لی ہے لیکن حدیث مطلق ہے

٧٥٣-حدّثنا عُثْمَانُ بْنُ أبي شَيْبَة حدّثنا جريرٌ عن سُهيْل بإسْنادِهِ مثْله قال فقلْتُ يا أُمّهْ إنّ هذا حدّثني أنّ النّبيّ ﷺ قال وقال فيه سعيدُ بْنُ يسارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجّارِ *

۷۵۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سہیل سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے، کہا پس میں نے کہا اے اماں بے شک اس نے یہ بیان کیا مجھ سے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کہا سعید بن یسار مولی ہے بنی نجار کا

تشریح:۔ ہر چند پردہ لٹکانا اور نقشی کپڑوں کا استعمال کرنا مباح ہے، مگر مومن کامل اور انبیاء کا مرتبہ اس کو مقتضی ہے آپ نے وہ صورتیں مٹادیں

٧٥٤-حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيدٍ حدّثنا اللّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سعيد عَنْ زَيْدِ بْنِ خالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قال إنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قال إنّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ *

۷۵۴ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، زید بن خالد، ابو طلحہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں جاندار کی تصویر ہو بسر نے کہا پھر زید بن خالد جو اس حدیث کے راوی ہیں بیمار ہوئے ہم نے انکی بیمار پرسی کی تو دیکھا انکے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے جس میں صورت بنی ہوئی ہے تو میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم کو تصویر کی ممانعت میں حدیث سنائی تھی پہلے، پھر یہ کیا ہوا کہ اپنے دروازے پر تصویر رکھی عبداللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا وہ یہ بھی کہتے تھے مگر کپڑے پر جو نقش و نگار ہو

تشریح:۔ یعنی کپڑے پر اگر تصویر بنی ہو تو اس کا استعمال کرنا درست ہے (علامہ)

٧٥٥-حدّثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حدّثهُمْ قَالَ حدّثني إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُم زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا

۷۵۵۔ حسن بن صباح، اسماعیل، ابراہیم، ان کے والد، وہب بن منبہ، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح کیا اور آپ بطحا میں تھے تو حضرت عمرؓ کو حکم کیا کہ کعبہ میں جاویں اور جتنی مورتیں وہاں ہوں سب کو مٹا دیں پھر رسول اللہ ﷺ میں تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ سب مورتیں وہاں کی مٹادی گئیں (یعنی محو کردی گئیں)

٧٥٦-حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حدّثنا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حدّثتني مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا [illegible] قَالَ إِنَّا

۷۵۶۔ احمد بن صالح، ابن وهب، یونس، ابن شہاب، ابن سباق، ابن عباس، حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مقرر جبرئیلؑ نے مجھ سے ملاقات کی آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھ سے ملاقات نہیں کی پھر حضرت کے جی میں آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے آپ نے اس کو نکالنے کا حکم فرمایا تو وہ نکالا گیا پھر آپ نے پانی لے کر وہاں چھڑکا پھر جبرئیل سے آپ کی ملاقات ہوئی [illegible]

لا ندخُلُ بيتًا فيهِ كلبٌ ولا صُورةٌ فأصبحَ النبيُّ ﷺ فأمرَ بقتلِ الكلابِ حتى إنهُ ليأمرُ بقتلِ كلبِ الحائطِ الصغيرِ ويتركُ كلبَ الحائطِ الكبيرِ *

نے کہا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا صورت ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ نے صبح کو کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا چھوٹے باغیچے کے حافظ کتوں کو بھی مار ڈالنے کا اور چھوڑ دیا بڑے باغ کے کتوں کو (کیونکہ بڑے باغ کی محافظت بغیر کتے کے دشوار ہے)

۷۵۷–حدثنا أبو صالح محبوبُ بنُ موسى حدثنا أبو إسحق الفزاريُّ عن يونسَ بنِ أبي إسحق عن مُجاهدٍ قال حدثنا أبو هُريرةَ قالَ قالَ رسولُ اللهِ ﷺ أتاني جبريلُ عليهِ السلامُ فقالَ لي أتيتُكَ البارحةَ فلم يمنعني أن أكونَ دخلتُ إلا أنهُ كانَ على البابِ تماثيلُ وكانَ في البيتِ قِرامُ سترٍ فيهِ تماثيلُ وكانَ في البيتِ كلبٌ فمُرْ برأسِ التمثالِ الذي في البيتِ يُقطعُ فيصيرُ كهيئةِ الشجرةِ ومُرْ بالسترِ فليُقطعْ فليُجعلْ منهُ وسادتينِ منبوذتينِ توطآنِ ومُرْ بالكلبِ فليُخرجْ ففعلَ رسولُ اللهِ ﷺ وإذا الكلبُ لحسنٍ أو حسينٍ كانَ تحتَ نضدٍ لهمْ فأُمرَ بهِ فأُخرجَ *

۷۵۷۔ابو صالح، ابو اسحاق، یونس، ابن ابی اسحاق، مجاہد، ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام کل رات کو بھی میرے پاس آئے تھے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ کل رات کو بھی میں حاضر ہوا تھا کوئی چیز میرے لیے مانع نہ ہوئی سوائے تصویروں کے جو دروازے پر تھیں اور گھر میں رنگین پردہ تصویروں سے نقش کیا ہوا تھا اور مکان میں کتا بھی تھا سو تصویروں کے تو سر کاٹنے کا حکم کیجئے جو مکان میں ہیں اس لیے کہ پھر وہ درخت کی شکل ہو جاویں گی اور پردہ کے پھاڑنے کا حکم کیجئے اس میں بیٹھنے کے لیے دو غالیچے بنائے جاویں تاکہ وہ پیروں سے روندے جاویں اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دیجئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ویسا ہی کیا معلوم ہوا کہ کتا حسن یا حسین کا پالا ہوا ہے وہ ان کے تخت کے نیچے بیٹھا تھا آپ نے حکم دیا وہ نکالا گیا (معلوم ہوا کہ جو تصویر کامل نہ ہو یا جاندار کی نہ ہو وہ درست ہے)

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم

كتاب الترجّل *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان شروع ہوا

٧٥٨–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحيى عنْ هشام بْن حسّان عن الحسن عنْ عبْد الله بْن مُغفّل قال نهى رسُولُ الله ﷺ عن الترجُّل إلّا غبًا

۷۵۸۔ مسدد، ہشام بن سعد، حسن، عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے سوائے ایک دن کو چھوڑ کے

تشریح:۔ یعنی ہر روز تیل کنگھی نہ کیا کرے بلکہ ایک روز ناغہ کر کے پھر کیا کرے اس لیے کہ ہر روز کے کرنے میں سنگار ہوتا ہے اور سنگار عورتوں کے لیے زیبا ہے اور نہی مواظبت کرنے سے ہے اور بہت زیادہ کرنے سے واللہ اعلم (علامہ)

٧٥٩–حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون أخْبرنا الْجُريْريُّ عنْ عبْد اللّٰه بْن بُريْدة أنّ رجُلًا منْ أصْحاب النّبيّ ﷺ رحل إلى فضالة بْن عُبيْد وهُو بمصْر فقدم عليْه فقال أما إنّي لمْ آتك زائرًا ولكنّي سمعْتُ أنا وأنْت حديثًا منْ رسُول اللّٰه ﷺ رجوْتُ أنْ يكُون عنْدك منْهُ علْمٌ قال وما هُو قال كذا وكذا قال فما لي أراك شعثًا وأنْت أميرُ الْأرْض قال إنّ رسُول اللّٰه ﷺ كان ينْهانا عنْ كثيرٍ من الْإرْفاه قال فما لي لا أرى عليْك حذاءً قال كان النّبيُّ ﷺ يأْمُرنا أنْ نحْتفي أحْيانًا *

۷۵۹۔ حسن بن علی، یزید مازنی، جریری، عبداللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کی طرف کوچ کیا اور وہ مصر میں تھے جب وہاں پہنچے تو کہا میں کچھ تمہاری ملاقات کو نہیں آیا لیکن میں نے اور تم نے مل کر ایک حدیث آپ سے سنی تھی کہ شاید وہ تم کو مجھ سے زیادہ یاد ہو فضالہ نے کہا وہ کون سی حدیث ہے انہوں نے بیان کی پھر اس صحابی نے فضالہ سے کہا کیا سبب ہے جو میں تمہیں بکھرے بال دیکھتا ہوں حالانکہ تم ملک کے حاکم ہو (فضالہ بن عبید اس زمانے میں حاکم تھے مصر کے) اس نے کہا پیغمبر خدا ﷺ ہم کو منع فرماتے تھے بہت ارفاہ (یعنی بہت عیش کرنے سے) پھر فضالہ سے اس نے کہا تمہارے پاس جوتیاں کیوں نہیں نظر آئیں فضالہ نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کبھی ننگے پاؤں رہنے کا حکم فرماتے تھے

تشریح:۔ تاکہ جوتی کی عادت نہ ہو جاوے مگر یہ اصرار و نہی تنزیہاً تھا کمال اتقاء اور زہد پر مبنی تھا نہ وجوباً اور تاکیداً مقصود اس سے یہ تھا کہ مسلمان مثل اور لوگوں کے عیش و عشرت میں نہ پڑ جاویں اور ترقی دینی اور ملکی سے محروم نہ ہو جاویں جیسا اب ہو گیا ہے (علامہ)

٧٦٠–حدّثنا النُّفيْليُّ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ سلمة عنْ مُحمّد بْن إسْحق عنْ عبْد اللّٰه بْن أبي أُمامة عنْ عبْد اللّٰه بْن كعْب ابْن مالك عنْ أبي أُمامة قال ذكر أصْحابُ رسُول اللّٰه ﷺ يوْمًا عنْدهُ الدُّنْيا فقال رسُولُ اللّٰه ﷺ ألا تسْمعُون ألا تسْمعُون إنّ الْبذاذة من الْإيمان إنّ الْبذاذة من الْإيمان يعْني التّقحُّل قال أبُو داود هُو أبُو أُمامة بْنُ ثعْلبة الْأنْصاريُّ *

۷۶۰۔ نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی امامہ عبداللہ بن کعب، ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دنیا کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے کہ سادی وضع میں رہنا اور تزئین اور تشین کو ترک کرنا، ایمان کی دلیل ہے سادی وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ وہ ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری ہے

تشریح:۔ یعنی قوت ایمان اسی کو مقتضی ہے، کہ دنیا کے زیب و زینت کا بہت خیال نہ رکھے (علامہ)

٢٦٩–باب ما جاء في اسْتحْباب الطّيب *

۲۶۹۔ خوشبو لگانا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ کی

٧٦١–حدّثنا نصْرُ بْنُ عليٍّ حدّثنا أبُو أحْمد عنْ شيْبان بْن

۷۶۱۔ نصر بن علی، ابو احمد، شیبان، عبداللہ بن مختار، موسیٰ بن انس

عَبْدُ الرَّحْمن عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سکہ (خوشبوئے مرکب) تھی آپ وہی خوشبو لگایا کرتے تھے۔

۲۷۰-بَاب فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ *

۲۷۰۔ بالوں کو درست رکھنا بہتر ہے نہ پریشان رکھنا

۷۶۲-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ

۷۶۲۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، ابن ابی الزناد، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے بال ہوں اس کو چاہیے کہ بالوں کو اچھی طرح رکھے۔

تشریح:۔ یعنی بالوں کو دھویا کرے سر میں تیل ڈال کر کنگھی کیا کرے یہ نہیں کہ سر جھاڑ منہ پھاڑ ہو جائے نہ کبھی کنگھی کرے نہ تیل ڈالے (علامہ)

۲۷۱-بَاب فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ *

۲۷۱۔ عورتوں کو مہندی لگانا کیسا ہے

۷۶۳-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَتْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ

۷۶۳۔ عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، علی بن مبارک، کریمہ بنت ہمامؒ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے مہندی کے خضاب کا حال پوچھا تو انہوں نے اس سے کہا اس کا کچھ مضائقہ نہیں، مگر میں اس کو اس لیے برا جانتی ہوں، کہ رسول اللہ ﷺ میرے پیارے اس کی بو کو برا جانتے تھے

تشریح:۔ عورتوں کے لیے ہاتھ پیر مہندی میں لگانے کا حال پوچھا جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے (علامہ)

۷۶۴-حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ *

۷۶۴۔ مسلم بن ابراہیم، غبطہ بنت عمرو، ان کی پھوپھی ام الحسن، ان کی دادی، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے مجھ سے بیعت لیجئے تو آپ نے فرمایا جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی تو میں تیری بیعت نہ لوں گا تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں

تشریح:۔ اگرچہ آنحضرت ﷺ عورتوں کا ہاتھ بیعت میں نہ چھوتے تھے مگر ہندہ کو یہ اس لئے کہہ دیا کہ وہ مہندی نہ لگائے تھی مثل مردوں کے اپنے ہاتھ کو رکھے تھے

۷۶۵-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ *

۷۶۵۔ محمد بن محمد، خالد بن عبدالرحمٰن، مطیع بن میمون، صفیہ بنت عصمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اس کے ہاتھ میں وہ کتاب تھی جو رسول اللہ ﷺ کے نام پر تھی سو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے تو اس عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتھ ہے آپ نے اس سے فرمایا اگر عورت ہے تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگتی

تشریح:۔ یعنی اگر ہاتھ نہ رنگے تو ناخن ہی سہی کچھ تو عورت اور مرد میں فرق نمایاں رہے

۲۷۲-بَاب فِي صِلَةِ الشَّعْرِ *

۲۷۲۔ دوسرے کے سر کے بال اپنے سر میں جوڑنا کیسا ہے

۷۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ*

۷۶۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہؓ بن ابی سفیان سے حج کے دن منبر پر سنا (یعنی جس سال انہوں نے حج کیا) اور وہ منبر پر تھے انہوں نے ایک بالوں کا چٹلا اپنے غلام کے ہاتھ سے لیا اور کہتے تھے اے مدینے والو کہاں ہیں علماء تمہارے، رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ اس سے منع فرماتے تھے کہ تباہ ہوئے بنی اسرائیل جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا

۷۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ *

۷۶۷۔ احمد بن حنبل اور مسدد، یحیٰی، عبیداللہ، نافع، عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال کو جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں میں سے اور بال جوڑ دے اور اس عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدواوے

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں میں اور بال ملا کر لمبے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور جس کے بال جوڑے جاویں اس پر لعنت پڑتی ہے اور جو عورت جوڑواوے اس پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھ سے گودے (علامہ)

۷۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَ قَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَ قَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ قَالَ فَادْخُلِي فَانْظُرِي فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَقَالَ مَا رَأَيْتِ وَ قَالَ عُثْمَانُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا*

۷۶۸۔ محمد بن عیسیٰ اور عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ، عبداللہؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو نیلا گودیں اور نیلا گودواویں اور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو بال جوڑیں (یعنی چٹلا لگاویں) یا اپنے بال اکھیڑیں (یعنی اپنے منہ کی روئیں نکالیں زیب و زینت کے واسطے جیسے ایران کی عورتیں کیا کرتی ہیں) اور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو اپنے دانتوں میں کشادگی کریں خوبصورتی کے لیے اور اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدلنے کے لیے یہ خبر ایک عورت کو پہنچی جو بنی اسد میں سے تھی جس کا نام ام یعقوب تھا اور قرآن پڑھا کرتی تھی وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی اور بولی مجھے خبر پہنچی کہ تم نے لعنت کی گودا لگانے والی پر اور جس کی گدنا لگایا جاوے اس پر اور چٹلا لگانے والی پر اور روئیں اکھاڑنے والی پر اور دانتوں میں کشادگی کرنے والی پر ج□، یہ خوبصورتی کے لیے اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلے عبداللہؓ نے کہا بے شک کیا وجہ ہے جو میں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہو اور وہ ملعون ہے قرآن کی رو سے وہ عورت بولی میں نے قرآن میں یہ مسئلہ نہیں دیکھا (کہ لعنت کی ہو اس قسم کی عورتوں پر) عبداللہ نے کہا اگر تو اس کو سمجھ کر تامل کے ساتھ پڑھتی

تو ضرور اس مسئلے کو پاتی تو انہوں نے یہ آیت پڑھی، وما اتاکم الرسول[۲] الآیة وہ بولی میں نے تو اس میں سے جتنی چیز تمہاری عورت کو کرتے دیکھا ہے انہوں نے کہا اچھا اندر جا کر دیکھ وہ اندر گئی پھر باہر نکلی اور بولی کوئی چیز نہیں[۳] عبداللہ نے کہا اگر وہ ایسی باتیں کرتی تو ہمارے پاس نہ رہتی

تشریح: ۔ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جوان عرب کے لوگوں کو دانتوں کا جدا جدا رہنا پسند تھا کیونکہ یہ کم سنی کی علامت ہے بوڑھی عورتیں، حسن کا دینے کے لیے ایسا کرتیں

[۲] ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنه فانتہوا یعنی جس بات کا رسول ﷺ تم کو حکم کرے اس کو مضبوط پکڑو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو

[۳] یعنی ان باتوں میں سے جن پر تم نے لعنت کی تمہاری عورت میں کوئی بات نہیں ہے (علامہ)

۷۶۹–حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقَرَامِلِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

۷۶۹۔ ابن سرح، ابن وہب، اسامہ، ابان، مجاہد، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ لعنت کی گئی بالوں کے جوڑ ملانے والی اور ملوانے والی اور ماتھے کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور نیلا گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر بلا عذر کے (یعنی اگر عذر سے یہ کام ہوں تو لعنت نہ ہوگی) ابو داؤد نے کہا واصلہ وہ ہے جو عورتوں کے بال ملاوے اور مستوصلہ جو ملواوے اور نامصہ وہ ہے جو بھوؤں کے بال اکھاڑے ابرو کے برابر کرنے اور باریک کرنے کے واسطے ممتنمصہ وہ ہے جس کے ساتھ یہ فعل کیا جاوے واشمہ وہ ہے جو چہرہ میں خال بناوے سرمے سے یا سیاہی سے مستوشمہ وہ ہے جو ایسا کراوے احمد نے کہا بالوں کو کسی چیز سے باندھنا منع نہیں ہے

۲۷۳–بَاب فِي رَدِّ الطِّيبِ *

۲۷۳۔ خوشبو کوئی تحفہ دے تو پھیر نا نہ چاہیے

۷۷۰–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ *

۷۷۰۔ حسن بن علی اور ہارون بن عبداللہ، عبدالرحمٰن، سعید، عبیداللہ، اعرج، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو خوشبو دی جاوے تو چاہیے کہ اس کو نہ پھیرے دیوے بلکہ اس سے لے لیوے، اس لیے کہ بوجھ کم ہے اور خوشبودار چیز ہے

تشریح: ۔ یعنی خوشبودار پھول یا عطر کچھ بڑا بھاری بوجھ نہیں ہے جس کو نہ اٹھا سکے یا کچھ بڑا احسان نہیں ہے کہ اس کا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کو کیوں رد کرے

۲۷۴–بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَتَطَيَّبُ لِلْخُرُوجِ *

۲۷۴۔ عورت باہر جانے کے لیے خوشبو لگاوے تو کیسا ہے

۷۷۱–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ

۷۷۱۔ مسدد، یحیی، ثابت بن عمارہ، غنیم بن قیس، ابو موسیٰ سے

حدثني غنيم بن قيس عن أبي موسى عن النبي ﷺ قال إذا استعطرت المرأة فمرت على القوم ليجدوا ريحها فهي كذا وكذا قال قولا شديدا *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت عطر لگا کے پھر مردوں میں جاوے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ ایسی ہے ایسی ہے آپ نے اس کو بہت سخت اور برا کہا۔

۷۷۲–حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبيد مولى أبي رهم عن أبي هريرة قال لقيته امرأة وجد منها ريح الطيب ينفح ولذيلها إعصار فقال يا أمة الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال ولهٗ تطيبت قالت نعم قال إني سمعت حبي أبا القاسم ﷺ يقول لا تقبل صلاة لامرأة تطيبت لهذا المسجد حتى ترجع فتغتسل غسلها من الجنابة *

۷۷۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، عاصم بن عبید اللہ، عبید، ابوہریرۃؓ کو ایک عورت ملی جس نے خوشبو لگائی اور اس کے بدن میں سے خوشبو آرہی تھی اور اس کے کپڑے ہوا سے اڑ رہے تھے انہوں نے کہا اے جبار (یعنی خدائے عزوجل جس کا قہر بہت سخت ہے) کی لونڈی تو مسجد سے آئی وہ بولی ہاں انہوں نے کہا تو نے خوشبو لگائی بولی ہاں ابوہریرۃؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جو میرے محبوب تھے آپ فرماتے تھے جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آوے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اپنے گھر نہ لوٹے اور وہاں غسل کرے خوشبو دور کرنے لیے۔

۷۷۳–حدثنا النفيلي وسعيد بن منصور قالا حدثنا عبد الله بن محمد أبو علقمة قال حدثني يزيد بن خصيفة عن بسر بن سعيد عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ أيما امرأة أصابت بخورا فلا تشهدن معنا العشاء قال ابن نفيل عشاء الآخرة *

۷۷۳۔ نفیلی اور سعید بن منصور، عبداللہ بن محمد، یزید، بسر بن سعید، ابوہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت خوشبو کی دھونی لیوے (یعنی لوبان وغیرہ سے) تو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز مسجد میں آن کر نہ پڑھے (بلکہ گھر میں پڑھ لیوے)

۲۷۵–باب في الخلوق للرجال *

۲۷۵۔ زعفران مردوں کو لگانا کیسا ہے

۷۷٤–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار بن ياسر قال قدمت على أهلي ليلا وقد تشققت يداي فخلقوني بزعفران فغدوت على النبي ﷺ فسلمت عليه فلم يرد علي ولم يرحب بي وقال اذهب فاغسل هذا عنك فذهبت فغسلته ثم جئت وقد بقي علي منه ردع فسلمت فلم يرد علي ولم يرحب بي وقال اذهب فاغسل هذا عنك فذهبت فغسلته ثم جئت فسلمت عليه فرد علي ورحب بي وقال إن الملائكة لا تحضر جنازة الكافر بخير ولا المتضمخ بالزعفران ولا الجنب قال ورخص للجنب إذا نام أو أكل أو شرب أن يتوضأ

۷۷٤۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عطاء خراسانی، یحییٰ ابن یعمر، عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے، کہ میں اپنے گھر رات کو آیا اور میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے تو میرے گھر والوں نے ان میں زعفران کا خلوق (ایک خوشبو مرکب ہے) لگایا پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا نہ مرحبا کہا اور فرمایا کہ جا کر اس کو دھو ڈال پھر میں گیا اور اس کو دھو کر پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ایک دھبہ میرے اوپر باقی رہ گیا تھا میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اور نہ مرحبا کہا اور فرمایا جا کر اس کو دھو ڈال میں گیا اور اس کو دھو کر پھر آیا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا بعد اس کے فرمایا فرشتے کافر کے جنازہ پر نہیں آتے خیر لے کر اور نہ اس شخص کے جو زعفران لتھیڑے ہو نہ جنب کے لیکن رخصت دی آپ نے جنب کو سوتے یا کھاتے پیتے وقت وضو کی (اگر غسل میں دشواری ہو)

۷۷۵–حدثنا نصر بن علي حدثنا محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج أخبرني عمر بن عطاء ابن أبي الخوار أنه سمع يحيى

۷۷۵۔ نصر بن علی، محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن عطاء، ابی الخوار، یحییٰ بن یعمر، ایک آدمی عمار بن یاسرؓ سے ایسی ہی روایت ہے، لیکن پہلی

بن يعمر يخبر عن رجل أخبره عن عمار بن ياسر زعم عمر أن يحيى سمى ذلك الرجل فنسي عمر اسمه أن عمارا قال تخلقت بهذه القصة والأول أتم بكثير فيه ذكر الغسل قال قلت لعمر وهم حرم قال لا القوم مقيمون *

روایت پوری ہے ابن جریج نے کہا میں نے عمر بن یحییٰ سے کہا کیا اس وقت لوگ احرام باندھے تھے، انہوں نے کہا نہیں سب اپنے گھر میں تھے۔

تشریح: یعنی زعفران کی ممانعت بوجہ احرام کی وجہ سے نہ تھی (علامہ)

۷۷۶–حدثنا زهير بن حرب الأسدي حدثنا محمد بن عبد الله ابن الزبير الأسدي حدثنا أبو جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن جديه قالا سمعنا أبا موسى يقول قال رسول الله ﷺ لا يقبل الله تعالى صلاة رجل في جسده شيء من خلوق قال أبو داود جداه زيد وزياد *

۷۷۶۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ، ابو جعفر، ربیع بن انس، ان کے دادا نانا، ابو موسیٰ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے بدن میں کچھ بھی خلوق (زعفران سے مرکب ایک خوشبو ہے) لگی ہو، ابوداؤد نے کہا کہ ان کے جدین زید اور زیادہ ہیں

تشریح: مردوں کو زعفران بدن اور کپڑوں میں لگانا منع کیا ہے اکثر علماء نے ان حدیثوں کی رو سے (علامہ)

۷۷۷–حدثنا مسدد أن حماد بن زيد وإسمعيل بن إبراهيم حدثاهم عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال نهى رسول الله ﷺ عن التزعفر للرجال وقال عن إسمعيل أن يتزعفر الرجل *

۷۷۷۔ مسدد، حماد اور اسماعیل، عبدالعزیز بن صہیب، انسؓ سے روایت ہے، کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفران لگانے سے اور اسماعیل سے ان یتزعفر الرجل کے الفاظ مروی ہیں

تشریح: مگر جو شخص نکاح کرے اس کو زعفران لگانا مباح ہے بعضوں کے نزدیک (علامہ)

۷۷۸–حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي حدثنا سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن الحسن بن أبي الحسن عن عمار بن ياسر أن رسول الله ﷺ قال ثلاثة لا تقربهم الملائكة جيفة الكافر والمتضمخ بالخلوق والجنب إلا أن يتوضأ *

۷۷۸۔ ہارون بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، ثور، حسن، عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے ایک تو کافر کی لاش کے پاس دوسرے جو زعفران لتھیڑے ہو تیسرے جس کو نہانے کی حاجت ہو جب تک غسل نہ کرے اگر ہو سکے یا وضو نہ کرے (اگر غسل اس وقت دشوار ہے)

۷۷۹–حدثنا أيوب بن محمد الرقي حدثنا عمر بن أيوب عن جعفر بن برقان عن ثابت بن الحجاج عن عبد الله الهمداني عن الوليد بن عقبة قال لما فتح نبي الله ﷺ مكة جعل أهل مكة يأتونه بصبيانهم فيدعو لهم بالبركة ويمسح رءوسهم قال فجيء بي إليه وأنا مخلق فلم يمسني من أجل الخلوق *

۷۷۹۔ ایوب بن محمد، عمر بن ایوب، جعفر، ثابت، عبداللہ، ولید بن عقبہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو مکے والے اپنے لڑکوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے سو آپ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے تھے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے پھر میں بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا لیکن میں خلوق لگائے تھا اس واسطے آپ نے مجھے نہیں چھوا

تشریح: کیونکہ آپ کو خیال آیا کہ مس کرنے میں کہیں میرے ہاتھ کو نہ لگ جاوے اگرچہ بلا قصد لگ جانا کچھ خوف کا باعث نہیں ہے (علامہ)

۷۸۰–حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة حدثنا حماد بن زيد حدثنا سلم العلوي عن أنس بن مالك أن رجلا دخل [illegible]

۷۸۰۔ عبیداللہ بن عمر، حماد بن زید، مسلم، انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص [illegible] ﷺ کے پاس آیا (زعفران کی) [illegible]

على رسول الله ﷺ وعليه أثر صفرة وكان النبي ﷺ قلما يواجه رجلا في وجهه بشيء يكرهه فلما خرج قال لو أمرتم هذا أن يغسل هذا عنه *

[illegible] آپ ﷺ [illegible] شخص [illegible] اس چیز [illegible] آپ [illegible] (تاکہ [illegible]) جب وہ [illegible] تو آپ نے [illegible] تم [illegible] دھو ڈالے [illegible]

۲۷۶–باب ما جاء في الشعر

۲۷۶۔ باب کہاں تک رکھا جائے

۷۸۱–حدثنا عبد الله بن مسلمة ومحمد بن سليمان الأنباري قالا حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي إسحق عن البراء قال ما رأيت من ذي لمة أحسن في حلة حمراء من رسول الله ﷺ زاد محمد بن سليمان له شعر يضرب منكبيه قال أبو داود كذا رواه إسرائيل عن أبي إسحق قال يضرب منكبيه و قال شعبة يبلغ شحمة أذنيه *

۷۸۱۔ عبداللہ بن مسلمہ اور محمد بن سلیمان، وکیع، سفیان، ابو اسحاق، براء سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو جو کان سے نیچے بال رکھتا ہو سرخ جوڑا پہنے ہو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مونڈھوں کو لگتے تھے ابو داؤد نے کہا اسرائیل نے ابو اسحاق سے ایسا ہی روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مونڈھوں سے لگتے تھے اور شعبہ نے کہا کانوں کی لو تک تھے

تشریح:۔ کانوں کی لو تک بال رکھنا بہتر ہے حد درجہ مونڈھوں تک اس سے نیچے رکھنا اچھا نہیں ہے (علامہ)

۷۸۲–حدثنا مخلد بن خالد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن ثابت عن أنس قال كان شعر رسول الله ﷺ إلى شحمة أذنيه

۷۸۲۔ مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، ثابت، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے بال دونوں کانوں کی لو تک تھے

۷۷۳–حدثنا مسدد حدثنا إسمعيل أخبرنا حميد عن أنس بن مالك قال كان شعر رسول الله ﷺ إلى أنصاف أذنيه *

۷۸۳۔ مسدد، اسماعیل، حمید، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کے نصف تک تھے

تشریح:۔ یہ حدیث نسخہ مجموعہ دہلی اور مصر دونوں میں اسی مقام پر ہے لیکن یہ اور دوسری حدیث حضرت عائشہؓ کی حدیث کے بعد نسخہ دہلی میں ہے (علامہ)

۷۸٤–حدثنا ابن نفيل حدثنا عبد الرحمن بن أبي الزناد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان شعر رسول الله ﷺ فوق الوفرة ودون الجمة *

۷۸۴۔ ابن نفیل، عبدالرحمن، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے بال وفرہ سے بڑھ کر اور جمہ سے کم تھے

تشریح:۔ وفرہ کان تک اور جمہ مونڈھے تک (علامہ)

۷۸۵–حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن أبي إسحق عن البراء قال كان رسول الله ﷺ له شعر يبلغ شحمة أذنيه *

۷۸۵۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابو اسحاق، براءؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کان کی لو تک پہنچتے تھے

۲۷۷–باب ما جاء في الفرق *

۲۷۷۔ مانگ نکالنے کا بیان (یعنی مسلمان کس طرح مانگ نکالیں)

۷۸٦–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا إبراهيم بن سعد أخبرني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال كان أهل الكتاب يعني يسدلون أشعارهم وكان المشركون يفرقون رءوسهم وكان رسول الله ﷺ يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر به فسدل رسول [illegible]

۷۸۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم، ابن شہاب، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو یوں ہی لمبے چھوڑ دیتے تھے، اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کی موافقت کو درست رکھتے تھے جس بات میں آپ کو کوئی حکم نہ ہوتا اس سے آپ ﷺ [illegible]

اللّٰہ ﷺ ناصیته ثم فرق بعد

تھے پھر اپنے سر میں مانگ کاٹتے تھے

تشریح: [illegible]

٧٨٧—حدّثنا يحيى بن خلف حدّثنا عبد الأعلى عن محمّد يعني ابن إسحق قال حدّثني محمّد بن جعفر بن الزّبير عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت إذا أردت أن أفرق رأس رسول الله ﷺ صدعت الفرق من يافوخه وأرسل ناصيته بين عينيه *

۷۸۷۔ یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی مانگ نکالنا چاہتی تو آپ کے سر مبارک کے بیچوں بیچ مانگ نکالتی اور آپ کی پیشانی کے بالوں کو دونوں طرف میں لٹکا دیتی دونوں آنکھوں کے بیچ کی سیدھ سے یعنی آدھے ادھر اور آدھے ادھر

٢٧٨—باب في تطويل الجمّة *

۲۷۸۔ سر کے بالوں کو لمبا رکھنا نحوست ہے

٧٨٨—حدّثنا محمّد بن العلاء حدّثنا معاوية بن هشام وسفيان بن عقبة السّوائيّ هو أخو قبيصة وحميد بن خوار عن سفيان الثّوريّ عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال أتيت النّبيّ ﷺ ولي شعر طويل فلمّا رآني رسول الله ﷺ قال ذباب ذباب قال فرجعت فجززته ثمّ أتيته من الغد فقال إنّي لم أعنك وهذا أحسن *

۷۸۸۔ محمد بن علاء، معاویہ اور سفیان اور حمید، سفیان ثوری، عاصم، ان کے والد، وائل بن حجرؓ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میرے سر کے بال لمبے لمبے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا (بالوں کو اتنا لمبا رکھنا) نحوست ہے میں یہ سن کر لوٹ گیا اور بالوں کو کتر کر دوسرے روز آیا آپ نے فرمایا میں نے تیرے ساتھ برائی نہیں کی یہ اچھا ہے (یعنی اب بال اتنے ہوئے جتنے چاہئیں)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت نیچے بال رکھنا ممنوع اور منحوس ہے انتہا یہ کہ مونڈھوں تک ہوں

٢٧٩—باب في الرّجل يعقص شعره *

۲۷۹۔ مرد اپنے بال گوندھ لیوے تو کیسا ہے

٧٨٩—حدّثنا النّفيليّ حدّثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال قالت أمّ هانئ قدم النّبيّ ﷺ إلى مكّة وله أربع غدائر تعني عقائص *

۷۸۹۔ نفیلی، سفیان، ابن نجیح، مجاہد، ام ہانیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمارے پاس مکے میں تشریف لائے (یعنی فتح مکہ کے دن) تو رسول اللہ ﷺ کی چار لٹیں گوندھیں ہوئی تھیں

تشریح: یعنی سارے سر کے بال کو چار حصے کر کے گوندھ لیا تھا تاکہ سفر میں پریشان نہ ہو جاویں

٢٨٠—باب في حلق الرّأس *

۲۸۰۔ لڑکوں کا سر منڈانا کیسا ہے

٧٩٠—حدّثنا عقبة بن مكرم وابن المثنّى قالا حدّثنا وهب بن جرير حدّثنا أبي قال سمعت محمّد بن أبي يعقوب يحدّث عن الحسن بن سعد عن عبد الله بن جعفر أنّ النّبيّ ﷺ أمهل آل جعفر ثلاثًا أن يأتيهم ثمّ أتاهم فقال لا تبكوا على أخي بعد اليوم ثمّ قال ادعوا لي بني أخي فجيء بنا كأنّا أفرخ فقال ادعوا لي الحلّاق فأمره فحلق رءوسنا *

۷۹۰۔ عقبہ اور ابن مثنیٰ، وہب بن جریر، ان کے والد، محمد، حسن، عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جعفر کے گھر والوں کو مہلت دی تین کی (یعنی تین دن رات کی) پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد ہمارے بھائی پر تم مت رونا اور پھر ہمارے پاس ہمارے بھتیجوں کو بلاؤ تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے چڑیا کے بچوں کی طرح بال بکھرے ہوئے تھے

آپ نے فرمایا نائی کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے ہمارے سر کو مونڈا۔

تشریح: آپ نے سر منڈوا دیئے اس واسطے کہ بچوں کی ماں مصیبت میں تھی اس کو سر دھونے اور کنگھی کرنے کی فرصت نہ تھی

۲۸۱-باب في الذؤابة

۲۸۱۔ لڑکوں کی زلفیں رکھنا کیسا ہے

۷۹۱-حدّثنا أحمدُ بنُ حنبل حدّثنا عُثمانُ بنُ عُثمان قال أحمدُ كان رجلًا صالحًا قال أخبرنا عُمرُ بنُ نافع عن أبيهِ عن ابنِ عُمرَ قال نهى رسُولُ اللهِ ﷺ عن القزعِ والقزعُ أن يُحلق رأسُ الصّبيّ فيُترك بعضُ شعرهِ*

۷۹۱۔ احمد بن حنبل، عثمان، عمر بن نافع، ان کے والد، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع اس کو کہتے ہیں کہ لڑکے کا کچھ سر مونڈا دے اور کچھ سر باقی رکھے (یعنی زلفیں رہنے دے)

۷۹۲-حدّثنا مُوسى بنُ إسمعيل حدّثنا حمّادٌ حدّثنا أيُّوبُ عن نافعٍ عن ابنِ عُمرَ أنّ النّبيّ ﷺ نهى عن القزعِ وهُو أن يُحلق رأسُ الصّبيّ فتُترك لهُ ذُؤابةٌ*

۷۹۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے وہ یہ کہ لڑکے کا سر مونڈا جائے اور چوٹی یعنی زلف چھوڑ دی جاوے

۷۹۳-حدّثنا أحمدُ بنُ حنبل حدّثنا عبدُ الرّزّاق حدّثنا معمرٌ عن أيُّوب عن نافعٍ عن ابنِ عُمرَ أنّ النّبيّ ﷺ رأى صبيًّا قد حُلق بعضُ شعرهِ وتُرك بعضُهُ فنهاهُم عن ذلك وقال احلقُوهُ كُلّهُ أو اترُكُوهُ كُلّهُ*

۷۹۳۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکے کو دیکھا اس کا سر تھوڑا سا مونڈھا تھا اور تھوڑے سر پر بال تھے آپ نے اس حرکت سے منع فرمایا (یعنی اس لڑکے کے وارثوں سے) فرمایا کہ اس کا سب سر مونڈ دیا سب چھوڑ دو

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے سر پر چٹیا یا کلیں رکھنا اچھا نہیں باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہوں مگر وارثوں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کا سر منڈوا دیں تو سب سر کے بال منڈھوا دیں یا سب سر پر رکھیں اور جب لڑکے غیر مکلف کو اس طرح بال رکھنا چاہیئے تو پھر بڑوں کو تو بدرجہ اولیٰ نہ چاہیئے بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اس طرح پر بال رکھتے دیکھے تو سنت کی پیروی کر کے اس کو منع کر دے

۲۸۲-باب ما جاء في الرُّخصة

۲۸۲۔ لڑکوں کی زلفوں میں رخصت کا بیان

۷۹٤-حدّثنا مُحمّدُ بنُ العلاء حدّثنا زيدُ بنُ الحُباب عن ميمُون بن عبدِ اللهِ عن ثابتٍ البُنانيّ عن أنس بن مالكٍ قال كانت لي ذُؤابةٌ فقالت لي أُمّي لا أجُزُّها كان رسُولُ اللهِ ﷺ يمُدُّها ويأخُذُ بها*

۷۹۴۔ محمد بن علاء، زید بن حباب، میمون، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ میرے سر پر چوٹی تھی میری ماں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کو نہ کاٹوں گی رسول اللہ ﷺ اسے کھینچتے تھے اور لٹکایا کرتے مجھ کو چوٹی پکڑ کر (شفقت سے)

۷۹٥-حدّثنا الحسنُ بنُ عليٍّ حدّثنا يزيدُ بنُ هارُون حدّثنا الحجّاجُ بنُ حسّان قال دخلنا على أنس بن مالكٍ فحدّثتني أُختي المُغيرةُ قالت وأنت يومئذٍ غُلامٌ ولك قرنان أو قُصّتان فمسح رأسك وبرّك عليك وقال احلقُوا هذين أو قُصُّوهُما فإنّ هذا زيُّ اليهُود*

۷۹۵۔ حسن بن علی، یزید بن ہارون، حجاج بن حسان سے روایت ہے، کہ ہم انس بن مالک کے پاس گئے تو میری بہن نے مجھ سے بیان کیا کہ تو اس وقت لڑکا تھا اور تیرے سر پر دو زلفیں تھیں یا دو لٹیں تھیں انس نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور یہ کہا مونڈ الو ان زلفوں کو اس لیے کہ یہ طریقہ ہے یہود کا

تشریح: ... آپ کی شریعت کی خدمت ... تھے

۲۸۳-باب في أخذ الشارب

۲۸۳۔ مونچھیں کترنے کا بیان

۷۹۶-حدثنا مسدد حدثنا سفيان عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة يبلغ به النبي ﷺ الفطرة خمس أو خمس من الفطرة الختان والاستحداد ونتف الإبط وتقليم الأظفار وقص الشارب *

۷۹۶۔ مسدد، سفیان، زہری، سعید، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی باتیں پانچ ہیں (یعنی فطرت میں داخل ہوگئی ہیں) اول ختنہ کرنا، دوسری ناف کے نیچے مونڈنا، تیسری بغلوں کے بال اکھاڑنا، چوتھی ناخن کترنا، پانچویں مونچھیں کترنا

تشریح:۔ یعنی ہر ایک انسان جس میں کہ آدمیت ہے وہ ان پانچ چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ یہ پیدائشی بات ہے تعلیم کی اس میں کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ اول تو اس میں پاکی اور ستھرائی ہے اور دوسرا فائدہ بھی ہے ختنہ میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہیں جمتا پیشاب کا قطرہ نہیں رہتا اور جماع میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور بغل کے بال مونڈنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہ رہے اور وہاں کی گندگی دور ہوتی ہے اور ناخن کاٹنے میں یہ فائدہ ہے، کہ میل اور نجاست جم نہ رہے اور مونچھوں کے کترنے میں یہ فائدہ ہے کہ مجوسی اور ہندوؤں کی مشابہت نہ ہو، اور کھانے پینے میں کچھ اٹک نہ رہے، ہر چند سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہے اور دوسری حدیث میں پیدائشی چیزیں دس فرمائیں پانچ تو یہی جو اس حدیث میں ہیں اور باقی پانچ یہ ہیں، اول سر پر مانگ نکالنا جس کے سر پر بال ہوں، دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا، چوتھی مسواک کرنا پانچویں پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسے ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا (علامہ)

۷۹۷-حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن أبي بكر بن نافع عن أبيه عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ أمر بإحفاء الشوارب وإعفاء اللحى *

۷۹۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوبکر بن نافع، ان کے والد، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھوں کے خوب کترانے کا یا مونڈنے کا حکم کیا اور داڑھیوں کو چھوڑنے کا

تشریح:۔ یعنی ان بالوں کو جو ہونٹ سے لگے ہیں یا ساری مونچھ کا علماء کا اس میں اختلاف ہے، بعضوں کے نزدیک کترنا افضل ہے بعضوں کے نزدیک مونڈنا آنحضرت ﷺ کتراتے تھے جیسا ترمذی نے روایت کیا ہے ابن عباسؓ سے اور بعض صحابہ کتراتے تھے اور بعض مونڈاتے تھے

ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے وہ اپنی داڑھیاں ایک مٹھی کے برابر رکھتے تھے، اس سے زیادہ کتر ڈالتے تھے امام مالک سے سوال ہوا کہ اگر داڑھی لمبی ہو جائے، انہوں نے کہا کترانا چاہیے ترمذی نے روایت کیا ہے، کہ آنحضرت ﷺ بھی ریش مبارک میں سے لیا کرتے تھے طول اور عرض میں سے تاکہ گول ہو جاوے (علامہ)

۷۹۸-حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا صدقة الدقيقي حدثنا أبو عمران الجوني عن أنس بن مالك قال وقت لنا رسول الله ﷺ حلق العانة وتقليم الأظفار وقص الشارب ونتف الإبط أربعين يوما مرة قال أبو داود رواه جعفر بن سليمان عن أبي عمران عن أنس لم يذكر النبي ﷺ قال وقت لنا *

۷۹۸۔ مسلم بن ابراہیم، صدقہ، ابوعمران جونی، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے حد مقرر کر دی ناف کے نیچے کے بال مونڈوانے کی اور ناخن تراشنے کی اور مونچھوں کے کترانے کی اور بغل کے بال دور کرنے کی چالیس دن تک کی ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے جعفر نے بواسطہ ابوعمران، انس سے روایت کیا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کا ذکر نہیں کیا اور وقت مجہول روایت کیا ہے

تشریح:۔ یعنی اس سے زیادہ تاخیر درست نہیں ہے گویا یہ اکثر مدت ہے بعضی روایتوں میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ناخن اور مونچھیں ہر ہفتے میں کتراتے تھے اور زیر ناف بال تیس دن میں ایک بار لیتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن میں ایک بار، اکثر علماء نے ہر ہفتے یہ کام ادا کرنا مندوب سمجھا ہے (علامہ)

۷۹۹-حدثنا ابن نفيل حدثنا زهير قرأت على عبد الملك بن أبي سليمان وقرأه عبد الملك على أبي الزبير ورواه أبو [illegible]

۷۹۹۔ ابن نفیل، زہیر، عبدالملک بن سلیمان، ابوالزبیر جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم [illegible] داڑھیوں [illegible] تھے [illegible]

الزبير عن جابر قال كنا نعفي السبال إلا في حج او عمرة قال أبو داود الاستحداد حلق العانة *

ابوداؤد کہتے ہیں۔ استحداد سے مراد زیر ناف کے بال مونڈنا ہے

٢٨٤–باب في نتف الشيب

۲۸۴۔ سفید بال داڑھی یا سر سے اکھاڑنا اچھا نہیں ہے

٨٠٠–حدثنا مسدد حدثنا يحيى ح و حدثنا مسدد حدثنا سفيان المعنى عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ لا تنتفوا الشيب ما من مسلم يشيب شيبة في الإسلام قال عن سفيان إلا كانت له نورا يوم القيامة وقال في حديث يحيى إلا كتب الله له بها حسنة وحط عنه بها خطيئة *

۸۰۰۔ مسدد، یحییٰ (دوسری سند) مسدد، سفیان ابن عجلان، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید بال کو مت اکھاڑو اس لیے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام میں جس کا بال سفید ہوا ہو مگر وہ بال اس کیلئے قیامت کے دن نور نہ ہو یحییٰ کی روایت میں ہے، اس لیے ہر سفید بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاوے گی اور ایک برائی معاف ہوگی

تشریح:۔ معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے بے ضرورت اس کا اکھاڑنا یا اس کو سیاہ کرنا منع ہے (علامہ)

٢٨٥–باب في الخضاب *

۲۸۵۔ خضاب کا بیان کس رنگ کا اور کون سا درست ہے

٨٠١–حدثنا مسدد حدثنا سفيان عن الزهري عن أبي سلمة وسليمان بن يسار عن أبي هريرة يبلغ به النبي ﷺ قال إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم *

۸۰۱۔ مسدد، سفیان، زہری، ابو سلمہ بن یسار، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود اور نصاری اپنی داڑھیاں نہیں رنگتے تو تم ان کی مخالفت کرو (یعنی رنگو)

تشریح:۔ بہتر یہ ہے کہ زرد رنگ پھر یہ کہ مہندی سے رنگے یہ ہے کہ دونوں سے (علامہ)

٨٠٢–حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح وأحمد بن سعيد الهمداني قالا حدثنا ابن وهب حدثنا ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال أتي بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالثغامة بياضا فقال رسول الله ﷺ غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد *

۸۰۲۔ احمد بن عمرو بن سرح اور احمد بن سعید، ابن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ فتح مکہ کے روز ابو قحافہ جو آئے تو ان کی داڑھی مثل ثغامہ (ایک قسم کی نہایت سفید گھاس ہے) کے سفید تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس داڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو

تشریح:۔ معلوم ہوا کہ کالے رنگ کا خضاب نہ کرنا چاہیے (علامہ)

٨٠٣–حدثنا الحسن بن علي حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن سعيد الجريري عن عبد الله بن بريدة عن أبي الأسود الديلي عن أبي ذر قال قال رسول الله ﷺ إن أحسن ما غير به هذا الشيب الحناء والكتم *

۸۰۳۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، سعید، عبداللہ، ابو الاسود، ابو ذرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لیے حنا اور کتم بھی کیا اچھی چیز ہے

تشریح:۔ کتم کہتے ہیں وسمے اور بعضوں نے کہا وہ گھاس ہے جو وسمے کے ساتھ ملائی جاتی ہے۔ (علامہ)

٨٠٤–حدثنا أحمد بن يونس حدثنا عبيد الله يعني ابن إياد قال حدثنا إياد عن أبي رمثة قال انطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فإذا هو ذو وفرة بها ردغ حناء وعليه بردان أخضران

۸۰۴۔ احمد بن یونس، عبیداللہ بن ایاد، ابو رمثہ سے روایت ہے، کہ میں اپنے باپ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا تو آپ کے سر پر بال ہیں کانوں کی لو تک اور ان پر مہندی کا رنگ لگا ہوا ہے اور [illegible] جادریں [illegible] تھیں

۸۰۵–حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابن إدريس قال سمعت ابن أبجر عن إياد بن لقيط عن أبي رمثة في هذا الخبر قال فقال له أبي أرني هذا الذي بظهرك فإني رجل طبيب قال الله الطبيب بل أنت رجل رفيق طبيبها الذي خلقها

۸۰۵۔ محمد بن علاء، ابن ادریس، ابن ابجر، ایاد بن لقیط، ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ مجھے اپنی پشت والا (مہر) دکھائیں میں طبیب ہوں، آپ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے بلکہ تو رفیق ہے یعنی مریض پر نرمی کرنے والا ہے اس کا حقیقی طبیب وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا

۸۰۶–حدثنا ابن بشار حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن إياد بن لقيط عن أبي رمثة قال أتيت النبي ﷺ أنا وأبي فقال لرجل أو لأبيه من هذا قال ابني قال لا تجني عليه وكان قد لطخ لحيته بالحناء *

۸۰۶۔ ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ایاد بن لقیط، ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے کسی شخص سے پوچھا میرے باپ سے وہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا بوجھ نہ اٹھاوے گا (قیامت کے روز جو تو کرے گا اس کی باز پرس تجھ سے ہوگی) آپ نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی تھی

۸۰۷–حدثنا محمد بن عبيد حدثنا حماد عن ثابت عن أنس أنه سئل عن خضاب النبي ﷺ فذكر أنه لم يخضب ولكن قد خضب أبو بكر وعمر رضي الله عنهما *

۸۰۷۔ محمد بن عبید، حماد، ثابت، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے خضاب کا حال پوچھا گیا تو انہوں نے کہا آپ نے تو خضاب نہیں کیا، مگر ہاں ابوبکرؓ اور عمرؓ نے البتہ کیا ہے

باب ما جاء في خضاب الصفرة *

۲۸۶۔ زرد رنگ کے ساتھ خضاب کرنا درست ہے

۸۰۸–حدثنا عبد الرحيم بن مطرف أبو سفيان حدثنا عمرو بن محمد حدثنا ابن أبي رواد عن نافع عن ابن عمر أن النبي ﷺ كان يلبس النعال السبتية ويصفر لحيته بالورس والزعفران وكان ابن عمر يفعل ذلك *

۸۰۸۔ عبدالرحیم بن مطرف ابوسفیان، عمرو بن محمد، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جوتیاں مدبوغ کھال کی پہنا کرتے اور اپنی داڑھی کو ورس (ایک قسم کی گھاس زرد رنگ ہے) اور زعفران سے زرد کرتے اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے

۸۰۹–حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا إسحق بن منصور حدثنا محمد بن طلحة عن حميد بن وهب عن ابن طاوس عن طاوس عن ابن عباس قال مر على النبي ﷺ رجل قد خضب بالحناء فقال ما أحسن هذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والكتم فقال هذا أحسن من هذا قال فمر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا أحسن من هذا كله *

۸۰۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن منصور، محمد بن طلحہ، حمید، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مہندی سے خضاب کیا تھا تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہے ابن عباسؓ نے کہا پھر اور ایک شخص مہندی اور کتم (ایک گھاس ہے) دونوں سے خضاب کر کے آیا تو آپ نے فرمایا اس سے بھی اچھا ہے راوی کہتا ہے کہ اتنے میں ایک تیسرا شخص زرد خضاب کر کے آیا تو آپ نے اسے فرمایا یہ تو سب سے اچھا ہے

۲۸۷–باب ما جاء في خضاب السواد *

۲۸۷۔ سیاہ رنگ سے خضاب کرنے کا بیان

۸۱۰–حدثنا أبو توبة حدثنا عبيد الله عن عبد الكريم الجزري عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد

۸۱۰۔ ابو توبہ، عبیداللہ، عبدالکریم، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم ہو گی وہ کبوتر کے پوٹے کی طرح سیاہ خضاب کریں گے تو وہ جنت کی خوشبو بھی

كحواصل الحمام لا يريحون رائحة الجنة *

نہ سونگھیں گے۔

تشریح: یعنی [illegible] (علامہ)

۲۸۸–باب ما جاء في الانتفاع بالعاج *

۲۸۸۔ ہاتھی دانت کو استعمال میں لانا درست ہے

۸۱۱–حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث بن سعيد عن محمد بن جحادة عن حميد الشامي عن سليمان المنبهي عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ قال كان رسول الله ﷺ إذا سافر كان آخر عهده بإنسان من أهله فاطمة وأول من يدخل عليها إذا قدم فاطمة فقدم من غزاة له وقد علقت مسحا أو سترا على بابها وحلت الحسن والحسين قلبين من فضة فقدم فلم يدخل فظنت أن ما منعه أن يدخل ما رأى فهتكت الستر وفككت القلبين عن الصبيين وقطعته بينهما فانطلقا إلى رسول الله ﷺ وهما يبكيان فأخذه منهما وقال يا ثوبان اذهب بهذا إلى آل فلان أهل بيت بالمدينة إن هؤلاء أهل بيتي أكره أن يأكلوا طيباتهم في حياتهم الدنيا يا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب وسوارين من عاج *

۸۱۱۔ مسدد، عبدالوارث، محمد بن جحادہ، حمید، سلیمان، ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جو مولیٰ (غلام آزاد) رسول اللہ ﷺ کے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کہیں سفر کا ارادہ فرماتے تو گھر کے سب آدمیوں میں حضرت فاطمہؓ سے آپ کی اخیر بات چیت ہوتی اور جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو پہلے فاطمہؓ سے ملاقات کرتے تو آپ ایک جنگ سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ نے اپنے دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ لٹکایا تھا اور حضرت حسن و حسین دونوں کو چاندی کے دو کنگن پہنائے تھے آنحضرت ﷺ نے جو تشریف لا کر دیکھا تو گھر میں آپ نہ آئے (یعنی جیسے آپ کی عادت تھی) تو حضرت فاطمہؓ نے گمان کیا کہ آپ کو گھر میں تشریف لانے سے ان چیزوں نے روکا دریافت کیا تو یہی معلوم ہوا) حضرت فاطمہؓ نے دروازہ سے پردہ نکالا پھر دونوں صاحبزادوں سے اس زیور کو بھی اتار لیا اور کاٹ کر ان کے سامنے ڈال دیا دونوں کے دونوں آنحضرت کے پاس روتے ہوئے چلے گئے آپ نے ان سے وہ کٹے ہوئے ٹکڑے لے کر فرمایا اے ثوبان یہ جا کر فلاں گھر والوں کو دے آؤ کوئی تھے مدینے میں پھر فرمایا یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (یعنی فاطمہؓ اور حسنؓ و حسینؓ) میں برا جانتا ہوں کہ یہ اپنے مزے دنیا ہی میں لوٹ لیں اے ثوبان فاطمہ کے لیے ایک ہار منکوں کا خرید لے اور کنگن ہاتھی دانت کے۔

تشریح: یعنی سب گھر والوں میں سے آپ رخصت ہو کر فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے اور ان سے باتیں کر کر وصیت فرما کر سب سے آخر میں حضرت فاطمہ سے رخصت ہوتے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھی دانت پاک ہے اور اس کا استعمال درست ہے بخاری میں ہے کہ علمائے سلف اس سے کنگھی کرتے تھے اور اس میں تیل رکھتے تھے (علامہ)

لغير أو غير محله أو عن محله وفساد الصبي غير [illegible]

برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے اور [illegible] منکوں کا باندھنا اور غیر حلال میں منی کا ڈالنا اور فساد لڑکے کا[3] [illegible] یہ حرام نہیں ہے

تشریح: [illegible]

[2] جیسا کہ لوگوں کے گلے میں نظر بد کے لیے تعویذ گنڈے وغیرہ لٹکاتے ہیں یہ افعال جاہلیت کے ہیں۔

[3] یعنی بچہ کو بیمار کرنا اور ضعیف کر دینا اس کا اس طرح پر کہ ایام رضاعت میں اس کی ماں سے صحبت کرنا

٢٩٢–بَاب مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ *

۲۹۲۔لوہے کی انگوٹھی پہننا درست نہیں ہے

٨٢١–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ الْمَرْوَزِيِّ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ *

۸۲۱۔ حسن بن علی اور محمد بن عبدالعزیز، زید بن حباب، عبداللہ بن مسلم، عبداللہ بن بریدہ، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ تجھ سے بتوں کی بدبو معلوم ہوتی ہے سو اس نے اپنی انگوٹھی کو پھینک دیا اور پھر لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تجھے دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھتا ہوں تو اس نے اپنی انگوٹھی پھر پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چاندی سے اور مثقال سے کم ہو

تشریح: مثقال ساڑھے چار ماشے کی ہوتی ہے یعنی اس سے زیادہ میں انگوٹھی بھاری اور بدوضع ہو جاوے گی یا اس سے زیادہ مردوں کو چاندی کا استعمال درست نہیں ہے جیسا کہ اکثر علماء کا قول ہے (علامہ)

٨٢٢–حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ قَالَ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ *

۸۲۲۔ابن مثنی اور زیاد اور حسن، سہیل، ابو مکین، ایاس اور ابوذباب سے روایت ہے، کہ جو نانا تھا ایاس بن حارث کا کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی لیکن اس پر ملمع چاندی کا تھا، بعضے وقت وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں رہتی اور وہ انگوٹھی رسول اللہ ﷺ کی معیقیب کے سپرد (قبضہ) میں رہتی

تشریح: بعضوں نے کہا اس حدیث کا اسناد بریدہ کی حدیث سے بہتر ہے جو اوپر گزری کیونکہ اس کی اسناد میں عبداللہ بن مسلم مروزی ہے اور اس کی حدیث قابل حجت لینے کے نہیں ہے بعضوں نے کہا لوہے پر چاندی کا ملمع ہو گیا تو اس کی کراہت جاتی رہتی ہے (علامہ)

٨٢٣–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ

۸۲۳۔ مسدد، بشر، عاصم بن کلیب، ابوبردہ، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا یہ دعا مانگا کر اللهم اهدني و سددني واذكر بالهداية هداية الطريق واذكر بالسداد تسديدك السهم یا اللہ مجھ کو ہدایت کر اور مضبوط کر ہدایت سے یہ نیت کیا کر

وينهاني أن أضع الخاتم في هذه أوْ في هذه للسَّبَّابة والْوسطى شكَّ عاصمٌ ونهاني عن الْقسِّيَّة والْميثرة قال أبو بردة فقلْنا لعلي ما الْقسِّيَّة قال ثيابٌ تأْتينا من الشام أوْ منْ مصْر مضلَّعةٌ فيها أمثال الْأترجِّ قال والْميثرة شيْءٌ كانتْ تصْنعه النساء لبعولتهنَّ *

ہدایت کی راہ پر چلنا نصیب ہو اور مضبوط کرنے سے یہ غرض رکھ کہ تیر خوب مضبوط بنایا کروں یا مضبوطی سے مارا کروں اور منع کیا مجھ کو انگوٹھی پہننے سے اس انگلی میں یا اس انگلی میں اور اشارہ کیا بیچ کی یا پاس کی انگلی کی طرف شک کیا عاصم نے جو راوی ہے اس حدیث کا اور منع کیا مجھ کو قسیہ سے اور میثرہ سے ابو بردہ نے کہا میں نے علیؓ سے پوچھا قسیہ کیا ہے انہوں نے کہا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہیں جو شام سے یا مصر سے آتے ہیں دھاریوں میں ترنج بنے ہوئے ہوتے ہیں اور میثرہ وہ چیز ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کیلیے بنایا کرتی تھیں

۲۹۳–باب ما جاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ أَوِ الْيَسَارِ *

۲۹۳۔ انگشتری داہنے ہاتھ میں پہننے یا بائیں ہاتھ میں

۸۲٤–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَرِيكٌ و أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ *

۸۲۴۔ احمد بن صالح، ابن وہب، سلمان بن بلال، شریک، ابو نمر، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، ان کے والد، حضرت علیؓ (دوسری سند سے) ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے

۸۲۵–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ قَالَ أَبُو دَاودَ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ *

۸۲۵۔ نصر بن علی، ان کے والد، عبدالعزیز، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور نگینہ اس کا ہتھیلی کی طرف ہوتا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ کہا ابن اسحاق نے اور اسامہ یعنی ابن زید نے اسی اسناد سے کہا (آپ انگشتری داہنے ہاتھ میں پہنتے)

تشریح: آنحضرت ﷺ سے داہنے اور بائیں دونوں ہاتھ میں انگوٹھی کا پہننا ثابت ہے بعضوں نے داہنے کو افضل کہا ہے بعضوں نے بائیں ہاتھ میں پہننے کو اختیار کیا ہے (علامہ)

۸۲٦–حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى

۸۲۶۔ ہناد، عبدہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ وہ اپنی انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

۸۲۷–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هَكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذَلِكَ*

۸۲۷۔ عبداللہ، یونس، محمد بن اسحاق سے روایت ہے، کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی دیکھی وہ پہنے ہوئے تھے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا میں میں نے کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ کو اس طرح انگوٹھی پہنتے ہوئے دیکھا اور نگینے کو اوپر کر دیا، ہتھیلی کے پشت پر اور کہا مت سمجھنا کہ ابن عباس فقط ایسا کرتے تھے بلکہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے

تشریح:۔ یعنی اسی طرح انگوٹھی پہنتے تھے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا میں لیکن نگینہ اندر کو رکھنا بہتر ہے اور صحیح روایت سے منقول ہے (علامہ)

٢٩٤ - باب ما جاء في الجلاجل *

۲۹۴۔ پاؤں میں گھونگرو پہننا جو آوازیں دیں کیسا ہے

٨٢٨ - حدثنا علي بن سهل وإبراهيم بن الحسن قال حدثنا حجاج عن ابن جريج أخبرني عمر بن حفص أن عامر ابن عبد الله قال علي بن سهل ابن الزبير أخبره أن مولاة لهم ذهبت بابنة الزبير إلى عمر بن الخطاب وفي رجلها أجراس فقطعها عمر ثم قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إن مع كل جرس شيطانا *

۸۲۸۔ علی بن سہل اور ابراہیم، حجاج، ابن جریج، عمر بن حفص، عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک مولاة (آزاد کی ہوئی لونڈی) ان کی زبیر کی بیٹی کو لے کر حضرت عمرؓ کے پاس گئی اور اس لڑکی کے پیر میں گھونگرو تھے سو حضرت عمرؓ نے ان کو کاٹ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہر گھنٹے کے ساتھ شیطان ہے

تشریح:۔ گھونگرو بھی ایک قسم کا گھنٹہ ہے اس لیے کہ اس سے بھی ایک آواز نکلتی ہے (علامہ)

٨٢٩ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم حدثنا روح حدثنا ابن جريج عن بنانة مولاة عبد الرحمن بن حسان الأنصاري عن عائشة قالت بينما هي عندها إذ دخل عليها بجارية وعليها جلاجل يصوتن فقالت لا تدخلنها علي إلا أن تقطعوا جلاجلها وقالت سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه جرس *

۸۲۹۔ محمد بن عبدالرحیم، روح، ابن جریج، بنانہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی میرے پاس آئی اور اس کے پاؤں میں گھونگرو تھے آواز دار سو حضرت عائشہؓ نے کہا بغیر گھونگرو کاٹے اس کو میرے پاس مت لاؤ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس گھر میں گھنٹہ ہوتا ہے، اس گھر میں فرشتے نہیں آتے ہیں

٢٩٥ - باب ما جاء في ربط الأسنان بالذهب *

۲۹۵۔ سونے سے دانت بندھوانا یا ناک بنوانا درست ہے

٨٣٠ - حدثنا موسى بن إسمعيل ومحمد بن عبد الله الخزاعي المعنى قالا حدثنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة أن جده عرفجة بن أسعد قطع أنفه يوم الكلاب فاتخذ أنفا من ورق فأنتن عليه فأمره النبي ﷺ فاتخذ أنفا من ذهب

۸۳۰۔ موسیٰ بن اسماعیل اور محمد بن عبداللہ، ابوالاشہب، عبدالرحمن بن طرفہ سے روایت ہے، کہ عرفجہ بن کلاب کی ناک کاٹی گئی کلاب[1] کے دن تو اس نے اپنی ناک چاندی کی بنوائی پھر اس کی بدبو معلوم ہوئی اسے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو سونے کی ناک[2] بنانے کا حکم فرمایا تو انہوں نے سونے کی ناک بنوائی

تشریح:۔[1] کلاب ایک موضع کا نام ہے
[2] اس لیے کہ سونے میں بدبو نہیں ہوتی (علامہ)

٨٣١ - حدثنا الحسن بن علي حدثنا يزيد بن هارون وأبو عاصم قالا حدثنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن أسعد بمعناه قال يزيد قلت لأبي الأشهب أدرك عبد الرحمن ابن طرفة جده عرفجة قال نعم

۸۳۱۔ حسن بن علی، یزید بن ہارون، اور ابو عاصم، ابوالاشہب، عبدالرحمن، عرفجہ بن اسعد سے دوسری روایت میں ایسا ہی مروی ہے، یزید نے کہا کہ میں نے ابوالاشہب سے دریافت کیا عبدالرحمن کی ملاقات عرفجہ سے ثابت ہے، انہوں نے فرمایا ہاں

تشریح:۔ اگرچہ حدیث میں دانت بندھوانے کا ذکر نہیں ہے مگر مصنف نے دانت کو ناک پر قیاس کیا کہ جب ناک جو ایک عضو ہے سونے کی بنانا درست ہوئی تو دانتوں کا بندھوانا سونے سے ضرور درست ہوگا اس واسطے باب میں دانتوں کا بندھوانا درج کیا

٨٣٢ - حدثنا مؤمل بن هشام حدثنا إسمعيل عن أبي

۸۳۲۔ مؤمل بن ہشام، اسماعیل، ابوالاشہب، عبدالرحمن بن طرفہ

الْأَشْهَب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَرْفَجَةَ بِمَعْنَاهُ *

عرفجہ بن سعد سے اسی طرح مروی ہے

٢٩٦-بَاب مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

٢٩٦۔ عورتوں کو سونا پہننا کیسا ہے

٨٣٣-حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهُ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ ابْنَةَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ *

٨٣٣۔ ابن نفیل، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ، ان کے والد، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ زیور نجاشی بادشاہ حبش نے آپ کو تحفہ دیا تھا اس میں ایک انگوٹھی سونے کی جس میں یمنی نگینہ جڑا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک لکڑی سے چھوایا انگلی سے چھوا لیکن ادھر توجہ نہ کی بعد اس کے امامہ بنت ابی العاص حضرت زینب کی صاحبزادی کو جو آپ کی نواسی تھیں بلایا اور فرمایا تو پہن اس کو بیٹی

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے اور جن حدیثوں سے سونا پہنن عورتوں کے لیے منع معلوم ہوتا ہے وہ اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہیں اگر سونا اور حریر عورت کے لیے درست نہ ہو تو ان کے پیدا کرنے سے ایک غرض عظیم فوت ہوتی ہے

٨٣٤-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا *

٨٣٤۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز یعنی ابن محمد اسید بن ابی اسید نافع بن عیاش، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا بالا پہنانا چاہے تو اس کو سونے کا بالا پہنا دے، اور جو شخص اپنے محبوب کو آگ کی ہنسلی پہننا چاہے تو اس کو سونے کی ہنسلی پہنا دے اور جو کوئی اپنے محبوب کو کنگن آگ کا پہنانا چاہے تو اس کو کنگن سونے کا پہنا دے، لیکن تم پر چاندی جائز ہے سو اس سے کھیلو

تشریح:۔ مراد محبوب سے لڑکا ہے اگر جورو مراد ہوتی تو سونا پہننے سے منع کیوں ہوتا مگر اس صورت میں جب یہ کہیں کہ عورت کو سونا پہننا درست نہیں ہے، جیسا اب اقل قلیل علماء کا قول ہے، اب رہی چاندی تو اس کا استعمال کھانے اور پینے میں اکثر علماء کے نزدیک منع ہے لیکن چاندی پہننا درست ہے مردوں اور لڑکوں کے لیے طبرانی نے روایت کیا من احب ان یسور ولده سوارا من نار فلیسور سوارا من ذهب ولكن الفضة العبوابها كيف شئتم اس روایت میں ولد کی تصریح ہے اور یہ مؤید ہے اس بات کو کہ ابوہریرہؓ کی حدیث میں حبیبہ سے بھی ولد مراد ہو فقط (علامہ)

٨٣٥-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ *

٨٣٥۔ مسدد، ابوعوانہ، منصور، ربعی، ان کی زوجہ حذیفہ کی بہن سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت کیا زیور بنانے کے لیے تمہیں چاندی ملا نہیں کرتی ہوشیار ہو جاؤ تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں کہ وہ سونے کا زیور بناوے اور وہ زینت ذهبا تظهربه الا عذبت به، کرے اس سے مگر اسی زیور سے اس پر مار پڑے گی (سیوطی نے کہا یہ حدیث اور جو اس کے مشابہ ہو منسوخ ہے)

٨٣٦-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسْمَاءَ

٨٣٦۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان بن یزید، یحییٰ، محمود بن عمرو، اسماء بنت یزید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس عورت نے

بنت يزيد حدثته أن رسول الله ﷺ قال أيما امرأة تقلدت قلادة من ذهب قلدت في عنقها مثله من النار يوم القيامة وأيما امرأة جعلت في أذنها خرصا من ذهب جعل في أذنها مثله من النار يوم القيامة

سونے کا گلے میں پہنا تو ویسا ہی گلا آگ کا قیامت کے دن اس کے گلے میں پہنایا جائے گا اور جس عورت نے سونے کی بالی اپنے کان میں پہنی اللہ تعالیٰ ویسی ہی آگ کی بالی اس کے کان میں قیامت کے دن ڈالے گا۔

٨٣٧—حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا إسمعيل حدثنا خالد عن ميمون القناد عن أبي قلابة عن معاوية بن أبي سفيان أن رسول الله ﷺ نهى عن ركوب النمار وعن لبس الذهب إلا مقطعا قال أبو داود أبو قلابة لم يلق معاوية

۴۲۳۷۔ حمید بن مسعدہ، اسمٰعیل، خالد، میمون، ابو قلابہ، معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا چیتوں کے چمڑے پر سوار ہونے سے اور سونے کے پہننے سے مگر تھوڑا سا (یعنی دانت یا ناک سونے کی بنا ہو کیونکہ چاندی میں بو آنے لگتی ہے اور سونے میں بو نہیں آتی اس واسطے دانت ناک سونے کے بناتے ہیں)۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الْفِتَنِ وَالْمَلاحِمِ *

٢٩٦-باب ذكر الفتن ودلائلها *

٨٣٨-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة قال قام فينا رسول الله ﷺ قائما فما ترك شيئا يكون في مقامه ذلك إلى قيام الساعة إلا حدثه حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه أصحابه هؤلاء وإنه ليكون منه الشيء فأذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل إذا غاب عنه ثم إذا رآه عرفه*

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

فتنوں کا بیان شروع ہوا

جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی کی

۸۳۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابووائل، حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور نہ چھوڑی کوئی چیز اس مقام میں جو قیامت تک ہونے والی ہے، مگر بیان فرمایا اس کو پھر جس نے اس کو یاد رکھا اس نے تو یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا اس نے اس کو بھلا دیا اور مقرر میرے ان احباب نے جانا اور پہچانا ہے اس کو اور جب ان باتوں میں سے جو آپ نے بیان فرمائی کوئی بات ظہور میں آتی ہے تو مجھے یاد آجاتی ہے کہ آپ نے اس کو فرمایا تھا جیسے کوئی شخص کسی کے چہرے کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہوئے پھر جب آدمی کو دیکھ کر اسی وقت اس کو پہچان لیوے (یعنی قیامت تک کے حالات آپ نے بیان فرمائے)

٨٣٩-حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا ابن فروخ أخبرني أسامة بن زيد أخبرني ابن لقبيصة بن ذؤيب عن أبيه قال قال حذيفة بن اليمان والله ما أدري أنسي أصحابي أم تناسوا والله ما ترك رسول الله ﷺ من قائد فتنة إلى أن تنقضي الدنيا يبلغ من معه ثلاث مائة فصاعدا إلا قد سماه لنا باسمه واسم أبيه واسم قبيلته *

۸۳۹۔ محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، ابن فروخ، اسامہ بن زید، ابن قبیصہ، ان کے والد، حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے، کہ خدا کی قسم ہے میں نہیں جانتا کہ میرے اصحاب بھول گئے یا جان بوجھ کر کہتے ہیں ہم بھول گئے خدا کی قسم ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی فتنہ برپا کرنے والے کو نہ چھوڑا دنیا کے گزرنے تک جس فتنے کے ساتھ تین سو لوگ یا اس سے بھی زیادہ ہوں مگر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے روبرو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام اس کی قوم کا نام سب بیان فرمادیا

٨٤٠-حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا إسمعيل حدثنا خالد عن ميمون القناد عن أبي قلابة عن معاوية بن أبي سفيان أن رسول الله ﷺ نهى عن ركوب النمار وعن لبس الذهب إلا مقطعا قال أبو داود أبو قلابة لم يلق معاوية *

۸۴۰۔ ہارون بن عبداللہ، ابو داؤد، بدر بن عثمان، عامر، ایک شخص، عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس امت میں چار فتنے ہوں گے (یعنی بڑے بڑے) ان کے بعد پھر فنا ہے

تشریح:۔ یعنی پھر قیامت آوے گی اور تمام مخلوقات فنا ہو جائے گی

٨٤١-حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد الحمصي حدثنا أبو المغيرة حدثني عبد الله بن سالم حدثني العلاء بن عتبة عن عمير بن هانئ العنسي قال سمعت عبد الله بن عمر يقول كنا قعودا عند رسول الله فذكر الفتن فأكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الأحلاس فقال قائل يا رسول الله وما فتنة الأحلاس

۸۴۱۔ یحییٰ بن عثمان، ابوالمغیرہ، عبداللہ بن سالم، علاء بن عتبہ، عمیر بن ہانی، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہم بیٹھے تھے اور آپ نے فتنوں کا بیان فرمایا اس میں درازی کی کہ احلاس کے فتنے کا ذکر فرمایا اس میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ احلاس کے فتنے کیا [illegible]

قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ ۔

غارت گری ہے پھر فتنہ سراء کا ہے ایک شخص کے پیروں کے نیچے سے اس کا فساد پیدا ہوگا جو میرے گھر والوں سے ہونے کا گمان کرے گا حالانکہ وہ میرے گھر والوں سے نہ ہوگا اس لیے کہ میرے دوست متقی ہیں جو متقی لوگ ہیں پھر لوگ ایک شخص پر اتفاق کریں گے جیسے سرین ایک پسلی پر ہو کسی طرح نہیں ٹکتا پھر اندھیرے کا فساد ہوگا وہ اس امت میں بغیر طمانچہ مارے کسی کو نہ چھوڑے گا پھر جب لوگ کہیں گے اب فساد جاتا رہا تو پھر وہ بڑھ جاوے اور زیادہ ہوگا جس میں آدمی فجر کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف جمع ہوں گے ایک خیمہ ایمان والوں کا ہوگا جس میں کوئی منافق نہ ہوگا اور دوسرا منافقوں کا ہوگا جس میں کوئی ایمان دار نہ ہوگا تو جب ایسا فتنہ ہو تو دجال کا انتظار کرو اس روز سے یا اس کے دوسرے روز سے

تشریح:۔ یعنی ایسے شخص پر اتفاق کریں گے جس کی استقامت نہ ہوگی جیسے چوتڑ پسلوں کی ہڈی پر سیدھا نہیں ہوتا

٨٤٢–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنِ فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا أَمَا تَعْرِفُ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ لِلَّهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ

٨٤٢۔ مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، نصر بن عاصم، سبیع بن خالد سے روایت ہے، کہ میں کوفے میں آیا جب تستر (ایک موضع کا نام ہے) فتح ہوا تھا وہاں سے خچر لایا تو میں مسجد میں گیا دیکھا تو چند آدمی متوسط قد اور قامت اور جثہ کے بیٹھے تھے اور ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے جس کے دیکھنے سے تو پہچان لیوے کہ یہ حجاز کا رہنے والا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے تو وہ لوگ اس پوچھنے سے چڑ گئے اور کہنے لگے کیا تو نہیں پہچانتا ان کو یہ حذیفہؓ بن یمان صحابی رسول اللہ ﷺ کے ہیں حذیفہؓ نے کہا لوگ رسول اللہ ﷺ سے اچھی باتوں کو پوچھا کرتے تھے (یعنی طاعت اور عبادت اور خیر کو) اور میں بری باتیں پوچھا کرتا تھا تو لوگوں نے ان کی طرف غور سے دیکھا انہوں نے کہا میں جانتا ہوں جس وجہ سے تم برا جانتے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ جو اللہ جل جلالہ نے ہم کو خیر اور بہتری عنایت فرمائی ہے کیا اس کے بعد برائی بھی ہوگی جیسے پہلے تھی آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا پھر اس برائی سے بچنے کی کیا صورت ہے، آپ نے فرمایا تلوار (یعنی مرتد اور ملحد لوگوں کو تلوار سے مارنا اور ان کو قتل کرنا جب وہ سچے اور عمدہ دلیل سے قائل نہ ہوں ان کے شر سے بچنے کی تدبیر ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اللہ کا کوئی خلیفہ ہو پھر وہ تیری پیٹھ توڑ دے اور تیرا مال لوٹ لے جب بھی تو اس کی اطاعت کر اور جو کوئی خلیفہ نہ ہو تو مر جا جنگل میں ایک درخت کی

جز چیز پر ہے [illegible] میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر دجال نکلے گا اس کے ساتھ نہر بھی ہوگی اور آگ بھی ہوگی جو شخص اس کی آگ میں جاوے گا اس کا اجر ثابت ہوگیا اور گناہ اس کے معاف ہوگئے اور جو شخص اس کی نہر میں گیا [illegible] اس کا گناہ [illegible] ہوگیا اور اجر اس کا [illegible] میں نے پوچھا پھر اس کے کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر قیامت ہوگی [۲] (یعنی دجال بالکل قریب قیامت کے نکلے گا

تشریح: [۱] بخاری کی روایت میں ہے اس ڈر سے کہ کہیں میں بیماری میں مبتلا نہ ہو جاؤں

[۲] یعنی فقر اور فاقہ قبول اور جنگل میں رہنا منظور کر کے سب دنیوں کی صحبت چھوڑ دے

۸٤۳–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَقْذَاءٍ يَقُولُ قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُولُ صُلْحٌ عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ

۸۴۳۔ محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، قتادہ، نصر بن عاصم، خالد بن خالد یشکری سے یہی حدیث مروی ہے، اس میں یہ ہے، کہ حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر تلوار کے بعد کیا ہوگا، آپ نے فرمایا لوگ رہیں گے گردوں میں ان کے فساد ہوگا، اور ظاہر میں صلح ہوگی مگر دل میں خیانت ہوگی بعد اس کے اخیر تک حدیث کو بیان کیا قتادہ اس تلوار کو محمول کرتے تھے اس فتنے پر جو ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں ہو، جب بعضے قبائل مرتد ہوگئے انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا وہ تلوار سے مسخر کئے گئے

تشریح: یعنی جب مرتد قتل کئے جاویں گے اس وقت کیا ہوگا

۸٤٤– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ

۸۴۴۔ عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان، حمید، نصر بن عاصم لیثی سے روایت ہے، کہ ہم یشکری کے پاس آئے چند لوگوں کے ساتھ بنی لیث میں سے انہوں نے پوچھا کون لوگ ہیں ہم نے کہا ہم بنی لیث ہیں تم سے حذیفہؓ کی حدیث پوچھنے کو آئے ہیں، انہوں نے بیان کرنا شروع کیا حدیث کو سرے سے، یہاں تک کہ یہ کہا حذیفہؓ بن الیمان نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس برائی کے بعد بھلائی بھی ہوگی آپ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس برائی کے بعد پھر زمانہ بھلائی کا بھی ہوگا آپ نے فرمایا اے حذیفہ اللہ کی کتاب کو سیکھ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی پیروی کر تین بار آپ نے یہ ارشاد فرمایا اس کے بعد میں نے عرض کیا، کیا اس شر کے بعد پھر بھلائی اور خیر ہے، آپ نے فرمایا هدنه ہے علی الدخن اور جماعت ہے جن کے دلوں میں کدورت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ هدنة علی الدخن کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا قوم کے دل اس حالت سے نہ پھریں گے جس پر کہ وہ تھے راوی۔

کہا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس [illegible]
پھر برائی ہوگی تو آپ نے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اندھا اور بہرا اس میں
بلانے والے ہوں گے [illegible]
[illegible]
[illegible]
سے پھیر دیں گے اور کفر کی طرف بلائیں گے)۔

تشریح: ۱ یعنی بعد اس زمانہ اسلام کے زمانہ کفر کا بھی آوے گا
۲ ظاہر میں صلح ہو جاوے یعنی سابق میں زمانہ اسلام کے جیسے دل تھے ویسے نہ ہوں گے

۸٤٥–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۸۴۵۔ مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح، صخر بن بدر، سبیع بن خالد، حذیفہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ان دونوں میں (مسلمانوں کا کوئی حاکم یا خلیفہ تجھے نہ ملے تو بھاگ یہاں تک کہ تو مرے اگر تو درخت کو کاٹ کاٹ کر کھاوے اور اس حالت میں مرے (تو یہ بہتر ہے ایسے بے دینوں میں رہنے سے) آخر میں اس روایت کے یہ ہے میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر کوئی اپنی گھوڑی کا بچا جننا چاہے گا تو وہ نہ جنے گی یہاں تک کہ قیامت ہو جائے گی (یعنی پھر اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے)

۸٤٦–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ *

۸۴۶۔ مسدد، عیسیٰ، اعمش، زید، عبدالرحمن، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بیعت کی کسی امام سے پھر اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور اس سے عہد اور اقرار کیا تو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اس کی اطاعت کرے اب اگر کوئی دوسرا امام ہو کر اس امام سے جھگڑنے آوے تو اس کی گردن مارو عبدالرحمن نے کہا میں نے عبداللہ سے پوچھا تم نے یہ سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے کہا بے شک میرے کانوں نے اس کو سنا ہے اور میرے دل نے یاد کیا ہے میں نے کہا یہ تمہارا چچا کا بیٹا معاویہؓ ہم کو حکم کرتا ہے کہ فلاں کام تم کرو اور ہم کریں (یعنی حضرت علیؓ سے لڑیں اور جھگڑیں حالانکہ پہلے امام علیؓ ہیں اور معاویہؓ ان کے بعد کھڑے ہوئے جھگڑنے کو) عبداللہ نے کہا اطاعت کر ان کی جس میں اللہ کی اطاعت ہو اور مت مان کہنا ان کا اس بات میں جس میں نافرمانی ہو اللہ کی

۸٤٧–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ

۸۴۷۔ محمد بن یحییٰ، عبیداللہ، شیبان، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرابی ہے عرب کے اس فتنے سے جو قریب آیا ہے بہتر ہوگا وہ شخص جو اپنا ہاتھ روکے رہا

كَذَا عِنْدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٍ *

ابوداؤد نے کہا کہ مجھ سے ابن وہب، جریر، عبیداللہ، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان گھیرے جائیں گے مدینہ میں یہاں تک کہ سب سے دور ان کی سرحد سلاح ہوگی (سلاح خیبر کے پاس ایک جگہ ہے شاید یہ زمانہ دجال میں ہوگا)

تشریح: شاید یہ فتنہ عثمان اور علی اور معاویہ کی طرف اشارہ ہے

٨٤٨–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحُ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ *

۸۴۸۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے کہا کہ سلاح خیبر کے قریب ہے

٨٤٩–حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ *

۸۴۹۔ سلیمان بن حرب اور محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، ابو قلابہ، ابو اسماء، ثوبان سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو (یعنی مجھے سب زمین دکھلا دی یا سب کا علم دیدیا) یا میرے رب نے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو تو مجھ کو دکھلائی گئیں پورب اور پچھم کی جگہیں اور بے شک میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین سمیٹی گئی میرے لیے اور عنایت ہوئے مجھ کو دونوں خزانے سرخ اور سفید (اشرفیاں روپے سونا چاندی) میں نے اپنے پروردگار سے عرض کیا کہ میری امت کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر غیر دشمن کو اتنا قابو نہ دے کہ وہ ان کی جڑ کو مٹادے (یعنی بالکل دین اسلام کو برباد کر دے اور مسلمانوں کا نام نہ رہے) میرے رب نے مجھ سے فرمایا اے محمد ﷺ! میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ رد نہیں ہوتا میں تیری امت کے لوگوں کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ان پر ایسا مسلط نہ کروں گا جو ان کی جڑ کو مٹادے اگرچہ ان پر ساری زمین کے کافر حملہ کریں پر یہ ہوگا کہ تیری امت میں آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قید کریں گے اور میں اپنی امت میں گمراہ کرنے والے حاکموں سے یا مولویوں سے بہت ڈرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار چلائی جاوے گی تو قیامت تک ان سے نہ اٹھائی جاوے گی اور نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گے گروہ میری امت کے مشرکوں کے ساتھ اور یہاں تک کہ میری امت کے گروہ بتوں کو پوجیں گے اور مقرر حال یہ ہے عنقریب میری امت میں تیس شخص جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک شخص گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے اور نبیوں کا ختم کرنیوالا میں ہوں میرے بعد کوئی نبی

نہیں ہے اور ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق پر غالب رہے گی
ان کا مخالف ان کو ضرر نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے

تشریح:۔ یہ پیشین گوئی ہے اللہ کی اب تک پوری ہوئی کہ مدت میں گو ان سے مسلمانوں پر بددعا نکلے پر کل مسلمانوں کو تباہ نہ کیا کسی ... مسلمان کچھ میں رہے اور خطرے یہاں تک کہ ... کی نا اتفاقی اور ... کی حالت میں حکومت ان کی ... جس میں نا اتفاقی اور یہ دین اختیار کریں

جو اپنی حکومت یا عمرے زور سے لوگوں کو حق امر سے باز رکھیں اور بری راہ پر لگاویں ہمارے زمانے میں بالکل یہی حال ہے ایک فتنہ عظیم اختلاف اور نااتفاقی کا مولویوں کے گروہوں سے اٹھ رہا ہے کسی سے تھمائے نہیں تھمتا اللہ جل جلالہ ہدایت کرے (علامہ)

یعنی ہمیشہ گمراہوں کو سمجھانے والے یہ ہدایت کی راہ پر چلنے والے لوگ تم میں رہیں گے چاہے کتنی ہی گمراہی تم میں پھیل جاوے (علامہ)

۸۵۰–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ *

۸۵۰۔ محمد بن عوف، محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح، ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم کو بچا دیا ہے تین آفتوں سے ایک تو یہ کہ تمہارا نبی تم پر بددعا کرے پھر تم سب ہلاک ہو جاؤ ایسا نہ ہوگا دوسری یہ کہ باطل والے حق والوں پر کبھی غالب نہ ہوں گے (تحریر یا تقریر یا شمشیر میں) تیسری یہ کہ تم سب گمراہ نہ ہو گے

۸۵۱–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ *

۸۵۱۔ محمد بن سلیمان، عبدالرحمن، سفیان، منصور، ربعی، براء، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی چکی گھومے گی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس میں پھر اگر ہلاک ہوویں تو ان کی راہ اگلوں کی ہے، اور اگر قائم اور پورا ہو گا ان کے لیے دین ان کا تو قائم اور پورا ہو گا ان کے لیے ستر برس راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کیا اس زمانے سے جو باقی ہے فرمایا اس زمانے سے جو گزر گیا

تشریح:۔ یعنی ہجرت کے وقت سے حضرت عثمانؓ کی خلافت تک اتنی ہی مدت ہوتی ہے جتنی آپ نے ارشاد فرمائی

۸۵۲–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ *

۸۵۲۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، حمید، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمانہ قریب ہو جاوے گا [1] اور علم کم ہو جاوے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور لوگوں پر بخیلی ڈالی جاوے گی [2] اور ہرج کثرت سے ہو گا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ قتل

تشریح:۔ [1] زمانہ قریب ہو جانے سے قیامت مراد ہے۔ یا دن رات چھوٹے ہو جائیں گے۔
[2] یعنی خیرات اور زکوٰۃ کی رسم جاتی رہے گی۔

الحمد للہ تمام ہوا پارہ چھبیسواں سنن ابو داؤد شریف کے تیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ ستائیسواں اس کے فضل اور احسان پر اعتماد کر کے۔

[illegible] ۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٢٦٧ - باب في النهي عن السعي في الفتنة

ترجمہ [illegible]

باب ۲۵ فتنہ [illegible] میں [illegible] کوشش [illegible] منع ہے

٨٥٣ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا وكيع عن عثمان الشحام قال حدثني مسلم بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ إنها ستكون فتنة يكون المضطجع فيها خيرا من الجالس والجالس خيرا من القائم والقائم خيرا من الماشي والماشي خيرا من الساعي قال يا رسول الله ما تأمرني قال من كانت له إبل فليلحق بإبله ومن كانت له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له أرض فليلحق بأرضه قال فمن لم يكن له شيء من ذلك قال فليعمد إلى سيفه فليضرب بحده على حرة ثم لينج ما استطاع النجاء

۸۵۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، عثمان شحام، مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں لیٹا شخص بیٹھے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اس وقت کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ سے جا ملے اور جس کی بکری ہو تو وہ اپنی بکری سے جا ملے اور جس کے پاس کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین ہی میں جا بیٹھے (یعنی جو فتنہ کی جگہ سے دور ہو) پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا جس کے پاس ان چیزوں میں سے کچھ بھی نہ ہووے تو اس کو چاہیے کہ تلوار لے کر اس کی دھار ایک پتھر سے مار کر مٹا دے (یعنی وہ قابل لڑنے کے نہ رہے پھر جلدی کرے فسادیوں سے نکل جانے میں) مراد فساد سے وہ فتنہ ہے جو مسلمانوں میں باہم واقع ہو اس سے الگ رہنا بہتر اور خوب ہے

٨٥٤ - حدثنا يزيد بن خالد الرملي حدثنا مفضل عن عياش عن بكير عن بسر بن سعيد عن حسين بن عبد الرحمن الأشجعي أنه سمع سعد ابن أبي وقاص عن النبي ﷺ في هذا الحديث قال فقلت يا رسول الله أرأيت إن دخل علي بيتي وبسط يده ليقتلني قال فقال رسول الله ﷺ كن كابني آدم وتلا يزيد لئن بسطت إلي يدك الآية

۸۵۴۔ یزید بن خالد، مفضل، عیاش، بکیر، بسر بن سعید، حسین بن عبدالرحمن، سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے، یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر (ایسے فتنے اور فساد میں) کوئی شخص (جو مسلمان ہو) میرے گھر میں گھس آوے اور ہاتھ اٹھاوے میرے قتل کو تو میں کیا کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا اور یزید نے یہ آیت پڑھی لئن بسطت الی یدك لتقتلنی الآیة

تشریح:۔ یعنی جیسا ہابیل نے قابیل کے جواب میں کہا تھا کہ اگر تو میرے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھاوے گا میں اپنا ہاتھ تیرے مارنے کے لیے نہ اٹھاؤں گا میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو مالک ہے سارے جہان کا اسی طرح تو بھی اس فسادی سے کہہ اور قتل ہو جا پر مسلمان کو قتل نہ کر (علامہ)

٨٥٥ - حدثنا عمرو بن عثمان حدثنا أبي حدثنا شهاب بن خراش عن القاسم بن غزوان عن إسحق بن راشد الجزري عن سالم حدثني عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه وابصة عن ابن مسعود قال سمعت رسول الله ﷺ يقول فذكر بعض حديث أبي بكرة قال قتلاها كلهم في النار قال فيه قلت متى ذلك يا ابن مسعود قال تلك أيام الهرج حيث لا يأمن الرجل جليسه قلت فما تأمرني إن أدركني ذلك الزمان

۸۵۵۔ عمرو بن عثمان، ابو شہاب، ان کے والد وابصہ، ابن مسعودؓ سے روایت ہے، جیسے ابوبکرہ نے روایت کی اتنا زیادہ ہے کہ اس فتنے میں جو لوگ مارے جاویں گے وہ جہنم میں جاویں گے وابصہ نے ابن مسعودؓ سے پوچھا یہ فتنہ کب ہوگا انہوں نے کہا یہ وہ زمانہ ہے جب مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس طرح سے کسی کو اپنے ساتھی اور رفیق پر بھروسہ نہ ہوگا میں نے کہا اگر اس زمانے میں میں ہوں تو کیا کروں انہوں نے کہا اپنی زبان اور ہاتھ کو روکے اور [illegible]

قال تكفّ لسانك ويدك وتكون حلسًا من أحلاس بيتك فلمّا قتل عثمانُ طار قلبي مطاره فركبتُ حتّى أتيتُ دمشق فلقيتُ خريم بن فاتك فحدّثته فحلف بالله الّذي لا إله إلّا هو لسمعه من رسول الله ﷺ كما حدّثنيه ابن مسعود

بیٹے اور مثل تیرے گھر میں پڑے ہیں۔ جب حضرت عثمانؓ قتل کئے گئے تو میرے دل میں وحشت خیال گزرا (شاید یہ وہی فتنہ ہو جس کا ذکر [illegible]) [illegible] میں سوار ہو کر دمشق میں آیا وہاں خریم بن فاتک سے ملا ان سے بیان کیا انہوں نے قسم کھائی اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے بیان کیا اسی طرح حدیث کو جس طرح ابن مسعودؓ نے بیان کیا تھا

تشریح:۔ یعنی گھر جس کو ٹس و حرکت خود نہیں بلکہ جمادی ہے اسی طرح اس زمانے میں تو بھی ہو جا کسی طرف شریک نہ ہو سدا اپنے گھر میں پڑا رہ۔ یہ حدیث دلیل ہے اس فرقے کی جو کہتا ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں جب لڑائی ہو تو کسی کے ساتھ شریک نہ ہونا چاہیے بلکہ دونوں سے احتراز کرنا چاہیے مگر جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک جو فرقہ حق پر ہو اور سچے امام کا تابع ہو اس کا ساتھ دینا چاہیے اور جو لوگ باغی ہوں اور سرکش اور حق کے مخالف ان سے جنگ کرنا چاہیے دلیل اس پر قول اللہ تعالیٰ کا ہے۔۔وان طائفتن من المومنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التى تبغى حتى تفئ الى امر الله، یعنی جب دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو جہاں تک ہو سکے ان میں صلح کرا دو اگر ایک گروہ کسی طرح نہ مانے اور زیادتی کرے (اور شرع کے خلاف چلنے اور لڑنے پر مستعد ہو) تو اس گروہ سے لڑو یہاں تک کہ آ جاوے وہ اللہ کے حکم پر اور مان لیوے حکم شرع کا اسی بنا پر حضرت علیؓ نے باغیوں کا مقابلہ کیا اور اکثر صحابہ اور تابعین آپ کے ساتھ شریک رہے اور یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب دونوں فریق کسی دنیاوی بات پر لڑ پڑیں اور کسی کے ساتھ امام برحق نہ ہو اس وقت بے شک سکوت اور علیحدگی لازم ہے جب بھی فہمائش اور اصلاح لازم ہے تاکہ وہ آپس میں لڑنے کا ارادہ موقوف کریں اور جو اللہ کا حکم ہے اس کے مطابق اپنے جھگڑے کا فیصلہ کر لیں (علامہ)

٨٥٦–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا عبدُ الْوارثِ بْنُ سعيدٍ عنْ مُحمّدِ بْنِ جُحادةَ عنْ عبْدِ الرّحْمنِ بْنِ ثرْوان عنْ هُزيْلٍ عنْ أبي مُوسى الْأشْعريِّ قال قال رسُولُ اللّهِ ﷺ إنّ بيْن يديِ السّاعة فتنًا كقِطعِ اللّيْلِ الْمُظْلمِ يُصْبِحُ الرّجُلُ فيها مُؤْمنًا ويُمْسي كافرًا ويُمْسي مُؤْمنًا ويُصْبحُ كافرًا الْقاعِدُ فيها خيْرٌ من الْقائمِ والْماشي فيها خيْرٌ من السّاعي فكسّرُوا قسيّكُمْ وقطّعُوا أوْتاركُمْ واضْربُوا سُيُوفكُمْ بالْحجارةِ فإنْ دُخل يعْني على أحدٍ منْكُمْ فلْيكُنْ كخيْرِ ابْنيْ آدم *

٨٥٦۔ مسدد، عبدالوارث، محمد بن جحادہ، عبدالرحمن، ہزیل، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے فساد ہیں جیسے اندھیری رات کی تاریکی کی ساعتیں (کہ ایک سے ایک زیادہ اندھیری اور تاریک ہے) ان فتنوں میں آدمی صبح کو ایماندار ہو گا تو شام کو کافر ہو گا اور جو شام کو مومن ہو گا تو صبح کو کافر ہو گا کھڑے ہوئے شخص سے بیٹھنے والا بہتر ہو گا اس زمانے میں اور دوڑنے والے سے چلنے والا بہتر ہو گا سو تم ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور کمانوں کی تانت کو بھی کاٹ دو اپنی تلواروں کی باڑھ کو پتھروں سے رگڑ دو پھر اگر اس پر کوئی شخص تم میں سے کسی پر چڑھ آوے تو چاہیے کہ آدم کے بیٹوں میں جو اچھا ہے، اس کی طرح ہو جاوے

تشریح:۔ یعنی جیسا کہ ہابیل کو قابیل نے جب قتل کا ارادہ کیا تو ہابیل نے کہا کہ میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہیں چلاتا تو تم بھی مثل ہابیل کے ہاتھ مت چلاؤ اور مقابلہ مت کرو

٨٥٧–حدّثنا أبُو الْوليدِ الطّيالسيُّ حدّثنا أبُو عوانة عنْ رقبة بْنِ مصْقلة عنْ عوْنِ بْنِ أبي جُحيْفة عنْ عبْدِ الرّحْمنِ يعْني ابْن سمُرة قال كُنْتُ آخذًا بيدِ ابْنِ عُمر في طريقٍ منْ طُرُقِ الْمدينةِ إذْ أتى على رأْسٍ منْصُوبٍ فقال شقيٌّ قاتلُ هذا فلمّا

٨٥٧۔ ابوالولید طیالسی، ابو عوانہ، رقبہ، عون بن ابی جحیفہ، عبدالرحمنؓ سے روایت ہے، کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا مدینے کے راستوں میں سے ایک راستے میں ناگاہ ایک سر کو دیکھا جو لٹک رہا تھا تو انہوں نے کہا شقی ہے وہ شخص جس نے قتل کیا اس کو جب آگے نکل

مضى قال وما أرى هذا إلا قد شقي سمعت رسول الله ﷺ يقول من مشى إلى رجل من أمتي ليقتله فليقل هكذا فالقاتل في النار والمقتول في الجنة قال أبو داود رواه الثوري عن عون عن عبد الرحمن بن سمير أو سميرة ورواه ليث بن أبي سليم عن عون عن عبد الرحمن بن سمرة قال أبو داود قال لي الحسن بن علي حدثنا أبو الوليد يعني بهذا الحديث عن أبي عوانة و قال هو في كتابي ابن سبرة وقالوا سمرة وقالوا سميرة هذا كلام أبي الوليد *

گئے تو میں تو اس شقی کو جانتا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص میری امت میں سے کسی کو قتل کرے (ناحق خلاف شرع کے) تو قتل کرنے والا جہنم میں جائے گا اور جو قتل کیا گیا وہ جنت میں جاوے گا ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے ثوری نے عون، عبدالرحمن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے لیث بن ابی سلیم نے عون، عبدالرحمن بن سمیرہ سے روایت کیا ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسن بن علی نے اس روایت کو بواسطہ ابوالولید، ابو عوانہ بیان کیا، اور فرمایا کہ عبدالرحمن کی ولدیت میں اختلاف ہے چنانچہ، میری کتاب میں ابن سبرہ ہے، اور دوسرے لوگوں نے سمرہ اور سمیرہ کہا ہے

تشریح: اللہ جل جلالہ نے فرمایا: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا. جو شخص قتل کرے کسی مومن کو جان بوجھ کر تو اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غصے ہوا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کی اس پر اور تیار کیا اس کے واسطے بہت بڑا عذاب (معاذ اللہ) (علامہ)

٨٥٨-حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن أبي عمران الجوني عن المشعث بن طريف عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر قال قال لي رسول الله ﷺ يا أبا ذر قلت لبيك يا رسول الله وسعديك فذكر الحديث قال فيه كيف أنت إذا أصاب الناس موت يكون البيت فيه بالوصيف يعني القبر قلت الله ورسوله أعلم أو قال ما خار الله لي ورسوله قال عليك بالصبر أو قال تصبر ثم قال لي يا أبا ذر قلت لبيك وسعديك قال كيف أنت إذا رأيت أحجار الزيت قد غرقت بالدم قلت ما خار الله لي ورسوله قال عليك بمن أنت منه قلت يا رسول الله أفلا آخذ سيفي وأضعه على عاتقي قال شاركت القوم إذن قلت فما تأمرني قال تلزم بيتك قلت فإن دخل علي بيتي قال فإن خشيت أن يبهرك شعاع السيف فألق ثوبك على وجهك يبوء بإثمك وإثمه قال أبو داود لم يذكر المشعث في هذا الحديث غير حماد بن زيد *

٨٥٨۔ مسدد، حماد بن زید، عمران، مشعث، عبداللہ، ابو ذرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذرؓ عرض کیا میں نے حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ اور موجود ہوں آپ نے ارشاد بجا لانے کے لیے پھر بیان کیا حدیث کو آپ نے فرمایا اے ابو ذر اس دن تیرا کیا حال ہو گا جب (مدینے میں) لوگ اتنے مریں گے کہ گھر ایک غلام کے بدلے میں ہو گا (ایک قبر کی جگہ کے لیے ایک غلام دیں گے یا قبر کھودنے کے لیے ایک غلام کی قیمت دیں گے یا گھر اتنے خالی ہوں گے کہ ایک غلام کے بدلے میں ایک گھر آجائے گا) میں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں یا جو حکم کریں آپ نے فرمایا تو صبر کیجیو پھر فرمایا اے ابو ذر میں نے کہا حاضر ہوں اور موجود ہوں آپ کی خدمت میں آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہو گا جب تو احجار الزیت (ایک جگہ ہے مدینے میں) کو خون میں ڈوبا ہو دیکھے گا میں نے کہا جو اللہ اور رسول حکم کریں آپ نے فرمایا جہاں کا ہے وہیں جا (یعنی اپنے گھر بار میں چلا جا یا سچے امام کی بیعت کر) میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اپنی تلوار نہ لوں اور کندھے پر رکھوں آپ نے فرمایا واہ پھر تو توان کا شریک ہو گیا میں نے کہا پھر کیا ارشاد ہے آپ نے فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ رہ میں نے کہا اگر گھر میں وہ گھس آوے آپ نے فرمایا پھر اگر تو تلواروں کی چمک سے سہم جاوے تو اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈال لے (اور قتل ہو جا) وہ تیرا اور اپنا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ مشعث

تو اس حدیث میں مدت [illegible] نہیں کیا

تشریح: [illegible]

[illegible] امام حسین کی شہادت [illegible] مدینہ منورہ [illegible] مکہ معظمہ [illegible]

[illegible] یزید علیہ ما یستحقہ [illegible]

٨٥٩–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى بْن فارس حدّثنا عفّانُ بْنُ مُسلم حدّثنا عبْدُ الْواحد بْنُ زياد حدّثنا عاصمٌ الْأحولُ عنْ أبي كبْشة قال سمعْتُ أبا مُوسى يقولُ قال رسُولُ اللّه ﷺ إنّ بيْن أيْديكُمْ فتنًا كقطع اللّيْل الْمُظْلم يُصبحُ الرّجُلُ فيها مُؤْمنًا ويُمْسي كافرًا الْقاعدُ فيها خيْرٌ من الْقائم والْقائمُ فيها خيْرٌ من الْماشي والْماشي فيها خيْرٌ من السّاعي قالُوا فما تأْمُرُنا قال كُونُوا أحْلاس بُيُوتكُمْ *

٨٥٩۔ محمد بن یحییٰ، عفان، عبدالواحد، عاصم احول، ابو کبشہ، ابو موسیٰ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے فساد ہونے والے ہیں، جیسے اندھیری رات کی تاریکی کے ٹکڑے ان فتنوں میں صبح کو آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اس میں چلنے والے شخص سے بیٹھا ہوا بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لیے آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کے فرش پر ہو جاؤ۔ (ٹاٹ یا بوریا کمبل جس کو بالکل حس و حرکت نہیں ہوتی)

٨٦٠–حدّثنا إبْراهيمُ بْنُ الْحسن الْمصّيصيُّ حدّثنا حجّاجٌ يعْني ابْن مُحمّد حدّثنا اللّيْثُ بْنُ سعْد قال حدّثني مُعاوية بْنُ صالح أنّ عبْد الرّحْمن بْن جُبيْر حدّثهُ عنْ أبيه عن الْمقْداد بْن الْأسْود قال ايْمُ اللّه لقدْ سمعْتُ رسُول اللّه ﷺ يقولُ إنّ السّعيد لمنْ جُنّب الْفتن إنّ السّعيد لمنْ جُنّب الْفتن إنّ السّعيد لمنْ جُنّب الْفتنُ ولمن ابْتُلي فصبر فواهًا *

٨٦٠۔ ابراہیم بن حسن، حجاج، لیث، معاویہ، عبدالرحمن، ان کے والد، مقداد بن اسود سے روایت ہے، کہ قسم خدا کی رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے دور رہا نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے دور رہا نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے دور رہا اور جو اس میں پھنس جائے اور صبر کرے تو اس کے لیے خوشی ہے یا اس کا کیا کہنا (یعنی یہ تو بہت مشکل کام ہے کہ فتنے میں پھنس کر صبر کرے)

٢٩٨–باب في كفّ اللّسان *

۲۹۸۔ زبان کو روکنا فتنے میں بہتر ہے

٨٦١–حدّثنا عبْدُ الْملك بْنُ شُعيْب بْن اللّيْث حدّثني ابْنُ وهْب حدّثني اللّيْثُ عنْ يحْيى بْن سعيد قال قال خالدُ بْنُ أبي عمْران عنْ عبْد الرّحْمن بْن الْبيْلمانيّ عنْ عبْد الرّحْمن بْن هُرْمُز عنْ أبي هُريْرة أنّ رسُول اللّه ﷺ قال ستكُونُ فتْنةٌ صمّاءُ بكْماءُ عمْياءُ منْ أشْرف لها اسْتشْرفتْ لهُ وإشْرافُ اللّسان فيها كوُقُوع السّيْف *

٨٦١۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، ابن وہب، لیث، یحییٰ بن سعید، خالد بن ابی عمران، عبدالرحمن بن بیلمانی، عبدالرحمن بن ہرمز، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب فساد پیدا ہوگا بہرہ گونگا اندھا پھر جو کوئی اس کو دیکھے گا تو وہ فتنہ اس کے نزدیک ہوگا، اور زبان درازی اس میں جیسے تلوار چلانا ہے

تشریح: یہ فتنہ بہرہ ہوگا یعنی حق بات اس میں نہ سنی جاوے گی گونگا ہوگا یعنی حق بات اس میں نہ بولی جاوے گی، اندھا ہوگا حق و باطل کی تمیز نہ ہوگی

٨٦٢–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُبيْد حدّثنا حمّادُ بْنُ زيْد حدّثنا ليْثٌ عنْ طاوُس عنْ رجُل يُقالُ لهُ زيادٌ عنْ عبْد اللّه بْن عمْرو قال قال رسُولُ اللّه ﷺ إنّها ستكُونُ فتْنةٌ تسْتنْظفُ الْعرب قتْلاها في النّار اللّسانُ فيها أشدُّ منْ وقْع السّيْف قال

٨٦٢۔ محمد بن عبید، حماد، لیث، طاؤس، زیاد، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ ایک ایسا فساد ہوگا کہ وہ عرب کو گھیر لے گا جو لوگ اس میں مارے جائیں گے وہ جہنم میں جائیں گے اس میں زبان درازی کرنا تلوار چلانے سے بھی

قال أبو داود رواه الثوري عن ليث عن طاوس عن الأعجم*

ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسے ثوری نے لیث، طاوس، اعجم سے روایت کیا ہے

۸۶۳- حدثنا محمد بن عيسى بن الطباع حدثنا عبد الله بن عبد القدوس قال زياد سيمين كوش*

۸۶۳۔ محمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن عبدالقدوس سے روایت ہے کہ زیاد سیمین کوش ہے

۲۹۹- باب ما يرخص فيه من البداوة في الفتنة*

۲۹۹۔ جب مسلمانوں میں کوئی فتنہ ہو تو جنگل میں چلا جانا درست ہے

۸۶۴- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ يوشك أن يكون خير مال المسلم غنما يتبع بها شغف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن*

۸۶۴۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمن، ان کے والد، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی، جن کے پیچھے پھرے گا چرانے کو پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کے مقاموں پر فسادوں کے سبب سے اپنا دین لے کر بھاگے گا۔

ف: یعنی ایسے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے کیونکہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرانا ہی بہتر ہے

۳۰۰- باب في النهي عن القتال في الفتنة *

۳۰۰۔ فتنے اور فساد میں لڑائی کرنے کی ممانعت کا بیان

۸۶۵- حدثنا أبو كامل حدثنا حماد بن زيد عن أيوب ويونس عن الحسن عن الأحنف بن قيس قال خرجت وأنا أريد يعني في القتال فلقيني أبو بكرة فقال ارجع فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول إذا تواجه المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار قال يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال إنه أراد قتل صاحبه

۸۶۵۔ ابوکامل، حماد، ایوب اور یونس، حسن، احنفؓ بن قیس سے روایت ہے، کہ میں نکالڑائی کے ارادے سے (تاکہ میں لڑوں علیؓ کے ساتھ ہو کر معاویہؓ سے) مجھ کو راہ میں ابوبکرہ ملے انہوں نے کہا لوٹ جا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کو مارنے اٹھیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جاویں گے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھلا قاتل تو جہنم میں جاوے گا، مگر مقتول کیوں جاوے گا آپ نے فرمایا اس واسطے کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کے لیے اٹھا تھا (اور اس کے مار ڈالنے کا ارادہ کر چکا تھا پر خود ہی مارا گیا اس لیے جہنم سے نجات نہ ہو گی (معاذ اللہ)

۸۶۶- حدثنا محمد بن المتوكل العسقلاني حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن أيوب عن الحسن بإسناده ومعناه مختصرا*

۸۶۶۔ محمد بن متوکل العسقلانی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، حسن سے اسی طرح مگر کچھ مختصر مروی ہے

۳۰۱- باب في تعظيم قتل المؤمن *

۳۰۱۔ مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے

۸۶۷- حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني حدثنا محمد بن شعيب عن خالد بن دهقان قال كنا في غزوة القسطنطينية بذلقية فأقبل رجل من أهل فلسطين من أشرافهم وخيارهم يعرفون ذلك له يقال له هانئ بن كلثوم بن شريك الكناني

۸۶۷۔ مؤمل بن فضل، محمد بن شعیب، خالد بن دہقان سے روایت ہے، کہ ہم قسطنطنیہ (جو پایۂ تخت ہے روم کا اس زمانے میں نصرانیوں کے تصرف میں تھا) کی لڑائی میں تھے ذلقیہ یا لاذقیہ میں (دونوں مقام کے نام ہیں) اتنے میں ایک شخص فلسطین (جو ولایت ہے شام میں) کا رہنے والا

فسلم على عبد الله بن أبي زكريا وكان يعرف له حقه قال لنا خالد فحدثنا عبد الله ابن أبي زكريا قال سمعت أم الدرداء تقول سمعت أبا الدرداء يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول كل ذنب عسى الله أن يغفره إلا من مات مشركا أو مؤمن قتل مؤمنا متعمدا فقال هانئ بن كلثوم سمعت محمود بن الربيع يحدث عن عبادة بن الصامت أنه سمعه يحدث عن رسول الله ﷺ أنه قال من قتل مؤمنا فاغتبط بقتله لم يقبل الله منه صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثني ابن أبي زكريا عن أم الدرداء عن أبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال لا يزال المؤمن معنقا صالحا ما لم يصب دما حراما فإذا أصاب دما حراما بلح وحدث هانئ بن كلثوم عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت عن رسول الله ﷺ مثله سواء

[illegible] انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مومن کو ناحق قتل کرے[2] اور اس پر خوش بھی ہو تو اللہ جل جلالہ اس کا کوئی عمل قبول نہ کرے گا نہ فرض نہ نفل (یا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا[3]) پھر ابن ابی زکریا نے حدیث بیان کی ام درداء سے انہوں نے ابوالدرداء سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ مومن سبکدوش رہتا ہے اور بے فکر اور صالح رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے جب ناحق خون کرتا ہے تو بوجھل اور سست ہو تا ہے

[1] تشریح: [illegible] مسلمان کو قصداً ناحق قتل کرنا قریب قریب شرک کے ہے [illegible] مسلمان کے قتل میں کچھ فرق نہیں ہے جیسے مسلمان و شرک سے بچنا چاہیے ویسے ہی مسلمان کو قتل سے [illegible]

[2] بغیر کسی حق شرعی کے جیسے قصاص یا زنائے محصن یا قتل [illegible] کو فتنے میں خوشی اور دلجمعی کے ساتھ یہ سمجھ کر میں ہدایت پر ہوں

[3] [illegible] اس سے نیکیاں مردود [illegible] اور [illegible] کا گناہ کر سکتا [illegible] ہوتا ہے اور ابدالآباد کے لیے دوزخی اور جہنمی ہو جاتا ہے معاذ اللہ خون ناحق ایسا گناہ ہے [illegible] مسلمان [illegible] شمار ہوتا ہے۔

۸۶۸—حدثنا عبد الرحمن بن عمرو عن محمد بن مبارك حدثنا صدقة بن خالد أو غيره قال قال خالد بن دهقان سألت يحيى بن يحيى الغساني عن قوله اعتبط بقتله قال الذين يقاتلون في الفتنة فيقتل أحدهم فيرى أنه على هدى لا يستغفر الله يعني من ذلك*

۸۶۸۔ عبدالرحمن، محمد بن مبارک، صدقہ بن خالد یا اور کوئی، خالد بن دہقان سے روایت ہے، کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے پوچھا، اعتبط بقتله (جو اوپر کی حدیث میں ہے) اس کے کیا معنی ہیں انہوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو فتنے میں قتل کرتے ہیں یا ایک دوسرے کو یہ سمجھ کر کہ ہم ہدایت پر ہیں پھر اس قتل سے توبہ اور استغفار بھی نہیں کرتے (کیونکہ وہ تو اپنی دانست میں اس قتل کو بہتر اور موافق شرع کے سمجھتا ہے)

۸۶۹—حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا حماد أخبرنا عبد الرحمن بن إسحق عن أبي الزناد عن مجالد بن عوف أن خارجة بن زيد قال سمعت زيد بن ثابت في هذا المكان يقول أنزلت هذه الآية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها بعد التي في الفرقان والذين لا يدعون مع الله إلها

۸۶۹۔ مسلم بن ابراہیم، حماد، عبدالرحمن بن اسحاق، ابوالزناد، مجالد بن عوف، خارجہ بن زید سے روایت ہے، کہ میں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها الآیہ اس آیت کے چھ مہینے بعد اتری جو سورہ فرقان میں ہے والذين يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس حرم الله الا

آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق بستة أشهر * بالحق

تشریح: اس حدیث سے کوئی توجیہ نہیں کر سکتا کہ مومن کو قتل کرنے والا سوائے قصاص دینے کے کس صورت میں توبہ بھی کر سکتا ہے سورہ فرقان میں اللہ نے ناحق خون کو شرک کے بعد بیان فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے سب گناہوں میں خون ناحق بڑا گناہ ہے۔ (علامہ)

۸۷۰–حدثنا يوسف بن موسى حدثنا جرير عن منصور عن سعيد بن جبير أو حدثني الحكم عن سعيد بن جبير قال سألت ابن عباس فقال لما نزلت التي في الفرقان والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق قال مشركو أهل مكة قد قتلنا النفس التي حرم الله ودعونا مع الله إلها آخر وأتينا الفواحش فأنزل الله إلا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات فهذه لأولئك قال وأما التي في النساء ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم الآية قال الرجل إذا عرف شرائع الإسلام ثم قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم لا توبة له فذكرت هذا لمجاهد فقال إلا من ندم

۸۷۰۔ [illegible] روایت ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا انہوں نے کہا یہ آیت سورہ فرقان میں ہے، والذين لايدعون مع الله الها اخر و لا يقتلون النفس التى حرم الله الا بالحق، یہ اس وقت اتری ہے جب مکے کے مشرکین نے کہا ہم نے تو قتل کیا ہے اس جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا اور ہم نے سوا خدا کے اور معبودوں کو پکارا ہے[1] اور بری باتوں کو کیا ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من تاب و امن الايه (ترجمہ) یعنی جس شخص نے یہ کام کفر کی حالت میں کیے پھر اس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا لیکن وہ آیت جو سورہ نساء میں ہے ومن يقتل مومنا متعمدا خیر تک وہ تو اس شخص کی شان میں ہے جو مسلمان ہوا اور شریعت کو جانتا ہو باوجود اس کے کسی مومن کو قصداً قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہو گی[2] سعید نے کہا میں نے یہ مجاہد سے بیان کیا انہوں نے کہا اگر شرمندہ ہو اور دل سے توبہ کرے تو قبول ہو جاوے گی

تشریح: [1] پھر ہمارے ایمان لانے سے کیا فائدہ ہو گا اور جنت کیونکر ملے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ جنت کا ملنا خاص کرتا ہے ان لوگوں سے جنہوں نے یہ کام نہیں کیے۔
[2] جمہور علماء کا یہی مذہب ہے مگر ظاہر آیت ابن عباسؓ کے قول کو موید ہے معاذاللہ مسلمان کا قتل کتنا بڑا گناہ ہے (علامہ)

۸۷۱–حدثنا أحمد ابن إبراهيم حدثنا حجاج عن ابن جريج حدثني يعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في هذه القصة في والذين لا يدعون مع الله إلها آخر أهل الشرك قال ونزل يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم *

۸۷۱۔ احمد بن ابراہیم، حجاج، ابن جریج، یعلی، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ والذين لا يدعون مع الله الها اخر سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے شرک کیا تھا اور شرک کی حالت میں انہوں نے ناحق خون بھی کیا تھا ان کا گناہ ایمان لانے سے اور توبہ کرنے سے معاف ہو جاوے گا بدلیل یا عبادی الذين اسرفوا على انفسهم

۸۷۲–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال ومن يقتل مؤمنا متعمدا قال ما نسخها شيء *

۸۷۲۔ احمد بن حنبل، عبدالرحمن، سفیان، مغیرہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ومن يقتل مومنا متعمداً اس آیت کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا (پس اس کا حکم باقی ہے)

۸۷۳–حدثنا أحمد بن يونس حدثنا أبو شهاب عن سليمان التيمي عن أبي مجلز في قوله ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم قال هي جزاؤه فإن شاء الله أن يتجاوز عنه

۸۷۳۔ احمد بن یونس، ابن شہاب، سلیمان تیمی، ابو مجلز سے روایت ہے، ومن يقتل مومنا متعمداً میں کہ جو شخص مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے بدلہ تو اس کا یہی ہے جو اللہ نے دیا (کہ ہمیشہ جہنم میں جلتا

فعل

رہے گا اور مغضوب اور ملعون ہو جاوے گا) لیکن اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو معاف کر دے

٣٠٢–باب ما يُرْجى في الْقَتْلِ

۳۰۲۔ قتل ہو جانے کے بعد پھر امید مغفرت کی ہے

٨٧٤–حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا أبو الْأحْوصِ سلَّامُ بْنُ سُليْمٍ عنْ منْصورٍ عنْ هلالِ بْنِ يِسافٍ عنْ سعيدِ بْنِ زيْدٍ قال كُنَّا عنْد النَّبيِّ ﷺ فذكر فتْنةً فعظَّم أمْرها فقُلْنا أوْ قالوا يا رسُول اللَّه لئنْ أدْركتْنا هذه لتُهْلكنَّا فقال رسُولُ اللَّه ﷺ كلَّا إنَّ بحسْبكُمُ الْقتْلُ قال سعيدٌ فرأيْتُ إخْواني قُتلوا *

۸۷۴۔ مسدد، ابوالاحوص، منصور، ہلال بن یساف، سعید بن زید سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے ایک فتنے کا بیان کیا اور ذکر کیا اس کی برائی اور شدت کا ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ اگر وہ فتنہ ہمارے وقت میں ہو تو ہم کو تباہ کر دے گا۔ یعنی آخرت ہماری برباد ہو گی۔ آپ نے فرمایا نہیں کافی ہو جاوے گا تمہارا قتل ہونا، سعید نے کہا میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا وہ قتل ہو گئے (جمل اور صفین میں)

تشریح:۔ یعنی اس فتنے سے تم کو اتنی ہی برائی ملے گی کہ تم قتل ہو جاؤ گے پھر مغفرت کی امید ہے (علامہ)

٨٧٥–حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدَّثنا كثيرُ بْنُ هشامٍ حدَّثنا الْمسْعوديُّ عنْ سعيدِ بْنِ أبي بُرْدة عنْ أبيه عنْ أبي مُوسى قال قال رسُولُ اللَّه ﷺ أُمَّتي هذه أُمَّةٌ مرْحومةٌ ليْس عليْها عذابٌ في الْآخرة عذابُها في الدُّنْيا الْفتنُ والزَّلازلُ والْقتْلُ *

۸۷۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، کثیر بن ہشام، مسعودی، سعید، ان کے والد، ابوموسیٰ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس امت پر اللہ کی رحمت ہے، آخرت میں اس کو عذاب (دائمی) نہیں ہو گا بلکہ اس کا کفارہ اس طرح ہو گا کہ دنیا میں اس کا عذاب فتنے زلزلے اور قتل ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

أوَّلُ كتابِ الْمهْديِّ

کتاب مہدی کے بیان میں

٨٧٦–حدَّثنا عمْرُو بْنُ عُثْمان حدَّثنا مرْوانُ بْنُ مُعاوية عنْ إسْمعيل يعْني ابْن أبي خالدٍ عنْ أبيه عنْ جابر بْنِ سمُرة قال سمعْتُ رسُول اللَّه ﷺ يقُولُ لا يزالُ هذا الدِّينُ قائمًا حتَّى يكُون عليْكُمْ اثْنا عشر خليفةً كُلُّهُمْ تجْتمعُ عليْه الْأُمَّةُ فسمعْتُ كلامًا من النَّبيِّ ﷺ لمْ أفْهمْهُ قُلْتُ لأبي ما يقُولُ قال كُلُّهُمْ منْ قُريْشٍ *

۸۷۶۔ عمرو بن عثمان، مروان، اسماعیل بن ابی خالد، ان کے والد، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ ہی قائم رہے گا جب تک تم پر بارہ خلیفہ ہوں گے ہر ایک پر ان میں سے امت اتفاق کرے گی، پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میں نہیں سمجھا، جابر نے کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا وہ کیا تھا انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے

تشریح:۔ بظاہر یہ حدیث مشکل ہو گئی ہے علماء پر کیونکہ چار ہی خلیفہ ایسے گزرے ہیں جن سے دین قائم ہوا اور کل یا اکثر امت نے ان پر اتفاق کیا باقی خلفائے عباسیہ اور بنی امیہ تو ظالم تھے، اگرچہ اکادکا ان میں بھی عادل اور متبع شرع تھے (علامہ)

٨٧٧–حدَّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدَّثنا وُهيْبٌ حدَّثنا داوُدُ عنْ عامرٍ عنْ جابر بْنِ سمُرة قال سمعْتُ رسُول اللَّه ﷺ يقُولُ لا يزالُ هذا الدِّينُ عزيزًا إلى اثْني عشر خليفةً قال فكبَّر النَّاسُ وضجُّوا ثُمَّ قال كلمةً خفيفةً قُلْتُ لأبي يا أبت

۸۷۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، داؤد، عامر، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین عزت سے رہے گا بارہ خلیفوں تک لوگوں نے یہ سن کر تکبیر کہی اور چلائے پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے

ما قال قال كلهم من قريش

پھر [illegible] سب کے سب قریش سے ہوں گے (یہ حدیث [illegible] نہیں ہے)

٨٧٨- حدثنا ابن نفيل حدثنا زهير حدثنا زياد بن خيثمة حدثنا الأسود بن سعيد الهمداني عن جابر بن سمرة بهذا الحديث زاد فلما رجع إلى منزله أتته قريش فقالوا ثم يكون ماذا قال ثم يكون الهرج *

۸۷۸۔ ابن نفیل، زہیر، زیاد بن خیثمہ، اسود بن سعید، جابر بن سمرہ [illegible] [illegible] قریش [illegible] آپ کے پاس [illegible] آئے اور عرض کیا کہ اس کے بعد پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر قتل ہوگا (یعنی ناحق خون اور فساد کا ہنگامہ ہو جاوے گا)

٨٧٩-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ ثُمَّ اتَّفَقُوا حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ *

۸۷۹۔ مسدد، عمر بن عبید (دوسری سند) محمد بن علاء، ابوبکر بن عیاش (ایک اور سند) مسدد، یحیٰی سفیان (ایک اور سند) احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسیٰ زائدہ (ایک اور سند) محمد بن ابراہیم، عبیداللہ، فطر، عاصم، زر، عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو اتنا لمبا کرے گا کہ اس میں ایک شخص مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح اٹھوے گا کہ اس کا نام میرا نام ہوگا اور میرے باپ کا نام اس کے باپ کا نام ہوگا (فطر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے) وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر گئی تھی (سفیان کی روایت میں ہے) دنیا آخر نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کے ملک کا مالک میرے گھر والوں میں ایسا شخص ہووے کہ میرے نام سے اس کا نام برابر ہو گا (یعنی جو میرا نام ہے وہی اس کا نام ہوگا یہ حدیث دلیل ہے مہدی کے نکلنے پر ابو داؤد نے کہا عمر اور ابوبکر کے الفاظ سفیان جیسے ہیں

٨٨٠-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا *

۸۸۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، فضل، فطر، قاسم، ابو الطفیل، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر زمانہ میں سے ایک دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے گھر والوں میں سے ایک ایسا شخص کھڑا کرے گا کہ وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر گئی تھی

٨٨١-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا

۸۸۱۔ احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جعفر، ابو الملیح، زیاد، علی بن نفیل، سعید بن مسیّب، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، مہدی میری نسل سے فاطمہؓ کی اولاد سے ہے عبداللہ بن جعفر نے ابو الملیح کو علی بن نفیل کی تعریف اور خوبی کرتے ہوئے سنا

تشریح: دار قطنی نے روایت کیا [illegible] سے کہ مہدی جس سال نکلیں گے اس کی نشانی یہ ہے کہ رمضان میں پہلی تاریخ کو چاند گہن [illegible] نو [illegible] (علامہ)

۸۸۲—حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ*

۸۸۲۔ سہل بن تمام، عمران، قتادہ، ابونضرہ، ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی [illegible] کشادہ پیشانی، بلند ناک ہوگا، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے ظلم و ستم سے بھری تھی اور وہ سات برس تک مالک رہے گا۔

۸۸۳—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ*

۸۸۳۔ محمد بن مثنی، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، صالح، ان کے ساتھی، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص مدینہ والوں میں سے مکے کی طرف بھاگتا ہوا نکلے گا کہ لوگ اس کے پاس آویں گے اور اس کو نکالیں گے امامت کے لیے حالانکہ وہ ناخوش ہوگا پھر بیعت کریں گے اس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ میں پھر اتنے میں ایک لشکر ملک شام سے اس کی طرف بھیجا جاوے گا تو وہ سب کے سب دھنسائے جائیں گے بیداء میں جو کہ مکہ اور مدینہ دونوں کے بیچ میں ہے پھر جب لوگ اس حال کو دیکھیں گے تو ابدال شام کے اور عراق والوں کی جماعتیں اس کے پاس آویں گی اور مقام ابراہیم اور حجر اسود کے بیچ میں اس سے بیعت کریں گے اس کے بعد ایک شخص قریش میں سے پیدا ہوگا ننھیال اس کا بنی کلب سے ہوگا اور وہ ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا سو اس پر غالب ہوں گے مہدی کے تابعدار اور کلب کا لشکر یہی ہے (جو مہدی کے وقت میں ان کے تابعداروں کے ہاتھ سے مغلوب کیا جاوے گا) پھر افسوس ہے اس شخص پر جو کلب کی لڑائی کا مال غنیمت نہ لے بعد اس کے مہدی مال غنیمت تقسیم کرے گا اور جلدی کریگا لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کو اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا (یعنی تمام زمین کو گھیر لے گا) پھر وہ سات برس تک رہ کر مر جاوے گا اور اس پر تمام مسلمان نماز پڑھیں گے۔ ابوداؤد نے کہا بعضوں نے ہشام سے روایت کیا وہ نو برس تک رہے گا اور بعضوں نے سات۔

۸۸۴—حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ و قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ*

۸۸۴۔ ہارون، عبدالصمد، ہمام، قتادہ سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ وہ خلیفہ نو برس تک رہے گا، ابوداؤد فرماتے ہیں معاذ کے علاوہ دوسروں نے ہشام سے نو سال بیان کیے۔

تشریح: اختلاف ہے اس باب میں کہ امام مہدی علیہ و علیٰ آباءہ السلام کب تک خلافت کریں گے بعض روایتوں میں سات برس ہیں بعضوں میں نو برس ہیں اللہ خوب جانتا ہے (علامہ)

۸۸۵- حدّثنا ابْنُ الْمُثَنَّى حدّثنا عمْرُو بْنُ عاصم حدّثنا أبو الْعوّام حدّثنا قتادةُ عنْ أبي الْخليل عنْ عبْد الله ابْن الْحارث عنْ أمّ سلمة عن النّبيّ ﷺ بهذا الْحديث وحديثُ مُعاذٍ أتمُّ

۸۸۶-حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا جريرٌ عنْ عبْد الْعزيز بْن رُفيْع عنْ عُبيْد الله ابْن الْقبْطيّة عنْ أمّ سلمة عن النّبيّ ﷺ بقصّة جيْش الْخسْف قُلْتُ يا رسُول الله ﷺ فكيْف بمنْ كان كارهًا قال يُخْسفُ بهمْ ولكنْ يُبْعثُ يوْم الْقيامة على نيّته قال أبو داود حُدّثْتُ عنْ هارُون بْن الْمُغيرة قال حدّثنا عمْرُو بْنُ أبي قيْس عنْ شُعيْب بْن خالدٍ عنْ أبي إسْحق قال قال عليٌّ رضي اللّه عنْهم ونظر إلى ابْنه الْحسن فقال إنّ ابْني هذا سيّدٌ كما سمّاهُ النّبيُّ ﷺ وسيخْرُجُ منْ صُلْبه رجُلٌ يُسمّى باسْم نبيّكُمْ يُشْبهُهُ في الْخُلُق ولا يُشْبهُهُ في الْخلْق ثُمّ ذكر قصّة يمْلأُ الْأرْض عدْلًا و قال هارُونُ حدّثنا عمْرُو بْنُ أبي قيْسٍ عنْ مُطرّف بْن طريفٍ عنْ أبي الْحسن عنْ هلال بْن عمْرو قال سمعْتُ عليًّا رضي اللّه عنْهم يقُولُ قال النّبيُّ ﷺ يخْرُجُ رجُلٌ منْ وراء النّهْر يُقالُ لهُ الْحارثُ بْنُ حرّاثٍ على مُقدّمته رجُلٌ يُقالُ لهُ منْصُورٌ يُوطّئُ أوْ يُمكّنُ لآل مُحمّدٍ كما مكّنتْ قُريْشٌ لرسُول اللّه ﷺ وجب على كُلّ مُؤْمنٍ نصْرُهُ أوْ قال إجابتُهُ *

۸۸۵۔ ابن مثنی، عمرو بن عاصم، ابو العوام، قتادہ، ابو الخلیل، عبداللہ، ام سلمہ جو زوجہ ہیں رسول اللہ ﷺ کی، سے یہی روایت ہے، اور معاذ کی حدیث مکمل ہے۔

۸۸۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عبدالعزیز، عبیداللہ، ام سلمہ سے روایت ہے وہی حدیث جس میں لشکر دھنس جانے کا ذکر ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو زبردستی سے اس لشکر میں آیا آپ نے فرمایا سب دھنس جائیں گے مگر آخرت میں ان کا حشر نیتوں کے موافق ہوگا (یعنی جو زبردستی سے آیا ہوگا وہ معذور رکھا جاوے گا) اور بواسطہ ہارون، عمرو، شعیب، ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اور دیکھا اپنے بیٹے حضرت حسن کو اور کہا یہ بیٹا میرا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا اور عنقریب اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا کہ وہ نامزد ہوگا تمہارے نبی ﷺ کے نام سے اور سیرت میں بھی انہیں سے مشابہ ہوگا مگر صورت میں مشابہ نہ ہوگا پھر ذکر کیا حضرت علیؓ نے قصہ یملاء الارض عدلا کا (یعنی بھر دے گا زمین کو انصاف سے جیسے گزر چکا عبداللہ کی حدیث میں) ہارون نے روایت کیا عمرو بن ابی قیس سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ہلال بن عمرو سے کہ میں نے سنا حضرت علی کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ نے فرمایا اور ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا نام کا حارث بن حراث ہوگا اس کے آگے ایک شخص ہوگا لوگ اسکو منصور بولتے ہوں گے وہ تسلط یا جگہ دے گا آل محمد ﷺ کو اس طرح پر جیسے کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو جگہ دی تھی اس کی مدد ہر مسلمان پر واجب ہے یا آپ نے فرمایا اس کا حکم قبول کرنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَاب الْمَلَاحِمِ *

کتاب معرکوں اور لڑائیوں کی

تشریح: ملاحم جمع ہے ملحمہ کی، ملحمہ کے معنی معرکہ اور قتال کی جگہ۔
یہ حدیث صحیح ہے سیوطی نے اس حدیث کی شرح میں ایک رسالہ لکھا ہے علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ پہلی صدی کے سرے پر مجدد کون تھے اور ہر صدی کے آخر تک کون کون
لوگ مجدد ہوتے ہیں۔ ایک گروہ اپنے معتقد علیہ شخص کو مجدد قرار دیتا ہے بظاہر جس شخص سے قرآن وحدیث کا نشر ہوا اور ہدایت پھیلی وہی مجدد ہے واللہ اعلم

٣٠٣-بَاب مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ *

۳۰۳۔ہر سینکڑے اور صدی کا بیان!

٨٨٧-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ *

۸۸۷۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، سعید بن ابی ایوب، شراحیل بن یزید، ابوعلقمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے علم و یقین میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ اس امت کے واسطے ہر صدی کے اخیر میں ایک شخص ایسا پیدا کرے گا جو دین کو از سر نو قائم اور مضبوط کرے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن نے بواسطہ ابن شریح روایت کرتے ہوئے شراحیل سے آگے تجاوز نہیں کیا

٣٠٤-بَاب مَا يُذْكَرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّومِ *

۳۰۴۔روم کی لڑائیوں اور معرکوں کا بیان!

٨٨٨-حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْهُدْنَةِ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ *

۸۸۸۔ نفیلی، عیسیٰ بن یونس، حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہ مکحول اور ابن زکریا خالد بن معدان کی طرف چلے میں بھی ان کے ساتھ چلا انہوں نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے انہوں نے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ ذی مخبر کے پاس جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے ہم ان کے پاس گئے جبیر نے ان سے صلح کا حال پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم روم سے صلح کرو گے پھر تم اور وہ دونوں مل کر ایک اور دشمن سے لڑو گے جو تمہارے پیچھے ہیں پھر فتح پاؤ گے اور لوٹ لاؤ گے اور سلامتی سے پھرو گے یہاں تک کہ ایک میدان میں اترو گے جو ٹیلے والا ہو گا پھر ایک شخص نصاریٰ کی قوم سے صلیب اٹھاوے گا اور کہے گا صلیب غالب آئی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص غصہ میں آوے گا اور اس کو مارے گا اس وقت روم والے عہد شکنی کریں گے اور لوگوں کو جمع کریں گے لڑائی کے لیے اور مسلمان تنہا ہو جاویں گے اور شہید ہوں گے

٨٨٩-حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ

۸۸۹۔ مؤمل بن فضل، ولید، ابو عمر، حسان بن عطیہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا اس میں زیادہ ہے کہ پھر جلدی سے مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف جاویں گے اور لڑیں گے تو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو سبب شہادت کے بزرگی دیوے گا، مگر ولید نے بیان کیا اس

عن ذي مخبر عن النبي ﷺ قال أبو داود ورواه روح ويحيى بن حمزة وبشر بن بكر عن الأوزاعي كما قال عيسى *

حدیث ذومخبر سے ... نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے روح و یحییٰ اور بشر نے اوزاعی سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے عیسیٰ نے

تشریح: [illegible] قیامت [illegible] (علامہ) جنگ کریں گے اور مسلمان غالب ہوں گے پھر مغلوب ہوں گے

٣٠٥-باب في أمارات الملاحم *

۳۰۵۔ معرکوں اور لڑائیوں اور فتنوں کی نشانیاں جو آپ نے بتائیں

٨٩٠-حدثنا عباس العنبري حدثنا هاشم بن القاسم حدثنا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن جبير بن نفير عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله ﷺ عمران بيت المقدس خراب يثرب وخراب يثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطينية وفتح القسطنطينية خروج الدجال ثم ضرب بيده على فخذ الذي حدثه أو منكبه ثم قال إن هذا لحق كما أنك هاهنا أو كما أنك قاعد يعني معاذ بن جبل *

۸۹۰۔ عباس عنبری، ہاشم، عبدالرحمٰن، ان کے والد، مکحول، جبیر بن نفیر، مالک، معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی کا سبب ہے مدینے کی خرابی فتنہ پیدا ہونے کا سبب ہے اور فتنہ کا نکلنا فتح قسطنطنیہ کا سبب ہے، اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ معاذ کے ران یا مونڈھے پر مارا بعد اس کے فرمایا یقینی ہے جیسے تیرا ہونا یا بیٹھنا یہاں یقینی ہے

تشریح:۔ بیت المقدس یعنی شام کی آبادی جب شام میں بنی امیہ کی سلطنت ہوئی تو مدینہ منورہ جو دارالخلافہ تھا تبدیل ہو گیا بعد اس کے قسطنطنیہ فتح ہوا (علامہ)

٣٠٦-باب في تواتر الملاحم *

۳۰۶۔ کون کونسے معرکے نزدیک ہوں گے ایک دوسرے کے بعد

٨٩١-حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا عيسى بن يونس عن أبي بكر بن أبي مريم عن الوليد بن سفيان الغساني عن يزيد بن قطيب السكوني عن أبي بحرية عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله ﷺ الملحمة الكبرى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة أشهر *

۸۹۱۔ عبداللہ بن محمد، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابی مریم، ولید بن سلیمان، یزید بن قطیب، ابوبحریہ، معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت بڑا فتنہ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا نکلنا سات مہینے کی مدت میں ہوگا

٨٩٢-حدثنا حيوة بن شريح الحمصي حدثنا بقية عن بحير عن خالد عن ابن أبي بلال عن عبد الله بن بسر أن رسول الله ﷺ قال بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين ويخرج المسيح الدجال في السابعة قال أبو داود هذا أصح من حديث عيسى *

۸۹۲۔ حیاۃ بن شریح، بقیہ، بحیر، خالد، ابن ابی بلال، عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فتح شہر اور فتنہ عظیم دونوں کے درمیان چھ برس کی مدت ہے (شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے اور ساتویں برس میں دجال نکلے گا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عیسیٰ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے (مراد قسطنطنیہ کی فتح سے یہ ہے کہ کفار اس میں عمل کریں گے پھر مسلمان اس کو فتح کریں گے ابھی تک تو قسطنطنیہ مسلمانوں کے پاس ہے)

٣٠٧-بَاب فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ *

٨٩٣-حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ *

۳۰۷۔ مسلمانوں پر دوسری قوموں کا ٹوٹ پڑنا

۸۹۳۔ عبدالرحمن، بشر، ابن جابر، ابو عبدالسلام، ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ اور امتیں تم پر ٹوٹ پڑیں (دوسری قومیں تمہارے اوپر جیسے کھانے والے ٹوٹ پڑتے ہیں پیالے پر) ایک شخص نے کہا ہم لوگ شاید اس زمانے میں کم ہوں گے آپ نے فرمایا نہیں اس زمانے میں بہت ہوں گے لیکن تم ایسے جیسے دریا کے پانی پر پھین ہوتا ہے (میل اور کوڑے کا) اللہ تمہاری ہیبت کو تمہارے دشمنوں کے دل سے نکال ڈالے گا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈالے گا ایک بولا یا رسول اللہ ﷺ سستی کیوں ہو گی آپ نے فرمایا دنیا کی الفت سے اور موت کے خوف سے

تشریح: یہ حدیث بالکل اس زمانے کے مطابق ہے مسلمان بہت ہیں مگر سب بے کار کسی کے دل میں حمیت اور غیرت دین اور قوم کی نہیں پائی جاتی الا ما شاء اللہ

٣٠٨-بَاب فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ *

٨٩٤-حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ *

۳۰۸۔ معرکے میں مسلمانوں کا قیام کہاں ہو گا؟

۸۹۴۔ ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زید بن ارطاۃ، جبیر بن نفیر، ابو الدرداءؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماؤ مسلمانوں کا جنگ کے روز (یعنی دجال سے جنگ کرنے کے لیے) غوطہ میں ہو گا جو دمشق کی ایک جانب ہے اور دمشق ایک شہر ہے شام کے بہتر شہروں میں سے (جو جنت العرب کہلاتا ہے) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ بواسطہ ابن وہب، جریر، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ مدینہ کے مسلمان گھیر لیے جاویں گے یہاں تک کہ بہت دور کی سرحد ان کی سلاح ہو گی (ایک جگہ کا نام ہے)

٨٩٥-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ *

۸۹۵۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری سے روایت ہے، کہ سلاح خیبر کے نزدیک ہے

٣٠٩-بَاب ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَاحِمِ *

٨٩٦-حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا *

۳۰۹۔ جنگوں سے فتنوں کے پیدا ہونے کا بیان

۸۹۶۔ عبدالوہاب بن نجدہ، اسماعیل (دوسری سند) ہارون بن عبداللہ، حسن بن سوار، اسماعیل، سلیمان، یحییٰ، عوف بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ دونوں بلائیں اکٹھا اس امت پر نہ بھیجے گا کہ ایک ہی وقت میں آپس میں لڑیں اور دشمن بھی ان سے لڑے

٣١٠-باب في النَّهْيِ عَنْ تهْيِيج التُّرْكِ والْحَبَشَة

٨٩٧-حدَّثنا عِيسى بْنُ مُحمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حدَّثنا ضمْرةُ عن السَّيْبانِيِّ عَنْ أبي سُكَيْنة رجُلٌ مِنَ الْمُحرَّرِين عَنْ رجُلٍ مِنْ أصْحابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أنَّهُ قالَ دعُوا الْحَبَشَة ما ودعُوكُمْ واتْرُكُوا التُّرْكَ ما ترَكُوكُمْ *ط

۳۱۰۔ خواہ مخواہ ترک کے اور حبش کے کافروں سے آپ نے چھیڑ چھاڑ منع فرمائی

۸۹۷۔ عیسیٰ بن محمد، ضمرہ، شیبانی، ابو سکینہ نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حبشیوں کو تم بھی چھوڑ دو جب تک کہ وہ تم کو چھوڑ دیں اور ترکوں کو بھی چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑ دیں (ابتداء ان سے جنگ نہ کرو)

٣١١-باب فِي قِتَالِ التُّرْكِ *

٨٩٨-حدَّثنا قُتيْبةُ حدَّثنا يعْقُوبُ يعْنِي الْإِسْكَنْدرانِيَّ عَنْ سُهيْلٍ يعْنِي ابْنَ أبِي صالِحٍ عَنْ أبِيهِ عَنْ أبِي هُريْرة أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ لَا تقُومُ السَّاعةُ حتَّى يُقاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قوْمًا وُجُوهُهُمْ كالْمجانِّ الْمُطْرقةِ يلْبسُونَ الشَّعْرَ *

٨٩٩-حدَّثنا قُتيْبةُ وابْنُ السَّرْحِ وغيْرُهُما قالُوا حدَّثنا سُفْيانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سعِيدِ بْنِ الْمُسيَّبِ عَنْ أبِي هُريْرة رِوايةً قالَ ابْنُ السَّرْحِ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ لَا تقُومُ السَّاعةُ حتَّى تُقاتِلُوا قوْمًا نِعالُهُمُ الشَّعْرُ ولَا تقُومُ السَّاعةُ حتَّى تُقاتِلُوا قوْمًا صِغارَ الْأعْيُنِ ذُلْفَ الْآنْفِ كأنَّ وُجُوههُمُ الْمجانُّ الْمُطْرقةُ *

٩٠٠-حدَّثنا جعْفرُ بْنُ مُسافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حدَّثنا خلَّادُ بْنُ يحْيى حدَّثنا بشِيرُ بْنُ الْمُهاجِرِ حدَّثنا عبْدُ اللَّهِ بْنُ بُريْدة عَنْ أبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حدِيثِ يُقاتِلُكُمْ قوْمٌ صِغارُ الْأعْيُنِ يعْنِي التُّرْكَ قالَ تسُوقُونهُمْ ثلاثَ مِرارٍ حتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجزِيرةِ الْعربِ فأمَّا فِي السِّياقةِ الْأُولى فينْجُو منْ هرب مِنْهُمْ وأمَّا فِي الثَّانِيةِ فينْجُو بعْضٌ ويهْلِكُ بعْضٌ وأمَّا فِي الثَّالِثةِ فيُصْطلمُون أوْ كما قالَ *

۳۱۱۔ ترک کافروں سے لڑنے کا بیان

۸۹۸۔ قتیبہ، یعقوب، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہو گی جبتک کہ قتل نہ کریں گے مسلمان ترکوں کو (یعنی کافروں کو اس ملک کے) منہ ان کے گویا ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ جمی ہوئی لباس اور جوتیاں ان کی بالوں کی ہیں

۸۹۹۔ قتیبہ اور ابن سرح وغیرہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیّب، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہو گی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی اور یہاں تک کہ تم ترک کی قوم سے لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے چپٹی ناکوں والے ہوں گے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ (اکثر چینی ترکستان کے لوگ ایسے ہیں مسلمان ان سے لڑ چکے)

۹۰۰۔ جعفر، خلاد، بشر، عبداللہ بن بریدہ، ان کے والد، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک چھوٹی آنکھوں والے ترک کی قوم تم سے لڑے گی پھر فرمایا کہ تم ان کو تین بار ہٹا دو گے یہاں تک کہ تم ان کو تین مرتبہ عرب کے جزیرہ کے کنارے پہنچا دو گے، سو پہلی ہانک میں ان میں سے جو بھاگے گا، وہ نجات پائے گا اور دوسرے میں بعض ہلاک ہوں گے اور بعض نجات پائیں گے اور تیسرے میں تو سب جڑ سے اکھڑ جاویں گے یا جیسا فرمایا

٣١٢-باب فِي ذِكْرِ الْبصْرةِ *

٩٠١-حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ يحْيى بْنِ فارِسٍ حدَّثنا عبْدُ الصَّمدِ بْنُ عبْدِ الْوارِثِ حدَّثنِي أبِي حدَّثنا سعِيدُ بْنُ جُمْهانَ حدَّثنا مُسْلِمُ بْنُ أبِي بكْرة قالَ سمِعْتُ أبِي يُحدِّثُ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ ينْزِلُ ناسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغائِطٍ يُسمُّونهُ الْبصْرة عِنْد نهْرٍ

۳۱۲۔ بصرے کا بیان (شاید مراد بصرے سے بغداد ہے)

۹۰۱۔ محمد بن یحییٰ، عبدالصمد، ان کے والد، سعید، مسلم، ابو بکرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگ پست زمین میں اتریں گے، جس کو بصرہ بولتے ہیں نہر دجلہ کے نزدیک اس پر ایک پل ہو گا بہ نسبت اور شہروں کے وہاں کے لوگ بہت ہوں گے وہ شہر مسلمانوں کے مہاجرین کا ہو گا اس شہر میں بہ نسبت اور شہرو

يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةَ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ *

کے مسلمان بہت ہوں گے اور جب آخر زمانہ ہوگا تو وہاں قنطوراء (ترکوں کے جد کا نام ہے) اولاد آوے گی۔ یعنی ترک آخر زمانہ میں اہل بصرہ سے [illegible] چوڑے منہ والے چھوٹی آنکھوں والے یہاں تک کہ اس نہر کے کنارے پر اتریں گے اور اس کے لوگ تین فرقے میں متفرق ہو جاویں گے ایک فرقہ تو بیلوں کی دموں کو اور میدانوں کو اختیار کر کے ہلاک ہو جاوے گا اور ایک فرقہ اپنی جانوں کو بچا کر کافر ہونا قبول کرے گا (کافروں کے شریک ہو جاویں گے) اور ایک فرقہ بیٹھ پیچھے ہی اولاد کو چھوڑ کر نکلے گا اور لڑے گا تو وہی شہید ہیں (یہ واقعہ تو ہو بہو پورا ہوا معتصم باللہ کی خلافت میں جو آخر خلفائے عباسیہ میں سے ہے)

۹۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ أَوِ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ

۹۰۲ - عبداللہ بن صباح، عبدالعزیز، موسیٰ خیاط، موسیٰ بن انس، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انس سے کہ اے انس لوگ شہر بناویں گے اور انہیں شہروں میں ایک شہر ہے جس کو لوگ بصرہ بولتے ہیں یا بصیرہ (تصغیر ہے بصرہ کی) پھر اگر تو اس پر گزرے یا تو اس میں داخل ہو جاوے تو اس کی سباخ [1] سے بچتا رہ اور اس کے کلا (ایک موضع کا نام ہے) سے اور اس کے بازار سے اور اس کے امیروں کے دروازوں سے اور اس کے ضواحی (ضاحیہ جنگل کا نام ہے) کو اختیار کر اس لیے کہ اس میں دھنس جانا اور پتھر برسنا اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم شب باشی کرے گی (یعنی صحیح و سالم) اور فجر کو سور اور بندر ہو کر اٹھیں گے [2]

تشریح: [1] سبخہ کی جمع سباخ ہے و رسبیخہ اس زمین کو بولتے ہیں جس میں شوریت اور رطوبت ہوتی ہے اور بصرہ میں ایک موضع کا نام ہے

[2] یعنی رات تک ان کے قلوب صاف ہوں گے اور جب صبح کو اٹھیں گے تو سور کی طرح ان کے دلوں میں بے غیرتی اور بے حیائی اور بندر کی طرح طمع اور حرص اور حیلہ جوئی ہوگی۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے، لیکن سیوطی نے رد کیا ہے ابن جوزی پر کہ ان کو ابوداؤد کے طریقے کی خبر نہ ہوئی اور یہ طریقہ صحیح ہے واللہ اعلم (علامہ)

۹۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا

۹۰۳ - محمد بن مثنی، ابراہیم، ان کے والد، صالح بن درہم سے روایت ہے، کہ وہ کہتے تھے کہ ہم حج کے ارادے سے گئے تو اچانک ایک شخص وہاں ملا اس نے ہم سے کہا کہ تمہاری طرف ایک بستی ہے جس کو ابلہ بولتے ہیں تو ہم نے کہا ہاں (یعنی ہے) پھر اس نے کہا تم میں سے کون ضامن ہوتا ہے میرے لیے کہ نماز پڑھے وہ میرے واسطے (مراد اس سے ابوہریرہؓ ہیں انہوں نے کہا وہ کون ہے کہ نماز پڑھ کر اس کا ثواب میرے لیے بخشے) عشار کی مسجد میں دو رکعت یا چار رکعت اور یوں کہے

تلي النهر *

اس کا ثواب ادا [illegible] کے لیے [illegible] اس لیے کہ میں نے اپنے دوست ابوالقاسم ﷺ سے سنا ہے جو وہ فرماتے تھے کہ مقرر اللہ جل [illegible] سوائے بدر کے شہیدوں کے اور [illegible]

تشریح: مسجد [illegible] ایک مسجد تھی فرات کے پاس [illegible] شہیدوں سے شہدائے کربلا ہیں رضی اللہ عنہم

٣١٣–بَاب النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ الْحَبَشَةِ *

۳۱۳۔ حبشیوں کا ذکر

٩٠٤–حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

۹۰۴۔ قاسم بن احمد، ابو عامر، زہیر، موسیٰ بن جبیر، ابوامامہ، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے حبشیوں کو چھوڑ دو جب تک کہ وہ تم سے مقابلہ نہ کریں اس لیے کہ کعبہ کے خزانے کو نہ نکالے گا سوائے حبشی کے جو چھوٹی پنڈلیوں والا ہے (شاید اس کا ظہور حضرت عیسیٰ کے وقت ہوگا قریب قیامت کے)

٣١٤–بَاب أَمَارَاتِ السَّاعَةِ *

۳۱۴۔ قیامت کی نشانیوں کا بیان

٩٠٥–حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَّالُ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا *

۹۰۵۔ مؤمل بن ہشام، اسماعیل، ابو حیان، ابو زرعہؓ سے روایت ہے، کہ چند لوگ مدینے میں مروان کے پاس آئے اس سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تھا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے پہلی نشانی سورج کا پچھم سے نکلنا ہے یا لوگوں میں جانور کا نکلنا دھوپ کے چڑھے وقت اور ان دونوں میں سے جو پہلے ہو گی تو دوسری بھی اس کے پیچھے بہت جلد آنے والی ہے اور عبداللہ توراۃ اور انجیل پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا مجھے خیال ہے کہ سب سے پہلی نشانی سورج کا نکلنا پچھم کی طرف سے

تشریح: یہ واقعہ قریب قیامت کے ہوگا اس وقت سے توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا گناہ کی معافی موقوف ہو گی جو کرے گا اس کی سزا ضرور ہو گی

٩٠٦–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالُ

۹۰۶۔ مسدد اور ہناد، ابو الاحوص، فرات، عامر (یا ابوالطفیل) حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے روایت ہے، کہ ہم آپس میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے سائے میں قیامت کا ذکر کرنے لگے اس ذکر اور بحث میں ہماری آوازیں بلند ہوئیں (یعنی غل ہوا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت ہرگز نہ ہو گی جب تک کہ اس سے پہلے دس نشانیاں نہ ہو لیویں سورج کا نکلنا پچھم کی طرف سے اور جانور کا نکلنا اور یاجوج ماجوج کا نکلنا، اور دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا نزول اور دھواں

وعيسى ابْنُ مريم والدُّخانُ وثلاثةُ خسُوفٍ خسفٌ بالْمغرب وخسفٌ بالْمشرق وخسفٌ بجزيرة الْعرب واخر ذلك تخرُجُ نارٌ من الْيمن من قعْر عدن تسُوقُ النّاس إلى الْمحشر

تین جگہ دھنس جاتا ہے، پچھم میں ہے اور پورب میں دھنس جاتا ہے اور عرب کے ٹاپو میں دھنس جاتا ہے اور ان سب کے پیچھے یمن کی طرف سے آگ نکلے گی عدن کے قعر میں سے وہ لوگوں کو محشر کی طرف ہانک لے گی۔

تشریح:۔ یعنی شام کے ملک تک ہانکتے جاوے گی شاید مراد یہ ہے کہ عدن سے شام تک ... جاوے گی ... قیامت سے پہلے دھواں ظاہر ہوگا اور مکے کا صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے ایک جانور نکلے گا وہ لوگوں سے باتیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے (علامہ)

٩٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا الْآيَةَ*

۹۰۷۔ احمد بن ابی شعیب، محمد بن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ قائم ہو گی قیامت یہاں تک کہ نکلے گا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب وہ نکلے گا اور لوگ اس کو دیکھیں گے تب ایمان لاویں گے جو زمین پر ہیں اس وقت نہ فائدہ دے، گا کسی جان کو اس کا ایمان جس کو پہلے سے ایمان نہ تھا یا اس نے پہلے نیک کام نہیں کیا تھا

تشریح:۔ یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہو تو ایمان لانا کیا فائدہ ہے اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لائے تو معتبر نہیں کہ اس وقت عذاب آخرت کا سامنے آجاتا ہے

٣١٥ - بَاب فِي حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ*

۳۱۵۔ دریائے فرات میں سے خزانہ نکلنے کا بیان

٩٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

۹۰۸۔ عبداللہ بن سعید، عقبہ، عبیداللہ، خبیب، حفص، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے سے کھل جاوے گا، سو جو کوئی وہاں حاضر ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے

تشریح:۔ یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریائے فرات سے ظاہر ہوگا اس کے لینے سے اس واسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اس وقت مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لے کر کیا کرے گا

٩٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ *

۹۰۹۔ عبداللہ بن سعید، عقبہ، بن خالد، عبیداللہ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کہا ہے اس میں یہ ہے کہ سونے کا پہاڑ اس میں نمایاں ہو گا

٣١٦ - بَاب خُرُوجِ الدَّجَّالِ *

۳۱۶۔ دجال کے نکلنے کا بیان

٩١٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهَرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ

۹۱۰۔ حسن بن عمرو، جریر، منصور، ربعی بن حراش سے روایت ہے، کہ حذیفہ اور ابن مسعود دونوں اکٹھے ہوئے تو حذیفہؓ نے کہا میں خوب جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہو گا اس کے ساتھ ایک دریا ہو گا پانی کا اور ایک نہر آگ کی جس کو تم آگ سمجھو گے وہ پانی ہو گا اور جس کو پانی

أدركه ذلك منكم فأراد الماء فليشرب من الذي يرى أنه نار فإنه سيجده ماء قال أبو مسعود البدري هكذا سمعت رسول الله ﷺ يقول *

سمجھے وہ آگ ہو گی اس لیے جو کوئی تم میں سے دجال کے زمانے کو پائے تو وہ جس کو آگ سمجھے اس میں سے پئے وہ پانی نکلے گا پھر ابو مسعود بدری نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے

تشریح :۔ [illegible] نقص [illegible] (عامہ)

۹۱۱ – حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت أنس بن مالك يحدث عن النبي ﷺ أنه قال ما بعث نبي إلا قد أنذر أمته الدجال الأعور الكذاب ألا وإنه أعور وإن ربكم ليس بأعور وإن بين عينيه مكتوبا كافر *

۹۱۱۔ ابو الولید، شعبہ، قتادہ سے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے جو کانا بڑا جھوٹا ہے سو خبر دار ہو کہ مقرر وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (کیونکہ کانا ہونا ایک نقص ہے اور اللہ جل جلالہ بری ہے صفات نقص اور عیب سے اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر لکھا ہے

تشریح :۔ حضرت ﷺ نے ایک خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تم کو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہو گا اور کفر اس کے ماتھے پر لکھا ہو گا یعنی ایسا صاف پتہ کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے اس کا جھوٹ ہر ایک پر کھل جاوے گا اس واسطے کہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور وہ کانا ہو گا حالانکہ ناقص ہونا خدائی شان نہیں اور دوسرا نشان اس کے کفر کا اس کے ماتھے پر کفر کے خود لفظ موجود ہوں گے مسلمانوں کو نظر آئیں گے کافروں کو نہ سوجھیں گے (عامہ)

۹۱۲ – حدثنا محمد بن المثنى عن محمد بن جعفر عن شعبة ك ف ر *

۹۱۲۔ محمد بن مثنی، محمد بن جعفر، شعبہ سے ک ف ر مروی ہے

۹۱۳ – حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن شعيب بن الحبحاب عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ في هذا الحديث قال يقرؤه كل مسلم *

۹۱۳۔ مسدد، عبدالوارث، شعیب، انس بن مالکؓ سے یہی حدیث مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ جو تحریر اس کی پیشانی پر ہو گی، ہر ایک مسلمان اس کو پڑھ سکے گا

۹۱۴ – حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا جرير حدثنا حميد بن هلال عن أبي الدهماء قال سمعت عمران بن حصين يحدث قال قال رسول الله ﷺ من سمع بالدجال فلينأ عنه فوالله إن الرجل ليأتيه وهو يحسب أنه مؤمن فيتبعه مما يبعث به من الشبهات أو لما يبعث به من الشبهات هكذا قال *

۹۱۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، جریر، حمید، ابوالدھماء، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی دجال کی خبر سنے تو چاہیے کہ اس سے کنارہ پکڑے خدا کی قسم ہے اس کے پاس آدمی آئے گا تو یہی گمان کرے گا کہ وہ مومن ہے اور اسی کا تابع ہو جاوے گا اس لیے کہ اس کے پاس شبہے کی چیزیں ہیں

تشریح :۔ یعنی وہ ایسی باتیں دکھلاوے گا جس سے اس کا اعتقاد بڑھ جاوے اور آدمی شبہے میں پڑ جاوے (عامہ)

۹۱۵ – حدثنا حيوة بن شريح حدثنا بقية حدثني بحير عن خالد بن معدان عن عمرو بن الأسود عن جنادة بن أبي أمية عن عبادة بن الصامت أنه حدثهم أن رسول الله ﷺ قال إني قد حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن لا تعقلوا إن مسيح الدجال رجل قصير أفحج جعد أعور مطموس العين ليس بناتئة ولا حجراء فإن ألبس عليكم فاعلموا أن ربكم

۹۱۵۔ حیوۃ بن شریح، بقیہ، خالد بن معدان، عمرو بن اسود، جنادہ، عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو دجال کی یہاں تک خبریں دیں کہ میں ڈر گیا کہ تم اس کو نہ سمجھو مقرر دجال پست قد ہے، چلنے میں دونوں پاؤں کے بیچ میں اس کے فاصلہ رہے گا گھونگر والے بال کا کانا مٹی ہوئی آنکھ نہ اونچی نکلی نہ بھیتر گھسی، پھر اگر اس پر بھی تمہیں شبہ ہو تو تم یہ خوب جان رکھو کہ تمہارا

لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِي الْقَضَاءَ *

...ب تو کانا نہیں ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عمرو بن اسود قاضی تھے

تشریح: یعنی مجسم طور سے اشارہ اسکے عیب کی طرف ہے کہ وہ مردود کانا ہے پروردگار کانا نہیں ہے (علامہ)

۹۱۶ - حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ قُلْنَا وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ

۹۱۶۔ صفوان، ولید، جابر، یحییٰ، عبدالرحمن بن جبیر، ان کے والد، نواس بن سمعان سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ نکلا اور میں بھی تم میں رہا تو میں اس کو الزام دوں گا تم سے پہلے اور اگر وہ نکلا اور میں تم میں نہ رہا تو ہر شخص اس کو آپ ہی الزام دے گا، اور میرا خلیفہ تو اللہ ہے ہر مسلمان کے لیے پھر تم میں سے جو کوئی اس کو پاوے تو چاہیئے کہ سورہ کہف کی شروع کی آیتیں اس پر پڑھے اس لیے کہ یہ آیتیں تمہارے لیے امن کا سبب ہیں اس کے فتنہ سے پھر ہم نے عرض کیا کب تک وہ زمین پر رہے گا آپ نے فرمایا چالیس دن ایک دن تو ایک برس کے برابر ہوگا اور دوسرا دن جیسے ایک مہینہ اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور پھر باقی دن اور سب دنوں کے برابر ہوں گے پھر ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ جو برس بھر کا ایک ہی دن ہوگا تو کیا اس میں ہمیں ایک ہی دن رات کی نماز کفایت کرے گی آپ نے فرمایا نہیں تم اس روز اندازہ کر لینا بقدر اس کے پھر عیسیٰ بن مریم شہر دمشق کے پورب طرف سفید منارہ کے پاس سے اتریں گے اور دجال کو باب لد (جو ایک پہاڑ یا موضع کا نام ہے شام کے پاس) پاویں گے وہاں اس کو قتل کریں گے (وہ مردود حضرت عیسیٰ کو دیکھ کر پژمردہ ہو جائے گا)

تشریح: یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھا کرتے ہو اسی طرح اس دن بھی ہر وقت کا اندازہ کر کے پڑھا کرو

۹۱۷ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ *

۹۱۷۔ عیسیٰ، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبداللہ، ابوامامہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے اس میں نمازوں کا ذکر اسی طرح ہے

۹۱۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ *

۹۱۸۔ حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان، ابوالدرداءؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دس آیتیں سورہ کہف کے شروع سے یاد کر لے، وہ دجال کے فتنے سے بچ جاوے گا، دوسری روایت میں ہے کہ دس آیتیں سورہ کہف کے اخیر کی

تشریح: یہ قرآن شریف کی تاثیرات میں سے ایک قوی تاثیر ہے سورہ کہف میں اللہ جل جلالہ کے عجائب قدرت اور انتظام سلطنت کا ایسا بیان ہے کہ جو شخص ان کو ... دجال کا جھوٹ اور فریب کھل جائے گا وہ ہرگز اس مردود کا معتقد نہ ہوگا (علامہ)

٩١٩—حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام بن يحيى عن قتادة عن عبد الرحمن بن ادم عن ابي هريرة أنّ النبيّ ﷺ قال ليس بيني وبينه نبي يعني عيسى وإنّه نازل فإذا رأيتموه فاعرفوه رجل مربوع إلى الحمرة والبياض بين ممصرتين كأنّ رأسه يقطر وإن لم يصبه بلل فيقاتل النّاس على الاسلام فيدقّ الصّليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويهلك اللّهُ في زمانه الملل كلّها إلّا الإسلام ويهلك المسيح الدّجّال فيمكث في الأرض أربعين سنة ثمّ يتوفّى فيصلّي عليه المسلمون*

۹۱۹۔ ہدبہ، ہمام، قتادہ، عبدالرحمٰن بن آدم، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا یعنی عیسیٰ اور وہ اتریں گے جب تم ان کو دیکھو تو ان کو پہچان لو وہ ایک شخص ہیں متوسط قد و قامت سے رنگ ان کا سرخی اور سفیدی کے درمیان میں ہے وہ زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے ان کے بالوں میں سے پانی ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہوں وہ لوگوں سے جہاد کریں گے اسلام قبول کرنے کے لیے اور توڑ ڈالیں گے صلیب (یعنی ترسول) کو اور قتل کریں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیے کو (کافروں سے یا اسلام لاویں یا قتل ہوں) اور تباہ کر دے گا اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں سب مذہبوں کو سوا اسلام کے (یعنی ساری دنیا میں دین اسلام ہی رہے گا) اور ہلاک کریں گے وہ دجال مردود کو پھر دنیا میں رہیں گے چالیس برس تک بعد اس کے ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان پر جنازے کی نماز پڑھیں گے

٣١٧—باب في خبر الجسّاسة*

۳۱۷۔ دجال کے جاسوس کا بیان

٩٢٠—حدّثنا النّفيليّ حدّثنا عثمان بن عبد الرّحمن حدّثنا ابن أبي ذئب عن الزّهريّ عن أبي سلمة عن فاطمة بنت قيس أنّ رسول اللّه ﷺ أخّر العشاء الآخرة ذات ليلة ثمّ خرج فقال إنّه حبسني حديث كان يحدّثنيه تميم الدّاريّ عن رجل كان في جزيرة من جزائر البحر فإذا أنا بامرأة تجرّ شعرها قال ما أنت قالت أنا الجسّاسة اذهب إلى ذلك القصر فأتيته فإذا رجل يجرّ شعره مسلسل في الأغلال ينزو فيما بين السّماء والأرض فقلت من أنت قال أنا الدّجّال خرج نبيّ الأمّيّين بعد قلت نعم قال أطاعوه أم عصوه قلت بل أطاعوه قال ذاك خير لهم

۹۲۰۔ نفیلی، عثمان، ابن ذیب، زہری، ابو سلمہ، فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز عشاء کی نماز کے لیے دیر میں نکلے پھر جب نکلے تو فرمایا میں تمیم داری کی باتیں سن رہا تھا جو نقل کرتے تھے ایک شخص کی وہ کسی جزیرہ میں گیا سمندر کے جزیروں میں سے وہ ایک کشتی میں سوار تھا اتفاق سے وہ کشتی طوفان میں آگئی اور کسی جزیرے پر جا لگی وہ بولا ایکا ایک میں کسی عورت کے پاس جا پڑا وہ اپنے بالوں کو کھینچتی تھی پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولی میں جاسوس ہوں تو اس محل کی طرف تو چل پھر میں اس محل میں جو آیا تو ایک شخص اپنے بال کھینچ رہا تھا اور وہ طوق زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور آسمان و زمین کے بیچ میں اچھلتا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں دجال ہوں کیا امیوں کے پیغمبر پیدا ہوئے ہیں میں نے کہا ہاں وہ بولا لوگوں نے ان کی اطاعت کی یا نافرمانی کی میں نے کہا اطاعت کی اس نے کہا یہ بہتر ہوا ان کے لیے

٩٢١—حدّثنا حجّاج بن أبي يعقوب حدّثنا عبد الصّمد حدّثنا أبي قال سمعت حسينا المعلّم حدّثنا عبد اللّه بن بريدة حدّثنا عامر بن شراحيل الشّعبيّ عن فاطمة بنت قيس قالت سمعت منادي رسول اللّه ﷺ ينادي أن الصّلاة

۹۲۱۔ حجاج، عبدالصمد، ان کے والد، حسین معلم، عبداللہ بن بریدہ، عامر، فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن کو پکارتے ہوئے میں نے سنا کہ نماز اکٹھا کرنے والی ہے (یعنی نماز کے لیے حاضر ہو اور جمع ہو) تو میں بھی نکلی اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ

جمعة فخرجت فصليت مع رسول الله ﷺ فلما قضى رسول الله ﷺ صلاته جلس على المنبر وهو يضحك قال ليلزم كل إنسان مصلاه ثم قال هل تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله أعلم قال إني ما جمعتكم لرهبة ولا رغبة ولكن جمعتكم أن تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع وأسلم وحدثني حديثا وافق الذي حدثتكم عن الدَّجَّال حدثني أنه ركب في سفينة بحرية مع ثلاثين رجلًا من لخم وجذام فلعب بهم الْموج شهرًا في الْبحر وأرفئوا إلى جزيرة حين مغرب الشَّمس فجلسوا في أقرب السَّفينة فدخلوا الْجزيرة فلقيتهم دابَّة أهلب كثيرة الشَّعر قالوا ويلك ما أنت قالت أنا الْجسَّاسة انطلقوا إلى هذا الرَّجل في هذا الدَّير فإنَّه إلى خبركم بالْأشواق قال لمَّا سمَّت لنا رجلا فرقنا منها أن تكون شيطانة فانطلقنا سراعا حتَّى دخلنا الدَّير فإذا فيه أعظم إنسان رأيناه قطُّ خلقًا وأشدُّه وثاقًا مجموعة يداه إلى عنقه فذكر الْحديث وسألهم عن نخل بيسان وعن عين زغر وعن النَّبيِّ الْأمِّيِّ قال إنِّي أنا الْمسيح وإنَّه يوشك أن يؤذن لي في الْخروج قال النَّبيُّ ﷺ وإنَّه في بحر الشَّام أو بحر الْيمن لا بل من قبل الْمشرق ما هو مرَّتين وأومأ بيده قبل الْمشرق قالت حفظت هذا من رسول الله ﷺ وساق الْحديث

نماز پڑھی جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے تو آپ ہنستے ہوئے منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ہر شخص اپنی جائے نمازی پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو کس لیے جمع کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو ڈرانے یا خوشخبری سے لیے نہیں جمع کیا بلکہ (ایک خبر سنانے کے لیے) مقرر تمیم داری ایک شخص تھا پھر وہ آیا اور بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اس نے ایک بات مجھ سے ایسی کہی کہ وہ موافق پڑی اس بات کے جو میں سے دجال کی خبر کہا کرتا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ میں سمندر میں جہاز پر سوار ہوا اور لخم اور جذام دونوں قوم کے تیس آدمی بھی ساتھ تھے سو ایک مہینہ بھر تک سمندر کی لہر ان کے ساتھ کھیلا کی (یعنی مہینہ بھر تک جہاز دریا ہی میں رہا) پھر وہ سورج ڈوبتے وقت ایک ٹاپو کے کنارہ جا لگے اور وہاں سے چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس ٹاپو میں پہنچے وہاں انہیں ایک جانور بھاری دم اور بہت بال والا ملا لوگوں نے اس سے کہا اے کم بخت تو کیا چیز ہے اس نے جواب دیا میں جاسوس ہوں تم اس دیر میں چلو اس شخص کے پاس وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا کہ جب ہم سے اس نے اس مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہیں شیطان نہ ہو، ہم ایسے بھاگے کہ اس دیر میں جا پہنچے اس میں ایک شخص اتنا بڑا دیکھا کہ ہم نے کبھی مخلوق کو ویسا نہ دیکھا تھا نہایت سخت جکڑا ہوا اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک (یعنی ان سے آنحضرت ﷺ کا حال پوچھا اور عرب کی کیفیت دریافت کی جیسے مسلم کی روایت میں ہے) پھر پوچھا کہ بیسان (ایک موضع ہے شام میں) کی کھجوروں کا کیا حال ہے اور زغر (ایک موضع کا نام ہے شام میں) کے چشمے کا کیا حال ہے اور رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے بعد اس کے بولا میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھ کو اجازت ملے نکلنے کی پھر آپ نے فرمایا وہ دجال شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں نہیں نہیں بلکہ پورب کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ سے دوبار پورب کی طرف فاطمہ نے کہا یہ حدیث مجھ کو یاد ہے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی

تشریح:۔ خود آپ کو تردد تھا کہ دجال کس طرف ہے اور کہاں ہے اور کب نکلے گا، اللہ نے ان باتوں کو مبہم رکھا جیسے قیامت کو مبہم رکھا

۹۲۲—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ

۹۲۲۔ محمد بن صدران، معتمر، اسماعیل، مجالد، عامر، فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر

حدثني فاطمة قالت قيس أن النبي ﷺ صلى الظهر ثم صعد المنبر وكان لا يصعد عليه إلا يوم جمعة قبل يومئذ ثم ذكر هذه القصة قال أبو داود وابن صدران بصري غرق في البحر مع ابن مسور لم يسلم منهم غيره

چڑھے اور کبھی رسول اللہ ﷺ منبر پر نہ چڑھتے تھے سوا جمعے کے مگر اسی روز چڑھے پھر ذکر کیا اسی قصے کا، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابن صدران بصری غرق ہو گا ساتھ ابن مسور کے ان میں سے سوائے ان کے کوئی اسلام نہیں لایا

یعنی دجال کا سارا حوال بیان کیا اور جو تمیم داری نے آپ سے بیان کیا تھا وہ آپ نے سب لوگوں کو سنا دیا اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کیا ہے

٩٢٣ — حدثنا واصل بن عبد الأعلى أخبرنا ابن فضيل عن الوليد بن عبد الله بن جميع عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر قال قال رسول الله ﷺ ذات يوم على المنبر إنه بينما أناس يسيرون في البحر فنفد طعامهم فرفعت لهم جزيرة فخرجوا يريدون الخبز فلقيتهم الجساسة قلت لأبي سلمة وما الجساسة قال امرأة تجر شعر جلدها ورأسها قالت في هذا القصر فذكر الحديث وسأل عن نخل بيسان وعن عين زغر قال هو المسيح فقال لي ابن أبي سلمة إن في هذا الحديث شيئا ما حفظته قال شهد جابر أنه هو ابن صياد قلت فإنه قد مات قال وإن مات قلت فإنه أسلم قال وإن أسلم قلت فإنه قد دخل المدينة قال وإن دخل المدينة *

۹۲۳۔ واصل، ابن فضیل، ولید، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ چند لوگ دریا میں جا رہے تھے ان کا کھانا ختم ہو گیا تو وہ نکلے روٹی کے فکر میں ایک جزیرے میں ان کو ایک جساسہ ملی ولید نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا جساسہ کیا انہوں نے کہا ایک عورت جو اپنی سر اور بدن کے بالوں کو کھینچ رہی تھی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک بعد اس کے اس شخص نے (دجال نے) بیسان کے پیڑوں کا حال پوچھا اور زغر کے چشمے کو پوچھا راوی نے کہا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے کہا جابر نے اس حدیث میں کچھ اور بیان کیا تھا وہ مجھے یاد نہ رہا جابر نے یہ کہا تھا کہ دجال وہی ابن صیاد ہے (جو ایک شخص تھا مدینے میں رسول اللہ نے بھی اس کو دیکھا تھا) میں نے کہا وہ تو مر گیا تھا انہوں نے کہا مر جانے دو میں نے کہا وہ تو مسلمان ہو گیا تھا انہوں نے کہا ہو جانے دو میں نے کہا وہ تو مدینے کے اندر آیا تھا، وہ دجال مدینے کے اندر نہیں آئے گا انہوں نے کہا آنے دو اس سے کیا ہوتا ہے

تشریح:۔ فاطمہ کی حدیث میں ہے کہ جساسہ ایک جانور تھا بالوں والا اس روایت میں ہے کہ عورت تھی، موافقت اس طور پر ہو گی کہ وہ عورت بالوں کی وجہ سے اور بری شکل سے جانور معلوم ہوتی ہو گی، یا جساسہ شیطان ہے وہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہو گا

یعنی صحابہ کرام کو اور خود رسول اللہ ﷺ کو بھی شبہ تھا ابن صیاد پر کہ شاید یہی دجال ہو پھر وہ اسلام لایا اور صاحب اولاد ہوا اور مر گیا اب نہیں معلوم کہ غائب ہو گیا پھر نکلے گا وہی دجال ہے یا کوئی اور ہے قیاس تو یہ جانتا ہے کہ جو دجال آخر زمانے میں نکلے گا وہ اور ہی کوئی ہے واللہ اعلم۔

٣١٨ — باب في خبر ابن صائد *

۳۱۸۔ ابن صیاد کا بیان جس پر دجال ہونے کا شبہ ہے

٩٢٤ — حدثنا أبو عاصم خشيش بن أصرم حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر أن النبي ﷺ مر بابن صائد في نفر من أصحابه فيهم عمر بن الخطاب وهو يلعب مع الغلمان عند أطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله ﷺ ظهره بيده ثم قال أتشهد أني رسول الله قال فنظر إليه ابن صياد فقال

۹۲۴۔ ابو عاصم، معمر، زہری، سالم، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے اور عمر بن خطابؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ابن صیاد بنی مغالہ کے قلعے کے پاس بچوں میں کھیل رہا تھا اس کو خبر ہوئی نہ اس نے آپ کو پہچانا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا اور اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں اس نے آپ کی

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَأْتِيكَ قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئَةً وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ*

طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عرب کے امیوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ نے اس سے فرمایا میں تو اللہ پر ایمان لایا اس کے رسولوں پر پھر آپ نے اس سے فرمایا تجھ پر کیا آتا ہے اس نے کہا میرے پاس تو آتا ہے سچا اور جھوٹا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تیرا کام مشتبہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لیے ایک چھپی ہوئی چیز رکھی ہے اور چھپا رکھا حضرت ﷺ نے اس کے لیے اس آیت کو اپنے دل میں یوم تاتی السماء بدخان مبین، تب اس نے کہا چھپی ہوئی چیز دخ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا دور ہو تو اپنے اندازے سے ہرگز نہ بڑھے گا، حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اس کی گردن مارنے کے لیے حکم فرمائیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تو اس پر قادر نہ ہوگا، اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں کچھ بہتری نہیں (یعنی بے فائدہ ہے)

تشریح:۔ یعنی بعض خبر سچ آتی ہے اور بعض خبر جھوٹ پڑتی ہے، جیسے کاہنوں کی عادت ہے کہ شیطان ان پر جھوٹی خبریں القا کیا کرتے ہیں۔

٩٢٥–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

٩٢٥۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ خدا کی قسم ابن صیاد بلاشبہ دجال ہے (یعنی ان دجالوں میں سے جن کے ظاہر ہونے کی پیشین گوئی دوسری حدیث میں ہے نہ وہ دجال جو آخر زمانے میں ہوگا)

٩٢٦–حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

٩٢٦۔ ابن معاذ، ان کے والد، شعبہ، سعد، محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ کو میں خدا کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد دجال ہے تو میں نے کہا کیا تم اس پر خدا کی قسم کھاتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس میں نے عمر کو اس پر قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس پر انکار نہ فرمایا

٩٢٧–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ *

٩٢٧۔ احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، سالم، جابرؓ سے روایت ہے، کہ یوم حرہ کو ابن صیاد ہم سے گم گیا

تشریح:۔ حرہ وہ واقعہ ہے جو مدینہ مطہرہ میں یزید کے لشکر سے واقع ہوا ہے

٩٢٨–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ *

٩٢٨۔ عبیداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، علاء، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جب تک تیس دجال نہ نکلیں گے ہر ایک ان میں سے اپنے کو اللہ تعالیٰ کا رسول جانے گا

٩٢٩۔ عبیداللہ، ان کے والد، محمد بن عمر، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے،

تشریح:۔ شاید ابن صیاد انہیں دجالوں میں ہو ایک روایت میں ستائیس ہیں

۹۲۹- حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي حدثنا محمد يعني ابن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا دجالا كلهم يكذب على الله وعلى رسوله*

۹۲۹۔ عبید اللہ بن معاذ، معاذ، محمد، ابو سلمہ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس جھوٹے دجال نہ نکلیں گے اور ہر ایک ان میں اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا

تشریح:۔ یعنی جھوٹی حدیثیں بیان کرے گا یا جو اللہ اور رسول کی مراد نہیں ہے وہ مراد بیان کرے گا

۹۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي الْمُخْتَارَ فَقَالَ عُبَيْدَةُ أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّءُوسِ *

۹۳۰۔ عبداللہ بن جراح، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے کہا میں نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا، کہ کیا مختار بن ابی عبیداللہ ان ہی دجالوں میں سے ہے، انہوں نے کہا وہ تو ان کا سردار ہے

۳۱۹-بَاب الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ *

۳۱۹۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

۹۳۱-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا*

۹۳۱۔ عبداللہ بن محمد، یونس، علی، ابو عبیدہ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں پڑی یہ تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اس سے کہتا خدا سے ڈر اور اپنی حرکات سے باز آ کیونکہ یہ درست نہیں ہے پھر جب دوسرے دن اس سے ملتا تو منع نہ کرتا ان باتوں سے اس لیے کہ شریک ہو جاتا اس کے کھانے اور پینے اور بیٹھنے میں (یعنی جب صحبت ہوتی اور کھانے پینے کا مزہ ملتا تو امر بالمعروف چھوڑ دیتے) پھر جب ایسا کیا تو اللہ نے بھی بعضوں کے دل کو بعضوں کے دل کے ساتھ ملا دیا پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے کفر کیا تو اللہ نے ان پر لعنت کی داؤدؑ اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر اخیر آیت تک پھر فرمایا ہرگز ایسا نہیں خدا کی قسم ہے البتہ تم بھلی بات بتلاؤ گے اور برے کام سے منع کرو گے اور ظالم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کو حق کی طرف ایسا جھکاؤ گے جو کہ حق جھکانے کا ہے اور اس کو حق پر ٹھہراؤ گے جیسا کہ حق پر ٹھہرانے کا حق ہے (یعنی زبردستی اس کو حق اور انصاف پر مجبور کرتے رہو گے)

۹۳۲-حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ زَادَ أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ

۹۳۲۔ خلف بن ہشام، ابو شہاب، علاء، عمرو، سالم، ابو عبیدہ، ابن مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ایسا ہی جیسے گزرا اتنا ہی زیادہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور بعضوں کے دلوں کے ساتھ بعضوں کے دلوں کو ملا دے گا پھر تم پر بھی لعنت کرے گا جیسے ان پر لعنت کی تھی، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے محاربی نے بواسطہ علاء، عبداللہ، سالم، ابو عبیدہ، ابن مسعود سے اور خالد طحان نے علاء عمرو بن مرہ، ابو

[illegible] ... عن أبي هريرة ... (یعنی ... [illegible])

تشریح: [illegible]

[illegible]

٩٣٣ - حدثنا وهب بن بقية عن خالد ح و حدثنا عمرو بن عون أخبرنا هشيم المعنى عن إسمعيل عن قيس قال قال أبو بكر بعد أن حمد الله وأثنى عليه يا أيها الناس إنكم تقرءون هذه الآية وتضعونها على غير مواضعها عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديتم قال عن خالد وإنا سمعنا النبي ﷺ يقول إن الناس إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه أوشك أن يعمهم الله بعقاب و قال عمرو عن هشيم وإني سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي ثم يقدرون على أن يغيروا ثم لا يغيروا إلا يوشك أن يعمهم الله منه بعقاب قال أبو داود ورواه كما قال خالد أبو أسامة وجماعة وقال شعبة فيه ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي هم أكثر ممن يعمله *

۹۳۳۔ وہب بن بقیہ، خالد (دوسری سند) عمرو بن عون، ہشیم، اسماعیل، ابوبکر سے روایت ہے، انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اے لوگو مقرر اس آیت کو پڑھا کرتے ہو اور بے محل اس کو رکھتے ہو (ترجمہ) آیت تمہارے اوپر لازم ہے اپنی جان کی فکر کرنا اور جو کوئی بہکا وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا جب تم راہ پر ہو) حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مقرر جب کہ لوگ ظالم کے ستم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ اپنے عذاب میں ان سب کو پکڑے (یعنی جو ظالم نہ ہو وہ بھی گرفتار ہوں) رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایسی کوئی قوم نہیں ہے کہ اس میں برے کام ہوتے ہوں اور باوجود قدرت کے لوگ اس برے کام کو نہ بگاڑیں مگر اللہ ان سبھوں کو عذاب میں گرفتار نہ کرے، شعبہ نے کہا ایسی کوئی قوم نہیں جس میں گناہ ہوتے ہوں اور اکثر لوگ اس میں گناہ کرنے والے ہوں (پھر ان سب پر عذاب نہ آوے)

تشریح: یعنی ضرور ایسا ہوگا کہ جب لوگ برے کام کرنے لگیں اور اچھے (باوجود قدرت) کے ان کو منع کرنا چھوڑ دیں گے تو سب عذاب میں گرفتار ہوں گے

٩٣٤ - حدثنا مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا أبو إسحق أظنه عن ابن جرير عن جرير قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من رجل يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي يقدرون على أن يغيروا عليه فلا يغيروا إلا أصابهم الله بعذاب من قبل أن يموتوا *

۹۳۴۔ مسدد، ابوالاحوص، ابو اسحاق، ابن جریر، جریرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم میں برے کام کرتا ہو اور قوم والے باوجود قدرت کے اس کو اور اس کے کام کو نہ بگاڑیں تو اللہ اپنا عذاب ان پر ان کی موت سے پہلے ہی پہنچاتا ہے

تشریح: معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چھوڑ دینے کے سبب سے دنیا میں بھی عذاب اترتا ہے اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہتا ہے (علامہ)

٩٣٥ - حدثنا محمد بن العلاء وهناد بن السري قالا حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إسمعيل بن رجاء عن أبيه عن أبي سعيد وعن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من رأى منكرا فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره بيده وقطع هناد بقية الحديث وفاه ابن العلاء فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع بلسانه فبقلبه وذلك أضعف الإيمان *

۹۳۵۔ محمد بن علاء اور ہناد، ابو معاویہ، اعمش، اسماعیل، ان کے والد، ابو سعید اور قیس بن مسلم، طارق بن شہاب ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ کوئی تم میں خلاف شرع کام دیکھے اور قدرت رکھتا ہو ہاتھ سے بگاڑنے کی تو اس کو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے (یعنی مار پیٹ کر منع کرے اور باز رکھے) اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نہ ہو تو زبان ہی سے اور جو اس کی بھی قدرت نہ ہو تو اپنے دل ہی میں، یعنی دل ہی میں برا جانے اور

بہت سست ایمان ہے

تشریح: یعنی اس سے کم کوئی درجہ ایمان کا نہیں ہے کہ برے کام کو دل سے برا جانے اور ایسے لوگوں سے متنفر رہے اگر دل سے بھی برا نہ جانے اور ان کا شریک ہو تو ایمان کا ذرا بھی اثر نہ رہا۔

۹۳۶—حدثنا ابو الربيع سليمان بن داود العتكي حدثنا ابن المبارك عن عتبة بن أبي حكيم قال حدثني عمرو ابن جارية اللخمي حدثني أبو أمية الشعباني قال سألت أبا ثعلبة الخشني فقلت يا أبا ثعلبة كيف تقول في هذه الآية عليكم أنفسكم قال أما والله لقد سألت عنها خبيرًا سألت عنها رسول الله ﷺ فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى إذا رأيت شحًا مطاعًا وهوى متبعًا ودنيا مؤثرة وإعجاب كل ذي رأي برأيه فعليك يعني بنفسك ودع عنك العوام فإن من ورائكم أيام الصبر الصبر فيه مثل قبض على الجمر للعامل فيهم مثل أجر خمسين رجلًا يعملون مثل عمله وزادني غيره قال يا رسول الله أجر خمسين منهم قال أجر خمسين منكم

۹۳۶۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد، ابن مبارک، عتبہ، عمرو بن جاریہ، ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے، کہ ابا ثعلبہ خشنی سے میں نے پوچھا کہ اے ابا ثعلبہ تم اس آیت میں کیا کہتے ہو (تمہارے اوپر لازم ہے اپنی جان کی فکر) انہوں نے جواب دیا تم نے خوب جاننے والے سے پوچھا خدا کی قسم اس آیت کا حال رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا (کیا امر بالمعروف کی ضرورت اس آیت سے باقی نہ رہی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بھلی بات بتلاؤ اور برے کام سے منع کرو یہاں تک کہ جب تو دیکھے کہ بخیلی کی تابعداری کی جاوے اور خواہش نفس کی متابعت ہو اور دنیا اختیار کی جاوے اور عجب کرنا ہر صاحب رائے کا اپنی رائے پر تو لازم پکڑ لو یعنی اپنی ذات[1] کو اور عوام کو اپنی طرف سے چھوڑ دے اس لیے کہ پھر تمہارے آگے صبر کے دن ہیں اور ان دنوں میں صبر ایسا ہے جیسے چنگاری[2] ہاتھ میں رکھے، اور ان دنوں میں عمل کرنے والے کے لیے ثواب پچاس شخصوں کے برابر ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ ثواب ان پچاس شخصوں کا ہے جو شخص انہیں میں ہیں تو آپ نے فرمایا بلکہ تم میں سے پچاس شخص[3] کے۔

تشریح: [1] جب تم ہدایت پر ہو تو اوروں کی گمراہی سے تمہیں نقصان نہ ہوگا۔
[2] یعنی جیسے چنگاری ہاتھ میں رکھ کر صبر کرنا مشکل ہے۔
[3] یعنی ایسے فتنے اور فساد کے زمانے میں جو کوئی سیدھی راہ پر چلے اور شرع کی پیروی کرے اس کا درجہ تم میں سے پچاس شخصوں کے برابر ہے

۹۳۷—حدثنا القعنبي أن عبد العزيز بن أبي حازم حدثهم عن أبيه عن عمارة بن عمرو عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله ﷺ قال كيف بكم وبزمان أو يوشك أن يأتي زمان يغربل الناس فيه غربلة تبقى حثالة من الناس قد مرجت عهودهم وأماناتهم واختلفوا فكانوا هكذا وشبك بين أصابعه فقالوا وكيف بنا يا رسول الله قال تأخذون ما تعرفون وتذرون ما تنكرون وتقبلون على أمر خاصتكم وتذرون أمر عامتكم قال أبو داود هكذا روي عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ من غير وجه

۹۳۷۔ قعنبی، عبدالعزیز، ان کے والد، عمارہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا، اس زمانے میں یا یوں فرمایا کہ وہ زمانہ قریب ہے، جب لوگ چھن جاویں گے یعنی جو اچھے اچھے ہیں وہ مر جاویں گے اور جو برے ہیں کوڑا کرکٹ رہ جاویں گے نہ ان کے اقرار پورے ہوں گے نہ ان میں امانت ہوگی (یعنی بد عہدی اور خیانت کریں گے) آپس میں اختلاف کریں گے اور اس طرح ہو جاویں گے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس وقت ہم کیونکر کریں آپ نے فرمایا جو تم کو بھلا معلوم ہو اس کو اختیار کرو اور جو برا معلوم ہو اس کو چھوڑ دو اپنی خاص فکر کرو اور

عام لوگوں کی فکر چھوڑ دو

تشریح:۔ یعنی جب ایسا فتنہ سخت ہو اور عالم میں گمراہی پھیل جائے اور سمجھانے سے بھی ہدایت کی توقع نہ رہے اس وقت اپنے ہی نفس کی اصلاح کرے اور لوگوں کی فکر چھوڑ دے (علامہ)

۹۳۸-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ *د

۹۳۸۔ ہارون، فضل بن دکین، یونس، ہلال، ابو العلاء، عکرمہ، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے ذکر کیا فتنے کا اور فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو اپنے عہد کا خیال نہ کریں اور امانت کو چھوڑ دیں مگر کم کم (یعنی شاذ نادر لوگ امین رہ جائیں) اور ان کا یہ حال ہو جائے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا تب میں کھڑا ہوا اور میں نے پوچھا ایسے وقت میں میں کیا کروں اللہ مجھ کو آپ پر سے فدا کرے آپ نے فرمایا پکڑ لے اپنے گھر کو اور روک لے اپنی زبان کو اور جو شریعت کی رو سے اچھی معلوم ہو اس کو اختیار کر لے اور بری بات کو چھوڑ دے اور خاص اپنے نفس کی فکر کر اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دے

تشریح:۔ کیوں کہ نازک حالت میں اپنے تئیں بچانا دشوار ہو جاتا ہے اوروں کو کیا بچاوے گا

۹۳۹-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ *

۹۳۹۔ محمد بن عبادہ، یزید بن ہارون، اسرائیل، محمد بن جحادہ، عطیہ، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین جہاد یہ ہے، کہ انصاف کی بات کہے ظالم بادشاہ کے روبرو یا ظالم حاکم کے روبرو

تشریح:۔ اور اس کے ڈر سے یا خوشامد سے ناحق بات نہ کہے کہ وہ اور گمراہ ہو جائے (علامہ)

۹۴۰-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا

۹۴۰۔ محمد بن علاء، ابوبکر، مغیرہ بن زیاد، عدی بن عدی، عرسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمین میں گناہ کیا جاتا ہے، تو جس نے اس گناہ کو دیکھا اور برا جانا تو اس کی مثل ایسی ہے جیسا اس نے اس گناہ کو نہیں دیکھا اور جس نے نہیں دیکھا لیکن گناہ سے راضی ہے اس نے گویا دیکھا

۹۴۱-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا *

۹۴۱۔ احمد بن یونس، ابو شہاب، مغیرہ بن زیاد، عدی بن عدی سے ایسا ہی مروی ہے، جیسا اس نے روایت کیا اس میں ہے، کہ آپ نے فرمایا جس کے سامنے گناہ کی بات ہوئی لیکن وہ ناراض ہے تو گویا اس کے سامنے نہیں ہوئی

۹۴۲-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ

۹۴۲۔ سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو البختری سے روایت ہے، کہ میں نے اس شخص سے سنا جس نے رسول

أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا أَوْ يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

اللہ ﷺ سے سنا سلیمان کی روایت میں ہے کہ مجھ سے آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگ ہرگز تباہ نہیں ہوں گے جب تک ان کی ذات کے گناہ ان کی کثرت نہ ہووے اور ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے

۳۲۰-باب قِيَامِ السَّاعَةِ *

۳۲۰۔ قیامت آنے کا بیان

۹۴۳-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِأَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ

۹۴۳۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم اور ابوبکر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی اور اپنی اخیر عمر شریف میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اس رات کو دیکھا جتنے آدمی اس رات کو تمام روئے زمین پر ہیں ان سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہے گا ابن عمر نے کہا یہ سن کر لوگ مغالطہ میں پڑ گئے کہ کہ یہ تو ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں کہ سو برس میں قیامت آوے گی[1] بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ جتنے لوگ آج کے روز روئے زمین پر ہیں ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہے گا مطلب یہ تھا کہ قرن گزر جائے گا اور دوسرا قرن آئے گا[2]۔

تشریح:[1] حالانکہ آپ کا یہ مطلب نہ تھا جیسا بعض لوگ سمجھے کہ اب سے سو برس میں قیامت آوے گی۔
[2] ایسا ہی ہوا اس روز سے ایک صدی کے اندر تمام صحابہ گزر گئے اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ رتن ہندی وغیرہ جس نے پانچ سو برس کے بعد دعوٰ صحابیت کا کیا تھا دروغ گو اور جھوٹا تھا (علامہ)

۹۴۴-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ *

۹۴۴۔ موسیٰ بن سہل، حجاج بن ابراہیم، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر، ان کے والد، ابو ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس امت کو (قیامت کے دنوں میں۔) آدھے دن سے کم نہیں رکھے گا یعنی (پانچ سو برس سے کم یہ امت رہے گی)۔

۹۴۵-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ *

۹۴۵۔ عمرو بن عثمان، ابوالمغیرہ، صفوان، شریح بن عبید، سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں امیدوار ہوں میری امت اتنی عاجز نہ ہوگی کہ اللہ ان کو آدھے دن کی مہلت دیوے لوگوں نے سعد سے کہا کہ آدھے دن سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا پانچ سو برس

تشریح:۔ بدلیل یہ آیت کریمہ وان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون ، تیرے رب کے نزدیک ایک دن ہزار برس کا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَاب الْحُدُودِ *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

کتاب حدود

تشریح:۔ یعنی حد زنا و سرقہ و شرب خمر اور قذف اور مرتد اور [illegible] وغیرہ

۳۲۱-باب الْحُكْم فِيمَنِ ارْتَدَّ

۳۲۱۔جو شخص دین اسلام سے پھر جاوے

۹٤٦-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام أَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۹٤٦۔احمد بن محمد بن حنبل، اسماعیل، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے، کہ حضرت علیؓ نے بے دین یعنی جو لوگ اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے تھے ان کو جلوا دیا یہ خبر ابن عباسؓ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اگر اس وقت میں ہوتا تو انہیں آگ سے نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کے خاص عذاب سے تم عذاب نہ کرو (یعنی آگ سے کسی کو نہ جلاؤ) بلکہ میں ان مرتدوں کو قتل کرتا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق کیونکہ آپ نے فرمایا ہے جو کوئی اسلام کو چھوڑ کر اور کوئی دین بدلے تو اس کو مار ڈالو پھر جب ابن عباسؓ کے اس کہنے کی خبر حضرت علیؓ کو پہنچی تو انہوں نے کہا واہ واہ ابن عباسؓ (یعنی ان کی تعریف کی کہ انہوں نے سچ کہا)

۹٤۷-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ *

۹٤۷۔عمرو بن عون، ابو معاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں حلال ہے خون اس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اس کی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اس کے کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو حرام کرنے والا نکاح کے بعد دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا مسلمانوں کے گروہ سے علیحدہ ہوا

تشریح:۔ یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا

۹٤۸-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا *

۹٤۸۔محمد بن سنان، ابراہیم، عبدالعزیز، عبید بن عمیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کا قتل کرنا درست نہیں ہے یعنی اس شخص کا جو شہادت دیتا ہو اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے خدا کے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں مگر تین وجہ سے ایک یہ کہ وہ محصن ہو (یعنی اس کا نکاح ہو چکا ہو) پھر وہ زنا کرے تو سنگسار کیا جاوے گا دوسرے وہ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے نکلے (یعنی رہزنی کرے) تو قتل کیا جاوے گا یا سولی دیا جاوے گا یا قید کیا جاوے گا یا جلا وطن ہو گا، تیسرے وہ جو

خون کرے (معصوم کا جیسے مسلمان کا) تو اس کے قصاص میں (اگر وارث قصاص چاہیں) قتل کیا جاوے گا

۹۴۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ أَوْ أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي *

۹۴۹۔ احمد بن حنبل اور مسدد، یحییٰ بن سعید، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہؓ سے روایت ہے، کہ ابو موسیٰ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو شخص اشعری اور تھے دونوں نے آپ سے عاملی کا عہدہ طلب کیا (یعنی عامل کی خدمت پر مقرر ہونا چاہا) اور رسول اللہ چپ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم کیا کہتے ہوا ے ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) میں نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کے بھیجا ان دونوں نے مجھے خبر نہیں کی اس کی جو ان کے دلوں میں تھا اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ عامل ہونا چاہتے ہیں ابو موسیٰ نے کہا گویا میں اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ مسوڑھے کے نیچے تھی اور مسوڑھا اوپر اٹھا ہوا تھا پھر آپ نے فرمایا ہم اپنے کاموں پر اس شخص کو مقرر نہ کریں گے جو ان کی خواہش کرے (یہ بھی ایک عمدہ طریقہ آپ نے اسلامی خدمتوں پر مقرر کرنے کا اختیار کیا اور بتلایا جو شخص خدمت کی آرزو یا خواہش کرے وہ کام اس کو نہ دیا جائے اور جو شخص خواہش نہ کرے اس کو دیا جاوے) لیکن تو جا اے ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس پھر آپ نے ابو موسیٰ کو مقرر کیا یمن کی حکومت پر اور ان کے پیچھے معاذ بن جبل کو روانہ کیا جب معاذ ابو موسیٰ کے پاس پہنچے تو انہوں نے معاذ سے کہا اترو اور ایک تکیہ ان کے لیے بچھایا معاذ نے کہا یہ شخص بندھا ہوا ہے پوچھا یہ کون ہے ابو موسیٰ نے کہا یہ شخص یہودی تھا بعد اس کے مسلمان ہو گیا پھر اب مرتد ہو گیا اور اپنے برے دین کی طرف چلا گیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ کیا جاوے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق ابو موسیٰ نے کہا بیٹھو ایسا ہی ہوگا معاذ نے کہا نہیں میں کبھی نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ کیا جاوے گا اللہ اور رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا تب ابو موسیٰ نے حکم کیا اس کے قتل کا وہ قتل کیا گیا پھر ابو موسیٰ اور معاذ دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا تو ان دونوں میں سے کسی نے کہا شاید معاذ ہی نے کہا میں تو رات کو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور امید ہے کہ مجھے سونے میں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا عبادت میں ملتا ہے

۹۵۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ يَعْنِي عَبْدَ

۹۵۰۔ حسن بن علی، عبدالحمید، طلحہ اور یزید، ابو بردہؓ، ابو موسیٰؓ سے

الْحميد ابْن عبْد الرّحْمن عنْ طلْحة بْن يحْيى وبُريْد بْن عبْد اللّهِ بْن أبي بُرْدة عنْ أبي بُرْدة عنْ أبي مُوسى قال قدم عليّ مُعاذٌ وأنا باليمن ورجُلٌ كان يهُوديًّا فأسْلم فارْتدّ عن الْإسْلام فلمّا قدم مُعاذٌ قال لا أنْزلُ عنْ دابّتي حتّى يُقْتل فقُتل قال احدُهُما وكان قد اسْتُتيب قبْل ذلك*

روایت ہے، کہ معاذ بن جبلؓ میرے پاس آئے اور میں یمن میں تھا وہاں ایک شخص یہودی تھا جو اسلام لا کر مرتد ہو گیا تھا، جب معاذ آئے تو انہوں نے کہا میں اپنے جانور سے نہ اتروں گا جب تک یہ شخص قتل نہ کیا جاوے، پھر وہ شخص قتل کیا گیا، اور قبل قتل کے پہلے اس سے توبہ کرنے کو کہہ چکے تھے۔

تشریح:۔ مگر اس نے توبہ نہ کی اس واسطے قتل لازم ہوا مرتد کا یہی حکم ہے پہلے اس سے توبہ کرواویں گے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کریں گے۔ علامہ

۹۵۱- حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْعلاء حدّثنا حفْصٌ حدّثنا الشّيْبانيُّ عنْ أبي بُرْدة بهذه الْقصّة قال فأُتي أبو مُوسى برجُل قد ارْتدّ عن الْإسْلام فدعاهُ عشْرين ليْلةً أوْ قريبًا منْها فجاء مُعاذٌ فدعاهُ فأبى فضرب عُنُقهُ قال أبو داود ورواهُ عبْدُ الْملك بْنُ عُميْر عنْ أبي بُرْدة لمْ يذْكُر الاسْتتابة ورواهُ ابْنُ فُضيْل عن الشّيْبانيّ عنْ سعيد بْن أبي بُرْدة عنْ أبيه عنْ أبي مُوسى لمْ يذْكُرْ فيه الاسْتتابة

۹۵۱۔ محمد بن علاء، حفص، شیبانی، ابوبردہؓ سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو اسلام سے پھر گیا تھا انہوں نے اس سے مسلمان ہو جانے کو کہا بیس رات تک یا کم و بیش اس سے پھر معاذ بن جبلؓ آئے انہوں نے بھی اس سے کہا کہ مسلمان ہو جا اس نے انکار کیا تو ماری گئی گردن اس کی اس روایت میں توبہ کرانے کا ذکر نہیں ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے عبدالملک نے ابوبردہ سے بغیر توبہ کرانے کا ذکر کر کے روایت کیا ہے اور ابن فضیل نے اسے بواسطہ شیبانی سعید بن ابی بردہ، ان کے والد، ابو موسیٰ سے بغیر توبہ کرانے کے ذکر کے روایت کیا ہے

۹۵۲- حدّثنا ابْنُ مُعاذ حدّثنا أبي حدّثنا الْمسْعُوديُّ عن الْقاسم بهذه الْقصّة قال فلمْ ينْزلْ حتّى ضُرب عُنُقُهُ وما اسْتتابهُ*

۹۵۲۔ ابن معاذ، ان کے والد، مسعودی، قاسم سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ، معاذ اترے سواری سے یہاں تک کہ گردن ماری گئی اس کی اور توبہ نہیں کرائی اس سے

۹۵۳- حدّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمّد الْمرْوزيُّ حدّثنا عليُّ بْنُ الْحُسيْن بْن واقد عنْ أبيه عنْ يزيد النّحْويّ عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاس قال كان عبْدُ اللّه بْنُ سعْد بْن أبي سرْح يكْتُبُ لرسُول اللّه ﷺ فأزلّهُ الشّيْطانُ فلحق بالْكُفّار فأمر به رسُولُ اللّه ﷺ أنْ يُقْتل يوْم الْفتْح فاسْتجار لهُ عُثْمانُ بْنُ عفّان فأجارهُ رسُولُ اللّه ﷺ *

۹۵۳۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح منشی تھا رسول اللہ ﷺ کا شیطان نے اس کو اغوا کیا وہ پھر کافروں میں مل گیا جس دن مکہ فتح ہوا اس روز رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا اس کے قتل کا (جہاں وہ ملے) پھر امان مانگی اس کے واسطے عثمان بن عفانؓ نے رسول اللہ ﷺ نے اس کو امان دی

تشریح:۔ وہ حضرت عثمانؓ کا رضاعی بھائی تھا حضرت عثمانؓ اسے حضور اقدس میں لے آئے اور بمبالغہ تمام اس کی سفارش کی تو قصور اس کا معاف ہو گیا (علامہ)

۹۵۴- حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا أحْمدُ بْنُ الْمُفضّل حدّثنا أسْباطُ بْنُ نصْر قال زعم السُّدّيُّ عنْ مُصْعب بْن سعْد عنْ سعْد قال لمّا كان يوْمُ فتْح مكّة اخْتبأ عبْدُ اللّه بْنُ سعْد بْن أبي سرْح عنْد عُثْمان بْن عفّان فجاء به حتّى أوْقفهُ على النّبيّ ﷺ فقال يا رسُول اللّه بايعْ عبْد اللّه فرفع رأْسهُ فنظر إليْه ثلاثًا كُلُّ ذلك يأبى فبايعهُ بعْد ثلاث ثُمّ أقْبل على أصْحابه

۹۵۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن مفضل، اسباط بن نصر، سدی، مصعب بن سعد، سعد سے روایت ہے، کہ جس دن مکہ فتح ہوا تو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفانؓ کے پاس چھپ رہا حضرت عثمانؓ اس کو لے کر آئے یہاں تک کہ کھڑا کر دیا اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بیعت کیجئے عبداللہ سے آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اس کی طرف تین بار دیکھا آپ نے بیعت سے انکار کیا پھر تین بار

فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ *

انکار کرنے کے بعد آپ نے اس سے بیعت کر لی جب اس سے آپ مخاطب ہوئے اپنے اصحاب کی طرف اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی عقلمند نہ تھا جب مجھے دیکھتا کہ میں نے بیعت سے اس کی ہاتھ روکا تھا اور قتل کر ڈالتا اس کو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نہیں جانتے تھے آپ کے دل کا حال اگر آپ اشارہ کر دیتے اپنی آنکھوں سے تو ہم قتل کر ڈالتے آپ نے فرمایا نبی کو یہ امر لائق نہیں ہے کہ کنکھیوں سے مخفی اشارہ کرے۔

تشریح:۔ اور ظاہر میں کچھ کہے کیونکہ یہ طریقہ دنیاداروں کا ہے جن کو خدا سے خوف نہیں ہے (علامہ)

۹۵۵-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ *

۹۵۵۔قتیبہ بن سعید، ان کے والد، ابو اسحاق، شعبی، جریر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب غلام اپنے مولی سے شرک کی طرف بھاگا تو اس کا خون مباح ہو گیا (یعنی جب مسلمان کافر ہو جاوے تو اس کا خون مباح ہے)

۳۲۲-بَاب الْحُكْمِ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ *

۳۲۲۔جو شخص رسول اللہ ﷺ کو برا کہے اس کی کیا سزا ہے؟

۹۵۶-حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ *

۹۵۶۔عباد بن موسی، اسماعیل، اسرائیل، عثمان، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک اندھے کی ایک ام ولد تھی جو برا کہا کرتی تھی رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی وہ اندھا جو اس کا مولی تھا اس بات سے اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی تھی ایک رات کو (اس نے عادت کے موافق) آپ کی ہجو شروع کی اور آپ کو برا کہنے لگی اس کے مولی نے (یعنی اس اندھے نے) چھرا لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر زور دیا (یعنی چھرے پر بوجھ ڈالا وہ اس کے پیٹ میں گھس گیا وہ عورت مر گئی اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں ایک لڑکا آگیا اور جہاں وہ بیٹھے تھے وہ سب خون سے لت پت (رنگین ہو گیا) جب صبح ہوئی تو آپ سے اس خون کا ذکر ہوا آپ نے سب لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اس کو خدا کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جاوے (اور اقرار کرے کہ میں نے یہ کام کیا ہے یہ سن کر وہی اندھا کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھاندتا ہوا اور لرزتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آن بیٹھ گیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں اس لونڈی کا قاتل ہوں وہ آپ کو برا کہتی تھی اور آپ کی ہجو کرتی تھی میں اس کو منع کرتا تھا لیکن باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا جب بھی نہ مانتی تھی اور اس کے پیٹ سے

میرے دو بیٹے ہیں مثل دو موتیوں کے اور میری بڑی رفیق تھی کل رات وہ آپ کو برا کہنے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگی تو میں نے چھرا لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر زور دیا یہ وہ مر گئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گواہ رہو اس کا خون لغو ہے

تشریح :۔ یعنی بدلہ اس کا بدلہ نہ لیا جائے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر مرد ہو یا عورت اگر ہمارے نبی کو برا کہے تو اس کا قتل کرنا درست ہے (علامہ)

٩٥٧–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَمَهَا*

۹۵۷۔ عثمان بن ابی شیبہ اور عبداللہ بن جراح، جریر، مغیرہ، شعبی، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ یہودیہ برا کہا کرتی تھی رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کی ہجو کرتی تھی اس پر ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون لغو کر دیا

تشریح :۔ یعنی بدر کر دیا اس کا بدلہ یعنی قصاص یا دیت لینے کا حکم نہ فرمایا (علامہ)

٩٥٨–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَفْظُ يَزِيدَ*

۹۵۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، یونس بن ہلال نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے (دوسری سند) ہارون بن عبداللہ، نصیر بن فرج، ابو اسامہ، یزید بن زریع، یونس بن عبید، حمید بن ہلال، عبداللہ بن مطرف، ابوبرزہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بیٹھا تھا وہ ایک شخص پر غصے ہوئے اور نہایت غصے ہوئے (شاید اس نے کوئی بری بات ان کو کہی ہو گی) میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ کے آپ مجھے اجازت دیتے ہیں میں اس کی گردن ماروں یہ کہنے سے ان کا غصہ جاتا رہا اور کھڑے ہو کر اندر چلے گئے پھر مجھ کو بلا بھیجا اور کہا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا آپ مجھے اجازت دیجئے تو میں اس کی گردن ماروں ابوبکر صدیقؓ نے کہا اگر میں تجھے حکم کرتا تو تو اس کی گردن مار ہی دیتا میں نے ہاں بے شک مار دیتا ابوبکرؓ نے کہا یہ درجہ کسی بشر کو بعد آنحضرت ﷺ کے حاصل نہیں ہوا

تشریح :۔ یعنی یہ رسول اللہ ﷺ ہی کا منصب تھا کہ جو کوئی ان کی مخالفت کرے یا ان کو برا کہے اس کی گردن ماری جائے اور کسی کا یہ درجہ نہیں ہے (علامہ)

٣٢٣–بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ *

۳۲۳۔ اللہ اور رسول ﷺ سے لڑنے یعنی رہزنی کا بیان

٩٥٩–حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ

۹۵۹۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، ابو قلابہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ کچھ لوگ عکل کے یا عرینہ کے (دونوں قبیلوں کے نام ہیں) رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینے میں آئے ان کو مدینے کی آب و ہوا موافق نہ ہوئی تو آپ نے ان کو چند اونٹنیاں دودھ والی دیں اور حکم کیا ان کا موت اور دودھ پینے کا وہ چلے گئے جنگل میں اونٹنیاں لے کر جب وہ ٹھیک ہو گئے تو آپ کے چرواہے کو انہوں نے مار ڈالا اور اونٹنیاں

ﷺ فِي آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

و ہنکا لے گئے یہ خبر آپ کو سویرے پہنچی آپ نے لوگوں کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی اور جلتے پتھروں پر ڈال دیئے گئے وہ پانی مانگتے تھے پر ان کو پانی نہ ملتا تھا ابو قلابہ نے کہا ان لوگوں نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے (پھر ان کی سزا یہی تھی جو دی گئی)

٩٦٠-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ

٩٦٠۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب سے اس روایت میں یوں ہے، کہ آپ نے حکم کیا سلائیاں گرم کرنے کا وہ ان کی آنکھوں میں پھیری گئیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے ایک ہی دفعہ ان کو مار نہیں ڈالا

٩٦١-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأُتِيَ بِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا الْآيَةَ

٩٦١۔ محمد بن صباح بن سفیان (دوسری سند) عمرو بن عثمان، ولید، اوزاعی، ابو قلابہ، انس بن مالکؓ سے یہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے تعاقب میں مخبروں کو بھیجا وہ گرفتار ہو کر لائے گئے جب اللہ تعالیٰ نے ان کے باب میں یہ آیت اتاری (ترجمہ) یعنی بدلہ ان لوگوں کا جو لڑتے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور ملک میں فساد کرتے ہیں یہ کہ قتل کیے جاویں یا سولی دیئے جاویں یا ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جاویں

٩٦٢-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا

٩٦٢۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت اور قتادہ اور حمید، انس بن مالکؓ نے کہا میں نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا جو زمین کو اپنے منہ سے کھودتا تھا پیاس کے مارے یہاں تک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مر گئے

٩٦٣-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ *

٩٦٣۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ہشام، قتادہ، انسؓ بن مالک سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ پھر اس کے بعد آپ نے منع کیا مثلہ سے

٩٦٤-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَحْمَدُ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ *

٩٦٤۔ احمد بن صالح، عبداللہ، عمرو بن سعید، ابو الزناد، عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ہنکا لے گئے اور اسلام سے پھر گئے اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا جو مسلمان تھا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا پھر وہ گرفتار ہوئے تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں پھوڑیں اور انہیں کے شان میں محاربہ کی آیت اتری یعنی انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک اور ان ہی لوگوں کا بیان انس بن مالک نے کیا تھا حجاج سے جب ان سے اس نے سوال کیا (یعنی حال ان کا پوچھا)

تشریح: مثلہ یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنا آنکھ پھوڑنا کان کاٹنا ان باتوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا اس وقت تک مثلہ کی ممانعت نہ تھی پھر آپ نے منع کر دیا بعضوں نے کہا یہ امور قصاصاً تھے انہوں نے بھی آپ کے چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا (علامہ)

٩٦٥-حدَّثنا أحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ أخْبرني اللَّيْثُ بْنُ سعْدٍ عنْ مُحمَّدِ بْنِ عجْلانَ عنْ أبِي الزِّنادِ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ لمَّا قطع الَّذِين سرقُوا لِقاحهُ وسمل أعْيُنهُمْ بِالنَّارِ عاتبهُ اللّهُ تعالى فِي ذلِك فأنْزل اللّهُ تعالى إِنَّما جزاءُ الَّذِين يُحارِبُون اللّه ورسُولهُ ويسْعون فِي الْأرْضِ فسادًا أنْ يُقتَّلُوا أوْ يُصلَّبُوا الْآية

۹۶۵۔ احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، لیث بن سعد، محمد بن عجلان، ابو الزناد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہاتھ پاؤں کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں ان لوگوں کی جنہوں نے اونٹ چرائے تھے تو اللہ نے عتاب کیا رسول اللہ ﷺ پر اور فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ و یسعون فی الارض فسادا آخیر آیت تک

تشریح: یعنی ان لوگوں کو صرف قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا کافی تھی آنکھیں پھوڑنا اور گرم جلتی ہوئی زمین میں لٹانا اور تڑپا تڑپا کر مارنا کچھ ضرور نہ تھا اس واسطے آپ نے آئندہ کیلئے مثلہ سے منع فرمایا کہ کوئی ایسا نہ کرے اور پھر ایسی سزا کسی کو نہ دی۔ بالجملہ توبہ کر لینے سے آخرت کا گناہ جاتا رہے گا مگر دنیا میں جو اس جرم کی سزا مقرر ہے وہ دی جائے گی یہ عبداللہ بن عباسؓ کا مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جب کافر یا مشرک نے یہ کام حالت کفر میں کئے پھر توبہ کی اور مسلمان ہو گیا گرفتار ہونے سے پہلے تو سزا اس کے ذمہ ساقط ہو جاوے گی جیسے مسلمان یہ کام کرلے اور گرفتار ہونے سے پہلے آن کر تائب ہو جائے تو اس کی سزا معاف ہو جاوے گی باتفاق علماء اور یہ امر نص آیت سے نکلتا ہے (علامہ)

٩٦٦-حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ كثِيرٍ قال أخْبرنا ح و حدَّثنا مُوسى بْنُ إِسْمعِيل حدَّثنا همَّامٌ عنْ قتادة عنْ مُحمَّدِ ابْنِ سِيرِين قال كان هذا قبْل أنْ تنْزِل الْحُدُودُ يعْنِي حدِيث أنسٍ*

۹۶۶۔ محمد بن کثیر، موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے، کہ یہ حدیث انس، حدود (حکم) نازل ہونے سے پہلے کی تھی

٩٦٧-حدَّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمَّدِ بْنِ ثابِتٍ حدَّثنا عليُّ بْنُ حُسيْنٍ عنْ أبِيهِ عنْ يزِيد النَّحْوِيِّ عنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ عبَّاسٍ قال إِنَّما جزاءُ الَّذِين يُحارِبُون اللّه ورسُولهُ ويسْعوْن فِي الْأرْضِ فسادًا أنْ يُقتَّلُوا أوْ يُصلَّبُوا أوْ تُقطَّع أيْدِيهِمْ وأرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ أوْ يُنْفوْا مِن الْأرْضِ إِلى قوْلِهِ غفُورٌ رحِيمٌ نزلتْ هذِهِ الْآيةُ فِي الْمُشْرِكِين فمنْ تاب مِنْهُمْ قبْل أنْ يُقْدر عليْهِ لمْ يمْنعْهُ ذلِك أنْ يُقام فِيهِ الْحدُّ الَّذِي أصابهُ*

۹۶۷۔ احمد بن محمد بن ثابت، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ اللہ نے فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ و یسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض الی قولہ غفور رحیم یہ آیت مشرکین کے باب میں اتری ہے، جو شخص ان میں سے گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو یہ نہ ہو گا کہ اس کے ذمہ حد ساقط ہو

٣٢٤-باب فِي الْحدِّ يُشْفعُ فِيهِ *

۳۲۴۔ حد شرعی کے دفع کے لیے سفارش منع ہے

٩٦٨-حدَّثنا يزِيدُ بْنُ خالِدِ بْنِ عبْدِ اللّهِ بْنِ موْهبٍ الْهمْدانِيُّ قال حدَّثنِي ح و حدَّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ الثَّقفِيُّ حدَّثنا اللَّيْثُ عنِ ابْنِ شِهابٍ عنْ عُرْوة عنْ عائِشة رضِي اللّهُ عنْها أنَّ قُريْشًا أهمَّهُمْ شأْنُ الْمرْأةِ الْمخْزُومِيَّةِ الَّتِي سرقتْ فقالُوا منْ يُكلِّمُ فِيها يعْنِي رسُول اللّهِ ﷺ قالُوا ومنْ يجْترِئُ إِلَّا أُسامةُ بْنُ زيْدٍ حِبُّ رسُولِ اللّهِ ﷺ فكلَّمهُ أُسامةُ فقال رسُولُ اللّهِ ﷺ يا أُسامةُ أتشْفعُ فِي حدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّهِ ثُمَّ

۹۶۸۔ یزید بن خالد (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ مخزوم (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی ایک عورت نے قریش کو غمگین کیا اس لیے کہ اس نے چوری کی تھی پھر قریش آپس میں کہنے لگے کہ اس عورت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کون عرض کرے گا تو کہا کہ اس بات پر تو اسامہ بن زید البتہ جرأت کر سکتا ہے کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کا پیارا ہے پھر اسامہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے

قام فاختطب فقال إنما هلك الذين من قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وايم الله لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها

اس سے فرمایا اے اسامہ کیا تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہو گئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا اسی نے تو تباہ کیا ان کو جو تم سے پہلے تھے کہ جب کوئی شریف آدمی اور رئیس ان میں چوری کرتا تو اس کو بغیر سزا دیئے چھوڑ دیتے اور جب کوئی ان میں غریب بیچارہ چوری کرتا تو اس پر چوری کی سزا جاری کرتے اور خدا کی قسم ہے جو اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چرا وے تو اس کا ہاتھ بھی ضرور ہی کاٹوں گا

تشریح:۔ یہ فرما کر آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسی کی رو رعایت نہ چاہیئے اگلی امتیں اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں پچھلے زمانے میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی کرنے سے ہلاک ہو گئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفی ﷺ اور جگر گوشہ فاطمۃ الزہراءؓ یعنی حسینؓ کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اس واسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے برابر ہے شریف اور رذیل کا اس میں کچھ فرق نہیں (علامہ)

٩٦٩- حدثنا عباس بن عبد العظيم ومحمد بن يحيى قالا حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده فأمر النبي ﷺ بقطع يدها وقص نحو حديث الليث قال فقطع النبي ﷺ يدها قال أبو داود روى ابن وهب هذا الحديث عن يونس عن الزهري وقال فيه كما قال الليث إن امرأة سرقت في عهد النبي ﷺ في غزوة الفتح ورواه الليث عن يونس عن ابن شهاب بإسناده فقال استعارت امرأة وروى مسعود بن الأسود عن النبي ﷺ نحو هذا الخبر قال سرقت قطيفة من بيت رسول الله ﷺ ورواه أبو الزبير عن جابر أن امرأة سرقت فعاذت بزينب بنت رسول الله ﷺ *

٩٦٩۔ عباس اور محمد یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ مخزوم کی ایک عورت اس خصلت کی تھی کہ وہ چیز کو عاریت لے کر منکر ہو جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹا کہا ابو داؤد نے روایت کیا ابن وہب نے اس حدیث کو یونس سے انہوں نے زہری سے اور اس میں بھی ایسا ہی ہے جیسے لیث کی روایت میں ہے کہ عورت نے چوری کی فتح مکہ کے سال میں اور روایت کیا اس کو لیث نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اس میں یہ ہے کہ اس عورت نے عاریت لی تھی (کوئی چیز پھر منکر ہو گئی) اور روایت کیا اس کو مسعود بن الاسود نے رسول اللہ ﷺ سے اس میں یہ ہے کہ اس عورت نے ایک چادر چرائی تھی رسول اللہ ﷺ کے گھر میں سے، کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس کو ابو الزبیر نے جابر سے کہ ایک عورت نے چوری کی پھر ابو الزبیر نے جابر سے کہ ایک عورت نے چوری کی پھر پناہ لی زینب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی

تشریح:۔ بالجملہ عاریت لے کر مکر جانا بھی چوری میں داخل ہے اور اس میں ہاتھ کاٹنا لازم ہوگا امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور یہ حدیث دلیل ہے ان کی اور جمہور علماء کے نزدیک عاریت لے کر مکر جانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ یہ سرقہ نہیں ہے اور حدود دفع ہو جاتے ہیں شبہات سے سرقہ یہ ہے کہ مال معصوم غیر کی ملک مخفی طور سے لے لیوے اور عاریت کا مال تو پہلے سے مستعیر کے قبضے میں تھا اور حدیث محمول ہے اس امر پر کہ اس عورت نے چوری کی ہو گی جیسے بعضی روایتوں میں ہے (علامہ)

٩٧٠- حدثنا جعفر بن مسافر ومحمد بن سليمان الأنباري قالا أخبرنا ابن أبي فديك عن عبد الملك بن زيد نسبه جعفر إلى سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن محمد بن

۹۷۰۔ جعفر بن مسافر اور محمد بن سلیمان، ابن ابی فدیک، عبدالملک بن زید، جعفر بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، محمد بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درگزر

أبي بكر عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها قالت قال [illegible] کی لغزش [illegible] حد کے سوا
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أقيلوا ذوي الهيئات عثراتهم إلا الحدود *

تشریح: [illegible] پہلے قصور میں رعایت اور درگزر چاہیئے حافظ [illegible] حافظ ابن حجر [illegible] ابن عدی [illegible] بہر حال ضعیف [illegible] اگرچہ اور طریقے سے بھی مروی ہے (علامہ)

۳۲۵–باب الْعَفْوِ عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ*

۳۲۵۔جب تک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہنچے تو اس کا چھپا دینا بہتر ہے!

۹۷۱–حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

۹۷۱۔سلیمان بن داؤد، ابن وہب، ابن جریج، عمرو بن شعیب، ان کے والد، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں تم اپنی حدوں کو معاف کرو جب میرے پاس حد پہنچی تو مقرر واجب ہوئی (پھر اس میں درگزر نہیں ہو سکتی)

تشریح:۔ یہ خطاب ائمہ اور حکام اور قضاۃ کی طرف لے جانے سے پہلے ہے کیونکہ بعد لے جانے موجبات حدود کے نزدیک ائمہ اور حکام وغیرہما کے عفو جائز نہیں ہے جیسا کہ اسی پر فرمایا آنحضرت ﷺ نے فما بلغني من حد فقد وجب

۳۲۶–بَاب فِي السَّتْرِ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ *

۳۲۶۔حتی المقدور اگر کسی حد سے کام ہو جاوے تو اس کو چھپانا چاہیئے

۹۷۲–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

۹۷۲۔مسدد، یحیٰ، سفیان، زید بن اسلم، یزید بن نعیم، ان کے والد، نعیم سے روایت ہے، کہ ماعزؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور چار بار آپ کے سامنے اقرار کیا (زنا کا) آپ نے حکم دیا ان کو سنگسار کرنے کا اور ہزال (ایک شخص تھا جس نے ماعز کو اقرار کر لینے کا حکم کیا تھا) سے فرمایا اگر تو اس بات کو کپڑا ڈال کر چھپا لیتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا

۹۷۳–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ *فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ *

۹۷۳۔محمد بن عبید، حماد، یحیٰ، ابن منکدر سے روایت ہے، کہ ہزال نے ماعز کو حکم کیا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور اپنا حال بیان کرو کہ میں نے یہ قصور (زنا) کیا ہے

۳۲۷–فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيئُ فَيُقِرُّ

۳۲۷۔جس نے حد کا کام کیا ہو پھر خود امام کے پاس آکر اقرار کرے

۹۷۴–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا

۹۷۴۔محمد بن یحیٰ، فریابی، اسرائیل، سماک، علقمہ بن وائل، وائل بن حجرؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز کو نکلی اس کو ایک مرد ملا جو اس پر چڑھ بیٹھا اور اس سے جماع کیا پھر جماع کر کے چلا گیا بعد اس کے وہ چلائی لیکن وہ مرد چلا گیا اس وقت ایک شخص اس عورت کے سامنے سے گزرا وہ عورت بولی فلاں مرد نے میرے ساتھ یہ کام کیا ہے اور ایک جماعت مہاجرین میں سے

كذا فانطلقوا فأخذوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وقع عليها فأتوها به فقالت نعم هو هذا فأتوا به النبيَّ ﷺ فلمّا أمر به قام صاحبها الذي وقع عليها فقال يا رسول الله أنا صاحبها فقال لها اذهبي فقد غفر الله لك وقال للرَّجُلِ قولًا حسنًا قال أبو داود يعني الرجل المأخوذ وقال للرَّجُلِ الَّذِي وقع عليها ارجموه فقال لقد تاب توبة لو تابها أهلُ الْمَدِينَةِ لقبل منهم قال أبو داود رواهُ أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ

آ گئی ان سے بھی وہ عورت یہی بولی کہ فلاں مرد نے میرے ساتھ ایسا کام کیا ہے وہ سب یہ سن کر چلے گئے اور اس مرد کو جا کر پکڑا جس کا نام اس عورت نے بتایا تھا پھر اس کو عورت کے سامنے لے کر آئے وہ بولی ہاں وہ مرد یہی ہے تب صحابہ اس مرد کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے کر آئے آپ اس پر حد کرنے کا حکم کرتے ہیں کہ وہ خود کھڑا ہو گا اور بول اٹھا یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے آپ نے عورت سے فرمایا تو چلی جا اللہ نے تیرا گناہ بخش دیا (کیونکہ یہ کام تیری رضامندی سے نہیں ہوا) اور مرد کو کچھ اچھا فرمایا پھر صحابہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس مرد کو رجم کیجئے آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر سارے مدینے کے لوگ ایسی توبہ کریں تو ان کی طرف سے قبول ہو جائے (یہ حدیث ظاہر میں مشکل ہے کہ باوصف اقرار کے آپ نے اس کو رجم کیوں نہ کیا) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے سماک سے اسباط بن نصر نے بھی روایت کیا ہے

۳۲۸-بَاب فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ *

۳۲۸۔حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات سکھاوے جس سے حد جاتی رہے

۹۷۵-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ *

۹۷۵۔موسیٰ بن اسماعیل، حماد، اسحاق، منذر، ابو امیہ مخزومیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چور کو لائے اور اس نے اقرار بھی کیا مگر اس کے پاس کچھ مال نہ ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا میں تو تجھ پر گمان نہیں کرتا کہ تو نے مال چرایا ہو اس نے عرض کیا کیوں نہیں پھر آپ نے اس پر دو یا تین بار تکرار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر حد کا حکم فرمایا اور کاٹا گیا (یعنی ہاتھ اس کا) پھر اس کو آپ کے پاس لے آئے آپ نے اس سے فرمایا تو اللہ سے بخشش مانگ اور اس کی طرف رجوع کر تو اس نے کہا میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور رجوع کرتا ہوں اس کی طرف آپ نے تین بار فرمایا اے اللہ تو اس پر متوجہ ہو اور اس کا گناہ معاف کر دے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے عمرو بن عاصم نے بواسطہ ہمام، اسحاق، ابو امیہ انصاری روایت کیا ہے

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اجراء حد سے گناہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اجرائے عبرت کے واسطے ہے، اور گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہوتا ہے۔

۳۲۹-بَاب فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ *

۳۲۹۔کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونے کا اقرار کرے، لیکن کون سی حد ہے یہ نہ کہے

۹۷۶-حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ

۹۷۶۔محمود بن خالد، عمر، اوزاعی، ابو عمار، ابو امامہ سے روایت ہے،

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَفَا عَنْكَ *

کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ پر حد قائم کیجئے آپ نے فرمایا جب تو ہمارے پاس آیا تو وضو کیا تو نے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو جا اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا گناہ تیرا

تشریح: کیوں کہ وضو کرنے سے اور نماز پڑھنے سے بہت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں سبحان اللہ ہمارا پروردگار کتنا رحیم ہے (علامہ)

۳۳۰-باب فِي الِامْتِحَانِ بِالضَّرْبِ *

۳۳۰۔ مجرم کو مار پیٹ کر جرم کا اقرار کرانے کے لیے نادرست ہے

۹۷۷-حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ فَقَالَ هَذَا حُكْمُ اللَّهِ وَحُكْمُ رَسُولِهِ ﷺ *

۹۷۷۔ عبدالوہاب، بقیہ، صفوان، ازہر بن عبداللہ حرازی سے روایت ہے، کہ کلاع کے چند لوگ تھے ان کا مال چرایا گیا انہوں نے چند جولاہوں پر گمان کیا چوری کا اور ان کو لے کر آئے نعمان بن بشیر کے پاس جو صحابی بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے نعمان نے ان جولاہوں کو چند روز تک قید رکھا پھر ان کو چھوڑ دیا اس وقت کلاع کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا تم نے جولاہوں کو چھوڑ دیا بغیر مارے پیٹے اور امتحان لیے ہوئے نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم کو منظور ہو تو میں ان کو مارتا ہوں مگر اس شرط سے کہ اگر ان کے پاس تمہارا اسباب نکلے تو بہتر ہے نہیں تو اتنا ہی میں تم کو ماروں گا انہوں نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجرم پر جب گمان یا اشتباہ ہو تو اس کو قید کرنا درست ہے مگر ناحق مار پیٹ کے اس سے اقرار کرانا درست نہیں ہے بلکہ سراسر ظلم ہے جیسا اس زمانے میں لوگ شریک کرتے ہیں (علامہ)

۳۳۱-بَاب مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ *

۳۳۱۔ چور کا ہاتھ کتنے مال میں کاٹا جاوے

۹۷۸-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا*

۹۷۸۔ احمد بن محمد، سفیان، زہری، عمرو، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے

۹۷۹-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

۹۷۹۔ احمد بن صالح اور وہب بن بیان (دوسری سند) ابن سرح، ابن وہب یونس، ابن شہاب، عروہ اور عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ کاٹا جائے گا چوتھائی دینار میں یا اس سے زیادہ میں احمد بن صالح نے کہا ربع دینار میں ہاتھ کاٹا جاوے گا

۹۸۰-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

۹۸۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے تین درہم کی سپر (ڈھال) چرانے میں ہاتھ کاٹا

۹۸۱–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج أخبرني إسمعيل بن أمية أن نافعا مولى عبد الله بن عمر حدثه أن عبد الله بن عمر حدثهم أن النبي ﷺ قطع يد رجل سرق ترسا من صفة النساء ثمنه ثلاثة دراهم

۹۸۱۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، ابن جریج، اسماعیل، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ایک ڈھال چرائی تھی صفۃ النساء سے اس کی قیمت تین درہم تھی (یہ حدیثیں دلیل ہیں امام احمد اور شافعی کی)

تشریح ۔ یعنی ربع دینار کو جو اس وقت تین درہم کا تھا (علامہ)

۹۸۲–حدثنا عثمان بن أبي شيبة ومحمد بن أبي السري العسقلاني وهذا لفظه وهو أتم قال حدثنا ابن نمير عن محمد بن إسحق عن أيوب بن موسى عن عطاء عن ابن عباس قال قطع رسول الله ﷺ يد رجل في مجن قيمته دينار أو عشرة دراهم قال أبو داود رواه محمد بن سلمة وسعدان بن يحيى عن ابن إسحق بإسناده *

۹۸۲۔ عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن ابی السری، ابن نمیر، محمد بن اسحاق، ایوب بن موسیٰ، عطاء، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کاٹا ایک شخص کا سپر کی چوری کے عوض میں جس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم ہوگی ابوداؤد فرماتے ہیں، کہ محمد بن سلمہ اور سعد بن یحییٰ نے ابن اسحاق سے اسی اسناد سے روایت کیا ہے

تشریح ۔ مگر اس سے یہ نہیں نکلتا کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ کاٹا جاوے (علامہ)

۳۳۲–باب ما لا قطع فيه *

۳۳۲۔ جن چیزوں کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے

۹۸۳–حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن أنس عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان أن عبدا سرق وديا من حائط رجل فغرسه في حائط سيده فخرج صاحب الودي يلتمس وديه فوجده فاستعدى على العبد مروان بن الحكم وهو أمير المدينة يومئذ فسجن مروان العبد وأراد قطع يده فانطلق سيد العبد إلى رافع ابن خديج فسأله عن ذلك فأخبره أنه سمع رسول الله ﷺ يقول لا قطع في ثمر ولا كثر فقال الرجل إن مروان أخذ غلامي وهو يريد قطع يده وأنا أحب أن تمشي معي إليه فتخبره بالذي سمعت من رسول الله ﷺ فمشى معه رافع بن خديج حتى أتى مروان بن الحكم فقال له رافع سمعت رسول الله ﷺ يقول لا قطع في ثمر ولا كثر فأمر مروان بالعبد فأرسل قال أبو داود الكثر الجمار *

۹۸۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان سے اس روایت میں یہ ہے، کہ ایک شخص نے کھجور کا پودا ایک باغ میں سے چرالیا اور اس کو اپنے مولیٰ کے باغ میں لگایا تو پودہ والا ڈھونڈتا ہوا اپنے پودے کو نکلا پھر اس کو پایا اور مروان بن حکم جو اس زمانے میں مدینے کا حاکم تھا اس کے پاس مقدمہ لے گیا اور مدد چاہی مروان نے اس غلام کو قید کیا اور اس کے ہاتھ کاٹنے کا قصد کیا اس غلام کا مالک رافع بن خدیج کے پاس گیا اور ان سے اس مسئلے کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا پھل کی چوری اور خوشے کی چوری میں وہ بولا مروان نے میرے غلام کو گرفتار کیا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ مروان تک چلو اور جو حدیث تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے مروان کو سنادو رافع بن خدیج اس کے ساتھ گئے یہاں تک کہ مروان کے پاس پہنچے اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جائے گا پھل اور خوشے کی چوری میں یہ سن کر مروان نے حکم کیا غلام کو چھوڑ دینے کا ابوداؤد نے کہا کثر کے معنی خوشہ ہیں

تشریح ۔ ہاتھ اگرچہ ان چیزوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا مگر حاکم کو اختیار ہے کہ جہاں تک مناسب معلوم ہو مجرم کو قید یا ضرب کی سزا دے چنانچہ اس کے حد کی روایت میں آتا ہے کہ مروان نے اس غلام کو چند کوڑے مار کے چھوڑ دیا چند مروان کا فعل حجت نہیں ہے مگر اہل مدینہ نے جب اس پر انکار نہیں کیا تو وہ فعل معتمد ہوا

٩٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ *

۹۸۴۔ محمد بن عبید، حماد، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے، کہ مروان نے اس غلام کو چند کوڑے لگوائے پھر اس کو چھوڑ دیا

٩٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَرِينُ الْجُوخَانُ *

۹۸۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، عمرو بن شعیب، ان کے والد، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے لٹکے ہوئے میوہ کا حال کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا جس محتاج نے کھا لیا اور اپنی گود میں نہ اٹھا لیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو کوئی اس میں سے کچھ نکال لے جاوے تو اس پر مار پیٹ ہوگی اور تاوان دینا ہوگا اسے دوچند میووں کا اور جس نے اس میں سے اس کے سکھانے کی جگہ سے اکٹھا کرنے کے بعد چرا لیا اور وہ سپر بھر کی قیمت کا تھا تو اس کا ہاتھ کاٹا جاوے

تشریح:۔ یعنی جب میوہ سوکھنے کیلئے کہیں ڈالا جاوے اور وہاں سے کوئی اس کو چرا لے جاوے تو اگر تین درم کی مالیت ہو اس صورت میں ہاتھ کاٹا جاوے گا کیونکہ میوہ جب درخت سے جدا کیا گیا پھر اس کا حکم پھل کا سا نہ رہا جو درخت میں لٹکتا ہے بلکہ اور مالوں کے مثل ہو گیا جن میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

پ

اٹھائیسواں پارہ ﴿۲۸﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٣٣٣–بَاب الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ *

٩٨٦–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

جو شخص علانیہ کوئی چیز چھین لے یا امانت میں خیانت کرے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا

۹۸۶۔ نصر بن علی، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لٹیرے پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے، اور جو شخص علانیہ کسی کا مال لوٹ لے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمانوں میں سے نہیں) اور اسی سند سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے

تشریح:۔ کیونکہ ان دونوں پر سرقہ یعنی چوری کی تعریف صادق نہیں آتی اس لیے کہ چوری کہتے ہیں غیر کا مال جو محفوظ ہو پوشیدہ طور سے لے لینے کو

٩٨٧–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ زَادَ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو دَاود هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ قَالَ أَبُو دَاود وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ *

۹۸۷۔ نصر بن علی، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، ایسا ہی اس میں یہ ہے کہ اچکے پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے ابوالزبیر سے یہ دونوں حدیثیں نہیں سنیں، اور مجھے احمد بن حنبل کی جانب سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ابن جریج نے یہ حدیثیں یاسین زیات سے سنی ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں کو مغیرہ نے بواسطہ ابوالزبیر حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے

تشریح:۔ کیوں کہ اچکا علانیہ مال اٹھالے جاتا ہے بعضوں کے نزدیک اچکے کا ہاتھ کاٹا جائے گا

٣٣٤–بَاب مَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ *

٩٨٨–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَيَّ خَمِيصَةٌ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ قَالَ أَبُو دَاود وَرَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ مُجَاهِدٌ وَطَاوُسٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

۳۳۴۔ جو شخص کسی چیز کو محفوظ مقام سے چرا لے

۹۸۸۔ محمد بن یحییٰ، عمرو بن طلحہ، اسباط، سماک بن حرب، حمید، صفوان بن امیہ سے روایت ہے، کہ میں مسجد میں سوتا تھا ایک اون کی چادر پر جس کی قیمت تیس درم تھی اتنے میں ایک شخص آیا اور میرے پاس سے اس کو اچک لیا پھر ایک شخص نے اس کو پکڑ لیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اسے لائے آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کو فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں تیس درم کے واسطے میں اس کو بیچ ڈالتا ہوں اس کے ساتھ ادھار (یعنی قیمت بالفعل اس سے نہیں لیتا مگر قرض بیچ ڈالتا ہوں پھر چوری کا جرم اس پر نہ رہے گا) آپ نے فرمایا تجھ کو ایسا کرنا تھا تو میرے پاس لانے سے پہلے کیا ہوتا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ صفوان

الرَّحْمن قَالَ فَسَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأُخِذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

سوتے تھے اتنے میں چور آیا اور اس نے سر کے تلے سے چادر نکال لی ایک روایت میں ہے کہ جب ان کے سر کے تلے سے چادر کھینچی تو وہ جاگ اٹھے اور چلائے اور وہ چور پکڑا گیا دوسری روایت میں یوں ہے، صفوان بن عبداللہ سے کہ صفوان بن امیہ اپنی چادر کو تکیہ بنا کر مسجد میں سو رہا اتنے میں ایک چور آیا اور اس کی چادر چرا لی تو اس چور کو آنحضرت ﷺ کے پاس پکڑ لائے

تشریح:۔ آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ مال محفوظ تھا صاحب مال کی حفاظت میں تھا کوئی حجرے یا صندوق کے مقفل سے مال کو چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، البتہ اگر مردے کا کفن چرائے یا مسجد کی کوئی شے وقتی چرائے جائے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ مال محفوظ نہیں ہے علامہ

۳۳۵-بَاب فِي الْقَطْعِ فِي الْعَوَرِ إِذَا جُحِدَتْ *

۳۳۵۔جو شخص کسی چیز کو عاریت (مانگ کر لے پھر مکر جائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاوے گا

۹۸۹-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنِ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ وَرَوَاهُ ابْنُ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا

۹۸۹۔الحسن بن علی اور مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ مخزوم میں ایک عورت ایسی ہی تھی جو بطریق عاریت چیز لے کر منکر ہو جاتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا، ابوداؤد نے کہا روایت کیا اس حدیث کو جویریہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر یا صفیہ بنت ابی عبید سے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کوئی عورت ہے جو توبہ کرے اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تین بار اور وہی عورت (جو عاریت لے کر منکر ہو جاتی تھی) بیٹھی ہوئی تھی، لیکن نہ وہ اٹھی نہ اس نے بات کی

تشریح:۔ امام احمد اور اسحاق کا مذہب یہی ہے جو بظاہر حدیث سے مستفاد ہے کہ عاریت لے کر مکر جانے میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور جمہور علماء کے نزدیک ہاتھ نہ کاٹا جائے گا وہ کہتے ہیں عاریت امانت ہے اور اس کا مکر جانا گویا امانت میں خیانت ہے اور خیانت میں ہاتھ نہ کاٹا جائے جیسے اوپر گزرا جابر کی حدیث میں

۹۹۰-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ تَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ

۹۹۰۔ محمد بن یحیٰی، ابو صالح، لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت نے جس کو کوئی نہ جانتا تھا چند مشہور معتبر لوگوں کے ذریعہ سے زیور عاریت لیا پھر اس کو بیچ کر چیٹ کر گئی وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی آپ نے حکم دیا اس کے ہاتھ کاٹنے کا اور یہ وہی عورت ہے جس کے باب میں اسامہ بن زید نے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی تھی اور آپ نے فرمایا جو فرمایا

تشریح:۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی آپ نے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہے اللہ کی حدود میں پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا جیسے اوپر بیان ہو چکا

۹۹۱-حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

۹۹۱۔ عباس اور محمد بن یحیٰی، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت مخزوم میں ایسی تھی کہ وہ

عنبسة قالت كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده فأمر النبي ﷺ فقطع يدها وقص نحو حديث قتيبة عن الليث عن ابن شهاب زاد فقطع النبي ﷺ يدها *

حدیث کی طرح ہے ... ہو جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ... رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹا (اس ... حدیث سے ... چوری سے ... سے ... چوری تو ... ہوتی ہے اور ... غریب ہے)

۳۳٦-باب في المجنون يسرق أو يصيب حدًا*

۳۳٦۔ دیوانہ اگر چوری کرے اور کوئی کام کرے تو اس پر حد نہ پڑے گی

۹۹۲-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا حماد بن سلمة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن المبتلى حتى يبرأ وعن الصبي حتى يكبر *

۹۹۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، حماد، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھا لیا گیا قلم تین آدمیوں سے (یعنی ان کی نیکی بدی کچھ نہیں لکھی جاتی) ایک تو دیوانے سے جب تک اس کو عقل آئے دوسرے سونے والے سے جب تک وہ جاگے تیسرے لڑکے سے جب تک وہ عاقل نہ ہو

تشریح:۔ یعنی بالغ ہو اور جوان ہو جائے پس جو شخص سوتے میں یا جنون میں طلاق یا عتاق دے یا کوئی نیک یا بد کرے اس کا مواخذہ اس سے نہ ہوگا (علامہ)

۹۹۳-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي ظبيان عن ابن عباس قال أتي عمر بمجنونة قد زنت فاستشار فيها أناسا فأمر بها عمر أن ترجم مر بها على علي بن أبي طالب رضوان الله عليه فقال ما شأن هذه قالوا مجنونة بني فلان زنت فأمر بها عمر أن ترجم قال فقال ارجعوا بها ثم أتاه فقال يا أمير المؤمنين أما علمت أن القلم قد رفع عن ثلاثة عن المجنون حتى يبرأ وعن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يعقل قال بلى قال فما بال هذه ترجم قال لا شيء قال فأرسلها قال فأرسلها قال فجعل يكبر*

۹۹۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوظبیان، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو دیوانی تھی اس نے زنا کیا تھا انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا اس کے باب میں پھر حکم کیا اس کے سنگسار کرنے کا ادھر سے حضرت علیؓ گزرے اور پوچھا کیا ہوا اس عورت کو لوگوں نے کہا یہ دیوانی ہے فلاں قوم میں سے، اس نے زنا کیا تو حضرت عمرؓ نے حکم کیا اس کو سنگسار کرنے کا حضرت علیؓ نے کہا اس کو پھیر لے کر آؤ بعد اس کے حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین کیا آپ کو معلوم نہیں ہوا کہ قلم اٹھا لیا گیا ہے تین آدمیوں سے ایک دیوانے سے جب تک اس کو عقل نہ آوے دوسرے سوتے سے جب تک نہ جاگے تیسرے نابالغ سے جب تک سمجھدار نہ ہو حضرت عمرؓ نے کہا کیوں نہیں حضرت علیؓ نے کہا پھر یہ عورت کیوں رجم کی جاتی ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں انہوں نے کہا چھوڑ دو اس کو پھر حضرت عمر نے چھوڑ دیا اس عورت کو اور لگے تکبیر کہنے (کہ خدا نے غلطی سے بچایا)

۹۹٤-حدثنا يوسف بن موسى حدثنا وكيع عن الأعمش نحوه وقال أيضا حتى يعقل وقال وعن المجنون حتى يفيق قال فجعل عمر يكبر

۹۹٤۔ یوسف بن موسیٰ، وکیع، اعمش سے اسی طرح روایت ہے اس میں حتی یعقل و قال عن المجنون حتی یفیق قال فجعل عمر یکبر ہے

۹۹٥-حدثنا ابن السرح أخبرنا ابن وهب أخبرني جرير بن

۹۹٥۔ ابن سرح، ابن وہب، جریر، سلیمان، ابوظبیان، ابن عباسؓ سے

حازم عن سليمان بن مهران عن أبي ظبيان عن ابن عباس قال مر على علي بن أبي طالب رضي الله عنهم بمعنى عثمان قال أو ما تذكر أن رسول الله ﷺ قال رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون المغلوب على عقله حتى يفيق وعن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يحتلم قال صدقت قال فخلى عنها *

روایت ہے، کہ جب یہ واقعہ حضرت علیؓ نے سنا تو آئے حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا، ایک مجنون سے جس کی عقل جاتی رہے دوسرے سونے والے سے جب تک وہ بیدار نہ ہو تیسرے نابالغ سے جب تک وہ جوان ہو حضرت عمرؓ نے کہا بے شک تم سچ کہتے ہو پھر چھوڑ دیا اس عورت کو

تشریح:۔ قلم اٹھالیا گیا ہے یعنی اس کو شرع کی تکلیف نہیں ہے نہ فرض اس پر فرض ہے نہ حرام اس پر حرام ہے یا در حقیقت اس کے اعمال لکھے نہیں جاتے (علامہ)

٩٩٦–حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ الْجَنْبِيُّ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ عَلِيٌّ رَضِي اللَّه عَنْهم فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ قَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِي اللَّه عَنْهم فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ وَإِنَّ هَذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام وَأَنَا لَا أَدْرِي *

٩٩٦۔ ہناد، ابوالاحوص (دوسری سند) عثمان، جریر، عطاء، ابوظبیانؓ سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت آئی جس نے زنا کیا تھا آپ نے حکم دیا اس کے سنگسار کرنے کا ادھر سے حضرت علیؓ گزرے انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر چھوڑ دیا حضرت عمرؓ کو اس کی خبر پہنچی انہوں نے کہا بلاؤ میرے پاس علیؓ کو حضرت علی آئے اور کہا امیر المومنین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیوں سے ایک نابالغ سے جب تک بالغ نہ ہو دوسرے سونے والے سے جب تک جاگے تیسرے بے عقل سے جب تک اچھا ہو یہ تو دیوانی ہے فلانی قوم میں کی شاید کسی نے اس سے زنا کیا ہو جب اس کو جنون کی شدت ہو حضرت عمرؓ نے کہا یہ مجھے معلوم نہیں ہے حضرت علیؓ نے کہا مجھے بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ زنا کے وقت وہ مجنون نہ تھی

تشریح:۔ شاید اس عورت کو کبھی کبھی جنون کا دورہ ہوتا ہوگا تو حضرت عمرؓ نے اعتراض کیا کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ زنا حالت جنون میں تھا حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ پھر یہ بھی تو معلوم نہیں کہ زنا عدم جنون کی حالت میں تھا تو شبہ ہوا اب حد نہ پڑے گی۔ (علامہ)

٩٩٧–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِي اللَّه عَنْهم عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفِ *

٩٩٧۔ موسیٰ، وہیب، خالد، ابوالضحیٰ، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھالیا گیا قلم تین آدمیوں سے ایک تو سونے والے سے جب تک وہ جاگے دوسرے لڑکے سے جب تک وہ جوان ہو تیسرے مجنون سے جب تک اس کو عقل آئے ابو داؤد نے کہا کہ روایت کیا اس حدیث کو ابن جریج نے اس میں اتنا زیادہ ہے والخرف، یعنی بوڑھے سے جس کی عقل جاتی رہی ہو

٣٣٧–بَاب فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ *

۷ ۳ ۳۔ لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے تو اس پر حد نہ پڑے گی

٩٩٨–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ

٩٩٨۔ محمد بن کثیر، سفیان، عبدالملک بن عمیر، عطیہ قرظی سے روایت ہے، کہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں میں بھی تھا (ان کے لیے حکم ہوا کہ جوانوں کو قتل کریں اور عورتوں بچوں کو لونڈی غلام بنائیں) تو لوگوں نے مجھے تلاش کیا جس کے زیر ناف کے بال ہوتے

اس کو مار ڈالتے تو میرے بال نہیں تھے (تو مجھے چھوڑ دیا)

٩٩٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبُتْ فَجَعَلُونِي مِنَ السَّبْيِ *

٩٩٩۔ مسدد، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر سے اسی طرح مروی ہے اس میں ہے کہ لوگوں نے میرے ازار کھول کر دیکھی تو ناف کے بال نہیں نکلے تھے پس رہنے دیا مجھ کو قیدیوں میں اور قتل نہیں کیا

١٠٠٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ *

١٠٠٠۔ احمد بن حنبل، یحیی، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے احد کے روز جب ان کا سن چودہ برس کا تھا آپ نے ان کو قبول نہ کیا (کہ جوانوں میں شریک ہوں اور مال غنیمت کا حصہ پاویں) پھر خندق کے روز آپ پر پیش کیے گئے جب پندرہ برس کے تھے تو قبول کر لیا آپ نے ان کو

١٠٠١- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ *

١٠٠١۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، عبیداللہ بن عمر، نافع نے فرمایا کہ میں نے حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی، تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حد ہے بالغ اور نابالغ کی

٣٣٨- بَاب فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ *

٣٣٨۔ جو شخص جہاد کے سفر میں چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

١٠٠٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شِيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ *

١٠٠٢۔ احمد بن صالح، ابن وہب، حیوہ، شریح، عیاش، شییم اور یزید، جنادہ بن ابی امیہ، سے روایت ہے، کہ ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ دریا میں تھے ان کے پاس ایک چور آیا جس کا نام مصدر تھا اس نے ایک اونٹ چرایا تھا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جاویں گے اس وجہ سے میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹتا ورنہ ضرور کاٹتا

تشریح:۔ اوزاعی نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور جمہور علماء نے کہا یہ جب ہے کہ غنیمت کے مال میں سے چرائے کیونکہ وہ اس میں تو وہ خود بھی شریک ہے بعضوں نے کہا مراد سفر جہاد ہے اس لیے وہاں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تاکہ مجاہدین کی قلت نہ ہو جائے واللہ اعلم (علامہ)

٣٣٩- بَاب فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ *

٣٣٩ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

١٠٠٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ يُقْطَعُ

١٠٠٣۔ مسدد، حماد، ابو عمران، مشعث، عبداللہ بن صامت، حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر عرض کیا میں نے حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں یا رسول اللہ ﷺ پھر آپ نے فرمایا جب لوگوں کو موت پہنچے گی تو اس وقت تو کیا کرے گا ایک گھر بدلے خادم کے ہوگا (یعنی لوگ اس قدر کثرت سے مریں گے کہ قبر کی جگہ غلام کے بدلہ خریدی جاوے گی) یعنی قبر عرض کیا میں نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ اس کا خوب جانتا ہے (یعنی

النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ

میں نہیں جانتا کہ کیا حال ہوگا بھاگوں گا یا صبر کروں گا یا جو اللہ اور رسول میرے لیے فرمائیں میں ویسا ہی کروں گا) آپ نے فرمایا تجھ پر صبر کرنا لازم ہے ابو داؤد نے کہا کہ حماد بن ابی سلمہ نے کہا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ میت کے گھر میں گھس گیا

تشریح: ۱ یعنی جب وبا پہنچے گی تو تو اس وقت صبر کرے گا یا وہاں سے بھاگے گا
۲ اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ قبر کو گھر آپ نے فرمایا اور گھر سے مال چرانے میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے

۳۴۰-بَاب فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا *

۳۴۰۔جو چور کئی مرتبہ چوری کرے تو اس کو کیا سزا دینا چاہیئے

۱۰۰۴-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ *

۱۰۰۴۔ محمد بن عبداللہ، ان کے دادا، مصعب بن ثابت، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لائے آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے اس کا داہنا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس کو دوبارہ لائے پھر آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا کاٹ ڈالو پھر اس کا بایاں پاؤں کاٹا گیا بعد اس کے پھر تیسری بار اس کو آپ کی خدمت میں لائے آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا (صحابہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا اچھا کاٹو تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا پھر چوتھی بار اس کو لائے آپ نے فرمایا قتل کرو اس کو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا اچھا کاٹ ڈالو تو کاٹا گیا داہنا پاؤں اس کا (اب چاروں ہاتھ پاؤں اس کے کٹ گئے) پھر جب اس کو پانچویں مرتبہ لائے تو آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم فرمایا جابر کہتے ہیں پھر ہم اس کو لے گئے اور قتل کر ڈالا اس کو گھسیٹ کر کنویں میں پھینک دیا اور پتھر مارے اوپر سے

تشریح: شاید قتل تعزیراً ہو گا یا وہ مرتد ہو گیا ہو گا یا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے کہ نہ قتل کیا جائے مسلمان مگر تین جرم میں واللہ اعلم

۳۴۱-بَاب فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ *

۳۴۱۔چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکا دینا

۱۰۰۵-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ

۱۰۰۵۔ قتیبہ بن سعید، عمر بن علی، حجاج، مکحول، عبدالرحمٰن بن محیریز نے کہا کہ ہم نے فضالہ بن عبید سے پوچھا چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا کیسا ہے انہوں نے کہا ایک چور کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس کے ہاتھ کو آپ نے لٹکانے کا حکم

أمر بها فعلّقت في عُنقه *

فرمایا وہ لٹکایا گیا اس کے گلے میں (تاکہ خود اس کو اور دیکھنے والوں کو عبرت ہو)

١٠٠٦-حدّثنا موسى يعني ابن إسمعيل حدّثنا أبو عوانة عن عمر بن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ إذا سرق المملوك فبعه ولو بنش *

١٠٠٦۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، عمر و بن ابی سلمہ، ان کے والد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالو اگرچہ نش ہی کے بدلے کیوں نہ ہو (نش کہتے ہیں نصف کو یعنی نصف اوقیہ بیس درہم کو یا جو اس کی قیمت ہو اس کے نصف کو بیچ ڈالے)

٣٤٢-باب في الرَّجْمِ *

٣٤٢۔ رجم (سنگسار) کرنے کا بیان

١٠٠٧-حدّثنا أحمدُ بنُ مُحمّدِ بن ثابتٍ المَرْوَزيُّ حدّثني عَليُّ بنُ الحُسيْنِ عن أبيه عن يزيدَ النّحْويّ عن عِكْرِمةَ عن ابن عبّاس قال وَاللّاتي يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهنّ أربعةً منكم فإن شهدوا فأمسكوهنّ في البيوت حتّى يتوفّاهنّ الموتُ أو يجعلَ اللّهُ لهنّ سبيلًا وذَكَرَ الرّجُلَ بعدَ المرأةِ ثمّ جمعهما فقال واللّذان يأتيانها منكم فآذوهما فإن تابا وأصلحا فأعرضوا عنهما فنسخ ذلك بآية الجلد فقال الزّانيةُ والزّاني فاجلدوا كلّ واحدٍ منهما مائة جلدةٍ *

١٠٠٧۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا (ترجمہ) یعنی جو عورتیں تم میں سے بدکاری کریں ان پر چار آدمیوں کو گواہ کرو پھر اگر گواہی گزر جاوے تو ان کو قید کرو گھروں میں یہاں تک کہ مر جاویں (یعنی دائم الحبس کرو) یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ کر دیوے پھر عورتوں کا بیان کیا پھر مردوں کا ذکر کیا اور عورت مرد دونوں کو ساتھ بیان کیا تو فرمایا والذان یاتیانها منکم فاذو هما الآیه، یعنی جو مرد اور عورت زنا کریں تو ان کو تکلیف دو پھر اگر توبہ کریں اور نیک ہو جاویں تو چھوڑ دو ان کو یہ آیتیں منسوخ ہو گئیں جلد کی آیت سے وہ یہ ہے الزانیه والزانی فاجلدوا کل واحد منهما الایة یعنی زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت کو سو سو کوڑے مارو

تشریح: اس آیت سے دائم الحبس کرنے کی اور تکلیف دینے کی آیت منسوخ ہو گئی پھر رجم کا حکم آیا جب زانی اور زانیہ محصن ہو مگر اس آیت کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی رہا (علامہ)

١٠٠٨-حدّثنا أحمدُ بنُ مُحمّدِ بن ثابتٍ حدّثنا موسى يعني ابنَ مسعودٍ عن شِبْلٍ عن ابن أبي نجيحٍ عن مجاهدٍ قال السّبيلُ الحدُّ قال سُفيانُ فآذوهما البِكْران فأمسكوهنّ في البيوت الثّيّبات

١٠٠٨۔ احمد بن محمد، موسیٰ، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد نے کہا کہ اللہ ان کے لیے راستہ نکال دے راستے سے مراد حد پڑنا ہے

١٠٠٩-حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحيى عن سعيدِ بن أبي عَرُوبةَ عن قتادةَ عن الحسنِ عن حِطّانَ بن عبدِ اللّهِ الرّقاشيّ عن عُبادةَ بن الصّامتِ قال قال رسولُ اللّهِ ﷺ خذوا عنّي خذوا عنّي قد جعل اللّهُ لهنّ سبيلًا الثّيّبُ بالثّيّبِ جلدُ مائةٍ ورميٌ بالحجارةِ والبكرُ بالبكرِ جلدُ مائةٍ ونفيُ سنةٍ

١٠٠٩۔ مسدد، یحییٰ، سعید، حسن، حطان، عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو مجھ سے سیکھ لو مقرر اللہ نے ان کے لیے راہ ٹھہرا دی ہے [1] ثیب کے ساتھ سو درے اور سنگسار کرنا ہے اور باکرہ کو بکر مرد کے ساتھ سو درے اور ایک برس تک وطن سے باہر نکال دینا ہے [2]

تشریح: [1] یعنی احکام جو زنا کرنے والی عورتوں کے باب میں اللہ تعالیٰ نے ٹھہرائے ہیں وہ تم مجھ سے سیکھ لو

٢ یہی مذہب ہے اصحاب ظواہر اور بعض صحابہ اور تابعین کا کہ رجم جلد کے بعد کرنا چاہیے اور جمہور ائمہ کے نزدیک محصن پر رجم واجب ہے اس وجہ سے جلد نہ کرنا چاہیے یعنی آپ نے ماعز و غامدیہ کو جلد نہیں کیا صرف رجم کیا اور ثیب اگر باکرہ کے ساتھ زنا کرے تو ثیب کو رجم اور باکرہ کو جلد ہوگا

١٠١٠ - حدثنا وهب بن بقية ومحمد بن الصباح ابن سفيان قال حدثنا هشيم عن منصور عن الحسن بإسناد يحيى ومعناه قال جلد مائة والرجم

١٠١٠ وہب اور محمد بن صباح، ہشیم، منصور، حسن سے پہلی روایت کی طرح مروی ہے اس میں یہ ہے کہ ثیب جب ثیب کے ساتھ زنا کرے تو اس کو سو کوڑے مارنا چاہیے اور رجم کرنا چاہیے

١٠١١ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا هشيم حدثنا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس أن عمر يعني ابن الخطاب رضي الله عنهم خطب فقال إن الله بعث محمدا ﷺ بالحق وأنزل عليه الكتاب فكان فيما أنزل عليه آية الرجم فقرأناها ووعيناها ورجم رسول الله ﷺ ورجمنا من بعده وإني خشيت إن طال بالناس الزمان أن يقول قائل ما نجد آية الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة أنزلها الله تعالى فالرجم حق على من زنى من الرجال والنساء إذا كان محصنا إذا قامت البينة أو كان حمل أو اعتراف وايم الله لولا أن يقول الناس زاد عمر في كتاب الله عز وجل لكتبتها *

١٠١١ عبداللہ بن محمد، ہشیم، زہری، عبیداللہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے خطبہ پڑھا اور کہا محمد ﷺ کو اللہ نے حق پر بھیجا ہے، اور ان پر کتاب اتاری ہے سو جو اللہ نے اتارا اس میں آیت رجم کی تھی جس کو ہم نے پڑھا اور یاد کیا اور اچھی طرح سمجھ لیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا اور اب مجھے اندیشہ ہے کہ لوگوں پر ایک مدت گزر جاوے اور کہنے والا یوں کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب میں تو ہم رجم کا حکم نہیں پاتے پھر اللہ کے اتارے ہوئے فرض چھوڑ دینے سے لوگ گمراہ ہو جاویں اور مقرر رجم حق ہے زنا کرنے والے پر خواہ عورت ہو یا مرد جو شادی شدہ ہو اور اس پر گواہ قائم ہو جاویں یا حمل ہو یا اقرار سے ثابت ہو جاوے اور قسم اللہ کی اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمرؓ نے اللہ کی کتاب میں زیادہ کر دیا تو میں اس آیت کو مصحف میں لکھ دیتا (یعنی آیت رجم کو لکھ دیتا)

١٠١٢ - حدثنا محمد بن سليمان الأنباري حدثنا وكيع عن هشام بن سعد قال حدثني يزيد بن نعيم بن هزال عن أبيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر أبي فأصاب جارية من الحي فقال له أبي ائت رسول الله ﷺ فأخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وإنما يريد بذلك رجاء أن يكون له مخرجا فأتاه فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله فأعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله فأعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله حتى قالها أربع مرار قال ﷺ إنك قد قلتها أربع مرات فبمن قال بفلانة فقال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فأمر به أن يرجم فأخرج به إلى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة جزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن أنيس وقد عجز أصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم

١٠١٢ محمد بن سلیمان، وکیع، ہشام، یزید، نعیم بن ہزال سے روایت ہے، کہ ماعز بن مالک یتیم تھے میرے باپ کی گود میں انہوں نے محلے کی لڑکی سے زنا کیا تو میرے باپ نے ان سے کہا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے بیان کرو جو تم نے کیا ہے شاید آپ تمہارے واسطے استغفار کریں اس سے ان کی یہ غرض تھی کہ کوئی صورت ان کے واسطے نکلے تو ماعز رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمائیے تو آپ نے اس کی طرف سے اپنا مونہہ پھیر لیا تو اس نے پھر دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ سے اللہ کی کتاب کا حکم فرمائیے یہاں تک کہ اس طرح پر اس نے آپ سے چار مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تو چار مرتبہ کہہ چکا ہے میں نے زنا کیا ہے اب یہ کہہ کس کے ساتھ زنا کیا ہے ماعز نے کہا فلاں عورت سے آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ سویا تھا ماعز نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو اس سے چمٹا تھا ماعز نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو نے اس سے جماع کیا

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ

تھا ماعز نے کہا ہاں جب آپ نے حکم کیا اس کے سنگسار کرنے کا لوگ ان کو حرہ میں لے گئے (حرہ ایک زمین ہے کالے پتھروں کی مدینے کے قریب) جب ان کو پتھر مارنے لگے تو وہ پتھروں کی اذیت سے گھبرا کے اور دوڑ کر بھاگے عبداللہ بن انیس نے ان کو پایا ان کے ساتھی تھک گئے تھے تو اونٹ کا کھر نکال کر مارا ان کو (ماعز کو) پھر مار ڈالا ان کو آپ کے پاس آن کر یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس کو تم نے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا

تشریح:۔ ماعز اسلمی مشہور صحابی ہیں شیطان کے اغواء سے ان سے زنا ہو گیا پھر انہوں نے توبہ کی اور دنیا کی سزا قبول کی راضی ہوا اللہ ان سے۔ (علامہ)

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَتَّهِمُ قَالَ وَلَمْ أَعْرِفْ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ حِينَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنَ الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ أَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَمَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا يَا قَوْمُ رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي وَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ قَاتِلِي فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَجِئْتُمُونِي بِهِ لِيَسْتَثْبِتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَأَمَّا لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَا قَالَ فَعَرَفْتُ وَجْهَ الْحَدِيثِ*

۱۰۱۳۔ عبیداللہ بن عمر، یزید، محمد بن اسحاق سے روایت ہے، کہ میں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالک کا قصہ بیان کیا انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حسن بن محمد بن علیؓ ابن ابی طالب نے کہ بیان کیا مجھ سے یہ قول رسول اللہ ﷺ کا تم نے کیوں نہ چھوڑ دیا اس کو جس کو ہر شخص نے جس کو تم چاہو اسلم کے لوگوں میں سے وہ لوگ جن کو میں متہم نہیں کرتا (ساتھ کذب کے) انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو نہیں پہچانا تو میں جابر بن عبداللہ کے پاس آیا اور ان سے ذکر کیا کہ قبیلہ اسلم کے چند لوگ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے فرمایا جب انہوں نے ماعز کی پریشانی کا حال بیان کیا پتھر پڑنے سے تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا اور میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا جابر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں خوب جانتا ہوں اس حدیث کو میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے سنگسار کیا تھا ماعز کو جب ہم ان کو لے کر نکلے اور ان کو پتھروں کی تکلیف پہنچی وہ چلائے اور بولے اے لوگو مجھ کو پھیر لے چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس کیونکہ میری قوم نے مجھ کو دھوکہ دیا اور مار ڈالا وہ پہلے مجھ سے کہہ چکے تھے رسول اللہ ﷺ مجھ کو مار نہ ڈالیں گے لیکن ہم لوگ ان سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ مار ڈالا ان کو جب ہم لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا اور میرے پاس لے کیوں نہ آئے اور یہ آپ نے اس لئے فرمایا تھا کہ ان کو مضبوط کر دیں حد قبول کرنے کے لیے (کہ دنیا کی مصیبت اٹھانا بہتر ہے آخرت کے عذاب سے) نہ اس لیے کہ حد موقوف کر دی جائے۔ اس وقت میں حدیث کا مطلب سمجھا

تشریح:۔ مالک اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ اگر حد لگانے کی حالت میں وہ بھاگ نکلے تو اس کو نہ چھوڑیں بلکہ سمجھ کریں اور اس کو رجم کر ڈالیں اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کے نزدیک اگر زنا اس کے اقرار سے ثابت ہوا تو چھوڑ دیں اور حد موقوف رکھیں پھر اگر وہ اقرار کرے تو رجم کیا جائے ورنہ نہیں

١٠١٤ - حدثنا أبو كامل نا يزيد بن زريع نا خالد يعني الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس أن ماعز بن مالك أتى النبي ﷺ فقال إنه زنى فأعرض عنه فأعاد عليه مرارا فأعرض عنه فسأل قومه أمجنون هو قالوا ليس به بأس فقال أفعلت بها قال نعم فأمر به أن يرجم فانطلق به فرجم ولم يصل عليه

۱۰۱۴۔ ابو کامل، یزید، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا میں نے زنا کیا ہے آپ نے ان کی طرف التفات نہ کیا پھر انہوں نے مکرر سہ مکرر یہی کہا آپ نے خیال نہ کیا بعد اس کے آپ نے ان کی قوم سے پوچھا کیا یہ دیوانہ ہے لوگوں نے کہا نہیں اس کو کوئی بیماری نہیں ہے تب آپ نے فرمایا کیا تو نے اس عورت سے صحبت کی ہے اس نے کہا ہاں آپ نے حکم کیا اس کے رجم کا پھر لوگ اس کو لے کر گئے اور رجم کر ڈالا اور نماز نہ پڑھی اس پر (یعنی اس وقت لیکن دوسرے دن پڑھی گئی)

١٠١٥ - حدثنا مُسَدَّدٌ حدَّثنا أبو عوانَةَ عَنْ سِماكٍ عَنْ جابرِ بْنِ سمرة قال رأيْتُ ماعِزَ بْنَ مَالكٍ حينَ جيءَ به إلى النَّبيِّ ﷺ رَجلا قصيرا أعْضل ليس عليْهِ رداءٌ فَشهد على نفْسِهِ أرْبع مرّاتٍ أنَّهُ قدْ زنى فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ فلعلَّكَ قبَّلْتها قالَ لَا واللّهِ إنَّهُ قدْ زنى الْآخِرُ قالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فقالَ ألَا كُلّما نفرْنا في سبيل اللّهِ عزَّ وجلَّ خلفَ أحدُهُمْ لهُ نبيبٌ كنبيبِ التّيْس يمْنحُ إحْداهُنَّ الْكُثْبَةَ أما إنَّ اللّهَ إنْ يُمكّنّي منْ أحدٍ منْهُمْ إلَّا نكلْتُهُ عنْهُنَّ *

۱۰۱۵۔ مسدد، ابو عوانہ، سماک، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، کہ جب ماعز بن مالک کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے تو میں نے ان کو دیکھا ایک پست قد فربہ آدمی تھے ان پر چادر نہ تھی پہلے انہوں نے اوپر چار گواہیاں دیں کہ میں نے زنا کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تو نے پیار کیا ہوگا اس نے کہا نہیں قسم خدا کی زنا کیا اس راندہ درگاہ نے پھر آپ نے اس کو رجم کیا اور خطبہ پڑھا فرمایا آگاہ ہو جاؤ جب ہم سفر کرتے ہیں اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کو جاتے ہیں) تو مجاہدین کا خلیفہ ایسا شخص رہ جاتا ہے جو آواز کرتا ہے، بکرے کی طرح (یعنی جیسا بکرا جفتی کے وقت بکری پر کودتا اور پکارتا ہے ویسا ہی یہ بھی کرتا ہے) پھر عورتوں میں سے کسی کو تھوڑی سی منی دے دیتا ہے (یعنی جماع کرتا ہے) آگاہ ہو اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی آدمی پر تو میں اس کو روکوں گا ان سے یعنی سزا دوں گا رجم یا جلد کی

تشریح :۔ یعنی چار بار اقرار کیا کہ میں نے زنا کیا ابو حنیفہ کے نزدیک چار بار چار مجلسوں میں اقرار کرنا ضروری ہے، اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کافی ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے (علامہ)

١٠١٦ - حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى عَنْ مُحمَّدِ بْنِ جعْفرٍ عَنْ شعْبةَ عنْ سماكٍ قال سمعْتُ جابرَ بْنَ سمُرةَ بهذا الْحديث والْأوّلُ أتمُّ قال فردّهُ مرّتيْنِ قالَ سماكٌ فحدّثْتُ به سعيدَ بْنَ جُبيْرٍ فقال إنّهُ ردّهُ أرْبعَ مرّاتٍ

۱۰۱۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک، جابر بن سمرہ سے یہ روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن پہلی روایت اس سے زیادہ پوری ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز کے اقرار کو دوبار رد کیا اور سعید بن جبیر نے کہا کہ آپ نے چار بار رد کیا (یہ کہا تو نے بوسہ لیا ہوگا اور یا کچھ)

١٠١٧ - حدّثنا عبْدُ الْغنيِّ بْنُ أبي عقيل الْمصْريُّ حدّثنا خالدٌ يعْني ابْنَ عبْدِ الرّحْمنِ قالَ قالَ شُعْبةُ فسألْتُ سماكًا عن الْكُثْبة فقال اللّبنُ الْقليلُ *

۱۰۱۷۔ عبدالغنی، خالد، شعبہ سے روایت ہے کہ، میں نے سماک سے پوچھا کہ کثبہ سے کیا مراد ہے پہلی حدیث میں انہوں نے کہا کثبہ کہتے ہیں تھوڑے دودھ کو مراد منی ہے

١٠١٨ - حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا أبُو عوانة عنْ سماكِ بْنِ حرْبٍ عنْ سعيد بْنِ جُبيْرٍ عن ابْنِ عبّاسٍ قال قال رسُولُ اللّه ﷺ

۱۰۱۸۔ مسدد، ابو عوانہ، سماک، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماعز بن مالک سے بھلا جو خبر مجھے تیری

لماعز بن مالك أحقٌّ ما بلغني عنك قال وما بلغك عني قال بلغني عنك أنك وقعت على جارية بني فلان قال نعم فشهد أربع شهادات فأمر به فرجم*

طرف سے پہنچی ہے وہ سچی ہے (یعنی زنا کی خبر) اس نے عرض کیا میری طرف سے آپ کو کیا خبر پہنچی ہے آپ نے فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو فلانے کی آل کی لونڈی پر جا پڑا عرض کیا اس نے مانا پھر اس نے اپنی جان پر چار بار گواہی دی تو آپ نے حکم فرمایا تو وہ سنگسار کیا گیا

۱۰۱۹ – حدثنا نصر بن علي أخبرنا أبو أحمد أخبرنا إسرائيل عن سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جاء ماعز بن مالك إلى النبي ﷺ فاعترف بالزنا مرتين فطرده ثم جاء فاعترف بالزنا مرتين فقال شهدت على نفسك أربع مرات اذهبوا به فارجموه*

۱۰۱۹۔ نصر بن علی، ابو احمد، اسرائیل، سماک، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ماعز بن مالک آیا اور دو مرتبہ اپنے زنا کا اقرار کیا آپ نے اس کو ہٹا دیا پھر وہ آیا اور دوبارہ زنا کا اقرار کیا آپ نے فرمایا اب تو نے اپنے اوپر چار گواہیاں دے دیں جاؤ اس کو سنگسار کرو (اس روایت سے معلوم ہوا کہ چار بار اقرار کرنا ضروری ہے)

۱۰۲۰ – حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا جرير حدثني يعلى عن عكرمة أن النبي ﷺ ح حدثنا زهير بن حرب وعقبة بن مكرم قال حدثنا وهب بن جرير حدثنا أبي قال سمعت يعلى يعني ابن حكيم يحدث عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي ﷺ قال لماعز بن مالك لعلك قبلت أو غمزت أو نظرت قال لا قال أفنكتها قال نعم قال فعند ذلك أمر برجمه ولم يذكر موسى عن ابن عباس وهذا لفظ وهب*

۱۰۲۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، جریر، یعلی، عکرمہ (دوسری سند) زہیر، عقبہ، وہب، ان کے والد، یعلی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماعز بن مالک سے شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ سے چھوا ہوگا، یا نظر سے اشارہ کیا ہوگا اس نے عرض کیا نہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو نے اس سے جماع کیا عرض کیا اس نے جی ہاں پھر اس اقرار کے بعد آپ نے اس کے لیے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا

تشریح:۔ یہ آپ نے اس واسطے پوچھا کہ کہیں اس نے زنا کے معنی میں غلط فہمی نہ کی ہو جب صاف صاف اس سے کہلوالیا اس وقت رجم کا حکم فرمایا (علامہ)

۱۰۲۱ – حدثنا الحسن بن علي حدثنا عبد الرزاق عن ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير أن عبد الرحمن بن الصامت ابن عم أبي هريرة أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول جاء الأسلمي نبي الله ﷺ فشهد على نفسه أنه أصاب امرأة حراما أربع مرات كل ذلك يعرض عنه النبي ﷺ فأقبل في الخامسة فقال أنكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب المرود في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال فهل تدري ما الزنا قال نعم أتيت منها حراما ما يأتي الرجل من امرأته حلالا قال فما تريد بهذا القول قال أريد أن تطهرني فأمر به فرجم فسمع النبي ﷺ رجلين من أصحابه يقول أحدهما لصاحبه انظر إلى هذا الذي ستر الله عليه فلم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى مر بجيفة حمار شائل برجله فقال أين فلان وفلان فقالا نحن ذان يا

۱۰۲۱۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور چار بار اقرار کیا کہ میں نے ایک عورت سے جماع کیا ہے حرام طور پر ہر بار آپ اس کی طرف سے منہ پھیر لیتے پانچویں بار اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا تو نے جماع کیا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اس طرح کہ ایک عضو دوسرے عضو میں غائب ہو گیا (یعنی دخول ہوا ذکر کا فرج میں) ماعز نے کہا ہاں پھر آپ نے پوچھا اس طرح دخول ہوا جس طرح سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوئیں میں جاتی ہے ماعز نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو جانتا ہے زنا کس کو کہتے ہیں ماعز نے کہا ہاں میں نے اس عورت سے حرام طور پر وہ کام کیا جو مرد اپنی عورت سے حلال طور پر کرتا ہے آپ نے فرمایا اب تیرا کیا مطلب ہے، ماعز نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے گناہ سے پاک کیجئے آنحضرت ﷺ نے حکم کیا وہ رجم کئے گئے پھر آپ نے ماعز کے ساتھیوں میں سے دو شخصوں کو کہتے سنا دیکھو اس شخص کو اللہ نے تو اس کا قصور چھپا دیا لیکن اس کے

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا

دل نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک پتھروں سے مارا گیا جیسے کتا مارا جاتا ہے آپ یہ سن کر چپ رہے پھر تھوڑی دیر چلے تو راہ میں ایک گدھا مرا ہوا پایا جس کا پاؤں اٹھ رہا تھا (پھول جانے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا کہاں ہے فلاں شخص اور فلاں شخص انھوں نے کہا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اترو اس گدھے کا گوشت کھاؤ انھوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کا گوشت کون کھاوے گا آپ نے فرمایا تم نے ابھی جو اپنے بھائی کی عیب جوئی کی وہ اس کے کھانے سے زیادہ سخت ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ماعز اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں

تشریح: یعنی انھوں نے توبہ کی اور دنیا کا عذاب قبول کیا پس ان کا قصور معاف ہو گیا اب وہ جنت میں ہیں راضی ہوا اللہ ان سے (علامہ)

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ *

۱۰۲۲۔ محمد بن متوکل اور حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ اسلم میں سے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا دوبارہ اس نے زنا کا اقرار کیا یہاں تک کہ اس نے چار بار اپنی ذات پر اقرار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تجھے جنون ہو گیا ہے عرض کیا اس نے کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تیرا بیاہ ہو چکا ہے عرض کیا جی ہاں راوی کہتا ہے، کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اس کو عیدگاہ یا جنازہ گاہ میں یا اس کے پاس سنگسار کیا گیا اور جب اس پر پتھر زور سے پڑنے لگے تو وہ بھاگا اور سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا آپ نے اس کی خوبی بیان فرمائی اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَوَاللَّهِ مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ

۱۰۲۳۔ ابو کامل، یزید بن زریع (دوسری سند) احمد بن منیع، یحییٰ بن زکریا، داؤد، ابو نضرہ، ابو سعید سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا ماعز بن مالک کو رجم کرنے کا تو ہم ان کو بقیع کی طرف لے نکلے تو قسم خدا کی نہ ہم نے ان کو باندھا اور نہ گڑھا کھودا لیکن وہ خود کھڑے ہو گئے ہم نے ان کو ہڈیوں سے اور ڈھیلوں سے اور کنکریوں سے مارا وہ زور سے بھاگے اور ہم بھی ان کے پیچھے بھاگے یہاں تک کہ وہ حرہ (ایک زمین ہے پتھریلی) کی طرف آئے وہاں کھڑے ہو گئے ہم نے بڑے بڑے پتھر لے کر مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈے ہو گئے پھر آپ نے ان کے واسطے دعا نہ کی مغفرت کی نہ ان کو برا کہا

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ

۱۰۲۴۔ مؤمل، اسماعیل، جویری، ابو نضرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول

عن أبي نضرة قال جاء رجلٌ إلى النبيِّ ﷺ نحوه وليس بتمامه قال ذهبوا يسبُّونه فنهاهُمْ قال ذهبوا يستغفرُون له فنهاهم قال هو رجلٌ أصاب ذنبًا حسبُهُ اللّهُ *

اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اقرار کیا پھر وہ رجم کیا گیا لوگ اس کو برا کہنے لگے آپ نے منع کیا پھر اس کے لیے استغفار کرنے لگے آپ نے منع کیا پھر اس کے لیے استغفار کرنے لگے آپ نے منع کیا اور فرمایا وہ ایک شخص تھا جس نے گناہ کیا اب اللہ تعالیٰ اس سے سمجھے گا (چاہے اسے معاف کرے گا چاہے سزا دے گا، تم کیوں دخل دیتے ہو)

١٠٢٥ –حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ أبي بكْر بْن أبي شيْبة حدَّثنا يحْيى بْن يعْلى بْن الْحارث حدَّثنا أبي عنْ غيْلان عنْ علْقمة ابْن مرْثد عن ابْن بُريْدة عنْ أبيه أنَّ النَّبيَّ ﷺ اسْتنْكه ماعزًا *

١٠٢٥۔ محمد بن ابی بکر، یحییٰ، ان کے والد، غیلان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعزؓ کا منہ سونگھا (اس خیال سے کہ اس نے شراب نہ پی ہو)۔

١٠٢٦ –حدَّثنا أحْمدُ بْنُ إسْحق الْأهْوازيُّ حدَّثنا أبو أحْمد حدَّثنا بشيْرُ بْنُ الْمُهاجر حدَّثني عبْدُ اللّه بْنُ بُريْدة عنْ أبيه قال كُنَّا أصْحاب رسُول اللّه ﷺ نتحدَّثُ أنَّ الْغامديَّة وماعز بْن مالك لوْ رجعا بعْد اعْترافهما أوْ قال لوْ لمْ يرْجعا بعْد اعْترافهما لمْ يطْلُبْهُما وإنَّما رجمهُما عنْد الرَّابعة *

١٠٢٦۔ احمد بن اسحاق، ابو احمد، بشیر، عبداللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا ذکر کیا کرتے تھے کہ غامدیہ (ایک عورت ہے جو زنا کی حالت میں رجم کی گئی) اور ماعز بن مالک اگر اقرار کر کے پھر جاتے یا نہ پھرتے تو آپ ان کو سزا نہ دیتے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو جب رجم کیا وہ چار مرتبہ اقرار کر چکے تھے (اور کسی طرح کا شک ان کے اقرار کا باقی نہ رہا تھا)

١٠٢٧ –حدَّثنا عبْدةُ بْنُ عبْد اللّه ومُحمَّدُ بْنُ داوُد بْن صبيح قال عبْدةُ أخْبرنا حرميُّ بْنُ حفْص قال حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبْد اللّه بْن عُلاثة حدَّثنا عبْدُ الْعزيز بْنُ عُمر بْن عبْد الْعزيز أنَّ خالد بْن اللَّجْلاج حدَّثهُ أنَّ اللَّجْلاج أباهُ أخْبرهُ أنَّهُ كان قاعدًا يعْتملُ في السُّوق فمرَّت امْرأةٌ تحْملُ صبيًّا فثار النَّاسُ معها وثُرْتُ فيمنْ ثار فانْتهيْتُ إلى النَّبيِّ ﷺ وهُو يقُولُ منْ أبو هذا معك فسكتتْ فقال شابٌّ حذْوها أنا أبُوهُ يا رسُول اللّه فأقْبل عليْها فقال منْ أبو هذا معك قال الْفتى أنا أبُوهُ يا رسُول اللّه فنظر رسُولُ اللّه ﷺ إلى بعْض منْ حوْلهُ يسْألُهُمْ عنْهُ فقالُوا ما علمْنا إلَّا خيْرًا فقال لهُ النَّبيُّ ﷺ أحْصنْت قال نعمْ فأمر به فرُجم قال فخرجْنا به فحفرْنا لهُ حتَّى أمْكنَّا ثُمَّ رميْناهُ بالْحجارة حتَّى هدأ فجاء رجُلٌ يسْألُ عن الْمرْجُوم فانْطلقْنا به إلى النَّبيِّ ﷺ فقُلْنا هذا جاء يسْألُ عن الْخبيث فقال رسُولُ اللّه ﷺ لهُو أطْيبُ عنْد اللّه منْ ريح الْمسْك فإذا هُو أبُوهُ فأعنَّاهُ على غُسْله وتكْفينه ودفْنه وما أدْري قال والصَّلاة عليْه أمْ لا وهذا حديثُ عبْدة وهُو

١٠٢٧۔ عبدہ اور محمد بن داؤد، حرمی بن حفص، محمد بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عمر، خالد بن لجلاج، لجلاج سے روایت ہے، کہ وہ بیٹھے ہوئے بازار میں کام کر رہے تھے اتنے میں ایک عورت نکلی جو ایک لڑکے کو لئے ہوئے تھی لوگ اس کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی لوگوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا، اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ پوچھ رہے تھے کہ اس لڑکے کا باپ کون ہے وہ عورت چپ تھی ایک جوان نے جو اس کے برابر تھا کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کا باپ ہوں آپ پھر اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا اس لڑکے کا باپ کون ہے جوان نے کہا میں اس کا باپ ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہ سن کر اپنے گرد جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کسی کی طرف دیکھا اور پوچھا اس جوان کا حال لوگوں نے کہا ہم تو اس کو نیک ہی جانتے تھے پھر آنحضرت ﷺ نے اس جوان سے پوچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے وہ بولا ہاں آپ نے حکم دیا وہ رجم کیا گیا ہم اس کو لے کر نکلے اور ایک گڑھے میں اس کو گاڑا پھر پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس جوان کا حال پوچھنے لگا ہم اس شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ اس خبیث کا

أتمّ

حال پوچھتا ہے (جو رجم کیا گیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ خبیث نہیں ہے بلکہ پاکیزہ ہے اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پھر معلوم ہوا تو وہ شخص اس جوان کا باپ تھا ہم نے اس کی [illegible] غسل اور کفن اور دفن میں راوی نے کہا مجھے یاد نہیں ہے کہ یہ بھی نماز میں بھی یا نہیں کہا

تشریح:۔ اختلاف کیا ہے علماء نے کہ نماز پڑھی جائے اس شخص پر جو رجم کیا جائے زنا میں یا نہ پڑھی جائے مالک کے نزدیک نماز پڑھنا اس پر مکروہ ہے اور احمد کے نزدیک امام اور علماء نہ پڑھیں عام لوگ پڑھ لیں اور ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک سب لوگ اسی طرح ہر اہل قبلہ پر پڑھیں (علامہ)

١٠٢٨ -حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ *

١٠٢٨۔ ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد (دوسری سند) نصر بن عاصم، ولید، محمد (ہشام) نے کہا کہ محمد بن عبداللہ، مسلمہ بن عبداللہ، خالد بن لجلاج، ان کے والد لجلاجؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ اسی طرح روایت کیا ہے

١٠٢٩ -حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ *

١٠٢٩۔ قتیبہ بن سعید اور ابن ابی سرح، عبداللہ ابن جریج، ابوالزبیر، جابرؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو حد لگانے کا حکم کیا اس کو کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو حکم دیا اس کے رجم کا وہ رجم کیا گیا

١٠٣٠ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا عَلَى جَابِرٍ وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِنَحْوِ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ رَجُلًا زَنَى فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ *

١٠٣٠۔ محمد بن عبدالرحیم، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ ایک مرد نے زنا کیا اس کے احصان کا حال معلوم ہوا نہ تھا تو کوڑے لگے پھر معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو رجم کیا گیا

٣٤٣ -بَابُ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ *

٣٤٣۔ اس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ میں سے تھی اس نے زنا کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے رجم کا حکم کیا

١٠٣١ -حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ وَأَبَانَ ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيًّا لَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ [illegible] نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ [illegible] تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ [illegible]

١٠٣١۔ مسلم، ہشام اور ابان، یحییٰ، ابو قلابہ، ابوالمہلب، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت جہینہ کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے زنا کیا وہ حاملہ تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ جب جنے تو اس کو لے کر آنا پھر جب وہ عورت جنی تو اس کا ولی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کو لے کر آیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کے رجم کرنے کا تو اس کے کپڑے باندھے گئے پھر وہ رجم کی گئی بعد اس کے آپ نے صحابہ کو حکم کیا انہوں نے نماز پڑھی اس پر جنازے کی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ [illegible]

مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا ثُمَّ يُغْلَ عَنْ أَبَانَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ [illegible] جائے ستر آدمیوں میں [illegible] تو ان پر کافی ہو [illegible] اس سے [illegible] اس نے اپنی جان اللہ کی راہ میں [illegible]

۱۰۳۲–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي فَشُدَّتْ *

۱۰۳۲۔ محمد بن وزیر، ولید، اوزاعی نے کہا کہ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا کے معنی یہ ہیں کہ اس کے کپڑے باندھے گئے (تاکہ مارنے میں نہ کھلیں)

تشریح: اور خود حاضر ہوئی رسول اللہ ﷺ کے سامنے کہ اس کو رجم کریں سبحان اللہ مبارک گناہ اسی کو کہتے ہیں جو باعث بہبودی اور مغفرت کا ہو مبارک معصیتے کہ بعد زآرد)

۱۰۳۳–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ فَطَمَتْهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ وَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ

۱۰۳۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، بشیر، عبداللہ بن بریدہ، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت غامد کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میں نے زنا کیا آپ نے اس سے فرمایا لوٹ جا تو وہ چلی گئی پھر جب دوسرا روز ہوا تو پھر اس نے عرض کیا شاید کہ جیسا آپ نے ماعز بن مالک کو لوٹا دیا مجھے بھی اسی طرح سے پھیر دینا چاہتے اور خدا کی قسم ہے میں تو حاملہ ہوں تو بھی آپ نے اس سے فرمایا لوٹ جا پھر وہ چلی گئی پھر جب تیسرے دن کی فجر ہوئی تو وہ آئی آپ نے اس سے فرمایا تو بچہ پیدا ہونے تک لوٹ جا وہ چلی گئی جب اس کے بچہ پیدا ہو گیا تو وہ بچے کو لے کر آئی اور کہا یہ بچہ بھی پیدا ہو گیا ہے آپ نے فرمایا لوٹ جا اور اس کو دودھ پلا یہاں تک کہ تو اس کا دودھ چھڑا دے پھر وہ آپ کے پاس دودھ چھڑا کر لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور اس بچہ کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے وہ اس کو کھاتا تھا پھر آپ نے لڑکے کو ایک مسلمان کے پاس رکھنے کا حکم فرمایا تو ایک شخص کے پاس رکھا گیا اور اس عورت کے لیے حکم فرمایا تو اس کے واسطے ایک گڑھا کھودا گیا اور سنگسار کرنے کا حکم ہوا اور وہ سنگسار کی گئی اور اس کے سنگسار کرنے میں خالد بھی شریک تھے تو ایک پتھر ان کا ایسا لگا کہ عورت کے خون کا قطرہ ان کے منہ پر کہیں پڑ گیا تو انہوں نے اس عورت کو گالی دی آپ نے خالد سے فرمایا اے خالد ٹھہر جا (یعنی عورت مرحومہ کو گالی مت دو) قسم ہے اس پاک ذات کی میری جان جس کے ہاتھ میں ہے بے شک اس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظلم کرنے والا اور لوگوں کے حقوق میں نقصان کرنے والا ایسی توبہ کرے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے گی پھر آپ کے حکم سے اس پر نماز پڑھی گئی اور دفن ہوئی

۱۰۳۴–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

۱۰۳۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح [illegible]

عن زكريا أبي عمران قال سمعت شيخا يحدث عن ابن أبي بكرة عن أبيه أن النبي ﷺ رجم امرأة فحفر لها إلى الثندوة قال أبو داود أفهمني رجل عن عثمان قال أبو داود قال الغساني جهينة وغامد وبارق واحد قال أبو داود حدثت عن عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثنا زكريا بن سليم بإسناده نحوه زاد ثم رماها بحصاة مثل الحمصة ثم قال ارموا واتقوا الوجه فلما طفئت أخرجها فصلى عليها وقال في التوبة نحو حديث بريدة *

محدث، ابن ابی بکرہ، ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو رجم کیا تو اس کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا چھاتی تک ابو داؤد فرماتے ہیں [illegible] اسی طرح منقول ہے اس میں یہ زیادتی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو چنے کے برابر کنکری سے مارا اور فرمایا مارو لیکن منہ کو بچا کر جب وہ مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو نکالا اس پر نماز پڑھی

١٠٣٥ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني أنهما أخبراه أن رجلين اختصما إلى رسول الله ﷺ فقال أحدهما يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله وقال الآخر وكان أفقههما أجل يا رسول الله فاقض بيننا بكتاب الله وأذن لي أن أتكلم قال تكلم قال إن ابني كان عسيفا على هذا والعسيف الأجير فزنى بامرأته فأخبروني أن على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة وبجارية لي ثم إني سألت أهل العلم فأخبروني أن على ابني جلد مائة وتغريب عام وإنما الرجم على امرأته فقال رسول الله ﷺ أما والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله أما غنمك وجاريتك فرد إليك وجلد ابنه مائة وغربه عاما وأمر أنيسا الأسلمي أن يأتي امرأة الآخر فإن اعترفت رجمها فاعترفت فرجمها

۱۰۳۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، ابو ہریرہؓ کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں کے درمیان میں آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق فیصلہ کر دیجئے اور دوسرے نے بھی عرض کیا اور وہ زیادہ سمجھدار تھا سچ ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ کتاب اللہ ہی سے ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا کہو اس نے عرض کیا بے شک میرا بیٹا اس کا مزدور تھا (یعنی نوکر تھا اس کا کام کرتا تھا اجرت پر) تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو اس کی طرف سے میں اپنی سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دیا پھر میں نے عالموں سے پوچھا تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک برس جلاوطن کر دینا ہے (یعنی برس بھر تک شہر سے نکال دینا ہے) اس کی عورت پر رجم ہی ہے سو آپ نے فرمایا تو سن رکھ قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب ہی کے موافق کروں گا بکریاں اور لونڈی تو تیری تجھی کو پھیر دی جاویں گی، اور اس کے بیٹے کو سو درے مارے اور ایک برس تک جلاوطن کیا پھر آپ نے انیس اسلمی کو حکم کیا کہ دوسرے کی عورت کو لاوے پھر اگر وہ اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دے تو اس نے اقرار کیا اور اس کو سنگسار کیا

٣٤٤ - باب في رجم اليهوديين *

۳۴۴۔ یہودی مرد اور یہودی عورت کو زنا میں رجم کرنے کا بیان

١٠٣٦ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال قرأت على مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر أنه قال إن اليهود جاءوا إلى

۱۰۳۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہودی آئے اور آپ سے [illegible]

النبي ﷺ فذكروا له أن رجلا منهم وامرأة زنيا فقال لهم رسول الله ﷺ ما تجدون في التوراة في شأن الزنا فقالوا نفضحهم ويجلدون فقال عبد الله بن سلام كذبتم إن فيها الرجم فأتوا بالتوراة فنشروها فجعل أحدهم يده على آية الرجم ثم جعل يقرأ ما قبلها وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام ارفع يديك فرفعها فإذا فيها آية الرجم فقالوا صدق يا محمد فيها آية الرجم فأمر بهما رسول الله ﷺ فرجما قال عبد الله بن عمر فرأيت الرجل يحني على المرأة يقيها الحجارة

کہ ایک عورت اور ایک مرد نے ہم میں سے زنا کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم تورات میں زنا کے مقدمہ میں کیا پاتے ہو (یعنی کیا حکم ہے) انہوں نے کہا ہم تو انہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں عبداللہ بن سلام نے ان سے کہا کہ تم تو جھوٹے ہو تورات میں تو بے شک سنگسار کرنے کا حکم ہے پھر تورات کو لا کر اس کو کھولا تو ان میں ایک شخص نے سنگسار کرنے کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کی اگلی پچھلی عبارت پڑھنے لگا عبداللہ بن سلامؓ نے اس سے کہا تو اپنا ہاتھ اٹھا اس نے اپنا ہاتھ جو اٹھایا تو اس میں رجم کی آیت موجود تھی پھر تو سب بول اٹھے یا محمد ﷺ آپ ہی نے سچ فرمایا اس میں آیت رجم تو موجود ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے رجم کا حکم فرمایا اور ان کو رجم کیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے مرد کو دیکھا، (جب دونوں پر پتھر پڑتے تھے) کہ مرد عورت پر جھک جھک جاتا تھا اس کو پتھروں سے بچانے کے لیے

١٠٣٧ – حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن البراء بن عازب قال مر على رسول الله ﷺ بيهودي محمم مجلود فدعاهم فقال هكذا تجدون حد الزاني فقالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم قال له نشدتك بالله الذي أنزل التوراة على موسى أهكذا تجدون حد الزاني في كتابكم فقال اللهم لا ولولا أنك نشدتني بهذا لم أخبرك نجد حد الزاني في كتابنا الرجم ولكنه كثر في أشرافنا فكنا إذا أخذنا الرجل الشريف تركناه وإذا أخذنا الرجل الضعيف أقمنا عليه الحد فقلنا تعالوا فنجتمع على شيء نقيمه على الشريف والوضيع فاجتمعنا على التحميم والجلد وتركنا الرجم فقال رسول الله ﷺ اللهم إني أول من أحيا أمرك إذ أماتوه فأمر به فرجم فأنزل الله عز وجل يا أيها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون في الكفر إلى قوله يقولون إن أوتيتم هذا فخذوه وإن لم تؤتوه فاحذروا إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون في اليهود إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون في اليهود إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون قال هي في الكفار كلها

۱۰۳۷۔ محمد بن علاء، اعمش، عبداللہ بن مرہ، براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی نکلا جس کا منہ کالا کیا تھا آپ نے یہودیوں کو بلایا اور ان سے پوچھا کیا تم زانی کی سزا توراۃ میں یہی پاتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے ان کے ایک عالم کو بلا بھیجا (وہ عبداللہ بن صوریا تھا) اور اس کو قسم دی اس اللہ کی جس نے توراۃ کو اتارا حضرت موسیٰ پر کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا پاتے ہو کہ اس کا منہ کالا کیا جاوے اور لوگوں میں پھیرا جاوے تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ نہیں اور اگر تم مجھے اتنی بڑی قسم نہ دیتے تو میں بیان نہ کرتا تم سے (یعنی سچ سچ نہ کہتا) ہماری کتاب میں زانی کی حد سنگسار کرنا ہے لیکن جب زنا کا رواج ہو گیا ہمارے شریف لوگوں میں تو جب کسی شریف عزت دار شخص کو ہم اس جرم میں پکڑتے تھے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی غریب ضعیف کو پکڑتے تھے تو اس کو حد لگاتے پھر ہم نے صلاح کی تھی کہ آؤ سب مل کر ایک سزا پر اتفاق کر لیں جو شریف اور وضیع سب پر جاری کیا کریں تو اتفاق کیا ہم نے منہ کالا کرنے پر اور کوڑے لگانے پر اور چھوڑ دیا سنگسار کرنے کو یہ سن کر آپ نے فرمایا اللہ میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کروں گا جب انہوں نے اس کو مار ڈالا (یعنی اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا) (پھر حکم کیا اس کے رجم کا اور رجم کیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاریں (ترجمہ) یعنی اے رسول مت

يعني هذه الآية *

رنجیدہ ہو ان لوگوں کی وجہ سے جو جلدی کرتے ہیں کافر ہو جانے میں یا کافروں سے دوستی کرنے میں ان لوگوں میں جو کہتے ہیں اپنے مونہوں سے ہم ایمان لائے اور نہیں یقین آیا ان کے دلوں میں یہودیوں میں سے یہاں تک کہ۔ فرمایا (ترجمہ) یعنی اگر یہ حکم دیں کہ کوڑے مارو اور تو قبول کرو اور جو رجم کا حکم دیں تو نہ مانو تو پھر فرمایا (ترجمہ) جو حکم نہ کرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ کافر ہے پھر فرمایا (ترجمہ) اور جو حکم نہ کرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ظالم ہے پھر فرمایا (جو حکم نہ کرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ فاسق ہے، ان سب سے یہودی مراد ہیں اور یہ آیت کافروں کے حق میں اتری ہے

تشریح:۔ جن کا پورا قصہ تفسیر میں ہے (علامہ)

١٠٣٨-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُودٍ فَدَعَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقُفِّ فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ أَنْزَلَكِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِكُمْ فَأُتِيَ بِفَتًى شَابٍّ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

۱۰۳۸۔ احمد بن سعید، ابن وہب، ہشام، زید بن اسلم، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ چند یہودی آئے اور رسول اللہ ﷺ کو بلا لے گئے قف میں، (جو ایک وادی ہے مدینے میں) آپ آئے ان کے پاس مدرسے میں انہوں نے کہا اے ابوالقاسم ہم میں سے ایک مرد نے زنا کیا ہے ایک عورت سے تو آپ ان کا فیصلہ کر دیجئے پھر انہوں نے ایک تکیہ رکھ دیا آپ کیلئے آپ اس پر بیٹھے اور فرمایا توراۃ تو میرے پاس لاؤ توراۃ لائی گئی رسول اللہ ﷺ نے تکیہ اپنے تلے سے نکالا اور توراۃ کو اس پر رکھا اور فرمایا میں ایمان لایا تجھ پر اور اس شخص پر جس نے تجھ کو اتارا پھر فرمایا بلاؤ اس شخص کو جو تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہو تو ایک نوجوان بلایا گیا بعد اس کے بیان کیا رجم کا قصہ

تشریح:۔ آپ نے عبداللہ بن صوریا کو بلایا اور اس سے قسم دے کر پوچھا کہ توراۃ میں محصن زانی کی سزا رجم ہے کہ نہیں اس نے کہا بے شک رجم ہے اور اگر مجھے خوف نہ ہوتا جل جانے کا تو میں اقرار نہ کرتا (علامہ)

١٠٣٩-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ

۱۰۳۹۔ محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، ایک مزنی آدمی (دوسری سند) احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، محمد بن مسلم، ایک مزنی آدمی، سعید بن مسیب، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ یہودیوں میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا تو آپس میں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا چلو اس پیغمبر کے پاس کیونکہ وہ بھیجا گیا ہے بوجھ ہلکا کرنے کے لیے پس اگر وہ رجم سے اتر کر کوئی ہلکی سزا کا حکم دے گا تو ہم اس کو مان لیں گے اور اللہ کے سامنے دلیل پائیں گے کہ یہ حکم تیرے نبی کا انبیاء میں سے ہے پھر وہ سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے، یہودیوں نے کہا اے ابو

جالس في المسجد في أصحابه فقالوا يا أبا القاسم ما ترى في رجل وامرأة زنيا فلم يكلمهم كلمة حتى أتى بيت مدراسهم فقام على الباب فقال أنشدكم بالله الذي أنزل التوراة على موسى ما تجدون في التوراة على من زنى إذا أحصن قالوا يحمم ويجبه ويجلد والتجبية أن يحمل الزانيان على حمار وتقابل أقفيتهما ويطاف بهما قال وسكت شاب منهم فلما رآه النبي ﷺ سكت ألظ به النشدة فقال اللهم إذ نشدتنا فإنا نجد في التوراة الرجم فقال النبي ﷺ فما أول ما ارتخصتم أمر الله قال زنى ذو قرابة من ملك من ملوكنا فأخر عنه الرجم ثم زنى رجل في أسرة من الناس فأراد رجمه فحال قومه دونه وقالوا لا يرجم صاحبنا حتى تجيء بصاحبك فترجمه فاصطلحوا على هذه العقوبة بينهم فقال النبي ﷺ فإني أحكم بما في التوراة فأمر بهما فرجما قال الزهري فبلغنا أن هذه الآية نزلت فيهم إنا أنزلنا التوراة فيها هدى ونور يحكم بها النبيون الذين أسلموا كان النبي ﷺ منهم *

اتفاق تم کیا حکم کرتے ہو اس مرد اور عورت کے باب میں جنھوں نے زنا کیا آپ نے یہ سن کر جواب نہ دیا اور ان کے مدرسے کی طرف چلے وہاں دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اس اللہ کی جس نے توراۃ کو موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تم کیا حکم پاتے ہو توراۃ میں اس شخص کا جو زنا کرے اور وہ محصن ہو (یعنی اس کا نکاح ہو چکا ہو) یہودیوں نے کہا اس کا منہ کالا کیا جائے اور گدھے پر سوار کر کے پھرایا جائے اور کوڑے لگائے جاویں لیکن ایک جوان ان میں سے یہ سن کر چپ رہا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو چپ دیکھا تو دوبارہ اس کو سخت قسم دی جب وہ بولا اے اللہ جب تو نے ہم کو قسم دی تو ہم توراۃ میں رجم کا حکم پاتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر کب سے تم نے چھوڑ دیا اس حکم کو اللہ کے آسان جان کر وہ بولا ہم میں کسی بادشاہ کے عزیز نے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو رجم نہ کیا پھر ایک شخص نے رعایا میں زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو رجم کرنا چاہا لیکن اس کی قوم کے لوگ حائل ہوئے اور بولے ہمارا شخص کبھی نہ رجم کیا جائے گا جب تک تو اپنے شخص کو نہ لاوے اور اس کو رجم نہ کرے، آخر سب لوگوں نے مل کر اس سزا پر اتفاق کر لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو وہی حکم کرتا ہوں جو توراۃ میں ہے پھر آپ نے حکم کیا وہ یہودی مرد اور عورت (جنھوں نے زنا کیا تھا) رجم کئے گئے زہری نے کہا مجھ یہ خبر پہنچی کہ یہ آیت انہی لوگوں کے باب میں اتری (ترجمہ) ہم نے اتارا توراۃ کو اس میں ہدایت ہے اور نور، فیصلہ کرتے ہیں اس کے موافق وہ نبی جو تابعدار ہے خدا کے، یہودیوں پر اور کرتے ہیں اس کے موافق پہنچانے والے اور عقل مند عالم کیونکہ یاد ہے ان کو اللہ کی کتاب اور وہ گواہ ہیں اس پر، مت ڈرو لوگوں سے اور ڈرو مجھ سے اخیر تک،

تشریح: یعنی جو مشکلات اگلے دینوں میں تھیں ان کو آسان کر دیا اور جو احکام شاق اور گراں تھے وہ موقوف کئے گئے اور الدین یسر کا یہی مضمون ہے
یعنی رجم کو چھوڑ دیا جو اللہ کا حکم تھا، اور یہ سزا ٹھہرائی کہ اس کا منہ کالا کریں اور گدھے پر تمام شہر پھرادیں

۱۰۴۰ - حدثنا عبد العزيز بن يحيى أبو الأصبغ الحراني حدثني محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحق عن الزهري قال سمعت رجلا من مزينة يحدث سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال زنى رجل وامرأة من اليهود وقد أحصنا حين قدم رسول الله ﷺ المدينة وقد كان الرجم مكتوبا عليهم في التوراة فتركوه وأخذوا بالتجبيه

۱۰۴۰۔ عبدالعزیز، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، زہری، ایک مزنی شخص، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ یہودیوں میں ایک مرد اور عورت نے زنا کیا اور وہ دونوں محصن تھے جب رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف لائے اور ان کی کتاب توراۃ میں رجم لکھا ہوا تھا، لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا تھا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا اور [illegible]

يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ فَاجْتَمَعَ أَحْبَارٌ مِنْ أَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فِيهِ قَالَ وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَخُيِّرَ فِي ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ

کچھ لوگوں کو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ حد پوچھے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور چونکہ وہ یہودی آپ کے دین میں نہ تھے اس واسطے آپ کو اختیار دیا گیا کہ ان کا فیصلہ کریں یا نہ کریں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم اخیر تک (ترجمہ: اگر یہ کافر آویں تمہارے پاس تو فیصلہ کرو ان کا یا نہ کرو اگر نہ کرو گے تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر فیصلہ کرو تو انصاف کرو اللہ چاہتا ہے انصاف کرنے والوں کو

۱۰۴۱ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ مُجَالِدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجْمِهِمَا

۱۰۴۱۔ یحییٰ بن موسیٰ، ابو اسامہ، مجالد، عامر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا آنحضرت ﷺ کے پاس لے کر آئے آپ نے فرمایا تم اپنے لوگوں میں سے دو زیادہ جاننے والوں کو بلاؤ اور وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے آئے آپ نے ان دونوں کو قسم دی اور پوچھا ان کا کیا حکم ہے توراۃ میں انہوں نے کہا ہم تو توراۃ میں یہ حکم پاتے ہیں جب چار گواہ گواہی دیں کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں اس طرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں تو وہ رجم کیے جائیں گے آپ نے فرمایا پھر تم ان دونوں میں رجم کیوں نہیں کرتے انہوں نے کہا اب ہماری سلطنت تو رہی نہیں تو ہم کو قتل کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب آنحضرت ﷺ نے گواہوں کو بلا بھیجا وہ چار گواہ لے کر آئے انہوں نے اس طرح گواہی دی کہ ہم نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں اس طرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں آپ نے حکم کیا وہ دونوں رجم کئے گئے (ہر چند گواہ کافر تھے جن پر گواہی دی تھی وہ بھی کافر تھے)

تشریح: یعنی انہیں دونوں مرد اور عورت کا جنہوں نے زنا کیا تھا

۱۰۴۲ — حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا

۱۰۴۲۔ وہب بن بقیہ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم اور عامر شعبی سے یہی حدیث مروی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گواہوں کو بلایا اور انہوں نے گواہی دی

۱۰۴۳ — حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوٍ مِنْهُ

۱۰۴۳۔ وہب بن بقیہ، ہشیم، ابن شبرمہ، شعبی نے اس کی مانند روایت کیا ہے

۳۴۵ — بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ

۳۴۵۔ مرد زنا کرے اپنی محرم سے تو اس کی کیا سزا ہے

۱۰۴۴ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ

۱۰۴۴۔ مسدد، خالد، مطرف، ابو الجہم، براء بن عازب سے روایت ہے، کہ میرے اونٹ گم گئے تھے میں ان کو ڈھونڈ رہا تھا اتنے میں چند سوار آئے ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا تو عرب کے لوگ میرے

لواءٌ فجعل الْأَعْرابُ يطيفُونَ بي لِمَنْزِلَتي من النَّبيِّ ﷺ إذْ أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فذكرُوا أَنَّهُ أعْرس بامرأة أبيه *

پھرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے میرا قرب خیال کر کے پھر وہ ایک قبہ پر آئے اور اس میں سے ایک شخص کو نکال کر اس کی گردن ماری میں نے پوچھا انہوں نے کہا اس نے نکاح کیا تھا اپنی باپ کی جورو سے

شرح:۔ جاہلیت کے رواج کے موافق تو مرتد ہو گیا اسلام سے یا قتل تعزیراً تھا اس واسطے نکاح محارم سے باطل ہے پھر اگر وطی کرے تو وہ زنا ہو گا اور اس پر حد پڑے گی۔

١٠٤٥ –حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ

۱۰۴۵۔ عمرو بن قسیط، عبیداللہ، زید، عدی بن ثابت، یزید بن براء، حضرت براءؓ سے روایت ہے، کہ میں اپنے چچا سے ملا ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا میں نے پوچھا کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے ایک مرد کی طرف جس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی جورو سے تو آپ نے حکم دیا ہے اس کی گردن مارنے کا اور اس کے مال لینے کا

تشریح:۔ لوروں کی عبرت اور رعب کے واسطے (علامہ)

٣٤٦ –بَاب فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ *

۳۴۶۔ مرد زنا کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو کیا سزا دینا چاہئے

١٠٤٦ –حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا *

۱۰۴۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، قتادہ، خالد، حبیب بن سالم سے روایت ہے، کہ ایک شخص تھا عبدالرحمن بن حنین اس نے جماع کیا اپنی جورو کی لونڈی سے تو یہ مقدمہ نعمان بن بشیر کے پاس گیا اور وہ حاکم تھے کوفے کے انہوں نے کہا میں تیرا فیصلہ کروں گا اس طرح جیسے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا اگر تیری جورو نے اپنی لونڈی کو تیرے لیے حلال کر دیا تھا تو کوڑے تجھ کو ماروں گا اور جو حلال نہیں کیا تھا تو پتھروں سے تجھے رجم کروں گا پھر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اس کی جورو نے حلال کر دیا تھا لونڈی کو اس کے لیے پس سو کوڑے مارے اس کو، قتادہ نے کہا میں نے اس بارے میں حبیب بن سالم کو لکھا تو انہوں نے یہ حدیث لکھ بھیجی

١٠٤٧ –حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ *

۱۰۴۷۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو بشر، خالد بن عرفطہ، حبیب بن سالم، نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو اگر جورو نے اجازت دے دی تھی، تو سو کوڑے پڑیں گے، ورنہ رجم ہو گا

١٠٤٨ –حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ

۱۰۴۸۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، معمر، قتادہ، حسن، قبیصہ، سلمہ بن محبق سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ایک شخص کے

ابْنِ الْمُحبّقِ أنّ رسُول اللّه ﷺ قضى فِي رجُلٍ وقع على جارِيةِ امْرأتِهِ إنْ كان اسْتكْرهها فهِي حُرّةٌ وعليْهِ لِسيِّدتِها مِثْلُها فإنْ كانتْ طاوعتْهُ فهِي لهُ وعليْهِ لِسيِّدتِها مِثْلُها قال أبُو داوُد روى يُونُسُ بْنُ عُبيْدٍ وعمْرُو ابْنُ دِينارٍ ومنْصُورُ بْنُ زاذان وسلّامٌ عنِ الْحسنِ هذا الْحدِيث بِمعْناهُ لمْ يذْكُرْ يُونُسُ ومنْصُورٌ قبِيصة

باب میں جس نے جماع کیا تھا اپنی جورو کی لونڈی سے کہ اگر اس نے جبراً جماع کیا تو وہ آزاد ہے اور اس کی مالکہ کو ویسی لونڈی دینا ہوگی اور جو خوشی سے اس نے جماع کرایا تھا تو وہ لونڈی اس کی ہو جائے گی اور مالکہ کو ویسی لونڈی دینا ہوگی ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حسن سے یونس و عمرو اور منصور اور سلام نے اسی طرح روایت کیا ہے (البتہ) یونس اور منصور نے قبیصہ کو ذکر نہیں کیا

تشریح :۔ خطابی نے کہا میں نے کسی فقیہ کو نہ پایا جس نے اس حدیث پر عمل کیا ہو اور شاید یہ حدیث منسوخ ہو

۱۰٤۹ - حدّثنا علِيُّ ابْنُ حُسيْنٍ الدِّرْهمِيُّ حدّثنا عبْدُ الْأعْلى عنْ سعِيدٍ عنْ قتادة عنِ الْحسنِ عنْ سلمة بْنِ الْمُحبّقِ عنِ النّبِيِّ ﷺ نحْوهُ إِلّا أنّهُ قال وإِنْ كانتْ طاوعتْهُ فهِي ومِثْلُها مِنْ مالِهِ لِسيِّدتِها *

۱۰۴۹۔ علی بن حسین، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، سلمہ بن محبق سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا اس روایت میں یہ ہے کہ اگر لونڈی نے اپنی خوشی سے جماع کرایا تو وہ لونڈی اور اس کی سی ایک اور لونڈی جورو کو دلائی جاوے گی خاوند کے مال میں سے

۳٤۷ - باب فِيمنْ عمِل عمل قوْمِ لُوطٍ *

۳۴۷۔ جو شخص لواطت کرے (لونڈے بازی کرے) تو کیا سزا ہو گی

۱۰۵۰ - حدّثنا عبْدُ اللّهِ بْنُ مُحمّدِ بْنِ علِيٍّ النُّفيْلِيُّ حدّثنا عبْدُ الْعزِيزِ بْنُ مُحمّدٍ عنْ عمْرِو بْنِ أبِي عمْرٍو عنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ عبّاسٍ قال قال رسُولُ اللّهِ ﷺ منْ وجدْتُمُوهُ يعْملُ عمل قوْمِ لُوطٍ فاقْتُلُوا الْفاعِل والْمفْعُول بِهِ قال أبُو داوُد رواهُ سُليْمانُ بْنُ بِلالٍ عنْ عمْرِو بْنِ أبِي عمْرٍو مِثْلهُ ورواهُ عبّادُ بْنُ منْصُورٍ عنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ عبّاسٍ رفعهُ ورواهُ ابْنُ جُريْجٍ عنْ إِبْراهِيم عنْ داوُد بْنِ الْحُصيْنِ عنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ عبّاسٍ رفعهُ *

۱۰۵۰۔ عبداللہ بن محمد، عبدالعزیز، عمرو، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو لوطؑ کی قوم کا کام کرتے ہوئے پاؤ تو کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو قتل کر ڈالو، ابوداؤد فرماتے ہیں، کہ اسے سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور عباد بن منصور نے بواسطہ عکرمہ، ابن عباسؓ مرفوعاً اور ابن جریج نے بواسطہ ابراہیم، داؤد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

تشریح :۔ لوطی کی حد میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک زنا کی حد ہے اور بعضوں کے نزدیک رجم ہے خواہ محصن ہو یا غیر محصن بعضوں کے نزدیک قتل ہے (علامہ)

۱۰۵۱ - حدّثنا إِسْحقُ بْنُ إِبْراهِيم بْنِ راهويْهِ حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ أخْبرنا ابْنُ جُريْجٍ أخْبرنِي ابْنُ خُثيْمٍ قال سمِعْتُ سعِيد بْن جُبيْرٍ ومُجاهِدًا يُحدِّثانِ عنِ ابْنِ عبّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُؤْخذُ على اللُّوطِيّةِ قال يُرْجمُ قال أبُو داوُد حدِيثُ عاصِمٍ يُضعِّفُ حدِيث عمْرِو بْنِ أبِي عمْرٍو *

۱۰۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن خثیم، سعید بن جبیر اور مجاہد، ابن عباسؓ نے کہا کہ بکر (یعنی جس کا نکاح نہ ہوا ہو) اگر لواطت میں پکڑا جاوے تو رجم کیا جاوے گا

تشریح :۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک لواطت میں حد نہیں ہے (تعزیر ہے)

۳٤۸ - باب فِيمنْ أتى بهِيمةً *

۳۴۸۔ جو شخص جانور سے جماع کرے اس کی سزا

۱۰۵۲ - حدّثنا عبْدُ اللّهِ بْنُ مُحمّدٍ النُّفيْلِيُّ حدّثنا عبْدُ الْعزِيزِ بْنُ مُحمّدٍ حدّثنِي عمْرُو بْنُ أبِي عمْرٍو عنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ

۱۰۵۲۔ عبداللہ بن محمد، عبدالعزیز، عمرو، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چوپائے سے جس نے زنا

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا أُرَاهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ

کیا تو اس کو قتل کر ڈالو اور اس کے ساتھ اس جانور کو بھی قتل کر ڈالو عاصم نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا چوپائے کا کیا قصور ہے ابن عباس نے کہا میں یہ جانتا ہوں کہ شاید آپ نے اس جانور کا گوشت کھانا اچھا نہ سمجھا جس سے ایسا کام کیا جائے (اس لیے اس کے قتل کا حکم دیا)

١٠٥٣–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ شَرِيكًا وَأَبَا الْأَحْوَصِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ وَ قَالَ الْحَكَمُ أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدَّ وَ قَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو *

۱۰۵۳۔ احمد بن یونس، شریک، ابو الاحوص اور ابو بکر بن عیاش، عاصم، ابو رزین، ابن عباس سے روایت ہے کہ جانور سے زنا کرنے والے پر کچھ حد نہیں ہے۔

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ایسا ہی کہا عطاء نے اور حکم نے کہا اس کو کوڑے مارے جاویں لیکن حد کے کوڑوں سے کم حسن نے کہا اس کی سزا زانی کی سی ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عاصم کی حدیث عمرو کی حدیث کی تضعیف کر رہی ہے

٣٤٩–باب إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْأَةُ*

۳۴۹۔ جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت انکار کرے تو کیا حکم ہو گیا؟

١٠٥٤–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا *

۱۰۵۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، طلق، عبدالسلام، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے اور اس کا نام لیا رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا جب وہ آئی تو اس سے پوچھ اس نے انکار کیا رسول اللہ ﷺ نے مرد کو حد لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا (اس لیے کہ مرد کا اقرار اس کے حد لگانے کے لیے کافی ہو گیا لیکن عورت کو حد لگانے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا)

١٠٥٥–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَبْنَاوِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ *

۱۰۵۵۔ محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن ہارون، ہشام، قاسم، خلاد، ابن مسیب، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص بنی بکر اور بنی لیث میں سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے ایک عورت کے ساتھ اپنے زنا کرنے کا چار مرتبہ اقرار کیا سو اس کو سو درے مارے اور وہ شخص کنوارا تھا پھر اس سے عورت پر گواہی طلب کی سو عورت بولی یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم ہے یہ جھوٹا ہے تو اس شخص پر حد قذف کی لگائی اسی کوڑے مارے گئے۔

تشریح:۔ یعنی اس شخص نے اس عورت پر جھوٹا بہتان باندھا اور اپنے اوپر حد قبول کی بعد اس کے آنحضرت ﷺ نے گواہ طلب کیے اور اس کے گواہ نہ ہونے کے سبب سے حد قذف کی اس پر صادر ہوئی تاکہ آئندہ لوگ ایسا نہ کریں (علامہ)

۳۵۰-باب في الرّجل يُصيبُ من الْمرأة دون الْجماع فيتوبُ قبل أنْ يأخُذهُ الْإمامُ *

۳۵۰۔ایک شخص کسی عورت سے سب کام کرے سوا جماع کے (یعنی بوس وکنار اور مباشرت کرے لیکن دخول نہ کرے) پھر توبہ کرلے پکڑے جانے سے پہلے تو کیا حکم ہے؟

۱۰۵۶-حدّثنا مُسدّدُ بْنُ مُسرْهدٍ حدّثنا أبو الْأحْوصِ حدّثنا سماكٌ عنْ إبْراهيم عنْ علْقمة والْأسْودِ قال قال عبْدُ اللّه جاء رجُلٌ إلى النّبيِّ صلى الله عليه وسلم فقال إنّي عالجْتُ امْرأةً منْ أقْصى الْمدينة فأصبْتُ منْها ما دُون أنْ أمسّها فأنا هذا فأقمْ عليّ ما شئْت فقال عُمرُ قدْ ستر اللّهُ عليْك لوْ سترْت على نفْسك فلمْ يرُدّ عليْه النّبيُّ صلى الله عليه وسلم شيْئًا فانْطلق الرّجُلُ فأتْبعهُ النّبيُّ صلى الله عليه وسلم رجُلًا فدعاهُ فتلا عليْه وأقم الصّلاة طرفي النّهار وزُلفًا من اللّيْل إلى آخر الْآية فقال رجُلٌ من الْقوْم يا رسُول اللّه ألهُ خاصّةً أمْ للنّاس كافّةً فقال للنّاس كافّةً *

۱۰۵۶۔مسدد، ابوالاحوص، سماک، ابراہیم، علقمہ اور اسود، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پیار کیا ایک عورت سے مدینے کے کنارے اور اس سے سب کام کیا سوا جماع کے تو اب میں حاضر ہوں جو چاہئے مجھ کو سزا دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا قصور چھپا دیا اگر تو بھی چھپا لیتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ چلا گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اس کے پیچھے بھیجا اور اس کو بلایا اور یہ آیت سنائی (ترجمہ) یعنی قائم کرو نماز کو دن کے دونوں کناروں میں (اور ہر فجر اور ہر ظہر و عصر) اور رات کی تاریکی میں (مغرب اور عشاء یہی تین وقت کی نماز صراحتہ کلام اللہ سے ثابت ہیں) بے شک نیکیاں دور کردیتی ہیں برائیوں کو (یعنی ایسے چھوٹے چھوٹے گناہ وضو اور نماز سے معاف ہو جاتے ہیں) ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم خاص اس شخص کے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم خاص اس شخص کے واسطے ہے یا تمام لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا سب لوگوں کے لیے

۳۵۱-باب في الْأمة تزْني ولمْ تُحْصنْ *

۳۵۱۔جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اس کی سزا کا بیان

۱۰۵۷-حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مسْلمة عنْ مالكٍ عن ابْن شهابٍ عنْ عُبيْد اللّه بْن عبْد اللّه بْن عُتْبة عنْ أبي هُريْرة وزيْد ابْن خالدٍ الْجُهنيّ أنّ رسُول اللّه صلى الله عليه وسلم سُئل عن الْأمة إذا زنتْ ولمْ تُحْصنْ قال إنْ زنتْ فاجْلدُوها ثُمّ إنْ زنتْ فاجْلدُوها ثُمّ إنْ زنتْ فاجْلدُوها ثُمّ إنْ زنتْ فبيعُوها ولوْ بضفيرٍ قال ابْنُ شهابٍ لا أدْري في الثّالثة أو الرّابعة والضّفيرُ الْحبْلُ *

۱۰۵۷۔عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا لونڈی غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اسے بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی کے عوض میں ابن شہاب نے کہا مجھ خوب معلوم نہیں ہے کہ آپ نے تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار میں فرمایا کہ اس کو بیچ ڈالو

۱۰۵۸-حدّثنا مُسدّدٌ نا يحْيى عنْ عُبيْد الله حدّثني سعيْدُ بْنُ ابي سعيْدٍ الْمقْبُريُّ عنْ ابيْ هُريْرة عن النّبيّ صلى الله عليه وسلم قال إذا زنتْ امةُ احدكُمْ فليحُدّها ولا يُعيّرْها ثلاث مرارٍ فانْ عادتْ في الرّابعة فلْيجْلدْها و ليبعْها بضفيرٍ اوْ بحبْلٍ منْ شعرٍ

۱۰۵۸۔مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، سعید، ابوہریرۃ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی حرام کاری کرے تو اس کو حد مارنا چاہئے یہ نہیں کہ صرف اس کو ڈانٹ کر چھوڑ دیوے تین مرتبہ تک (یعنی تین بار اس کو حد لگاوے) اگر وہ چوتھی

مرتبہ زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اس کی قیمت ملے

تشریح :۔ عرب کا دستور تھا کہ لونڈی کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے صرف جھڑکی اور دھمکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں ہے سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اس کو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے ڈانٹ جھڑکی ان کو چنداں فائدہ نہیں کرتی۔ امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت کے لونڈی کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لے کر مارے (علامہ)

۱۰۵۹—حدثنا ابن نفيل نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ بهذا الحديث قال في كل مرة فليضربها كتاب الله ولا يثرب عليها و قال في الرابعة فان عادت فليضربها كتاب الله ثم ليبعها ولو بحبل من شعر

۱۰۵۹۔ ابن نفیل، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، سعید بن ابی سعید، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بار اس کو مارے اللہ کی کتاب کے موافق (یعنی پچاس کوڑے لگادے کیونکہ لونڈی کی سزا آزاد عورت سے نصف ہے) اور صرف ڈانٹ کر نہ چھوڑ دے یا بعد حد لگانے کے پھر نہ ڈانٹے اگر وہ چوتھی بار زنا کرے تو پھر اس کو حد مارے اللہ کی کتاب کے موافق بعد اس کے اس کو بیچ ڈالو اگرچہ بال کی رسی اس کی قیمت ملے

۳۵۲—في اقامة الحد على المريض!

۳۵۲۔ جو شخص بیمار ہو حد لگانے سے اسکے مر جانے کا خوف ہو تو کیا کریں

۱۰۶۰—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أُضْنِيَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً

۱۰۶۰۔ احمد بن سعید، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ان میں سے بیمار ہوا یہاں تک کہ ضعیف ہو کر ہڈی چمڑا رہ گیا اس وقت اس کے پاس ایک لونڈی گئی کسی کی اس کو دیکھ کر اس کا دل بھر آیا اور اس نے جماع کیا اس لونڈی سے جب اس کی قوم کے لوگ عیادت کو آئے تو اس نے یہ حال بیان کیا اور کہا میرے باب میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھو کیوں کہ میں نے صحبت کی ہے ایک لونڈی سے جو میرے پاس آئی تھی، ان لوگوں نے یہ قصہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور کہا کہ ہم نے ایسا بیمار اور ناتواں کسی کو نہیں دیکھا جیسا وہ ہے اگر ہم اس کو آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس لے کر آویں تو اس کی ہڈیاں جدا ہو جاویں اس میں کچھ حال نہیں ہے فقط ہڈیوں پر کھال ہے تب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ درخت کی سو ٹہنیاں لے کر اس کو ایک ہی بار مار دیں

تشریح :۔ یہ ایک مار قائم مقام سو ماروں کے ہوگی پھر اگر وہ باوجود اس کے بھی وہ حد لگانے میں مر جاوے بعد حد کے اس کے صدمے سے مر جاوے تو اس کا خون ہدر ہے کسی پر اس کا تاوان یا خون بہا لازم نہ ہوگا (علامہ)

۱۰۶۱—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِآلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا

۱۰۶۱۔ محمد بن کثیر، اسرائیل، عبدالاعلی، ابو جمیلہ، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں کسی کی لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے فرمایا اے علی اٹھ اور اس کو حد لگادے، میں گیا دیکھا تو

الْحدَ فانْطلقْتُ فإذا بها دمٌ يسيلُ لمْ ينْقطعْ فأتيْتُهُ فقال يا عليُّ أفرغْت قلْتُ أتيْتُها ودمُها يسيلُ فقال دعْها حتَّى ينْقطع دمُها ثمَّ أقمْ عليْها الْحدَّ وأقيمُوا الْحُدُود على ما ملكتْ أيْمانُكمْ قال أبو داود وكذلك رواهُ أبو الْأحْوص عنْ عبْد الْأعْلى ورواهُ شُعْبةُ عنْ عبْد الْأعْلى فقال فيه قال لا تضْربْها حتَّى تضع والْأوَّلُ أصحُّ *

اس کے خون بہ رہا تھا بند نہ ہوا تھا (شاید وہ خون نفاس کا ہوگا) میں لوٹ کر آیا آپ نے پوچھا علی تم حد لگا کر آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کے پاس گیا دیکھا تو اس کے خون بہ رہا ہے آپ نے فرمایا اچھا چھوڑ دے اس کو جب تک اس کا خون بند ہو جائے اس کے حد لگاؤ قائم کیا کرو حدوں کو اپنے غلام لونڈی پر ابوداؤد نے کہا ابوالاحوص نے عبدالاعلی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور شعبہ نے عبدالاعلی سے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ مت مار حد اس کو یہاں تک کہ وہ جنے[1] لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔[2]

تشریح: [1] اس سے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ تھی

[2] ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مالک بغیر حاکم کے پوچھے اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے (علامہ)

٣٥٣–باب في حدّ الْقذْف *

۳۵۳۔ حد قذف (یعنی زنا کی تہمت پر جو حد پڑتی ہے) اس کا بیان

١٠٦٢–حدَّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ الثَّقفيُّ ومالكُ بْنُ عبْد الْواحد الْمسْمعيُّ وهذا حديثُهُ أنَّ ابْن أبي عديٍّ حدَّثهُمْ عنْ مُحمَّد بْن إسْحق عنْ عبْد اللَّه بْن أبي بكْرٍ عنْ عمْرة عنْ عائشة رضي اللَّه عنْها قالتْ لمَّا نزل عُذْري قام النَّبيُّ ﷺ على الْمنْبر فذكر ذاك وتلا تعْني الْقُرْآن فلمَّا نزل من الْمنْبر أمر بالرَّجُليْن والْمرْأة فضُربُوا حدَّهُمْ

۱۰۶۲۔ قتیبہ اور مالک، ابن ابی عدی، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ جب میری پاکی کے باب میں آیتیں اتریں تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہو گئے، اور آپ نے اس کا ذکر کیا اور قرآن پڑھا بعد اس کے جب آپ منبر پر سے اترے تو دو مرد اور ایک عورت کے لیے حکم فرمایا پھر لوگوں نے حد ماری

١٠٦٣–حدَّثنا النُّفيْليُّ حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ سلمة عنْ مُحمَّد بْن إسْحق بهذا الْحديث لمْ يذْكُرْ عائشة قال فأمر برجُليْن وامْرأةٍ ممَّنْ تكلَّم بالْفاحشة حسَّان بْن ثابتٍ ومسْطح بْن أُثاثة قال النُّفيْليُّ ويقُولُون الْمرْأةُ حمْنةُ بنْتُ جحْشٍ *

۱۰۶۳۔ نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا دونوں مردوں کو اور ایک عورت کو جنہوں نے بری بات منہ سے نکالی تھی (معاذاللہ حضرت عائشہؓ کو تہمت لگائی تھی) وہ حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے حد قذف لگانے میں اور لوگ کہتے ہیں کہ عورت حمنہ بنت جحش تھی

٣٥٤–باب الْحدّ في الْخمْر *

۳۵۴۔ شراب کی حد کا بیان

١٠٦٤–حدَّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ ومُحمَّدُ بْنُ الْمُثنَّى وهذا حديثُهُ قال حدَّثنا أبُو عاصمٍ عن ابْن جُريْجٍ عنْ مُحمَّد بْن عليِّ بْن رُكانة عنْ عكْرمة عن ابْن عبَّاسٍ أنَّ رسُول اللَّه ﷺ لمْ يقْتْ في الْخمْر حدًّا وقال ابْنُ عبَّاسٍ شرب رجُلٌ فسكر فلُقي يميلُ في الْفجّ فانْطُلق به إلى النَّبيّ ﷺ فلمَّا حاذى بدار الْعبَّاس انْفلت فدخل على الْعبَّاس فالْتزمهُ فذكر ذلك

۱۰۶۴۔ حسن بن علی اور محمد بن مثنیٰ، ابو عاصم، ابن جریج، محمد بن علی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک شخص نے شراب پی اور متوالا ہو کر مالاور ناچتا ہوا جھکتا جھکتا چلا (یعنی جیسے متوالوں کی عادت ہوتی ہے) سو اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلے تو جب وہ عباسؓ کے گھر کے سامنے پہنچا تو دفعتہً بھاگا اور عباس ہی کے مکان میں گھس

للنبي ﷺ فضحك وقال أفعلها ولم يأمر فيه بشيء قال أبو داود هذا مما تفرد به أهل المدينة حديث الحسن بن علي هذا

کر ان سے چمٹ گیا پھر یہ سب قصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا کیا اس نے ایسا کیا ہے سوا اس کے اور کچھ حکم اس کے باب میں نہ فرمایا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن بن علی کی ایسی ہے جس میں اہل مدینہ منفرد ہیں

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ چالیس کوڑے سے لے کر اسی کوڑے تک آپ ﷺ مارنے کا حکم دیا کرتے تھے حضرت عمرؓ کے عہد میں صحابہؓ کے مشورے سے اسی درے قرار پائے اور اس شخص کو آپ نے چھوڑ دیا اس وجہ سے کہ آپ کے سامنے اس پر حد ثابت نہیں ہوئی نہ اقرار سے نہ گواہوں سے اور صرف متوالی چال سے اس پر حد نہیں پڑ سکتی تھی اس لیے کہ شاید یہ حال کسی اور چیز کے استعمال سے ہو گیا ہو واللہ اعلم

١٠٦٥ - حدّثنا قتيبة بن سعيد حدّثنا أبو ضمرة عن يزيد بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة أنّ رسول الله ﷺ أتي برجل قد شرب فقال اضربوه قال أبو هريرة فمنّا الضارب بيده والضارب بنعله والضارب بثوبه فلمّا انصرف قال بعض القوم أخزاك الله فقال رسول الله ﷺ لا تقولوا هكذا لا تعينوا عليه الشيطان*

۱۰۶۵۔ قتیبہ، ابوضمرہ، یزید، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو لائے جس نے شراب پی تھی آپ نے فرمایا مارو اس کو تو ہم میں سے کسی نے ہاتھ سے، کسی نے جوتی سے، کسی نے کپڑے سے اس کو مارا پھر جب فارغ ہوئے تو بعضوں نے قوم میں سے کہا کہ خدا تجھے رسوا کرے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کہو شیطان کی اس کے اوپر مدد نہ کرو

تشریح: جب گناہ گار کی سزا ہو چکے تو پھر اس کو برا نہ بولو اس لیے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی بلکہ یوں کہو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے (علامہ)

١٠٦٦ - حدّثنا محمد بن داود بن أبي ناجية الإسكندراني حدّثنا ابن وهب أخبرني يحيى بن أيوب وحيوة بن شريح وابن لهيعة عن ابن الهاد بإسناده ومعناه قال فيه بعد الضرب ثم قال رسول الله ﷺ لأصحابه بكّتوه فأقبلوا عليه يقولون ما اتّقيت الله ما خشيت الله وما استحييت من رسول الله ﷺ ثم أرسلوه وقال في آخره ولكن قولوا اللّهمّ اغفر له اللّهمّ ارحمه وبعضهم يزيد الكلمة ونحوها *

۱۰۶۶۔ محمد بن داؤد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب وحیوہ اور ابن لہیعہ، ابن الہاد سے اس روایت میں ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ جب لوگ اس کی مار پیٹ سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا اسے ڈانٹو تو لوگ اس کے روبرو یوں کہنے لگے تو نے تقوی اللہ کے لیے نہ کیا اور اللہ تعالی سے تو کچھ نہ ڈرا اور رسول اللہ ﷺ سے بھی نہ شرمایا پھر اس کو چھوڑ دیا اس حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن یوں کہو اے اللہ بخش دے تو اس کو اور اس پر رحم فرما اور بعضوں نے کچھ کمی بیشی کی ہے

تشریح: جب اس کی سزا سے فراغت ہوئی تو پھر اس کے لیے دعا کی

١٠٦٧ - حدّثنا مسلم بن إبراهيم حدّثنا هشام ح و حدّثنا مسدّد حدّثنا يحيى عن هشام المعنى عن قتادة عن أنس بن مالك أنّ النبيّ ﷺ جلد في الخمر بالجريد والنّعال وجلد أبو بكر رضي الله عنهم أربعين فلمّا ولي عمر دعا النّاس فقال لهم إنّ النّاس قد دنوا من الرّيف وقال مسدّد من القرى والرّيف فما ترون في حدّ الخمر فقال له عبد

۱۰۶۷۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام (دوسری سند) مسدد، یحییٰ ہشام، قتادہ، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے کو جوتیوں اور کھجور کی چھڑیوں سے حد ماری اور حضرت ابوبکرؓ نے چالیس درے مارے پھر جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے صحابہ کو بلایا اور کہا کہ لوگ نزدیک ہو گئے اس زمین سے جس میں کھجور ہے اور گاؤں سے (یعنی شراب بہت پینے لگے) تو اب تمہاری کیا رائے

الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ *

نے شراب پینے کی حد میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان سے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ سب سے ہلکی جو حد ہے وہی اس حد میں مقرر کریں تو اسی کوڑے مارنے کا حکم ہوا (اس واسطے کہ سب سے ہلکی حد قذف ہے اس میں اسی کوڑے مقرر ہیں کتاب اللہ سے وہی خمر میں مقرر کئے) ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی شاخوں اور جوتیوں سے چالیس مار ماریں اور شعبہ نے روایت کیا کہ دو لکڑیوں سے چالیس مار ماریں

تشریح: اسی واسطے شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک شراب کی حد چالیس کوڑے ہیں اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک اسی کوڑے (علامہ)

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّانَاجُ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ *

۱۰۶۸۔ مسدد اور موسیٰ، عبدالعزیز، عبداللہ داناج، حضین بن منذر رقاشی سے روایت ہے، کہ میں حضرت عثمانؓ بن عفان کے پاس موجود تھا اس وقت لوگ ولید بن عقبہ کو لے کر آئے اور اس پر گواہی دی حمران نے (جو مولیٰ تھا عثمان کا) اور ایک اور شخص نے تو ایک نے کہا کہ میں نے اس کو شراب پیتے دیکھا اور دوسرے نے کہا میں نے اس کو قے کرتے دیکھا (یعنی شراب اگلتے ہوئے) حضرت عثمانؓ نے کہا اس نے قے کیونکر کی جب شراب نہیں پی ضرور پی ہوگی اور حضرت علیؓ کو حکم کیا حد لگانے کا حضرت علیؓ نے حکم کیا اس کے حد لگانے کا امام حسنؓ کو امام حسنؓ نے کہا جس نے خلافت کی لذت اٹھائی ہے اسی کو بار بھی اٹھانا چاہیے یعنی عثمانؓ خود لگا دیں یا اور کسی اپنے عزیز سے کہیں وہ حد لگا دے (کیونکہ خلافت کے فوائد تو وہ اٹھاتے ہیں اب جو باتیں مواخذہ کی ہیں وہ ہم کس لیے کریں) پھر حضرت علیؓ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا تم حد لگا دو انہوں نے کوڑا لے کر اس کو مارنا شروع کیا حضرت علیؓ شمار کرتے رہے جب چالیس مار پر پہنچے تو کہا بس ہے تجھے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے چالیس مار ماریں اور ابوبکرؓ نے بھی چالیس ہی ماری ہیں اور حضرت عمرؓ نے اسی اور سب سنت ہے اور مجھ کو تو یہ اسی ہی کی مار بہت پسند ہے

تشریح: حضرت علی نے شراب پینے والے کو اسی کوڑے مارنا اس لیے پسند فرمایا تا کہ شراب پینے والے دلیر نہ ہو جائیں اور نسل نے کہا چالیس کوڑے مارنا بہتر ہے کیونکہ حضرت کا فعل یہی ہے، اور داؤد ظاہری کا اور مشہور مذہب شافعی کا یہی ہے (علامہ)

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَلِّ

۱۰۶۹۔ مسدد، یحییٰ، ابن ابی عروبہ، داناج، حضین بن منذر، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اور حضرت ابوبکرؓ نے شراب پینے کی حد چالیس درے ماری پھر حضرت عمرؓ نے اس کو اسی کوڑوں سے پورا کیا اور یہ سب سنت ہے ابوداؤد نے کہا اصمعی نے کہا ولِّ

حارها من تولّى قارّها وَ شديدها مَنْ تولّى هيّنها *

حارها من تولی قارها کے یہ معنی ہیں کہ جس نے خلافت کی آسانیاں اٹھائیں اسی کو دشواریاں اٹھانے دو

۳۵۵-باب إذا تتابع في شرْب الخمْرِ *

۳۵۵۔ جو کئی بار شراب پئے اس کی کیا سزا ہے!

۱۰۷۰-حدّثنا موسى بن إسْمعيل حدّثنا أبانُ عن عاصم عن أبي صالح ذكوان عن معاوية بن أبي سفْيان قال قال رسول الله ﷺ إذا شربوا الخمر فاجْلدوهم ثم إنْ شربوا فاجْلدوهم ثم إنْ شربوا فاجْلدوهم ثم إنْ شربوا فاقْتلوهم

۱۰۷۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، عاصم، ابوصالح، معاویہ بن ابوسفیانؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شراب پئے تو اسے کوڑے مارو اور پھر اگر پئے تو بھی مارو پھر اگر پئے تو بھی کوڑے مارو اور پھر جو پئے (یعنی چوتھی بار) تو اس کو قتل کر ڈالو

تشریح: یہ حکم قتل کا حکم منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور اس حدیث سے جو آگے آتی ہے (علامہ)

۱۰۷۱-حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ حُميْد بْن يزيد عنْ نافع عن ابْن عُمر أنّ رسُول الله ﷺ قال بهذا الْمعْنى قال وأحْسبُهُ قال في الْخامسة إنْ شربها فاقْتُلُوهُ قال أبُو داود وكذا في حديث أبي غُطيْف في الْخامسة *

۱۰۷۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حمید، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح اور پانچویں بار میں فرمایا اگر پھر شراب پئے تو اس کو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا ابوغطیف کی روایت میں بھی یہی ہے کہ پانچویں بار میں اس کو قتل کرو

۱۰۷۲-حدّثنا نصْرُ بْنُ عاصم الْأنْطاكيُّ حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون الْواسطيُّ حدّثنا ابْنُ أبي ذئْب عن الْحارث بْن عبْد الرّحْمن عنْ أبي سلمة عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ الله ﷺ إذا سكر فاجْلدُوهُ ثُمّ إنْ سكر فاجْلدُوهُ ثُمّ إنْ سكر فاجْلدُوهُ فإنْ عاد الرّابعة فاقْتُلُوهُ قال أبُو داود وكذا حديثُ عُمر بْن أبي سلمة عنْ أبيه عنْ أبي هُريْرة عن النّبيّ ﷺ إذا شرب الْخمْر فاجْلدُوهُ فإنْ عاد الرّابعة فاقْتُلُوهُ قال أبُو داود وكذا حديثُ سُهيْل عنْ أبي صالح عنْ أبي هُريْرة عن النّبيّ ﷺ إنْ شربُوا الرّابعة فاقْتُلُوهُمْ وكذا حديثُ ابْن أبي نُعْم عن ابْن عُمر عن النّبيّ ﷺ وكذا حديثُ عبْد الله بْن عمْرو عن النّبيّ ﷺ والشّريد عن النّبيّ ﷺ وفي حديث الْجدليّ عنْ مُعاوية أنّ النّبيّ ﷺ قال فإنْ عاد في الثّالثة أو الرّابعة فاقْتُلُوهُ *

۱۰۷۲۔ نصر بن عاصم، یزید، ابن ابی ذئب، حارث، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نشے سے کوئی متوالا ہو تو اسے کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو پھر کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو اسے کوڑے مارو اور جو اس پر بھی باز نہ آئے تو چوتھی بار اس کو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا عمرو بن ابی سلمہ نے اپنے باپ ابوسلمہ سے روایت کیا ہے کہ ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی شراب پئے اسے کوڑے مارو پھر اگر باز نہ آئے (یعنی تین مرتبہ تک) تو پھر چوتھی مرتبہ اس کو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا ایسا ہی روایت کیا سہیل نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہؓ سے اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس میں یہ ہے کہ جب چوتھی بار شراب پئے تو اس کو قتل کر ڈالو اور ایسے ہی روایت کی ابونعیم نے ابن عمرؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ایسی ہی روایت ہے عبداللہ بن عمرو کی رسول اللہ ﷺ سے اور شرید کی رسول اللہ ﷺ سے اور جدلی نے معاویہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے تیسری بار یا چوتھی بار میں قتل کا حکم فرمایا (بہر حال قتل کا حکم مشتبہ ہے کہ تیسری بار میں ہے یا چوتھی بار میں یا پانچویں بار میں اور مخالف ہے دوسری حدیث کے)

۱۰۷۳-حدّثنا أحْمدُ بْنُ عبْدة الضّبّيُّ حدّثنا سُفْيانُ قال الزُّهْريُّ أخْبرني عنْ قبيصة بْن ذُؤيْب أنّ النّبيّ ﷺ قال منْ

۱۰۷۳۔ احمد بن عبدہ، سفیان، زہری، قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شراب پئے اسے کوڑے مارو اور پھر

رسول اللہ الرجل يجد مع امرأته رجلا أيقتله قال رسول الله ﷺ لا قال سعد بلى والذي أكرمك بالحق قال النبي ﷺ اسمعوا إلى ما يقول سيدكم قال عبد الوهاب إلى ما يقول سعد *

شخص کو قتل کر دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں پھر سعد نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی حق کے ساتھ (یعنی میں تو قتل کر دوں گا) رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں، حضرت سعدؓ کو غیرت آئی جیسا کہ دوسری روایت میں ہے

۱۱۱۵ – حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سهيل بن ابي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن سعد بن عبادة قال لرسول الله ﷺ أرأيت لو وجدت مع امرأتي رجلا أمهله حتى آتي بأربعة شهداء قال نعم *

۱۱۱۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو مہلت دوں چار گواہ جمع کرنے تک آپ نے فرمایا ہاں

تشریح: سعد نے کہا قسم خدا کی جس نے آپ کو بھیجا میں تو اسی وقت اس کو قتل کروں گا آپ نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں اور اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہیں میں تو ان سے زیادہ غیرت رکھتا ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے (علامہ)

۳۷۱–باب العامل يصاب على يديه خطأ *

۳۷۱۔ جو شخص عامل ہو (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس کے ہاتھ کسی کو زخم پہنچے نادانستہ تو کیا کرنا چاہیئے

۱۱۱۶ –حدثنا محمد بن داود بن سفيان حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي ﷺ بعث أبا جهم بن حذيفة مصدقا فلاجه رجل في صدقته فضربه أبو جهم فشجه فأتوا النبي ﷺ فقالوا القود يا رسول الله فقال النبي ﷺ لكم كذا وكذا فلم يرضوا فقال لكم كذا وكذا فلم يرضوا فقال لكم كذا وكذا فرضوا فقال النبي ﷺ إني خاطب العشية على الناس ومخبرهم برضاكم فقالوا نعم فخطب رسول الله فقال ﷺ إن هؤلاء الليثيين أتوني يريدون القود فعرضت عليهم كذا وكذا فرضوا أرضيتم قالوا لا فهم المهاجرون بهم فأمرهم رسول الله ﷺ أن يكفوا عنهم فكفوا ثم دعاهم فزادهم فقال أرضيتم فقالوا نعم قال إني خاطب على الناس ومخبرهم برضاكم قالوا نعم فخطب النبي ﷺ فقال أرضيتم قالوا نعم *

۱۱۱۶۔ محمد بن داؤد، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو جہم بن حذیفہؓ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا ایک شخص اپنا صدقہ دینے میں ان سے لڑا تو ابو جہم نے اس کو مارا اس کا سر پھوٹ گیا تب اس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے قصاص دلا دیئے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تم اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے آپ نے فرمایا اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا مال لے لو وہ راضی ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آج تیسرے پہر کو خطبہ پڑھوں گا لوگوں کے سامنے اور بیان کروں گا ان سے رضامندی تمہاری انہوں نے کہا بیان کیجئے پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا یہ لوگ قبیلہ لیث میں کے میرے پاس آئے قصاص کے ارادے سے میں نے ان کو اتنا مال دینے کا وعدہ کیا تو وہ راضی ہو گئے انہوں نے کہا نہیں تو قصد کیا مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا رسول اللہ ﷺ نے باز رکھا مہاجرین کو ان سے وہ باز رہے آپ نے پھر ان کو بلایا اور کچھ زیادہ مال دینے کو کہا پھر ان سے پوچھا کیا تم راضی ہوئے انہوں نے کہا ہم راضی ہوئے آپ نے فرمایا اچھا میں لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھوں گا اور ان سے تمہاری رضامندی بیان کروں گا انہوں نے کہا اچھا آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور ان سے پوچھا تم راضی ہو گئے انہوں نے کہا ہاں [2]۔

نے اس کے قاتل کو حکم کیا وہ قتل کیا گیا وہ پتھروں سے کچل کر

تشریح: ائمہ ثلثہ کے نزدیک جس طرح قاتل مقتول کو مارے اسی طرح قاتل کو مارنا چاہیے اگر قاتل لکڑی یا پتھر سے مارے یا گلا گھونٹ کر یا ڈبو دے یا جلا دے تو اسی طرح قاتل بھی مارا جائے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا اور ان کی دلیل نعمان کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاقود الا بالسیف نہیں ہے قصاص مگر تلوار سے بیہقی نے کہا اس حدیث کا اسناد ثابت نہیں ہے۔

٣٦٩–بَاب أَيُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ *

١١١٢–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا *

۳۶۹۔ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کریں گے

۱۱۱۲۔ احمد بن حنبل اور مسدد، یحییٰ، سعید، قتادہ، حسن، قیس بن عباد سے روایت ہے، کہ میں اور اشتر بن مالک حضرت امیر المومنین علیؓ کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے خاص تم کو کوئی بات بتائی حضرت علی نے کہا نہیں مگر وہ بات میری اس کتاب میں ہے پھر انہوں نے ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے غلاف سے اس میں یہ لکھا تھا کہ سب مسلمانوں کا خون برابر ہے (یعنی ان میں آپس میں کوئی فضیلت خون کے باب میں نہیں ہے) ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے بدلے قتل کیا جائے گا اور وہ ایک ہاتھ اور ایک دل ہیں غیر پر اور سعی کرے ذمہ میں ان کا ادنی ادنے کا آگاہ ہو نہ قتل کیا جائے گا مومن کافر کے بدلے میں نہ ذمی اپنے عہد میں اور جو کوئی دین میں نئی بات نکالے تو اس کا مواخذہ اسی پر ہو گا اور جو شخص دین میں نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنے والے کو اپنے ساتھ جگہ دیوے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی

تشریح: شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے خواہ وہ کافر ذمی ہو یا حربی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا (علامہ)

١١١٣–حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَلِيٍّ زَادَ فِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ *

۱۱۱۳۔ عبید اللہ بن عمر، ہشیم، یحییٰ، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثل اسی حدیث کے جو اوپر گزری، اتنا زیادہ ہے کہ امان دے سکتا ان میں سے ادنی اور برابر ہو گا مال غنیمت میں عمدہ جانور اور کم زور جانور والا برابر جو لشکر سے باہر نکلا اور لڑے اور جو لشکر ہی میں بیٹھا رہے

٣٧٠–بَاب فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ *

۳۷۰۔ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پاوے تو اس کو قتل نہ کرے

١١١٤–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا

۱۱۱۴۔ قتیبہ بن سعید اور عبد الوہاب، عبد العزیز بن محمد، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی اپنی بی بی کے ساتھ غیر شخص کو پاوے تو کیا اس

معمر عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وسليمان ابن يسار عن رجال من الأنصار أن النبي ﷺ قال لليهود وبدأ بهم يحلف منكم خمسون رجلا فأبوا فقال للأنصار استحقوا قالوا نحلف على الغيب يا رسول الله فجعلها رسول الله ﷺ دية على يهود لأنه وجد بين أظهرهم *

حضرات انصار سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے یہودیوں کو کہا تم میں سے پچاس آدمی حلف کریں انہوں نے انکار کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے انصار سے کہا کہ تم اپنا حق ثابت کرو (قسمیں کھا کر) انہوں نے کہا کیا ہم قسم کھاویں غیب کی بات پر یا رسول اللہ ﷺ پھر رسول اللہ ﷺ نے دیت انہی یہودیوں سے دلوائی اس لیے کہ اس کی لاش انہی کے یہاں سے ملی تھی

تشریح: یعنی جس بات کو ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا اس پر کیوں کر قسم کھائیں (علامہ)

٣٦٨-باب يُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ *

۳۶۸۔ قاتل سے قصاص لیا جائے گا جس طرح اس نے قتل کیا ہے اسی طرح وہ بھی قتل کیا جائے گا

١١٠٩-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ *

۱۱۰۹۔ محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، انس سے روایت ہے، کہ ایک لڑکی نظر آئی اس کا سر دو پتھروں سے کچلا ہوا تھا تو اس سے لوگوں نے پوچھا کہ کس نے یہ صدمہ تجھے پہنچایا کیا فلانے فلانے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام بھی لیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا پھر اس یہودی کو پکڑ لائے تو اس نے اقرار کیا اور رسول اللہ ﷺ نے پتھر سے اس کا بھی سر کچلنے کا حکم فرمایا

١١١٠-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ *

۱۱۱۰۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، معمر، زہری، انس سے روایت کیا ہے، کہ ایک یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو قتل کیا اس کے زیور کے لیے اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اس کا سر کچل دیا پتھروں سے وہ پکڑا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ نے حکم دیا اس کے سنگسار کرنے کا یہاں تک کہ وہ مر جاوے، تو وہ پتھروں سے مارا گیا حتی کہ وہ مر گیا ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے ایوب سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے

تشریح: اس حدیث پر عمل کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور ابو ثور اور اسحاق اور ابن منذر رحمہم اللہ نے

١١١١-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَقَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ نَعَمْ بِرَأْسِهَا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

۱۱۱۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، شعبہ، ہشام، ان کے دادا، حضرت انس سے روایت ہے، کہ ایک لڑکی انصار کی زیور پہنے تھی اس کو ایک یہودی نے پکڑا اور اس کا سر کچل دیا پتھر سے پھر رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اس سے پوچھا تجھے کس نے مارا کیا فلانے نے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر اس سے پوچھا کس نے تجھے مارا ہے کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے پھر اس نے اپنے سر کے اشارے سے انکار کیا پھر اس سے تیسری بار پوچھا کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے اس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا ہاں پھر آپ

(انتیسواں پارہ ۲۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۶۶-باب الْقَتْلِ بِالْقَسَامَةِ

۳۶۶۔قسامت کے بیان (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

۱۱۰۲-حدّثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْكُبْرَ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمًا و قَالَ عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِحْقَاقَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ*

۱۱۰۲۔عبیداللہ بن عمر اور محمد بن عبید، حماد، یحییٰ، بشیر، سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے، کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل یہ دونوں خیبر کی طرف چلے اور خرمے کے بن میں دونوں آپس میں جدا ہو گئے (یعنی ہر ایک ایک جانب کو جی بہلانے کے لیے) تو عبداللہ بن سہل مارے گئے ان کے لوگوں نے تہمت لگائی یہود پر پھر ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور چچیرے بھائی حویصہ اور محیصہ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سب میں چھوٹا بھائی عبدالرحمٰن جو تھا اس نے اپنے بھائی کے مقدمہ کو آپ سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا بڑے کی تعظیم یا بڑائی کی رعایت کر یا بڑے کو کہنے دے پھر ان دونوں نے (یعنی حویصہ اور محیصہ نے) اپنے عزیز کے باب میں بات چیت کی تو آپ نے ان سے فرمایا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھاویں کسی آدمی پر یہودیوں میں سے (یعنی جس پر گمان ہو) وہ اپنا گلا حوالے کرے انہوں نے کہا ہم نے دیکھا نہیں کیوں کر حلف کریں آپ نے فرمایا پھر چھڑاویں گے یہود اپنے تئیں تم سے پچاس آدمی قسم کھا کر انہوں نے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کافر ہیں راوی کہتا ہے پھر آپ نے انہیں دیت دی اپنی طرف سے سہل نے کہا میں ان کے شتر خانے میں گیا وہاں ایک اونٹ نے مجھے لات ماری ایک روایت میں یوں ہے کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کے خون کے مالک ہوتے ہو، ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسے بشیر اور مالک نے یحییٰ سے نقل کرتے ہوئے یہ کہا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کے خون کے مالک ہوتے ہو، اور بشیر نے لفظ "دم" ذکر نہیں کیا، اور دوسرے لوگوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا جس طرح حماد نے اور ابن عیینہ نے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے اس طرح ابتداء کی کہ **تبرئکم یهود بخمسين يمينا يحلفون**، اور ابو داؤد نے کہا کہ عیینہ سے وہم ہو گیا۔

تشریح: جب مقتول کی نعش کسی محلے میں ملے اور اس کا قاتل معلوم نہ ہو تو اولیاء مقتول کو جس پر گمان ہو اس پر پچاس قسمیں کھائیں اگر اولیاء مقتول اور اہل محلّہ میں عداوت ہو اگر اولیاء مقتول قسم کھانے سے انکار کریں تو اہل محلّہ میں سے جن کو وہ اختیار کریں ان سے قسم لیویں پھر اگر وہ قسم کھا لیں ان پر کچھ مواخذہ نہیں اور جو قسم نہ کھاویں تو دیت دیں یہ قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ کا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہمیشہ اہل محلّہ سے قسم لی جائے جس پر تہمت ہو (عا...)

قَالَ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ أَوْ قَالَ كُلِّ مُسْلِمٍ

اللہ علیہ وسلم میری مدد کون کرے گا (یعنی اگرچہ میرا مالک مجھ کو پکڑ کے غلام بنانا چاہے تو کون مجھ کو بچائے گا) آپ نے فرمایا ہر مسلمان یا مومن تیری مدد کرے گا

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک اپنے غلام یا لونڈی کو شرع کے خلاف تکلیف یا ایذا پہنچاوے تو حاکم کو اس کا آزاد کر دینا درست ہے۔

شکر اللہ کا تمام ہوا پارہ انتیسواں سنن ابوداؤد کے تیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسواں اس کی مدد اور عنایت پر بھروسہ کر کے فقط

٣٦٢-بَاب وَلِيِّ الْعَمْدِ يَرْضَى بِالدِّيَةِ *

١٠٩٠-حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيرَتَيْنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا *

١٠٩١-حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُودَى أَوْ يُقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي قَالَ الْعَبَّاسُ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاةٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ *

۳۶۲۔ مقتول کا وارث اگر دیت پر راضی ہو جاوے تو دیت دلادیں گے

۱۰۹۰۔ مسدد بن مسرہد، یحییٰ بن سعید، ابن ابی ذئب، سعید بن ابی سعید، ابو شریح کعبی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سن لو، خزاعہ کے لوگو تم نے قتل کیا اس شخص کو ہذیل میں سے اور میں اس کی دیت دوں گا پھر ہمارے اس کلام کے بعد جس کا کشتہ مارا جائے تو اس کے لوگ دو اختیار رکھتے ہیں یا وہ دیت لے لیویں اور یا نہیں تو قتل کر ڈالیں (جب قتل عمد ہو)

۱۰۹۱۔ عباس بن ولید، ان کے والد، اوزاعی، یحییٰ (دوسری سند) احمد بن ابراہیم، ابو داؤد، حرب، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ جب فتح مکہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس کو اختیار ہے، یا دیت لیوے یا قصاص لیوے یہ سن کر یمن کا ایک شخص جس کا نام ابو شاہ تھا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ حکم مجھے لکھ دیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لکھ دو اس کو یہ حکم ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میرے لیے لکھ دو خطبہ رسول اللہ ﷺ کا

بعض نسخوں میں یہاں تک ایک اور حدیث ہے عمرو بن شعیب کی اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یعنی نہ قتل کیا جائے مسلمان کافر کے بدلے میں اور جو شخص قصداً کسی کو قتل کرے تو وہ مقتول کے وارثوں کو دے دیا جائے گا خواہ اسے قتل کریں یا اس سے دیت لیں (علامہ)

٣٦٣-بَاب مَنْ يَقْتُلُ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ *

١٠٩٢-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَأَحْسَبُهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ *

۳۶۳۔ جو شخص قاتل سے دیت لے کر پھر اس کو قتل کرے

۱۰۹۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، مطر، حسن، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا اس کو جو قتل کرے دیت لے کر (یعنی اس سے قصاص لوں گا کبھی نہ چھوڑوں گا)

٣٦٤-بَاب فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سَمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ أَيُقَادُ مِنْهُ

١٠٩٣-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا

۳۶۴۔ جو شخص کسی کو زہر کھلائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟

۱۰۹۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، ہشام، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملی ہوئی بکری لائی آپ نے اس کو کھایا پھر لوگ اس کو پکڑ کر رسول

قَالَ مُوسَى وَجَدُّهُ وَكَانَ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَا وَاللَّهِ حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هَذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ زَادَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ *

مقتول کی طرف سے گفتگو کی اس لیے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف سے گفتگو کی اس واسطے کہ وہ خندف میں سے تھا تو بہت آوازیں بلند ہوئیں اور غل شور ہوا (طرفین کی جانب سے گفتگو میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تو دیت نہیں لیتا ہے، عیینہ نے کہا نہیں قسم خدا کی میں کبھی دیت نہ لوں گا جب تک اس کی عورتوں کو وہی صدمہ اور رنج نہ دوں جو میری عورتوں کو ہوا ہے[1] پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا اور غل ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تو دیت قبول نہیں کرتا عیینہ نے پھر ایسا ہی جواب دیا یہاں تک کہ ایک شخص کھڑا ہوا بنی لیث میں سے جس کو مکیتل کہا کرتے تھے وہ ہتھیار باندھے تھا اور ہاتھ میں سپر لیے تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس قاتل (یعنی محلم کے) شروع اسلام میں سوا اس کے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں جیسے چند بکریاں کسی چشمے پر پانی پینے کو آئیں تو جو پہلے پہل آئیں انہی کو تیر مار دیا تو پچھلی سب بھاگ گئیں[2] آج ایک طریقہ نکالیے اور کل اس کو بگاڑیے[3] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پچاس اونٹ اب دیوے اور پچاس جب ہم مدینے کو چلیں (آپ نے دیت دلائی) اور یہ واقعہ سفر میں تھا محلم ایک لمبے قد کا گندمی رنگ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا آخر وہ چھٹ گیا تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے آن کر بیٹھا اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گناہ کیا ہے جس کی خبر آپ کو پہنچی ہے اب میں توبہ کرتا ہوں اللہ سے آپ دعا کیجئے مغفرت کی میرے لیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے اپنے ہتھیاروں سے اسلام کے شروع میں، یا اللہ مت بخش محلم کو، یہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا ابو سلمہؓ نے زیادہ کیا محلم سن کر کھڑا ہوا اور وہ اپنے آنسو پونچھتا تھا اپنی چادر کے کونے سے ابن اسحاق نے کہا محلم کی قوم نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ اس کے بعد اس کے لیے دعا کی مغفرت کی

تشریح: [1] یعنی مقتول کے مارے جانے سے ہماری طرف کی عورتیں روتی پیٹتی ہیں اب میں اس کو قتل کروں گا تاکہ اسکی بھی عورتیں روئیں پیٹیں

[2] یعنی ابھی ابتدائے اسلام ہے اگر آپ اس کو قتل کر دیں گے تو اور لوگ اس کے ساتھی اور عزیز کافر ہیں اسلام سے نفرت کر کے مسلمان نہ ہوں گے تو یہ مثال صادق آئے گی اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مقصود قاتل کی ترغیب ہے قصاص پر یعنی اگر آپ قصاص نہ لیں گے اور قاتل سے دیت لے کر چھوڑ دیں گے تو اور عرب کے لوگ اسلام سے نفرت کریں گے اور اس دین میں نہ آئیں گے اس خیال سے کہ دین میں قصاص نہیں لیا جاتا اور وہ جس میں قصاص لینے پر ہیں یہ مثل صادق آئے گی کہ ایک بکری کو مار کر باقی سب بکریوں کو بھگا دیا

[3] یہ دوسری مثل ہے یعنی اس سے اگر دیت لیجیے تو آخر میں ایسا ہی ہوگا پھر کسی سے قصاص لیجئے تو پہلا حکم منسوخ ہوگا (علامہ)

النسعه

فرمایا یہ اگر تو اس کو معاف کر دے گا تو وہ اپنا اور مقتول کا گناہ دونوں اپنے سر پر اٹھائے گا یہ سن کر مقتول کے وارث نے اس کو چھوڑ دیا وائل نے کہا میں نے اس کو دیکھا اور اپنی تسمہ کھینچے جاتا تھا (جو اس کے گلے میں پڑا ہوا تھا سے باندھ دیا گیا تھا)

۱۰۸۷ - حدثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ *

۱۰۸۷۔ عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید، جامع بن مطر، علقمہ بن وائل سے اسی طرح روایت ہے۔

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحَبَشِيٍّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَتَلَ ابْنَ أَخِي قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ ضَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلُ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْسِلْهُ وَقَالَ مَرَّةً دَعْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ قَالَ فَأَرْسَلَهُ *

۱۰۸۸۔ محمد بن عوف طائی، عبدالقدوس، یزید بن عطاء، سماک، علقمہ بن وائل سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک حبشی کو لے کر آیا اور بولا اس شخص نے میرے بھتیجے کو مار ڈالا ہے آپ نے اس سے پوچھا تو نے کیوں کر اس کے بھتیجے کو مار ڈالا اور وہ بولا کہ میں نے اس کے سر پر تیر مارا وہ مر گیا لیکن میں نے قتل کے ارادے سے نہیں مارا آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے کہ تو اس کی دیت ادا کرے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو تو لوگوں سے مانگ کر اس کی دیت اکٹھا کر سکتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تیرے مالک اس کی دیت ادا کریں گے وہ بولا نہیں تب آپ نے اس شخص سے (یعنی مقتول کے چچا سے) فرمایا لے جا اس کو وہ اس کو لے چلا قتل کے لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ اس کو قتل کر ڈالے گا تو اس کے مثل ہوگا (یعنی جو مواخذہ قاتل پر ہے وہی اس پر ہوگا اس لیے کہ قتل پر شبہ ہے خطا کا تو قصاص لینا جائز نہ ہوگا) یہ بات اس شخص کے کان میں پہنچی (یعنی مقتول کے چچا کے) کیوں کہ وہ سنتا تھا بات آپ کی تو وہ پھر اس حبشی کو لے آیا اور عرض کیا یہ حاضر ہے جو کچھ چاہیے اس کے باب میں حکم کیجئے آپ نے فرمایا چھوڑ دے اس کو وہ اپنا گناہ اور تیرے بھتیجے کا گناہ اپنے سر لے کر جہنمی ہوگا اس نے اس کو چھوڑ دیا

۱۰۸۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضُمَيْرَةَ الضُّمَرِيَّ ح و أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهَذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ

۱۰۸۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر، زیاد (دوسری سند) وہب اور احمد بن سعید، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن ابو الزناد، عبداللہ بن حارث، محمد بن جعفر، زیاد بن سعد بن ضمیرہ نے روایت کی ہے اپنے باپ اور دادا سے وہ دونوں حاضر تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اسلام کے زمانے میں ایک شخص کو مار ڈالا جو (ایک قبیلہ سے) تھا اور یہ پہلی دیت ہے جس کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تو عیینہ نے

في الدَّم *

۱۰۸۳–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلٍ أَوْ خَبْلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ وَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ*

دیوے تو کیسا ہے؟

۱۰۸۳۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن اسحاق، حارث سفیان، ابو شریح خزاعی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص پر قتل کی مصیبت آپڑے یا کوئی عضو کاٹے تو اس کو تین باتوں میں اختیار ہے یا قصاص لیوے یا معاف کرے یا دیت لیوے پھر اگر وہ ان کے سوا کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھوں کو پکڑو (نہ کرنے دو) اور جو زیادتی کرے ان تین چیزوں سے اس کے واسطے قیامت میں دکھ کی مار ہے۔

تشریح: یعنی اس کا کوئی عزیز قتل کیا جائے یا وہ خود مر جانے کے قریب ہو کسی کے زخم سے (علامہ)

۱۰۸٤–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ *

۱۰۸٤۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبداللہ بن بکر، عطاء بن ابی میمونہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کوئی مقدمہ آپ کے پاس ایسا جاتا جس میں قصاص لازم ہو تو آپ عفو کا حکم کرتے (رغبت دلاتے عفو کی)

۱۰۸۵–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْوَلِيِّ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ*

۱۰۸۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قتل کیا گیا اور مقدمہ آپ کے پاس گیا آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کیا قاتل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ قسم خدا کی میں نے قتل کے قصد سے اس کو نہیں مارا رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے وارث سے کہا دیکھ اگر یہ سچا ہے اور تو اس کو قتل کرے گا تو تو جہنم میں جاوے گا یہ سن کر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا اس کے دونوں ہاتھ تسمے سے بندھے ہوئے تھے وہ اپنا تسمہ کھینچتا ہوا نکلا اس روز سے قاتل کا نام ذوالنسعہ (یعنی تسمہ والا ہو گیا)

۱۰۸٦–حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِذِيُّ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جِيءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي عُنُقِهِ النِّسْعَةُ قَالَ فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِهِ قَالَ فَعَفَا عَنْهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ

۱۰۸٦۔ عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، عوف، حمزہ، علقمہ بن وائل، وائل بن حجر سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اتنے میں ایک خونی آیا جس کی گردن میں تسمہ بندھا ہوا تھا آپ نے مقتول کے وارث کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا کیا تو معاف کرتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر کیا قتل کرتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا لے جا اس کو جب وہ لے کر چلا تو آپ نے فرمایا تو معاف کرتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا قتل کرتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا لے جا پھر چوتھی بار میں آپ نے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الدِّيَات *

٣٥٩-بَاب النَّفْسِ بِالنَّفْسِ *

١٠٨١-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

دیتوں کا بیان شروع ہوا

۳۵۹۔ جان کے بدلے جان لینے کا بیان

۱۰۸۱۔ محمد بن علاء، عبداللہ بن موسیٰ، علی بن صالح، سماک بن حرب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ قریظہ اور نضیر (دونوں یہودیوں کی قوم تھیں) میں سے نضیر زیادہ اشراف تھے، تو جب کوئی شخص قریظہ میں سے نضیر کے کسی شخص کو مار ڈالتا اس کے بدلے میں قتل کیا جاتا اور جب کوئی شخص نضیر میں سے قریظہ کے کسی شخص کو مار ڈالتا تو سو وسق کھجور فدیہ دے کر چھڑا لیا جاتا جب رسول اللہ ﷺ کا وقت ہوا تو نضیر کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا بنی قریظہ نے نضیر سے کہا ہم کو قاتل حوالے کرو تاکہ ہم اس کو قتل کریں نضیر نے حسب معمول انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ اچھا چلو جو رسول اللہ ﷺ فیصلہ کریں اس کو مان لو پھر سب آپ کے پاس آئے اس وقت یہ آیت اتری وان حکمت فاحکم بینهم الایة یعنی اگر تو کافروں کا فیصلہ کرے تو انصاف سے کر انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان لی جاوے پھر یہ اترا کیا وہ لوگ جاہلیت کے حکم کو پسند کرتے ہیں

تشریح: ایک وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع پانچ رطل کا ہوتا (علامہ)

٣٦٠-بَاب لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ أَوْ أَبِيهِ *

١٠٨٢-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي ابْنُكَ هَذَا قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلِفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى *

۳۶۰۔ کسی شخص پر اس کے بھائی یا باپ کے جرم کا مواخذہ نہ کیا جائے گا

۱۰۸۲۔ احمد بن یونس، عبیداللہ ابن ایاد، ابو رمثہ سے روایت ہے، کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا (جب پہنچا) تو رسول اللہ ﷺ نے میرے باپ سے کہا کیا یہ تیرا بیٹا ہے میرے باپ نے کہا ہاں قسم ہے کعبے کے پروردگار کی آپ نے فرمایا سچ میرے باپ نے کہا بے شک میں اس کی گواہی دیتا ہوں آپ نے تبسم فرمایا اس وجہ سے کہ میں کھلم کھلا باپ کے مشابہ تھا اور پھر میرے باپ نے قسم کھائی کہ میں اس کا بیٹا ہوں بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہ نہ وہ تیرے گناہ میں پکڑا جائے گا اور نہ تو اس کے گناہ میں پکڑا جائے گا اور پڑھا رسول اللہ ﷺ نے ولا تزر وازرة وزرا خرى، کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا

٣٦١-بَاب الْإِمَامِ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ

۳۶۱۔ حاکم اگر صاحب حق کو خون معاف کرنے کا حکم

أبو بكر في الخمر أربعين ثم جلد عمر أربعين صدرا من إمرته ثم جلد ثمانين في آخر خلافته ثم جلد عثمان الحدين كليهما ثمانين وأربعين ثم أثبت معاوية الحد ثمانين *

تب لوگوں نے چھوڑ دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے جب وفات پائی تو آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ شراب کی حد میں چالیس درے مارتے رہے پھر حضرت عمرؓ بھی اپنی شروع خلافت میں چالیس ہی کوڑے مارا کرتے پھر آخر خلافت میں آپ نے اسی کوڑے مارے پھر حضرت عثمانؓ نے کبھی اسی کوڑے مارے کبھی چالیس کوڑے مارے معاویہؓ نے اسی کوڑے مقرر کر دیئے ہمارے مشائخ کے نزدیک تقلید رسول اللہ ﷺ کی بہتر ہے

٣٥٦- باب في إقامة الحد في المسجد *

١٠٧٧- حدثنا هشام بن عمار حدثنا صدقة يعني ابن خالد حدثنا الشعيثي عن زفر بن وثيمة عن حكيم بن حزام أنه قال نهى رسول الله ﷺ أن يستقاد في المسجد وأن تنشد فيه الأشعار وأن تقام فيه الحدود *

۳۵۶۔ مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے

۱۰۷۷۔ ہشام بن عمار، صدقہ، شعیثی، زفر، حکیم بن حزام سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا مسجد کے اندر قصاص لینے سے اور وہاں شعر پڑھنے سے اور مسجد کے اندر حد مارنے سے (تاکہ وہاں غل پکار نہ ہو)

٣٥٧- باب في ضرب الوجه في الحد *

١٠٧٨- حدثنا أبو كامل حدثنا أبو عوانة عن عمر يعني ابن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال إذا ضرب أحدكم فليتق الوجه *

۳۵۷۔ حد میں چہرہ پر مارنے کا بیان

۱۰۷۸۔ ابو کامل، ابو عوانہ، عمر، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی کو (تادیب کے طور پر) مارے تو چہرے کو بچائے (بلکہ اور کسی جگہ پشت پاؤں وغیرہ پر مارے)

٣٥٨- باب في التعزير *

١٠٧٩- أخبرنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن سليمان بن يسار عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن أبي بردة أن رسول الله ﷺ كان يقول لا يجلد فوق عشر جلدات إلا في حد من حدود الله عز وجل

۳۵۸۔ تعزیر کا بیان (جو حد سے کم ہے)

۱۰۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، بکیر بن عبداللہ، سلیمان بن یسار، عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ، ابو بردہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جاویں گے مگر ان حدوں میں جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مقرر فرمائی ہیں

١٠٨٠- حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو أن بكير ابن الأشج حدثه عن سليمان بن يسار قال حدثني عبد الرحمن بن جابر أن أباه حدثه أنه سمع أبا بردة الأنصاري يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول فذكر معناه *

۱۰۸۰۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، سلیمان بن یسار، عبدالرحمن بن جابر، ابو بردہ انصاریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے مثل پہلی روایت کے۔ کتاب الحدود ختم ہوئی

شرب الْخمر فاجْلدُوهُ فإنْ عاد فاجْلدُوهُ فإنْ عادَ فاجْلدُوهُ فإنْ عادَ في الثّالثة أو الرّابعة فاقْتُلُوهُ فأُتي برجُلٍ قدْ شرب فجلدَهُ ثُمّ أُتيَ به فجلدهُ ثُمّ أُتيَ به فجلدهُ ثُمّ أُتيَ به فجلدهُ ورفع الْقتل وكانتْ رُخْصةً قال سُفْيانُ حدّث الزُّهْريُّ بهذا الْحديث وعنْدهُ منْصُورُ بْنُ الْمُعْتمر ومخولُ بْنُ راشدٍ فقال لهُما كُونا وافدي أهْل الْعراق بهذا الْحديث*

پئے تو کوڑے مارو اور جو پھر پئے تو پھر کوڑے مارو اور جو اس پہ بار نہ آئے تو تیسری یا چوتھی بار میں اسے قتل کر ڈالو پھر ایک شخص کو لائے جس نے شراب پی تھی تو اسے کوڑے مارے پھر اس کو لائے تو پھر اس کو کوڑے مارے پھر اس کو لائے پھر اس کو کوڑے مارے پھر اس کو لائے پھر کوڑے مارے اور قتل کا حکم جاتا رہا بطور رخصت تھا۔ سفیان نے کہا کہ زہری نے اس حدیث کو اس وقت بیان کیا جب ان کے پاس منصور اور مخول بیٹھے تھے زہری نے ان سے کہا کہ تم اہل عراق کے لیے یہ حدیث یہاں سے تحفہ میں لیتے جانا

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتل کا حکم منسوخ ہے جب کوئی شراب پئے تو اس کو کوڑے مارنا چاہئے خواہ پہلی بار میں ہو یا دوسری بار میں یا تیسری بار میں یا چوتھی بار میں (علامہ)

١٠٧٤-حدّثنا إسْمعيلُ بْنُ مُوسى الْفزاريُّ حدّثنا شريكٌ عنْ أبي حُصيْنٍ عنْ عُميْر بْن سعيدٍ عنْ عليٍّ رضي اللّه عنْهم قال لا أدي أوْ ما كُنْتُ لأدي منْ أقمْتُ عليْه حدًّا إلّا شارب الْخمْر فإنّ رسُول اللّه ﷺ لمْ يسُنّ فيه شيْئًا إنّما هُو شيْءٌ قُلْناهُ نحْنُ*

١٠٧٤۔ اسماعیل بن موسیٰ، شریک، ابو حصین، عمیر بن سعید، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ میں جس پر حد قائم کروں اور وہ مر جاوے تو اس کو دیت نہ دوں گا مگر شراب پینے والے کو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی جو کچھ مقرر کیا ہے تو وہ ہم نے مقرر کیا ہے۔

تشریح: یعنی ہم نے صلاح کر کے اسی کوڑے مقرر کئے ہیں (علامہ)

١٠٧٥-حدّثنا سُليْمانُ بْنُ داوُد الْمهْريُّ الْمصْريُّ ابْنُ أخي رشْدين بْن سعْدٍ أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ أخْبرني أُسامةُ بْنُ زيْدٍ أنّ ابْن شهابٍ حدّثهُ عنْ عبْد الرّحْمن بْن أزْهر قال كأنّي أنْظُرُ إلى رسُول اللّه ﷺ الْآن وهُو في الرّحال يلْتمسُ رحْل خالد بْن الْوليد فبيْنما هُو كذلك إذْ أُتي برجُلٍ قدْ شرب الْخمْر فقال للنّاس اضْربُوهُ فمنْهُمْ منْ ضربهُ بالنّعال ومنْهُمْ منْ ضربهُ بالْعصا ومنْهُمْ منْ ضربهُ بالْميتخة قال ابْنُ وهْبٍ الْجريدةُ الرّطْبةُ ثُمّ أخذ رسُولُ اللّه ﷺ تُرابًا من الْأرْض فرمى به في وجْهه*

١٠٧٥۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، اسامہ، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن ازہر سے روایت ہے، کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ اونٹوں کے پالانوں میں کھڑے تھے اور خالد بن ولید کا کجاوہ دیکھ رہے تھے اتنے میں یکایک رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو لائے اور اس نے شراب پی تھی تو آپ نے لوگوں سے حکم فرمایا اس شخص کو مارو کسی نے جوتی سے کسی نے لاٹھی سے اسے مارا اور کسی نے کھجور کی چھڑیوں سے ابن وہب نے کہا یعنی خرمے کے درخت کے بغیر پتوں کے کچی چھڑیوں سے پھر رسول اللہ ﷺ نے زمین سے تھوڑی سی گرد لے کے اس کے منہ میں ڈال دی

١٠٧٦-حدّثنا ابْنُ السّرْح قال وجدْتُ في كتاب خالي عبْد الرّحْمن بْن عبْد الْحميد عنْ عُقيْلٍ عن ابْن شهابٍ أخْبرهُ أنّ عبْد اللّه بْن عبْد الرّحْمن بْن الْأزْهر أخْبرهُ عنْ أبيه قال أُتي النّبيُّ ﷺ بشاربٍ وهُو بحُنيْنٍ فحثى في وجْهه التُّراب ثُمّ أمر أصْحابهُ فضربُوهُ بنعالهمْ وما كان في أيْديهمْ حتّى قال لهُمُ ارْفعُوا فرفعُوا فتُوُفّي رسُولُ اللّه ﷺ ثُمّ جلد

١٠٧٦۔ ابن سرح، عبدالرحمٰن، عقیل، ابن شہاب، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ان کے والد سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شرابی کو لائے آپ اس وقت جنگ حنین میں مصروف تھے آپ نے اس کے منہ پر خاک ڈالی آپ نے صحابہؓ سے اس کے مارنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے اپنی جوتیوں سے اسے مارا سوائے جوتیوں کے جو کچھ ان کے ہاتھ میں تھا اس سے مارا یہاں تک کہ آپ نے کہا بس کرو

تشریح: ... یہ کہ انہوں نے ... رسول اللہ ﷺ کو ...
... رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے ان سے اقبال کرالیا تاکہ پھر وہ قصاص کا دعویٰ نہ کریں اور جھگڑا نہ ہو (علامہ)

۳۷۲-باب الْقود من الضَّرْبة وقصّ الْأمير منْ نفسه

۳۷۲۔ مار پیٹ کا قصاص اور حاکم کو اپنے سے قصاص دلوانا

۱۱۱۷-حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ حدّثنا ابْنُ وهْبٍ عنْ عمْرو يعني ابن الْحارث عنْ بكيْر بن الْأشجّ عنْ عُبيْدة بْن مُسافعٍ عنْ أبي سعيدٍ الْخدْري قال بيْنما رسُولُ اللّه ﷺ يقْسمُ قسْما أقْبل رجُلٌ فأكبّ عليْه فطعنهُ رسُولُ اللّه ﷺ بعُرْجُونٍ كان معهُ فجُرح بوجْهه فقال لهُ رسُولُ اللّه ﷺ تعال فاسْتقدْ فقال بلْ عفوْتُ يا رسُول اللّه *

۱۱۱۷۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر، عبیدہ بن مسافع، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور آپ کے اوپر اوندھا گرنے لگا رسول اللہ ﷺ نے ایک چھڑی سے اس کو کونچ دیا لکڑی اس کے منہ میں لگی اور زخم پہنچا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا آ اور قصاص لے مجھ سے، وہ بولا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ ﷺ

تشریح: سبحان اللہ رسول خدا ﷺ کتنے عادل تھے کہ جو صدمہ کسی کو نادانستہ پہنچ جاتا اس سے بھی قصاص لینے کو کہتے اور اپنی عظمت کا خیال نہ کرتے

۱۱۱۸-حدّثنا أبُو صالحٍ نا أبُو إسْحق الْفزاريّ عن الْجُريْريّ عنْ أبي نضْرة عنْ أبي فراسٍ قال خطبنا عُمرُ بْنُ الْخطّاب فقال إنّي لمْ أبْعثْ عُمّالي ليضْربُوا أبْشاركُمْ ولا ليأْخُذُوا أمْوالكُمْ فمنْ فُعل به ذلك فلْيرْفعْهُ إليّ أقُصّهُ منْهُ قال عمْرُو بْنُ الْعاص لوْ أنّ رجُلا أدّب بعْض رعيّته أتُقصّهُ منْهُ قال إيْ والّذي نفْسي بيده أُقصّهُ وقدْ رأيْتُ رسُول اللّه ﷺ أقصّ منْ نفْسه

۱۱۱۸۔ ابو صالح، ابو اسحاق، جریری، ابو نضرہ، ابو فراس سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا میں نے اپنے عاملوں کو اس لیے نہیں بھیجا کہ وہ تمہارے جسموں کو ماریں یا تمہارے مال سے لیویں اگر کوئی ایسا کرے تو میرے پاس مرافعہ کرنا میں اس سے بدلہ لوں گا عمرو بن العاصؓ نے کہا اگر کوئی عامل اپنی رعیت کو کچھ سزا دیوے تو آپ اس کا بدلہ اس سے لیویں گے حضرت عمرؓ نے کہا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو بدلہ لوں گا (اگر اس نے بھی بے قصور خلاف شرع کسی کو صدمہ پہنچایا ہو) اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے قصاص دیا اپنی ذات سے

تشریح: جیسے پہلی روایت میں گزرا اور بھی کئی روایتیں آئی ہیں کہ جناب رسالت مآب نے لوگوں کو بدلہ لینے کو کہا سیوطی نے اس باب میں ایک رسالہ لکھا ہے (علامہ)

۳۷۳-باب عفْو النّساء عن الدّم *

۳۷۳۔ عورتیں بھی قصاص معاف کر سکتی ہیں

۱۱۱۹-حدّثنا داوُدُ بْنُ رُشيْدٍ حدّثنا الْوليدُ عن الْأوْزاعيّ أنّهُ سمع حصْنًا أنّهُ سمع أبا سلمة يُخْبرُ عنْ عائشة رضي اللّه عنْها عنْ رسُول اللّه ﷺ أنّهُ قال على الْمُقْتتلين أنْ ينْحجزُوا الْأوّل فالْأوّل وإنْ كانت امْرأةً قال أبُو داود بلغني أنّ عفْو النّساء في الْقتْل جائزٌ إذا كانتْ إحْدى الْأوْلياء وبلغني عنْ أبي عُبيْدٍ في قوْله ينْحجزُوا يكُفُّوا عن الْقود *

۱۱۱۹۔ داؤد بن رشید، ولید، اوزاعی، حصن، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑنے والوں پر لازم ہے کہ باز رہیں قصاص لینے سے پہلے جو زیادہ قریب ہے وہ معاف کرے پھر جو اس کے بعد ہے اگرچہ عورت ہو، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ینحجزوا کے معنی ہیں قصاص سے رک جائیں

تشریح: یعنی اگر عورت بھی مقتول کی وارث ہو تو عفو کر سکتی ہے علماء نے کہا مراد لڑنے والوں سے مسلمان ہیں جو آپس میں لڑیں ان کو چاہیے کہ صبر کریں اور بدلہ نہ لیں ورنہ فساد کی آگ بھڑکتی رہے گی بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ مقتول کے وارث قصاص چاہیں اور قاتل کے وارث قصاص نہ لینے دیں تو حاکم شرع ان کو نصیحت کرے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں

۱۱۲۰-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رِمِّيَّا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَوَدُ يَدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ *

۱۱۲۰۔ محمد بن عبید، حماد (دوسری سند) ابن سرح، سفیان، عمرو، طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ان دیکھے مارا گیا یعنی قاتل کا حال معلوم نہ ہوا پتھر چلتے ہیں وہ ان میں یا کوڑے سے مارا گیا یا لکڑی مارنے سے وہ قتل خطا ہے اور دیت اس کی دیت خطا کی ہے اور جو قصداً مارا گیا تو اس میں قصاص ہے[2] اور جو درمیان میں پڑے بچانے کے لیے اس کے[3] تو اس پر خدا کی لعنت ہے اور اس کا غصہ ہے اور نہ قبول کی جاوے گی اس سے توبہ اور نہ فدیہ یا نہ قبول کیا جاوے گا فرض اس کا اور نفل اس کا

تشریح: [1] یعنی اپنی قوم میں جنگ کرتے تھے اور پتھر مارتے تھے کہ دفعتاً ایک کا پتھر دوسرے کو لگ گیا اور وہ مارا گیا، مراد اس کلام کی یہ نہیں ہے کہ قتل پتھر ہی سے ہو بلکہ قید پتھر کی اتفاقیہ ہے (علامہ)

[2] اس عبارت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر قتل ایسے آلے سے ہو جس سے خون نہیں ہوتا اکثر جیسے ہلکی چھری یا کوڑا وہ موجب قصاص کا نہیں ہے اگرچہ قصداً مارے اور اسی کو قتل شبہ عمد کہتے ہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہوگا جمہور علماء کا یہی قول ہے پس اگر بڑی لاٹھی یا بھاری پتھر سے مارے یا زہر دے یا جلاوے یا ڈبو دے تو وہ عمد ہوگا نہ شبہ عمد اور ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہوگا اور مالک کے نزدیک شبہ عمد کوئی چیز نہیں ہے قتل یا عمد ہے یا خطا (علامہ)

[3] یعنی قصاص نہ لینے دیوے اور حکم شرع کو بوجہ مداہنت سے موقوف کردے (علامہ)

۱۱۲۱-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۱۱۲۱۔ محمد بن ابی غالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن کثیر، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح روایت کیا ہے

۳۷۴-بَاب الدِّيَةِ كَمْ هِيَ *

۳۷۴۔ دیت کی مقدار کا بیان

۱۱۲۲-حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ ذَكَرٍ *

۱۱۲۲۔ ہارون بن عبداللہ، ان کے والد، محمد بن راشد، سلیمان، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطا کی دیت میں فیصلہ فرمایا سو اونٹ پر تیس اونٹنی برس بھر کی عمر اور تیس اونٹنیاں دو برس کی عمر والی اور تیس اونٹنیاں تین برس کی جو چوتھے برس میں لگی ہوں اور دس اونٹ نر دو، دو برس کے جو تیسرے میں لگے ہوں

۱۱۲۳-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ

۱۱۲۳۔ یحییٰ بن حکیم، عبدالرحمن، حسین معلم، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی (دیت کے اونٹوں کی قیمت) اور کتاب والے کی دیت (یعنی ذمی یا مجاہد کی) اس وقت مسلمانوں سے آدھی تھی پھر اس طرح پر دیت کا حکم جاری رہا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور آپ خطبہ سنانے کو

قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ *

کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ مقرر اونٹ کی قیمت تو گراں ہو گئی راوی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے سونے والے کی دیت ہزار دینار اور چاندی والے پر بارہ ہزار ٹھہرائی (یعنی درہم) اور گائے بیل والے پر دو سو گائے اور بکری والے پر دو ہزار بکریاں اور حلل والے پر دو سو حلہ[1] اور چھوڑ دی ذمیوں کی دیت[2] نہ چڑھائی جیسے چڑھائی دیت مسلمان کی (تو ذمی کی دیت وہی چار سو دینار یا چار ہزار درہم رہی (یعنی مسلمان کی ثلث)

تشریح: [1] یعنی کپڑے والے دو سو جوڑے کپڑے کے ہیں حلہ چادر اور ازار کو بولتے ہیں اطلاق حلہ کا جفت پر ہے صرف ایک ہی کو نہیں بولتے (علامہ)
[2] یعنی جیسے بدستور تھی ویسے ہی چھوڑ دی ذمی کی دیت چاندی سونے والے پر نہ بڑھائی

١١٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ ابْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ *

۱۱۲۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن اسحاق، عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کے باب میں حکم فرمایا اونٹ والوں پر سو اونٹ اور گائے اور بیل والوں پر دو سو گائے اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور حلل والے پر دو سو حلہ اور گیہوں والوں پر اتنی گیہوں جو یاد نہ رہی محمد بن اسحاق کو جو اس حدیث کے راوی ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید بن یعقوب نے بواسطہ ابو تمیلہ، محمد بن اسحاق، عطاء، جابر بن عبداللہؓ رسول اللہ ﷺ سے موسیٰ کی حدیث کی طرح روایت کیا اور کہا کہ گیہوں والوں پر کچھ ہے جو مجھے یاد نہیں رہا

١١٢٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُرٍ *

۱۱۲۵۔ مسدد، عبدالواحد، حجاج، زید بن جبیر، خشف بن مالک، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خطا کی دیت کے بارے میں فرمایا بیس حقے ہیں اور بیس جذعے اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس بنی مخاض نر

تشریح: یعنی نر اونٹ ایک ایک برس کے جو دوسرے برس میں لگے ہوں حقہ اور جذعہ اور بنت مخاض اور بنت لبون کا بیان کتاب الزکوۃ میں گزرا (علامہ)

١١٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۱۱۲۶۔ محمد بن سلیمان، زید بن حباب، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص بنی عدی میں قتل کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار ٹھہرائی، ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے اسے بواسطہ عمرو، عکرمہ روایت کیا اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں ہے

تشریح: یعنی بارہ ہزار درہم یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق علیہم الرحمۃ کا)

٣٧٥ - بَاب فِي دِيَةِ الْخَطَإِ

۳۷۵۔ قتل خطا کا یعنی قتل شبہ عمد کی جس کا

شِبْهُ الْعَمْدِ

حکم خطا کا سا ہے؟

١١٢٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِ أَوْلَادِهَا وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ*

۱۱۲۷۔ سلیمان بن حرب اور مسدد، حماد، خالد، قاسم، عقبہ، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز خطبہ پڑھا اور تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا اور پھر فرمایا نہیں ہے کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ تعالیٰ اکیلے کے۔ سچا کیا اس نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی لشکروں کو اکیلے آگاہ ہو جاؤ جتنی فضیلتیں جاہلیت کے زمانے کی تھیں اور ان کا ذکر ہوا کرتا تھا یا جتنے دعوے جاہلیت کے تھے خواہ خون کے ہوں یا مال کے وہ سب میرے پاؤں کے تلے ہیں (یعنی لغو اور باطل ہیں اب کوئی نہیں چل سکتا) مگر حاجیوں کا پانی پلانا (جو بنی ہاشم کے سپرد تھا) اور بیت اللہ کی خدمت (جو بنی شیبہ کے سپرد تھی) اب بھی انہی کو رہے گی پھر آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مقرر خطا کی دیت جو عمد کے مشابہ ہے جب کوڑے اور لاٹھی سے ہو تو سو اونٹنیاں ہیں ان میں چالیس تو گابھن جن کے پیٹ میں بچے ہوں اور باقی جیسے اوپر گزریں

تشریح: قتل عمد کی تعریف میں اختلاف ہے مالک کے نزدیک جب قصداً کسی کو قتل کرے خواہ کسی آلے سے جیسے تلوار بندوق یا چھری یا لکڑی چھوٹی بڑی یا زہر دے کر ڈبو کر جلا کر وہ قتل عمد ہے اس میں قصاص لیا جائے گا ان کے نزدیک قتل یا عمد ہے یا خطا اور جمہور کے نزدیک ایک تیسری قسم ہے اور جو عمد اور خطا کے درمیان میں ہے اس کو خطا عمد اور شبہ عمد کہتے ہیں مگر قتل عمد ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ تیز دھار آلے سے یا آلہ جارحہ سے جو قتل کے لیے بنایا گیا ہے مارے جیسے تلوار یا بندوق یا کٹار یا چھری سے شبہ عمد یہ ہے کہ اس آلے سے مارے جس میں لوہا تیز نہ ہو نہ وہ قتل کیلئے بنا ہو جیسے لاٹھی یا پتھر یا ڈبو دے یا زہر دے یا جلا دے پر بڑی لاٹھی یا بھاری پتھر سے مارے تو بھی عمد ہے اور شبہ عمد وہ ہے کہ اس سے مارے جس سے مرنے کا احتمال نہ ہو جیسے کوڑا یا ہلکی چھڑی اس میں دیت واجب ہوگی واللہ اعلم (علامہ)

١١٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ*

۱۱۲۸۔ مسدد، عبدالوارث، علی بن زید، قاسم، ابن عمرؓ سے روایت ہے اسی طرح جیسے اوپر گزرا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا کعبے شریف کے سیڑھی پر یا اس کی چوکھٹ پر ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے بواسطہ علی بن زید، قاسم بن ربیعہ، ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا اور ایوب نے قاسم بن ربیعہ، عبداللہ بن عمروؓ سے حدیث خالد کی طرح اور حماد بن سلمہ نے علی بن زید، یعقوب، عبداللہ بن عمروؓ، رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

تشریح: یعنی کعبہ شریف کے دروازے کی چوکھٹ پر جو زمین سے کچھ اونچی اوپر چڑھنے کے لیے بعضوں نے کہا اس وقت ایک لکڑی لگی تھی (علامہ)

١١٢٩ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ

۱۱۲۹۔ نفیلی، مجاہد، ابن نجیح، مجاہد سے روایت ہے کہ شبہ عمد کے باب میں حضرت عمرؓ نے حکم فرمایا کہ تیس حقے ہیں اور تیس جذعے

جذعة وأربعين خلفة ما بين ثنيّةٍ إلى بازل عامها *

ہیں اور چالیس اونٹ چھ برس کے سن سے نو برس تک کے

١١٣٠ - حدّثنا هنّادٌ حدّثنا أبو الأحوص عن أبي إسحق عن عاصم بن ضمرة عن عليّ رضي الله عنهم أنّه قال في شبه العمد أثلاثٌ ثلاث وثلاثون حقة وثلاث وثلاثون جذعة وأربعٌ وثلاثون ثنيّة إلى بازل عامها وكلّها خلفةٌ*

۱۱۳۰۔ ہناد، ابوالاحوص، سفیان، ابواسحاق، عاصم بن ضمرہ، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا شبہ عمد کی دیت اثلاث کی رو سے ہے (یعنی تین قسم سے) تینتیس حقے اور تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ برس بازل تک ہیں اور یہ سب گابھن ہوں

تشریح بازل اس اونٹ کو بولتے ہیں جس کے دانت مکمل آئیں اور قوت اس کی تمام و کمال ہو اور بعد اس کے پھر کوئی دانت نہ پیدا ہو اور یہ آٹھویں برس کے تمام ہونے اور نویں برس کے شروع ہونے سے ہوتا ہے تو اس حالت کے بعد پھر کوئی نام بازل عام اور بازل عامین کہتے ہیں اور بازل اس مرد کو بھی بولتے ہیں جو کامل ہو (علامہ)

١١٣١ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِي اللَّهُ عَنْهم فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ *

۱۱۳۱۔ ہناد، ابوالاحوص، سفیان، ابواسحاق، عاصم بن ضمرہ، حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا قتل خطا کی دیت ارباع کے لحاظ سے ہے (یعنی چار قسم سے) پچیس حقہ، پچیس جذعہ، پچیس بنت لبون، پچیس بنت مخاض

١١٣٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ

۱۱۳۲۔ ہناد، ابوالاحوص، ابواسحاق، علقمہ اور اسود، عبداللہ بن مسعودؓ سے شبہ عمد کی دیت کے باب میں روایت ہے، کہ پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض

١١٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَإِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

۱۱۳۳۔ محمد بن مثنی، محمد بن عبداللہ، سعید، قتادہ، عبدربہ، ابوعیاض، عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ سے دیت مغلظ (یعنی شبہ عمد میں) مروی ہے کہ چالیس جذعہ گابھن، تیس حقہ بنت لبون، اور دیت خطاء میں تیس حقہ تیس بنت لبون، بیس ابن لبون اور بیس بنت مخاض ہیں

١١٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَالْأُنْثَى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَيُرْكَبَ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَثَنِيَّةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابُهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ

۱۱۳۴۔ محمد بن مثنی، محمد بن عبداللہ، سعید، قتادہ، سعید بن مسیب، زید بن ثابتؓ سے دیت مغلظ میں ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گزرا، ابوداؤد نے کہا جب اونٹنی (یا اونٹ) چوتھے سال میں لگے تو وہ حقہ ہے کیونکہ وہ لائق ہوئے سواری اور بار برداری کے جب پانچویں میں لگے تو وہ جذعہ یا جذع ہے جب چھٹے سال میں لگے اور وہ سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہے پھر جب وہ ساتویں برس میں لگے تو وہ رباع اور رباعیہ ہے، جب آٹھویں برس میں لگے اور وہ دانت نکالے جو بعد رباعیہ کے ہے تو وہ سدیس اور سدس ہے، پھر جب نویں برس میں لگے اور کچلیاں اس کی نکل آویں تو وہ بازل ہے اور جب دسویں برس میں لگے تو مخلف ہے پھر اس کا کوئی نام نہیں لیکن یوں کہتے ہیں ایک سال کا

وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ابْنَةُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ وَابْنَةُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ وَحِقَّةٌ لِثَلَاثٍ وَجَذَعَةٌ لِأَرْبَعٍ وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ وَلَيْسَ بِسِنٍّ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ فَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَإِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا لَقِحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ

بازل دو سال کا بازل ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف نضر بن شمیل نے کہا ہے مخاض ایک سال کی اونٹنی ہے بنت لبون دو سال کی اونٹنی حقہ تین سال کی جذعہ چار برس کی ثنی پانچ برس کی رباع چھ برس کی سدیس سات برس کی بازل آٹھ برس کی اور ابو حاتم اور اصمعی نے کہا جذعہ ایک وقت ہے کسی کا نام نہیں ہے ابو حاتم نے کہا جب وہ رباعی دانت نکالے تو رباع ہو جاتی ہے ابو عبید نے کہا جب وہ حاملہ ہو جاوے تو اس کو خلفہ کہتے ہیں دس مہینے تک پھر دس مہینے کے بعد وہ عشراء ہے (جس مہینے میں اونٹنی کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو شروع حمل سے دس مہینے تک اس کو خلفہ کہتے ہیں پھر عشراء اور عشار) اور حاتم نے کہا جب وہ سامنے کے دانت نکالے تو اس کو ثنی کہتے ہیں پھر جب رباعیہ نکالے تو رباع ہے

تشریح: تغلیظ کے معنی دیت کو سخت اور مشکل کر دینا دیت مغلظہ ہے قتل خطا میں یعنی بیس بنت مخاض بیس بنت لبون بیس ابن مخاض بیس حقے تیس جذعے اب اس کی تغلیظ شبہ عمد میں ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک یہ ہے کہ ارباعا کر دیں یعنی پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقے اور پچیس جذعے اور شافعی اور محمد کے نزدیک یہ کہ اثلاثا ہو یعنی تیس جذعے اور تیس حقے اور چالیس ثنیے جیسے اوپر کی روایات میں گزرا (علامہ)

یہ مضمون کتاب الزکوۃ میں گزر چکا ہے یہاں پر دوبارہ ترجمہ کر دیا گیا ہے اس لیے کہ مؤلف نے دوبارہ بیان کیا اور کچھ کمی بیشی بھی ہے (علامہ)

٣٦٧-باب دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ

۳۶۷۔ اعضاء کی دیت کا بیان

١١٣٥-حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ *

۱۱۳۵۔ اسحاق بن اسماعیل، عبدہ بن سلیمان، سعید بن ابی عروبہ، غالب، حمید بن ہلال، مسروق بن اوس، ابو موسیٰ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انگلیاں سب برابر ہیں ان کی دیت دس دس اونٹ ہیں

تشریح: یعنی کسی انگلی کی دیت دوسری انگلی سے کم یا زیادہ نہیں ہے (علامہ)

١١٣٦-حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ *

۱۱۳۶۔ ابو ولید، شعبہ، غالب، مسروق بن اوس، اشعریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انگلیاں سب برابر ہیں میں نے عرض کیا کیا ہر ایک انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہے آپ نے فرمایا ہاں ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسی روایت کو محمد بن جعفر نے بواسطہ شعبہ، غالب، مسروق بن اوس بیان کیا، اور اسماعیل نے غالب سے ابو الولید کی سند سے ذکر کیا، اور حنظلہ نے غالب سے اسماعیل کی سند کے ساتھ روایت کی ہے

تشریح: دونوں ہاتھ کی انگلیاں اگر کاٹ ڈالے تو پوری دیت نفس کی یعنی سو اونٹ دینا ہوں گے اس طرح دونوں پاؤں کی انگلیاں (علامہ)

١١٣٧-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

۱۱۳۷۔ مسدد، یحییٰ، (دوسری سند) ابن معاذ، ان کے والد (سند دیگر) نصر بن علی، یزید، شعبہ، قتادہ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ

كُلُّهُم عن شعبه عن قتادة عن عكرمه عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ هذه وهذه سواءٌ يعني الإبهام والخنصر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا

۱۱۳۸—حدّثنا عبّاسٌ العنبريّ حدّثنا عبد الصّمد بْنُ عبد الوارث حدّثني شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس أنّ رسول الله ﷺ قال الأصابع سواءٌ والأسنان سواءٌ الثّنيّة والضّرس سواءٌ هذه وهذه سواءٌ قال أبو داود ورواه النّضر بن شميل عن شعبة بمعنى عبد الصّمد قال أبو داود حدّثناه الدّارميّ عن النّضر *

۱۱۳۸۔ عباس، عبدالصمد، شعبہ، قتادہ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انگلیاں برابر ہیں اور دانت برابر ہیں خواہ سامنے کے دانت ہوں یا ڈاڑھیں ہوں یہ اور وہ برابر ہیں (یعنی ہر ایک دانت میں پانچ اونٹ ہیں کوئی ہو) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے عبدالصمد کی طرح روایت کیا ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہم سے دارمی نے بواسطہ نضر یہ حدیث بیان کی

۱۱۳۹—حدّثنا النّفيليّ ناسفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال قضى عمر في شبه العمد ثلاثين جذعة وأربعين خلفة ما بين ثنيّة إلى بازل عامها

۱۱۳۹۔ محمد بن حاتم، علی بن حسین، ابو حمزہ، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دانت برابر ہیں اور انگلیاں برابر ہیں

۱۱۴۰—حدّثنا عَبْدُ اللّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحمّدِ بْنِ أبان حدّثنا أبو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلّمِ عَنْ يَزِيدَ النّحْوِيّ عَنْ عِكْرِمَةَ عن ابن عبّاس قال جعل رسولُ اللّهِ ﷺ أصابع اليدَيْن والرّجْلَيْن سواءً *

۱۱۴۰۔ عبداللہ بن عمر، ابو تمیلہ، حسین معلم، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اور پیر دونوں کی انگلیوں کو برابر ٹھہرایا

۱۱۴۱—حدّثنا هُدْبَةُ بْنُ خالد حدّثنا همّامٌ حدّثنا حُسَيْنٌ الْمُعلّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيه عَنْ جَدّه أنّ النّبيّ ﷺ قال في خُطْبَتِه وهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إلى الْكَعْبَة في الْأصابع عشْرٌ عشْرٌ *

۱۱۴۱۔ ھدبہ بن خالد، ہمام، حسین معلم، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خطبے میں آپ اپنی پیٹھ کعبے کی طرف کئے ہوئے تھے کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں

۱۱۴۲—حدّثنا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أبو خَيْثَمَةَ حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون حدّثنا حُسَيْنٌ الْمُعلّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيه عَنْ جَدّه عن النّبيّ ﷺ قال في الْأسْنان خمْسٌ خمْسٌ *قال أبو داود وجدْتُ في كتابي عَنْ شَيْبانَ ولَمْ أسْمَعْهُ منْهُ فحدّثناهُ أبو بكْرٍ صاحبٌ لنا ثقةٌ قالَ حدّثنا شَيْبانُ حدّثنا مُحمّدٌ يعْني ابْنَ راشد عَنْ سُلَيْمانَ يعْني ابْنَ مُوسى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيه عَنْ جَدّه قالَ كانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يُقَوّمُ دية الْخطإ على أهْل الْقُرى أرْبعَ مائة دينارٍ أوْ عَدْلَها من الْوَرِق ويُقَوّمُها على أثْمان الْإبل فإذا غَلَتْ رَفَعَ في قيمتها وإذا هاجتْ رُخْصًا نقصَ منْ قيمتها وبلغتْ على عهْد رسُول اللّه ﷺ ما بَيْنَ أرْبع مائة دينارٍ إلى ثمان مائة دينارٍ وعدْلُها من الْوَرِق ثمانيةُ آلاف درْهمٍ وقضى رسُولُ

۱۱۴۲۔ زہیر، یزید، حسین معلم، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دانتوں میں پانچ پانچ فرمائے یعنی ہر دانت پر پانچ اونٹ ہیں ابوداؤد نے کہا میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت ہے لیکن میں نے ان سے اس حدیث کو نہیں سنا پھر ہمارے ایک ساتھی ابوبکر نے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہوں نے محمد بن راشد سے کہا انہوں نے سلیمان بن موسیٰ اور سلیمان بن موسیٰ نے روایت کیا عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ خطا کی دیت کی قیمت لگایا کرتے تھے بستی والوں پر چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی سے اور اس کی قیمت اونٹ کے مول پر کیا کرتے تھے پھر جب گرانی ہوتی تو اس کی قیمت بڑھا دیتے اور جب ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے گھٹا دیتے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیت کی

اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَيْ شَاةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَإِذَا جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ أُصْبُعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ *

قیمت چار سو دینار سے لے کر آٹھ سو دینار تک پہنچی اور اسی کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم اور رسول اللہ ﷺ نے گائے بیل والوں پر دو سو گائے کا حکم کیا اور بکری والوں پر دو ہزار بکری کا راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیت کا مال مقتول کے وارثوں کی میراث ہے اپنی قرابت کے موافق [۲] پھر جو ان سے بچے وہ عصبے کو ملے گا راوی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جب پوری ناک کاٹی جائے گی تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب نرمہ کاٹا جائے (یعنی نیچے کا ٹکڑا جو نرم ہے) تو آدھی دیت لازم ہوگی یعنی پچاس اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی یا سو گائیں یا ہزار بکریاں اور جب ایک ہاتھ کاٹا جاوے تو آدھی دیت لازم ہوگی اسی طرح ایک پاؤں میں آدھی دیت دینا لازم ہوگی، اور مامومہ (وہ زخم جو دماغ تک پہنچے) میں تہائی دیت دینا لازم ہوگی یعنی تینتیس اونٹ اور ایک تہائی یا اس قدر قیمت سونے چاندی سے یا گائیں یا بکریاں اور جائفہ (جو زخم پیٹ تک پہنچے) میں ایسا ہی ہے، اور انگلیوں میں ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ دینا ہوں گے اور دانتوں میں ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہوں گے اور حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عورت کی جنایت کی دیت اس کے عصبات کے درمیان مقسوم ہے [۳] (یعنی ان لوگوں میں جو ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے تھے جیسے بیٹا، چچا باپ بھائی وغیرہ) پس اگر عورت خود قتل کی جائے تو اس کی دیت اس کے سب وارثوں میں تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہوں گے (یعنی ذوی الفروض اور عصبات سب کو استحقاق ہوگا) آنحضرت نے فرمایا قاتل کو ترکے میں سے کچھ نہ ملے گا اور مقتول کا اگر کوئی وارث نہ ہو تو جو سب سے قریب ناتے والا ہوگا وہی وارث ہوگا لیکن قاتل ہرگز وارث [۴] نہ ہوگا محمد نے کہا یہ تمام کے تمام سلیمان نے عمرو بن شعیب کے واسطہ سے مجھ سے روایت کیا ہے

تشریح [۱] یعنی دیت کے اونٹوں کی قیمت زیادہ کر دیتے تھے

[۲] یعنی ترکے کی طرح پہلے ذوی الفروض کو ان کا حصہ ملے گا

[۳] یعنی عورت کوئی جنایت کرے تو دیت اس کے عصبات کو دینا ہوگی

[۴] یہ اس کے قتل کی سزا ہے کہ میراث کے پانے سے محروم ہوا

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۱۴۳۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن بکار، محمد بن راشد، سلیمان، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شبہ عمد کی دیت مثل دیت عمد کے سخت ہے اور

جدِّه أنّ النّبيّ ﷺ قال عقلُ شبه العمد مغلّظ مثلُ عقلِ العمدِ ولا يُقتلُ صاحبهُ قال وزادنا خليلٌ عن ابن راشدٍ وذلك أن ينزو الشّيطانُ بين النّاس فتكون دماءٌ في عمّيًا في غيرِ ضغينة ولا حملِ سلاحٍ *

اس کا قاتل نہ مارا جاوے گا، اور قتل شبہ عمد کیا ہے ایک فساد شیطانی ہے، لوگوں میں جس میں خون ہو جائے اور خون معلوم نہ ہو، بغیر کینہ اور ہتھیار اٹھائے کے

۱۱۴۴ - حدّثنا أبو كاملٍ فُضيلُ بنُ حُسينٍ أنّ خالدَ بنَ الحارث حدّثهم قال نا حُسينٌ يعني المعلّمَ عن عمرو بن شُعيبٍ أنّ أباهُ أخبرهُ عن عبدِاللهِ بنِ عمرٍو أنّ رسُولَ اللهِ ﷺ قال في المواضحِ خمسٌ

۱۱۴۴۔ ابو کامل بن فضیل، خالد بن حارث، حسین معلم، عمرو بن شعیب، ان کے والد، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مواضح میں پانچ اونٹ ہیں

تشریح: مواضح جمع ہے موضحہ کی یعنی وہ زخم جو ہڈی کھول دیوے (علامہ)

۱۱۴۵ - حدّثنا محمُودُ بنُ خالدٍ السُّلميُّ نا مروانُ يعني ابنَ محمّدٍ نا الهيثمُ بنُ حُميدٍ حدّثني علاءُ بنُ الحارث حدّثني عمرُو بنُ شُعيبٍ عن أبيه عن جدّه قال قضى رسُولُ اللهِ ﷺ في العينِ القائمةِ السّادّة لمكانها بثُلثِ الدّية

۱۱۴۵۔ محمود بن خالد، مروان بن محمد، ہیثم، علاء بن حارث، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا جو آنکھ اپنی جگہ قائم رہے لیکن بینائی جاتی رہے تو اس میں تہائی دیت ہے

۳۷۷ - باب دية الجنين *

۳۷۷۔ پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

۱۱۴۶ - حدّثنا حفصُ بنُ عُمر النّمريُّ حدّثنا شُعبةُ عن منصُورٍ عن إبراهيم عن عُبيد بن نضلة عن المُغيرة بن شُعبة أنّ امرأتين كانتا تحت رجُلٍ من هُذيلٍ فضربت إحداهُما الأُخرى بعمُودٍ فقتلتها وجنينها فاختصمُوا إلى النّبيّ ﷺ فقال أحدُ الرّجُلين كيف ندي من لا صاح ولا أكل ولا شرب ولا استهلّ فقال أسجعٌ كسجع الأعراب فقضى فيه بغُرّةٍ وجعلهُ على عاقلة المرأة

۱۱۴۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابراہیم، عبید، مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے، کہ ہذیل میں سے ایک شخص کے پاس دو عورتیں تھیں پھر ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی سے مار کر اسے اور اس کے پیٹ کے بچہ کو قتل کر ڈالا اور دونوں طرف والوں میں جھگڑا ہوا پھر وہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ان میں سے ایک نے کہا ہم کیوں کر دیت دیں اس شخص کی جو نہ رویا نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا اور یہ اس نے مقفی عبارت میں کہا آپ نے فرمایا تم سجع بولتے ہو دیہاتیوں کی طرح پھر آپ نے حکم کیا ایک بردہ دینے کا بچے کی دیت میں قاتلہ کے وارثوں کو (حکم کیا)

تشریح: جھگڑا یہ تھا کہ مقتولہ حاملہ تھی اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا ضرب سے وہ بھی مر گیا اس کے وارث بچے کی دیت مانگتے تھے اور قاتلہ کے وارث دیت بچے کی نہ دیتے تھے

۱۱۴۷ - حدّثنا عُثمانُ بنُ أبي شيبة حدّثنا جريرٌ عن منصُورٍ بإسنادهِ ومعناهُ وزاد فجعل النّبيُّ ﷺ دية المقتُولة على عصبة القاتلة وغُرّةً لما في بطنها قال أبُو داوُد وكذلك رواهُ الحكمُ عن مُجاهدٍ عن المُغيرة *

۱۱۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، منصور نے اسی اسناد سے روایت کیا ہے جیسے گزرا زیادہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت کو قاتلہ کی جماعت پر ٹھہرایا اور ٹھہرایا غرہ کو دیت اس بچے کی جو پیٹ میں تھا، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ حکم نے بواسطہ مجاہد، مغیرہ بن شعبہ اسی طرح روایت کیا ہے

تشریح: غرہ کہتے ہیں غلام یا لونڈی کو مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرے ہوئے بچے کی دیت میں ایک بردہ دینے کا حکم کیا (علامہ)

١١٤٨ - حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة وهارُونُ بْنُ عبَّادٍ الْأزْديُّ الْمعْنى قالا حدَّثنا وكيعٌ عنْ هشامٍ عنْ عُرْوة عن الْمسْور بْن مخْرمة أنَّ عُمر استشار النَّاس في إمْلاص الْمرْأة فقال الْمُغيرةُ بْنُ شُعْبة شهدْتُ رسُول اللَّه ﷺ قضى فيها بغُرَّةٍ عبْدٍ أوْ أمةٍ فقال ائْتني بمنْ يشْهدُ معك فأتاهُ بمُحمَّد بْن مسْلمة زاد هارُونُ فشهد لهُ يعْني ضرْب الرَّجُل بطْن امْرأته

۱۱۴۸۔ عثمان بن ابی شیبہ اور ہارون، وکیع، ہشام، عروہ، مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے اسقاط حمل میں تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں موجود تھا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس میں ایک بردہ دینے کا خواہ غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا ایک اور شخص کو لاؤ جو تمہاری گواہی دے وہ محمد بن مسلمہ کو لے کر آئے انہوں نے گواہی دی یعنی اسقاط حمل کی دیت کے باب میں اگر کوئی کسی پیٹ والی عورت کو صدمہ پہنچاوے جس سے اس کا بچہ گر کر ہلاک ہو جاوے (علامہ)

١١٤٩ - حدَّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدَّثنا وُهيْبٌ عنْ هشامٍ عنْ أبيه عن الْمُغيرة عنْ عُمر بمعْناهُ قال أبُو داود رواهُ حمَّادُ بْنُ زيْدٍ وحمَّادُ بْنُ سلمة عنْ هشام بْن عُرْوة عنْ أبيه أنَّ عُمر قال قال أبُو داود بلغني عنْ أبي عُبيْدٍ إنَّما سُمِّي إمْلاصا لأنَّ الْمرْأة تُزْلقُهُ قبْل وقْت الْولادة وكذلك كُلُّ ما زلق من الْيد وغيْره فقدْ ملص

۱۱۴۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ہشام، ان کے والد، مغیرہ، حضرت عمرؓ سے اسی طرح روایت ہے، ابوداؤد نے کہا اسے حماد بن زید اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ، عروہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، ابوداؤد نے کہا مجھے ابو عبید سے یہ پہنچا ہے کہ اسقاط حمل کو املاص کہتے ہیں اس وجہ سے کہ املاص کے معنی ازلاق یعنی پھسلانے کے ہیں اور عورت گویا پھسلا دیتی ہے بچے کو جننے سے پہلے اس طرح ہاتھ وغیرہ سے کوئی چیز پھسل جاوے تو اس کو بھی ملص کہتے ہیں

١١٥٠ - حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ مسْعُودٍ الْمصِّيصيُّ حدَّثنا أبُو عاصمٍ عن ابْن جُريْجٍ قال أخْبرني عمْرُو بْنُ دينارٍ أنَّهُ سمع طاوُسًا عن ابْن عبَّاسٍ عنْ عُمر أنَّهُ سأل عنْ قضيَّة النَّبيِّ ﷺ في ذلك فقام حملُ بْنُ مالك بْن النَّابغة فقال كُنْتُ بيْن امْرأتيْن فضربتْ إحْداهُما الْأُخْرى بمسْطحٍ فقتلتْها وجنينها فقضى رسُولُ اللَّه ﷺ في جنينها بغُرَّةٍ وأنْ تُقْتل قال أبُو داود قال النَّضْرُ بْنُ شُميْلٍ الْمسْطحُ هُو الصَّوْبجُ قال أبُو داود و قال أبُو عُبيْدٍ الْمسْطحُ عُودٌ منْ أعْواد الْخباء

۱۱۵۰۔ محمد بن مسعود، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباسؓ، حضرت عمرؓ نے اس باب میں دریافت کیا رسول اللہ ﷺ کیا حکم کرتے تھے پیٹ کا بچہ گرا دینے میں تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور کہا میں دو عورتوں کے بیچ میں تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی اٹھا کر ماری وہ مر گئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے بچے کی دیت میں ایک بردہ دینے کا حکم کیا اور قاتلہ کے قتل کرنے کو فرمایا (قصاصاً) ابوداؤد نے کہا نضر بن شمیل نے کہا یہ لکڑی روٹی پکانے کی لکڑی تھی ابو عبید نے کہا خیمہ کی ایک لکڑی تھی

تشریح: مترجم نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھاری لکڑی سے مارنا جس سے مرنے کا گمان ہو قتل عمد ہے اور اس میں قصاص واجب ہوتا ہے نہ قتل شبہ عمد جیسے امام اعظمؒ نے خیال کیا ہے (علامہ)

١١٥١ - حدَّثنا عبْدُ اللَّه بْنُ مُحمَّدٍ الزُّهْريُّ حدَّثنا سُفْيانُ عنْ عمْرٍو عنْ طاوُسٍ قال قام عُمرُ رضي اللَّه عنْهم على الْمنْبر فذكر معْناهُ لمْ يذْكُرْ وأنْ تُقْتل زاد بغُرَّةٍ عبْدٍ أوْ أمةٍ قال فقال عُمرُ اللَّهُ أكْبرُ لوْ لمْ أسْمعْ بهذا لقضيْنا بغيْر هذا

۱۱۵۱۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو، طاؤس، حضرت عمرؓ سے ایسی روایت کی ہے جیسے اوپر بیان ہوئی اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس عورت کے قتل کا حکم دیا تھا، زیادہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ دینے کا حکم کیا خواہ وہ غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اکبر اگر ہم پہلے سے اس کو نہ سنتے تو ہم کچھ اور حکم کرتے

١١٥٢ - حدَّثنا سُليْمانُ بْنُ عبْد الرَّحْمن التَّمَّارُ أنَّ عمْرو بْن

۱۱۵۲۔ سلیمان، عمرو بن طلحہ، اسباط، سماک، عکرمہ، ابن عباسؓ سے

طلحة حدثهم قال حدثنا أسباط عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس في قصة حمل بن مالك قال فأسقطت غلاما قد نبت شعره ميتا وماتت المرأة فقضى على العاقلة الدية فقال عمها إنها قد أسقطت يا نبي الله غلاما قد نبت شعره فقال أبو القاتلة إنه كاذب إنه والله ما استهل ولا شرب ولا أكل فمثله يطل فقال النبي ﷺ أسجع الجاهلية وكهانتها أد في الصبي غرة قال ابن عباس كان اسم إحداهما مليكة والأخرى أم غطيف *

روایت ہے، حمل بن مالک کے قصے میں کہ اس عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا جس کے بال اُگ آئے تھے لیکن وہ مرا ہوا تھا پھر عورت بھی مر گئی تو آپ نے دوسری عورت کے کنبے والوں سے دیت دلائی اس کے چچا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس عورت کے پیٹ سے ایسا بچہ گرا جس کے بال نکل آئے تھے قاتلہ کے باپ نے کہا یہ جھوٹا ہے قسم خدا کی وہ لڑکا چلایا نہ تھا اس نے پیا نہ کھایا ایسے لڑکے کا خون لغو ہے (نہ اس میں دیت ہے نہ قصاص) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا جاہلیت کی سی مسجع عبارت بولتا ہے جیسے کاہن بولتے تھے ادا کر بچے کے بدلے میں ایک بردہ، ابن عباس نے کہا ان دونوں عورتوں میں ایک کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام ام غطیف

تشریح: بہت مقفی عبارت بولنا اور بات میں سجع کا خیال رکھنا یہ جاہلیت کے کاہنوں اور نجومیوں کا طریقہ تھا جو غیب کی بات بتلایا کرتے تھے تاکہ لوگوں کو فریفتہ کریں

١١٥٣- حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا يونس بن محمد حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا مجالد قال حدثنا الشعبي عن جابر بن عبد الله أن امرأتين من هذيل قتلت إحداهما الأخرى ولكل واحدة منهما زوج وولد فجعل رسول الله ﷺ دية المقتولة على عاقلة القاتلة وبرأ زوجها وولدها قال فقال عاقلة المقتولة ميراثها لنا قال فقال رسول الله ﷺ لا ميراثها لزوجها وولدها

۱۱۵۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، یونس، عبدالواحد، مجالد، شعبی، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مار ڈالا اور ہر ایک کا خاوند بھی تھا اور اولاد بھی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی (یعنی اس کی قوم والوں سے) اور اس کے خاوند اور اولاد سے کچھ مواخذہ نہیں کیا تو مقتولہ کے کنبے والوں نے کہا اس کی میراث ہم کو ملے گی[1] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میراث اس کی اس کے خاوند کو ملے گی

تشریح: [1] اس وجہ سے کہ اگر وہ جنایت کرتی تو اس کی دیت ہم دیتے
[2] لیکن جنایت کی دیت تم لوگوں کو دینا ہوگی یہ حکم شرع کا ہے (علامہ)

١١٥٤- حدثنا وهب بن بيان وابن السرح قالا حدثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما الأخرى بحجر فقتلتها فاختصموا إلى رسول الله ﷺ فقضى رسول الله ﷺ دية جنينها غرة عبد أو وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن مالك بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف أغرم دية من لا شرب ولا أكل لا نطق ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله ﷺ إنما هذا من إخوان الكهان من أجل سجعه الذي سجع

۱۱۵۴۔ وہب اور ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ بنی ہذیل میں سے دو عورتیں لڑ پڑیں آپس میں اور ایک نے دوسری کو پتھر مار ڈالا پھر وہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بچہ کی دیت تو غرہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کا حکم فرمایا مارنے کی جماعت پر اور اس کا وارث کیا اس کے لڑکے کو اور جو اس کے ساتھ تھے تو حمل بن مالک بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں کیوں کر تاوان دوں من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلك يطل) اس بچے کا جس نے نہ پیا تھا نہ کھایا نہ وہ چلایا ایسا خون تو لغو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔

اس لیے کہ اس نے مسجع عبارت بولی

تشریح: امر باطل کے حق کرنے کے لیے لیکن احقاق حق کرنے کے لیے مسجع عبارت درست ہے خود اللہ نے اور اس کے رسول نے مسجع الفاظ استعمال کیے ہیں اور وہ ان لوگ کاہن مسجع الفاظ تیار ہوتے تھے لوگوں کو بہکانے کے لیے (مرقاۃ محمود)

١١٥٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا *

۱۱۵۵۔ قتیبہ، لیث، ابن شہاب، ابن مسیب، ابوہریرہؓ سے اسی قصہ میں روایت ہے کہ وہ عورت جس پر رسول اللہ ﷺ نے غرہ کا حکم فرمایا تھا، مر گئی پھر حکم فرمایا آپ نے میراث اس کی اس کے بیٹے کے لیے اور دیت عصبہ پر ہے (یعنی جو وارث اس کے باپ کی قوم میں سے ہوں (جیسے چچا دادا وغیرہ)

١١٥٦- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ أَبو دَاوُد كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ *

۱۱۵۶۔ عباس، عبید اللہ، یوسف، عبد اللہ بن بریدہ، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اس کا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے اس کے بچے کے بدلے میں پانچ سو بکریاں دلائیں اور آئندہ کے لیے لوگوں کو پتھر مارنے سے منع کیا ابو داؤد نے کہا روایت ایسی ہے پانچ سو بکریوں کی، اور صحیح سو بکریاں ہیں

تشریح: اکثر لوگوں کی عادت ہے خالی ڈھیلے اور پتھر چلایا کرتے ہیں کسی کے لگ جاتا ہے آپ نے اس سے منع فرمایا (علامہ)

١١٥٧- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ *

۱۱۵۷۔ ابراہیم، عیسیٰ، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا جو بچہ کہ پیٹ میں مر گیا اس کے بدلے غرہ غلام ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر دیا جائے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو محمد بن عمرو، حماد اور خالد نے روایت کیا جس میں گھوڑے اور خچر کا ذکر نہیں ہے

١١٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ أَبو دَاوُد قَالَ رَبِيعَةُ الْغُرَّةُ خَمْسُونَ دِينَارًا *

۱۱۵۸۔ محمد بن سنان، شریک، مغیرہ، ابراہیم اور جابر، شعبی نے کہا، کہ غرہ کی قیمت پانچ سو درہم ہیں، ابو داؤد نے کہا ربیعہ نے کہا پچاس دینار ہیں

٣٧٨- بَاب فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ *

۳۷۸۔ مکاتب کی دیت کا بیان

١١٥٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ و حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُودَى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْمَمْلُوكِ *

۱۱۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، یعلیٰ، حجاج، یحییٰ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا جب مکاتب قتل کیا جاوے تو جس قدر حصہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے اس قدر حصے کی دیت مثل آزاد کے دی جاوے اور باقی کی مثل غلام کے (اس کی قیمت ادا کریں)

١١٦٠ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَعَلَهُ إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ *

١١٦٠۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا کسی کا وارث ہو تو جس قدر آزاد ہوا ہو اس کے موافق ہوگا، ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو وہیب نے بواسطہ ایوب، عکرمہ، حضرت علی نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ سے، اور حماد بن زید اور اسماعیل نے بواسطہ ایوب، عکرمہ سے مرسلاً روایت کیا ہے، اور اسماعیل بن عیینہ نے اسے قول عکرمہ قرار دیا ہے

تشریح: اور اسی کے لحاظ سے اس پر حد پڑے گی مثلاً نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو نصف آزاد سمجھا جائے گا اور نصف غلام اسی قیاس پر اور صورتوں میں عمل ہوگا (علامہ)

٣٧٩ -بَاب فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ *

۳۷۹۔ ذمی کی دیت کا بیان

١١٦١ -حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ *

١١٦١۔ یزید بن خالد، عیسیٰ، محمد بن اسحاق، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عہد والے کی دیت بہ نسبت آزاد کے آدھی ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

تشریح: یعنی جو کافر دارالسلام میں عہد کی رو سے رہتا ہو اس کی دیت مسلمان کی آدھی ہے (علامہ)

٣٨٠ -بَاب فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ *

۳۸۰۔ ایک شخص دوسرے سے لڑے وہ اس کو منع کرے تو کچھ سزا نہ ہوگی دفع کرنے والے کو!

١١٦٢ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعِدَتْ سِنُّهُ

١١٦٢۔ مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلی، یعلیؓ سے روایت ہے، کہ ایک نوکر نے لڑائی کی ایک شخص سے تو اس کا ہاتھ منہ سے کاٹا اس نے ہاتھ گھسیٹا تو اس کا دانت نکلا پڑا پھر یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے لغو کر دیا (یعنی دیت نہ دلائی اس کے دانت کی) اور آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے دے اور تو اس کو اونٹ کی طرح چباڈالے راوی نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا اپنے دادا سے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس دانت کی دیت نہ دلائی اور کہا خدا کرے اس کا دانت دور ہو

١١٦٣ -حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضَّهَا ثُمَّ تَنْزِعُهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ *

١١٦٣۔ زیاد، ہشیم، حجاج اور عبدالملک، عطاء، یعلی بن امیہؓ سے اس روایت میں یہی ہے اتنا زیادہ ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے کاٹنے والے سے فرمایا اگر تو چاہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے وہ کاٹے پھر تو اس کو گھسیٹ لے اور نہ دلائی دیت اس

کے دانتوں کی

۳۸۱–باب فِيمَنْ تَطَبَّبَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَأَعْنَتَ *

۱۱۶۴–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ لَا نَدْرِي هُوَ صَحِيحٌ أَمْ لَا *

۳۸۱۔جو شخص علم طب نہ جانتا ہو اور وہ کسی کا علاج کرے تو کیا سزا ہے؟

۱۱۶۴۔نصر بن عاصم، محمد بن صباح، ولید، ابن جریج، عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص طبابت نہ جانتا ہو اور وہ اپنے کو خواہ مخواہ طبیب ٹھہرائے۔ حالانکہ طبابت میں مشہور نہیں ہے اور اس کے علاج سے کوئی مر گیا تو وہ ضامن ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو صرف ولید نے بیان کیا ہے ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح بھی ہے یا نہیں

تشریح: یعنی اس کو دیت دینا ہوگی (علامہ)

۱۱۶۵–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ *

۱۱۶۵۔محمد بن علاء، حفص، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے، کہ بعض لوگ جو میرے باپ کے پاس آئے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو طبیب نہ ہو اور وہ علاج کرے اس کی طب دانی مشہور نہ ہو، پھر اس کے علاج سے نقصان پہنچے تو وہ ضامن ہے جیسے فصد کھولنے میں کوئی رگ کاٹ ڈالے یا برے طور پر زخم چیرے یا داغ دے کہ مریض ہلاک ہو جائے تو اس کی دیت ہو گی

۳۸۲–باب الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ *

۱۱۶۶–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَضَى بِكِتَابِ اللَّهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضُوا بِأَرْشٍ أَخَذُوهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبْرَدُ *

۳۸۲۔دانت کے قصاص کا بیان

۱۱۶۶۔مسدد، معتمر، حمید طویل، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ ربیع یعنی انس بن نضر کی بہن (میری پھوپھی) نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے اللہ کی کتاب کے موافق قصاص کا حکم کیا انس بن نضر نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اس کا دانت تو آج نہ توڑا جاوے گا آپ نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا پھر جس عورت کا دانت ٹوٹا تھا، اس کے وارث دیت لینے پر راضی ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے تعجب کیا اور فرمایا بعضے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو سچ کر دے ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ دانت کا قصاص کس طرح لیا جائے وہ کہنے لگے کہ ریتی سے رگڑا جائے گا

تشریح: تو اس نے قسم میں اللہ کے بھروسے پر قسم کھائی تھی کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاوے گا اللہ نے ویسا ہی سامان کر دیا (علامہ)

٣٨٣–بَاب فِي الدَّابَّةِ نَفْحُ بِرِجْلِهَا

١١٦٧–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ قَالَ أَبُو دَاوُد الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا وَهُوَ رَاكِبٌ *

١١٦٨–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ *

۳۸۳۔ اگر جانور کسی کو لات مارے تو جانور کے مالک سے مواخذہ نہ ہوگا

۱۱۶۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانور کا پاؤں جبار ہے (یعنی بیکار ہے) اس میں دیت نہ ہوگی

۱۱۶۸۔ مسدد، سفیان، زہری، سعید اور ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چوپائے کا تلف کرنا باطل ہے [1] اور کان اور کنواں بھی باطل ہے [2] اور رکاز میں خمس دینا ہوگا [3] ابو داؤد فرماتے ہیں کہ وہ چوپایہ مراد ہے، جو کھلا ہو اور اس کے ساتھ کوئی (رکھوال) نہ ہو اور دن میں ہو رات میں نہ ہو

تشریح: [1] یعنی اگر کسی کے چوپائے نے کسی کے مال یا زراعت کو تلف کر دیا تو کچھ لازم نہیں آتا اور چوپائے والے پر ضمان بھی نہیں آتا اور یہ اس صورت میں ہے کہ جانور کے ساتھ کوئی ہانکنے والا وغیرہ نہ ہو اگر ہوں تو وہ ضامن ہیں یا پیٹھ پر سوار ہو تو وہ ضامن ہے اور یہ محمول ہے ضامن نہ ہو تا اس صورت پر کہ جب مال تلف کر دے چھوٹ کر ہو جو احتیاط مالک کے (علامہ)

[2] یعنی جب کسی نے کان کھدوائی یا کنواں اپنے ملک کی زمین میں پھر ان دونوں میں سے کوئی گر پڑا یا کنویں کے کھودنے کو مقرر ہو اور گر کر ہلاک ہو گیا تو ان صورتوں میں کھدوانے والے پر ضمان نہیں (علامہ)

[3] رکاز جو مال زمین میں گڑا ہوا ملے اس میں سے پانچواں حصہ امام کا باقی پانے والے کا ہے (علامہ)

٣٨٤–بَاب فِي النَّارِ تَعَدَّى *

١١٦٩–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارُ جُبَارٌ *

۳۸۴۔ اس آگ کا بیان جو پھیل جاوے

۱۱۶۹۔ محمد بن متوکل العسقلانی، عبدالرزاق (دوسری سند) جعفر بن مسافر، زید بن مبارک، عبدالملک، معمر، ہمام، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ باطل ہے

تشریح: یعنی کوئی آگ اپنی زمین میں جلاوے اور وہ ہوا سے اڑ کر کسی کے گھر یا اسباب میں لگ جاوے تو کچھ تاوان جلانے والے پر لازم نہ ہوگا (علامہ)

٣٨٥–جِنَايَةُ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ

١١٧٠–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا

۳۸۵۔ فقیر مفلس کا لڑکا کوئی جنایت کرے تو اس سے دیت کا مواخذہ نہ ہوگا

۱۱۷۰۔ احمد بن حنبل، معاذ، ان کے والد، قتادہ، ابونضرہ، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ فقیروں میں سے کسی کے لڑکے نے کسی امیر زادے کے لڑکے کا کان کاٹ ڈالا سو اس غریب زادے کے سب لوگ پیغمبر خدا ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ فقیر ہیں تو آپ ﷺ نے ان پر کچھ بھی مقرر نہ کیا

تشریح: یعنی ان سے دیت نہ دلائی اس لیے کہ وہ فقیر تھے دیت کہاں سے دیتے اور قصاص نہ لیا اس وجہ سے کہ جنایت خطا سے ہوگی یا جانی نابالغ ہوگا ایسے شخص کی دیت بیت المال میں سے امام ادا کر دے (علامہ)

۳۸۶–فِیْ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَا بَیْنَ قَوْمٍ

جو شخص اندھا دھند مارا جائے اس کا قاتل معلوم نہ ہو

۱۱۷۱–حدّثنا سعید بن سلیمان عن سلیمان بن کثیر قال نا عمرو بن دینار عن طاوس عن ابن عبّاس قال قال رسول الله ﷺ من قُتِلَ فی عِمِّیا او رمیا تکون بینهم بحجر او بسوطٍ فعقله عقل خطاٍ ومن قُتِلَ عمدا فقود یدیه فمن حال بینه و بینه فعلیه لعنة الله والملئکة و الناس اجمعین

۱۱۷۱۔ سعید، سلیمان، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر دیکھے مارا گیا یا پتھر چلانے میں انہیں میں کوئی شخص مارا گیا پتھر سے یا کوڑے سے تو دیت اس کی خطاکی دیت ہوگی اور جو قصداً مارا گیا تو وہ موجب قصاص کا ہے، اور جو دونوں میں پڑ کے قاتل کے بچانے کے لیے حائل ہو تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی لعنت ہے

تشریح: اگرچہ پتھر یا لکڑی سے مارا جائے کیونکہ وہ عمد ہے (علامہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب السنة

٣٨٧–باب شرح السنة *

١١٧٢–حدثنا وهب بن بقية عن خالد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ افترقت اليهود على إحدى أو ثنتين وسبعين فرقة وتفرقت النصارى على إحدى أو ثنتين وسبعين فرقة وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة *

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اتباع سنت کا بیان شروع ہوا

۳۸۷۔ سنت کے تشریحی معنی کا بیان

۱۱۷۲۔ وہب بن بقیہ، خالد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر (شک ہے راوی کا) اور متفرق ہو گئے انصاری اکہتر یا بہتر فرقوں پر (شک ہے راوی کا) اور میری امت تو متفرق ہو گی تہتر مذہب پر

تشریح: مگر سب فرقے میری امت میں داخل اور جو غلطی پر ہیں وہ جہنم میں جائیں گے لیکن ہمیشہ جہنم میں نہ رہیں گے مثل کافروں کے

١١٧٣–حدثنا أحمد بن حنبل ومحمد بن يحيى قالا حدثنا أبو المغيرة حدثنا صفوان ح و حدثنا عمرو بن عثمان حدثنا بقية قال حدثني صفوان نحوه قال حدثني أزهر بن عبد الله الحرازي عن أبي عامر الهوزني عن معاوية بن أبي سفيان أنه قام فينا فقال ألا إن رسول الله ﷺ قام فينا فقال ألا إن من قبلكم من أهل الكتاب افترقوا على ثنتين وسبعين ملة وإن هذه الملة ستفترق على ثلاث وسبعين ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة زاد ابن يحيى وعمرو في حديثيهما وإنه سيخرج من أمتي أقوام تجارى بهم تلك الأهواء كما يتجارى الكلب لصاحبه وقال عمرو الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل إلا دخله

۱۱۷۳۔ احمد بن حنبل اور محمد بن یحییٰ بن، ابو المغیرہ، صفوان (دوسری سند) عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، ازہر بن عبد اللہ، ابو عامر، معاویہ بن ابو سفیان سے روایت ہے، کہ وہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ تم میں سے پہلے اہل کتاب (یہود اور نصاری) بہتر فرقے ہو گئے اور ملت کے لوگ قریب ہیں کہ تہتر فرقے ہو جاویں ان میں سے بہتر جہنم میں جاویں گے اور ایک جنت میں جاویگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے[1]، ابن یحییٰ اور عمرو کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن میں گمراہیاں ایسی سما جائیں گی، جیسے کلب (ایک مرض ہے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے) انسان کی ہر رگ اور جوڑ میں سما جاتا ہے[2]

تشریح [1]: جو قائم ہے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر اور پیروی صحابہ اور تابعین اور ائمہ راشدین علیہم الرضوان پر اور توسط اور اعتدال پر ہے افراط اور تفریط سے درمیان میں جبریہ اور قدریہ اور روافض اور خوارج اور مشبہ اور معطلہ کے (علامہ)

[2] ایسی ہی بدعتیں ان کی ہر رگ و ریشہ میں سما جاویں گی (علامہ)

٣٨٨–باب النهي عن الجدال واتباع المتشابه من القرآن *

١١٧٤–حدثنا القعنبي حدثنا يزيد بن إبراهيم التستري عن عبد الله بن أبي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها قالت قرأ رسول الله ﷺ هذه الآية هو الذي أنزل عليك الكتاب منه آيات محكمات إلى أولو الألباب قالت فقال رسول الله ﷺ فإذا رأيتم الذين يتبعون

۳۸۸۔ قرآن میں جھگڑنے اور متشابہات کی اتباع کا بیان

۱۱۷۴۔ قعنبی، یزید بن ابراہیم، عبد اللہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی، هو الذی انزل علیك الكتاب اخیر تک، یعنی اللہ وہ ہے، جس نے اتاری تم پر کتاب اس میں بعضی آیتیں صاف ہیں کھلی ہوئیں وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعضی مشکل ہیں پہلو دار اب جن کے دلوں میں گمراہی ہے وہ پیچھے

ما تشابه منه فأولئك الذين سمى الله فاحذروهم *

پڑ جاتے ہیں ان مشکل معنے والی آیتوں کے فکر کے پیچھے اور اس کا مطلب حاصل کرنے کے لیے حالانکہ نہیں جانتا کوئی مطلب ان کا سوائے اللہ کے پھر فرمایا آپ نے جب تم انہیں دیکھو جو پیچھے پڑ جاتے ہیں قرآن کے معنے والی آیتوں کے تو وہ وہی لوگ ہیں جن کا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو ان سے بچو (یعنی ان کی صحبت سے بچو)

تشریح: قرآن کی آیتیں دو طرح کی ہیں، محکم اور متشابہ محکم وہ ہیں جن کا مطلب صاف صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہے جس کا مطلب صاف نہیں بلکہ اس میں وضاحت نہیں ہے سو محکم آیتیں قرآن کی جڑ ہیں انہیں پر عمل کا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اس کی اصل تہ کو دریافت کرنے کا حکم نہیں قرآن میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جن کے دلوں میں کپٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں جو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کریں تو وہ لوگ انہیں کپٹ اور گمراہی والوں میں ہیں جن کا خدا نے قرآن میں نام نہ لیا بلکہ پتہ بتلایا سو ان کی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ ان کی بری صحبت کا اثر تم کو نہ ہو جاوے مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کے اصل مطلب خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حضرت والا منع کرے ہم کو کیا ضرور اس میں کھوج کریں اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوں اب تفصیل متشابہ اور محکم آیتوں کی بڑی بڑی کتابوں اور تفسیروں میں مذکور ہے (علامہ)

٣٨٩–باب مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ *

۳۸۹۔اہل بدعت کی صحبت سے پرہیز کرانے اور ان سے بغض رکھنے کا بیان

١١٧٥–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ *

۱۱۷۵۔ مسدد، خالد، یزید بن ابی زیاد، مجاہد، ایک شخص، ابو ذر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بزرگ ترین اعمال خدا کے واسطے آپس میں دوستی رکھنا اور خدا ہی کے لیے دشمنی رکھنا ہے

تشریح: خدا کے لیے دوستی اور دشمنی یہ ہے کہ اس میں دنیا کا علاقہ نہ ہو خالص خدا کے واسطے ہووے (علامہ)

١١٧٦–حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةَ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ *

۱۱۷۶۔ ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمن، عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ وہ کعب کو لے کر چلا کرتے تھے، جب وہ اندھے ہو گئے (ان کے سب بیٹوں میں سے) اور بیان کیا قصہ ان کے پیچھے رہ جانے کا غزوہ تبوک میں سے تو کعب نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کر دیا مسلمانوں کو ہم تین آدمیوں سے باتیں کرنے کو یہاں تک کہ جب بہت دن ہو گئے تو میں ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر ان کے پاس گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے تھے تو میں نے ان کو سلام کیا قسم خدا کی انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا پھر بیان کیا ان کی توبہ اترنے کا قصہ جو اوپر گزر چکا

تشریح: اس وجہ سے کہ ہم سے گناہ سرزد ہوا تھا یعنی جہاد کے لیے نہ نکلنا اور پیچھے رہ جانا (علامہ)

٣٩٠–بَاب تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ *

۳۹۰۔اہل بدعت کو سلام کا جواب نہ دینا

١١٧٧–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ

۱۱۷۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عطاء، یحییٰ بن یعمر، عمار بن یاسر سے

الْخراساني عَنْ يحيى بْن يعمر عَنْ عَمّار بْن ياسر قَال قَدمْتُ على اهْلي وقدْ تشقَّقتْ يدايَ فخلَّقوني بزعْفرَان فغدوْتُ على النَّبي ﷺ فسلَّمْتُ عليه فلمْ يرُدَّ عليَّ وقال اذْهبْ فاغسلْ هذا عنكَ

روایت ہے، کہ میں اپنے گھر کے لوگوں کے پاس آیا اور میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے، تو انہوں نے زعفران میرے ہاتھوں میں لگا دیا جب میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو میں نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا جا اپنے ہاتھوں کو دھو کر آ اس سے

۱۱۷۸—حدَّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدَّثنا حمَّادُ عنْ ثابت الْبُناني عنْ سُميَّة عنْ عائشةَ رضي اللّٰه عنْها أنَّهُ اعْتلَّ بعيرٌ لصفيَّة بنْت حُييٍّ وعنْدَ زيْنب فضْلُ ظهْر فقَال رسُولُ اللّٰه ﷺ لزيْنب أعْطيها بعيرا فقالتْ أنَا أُعْطي تلْكَ الْيهُوديَّة فغضب رسُولُ اللّٰه ﷺ فهجرها ذا الْحجَّة والْمُحرَّمَ وبعْض صفر

۱۱۷۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت بنانی، سمیہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ام المؤمنین صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہو گا اور حضرت زینبؓ کے پاس ایک فاضل اونٹ تھا آنحضرت ﷺ نے ام المؤمنین زینب سے فرمایا تم وہ اونٹ صفیہ کو دیدو انہوں نے کہا میں اس یہودیہ کو دے دوں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ غصے میں ہو گئے اور آپ نے زینب سے بات کرنا چھوڑ دی ذی الحجہ اور محرم اور صفر کے دنوں تک

تشریح: یہ انہوں نے طعن سے کہا چونکہ پہلے حضرت صفیہ یہودیہ تھیں اور ان کو حقیر جانا (علامہ)

۳۹۱—باب النَّهْيِ عن الْجدَال في الْقُرْآن *

۳۹۱۔ قرآن میں جھگڑا کرنے کی ممانعت کا بیان

۱۱۷۹—حدَّثنا احْمدُ بْنُ حنْبل نا يزيْدُ قَال انا مُحمَّدُ بْنُ عمْرو عنْ ابي سلمةَ عنْ ابي هُريْرةَ عن النَّبيِّ ﷺ قَال الْمرآءُ في الْقُرآن كُفْرٌ

۱۱۷۹۔ احمد بن حنبل، یزید، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن میں شک کر کے جھگڑا کرنا کفر ہے

تشریح: خطابی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کی تاویل میں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا قرأت میں مثلاً ایک قرأت کو خدا کی طرف سے اور دوسری کا انکار کرے حالانکہ ساتوں قرأتیں خدا کی طرف سے ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے متشابہ آیتوں میں اور انکار کرے ان کے معانی ظاہر دکائہ جو شبہات عقلی اور فلسفی کے جیسے اہل کلام کا دستور ہے (علامہ)

۳۹۲—باب في لُزُوم السُّنَّة *

۳۹۲۔ اتباع حدیث ضرور ہے جیسے اتباع قرآن ضرور ہے

۱۱۸۰—حدَّثنا عبْدُ الْوهَّاب بْنُ نجْدةَ حدَّثنا أبُو عمْرو بْنُ كثير بْن دينار عنْ حريز بْن عُثْمانَ عنْ عبْد الرَّحْمن بْن أبي عوْف عن الْمقْدام بْن معْدي كرب عنْ رسُول اللّٰه ﷺ أنَّهُ قَال ألَا إنّي أُوتيتُ الْكتاب ومثْلهُ معهُ ألَا يُوشكُ رجُلٌ شبْعانُ على أريكته يقُولُ عليْكُمْ بهذا الْقُرْآن فما وجدْتُمْ فيه منْ حلَال فأحلُّوهُ وما وجدْتُمْ فيه منْ حرام فحرِّمُوهُ ألَا لَا يحلُّ لكُمْ لحْمُ الْحمار الْأهْليِّ ولَا كُلُّ ذي ناب من السَّبُع ولَا لُقطةُ مُعاهد إلَّا أنْ يسْتغْني عنْها صاحبُها ومنْ نزل بقوْم فعليْهمْ أنْ يقْرُوهُ فإنْ لمْ يقْرُوهُ فلهُ أنْ يُعْقبهُمْ بمثْل قراهُ

۱۱۸۰۔ عبدالوہاب، ابو عمرو، جریر، عبدالرحمن، مقدام بن معد یکربؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہوں میں کتاب یعنی قرآن اور اس کے ساتھ اسی کی مثل اور بھی (یعنی حدیث) تم خبردار ہو جاؤ قریب ہے جو ایک پیٹ بھرا آدمی (یعنی آسودہ) اپنے چھپر کھٹ پر پڑا ہوا کہے گا تم اس قرآن ہی کو اختیار کرو اور جو قرآن میں حلال پاؤ اس کو تو حلال جانو اور جو قرآن میں حرام پاؤ اس کو حرام جانو سن رکھو اہلی گدھا تمہارے لیے حلال نہیں اور نہ ہر دانت والا درندوں میں سے (یعنی جیسے کتا چیتا شیر وغیرہ) اور نہ ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب مالک اس کا اس سے بے پرواہ ہو یعنی ایسی کم قیمت چیز کا مال ہو، کہ مالک کو اس کی کچھ پرواہ نہ ہو اور جو کوئی شخص کسی قوم کے پاس مہمان ہو تو اس قوم کو اس مہمان کی مہمانی لازم ہے اور جو وہ

قوم اس کی مہمانی نہ کرے تو اس مہمان کو پہنچ سکتا ہے کہ اس قوم سے اپنی مہمانی کے مقدار لے لے

تشریح: یہ حکم منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس پر عمل نہیں رہا

۱۱۸۱–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُنْئِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ وَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْمُشَبِّهَاتِ مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ وَقَالَ لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ وَ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ*

۱۱۸۱۔ یزید بن خالد، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو ادریس، یزید بن عمیرہ سے روایت ہے، کہ جو معاذ بن جبلؓ کے ساتھیوں میں سے تھا کہ معاذ بن جبل جب وعظ کہنے کو بیٹھتے تو یہ کہتے اللہ بڑا عادل حاکم ہے شک کرنے والے تباہ ہو گئے اور ایک روز انہوں نے کہا تمہارے بعد بڑے بڑے فساد ہوں گے اور مال بہت ہو جاوے گا (یعنی لوگ بہت مال دار اور غنی ہوں گے بہ نسبت اس زمانے کے) اور قرآن آسان ہو جاوے گا یہاں تک کہ حاصل کر لیں گے اس کو مومن اور منافق اور مرد اور عورت اور بڑے اور چھوٹے اور غلام اور آزاد پھر قریب ہے، کہ ایک کہنے والا کہے لوگوں کو کیا ہوا ہے جو میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن پڑھتا ہوں اب وہ میری پیروی نہ کریں گے جب تک میں ان کے واسطے کوئی نئی چیز نہ نکالوں سوا قرآن کے پھر وہ جو نئی چیز نکالے تم اس سے بچو کیونکہ جو نئی بات نکلے گی وہ گمراہی ہے اور میں تم کو ڈراتا ہوں عالم کی گمراہی سے کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبان سے کہتا ہے اور کبھی منافق سچی بات کہتا ہے یزید نے کہا میں نے معاذ سے کہا مجھے کیونکر معلوم ہو کہ عالم گمراہی کی بات کہے اور منافق کبھی سچی بات کہے انہوں نے کہا ہاں ہو سکتا ہے تو عالم کی ان باتوں سے بچ جو مشہور ہو جاویں غلطی اور جھوٹ کے ساتھ اور سب لوگ اس کا انکار کریں مگر ایسی باتوں سے تو عالم سے نہ پھر اس لیے کہ گمان ہے اس کے پھر جانے کا اور ہدایت پر آجانے کا سبب روشنی علم کے اور پکڑ لے تو حق کو جب سنے تو اس کو کیونکہ حق میں ایک روشنی ہوتی ہے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ عمر نے بواسطہ زہری یثنینك کی جگہ لایثنیك ذکر کیا ہے اور صالح بن کیسان نے زہری سے شترات کی جگہ مشتبہات کا لفظ ذکر کیا اور وہاں ثینینك ہی ذکر کیا ہے جیسے کہ عقیل نے کہا ہے اور ابن اسحاق نے زہری سے یہ روایت کیا ہے کہ معاذ نے فرمایا ہاں پتہ چلے گا تجھ کو عالم کا جو قول مشتبہ ہو جائے کہ تو یہ سوچنے لگے کہ اس کا اس بات سے کیا مطلب ہے (تو سمجھ لے کہ بات ایسی ہے جس سے گریز کیا جاوے) کیونکہ مومن کا قلب اور ضمیر ہدایت کو اپنے نور ایمان سے اچھی طرح پہچان لیتا ہے اور عالم کی بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ حق ہے یا باطل چاہے

کی وجہ سے اسے ظاہر نہ کرے مگر حقیقت یہی ہے

تشریح: جو غور سے دیکھے گا ہر ایک شخص کو معلوم ہو جاتی ہے بشرطیکہ منصف ہو حق کا طالب ہو اور باطل کی تاریکی اور ظلمت کبھی نہیں چھپتی۔ معاذ بن جبل نے کس عمدہ نشانی حق کی بیان کی وہ بات ہو جیسے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں اس کا نشان نہ ہو ایک نئی بات ہو جس کو عقل سلیم قبول نہ کرے اور علم سے نفع نہ ہو ... عالم و فقیر ... حق اور ... مشکل ہوتا ہے وہ جھوٹی نکتوں سے عوام کو فریفتہ کر دیتے ہیں اور وقت ان سے فریب میں آ جاتے ہیں ہمارے زمانے میں دیکھئے جتنی خرابیاں اور تباہیاں دین اسلام پر آئی ہیں اکثر مولویوں سے اختلافات اور تعصبات سے واقع ہوئی ہیں انہوں نے اختلاف اور پھوٹ کے دروازے کھول دیے اور جو اتفاق اور اتحاد اللہ اور رسول نے قائم کیا تھا اس کو توڑ ڈالا نئی نئی باتوں کو رواج دیا جو زمانہ نبوی میں نہ تھیں اور یہ خیال نہ کیا ان نئی باتوں سے دین کی ترقی ہو اب طالب حق کو کوئی چارہ نہیں ہے بجز اس کے کہ کتاب اللہ کو دیکھے اور ہر اختلاف میں اس کی طرف رجوع کرے اگر کتاب اللہ میں وہ مسئلہ نہ ملے تو پکی پکی معتبر کتابیں حدیث کی دیکھے اور ان پر عمل کرے (علامہ)

١١٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ دُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ فَكَتَبَ أَمَّا بَعْدُ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ بِإِذْنِ اللَّهِ عِصْمَةٌ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا وَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَغَلَوْا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَعْتَ مَا أَعْلَمُ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ

۱۱۸۲۔ محمد بن کثیر، سفیان سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز سے تقدیر کے بارے میں بذریعہ خط معلوم کیا (دوسری سند) ربیع بن سلیمان، اسد، حماد، سفیان ثوری، نضر (دوسری سند) ہناد، قبیصہ، ابو رجاء، ابوالصلت سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھ کر تقدیر کو پوچھا انہوں نے اس کے جواب میں لکھا بعد حمد و نعت کے معلوم ہو میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اور اس کے حکم پر چلنے کی اور اس کے نبی کی سنت پر چلنے کی اور جو باتیں بدعتیوں نے نکالی ہیں ان کو چھوڑ دینے کی بدعتیوں نے یہ باتیں اس وقت نکالیں جب رسول اللہ ﷺ کی سنت جاری ہو چکی تھی اور یہ لوگ بے فکر ہو گئے تھے بدعت کے نکالنے سے تو لازم ہے تجھ پر سنت پر عمل کرنا کیونکہ سنت پر عمل کرنے سے تو گمراہی سے بچے گا اللہ کے حکم سے پھر یہ بھی سمجھ لے کہ لوگوں نے کوئی بدعت ایسی نہیں نکالی جس کے باطل ہونے پر دلیلیں گزر نہ چکی ہوں یا اس کے دیکھنے سے عبرت نہ ہوئی ہو کیونکہ سنت کو اس شخص نے جاری کیا جو جانتا تھا اس کے خلاف کرنے میں کیا کیا خطائیں اور لغزشیں اور حماقتیں اور فکریں ہیں پس تو اختیار کر لے اپنے لیے وہ طریقہ جو اختیار کیا تھا جماعت سلف نے اپنے لیے کیونکہ وہ علم دین کو خوب جانتے تھے اور جس کام سے انہوں نے منع کیا اسے خوب سوچ کر منع کیا اور وہ لوگ ہم سے زیادہ قادر تھے مطلب سمجھنے پر اور جو فضیلتیں ان میں تھیں ان کی وجہ سے اور وہ زیادہ بہتر تھے اگر جس طریقہ پر تم ہو یہی ہدایت ہو تو تم ان سے آگے بڑھ گئے اگر تم یہ کہو کہ جن لوگوں نے نئی باتیں نکالیں وہ اگلے لوگوں کی راہ پر نہیں چلے اور ان سے تنفر کیا تو ہم بھی کہیں گے کہ اگلے لوگ ہی بہتر تھے اور وہ ان سے آگے بڑھے

مِنْ مُحْدَثَةٍ وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ لَقَدْ كَانَ ذَكَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءُ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ وَإِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ كَذَا لِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ وَكُتِبَتِ الشَّقَاوَةُ وَمَا يُقْدَرْ يَكُنْ وَمَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا *

ہوئے تھے اور انہوں نے بیان کر دیا جتنا کافی ہے اور ان میں پوری تشفی ہے[1]۔ ان سے پیچھے بھی جگہ نہیں اور ان سے آگے بھی جگہ نہیں بعضے لوگوں نے ان سے کمی کی (یعنی تفریط) انہوں نے جفا کی بعضے لوگ ان سے بڑھ گئے انہوں نے غلو کیا (یعنی افراط) اور تعصب ا[ختیار کیا] اور اگلے لوگ بیچ میں سیدھی راہ پر تھے تم نے جو مجھ سے تقدیر کا حال پوچھا تو اللہ کے حکم سے تم نے یہ سوال اس سے کیا جو خوب جانتا ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جتنی بدعتیں لوگوں نے نکالی ہیں اور جتنی نئی باتیں ایجاد کی ہیں ان سب میں تقدیر کا بیان شروع میں خوب کھلا ہوا اور خوب مضبوط ہے یہاں تک کہ جاہلیت کے زمانے میں جاہل لوگ بھی اپنے اپنے کلام میں تقدیر کا ذکر کرتے تھے اور اپنے شعروں میں تقدیر سے اپنی مصیبت دفع کرتے تھے پھر اسلام نے اس خیال کی اور مضبوطی کی آنحضرت ﷺ نے ایک دو حدیث میں نہیں بلکہ کئی حدیثوں میں تقدیر کا بیان فرمایا اور مسلمانوں نے آپ سے سنا اور اس کو بیان کیا آپ کی حیات میں اور آپ کی وفات کے بعد اس پر یقین کر کے اور اس کو مان کے اور اپنے تئیں ضعیف سمجھ کے (نہ قادر مطلق جیسے قدریہ کہتے ہیں) کوئی شے ایسی نہیں کہ اللہ کے علم میں وہ نہ آئی ہو یا اس کی کتاب میں نہ لکھی ہو یا اس بارے میں تقدیر پر پروردگار کی نہ ہو چکی ہو باوجود ان سب باتوں کے تقدیر کا ذکر اللہ جل جلالہ کی پکی کتاب میں موجود ہے اس میں سے اگلے لوگوں نے تقدیر کا مسئلہ سیکھا اور اسی میں سے حاصل کیا اگر تم یہ کہو کہ پہلے اللہ نے یہ آیت کیوں اتاری اور ایسا کیوں کہا (یعنی وہ آیتیں جو ظاہر تقدیر کے خلاف ہیں) تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگلے لوگوں نے ان آیتوں کو پڑھا تھا اور اس کی تاویل خوب جانتے تھے جس کو تم نہیں جانتے ہو باوجود اس کے وہ لوگ اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) اور تقدیر کے قائل تھے جو تقدیر میں ہے وہ ہوگا اور جو اللہ چاہے گا وہ ہوگا اور جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا ہم اپنی جانوں کو نفع نقصان پہنچانے کا پورا اختیار نہیں رکھتے[2]۔ پھر اس اعتقاد پر بھی اگلے لوگ اچھے کام کرتے رہے اور برے کاموں سے ڈرتے رہے

تشریح:
[1] اس وجہ سے کہ سنت آنحضرت کی کافی وافی تھی بدعت کی حاجت نہیں تھی
[2] یعنی مالک نفع و نقصان کے ہم نہیں ہیں (علامہ)

١١٨٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ

۱۱۸۳۔ احمد بن حنبل، عبداللہ، سعید، ابوصخر، نافع سے روایت ہے، کہ ابن عمر کا ایک دوست تھا شام میں جو ان سے خط و کتابت رکھتا تھا

عن نافع قال كان لابن عمر صديق من اهل الشام يكاتبه فكتب إليه عبد الله بن عمر انه بلغني أنك تكلمت في شيء من القدر فإياك أن تكتب إلي فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول إنه سيكون في أمتي أقوام يكذبون بالقدر

ایک بار ابن عمرؓ نے اس کو لکھا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے تقدیر کے مسئلہ میں گفتگو کی ہے تو اب مجھ سے خط و کتابت نہ کیجیو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے

تشریح: یعنی یہ کہیں گے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں سب کام تدبیر ہی سے درست ہوتے ہیں اس زمانے میں ایسے لوگ بہت نکلے ہیں جو پیشین گوئی نہایت صحیح نکلی شرع کا حکم یہ ہے کہ تدبیر کرو توکل اور کاہل بن کے مت بیٹھو لیکن تقدیر پر اعتقاد رکھو (علامہ)

١١٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَرْضِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ*

۱۱۸۴۔ عبداللہ بن جراح، حماد، خالد حذاء سے روایت ہے، کہ میں نے حسن بصری سے پوچھا اے ابا سعید مجھ کو بتاؤ آدم آسمان کے لیے بنائے گئے تھے، یا زمین کے لیے انہوں نے کہا زمین کے لیے میں نے کہا اگر وہ گناہ سے بچ رہتے اور درخت میں سے نہ کھاتے انہوں نے کہا وہ ضرور کھاتے (کیونکہ تقدیر میں ہی لکھا تھا) میں نے کہا اللہ نے یہ جو فرمایا شیاطین سے تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اس کو جو جہنم میں جانے والا ہے انہوں نے کہا بے شک شیاطین اپنی گمراہی میں کسی کو پھانس نہیں سکتے مگر اس شخص کو جس کے لیے اللہ نے جہنم بنایا ہے

تشریح: چونکہ تقدیر کے مسئلے میں تکرار پہلے بصرے میں شروع ہوئی اخیر زمانہ صحابہ میں اور حسن بصری وہیں کے تھے اس وجہ سے لوگوں کو شبہ ہوا کہ شاید یہ بھی تقدیر کے قائل نہ ہوں تو ان سے سوال کیا یا یہ وجہ تھی کہ لوگوں نے ان پر تہمتیں کی تھیں کہ تقدیر کے منکر ہیں یا ان کے بعض شاگرد جیسے واصل بن عطاء وغیرہ تقدیر کے منکر ہو گئے تھے تو لوگوں کو حسن بصری کی طرف بھی جو اہل سنت کے پیشوا تھے یہی گمان ہوا یہاں پر بہت سی روایتیں ابو داؤد نے ایسی ہی لکھی ہیں جن سے حسن بصری کا تقدیر پر اعتقاد رکھنا ثابت ہوتا ہے (علامہ)

١١٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ

۱۱۸۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، خالد حذاء، حسن نے کہا اس آیت میں ولذالك خلقهم هولاء لهذه و هو لا ، لهذه) یعنی پیدا کیا ان لوگوں کو جنت کے لیے اور ان لوگوں کو جہنم کے لیے

١١٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ

۱۱۸۶۔ ابو کامل، اسماعیل، خالد حذاء، حسن نے کہا اس آیت میں ما انتم عليه بفاتنين الا من هو صال لجحيم الا من اوجب الله تعالى عليه انه يصلى الجحيم یعنی شیطان اسی کو پھانسے کا جس کے لیے اللہ نے جہنم لکھ دیا ہے

١١٨٧ - حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي *

۱۱۸۷۔ ہلال بن بشر، حماد، حمید نے روایت کیا ہے، کہ حسن کہتے تھے، لان يسقط من السماء الى الارض احب اليه من ان يقول الامر بيدى، کہ آسمان سے زمین پر گر پڑنا اس کہنے سے بہتر ہے کہ سب اختیار میرا ہے

١١٨٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ

۱۱۸۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حمید سے روایت ہے، کہ حسن بصری مکے میں آئے تو مجھ سے مکے کے عالموں نے کہا حسن سے تو آپ

أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ خَلَقَ اللَّهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ *

روز بیٹھ کر وعظ کہیں انہوں نے کہا اچھا پھر سب لوگ جمع ہوئے حسن نے وعظ کہا تو میں نے ان سے بہتر کوئی وعظ کہتے نہ دیکھا ایک شخص نے کہا یا ابا سعید شیطان کو کس نے پیدا کیا انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا اللہ کے سوا اور کوئی بھی پیدا کرنے والا ہے اللہ نے شیطان کو پیدا کیا اس نے نیک اور بد کو پیدا کیا وہ شخص بولا اللہ سمجھے ان لوگوں سے کتنا جھوٹ باندھتے ہیں اس بزرگ پر

١١٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ *

١١٨٩۔ ابن کثیر، سفیان، حمید نے کہا، حسن نے کہا كذالك نسلكه في قلوب المجرمين، یعنی شرک کو ہم ڈالتے ہیں کافروں کے دلوں میں

١١٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصِّيدِ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ

١١٩٠۔ محمد بن کثیر، سفیان، ایک شخص، سفیان، عبید الصید، حسن نے فرمایا کہ وحيل بينهم وبين ما يشتهون، یعنی ان میں اور ایمان میں روک ہوگئی

١١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا *

١١٩١۔ محمد بن عبید، سلیمان، ابن عون سے روایت ہے، کہ میں شام جارہا تھا، ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکارا میں نے دیکھا تو رجاء بن حیوہ ہیں انہوں نے کہا ارے میاں یہ لوگ حسن سے کیا نقل کرتے ہیں میں نے کہا وہ اکثر جھوٹ تہمت کرتے ہیں ان پر

١١٩٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنَفِّقُوا بِذَلِكَ رَأْيَهُمْ وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا *

١١٩٢۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب نے کہا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ پر دو قسم کے لوگوں نے طوفان باندھا ایک تو قدریہ نے وہ چاہتے تھے کہ ہمارے قول کا ان کے نام لے دینے سے اعتبار ہو دوسرے وہ لوگ جو ان سے دشمنی رکھتے تھے یہ کہنے کو کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا

١١٩٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ *

١١٩٣۔ ابن مثنیٰ، یحییٰ بن کثیر، قرہ بن خالد کہتے تھے کہ حسن کو قدریہ مت سمجھو ان کی رائے سنت اور صواب کے مطابق تھی

١١٩٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلَكِنَّا قُلْنَا كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ *

١١٩٤۔ ابن مثنیٰ اور ابن بشار، مؤمل، حماد، ابن عون نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ جو بات حسن نے کہی وہ اس قدر مشہور ہو جاوے گی تو ہم ان کے پاس جا کر ایک کتاب لکھتے اور لوگوں کی گواہیاں کراتے ہم یہ سمجھے کہ خیر ایک بات کہی اب کون اس کو مشہور کرے گا

١١٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا

١١٩٥۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب نے کہا کہ حسن نے کہا میں اب پھر کبھی ایسی بات نہ کہوں گا

١١٩٦–حدّثنا هلالُ بْنُ بشرٍ قال حدّثنا عُثْمانُ بْنُ عُثْمان عنْ عُثْمان الْبتّيِّ قال ما فسّر الْحسنُ آية قطُّ إلّا عن الْإثْبات

۱۱۹۶۔ ہلال بن بشر، عثمان بن عثمان، عثمان بتی نے کہا کہ حسن نے جب کسی آیت کی تفسیر کی تو تقدیر کو ثابت کیا

١١٩٧–حدّثنا احْمدُ بْنُ محمّد بْنِ حنْبلٍ و عبْدُ الله بْنُ مُحمّد النُّفيْليُّ قالا نا سُفْيانُ عنْ ابي النّضْر عنْ عُبيْد الله بْن ابي رافعٍ عنْ ابيه عن النّبيّ ﷺ قال لا الْفيّن احدكُمْ مُتّكئًا على اريكته ياْتيه الْامْرُ منْ امْري ممّا امرْتُ به اوْنهيْتُ عنْهُ فيقُولُ لا ندْري ما وجدْنا في كتاب الله اتّبعْناهُ

۱۱۹۷۔ احمد بن حنبل اور عبداللہ بن محمد، سفیان، ابو نضر، عبیداللہ، ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو نہ پاؤں جو اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے [1]۔ اگر اس کے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم ایسا آجاوے کہ میں نے اس کا حکم کیا ہے یا اس سے منع کیا ہے تو وہ یوں کہے کہ میں تو نہیں جانتا میں نے تو جو چیز اللہ کی کتاب میں پائی بس اسی کی پیروی کی [2]۔

تشریح: [1] مراد اس سے تکبر والے لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کو فراغت اور آرام دیا ہے اور وہ علم کی تلاش کو نہیں نکلتے ان کا یہ حال ہے

[2] یعنی نیک کام سے بچتا ہے اور کہتا ہے یہ تو قرآن میں نہیں آیا ہے ہم کس طرح اس پر عمل کریں اور یہ خبر نہیں کہ اللہ نے اپنے رسول کو جیسے قرآن دیا ہے ویسے حدیث بھی دی ہے اور جیسا قرآن پر عمل کرنا فرض ہے ویسے ہی آنحضرت کی حدیث پر عمل کرنا جیسا کہ اور حدیثوں میں اس کا ذکر صاف آچکا ہے (علامہ)

١١٩٨–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح الْبزّازُ حدّثنا إبْراهيمُ بْنُ سعْدٍ ح و حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عيسى حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ جعْفرٍ الْمخْرميُّ وإبْراهيمُ بْنُ سعْدٍ عنْ سعْد بْن إبْراهيم عن الْقاسم بْن مُحمّدٍ عنْ عائشة رضي اللّه عنْها قالتْ قال رسُولُ اللّه ﷺ منْ أحْدث في أمْرنا هذا ما ليْس فيه فهُو ردٌّ قال ابْنُ عيسى قال النّبيُّ ﷺ منْ صنع أمْرًا على غيْر أمْرنا فهُو ردٌّ

۱۱۹۸۔ محمد بن صباح، ابراہیم بن محمد (دوسری سند) محمد بن عیسیٰ، عبداللہ اور ابراہیم، سعد، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام میں (یعنی اس دین میں اور شریعت میں) جو اس میں نہیں سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے ابن عیسیٰ نے کہا کہ آپ نے فرمایا جو شخص کوئی کام کرے سوا ہمارے کام کے (یعنی ہمارے طریقہ سے علیحدہ) تو وہ مردود ہے

تشریح: یعنی جو دین میں وہ نئی بات نکالے جس کی شرع میں کچھ اصل نہیں نہ کچھ سند ہے تو گمراہی ہے اور اس کا نام بدعت ہے دین میں چار چیزیں اصل ہیں: ایک تو قرآن دوسری حدیث رسول ﷺ، تیسری اجماع اور اتفاق چوتھی قیاس شرعی جس کی بحث اصول فقہ میں ہے سو جو بات ان چار اصولوں میں نہیں وہی بدعت ہے جتنی بدعتیں لوگوں نے خلاف شرع کے نکالی ہیں وہ سب اس حدیث سے رد ہو گئیں تفصیل کی کچھ حاجت نہیں مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبر والوں پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگوں کا میلہ کرنا اولیاء کی منت، بنا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہیں قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی میں ان کی کچھ اصل نہیں بلکہ بعضے کام صریح احادیث میں منع ہیں اسی طرح اور بدعتوں کو بھی خیال کر لو اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس میں یہ جو چیزیں درست معلوم ہوتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خیر ہے حلوا خوردن را روئے باید قیاس کی بہت شرطیں ہیں سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس حجت نہیں اور وہ بھی اس مقام میں جہاں کوئی نص آیت حدیث سے نہ ہو غرض کہ اس حدیث میں عجب قاعدہ کلیہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب بدعتوں کی بیخ کنی ہو گئی اگر دانا آدمی اس کو خوب سمجھ لے تو سب بدعتوں کی برائی خود بخود ہو جاوے زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ علمائے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزاروں بدعتیں صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہیں۔ نظم

سنی ہو کر تو بدعتی مت بن — کیونکہ بدعت ہے دین کی رہزن
چھوڑ بدعت محمدی بن جا — شاد ہوں تجھ سے تا رسول خدا ﷺ

١١٩٩–حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبلٍ حدّثنا الْوليدُ بْنُ مُسْلمٍ حدّثنا ثوْرُ بْنُ يزيد قال حدّثني خالدُ بْنُ معْدان قال حدّثني

۱۱۹۹۔ احمد بن حنبل، ولید، ثور، خالد بن معدان، عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے روایت ہے، کہ ہم عرباض بن ساریہ کے پاس

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ *

آئے اور وہ ان لوگوں میں تھے جن کی شان میں یہ آیت اتری (ترجمہ) یعنی ان پر کچھ حرج نہیں جو آتے ہیں تیرے پاس اس لیے کہ تو ان کو سوار کرے پھر تو کہتا ہے میرے پاس سواری نہیں یعنی وہ اپنی طرف سے جہاد کو جانے میں کوتاہی نہیں کرتے (مگر سواری نہ ہونے سے مجبور ہیں) ہم نے ان سے کہا ہم تمہاری زیارت اور عیادت اور تم سے مستفید ہونے کو آئے ہیں یعنی علم دین حاصل کرنے کو انہوں نے کہا (یعنی عرباض نے کہا) ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی، پھر آپ اپنی ذات مبارک سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور نصیحت فرمائی ہمارے لیے نہایت خوب جس سے آنکھوں نے آنسو بہائے اور دل ڈر گئے، پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ نصیحت تو گویا رخصت کرنے والی ہے تو ہمارے لیے کچھ وصیت فرما دیجئے تب آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اور حکم قبول کرنے اور تابعداری کرنے کی[1] (یعنی مسلمانوں کے سردار کی تابعداری کرنا اور اس کا حکم بدل و جان ماننا) گو وہ سردار ایک غلام حبشی کیوں نہ ہووے مقرر حال یہ ہے کہ تم میں سے میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا قریب ہے کہ وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا تو لازم پکڑ لو تم میرا طریقہ خلیفوں کا جو راہ نیک پر ہیں اور سیدھی راہ پائے ہوئے ہیں چنگل مارو میرے طریقے اور خلیفوں کے طریقے پر اور اسی کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو اور نئی باتوں سے تم بچو اس لئے کہ جو نئی بات ہے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

تشریح: [1] یہ آپ نے مبالغہ فرمایا تاکید کے واسطے اسلئے کہ امیر ہونے میں ایک یہ بھی شرط ہے کہ آزاد ہو غرض یہ کہ امیر کے حکم ماننے میں فتنہ و فساد سے امن ہوتا ہے بعد اس کے امیروں کی تابعداری کرنے کی وجہ بیان فرمائی

[2] صراح میں بدعت کے معنی لکھے ہیں کہ دین میں نئی رسم نکالنا دین کے پورے ہو جانے کے بعد اور ظاہر ہے کہ دین کی تکمیل ہو گئی تھی عہد نبوی اور عہد صحابہ اور تابعین تک پھر جو کوئی نئی بات اس کے بعد نکلے جس کی اصل کتاب و سنت سے نہ ہو وہ بدعت مذمومہ ہے (علامہ)

١٢٠٠–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۲۰۰۔ مسدد، یحییٰ، ابن جریج، سلیمان، طلق بن حبیب، احنف، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ ہلاک ہوئے بہت بحث کرنے والے اور جھگڑنے والے (اللہ کا حکم نہ ماننے والے)

٣٩٣–مَنْ دَعَا إِلَى لُزُوْمِ السُّنَّةِ

۳۹۳۔ اتباع سنت کا بیان یعنی سنت کی پیروی اور تابعداری کی فضیلت

١٢٠١–حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ

۱۲۰۱۔ یحییٰ بن ایوب، اسماعیل، علاء، ان کے والد، عبدالرحمن، ابو

جعفر قال أخبرني العلاء يعني ابن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا *

ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف بلاوے تو اس کو بھی ثواب ملے گا ان کے ثواب کے برابر جو نیک کام میں اس کے تابع ہوں گے اور تابع ہونے والے کا ثواب کرنے والوں کے ثواب میں سے گھٹایا نہ جاوے گا (یعنی دونوں کو پورا ثواب ملے گا) یہ نہ ہوگا کہ پیچھے چلانے والے کو ملے (اور پیچھے چلنے والوں کو) اور جو گمراہی کی طرف لوگوں کو بلاوے تو اس پر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کے کہنا ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والے کا گناہ کرنے والوں کے گناہ کو نہیں گھٹادے گا (یعنی دونوں کو برابر پورا پورا گناہ ہوگا)

١٢٠٢—حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *

۱۲۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، سفیان، زہری، عامر بن سعید، ان کے والد سعید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقرر سب مسلمانوں میں بہت بڑا گناہ گار وہ مسلمان ہے کہ جس نے وہ بات پوچھی جو حرام نہ تھی پھر اس کے پوچھنے کے سبب لوگوں پر حرام ہو گئی

تشریح: مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ کہ اس کی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہیں، تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہے بلکہ اس کا حکم دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے جا حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہے سو اسی کو حضرت نے منع فرمایا کہ ناحق بے جا حاجت بے جا حاجت باتیں نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے لیے بے فائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گناہ گار ہو (علامہ)

٣٩٤—بَاب فِي التَّفْضِيلِ *

۳۹۴۔ صحابہ میں سب سے افضل کون ہے، پھر اس کے بعد کون ہے؟

١٢٠٣—حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ *

۱۲۰۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدالعزیز، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم کہا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ کے برابر کسی کو نہیں کرتے پھر حضرت عمرؓ کے برابر پھر حضرت عثمانؓ کے برابر کسی کو نہیں کرتے تھے پھر دوسرے صحابہ کو ہم چھوڑ دیتے تھے ان میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے

تشریح: شاید یہ ذکر ہے ان صحابہ کا جو اہل بیت میں نہیں ہیں ورنہ امیر المؤمنین علیؓ بعد حضرت عثمانؓ کے سب سے افضل ہیں (علامہ)

١٢٠٤—حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ ثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

۱۲۰۴۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضوان اللہ علیھم اجمعین

١٢٠٥—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ

۱۲۰۵۔ محمد بن کثیر، سفیان، جامع، ابو یعلی، محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے (حضرت علی سے) پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں میں افضل کون ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے پوچھا پھر کون تو کہا کہ

فيقول عُثْمانُ فقلتُ ثمّ أنتَ يا أبَةِ قال ما أنا إلّا رَجُلٌ من الْمُسْلمين *

پھر عمر پھر میں ڈر گیا کہ میں پوچھوں پھر کون وہ حضرت عثمانؓ کا نام لے دیں میں نے کہا پھر تم اے میرے باپ انہوں نے میں کیا ہوں صرف ایک شخص ہوں مسلمانوں میں سے (یہ آپ نے تواضع اور انکسار سے کہا جیسے بزرگوں کی عادت ہے)

۱۲۰٦–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ مِسْكِين حدّثنا مُحمّدٌ يعْني الْفِرْيابيّ قال سمعْتُ سُفْيان يقولُ منْ زعم أنّ عليًّا عليْه السّلام كان أحقّ بالْوِلايَة منْهُما فقدْ خطّأ أبا بكْرٍ وعُمر والْمُهاجرين والْأنْصار وما أُراهُ يرْتفعُ لهُ مع هذا عملٌ إلى السّماء *

۱۲۰٦۔ محمد بن مسکین، محمد بن فریابی، سفیان سے روایت ہے، کہ جو شخص یہ سمجھے کہ حضرت علیؓ زیادہ مستحق تھے خلافت کے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے تو اس نے غلطی نکالی ابوبکرؓ اور عمرؓ اور تمام مہاجرین اور انصار کی (اس لیے کہ خلافت ابوبکرؓ کی مہاجرین اور انصار کے اتفاق سے ہوئی تھی اور وہ خوب جانتے تھے استحقاق کو) اور جو ایسا اعتقاد رکھے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کا کوئی عمل آسمان کو جاوے (قبول ہو)

۱۲۰۷–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى بْن فارس حدّثنا قبيصةُ حدّثنا عبّادٌ السّمّاكُ قال سمعْتُ سُفْيان الثّوْريّ يقولُ الْخُلفاءُ خمْسةٌ أبو بكْرٍ وعُمرُ وعُثْمانُ وعليٌّ وعُمرُ بْنُ عبْد الْعزيز رضي اللّه عنْهمْ *

۱۲۰۷۔ محمد بن یحییٰ، قبیصہ، عباد، سفیان سے روایت ہے، کہ خلیفہ پانچ ہیں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ (کیوں کہ یہ لوگ عادل اور متبع شرع تھے)

۳۹۵–في الْخُلَفآءِ

۳۹۵۔ خلافت کا بیان

۱۲۰۸–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى بْن فارس حدّثنا عبْدُ الرّزّاق قال مُحمّدٌ كتبْتُهُ منْ كتابه قال أخْبرنا معْمرٌ عن الزُّهْريّ عنْ عُبيْد اللّه بْن عبْد اللّه عن ابْن عبّاس قال كان أبو هُريْرة يُحدّثُ أنّ رجلًا أتى إلى رسُول اللّه ﷺ فقال إنّي أرى اللّيْلة ظُلّةً ينْطفُ منْها السّمْنُ والْعسلُ فأرى النّاس يتكفّفُون بأيْديهمْ فالْمُسْتكْثرُ والْمُسْتقلُّ وأرى سببًا واصلًا من السّماء إلى الْأرْض فأراك يا رسُول اللّه أخذْت به فعلوْت به ثُمّ أخذ به رجُلٌ آخرُ فعلا به ثُمّ أخذ به رجُلٌ آخرُ فعلا به ثُمّ أخذ به رجُلٌ آخرُ فانْقطع ثُمّ وُصل فعلا به قال أبو بكْرٍ بأبي وأُمّي لتدعنّي فلأعْبُرنّها فقال اعْبُرْها قال أمّا الظُّلّةُ فظُلّةُ الْإسْلام وأمّا ما ينْطفُ من السّمْن والْعسل فهُو الْقُرْآنُ لينُهُ وحلاوتُهُ وأمّا الْمُسْتكْثرُ والْمُسْتقلُّ فهُو الْمُسْتكْثرُ من الْقُرْآن والْمُسْتقلُّ منْهُ وأمّا السّببُ الْواصلُ من السّماء إلى الْأرْض فهُو الْحقُّ الّذي أنْت عليْه تأْخُذُ به فيُعْليك اللّهُ ثُمّ يأْخُذُ به بعْدك رجُلٌ فيعْلُو به ثُمّ يأْخُذُ به رجُلٌ آخرُ فيعْلُو به ثُمّ يأْخُذُ به رجُلٌ آخرُ فينْقطعُ ثُمّ يُوصلُ لهُ فيعْلُو به أيْ رسُول اللّه

۱۲۰۸۔ محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ رات کو میں نے خواب میں ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا تو میں دیکھتا تھا لوگوں کو اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے وہ گھی اور شہد لے رہے تھے کسی نے بہت سا لیا کسی نے تھوڑا لیا اور میں نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک لگی ہوئی ہے پہلے آپ کو دیکھا رسول اللہ ﷺ کہ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اوپر چلے گئے پھر اور ایک شخص نے اس رسی کو پکڑا وہ بھی اوپر چلا گیا پھر اور ایک شخص نے پکڑا وہ بھی اوپر چلا گیا پھر اور ایک شخص نے اس رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر مل گئی اور وہ اوپر چلا گیا ابوبکرؓ نے یہ خواب سن کر کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں مجھے اس خواب کی تعبیر کہنے دیجئے آپ نے فرمایا اچھا تعبیر کہو ابوبکرؓ نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو دین اسلام ہے اور وہ گھی اور شہد جو اس میں سے جھڑتا ہے تو اس سے مراد قرآن ہے جس میں نرمی اور شیرینی ہے اور جو بعض لوگوں نے اس کو بہت لیا بعضوں نے تھوڑا لیا تو یہی ہے کہ کسی نے بہت قرآن حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا لیکن وہ رسی جو آسمان

لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقْسِمْ

سے زمین تک لگی ہوئی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں پھر اللہ آپ کو اٹھا لے گا آپ کے بعد اس حق (خلافت) کو ایک اور شخص لے گا وہ بھی اٹھ جاوے گا پھر ایک شخص لے گا وہ بھی اٹھ جاوے گا پھر ایک اور شخص لے گا وہ کٹ جائے گی پھر جڑ جائے گی (یعنی خلافت چھوڑنے پر آمادہ ہو گا جیسے حضرت عثمان کا یہ حال ہوا) لیکن پھر وہ مل جاوے گی اور اوپر اٹھ جاوے گی یا رسول اللہ ﷺ آپ فرمائیے میں نے ٹھیک تعبیر کی یا غلطی کی آپ نے فرمایا تم نے کچھ ٹھیک کہا کچھ غلط کہا ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ فرمائیے میں قسم کھاتا ہوں میں نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا نہیں قسم مت کھا

تشریح: کیونکہ میں نہیں بتاؤں گا پھر تمہاری قسم پوری نہ ہوگی آپ نے تفصیل غلطی اور صواب کی بیان نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بتانے کیلئے نہ ہوگا تاکہ فتنے اور فساد کی خبریں پہلے سے مشہور نہ ہو جاویں اور اسلام کی ترقی میں خلل پڑے دوسری یہ کہ اگر آپ بتاتے تو ان آدمیوں کا نام بھی بیان کرتے جو آپ کی رسی کو سنبھالیں گے اس صورت میں خلافت پر تخصیص ہو جاتی اور یہ اللہ اور رسول کو منظور نہ تھا منظور یہی تھا کہ خلافت مبہم رہے مسلمان جس کو پسند کریں وہ مقرر ہو (علامہ)

۱۲۰۹–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ ‏

۱۲۰۹۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، زہری، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے یہی قصہ مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ جب ابوبکر نے چاہا کہ آپ ان کی غلطی بیان کریں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے انکار کیا

۱۲۱۰–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱۲۱۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ، اشعث، حسن، ابوبکرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے ایک شخص بولا میں نے دیکھا کہ ایک ترازو آسمان سے اتری پھر آپ تولے گئے اور ابوبکرؓ تو آپ بھاری ہوئے تو پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے تو ابوبکرؓ بھاری ہوئے پھر عمرؓ اور عثمانؓ تولے گئے تو عمرؓ بھاری ہوئے بعد اس کے ترازو اٹھ گئی راوی نے کہا ہم نے آپ کے چہرے میں ناراضگی پائی

تشریح: کیونکہ خلافت کا راز پوشیدہ تھا وہ ایک طرح سے کھل گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اسی طرح سے خلافت واقع ہوئی دوسری یہ کہ خواب دیکھنے والے نے پورا خواب نہیں دیکھا کہ عثمانؓ کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور حضرت امیر المؤمنین علیؓ کا بیان نہ کیا (علامہ)

۱۲۱۱–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ ‏*

۱۲۱۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، علی بن زید، عبدالرحمٰن، ابوبکرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا تم میں سے جس نے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے پھر یہی حدیث بیان کی لیکن ناراضگی کا بیان نہیں کیا یہ کہا کہ آپ کو یہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے فرمایا تو نے جو دیکھا وہ خلافت نبوت کی ہے[1]

اس کے بعد پھر اللہ سلطنت جس کو چاہے گا دے گا۔[2]

تشریح: ہوں یعنی چار ... کے لیے عدل وانصاف سے ہوگی ان میں ... شرع سے تجاوز نہیں ہوتا (علامہ)
یعنی یہ مدت ... ان تین شخصوں کے بعد یہ دین اسلام اٹھ جاوے گا بلکہ دین قیامت تک باقی رہے گا البتہ خلافت راشدہ جاتی رہے گی۔

۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَو بْنَ أَبَانَ *

۱۲۱۲۔ عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، زبیدی، ابن شہاب، عمرو بن ابان، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کی رات میں ایک مرد صالح دکھایا گیا (یعنی ایک صالح مرد نے دیکھا خواب میں یعنی خود میں نے خواب میں دیکھا) گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہیں اور پیوستہ کیے گئے ہیں پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھ اور عمر ابوبکر کے ساتھ پیوستہ کیے گئے اور لٹکائے گئے ہیں پھر عثمان عمر کے ساتھ لٹکائے گئے ہیں جابر نے کہا پھر جب ہم آپ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا (یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے) کہ آپ نے جو مرد صالح فرمایا سو اس سے مراد خود آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور تعلق اور اتصال جو بعض کا بعض کے ساتھ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ اس کام والے ہیں جس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو بھیجا، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے یونس اور شہاب نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے عمرؓ کا ذکر نہیں کیا

تشریح: یعنی احکام دین اور شریعت کے جاری کرنے میں یہ آپ کے خلیفہ ہیں بہ ترتیب مذکور پہلے ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے پھر عمرؓ پھر عثمانؓ راضی ہو اللہ ان سب سے ایسا ہی ہوا (علامہ)

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ *

۱۲۱۳۔ محمد بن مثنی، عفان، حماد، اشعث، عبدالرحمن، ان کے والد، سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے دیکھا ڈول لٹکایا گیا آسمان سے تو پہلے ابوبکرؓ آئے اور اس کی لکڑی کے دونوں کونے پکڑ کے انہوں نے اسے کچھ پیا (یعنی خوب اچھی طرح نہ پیا) پھر عمرؓ آئے انہوں نے اسے پکڑ کے خوب سیر ہو کر پیا پھر عثمانؓ آئے انہوں نے اسے پکڑ کے خوب سیر ہو کر پیا پھر علیؓ آئے انہوں نے اس کو پکڑا تو ڈول ہل گیا اور اس میں کچھ پانی حضرت علیؓ پر پڑ گیا (اس میں اشارہ ہے فتنوں کی طرف جو حضرت علی کی خلافت میں واقع ہوئے اور خلافت کا کام سست ہو گیا اور بگڑ گیا)

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ *

۱۲۱۴۔ علی بن سہل، ولید، سعید، مکحول نے کہا کہ روم کے لوگ شام میں چالیس دن تک گھسے رہیں گے، کوئی شہر ان کے ہاتھ سے نہ بچے گا سواد مشق اور عمان کے

تشریح: اگرچہ یہ حدیث قول ہے مکحول کا مگر مرفوع کے حکم میں ہے اس لیے کہ یہ باتیں سوا پیغمبر کے اور کسی آدمی کو معلوم نہیں ہو سکتیں (علامہ)

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا

۱۲۱۵۔ موسیٰ بن عامر، ولید، عبدالعزیز بن علاء، ابو الاعیس،

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُولُ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ *

عبدالرحمٰن بن سلیمان نے کہا ہے، کہ ایک بادشاہ عجم کے بادشاہوں میں سے آوے گا، وہ سب شہروں کو لے لے گا سوا دمشق کے

۱۲۱۶ – حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ *

۱۲۱۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، برد، مکحول سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا خیمہ لڑائیوں کے وقت ایک مقام میں ہوگا جس کو غوطہ کہتے ہیں

تشریح: وہ ایک مقام ہے دمشق کے پاس ملک شام میں۔ (علامہ)

۱۲۱۷ – حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ *

۱۲۱۷۔ ابو ظفر، جعفر، عوف بن ابی حمید سے روایت ہے، کہ میں نے سنا حجاج بن یوسف (بادشاہ ظالم) خطبہ پڑھتا تھا اور کہتا عثمانؓ کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کی پھر پڑھا اس نے اس آیت کو (ترجمہ) یعنی کہا اللہ جل جلالہ نے اے عیسیٰ میں تم کو دنیا سے اٹھانے والا ہوں اور اپنی طرف بلانے والا ہوں اور پاک کرنے والا ہوں تجھے کافروں سے اور تیرے تابعداروں کو غالب کرنے والا ہوں کافروں پر قیامت تک تو ایسا ہی حضرت عثمانؓ کا بھی حال ہوا کہ ان کے مخالفین جنہوں نے ان کو قتل کیا دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے اور ان کو چاہنے والے مغرور اور ممتاز نہ ہوئے اشارہ کرتا تھا حجاج ہماری طرف اور شام والوں کی طرف۔

تشریح: جنہوں نے بدلہ لیا حضرت عثمان کے قاتلوں سے اور تباہ کیا ان کو مگر جو اہل شام اور عراق اہل بیت نبوی ﷺ کے دشمن تھے اور ان کو ایذا دیتے تھے ان کی مثال حضرت عیسیٰ کے تابعداروں کی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ سب انجام میں ذلیل ہو گئے تھے اور ان کی سلطنت برباد ہو گئی چونکہ حجاج خود بھی ایک ظالم تھا اور ظالموں کا شریک تھا اس واسطے اس نے اپنے تئیں اور بنی امیہ کے حاکموں کو اور شام کے لوگوں کو عموماً حضرت عیسیٰ کے تابعداروں سے تشبیہ دی (علامہ)

۱۲۱۸ – حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لِلَّهِ عَلَيَّ أَلَّا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتَّى قُتِلَ *

۱۲۱۸۔ اسحاق اور زہیر، جریر، مغیرہ، ربیع بن خالد، ضبی سے روایت ہے، کہ میں نے حجاج کو سنا خطبہ پڑھتے ہوئے، وہ اپنے خطبے میں کہتا تھا تم میں سے کسی کا پیام پہنچانے والا درجے میں زیادہ ہے یا جو اس کا قائم مقام اور خلیفہ ہو اس کے گھر بار میں میں نے اپنے دل میں کہا اب اللہ کا حق میرے اوپر یہ ہے، کہ میں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھوں کبھی اور اگر مجھے ایسے لوگ ملیں جو اس پر جہاد کریں تو میں بھی ان کے ساتھ اس پر جہاد کروں

تشریح: معاذ اللہ کبرت کلمة خرجت من فیہ کتنا بڑا کلمہ حجاج ظالم نے کہا اس سے یہ مقصود تھا کہ لوگ عبدالملک بن مروان کو جو اس زمانے کا حاکم اور حجاج اس کا ایک عامل تھا پیغمبر خدا ﷺ سے زیادہ سمجھیں اس لیے کہ پیغمبر صرف اللہ کا پیام لے کر آئے تھے اور عبدالملک اللہ کا خلیفہ تھا اور یہ مردود اتنا نہ سمجھا کہ پیغمبر اللہ جل جلالہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی مخلوقات میں خصوصاً پیغمبر خدا ﷺ کہ تمام انبیاء کے سردار ہیں اللہ جل جلالہ نے آدم کے لیے فرمایا جو درجے میں ہمارے پیغمبر سے کم تھے انی جاعل فی الارض خلیفہ پھر ہمارے پیغمبر کا کتنا بڑا درجہ اللہ کے نزدیک ہوگا جو اللہ کے خلیفہ اور رسول اور خلیل اور حبیب سب کچھ ہیں (علامہ)

۱۲۱۹ — حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو بكر عن عاصم قال سمعت الحجاج وهو على المنبر يقول اتقوا الله ما استطعتم ليس فيها مثنوية واسمعوا وأطيعوا ليس فيها مثنوية لأمير المؤمنين عبد الملك والله لو أمرت الناس أن يخرجوا من باب من أبواب المسجد فخرجوا من باب آخر لحلت لي دماؤهم وأموالهم والله لو أخذت ربيعة بمضر لكان ذلك لي من الله حلالا ويا عذيري من عبد هذيل يزعم أن قراءته من عند الله والله ما هي إلا رجز من رجز الأعراب ما أنزلها الله على نبيه عليه السلام وعذيري من هذه الحمراء يزعم أحدهم أنه يرمي بالحجر فيقول إلى أن يقع الحجر قد حدث أمر فوالله لأدعنهم كالأمس الدابر قال فذكرته للأعمش فقال أنا والله سمعته منه *

۱۲۱۹۔ محمد بن علاء، ابوبکر، عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے سنا ڈرو تم اللہ سے جہاں تک تم کو قدرت ہو اس میں کوئی شرط نہیں ہے نہ استثناء ہے (یعنی اللہ سے ڈرنا فرض ہے ہر حال میں) اس طرح سنو اور اطاعت کرو بغیر استثناء (اور شرط کے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کی [1]) قسم خدا کی اگر میں حکم کروں لوگوں کو کہ مسجد کے اس دروازے سے نکلا کریں پھر وہ دوسرے دروازے سے نکلیں تو حلال ہو جاویں گے میرے لیے ان کے خون اور مال [2] قسم خدا کی اگر میں مضر (ایک قبیلہ ہے) کے قصور پر ربیعہ کو پکڑوں تو اللہ کی طرف سے مجھے یہ درست ہے [3] کون عذر کرے گا میرے پاس عبد ہذیل (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ عن اتباعہ) کی طرف سے وہ سمجھتے ہیں کہ میں جس طرح سے قرآن پڑھتا ہوں وہ اللہ کی طرف سے ہے قسم خدا کی وہ ایک گانا ہے عربوں کے گانوں میں سے اللہ نے اس کو نہیں اتارا اپنے پیغمبر [4] پر کون عذر کرے گا میرے پاس ان عجمی لوگوں کی طرف سے ان میں سے کوئی ایک پتھر پھینکتا ہے یعنی فساد کی بات نکالتا ہے پھر کہتا ہے دیکھوں یہ پتھر کہاں تک جاتا ہے کچھ نئی بات ہوئی قسم خدا کی میں ان کو کل کے دن کی طرح نیست و نابود کروں گا راوی نے کہا میں نے ان اقوال کو اعمش کے سامنے بیان کیا انہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے حجاج سے ایسا ہی سنا (پھر ان اقوال پر حجاج کی مردودی اور بدبختی اور نالائقی میں کیا شک ہے، علاوہ اس کے اور جو جو ظلم اس نے کیے ہیں ان کے بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے)۔

تشریح [1] اس زمانے میں جب ظالم سلاطین بنی امیہ کا تسلط ہوا تو صالح اور متقی لوگ مجبوری سے مصلحتاً اس طرح بیعت کر لیتے کہ ہم تمہاری اطاعت کریں گے بشرطیکہ تمہارا حکم خلاف شرع نہ ہو حجاج کا مطلب یہ تھا کہ لوگ بلاشرط اطاعت کریں خواہ وہ حکم امیر کا شرع کے موافق ہو یا مخالف اس لیے کہ اگر شرط سے بیعت ہو گی تو لوگوں کو بعض حکموں سے جو شرع کے مخالف ہوں انحراف کا موقع ملے گا (علامہ)

[2] جھوٹا ہے مردود اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کسی مومن کا خون درست نہیں مگر تین صورتوں میں ایک جان کے بدلے جان کے دوسرے ارتداد تیسرے زنا سے محصنہ میں (علامہ)

[3] جھوٹ ہے مردود ظلم کسی کو درست نہیں نہ اللہ پسند کرتا ہے ظالموں کو اللہ نے فرمایا ﴿و تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان﴾ اور فرماتا ہے ﴿اذا حكمت فاحكم بينهم بالقسط﴾ اور فرماتا ہے ﴿اعدلوا هو اقرب للتقوى﴾ اور فرمایا ﴿ولا تزروا وازرة وزرا اخرى﴾

[4] جھوٹ ہے مردود عبداللہ بن مسعودؓ بڑے مقدس اور ذی علم صحابی تھے انہوں نے اپنے کانوں سے قرآن رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ نے فرمایا کہ قرآن سات طرح پر اترا ہے اور سب طرحیں اللہ کی طرف سے ہیں

۱۲۲۰ — حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا ابن إدريس عن الأعمش قال سمعت الحجاج يقول على المنبر هذه

۱۲۲۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج سے سنا یہ عجمی لوگ کاٹنے کے قابل ہیں کاٹنے کے قسم خدا کی اگر میں

الْحمراءِ هبْرَ هبْرَ اما واللّٰه لوْ قد قرعتْ عصا بعصا لأذرنّهمْ كالْأمْسِ الذّاهب يعْني الْموالي *

کمری کو کمری پر ماروں تو ان کو ایسا نیست و نابود کر دوں جیسے کل کا دن اب گزر گیا

۱۲۲۱ –حدّثنا قطنُ بْنُ نُسيْرٍ حدّثنا جعْفرٌ يعْني ابْن سُليْمان حدثنا داوُد بْن سُليْمان عنْ شريك عنْ سُليْمان الْأعْمش قال جمّعْتُ مع الْحجّاج فخطب فذكر حديث أبي بكْر بْن عيّاش قال فيها فاسْمعُوا وأطيعُوا لخليفة اللّٰه وصفيّه عبْد الْملك بْن مرْوان وساق الْحديث قال ولوْ أخذْتُ ربيعة بمُضر ولمْ يذْكُرْ قصّة الْحمْراء *

۱۲۲۱۔ قطن بن نسیر، جعفر ابن سلیمان، داؤد بن سلیمان، شریک، سلیمان اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی اس نے خطبہ دیا پھر پچھلی حدیث کی طرح روایت کی حجاج نے اس خطبہ میں کہا کہ اطاعت کرو اللہ کے خلیفہ اور برگزیدہ عبدالملک بن مروان کی اور بیان کیا ربیعہ اور مضر کا اور نہیں بیان کیا حمیوں کا

تشریح: بعض نسخوں میں اس کے بعد اور ایک باب قائم کیا ہے باب في الخلفاء اور بعض نسخوں میں نہیں ہے اور حدیث ابوبکرہ کی من رای منکم رؤیا جو اوپر مذکور ہوئی چنانچہ نسخہ مطبوعہ دہلی میں ایسا ہی ہے اور بعض نسخوں میں یہ حدیث مکرر نہیں ہے نہ وہ سب حدیثیں ہیں جو مکحول کے قول لتمخرن الروم الشام سے یہاں تک مذکور ہوئیں، چنانچہ نسخہ مطبوعہ مصر میں ایسا ہی ہے بہر حال اس پارے میں نسخوں کا بہت اختلاف ہے، مگر میں نے جو حدیثیں ایک نسخے میں نہ تھیں اور دوسرے نسخوں میں تھیں ڈھونڈھ کر یہاں لکھ دی ہیں تاکہ ترجمے میں کوئی حدیث نہ رہ جائے اس پر بھی جو بھول چوک ہوئی ہو اللہ اس کو معاف رکھے اور ناظرین معذور رکھیں (علامہ)

۱۲۲۲ –حدّثنا سوّارُ بْنُ عبْد اللّٰه حدّثنا عبْدُ الْوارث بْنُ سعيدٍ عنْ سعيد بْن جُمْهان عنْ سفينة قال قال رسُولُ اللّٰه ﷺ خلافةُ النُّبُوّة ثلاثُون سنةً ثُمّ يُؤْتي اللّٰهُ الْمُلْك أوْ مُلْكهُ منْ يشاءُ قال سعيدٌ قال لي سفينةُ أمْسكْ عليْك أبا بكْرٍ سنتيْن وعُمرُ عشْرًا وعُثْمانُ اثْنتيْ عشْرة وعليٌّ كذا قال سعيدٌ قُلْتُ لسفينة إنّ هؤُلاء يزْعُمُون أنّ عليًّا عليْه السّلام لمْ يكُنْ بخليفةٍ قال كذبتْ أسْتاهُ بني الزّرْقاء يعْني بني مرْوان *

۱۲۲۲۔ سوار، عبدالوارث، سعید بن جمہان، سفینہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبوت کی خلافت تیس برس تک رہے گی پھر اللہ جس کو چاہے گا سلطنت دے گا سعید نے کہا سفینہ نے مجھ سے بیان کیا اب تم جوڑلو ابوبکر کی خلافت دو برس اور عمر کی دس برس اور عثمان کی بارہ برس اور علی کی اتنے برس[1] سعید نے کہا میں نے سفینہ سے کہا یہ لوگ (یعنی مروانی) سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علیؓ خلیفہ نہ تھے انہوں نے کہا جھوٹ[2] بولتی ہے سرین انکی (یعنی بنی مروان کی گویہ یہ بات ایسی لغو ہے، کہ زبان سے نہیں نکلی) بلکہ سرین سے نکلی

تشریح: [1] یعنی پانچ یا ساڑھے پانچ برس اور چھ مہینے حضرت حسین علیہ السلام کی سب تیس برس ہوئے (علامہ)

[2] جس میں سراسر عدل اور انصاف ہو گا اور شرع کی پیروی ہو گی وہ ان خلفائیں سے ہے اور حضرت علی سے بڑھ کر ان کے زمانہ میں کون ایسا ہو گا۔

۱۲۲۳ – حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْعلاء عن ابْن إدْريس أخْبرنا حُصيْنٌ عنْ هلال بْن يساف عنْ عبْد اللّٰه بْن ظالم وسُفْيانُ عنْ منْصُور عنْ هلال بْن يساف عنْ عبْد اللّٰه بْن ظالم الْمازنيّ ذكر سُفْيانُ رجُلًا فيما بيْنهُ وبيْن عبْد اللّٰه بْن ظالم الْمازنيّ قال سمعْتُ سعيد بْن زيْد بْن عمْرو بْن نُفيْل قال لمّا قدم فُلانٌ إلى الْكُوفة أقام فُلانٌ خطيبًا فأخذ بيدي سعيدُ بْنُ زيْدٍ فقال ألا ترى إلى هذا الظّالم فأشْهدُ على التّسْعة إنّهُمْ في الْجنّة ولوْ شهدْتُ على الْعاشر لمْ إيثمْ قال ابْنُ

۱۲۲۳۔ محمد بن علاء، ابن ادریس، حصین، ہلال بن یساف، عبداللہ اور سفیان نے، منصور، ہلال بن یساف، عبداللہ مازنی سے اور سفیان نے ہلال و عبداللہ کے درمیان ایک اور آدمی کو بھی ذکر کیا) روایت ہے کہ ابن زید نے کہا جب فلانا کوفہ میں آیا اور اس نے فلانے کو خطبہ کے لیے کھڑا کیا تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کے کہا کیا تو نے نہیں دیکھا اس ظالم کو (جو برا کہہ رہا ہے علی مرتضیٰ کو) میں گواہی دیتا ہوں نو آدمیوں پر وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کو بھی بیان کر دوں تو گناہگار نہ ہوں گا میں نے کہا وہ نو لوگ کون ہیں سعید نے کہا رسول

إِدْرِيسَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ آتَمُ قُلْتُ وَمَنِ التَّسْعَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ وَمَنِ التَّسْعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

اللہ ﷺ حراء (پہاڑی سے مدینہ) پر تشریف رکھتے تھے اور وہاں آپ نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر کوئی نہیں سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے میں نے کہا وہ نو آدمی کون ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ پھر میں نے کہا دسواں آدمی کون ہے، تو وہ تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر انہوں نے کہا دسواں آدمی میں ہوں راضی ہوا اللہ ان سب سے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے اشجعیؒ نے بواسطہ سفیان، منصور، ہلال بن یساف، ابن حیان، عبداللہ، مازنی سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے،

تشریح: مراد معاویہؓ ہیں جب وہ آئے تھے کوفے کو اور کھڑا کیا تھا انہوں نے مغیرہ بن شعبہؓ کو خطبہ پڑھنے کے لیے مقصود معاویہؓ کا تھا کہ اہل کوفہ کے دلوں کو حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کی طرف پھیر دیں اور ایسی باتیں بیان کریں جن سے معاویہ کی فضیلت ان پر ثابت ہو اس لیے ابوداؤد نے معاویہ کا نام نہیں بیان مغیرہ بن شعبہ کا۔

١٢٢٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَقَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

۱۲۲۴۔ حفص بن عمر، شعبہ، حر، عبدالرحمن بن اخنس سے روایت ہے، کہ وہ مسجد میں تھے اتنے میں ایک شخص نے ذکر کیا حضرت علیؓ کا (برائی کے ساتھ) تو سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر کہ میں نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے دس آدمی جنتی ہیں ایک تو رسول اللہ ﷺ جنت میں ہوں گے دوسرے ابوبکرؓ جنت میں ہوں گے تیسرے عمرؓ جنت میں ہوں گے چوتھے عثمان جنت میں ہوں گے پانچویں علیؓ جنت میں ہوں گے چھٹے طلحہؓ جنت میں ہوں گے ساتویں زبیر بن عوامؓ جنت میں ہوں گے آٹھویں سعد بن مالکؓ جنت میں ہوں گے نویں عبدالرحمن بن عوفؓ جنت میں ہوں گے اور اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام لے دوں لوگوں نے کہا وہ دسواں آدمی کون ہے وہ چپ ہو رہے جب انہوں نے پھر پوچھا وہ دسواں آدمی کون ہے تو انہوں نے سعید بن زیدؓ

تشریح: چونکہ دسویں آدمی یہ خود تھے اس واسطے اپنا نام پہلے بیان نہ کیا تاکہ استکبار اور تفاخر نہ نکلے پھر جب لوگوں نے اصرار کیا تو بتادیا

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

۱۲۲۵۔ ابوکامل، عبدالواحد، صدقہ، ان کے والد، رباح بن حارث سے روایت ہے، کہ میں بیٹھا تھا فلاں شخص کے پاس (یعنی مغیرہؓ بن شعبہ) کے کوفے کی مسجد میں اور ان کے پاس کوفے کے لوگ جمع تھے اتنے میں سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل آئے (مغیرہ نے مرحبا اور سلام علیک کی اور اپنے پاؤں کے پاس ان کو تخت پر بٹھایا پھر ایک شخص کوفے

الْكُوفَةِ يَقُولُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ سَعِيدٌ مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ *

کا رہنے والا آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا، مغیرہ نے اس کا استقبال کیا اس نے برا کہا حضرت علیؓ کو سعیدؓ نے پوچھا یہ کس کو برا کہتا ہے انہوں نے کہا حضرت علیؓ کو برا کہتا ہے سعیدؓ نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو برا کہتے ہیں پھر تم منع کرتے ہو نہ اس کو موقوف کرتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اور مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں آپ پر وہ بات کہوں جو آپ نے نہیں فرمائی پھر قیامت میں آپ مجھ سے سوال کریں ملاقات کے وقت ابوبکرؓ جنت میں ہوں گے اور عمرؓ جنت میں ہوں گے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر بیان ہوئی پھر سعیدؓ بن زید نے کہا صحابہ میں کسی شخص کا آپ کے ساتھ رہنا جس سے اس کے منہ پر گرد پڑی افضل ہے تم میں سے کسی کے ساری عمر کے اعمال سے اگرچہ اس کی عمر حضرت نوحؑ کے برابر ہو

تشریح: یعنی ایک ہزار برس تک بھی اگر اعمال صالح کیا کرے تو اس کا درجہ رسول اللہ ﷺ کے ادنیٰ صحابی کے برابر نہ ہوگا یہ بات اکثر علمائے امت کے نزدیک مسلم ہے کہ دوں جیسے کیسے بڑے درجے کا ہو مگر صحابی نہ ہو تو اونے صحابی کے درجے تک بھی نہ پہنچے گا (علامہ)

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ *

۱۲۲۶۔ مسدد، یزید بن زریع (دوسری سند) مسدد، یحییٰ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ احد کے پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے، پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے پاؤں سے مارا اور فرمایا تھم جا اے احد تجھ پر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ *

۱۲۲۷۔ قتیبہ، یزید، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ان شخصوں میں سے جنہوں نے شجرۃ الرضوان کے تلے بیعت کی وہ جہنم میں نہ جاوے گا

تشریح: صدیق ابوبکر اور دو شہید عمر اور عثمان یہ فرمانا آپ کا پورا ہوا ابوبکر نے طبعی وفات پائی اور عمرؓ اور عثمانؓ دونوں شہید ہوئے (علامہ)

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُوسَى فَلَعَلَّ اللَّهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ *

۱۲۲۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ (دوسری سند) احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بدر والوں کو دیکھا (یعنی جو صحابہ جنگ بدر میں آپ کے ساتھ شریک تھے جو پہلی ہی جنگ اسلام میں) اور فرمایا تم جیسے چاہو عمل کرو میں نے تم کو بخش دیا

تشریح: یعنی اگر اب تم سے گناہ بھی سرزد ہوں گے تو معاف کر دیے جائیں گے (علامہ)

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ

۱۲۲۹۔ محمد بن عبید، محمد بن ثور، معمر، زہری، عروہ، مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ میں نکلے (پھر بیان کیا

مخرمة قال خرج النبي ﷺ زمن الْحُدَيبية فذكر الحديث قال فأتاهُ يعني عُرْوَة بن مسْعُود فجعل يُكلّمُ النّبيَّ ﷺ فكلما كلمهُ اخذ بلحيته والْمُغيرةُ بْنُ شعْبة قائمٌ على رأس النبي ﷺ ومعهُ السّيفُ وعليْه الْمغْفرُ فضرب يدهُ بنعْل السّيف وقال اخّر يدك عن لحيته فرفع عُرْوةُ رأسهُ فقال من هذا قالوا الْمُغيرةُ بْنُ شُعْبة ‌

حدیث کو جیسے اوپر گزر چکی) تو عروہ بن مسعود آپ کے پاس آیا اور رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرنے لگا۔ وہ جب بات کرتا تو آنحضرت ﷺ کی ریش مبارک کو ہاتھ میں لیتا (عرب کا قاعدہ ہے کہ بات کرتے وقت داڑھی پکڑتے ہیں خاص کر محبت اور ملاطفت کے وقت) اور مغیرہ بن شعبہ آپ کے پاس کھڑے تھے ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور سر پر خود تھا انہوں نے تلوار کی مٹھی سے عروہ کے ہاتھ پر مارا اور کہا جدا رکھ اپنا ہاتھ آپ کی ریش مبارک سے عروہ نے سر اٹھا کر پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا مغیرہ ہیں (پھر عروہ غصے ہوا مغیرہ پر کہ میں نے تجھ پر ایسے ایسے احسان کیے اور تو یہ حرکت کرتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے)

١٢٣٠—حدّثنا هنادُ بْنُ السّري عنْ عبْد الرّحمن بْن مُحمّد الْمُحارِبِي عنْ عبْد السّلام بْن حرْب عنْ أبي خالد الدّالانيّ عنْ أبي خالد مولى آل جعْدة عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ اتاني جبْرائيلُ عليْه السّلامُ فأخذ بيدي فأراني باب الْجنّة الّذي تدْخُلُ منْهُ أُمّتي فقال أبُوبكْر يا رسُول اللّه وددْتُ انّي كُنْتُ معك حتّى انْظُر اليْه فقال رسُولُ اللّه ﷺ أما انّك يا ابابكْر اوّلُ منْ يدْخُلُ الْجنّة منْ أُمّتي

١٢٣٠۔ ہناد بن سری، عبدالرحمن، عبدالسلام بن حرب، ابو خالد دالانی، ابو خالد مولی آل جعدہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھلایا جس میں سے میری امت جاوے گی، ابوبکر صدیقؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو جنت کا دروازہ دیکھ لیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر تو سب سے پہلے میری امت میں سے جنت میں جاوے گا

تشریح: یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اسی مقام پر ہے اور نسخہ دہلی میں بعد مسور بن مخرمہ کی حدیث کے ہے جو آگے آتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کے بعد حدیث اسی کی حدیث جابر کی ہے لا یدخل النار احد آخر تک (علامہ)

١٢٣١—حدّثنا حفْصُ بْنُ عُمر أبُو عُمر الضّريرُ حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة أنّ سعيد بْن إياس الْجُريْريّ أخْبرهُمْ عنْ عبْد اللّه بْن شقيق الْعُقيْليّ عن الْأقْرع مُؤذّن عُمر بْن الْخطّاب قال بعثني عُمرُ إلى الْأُسْقُف فدعوْتُهُ فقال لهُ عُمرُ وهلْ تجدُني في الْكتاب قال نعمْ قال كيْف تجدُني قال أجدُك قرْنًا فرفع عليْه الدّرّة فقال قرْنٌ مهْ فقال قرْنٌ حديدٌ أمينٌ شديدٌ قال كيْف تجدُ الّذي يجيءُ منْ بعْدي فقال أجدُهُ خليفةً صالحًا غيْر أنّهُ يُؤْثرُ قرابتهُ قال عُمرُ يرْحمُ اللّهُ عُثْمان ثلاثًا فقال كيْف تجدُ الّذي بعْدهُ قال أجدُهُ صدأً حديدٍ فوضع عُمرُ يدهُ على رأْسه فقال يا دفْراهُ يا دفْراهُ فقال يا أمير الْمُؤْمنين إنّهُ خليفةٌ صالحٌ ولكنّهُ يُسْتخْلفُ حين يُسْتخْلفُ والسّيْفُ مسْلُولٌ والدّمُ مُهْراقٌ قال أبُو داوُد الدّفْرُ

١٢٣١۔ حفص بن عمر، حماد بن سلمہ، سعید بن ایاس، عبداللہ بن شقیق، اقرع سے روایت ہے، جو موذن تھا عمرؓ بن خطاب کا کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو بھیجا نصاریٰ کے ایک پادری کی طرف میں نے اس کو بلا لیا حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا تو میرا بھی حال کچھ اپنی کتاب میں پاتا ہے وہ بولا ہاں انہوں نے کہا کیونکر اس نے کہا قرن حضرت عمرؓ نے اس پر درہ اٹھایا اور کہا قرن کیا ہے وہ بولا قرن کے معنی امانت دار مضبوط اور سخت پھر حضرت عمرؓ نے کہا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا اس کا کیا حال ہے وہ بولا وہ خلیفہ نیک ہے مگر اپنی قرابت کا خیال زیادہ رکھے گا حضرت عمرؓ نے کہا اللہ رحم کرے عثمانؓ پر تین بار پھر کہا جو خلیفہ اس کے بعد ہوگا اس کا کیا حال ہوگا اس نے کہا وہ تو لوہے کا میل ہوگا (یعنی رات دن جنگ میں مصروف رہے گا) حضرت عمرؓ نے کہا ہائے گندے بدبودار یہ کیا کہتا ہے اس نے کہا اے امیر المومنین وہ خلیفہ نیک ہوگا، مگر جس وقت وہ خلیفہ

السنن: ہوگا اس وقت تلواریں کھنچی ہوں گی، اور خون بہہ رہا ہوگا

تشریح: یعنی فتنے میں ان کی ہلاکت ہوگی پھر وہ ان سے محفوظ رہیں گے (یہ حدیث ...) (علامہ)

۳۹۶-باب في فضل أصحاب رسول الله ﷺ

۳۹۶۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کا بیان

۱۲۳۲-حدثنا عمرو بن عون قال أنبأنا ح و حدثنا مسدد قال حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن عمران بن حصين قال قال رسول الله ﷺ خير أمتي القرن الذين بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم والله أعلم أذكر الثالث أم لا ثم يظهر قوم يشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم السمن *

۱۲۳۲۔ عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین امت اس زمانے کے لوگ ہیں جن میں میں بھیجا گیا ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ہجری تک پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین کا زمانہ ۲۲۰ھ تک) معلوم نہیں تیسرے لوگوں کا آپ نے ذکر کیا یا نہ کیا پھر آپ نے فرمایا پھر وہ لوگ نکلیں گے جو گواہی کو مستعد ہوں گے بدوں طلب کے اور نذر کریں گے مگر پورا نہ کریں گے، اور خیانت کریں گے، اور امانت دار نہ ہوں گے اور ظاہر ہو جائے گا ان میں موٹاپا (حرام کا مال کھانے سے)

تشریح: یعنی آپ کے زمانہ نبوت سے اخیر زمانہ صحابہ یعنی ۱۱۰ہجری تک (علامہ)

۳۹۷-باب في النهي عن سب أصحاب رسول الله ﷺ *

۳۹۷۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ کو برا کہنے کی ممانعت

۱۲۳۳-حدثنا مسدد حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله ﷺ لا تسبوا أصحابي فوالذي نفسي بيده لو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه *

۱۲۳۳۔ مسدد، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، ابو سعید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت برا کہو میرے صحابہ کو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے (یعنی وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے ان میں سے) کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر نہ ہوگا (مد سوا رطل یا دو رطل کا ہوتا ہے)

۱۲۳۴-حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زائدة بن قدامة الثقفي حدثنا عمر بن قيس الماصر عن عمرو بن أبي قرة قال كان حذيفة بالمدائن فكان يذكر أشياء قالها رسول الله ﷺ لأناس من أصحابه في الغضب فينطلق ناس ممن سمع ذلك من حذيفة فيأتون سلمان فيذكرون له قول حذيفة فيقول سلمان حذيفة أعلم بما يقول فيرجعون إلى حذيفة فيقولون له قد ذكرنا قولك لسلمان فما صدقك ولا كذبك فأتى حذيفة سلمان وهو في مبقلة فقال يا سلمان ما يمنعك

۱۲۳۴۔ احمد بن یونس، زائدہ، عمر، عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے، کہ حذیفہ بن الیمان (جو ایک مشہور صحابی ہیں) مدائن (ایک شہر ہے) میں ان باتوں کا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چند صحابہ سے غصے کی حالت میں فرمائی تھیں پھر بعضے لوگ ان سے یہ باتیں سن کر سلمان فارسی کے پاس جاتے اور جو باتیں حذیفہ سے سنتے وہ ان سے بیان کرتے سلمان ان کو سن کر یہ کہتے کہ جو حذیفہ کہتے ہیں اس کو وہی جانتے ہیں لوگ سلمان سے سن کر حذیفہ کے پاس آتے اور کہتے ہم نے تمہاری حدیث سلمان سے بیان کی تو انہوں نے نہ جھوٹ کہا نہ سچ

أنْ تُصدِّقني بما سمعْتُ منْ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم فقال سلْمانُ إنّ رسُول اللّه ﷺ كان يغْضبُ فيقُولُ في الْغضب لناس منْ أصْحابه ويرْضى فيقُولُ في الرِّضا لناس منْ أصْحابه أما تنْتهي حتّى تُورِث رجالًا حُبّ رجالٍ ورجالًا بُغْض رجالٍ وحتّى توقع اخْتلافًا وفُرْقةً ولقدْ علمْت أنّ رسُول اللّه ﷺ خطب فقال أيُّما رجُلٍ منْ أُمّتي سببْتُهُ سبّةً أوْ لعنْتُهُ لعْنةً في غضبي فإنّما أنا منْ ولد آدم أغْضبُ كما يغْضبُون وإنّما بعثني رحْمةً للْعالمين فاجْعلْها عليْهمْ صلاةً يوْم الْقيامة واللّه لتنْتهينّ أوْ لأكْتُبنّ إلى عُمر *

(یعنی نہ تمہاری تصدیق کی نہ تکذیب) یہ سن کر حذیفہ سلمان کے پاس آئے اور وہ اپنی ترکاری کے کھیت میں تھے ان سے کہا اے سلمان تم کو کیا ہوا ہے جو تم میری تصدیق نہیں کرتے ان باتوں میں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں سلمان نے کہا رسول اللہ ﷺ کبھی غصے ہوتے تھے تو غصے میں چند باتیں اپنے اصحاب کو کہہ دیتے پھر کبھی خوش ہوتے تھے تو خوشی میں چند باتیں اپنے اصحاب کو کہہ دیتے تم شاید باز نہیں آؤ گے جب تک بعضوں کی دوستی لوگوں کے دلوں میں ڈال دو اور بعضوں کی دشمنی یہاں تک کہ لوگوں میں اختلاف اور پھوٹ ہو جاوے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا میں نے اپنی امت میں سے جس شخص کو برا کہا یا اس پر لعنت کی غصے کی حالت میں تو اس وجہ سے کہ میں بھی آدم کی اولاد ہوں جیسے اور آدمیوں کو غصہ آتا اسی طرح مجھے بھی آتا ہے لیکن اللہ نے سب عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے یا اللہ تو اس لعنت یا برے کہنے کو رحمت کر دے ان پر قیامت کے روز قسم خدا کی تم باز آؤ (ایسی حدیثیں بیان کرنے سے) ورنہ میں حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجوں گا

۳۹۸-باب في اسْتخْلاف أبي بكْرٍ رضي اللّه عنْهم

۳۹۸۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی دلیل

۱۲۳۵-حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مُحمّدٍ النُّفيْليُّ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ سلمة عنْ مُحمّد بْن إسْحق قال حدّثني الزُّهْريُّ حدّثني عبْدُ الْملك بْنُ أبي بكْر بْن عبْد الرّحْمن بْن الْحارث بْن هشامٍ عنْ أبيه عنْ عبْد اللّه بْن زمْعة قال لمّا اسْتُعزّ برسُول اللّه ﷺ وأنا عنْدهُ في نفرٍ من الْمُسْلمين دعاهُ بلالٌ إلى الصّلاة فقال مُرُوا منْ يُصلّي للنّاس فخرج عبْدُ اللّه بْنُ زمْعة فإذا عُمرُ في النّاس وكان أبُو بكْرٍ غائبًا فقُلْتُ يا عُمرُ قُمْ فصلِّ بالنّاس فتقدّم فكبّر فلمّا سمع رسُولُ اللّه ﷺ صوْتهُ وكان عُمرُ رجُلًا مُجْهرًا قال فأيْن أبُو بكْرٍ يأْبى اللّهُ ذلك والْمُسْلمُون يأْبى اللّهُ ذلك والْمُسْلمُون فبعث إلى أبي بكْرٍ فجاء بعْد أنْ صلّى عُمرُ تلْك الصّلاة فصلّى بالنّاس *

۱۲۳۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، زہری، عبدالملک، عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی سختی ہوئی تو میں آپ کے پاس بیٹھا تھا اور چند آدمیوں کے ساتھ اتنے میں بلال آپ کو بلانے کے لیے آئے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا کسی اور کو حکم کرو وہ نماز پڑھاوے تو میں باہر نکلا تو عمرؓ بن الخطاب ملے اور ابوبکر صدیقؓ اس وقت نہ تھے میں نے عمرؓ سے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھاؤ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے تکبیر کہی جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی کہ وہ ایک بڑی آواز کے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ابوبکرؓ کہاں ہیں اللہ اس کا انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی اس کا انکار کرتے ہیں[1] پھر آپ نے ابوبکرؓ کو بلا بھیجا انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی وہی نماز جس کو حضرت عمر پڑھا چکے تھے[2]۔

تشریح [1] کہ جب حضرت ابوبکر موجود ہوں تو سوا ان کے دوسرا کوئی شخص صحابہؓ میں سے امامت کرے (علامہ)

[2] یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی بڑی دلیل ہے اس واسطے کہ قریب وفات کے آپ نے ان کو نماز پڑھانے کیلئے حکم کیا اور امامت صغریٰ مؤید ہے امامت کبریٰ کو واللہ اعلم۔ (علامہ)

۱۲۳۶-حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ حدّثنا ابْنُ أبي فُديْكٍ قال

۱۲۳۶۔ احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، موسیٰ بن یعقوب، عبدالرحمن

حدثني موسى بن يعقوب عن عبد الرحمن بن إسحق عن ابن شهاب عن عُبيد الله بن عبد الله بن عُتبة أنّ عبد الله بن زمعة أخبره بهذا الخبر قال لما سمع النبيُّ ﷺ صوت عُمر قال ابن زمعة خرج النبيُّ ﷺ حتى أطلع رأسهُ من حُجرته ثم قال لا لا لا ليُصلّ للناس ابنُ أبي قُحافة يقولُ ذلك مُغضبًا *

بن اسحاق، ابن شہاب، عبیداللہ، عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے یہی حدیث اس میں یہ ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کی آواز سنی تو آپ نکلے یہاں تک کہ اپنا سر حجرے سے نکالا پھر فرمایا نہیں نہیں نہیں پڑھائیں لوگوں کو ابوقحافہ کے بیٹے یہ رسول اللہ ﷺ نے غصے سے فرمایا

تشریح: آپ کو منظور یہ تھا کہ ابوبکرؓ نماز پڑھائیں، چنانچہ دوسری روایت میں یہ امر موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کے لیے کہا مگر حضرت عائشہؓ نے اس خیال سے کہ ابوبکرؓ نرم دل ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی جگہ خالی دیکھ کر تاب نہ لائیں گے عمرؓ کو امامت کے لیے کہا آپ نے جب آواز ان کی سنی تو پھر ابوبکرؓ کو امامت کے لیے کہا

۳۹۹–باب ما يدلُّ على ترك الْكلام في الْفتنة *

۳۹۹۔ جب مسلمانوں میں فتنہ اور فساد ہو تو چپکے رہنا بہتر ہے (یعنی عزلت اور جدا رہنا لوگوں سے)

۱۲۳۷–حدّثنا مُسدّدٌ ومُسلمُ بنُ إبراهيم قال حدّثنا حمّادٌ عن عليّ بن زيد عن الْحسن عنْ أبي بكْرة ح و حدّثنا مُحمّدُ ابنُ الْمُثنّى عنْ مُحمّد بن عبْد الله الْأنصاريّ قال حدّثني الْأشعثُ عن الْحسن عنْ أبي بكْرة قال قال رسولُ الله ﷺ للْحسن بن عليٍّ إنّ ابْني هذا سيّدٌ وإنّي أرْجو أنْ يُصْلح اللّهُ به بيْن فئتيْن منْ أُمّتي وقال في حديث حمّادٍ ولعلّ اللّه أنْ يُصْلح به بيْن فئتيْن من الْمُسْلمين عظيمتيْن *

۱۲۳۷۔ مسدد اور مسلم بن ابراہیم، حماد، علی بن زید، حسن ابوبکرہؓ، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ، اشعث، حسن، ابوبکرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کو فرمایا یہ بیٹا میرا سید ہے (یعنی سردار اور شریف) اور مجھے امید ہے کہ اللہ جل جلالہ اس کی وجہ سے میری امت کے دو گروہوں میں صلح کرا دے، حماد کی روایت میں یہ ہے کہ شاید اللہ جل جلالہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے

تشریح: یہ پیشن گوئی رسول اللہ ﷺ کی سچ ہوئی حضرت حسنؓ نے معاویہؓ سے صلح کر لی اور بڑا فتنہ موقوف کر دیا (علامہ)

۱۲۳۸–حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ حدّثنا يزيدُ أخْبرنا هشامٌ عنْ مُحمّد قال قال حُذيْفةُ ما أحدٌ من النّاس تُدْركُهُ الْفتْنةُ إلّا أنا أخافُها عليْه إلّا مُحمّدُ بْنُ مسْلمة فإنّي سمعْتُ رسُول اللّه ﷺ يقولُ لا تضُرُّك الْفتْنةُ *

۱۲۳۸۔ حسن بن علی، یزید، ہشام، محمد، حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے، کہ میں کوئی آدمی ایسا نہیں جانتا جو فتنے میں پڑے اور مجھ کو اس کے بگڑ جانے کا ڈر نہ ہو، مگر محمد بن مسلمہ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے محمد بن مسلمہ سے تجھ کو ضرر نہ کرے گا کوئی فتنہ

تشریح: شاید آپ نے ان کے لیے دعا کر دی ہو کہ اللہ ان کو فتنے سے بچا دے (علامہ)

۱۲۳۹–حدّثنا عمْرُو بْنُ مرْزوق أخْبرنا شُعْبةُ عن الْأشْعث بْن سُليْم عنْ أبي بُرْدة عنْ ثعْلبة بْن ضُبيْعة قال دخلْنا على حُذيْفة فقال إنّي لأعْرفُ رجُلًا لا تضُرُّهُ الْفتنُ شيْئًا قال فخرجْنا فإذا فُسْطاطٌ مضْرُوبٌ فدخلْنا فإذا فيه مُحمّدُ ابْنُ مسْلمة فسألْناهُ عنْ ذلك فقال ما أُريدُ أنْ يشْتمل عليّ شيْءٌ

۱۲۳۹۔ عمرو، شعبہ، اشعث، ابوبردہ، ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت ہے، کہ ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس گئے انہوں نے کہا میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کو فتنہ نقصان نہ کرے گا پھر ہم ان کے پاس سے نکلے تو دیکھا ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم اس میں گئے وہاں محمد بن مسلمہ تھے ان سے ہم نے خیمہ میں رہنے کا (اور شہر چھوڑنے کا) سبب پوچھا انہوں

من امصاركم حتى تنجلي عما انجلت

کہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں سے کوئی جگہ مجھ کو گھیر لے (یعنی میں وہاں رہنا اختیار کروں) جب تک کہ شہر ان فتنوں سے صاف نہ ہو جائے

تشریح: اس روایت سے باب کا مضمون معلوم ہوا کہ فتنے کے زمانے میں آبادی سے دور رہنا، تنہائی اور گوشہ نشینی بہتر ہے (علامہ)

١٢٤٠ – حدَّثنا مُسَدَّدٌ حدَّثنا أَبُو عوانَةَ عَنْ أَشْعَث بْنِ سُلَيْم عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ*

١٢٤٠۔ مسدد، ابو عوانہ، اشعث بن سلیم، ابوبردہ، ضبیعہ بن حصین سے اسی طرح روایت ہے

١٢٤١ – حدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رضي اللّٰه عنهم أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ*

١٢٤١۔ اسماعیل، ابن علیہ، یونس، حسن، قیس بن عباد سے روایت ہے، کہ میں نے امیر المؤمنین علیؓ سے پوچھا آپ یہ جو سفر کرتے ہیں (معاویہ سے جنگ کے لیے) یہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے یا آپ اپنی رائے میں اس کو مناسب جانتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو مجھ کو اس بارے میں حکم نہیں دیا لیکن میری رائے ہے

تشریح: اگرچہ آپ نے حکم نہیں دیا تھا مگر آپ نے اس فتنے کی خبر کر دی تھی کہ مسلمانوں میں ایک پھوٹ پیدا ہو گی جیسے دوسری حدیث میں ہے (علامہ)

١٢٤٢ – حدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ*

١٢٤٢۔ مسلم بن ابراہیم، قاسم بن فضیل، ابو نضرہ، ابو سعید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں پھوٹ کے وقت ایک فرقہ نکلے گا اس وقت وہ فرقہ لڑے گا جو حق کے قریب ہو گا

تشریح: مراد فتنہ معاویہ اور علیؓ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علیؓ اور اصحاب علیؓ اس معاملے میں حق پر تھے (علامہ)

٤٠٠ – فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

٤٠٠۔ پیغمبروں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا کیسا ہے

١٢٤٣ – حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حدَّثَنَا وُهَيْبٌ حدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ *

١٢٤٣۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، عمرو، ان کے والد، ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت فضیلت دو پیغمبروں میں سے ایک کو دوسرے پر

تشریح: اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی حقارت ہو سب پیغمبروں کو بزرگ اور بہتر سمجھنا چاہئے

١٢٤٤ – حدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَا حدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ

١٢٤٤۔ حجاج اور محمد بن یحییٰ، یعقوب، ان کے والد، ابن شہاب، ابو سلمہ اور عبدالرحمن اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ایک یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے چن لیا موسیٰ علیہ السلام کو ایک مسلمان نے یہ سن کر اس کو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے یہ حال بیان کیا، آپ نے فرمایا مجھ کو مت فضیلت دو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیونکہ حشر میں ایک بے ہوشی ہوگی تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ

مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَتَمُّ

موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ بے ہوش ہی نہ ہوں گے [2] ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن یحییٰ کی روایت مکمل اور پوری ہے

تشریح: [1] شاید یہ صعق حشر کے ہو اس لئے کہ قیامت کے صعق سب سے پہلے ہمارے پیغمبر ﷺ اٹھیں گے
[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفضول کو تمام صفات میں افضل سے کم ہونا ضروری نہیں ہے اگرچہ فضیلت مطلقہ میں کم ہو بعض صفات حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ میں ایسی تھیں جو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ میں نہیں پائی جاتیں (علامہ)

١٢٤٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

١٢٤٥۔ عمرو بن عثمان، اوزاعی، ابوعمار، عبداللہ بن فروخ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سردار ہوں آدم کی اولاد کا اور سب سے پہلے زمین میرے ہی اوپر پھٹے گی (یعنی میں قبر سے نکلوں گا) اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی (مگر شفاعت اللہ کے حکم سے ہوگی)

١٢٤٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى *

١٢٤٦۔ حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ، ابن شہاب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کو یوں نہ کہنا چاہئے کہ میں (یعنی محمد ﷺ) بہتر ہوں یونس علیہ السلام سے

تشریح: یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا اس لیے کہ لوگ مجھ کو فضیلت دیتے دیتے انبیاء علیہم السلام کی تحقیر نہ کرنے لگیں

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى *

١٢٤٧۔ عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل، قاسم بن محمد، عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے تھے، کسی پیغمبر کو یوں کہنا لائق نہیں ہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں

تشریح: کیونکہ اس میں خود سرائی اور اپنے منہ سے اپنی تعریف نکلتی ہے جو پیغمبروں کی شان کے خلاف ہے ہر چند ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے۔ (علامہ)

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ *

١٢٤٨۔ زیاد بن ایوب، عبداللہ بن ادریس، مختار بن فلفل، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص نے خیر البریہ کہا (یعنی افضل اور بہترین خلق تمام مخلوقات سے بہتر) آپ نے فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں

تشریح: ان کا لقب خیر البریہ ہو گا کیونکہ وہ اپنے عہد میں بہترین خلق تھے اور ہمارے پیغمبر ﷺ اگرچہ اولین اور آخرین میں سب سے بہتر ہیں مگر تواضع اور انکسار کی راہ سے آپ نے یہ لقب پسند نہ کیا

١٢٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

١٢٤٩۔ محمد بن متوکل اور مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، ابن ابی ذئب، سعید، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تبع (جس کا ذکر کلام اللہ میں ہے) قابل لعنت تھے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ أَمْ لَا وَمَا أَدْرِي أَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ أَمْ لَا "

ہے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ عزیز پیغمبر تھے یا نہیں

تشریح: حاکم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے یا نہیں اور حدود گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں یا نہیں (علامہ)

۱۲۵۰–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنِي يُونُسُ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

۱۲۵۰۔احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے سب سے زیادہ علاقہ ہے، ابن مریم علیہ السلام سے کیونکہ پیغمبر علاتی بھائی ہیں آپس میں اور اس وجہ سے میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہوا

تشریح: جیسے علاتی بھائیوں کا باپ ایک ہوتا ہے مائیں جدا جدا اسی طرح سب انبیاء کے اصول متحد ہیں جیسے توحید اور ملائکہ اور حشر ونشر لیکن فروع میں اختلاف ہوتا ہے اس وجہ سے کہ عیسیٰؑ نے آپ کے آنے کی بشارت دی اور قیامت کے قریب قریب اتریں گے اور آپ کا دین جاری کریں گے اور اس کے تابع ہوں گے۔ (علامہ)

۴۰۱–فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ

۴۰۱۔مرجیہ کا رد

۱۲۵۱–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ *

۱۲۵۱۔موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سہیل، عبداللہ بن دینار، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی کتنی اوپر ستر شاخیں ہیں سب سے پہلے اعلیٰ تو یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے یعنی نہیں ہے کوئی لائق پوجنے کے سوا اللہ کے اور سب سے کم یہ ہے کہ ہڈی کو راستے سے ہٹا دے (یا کانٹا یا پتھر کو جس سے چلنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو) اور حیا (یعنی شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے (اس سے معلوم ہوا کہ اچھے کام بھی ایمان میں داخل ہیں اور رد ہو گیا مرجیہ پر)

تشریح: وہ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ایمان کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں کرتا اور اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں یہ فرقہ گمراہ ہے اہل سنت سے باہر ہے اور اہل سنت کے پیشواؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ مومن کو ضروری ہیں اور اعمال بد سے ضرر ہوگا لیکن اکثر علمائے اہل حدیث نے اعمال صالحہ کو ایمان میں داخل کیا ہے اور بعضوں نے ایمان میں داخل نہیں کیا ہے مگر ضروری سب نے جانا ہے (علامہ)

۱۲۵۲–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ

۱۲۵۲۔احمد بن حنبل، یحییٰ، شعبہ، ابوحمزہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو حکم کیا اللہ پر ایمان لانے کا آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ گواہی دیوے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد اس کے رسول ہیں اور وقت پر ادا کرے نماز کو اور زکوٰۃ دیوے اور رمضان کے روزے رکھے اور پانچواں حصہ غنیمت کے مال میں سے

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک عمل ایمان میں داخل ہیں پھر جو کوئی نیک عمل نہ کرے گا اس کا ایمان کم ہوگا اور جو کرے گا اس کا ایمان زیادہ ہوگا

١٢٥٣–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ *

۱۲۵۳۔ احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندے کے اور کفر کے بیچ میں نماز ہے

١٢٥٤–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ *

۱۲۵۴۔ محمد بن سلیمان اور عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سماک، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف کی منہ کرنا شروع کیا (اس سے پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے) تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا، جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے مر گئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما كان الله ليضيع ايمانكم اللہ تمہارے ایمان بیکار نہ کرے گا ایمان سے مراد نماز ہے یعنی ان کو بھی ثواب ضرور ملے گا

تشریح: یعنی نماز کفر کی روک ہے جب نماز چھوڑ دی تو گویا کفر سے پردہ اٹھ گیا اب یہ شخص کافر ہو گیا یا قریب کفر کے پہنچا

١٢٥٥–حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ *

۱۲۵۵۔ مومل، محمد بن شعیب، یحییٰ، قاسم، ابوامامہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص محبت رکھے اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے اللہ کے لیے اور دیوے اللہ کے لیے اور نہ دیوے اللہ کے لیے اس نے اپنا ایمان پورا کیا (ورنہ اس کا ایمان ناقص ہے)

١٢٥٦– حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي *

۱۲۵۶۔ احمد بن عمر، ابن وہب، بکر، ابن الہاد، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا میں نے عقل اور دین میں ناقص اور عقلمند کو بے عقل بنانے والا تم سے زیادہ نہیں دیکھا ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں عقل اور دین کا کیا نقصان ہے آپ نے فرمایا عقل کا نقصان تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مردوں کی گواہی کے برابر ہے، اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک عورت رمضان میں روزے ناغہ کرتی ہے اور کئی کئی روز تک نماز نہیں پڑھ سکتی (بوجہ حیض اور نفاس کے تو نماز اور روزے کی کمی کو آپ نے دین کا نقصان قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایمان زیادہ کم ہوتا ہے)

تشریح: جب اہل سنت کے اکثر علماء کے نزدیک نیک کام ایمان میں داخل ہوئے تو جس قدر نیک کام زیادہ ہوں اس قدر ایمان بڑھے گا اور جس قدر نیک کام کم ہوں گے ایمان گھٹے گا (علامہ)

٤٠٢–الدَّلِيلُ عَلَى الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

۴۰۲۔ ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے پر دلیلیں

١٢٥٧–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۱۲۵۷۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ پورا

﴿ تیسواں پارہ ۳۰ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

٤٠٣ - باب في القدر *

۴۰۳۔ تقدیر کا بیان

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ *

۱۲۶۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز، ان کے والد، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قدریہ مجوس ہیں اس امت کے اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی بیمار پرسی کو نہ جاؤ اگر مر جاویں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو۔

تشریح:۔ قدریہ وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اس فرقے کو مجوس سے مشابہت دی کیونکہ مجوس کہتے ہیں ایک خیر کا خالق ہے یعنی یزداں اور ایک شر کا خالق ہے یعنی اہرمن، اہل سنت کے نزدیک خیر و شر سب کا خالق ایک ہی ہے یعنی اللہ سبحانہ جیسے فرماتا ہے، هل من خالق غير الله اور فرماتا ہے والله خلقكم و ما تعملون اور فرماتا ہے خالق كل شئى البتہ اس نے بندے کو اختیار دیا ہے وہ اپنے اختیار سے اگر نیک کام کرے تو ثواب ملے گا، اگر بدکار کرے تو عذاب ہوگا، لیکن یہ مسئلہ بہت باریک اور تفصیل طلب ہے اور اس کی تحقیق بڑی بڑی کتابوں میں ہے، حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا اور ابن حجر نے ان کے رد میں لکھا کہ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا اور رجال اس کے صحیح کے ہیں البتہ اس میں دو علتیں ہیں اور ان دونوں کا محدثین نے جواب دیا ہے (مرقاۃ الصعود مع زیادۃ)

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ *

۱۲۶۷۔ محمد بن کثیر، سفیان، عمر بن محمد، عمر مولیٰ غفرہ، ایک انصاری آدمی، حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر امت میں مجوس ہیں اور اس امت کے مجوس وہ ہیں جو تقدیر کے قائل نہیں ہیں، جو ان میں سے مر جاوے اس کے جنازے میں نہ جاؤ اور وہ لوگ دجال کے گروہ ہیں اور اللہ کو ضرور ہے ان کا ملانا دجال سے۔

تشریح:۔ یعنی تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں بندہ اپنے افعال میں بالکل مختار ہے اور خود ان افعال کا خالق ہے (علامہ)

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ *

۱۲۶۸۔ مسدد، یزید بن زریع، یحییٰ بن سعید، عوف، قسامہ، ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے جو اٹھائی اس نے ساری زمین سے پھر آدم کی اولاد اپنی مٹی پر ہوئی، کوئی سفید کوئی سرخ کوئی سیاہ اور ان میں سے کوئی نرم ہے کوئی سخت اور بد خلق کوئی ناپاک ہے (کافر) کوئی پاک (مسلمان) یحییٰ کی روایت میں وَبَيْنَ ذٰلِكَ زیادہ ہے اور اخبار یزید کی حدیث میں ہے

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كُنَّا

۱۲۶۹۔ مسدد، معتمر، منصور، سعد، عبداللہ بن طیب، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ ہم ایک جنازے میں موجود تھے جس میں رسول اللہ ﷺ بھی تھے بقیع الغرقد میں تو آپ تشریف لائے اور بیٹھے آپ کے ہاتھ میں

فِي جنازةٍ فيها رسولُ اللّٰه ﷺ ببقيع الْغرقدِ فجاء رسولُ اللّٰه ﷺ فجلس ومعهُ مخصرةٌ فجعل ينكُتُ بالْمخصرةِ في الْأرضِ ثُمَّ رفع رأسهُ فقال ما منكُمْ مِنْ أحدٍ ما مِنْ نفسٍ منفوسةٍ إلّا كتب اللّٰهُ مكانها من النّار أو من الْجنّة إلّا قدْ كُتبتْ شقيّةً أو سعيدةً قال فقال رجُلٌ من الْقوْمِ يا نبيَّ اللّٰه أفلا نمكُثُ على كتابنا وندعُ الْعمل فمنْ كان مِنْ أهْلِ السّعادةِ ليكُوننَّ إلى السّعادةِ ومنْ كان مِنْ أهْلِ الشِّقْوةِ ليكُوننَّ إلى الشِّقْوةِ قال اعْملُوا فكُلٌّ مُيسّرٌ أمّا أهْلُ السّعادةِ فييسّرُون للسّعادةِ وأمّا أهْلُ الشِّقْوةِ فييسّرُون للشِّقْوةِ ثُمّ قال نبيُّ اللّٰه فأمّا منْ أعْطى واتّقى وصدّق بالْحُسْنى فسنُيسِّرُهُ للْيُسْرى وأمّا منْ بخِل واسْتغْنى وكذّب بالْحُسْنى فسنُيسِّرُهُ للْعُسْرى*

ایک چھڑی تھی اس کی نوک زمین پر مارتے تھے پھر آپ نے اپنا سر اوپر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی نہیں کوئی نفس پیدا نہیں ہوا مگر اللہ نے اس کا ٹھکانہ لکھ دیا ہے جنت یا دوزخ میں اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ وہ شقی ہے (بدبخت) یا سعید (نیک بخت) ہے یہ سن کر جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص نے کہا یا نبی اللہ پھر ہم اللہ کے لکھے پر اعتماد کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں جو نیک بخت لکھا ہوگا وہ ضرور نیک بختی کی طرف جاوے گا اور جو بدبخت لکھا ہوگا وہ ضرور بدبختی کی طرف جاوے گا آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے جو نیک بخت ہے وہ نیک بختی کی توفیق دیا جاوے گا پھر آپ نے فرمایا فاما من اعطی الآیہ یعنی اللہ جل جلالہ نے بھی سورہ واللیل میں ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص دیوے اور خدا سے ڈرے اور کلمہ توحید کو سچ جانے اور اس پر یقین کرے تو ہم اس کو توفیق دیں گے آسانی اور خوشی کی (یعنی جنت عنایت کریں گے) اور جو شخص کنجوسی کرے اور نیک عملوں کی طرف خیال نہ کرے اور کلمہ توحید کو جھٹلاوے تو ہم اس کو توفیق دیں گے سختی اور بدبختی کی (یعنی جہنم میں لے جاویں گے [2])۔

تشریح: [1] بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اور غرقد ایک درخت ہے کانٹے دار جو بقیع میں تھا (علامہ)

[2] خطابی نے کہا جب تو اس حدیث میں اچھی طرح تامل کرے تو جتنے شبے تیرے دل میں تقدیر کے باب میں گزرتے ہیں وہ سب رفع ہو جائیں گے اس واسطے کہ پوچھنے والے نے کوئی نئی بات نہ چھوڑی جس کا پوچھنا تقدیر کے باب میں ضرور تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو بتلایا کہ اس مسئلے میں قیاس کو دخل نہیں ہے اور سوال کرنا لغو ہے اور یہ امر ایسا ہے جو دنیا کے امروں کی مانند نہیں جن کا حال ہم کو بخوبی معلوم ہو سکے اور آپ نے فرمایا کہ اعمال صالحہ کیے جاؤ تاکہ نشانی ہو سعادت اور فوز بالجنت کی انتہی۔

١٢٧٠ - حدَّثنا عُبيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعاذٍ حدَّثنا أبي حدَّثنا كهْمسٌ عن ابْنِ بُريْدة عنْ يحْيى بْنِ يعْمر قال كان أوّل منْ تكلّم في الْقدرِ بالْبصْرةِ معْبدٌ الْجُهنيُّ فانْطلقْتُ أنا وحُميْدُ بْنُ عبْدِ الرّحْمٰنِ الْحِمْيريُّ حاجّيْن أوْ مُعْتمريْن فقُلْنا لوْ لقينا أحدًا منْ أصْحابِ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ فسألْناهُ عمّا يقُولُ هٰؤُلاءِ في الْقدرِ فوُفِّق اللّٰهُ لنا عبْد اللّٰهِ ابْن عُمر داخلًا في الْمسْجدِ فاكْتنفْتُهُ أنا وصاحبي فظننْتُ أنّ صاحبي سيكِلُ الْكلام إليَّ فقُلْتُ أبا عبْدِ الرّحْمٰنِ إنّهُ قدْ ظهر قبلنا ناسٌ يقْرءُون الْقُرْآن ويتقفّرُون الْعلْم يزْعُمُون أنْ لا قدر والْأمْرُ أُنُفٌ فقال إذا لقيت أُولٰئك فأخْبرْهُمْ أنّي بريءٌ منْهُمْ وهُمْ بُرآءُ منّي والّذي يحْلفُ به عبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمر لوْ أنّ لأحدهمْ مثْل أُحُدٍ ذهبًا فأنْفقهُ ما قبلهُ اللّٰهُ منْهُ حتّى يُؤْمن بالْقدرِ ثُمّ قال حدّثني عُمرُ بْنُ الْخطّاب

١٢٧٠۔ عبید اللہ، ان کے والد، کہمس، ابن بریدہ، یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے، کہ سب سے پہلے جس نے تقدیر کے مسئلے میں گفتگو کی معبد جہنی تھا بصرے میں تو میں اور حمید بن عبدالرحمن حج یا عمرے کے ارادے سے نکلے اور اپنے دل میں کہا اگر کسی صحابی سے ملاقات ہو جاوے اور جو گفتگو یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کرتے ہیں اس کی تحقیق کر لیں (تو بہت بہتر ہو) پھر اللہ نے ایسی ہی توفیق دی کہ عبداللہ بن عمرؓ ہم کو مسجد میں جاتے ہوئے ملے میں نے اور میرے ساتھی نے ان کو گھیر لیا میں نے یہ سمجھا کہ میرے ساتھی مجھ کو بات کرنے دیں گے تو میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن (کنیت ہے حضرت عبداللہ بن عمر کی) ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں وہ کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں ہے سب کام یوں ہی ہو گئے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب تو ان لوگوں سے ملے تو کہہ دیجیو میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بیزار ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کی عبداللہ قسم کھایا کرتا ہے (یعنی اللہ

قال بينما نحن عند رسول الله ﷺ إذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه أثر السفر ولا يعرفه حتى جلس إلى النبي ﷺ فأسند ركبتيه إلى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد أخبرني عن الإسلام فقال رسول الله ﷺ الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسولُ الله وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحجَّ البيتَ إن استطعتَ إليه سبيلا قالَ صدقتَ قال فعجبنا له يسأله ويصدقه قال فأخبرني عن الإيمان قال أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقتَ قالَ فأخبرني عن الإحسان قال أن تعبدَ الله كأنك تراهُ فإنْ لمْ تكنْ تَراهُ فإنَّهُ يراك قال فأخبرني عن الساعة قال ما المسئولُ عنها بأعلَم من السائل قال فأخبرني عنْ أماراتها قالَ أنْ تلدَ الأمَةُ ربَّتَها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاءَ الشاء يتطاولون في البُنيان قال ثم انطلق فلبثت ثلاثا ثمَّ قالَ يا عمرُ هلْ تدري من السائل قلتُ اللهُ ورسولُهُ أعلَمُ قالَ فإنَّهُ جبريلُ أتاكمْ يعلِّمكمْ دينكمْ

جس جان ہے) اگر کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر وہ اس کو خرچ کرے اللہ کی راہ میں تو کبھی اللہ اس کو قبول نہ کرے گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لاوے۔ بعد اس کے کہا مجھ سے نقل کیا عمر بن الخطاب نے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص دکھائی دیا وہ بہت اجلے کپڑے پہنے تھا اور بال اس کے خوب کالے تھے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ سفر سے آیا ہے نہ ہم اس کو پہچانتے تھے وہ آن کر آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور رانوں پر ہاتھ رکھ لیے پھر اس نے کہا اے محمد ﷺ مجھ کو بتائیے اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے اس بات کی کوئی معبود سچا نہیں ہے، سوا اللہ کے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کو وقت پر ادا کرے اور زکوۃ دیوے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھے طاقت ہو اس شخص نے کہا سچ ہے ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے پھر آپ ہی سچ کہتا ہے بعد اس کے اس شخص نے کہا مجھ کو بتاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اسکے پیغمبروں پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر کہ برا اچھا سب اللہ کی طرف سے ہے اس شخص نے کہا یہ سچ ہے پھر اس نے کہا مجھ کو بتائیے احسان کیا ہے آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کو پوجے اس طرح سے جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتائیے قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس شخص سے یہ پوچھ رہا ہے اور وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اس شخص نے کہا اچھا اس کی نشانیاں بتائیے آپ نے فرمایا اس کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی یا اپنے میاں کو جنے گی (یعنی لونڈی سے اولاد پھیلے گی تو بیٹی بیٹا گویا اپنی اماں کے مالک ہوں گے یا بیٹے بیٹیاں ماؤں پر ایسی حکمرانی کریں گے کہ اپنی لونڈی کے برابر سمجھیں گے اور ان کی نافرمانی کریں گے) اور تو ننگے کھلے محتاج بکریاں چرانے والے کو دیکھے گا وہ اونچی اونچی عمارتیں بنوائیں گے پھر وہ شخص چلا گیا حضرت عمرؓ نے کہا میں تین دن تک رہا (یا تین ساعت) تک آپ کے پاس ٹھہرا رہا (ایک نسخے میں ملتا ہے بعوض ثلثا کے یعنی تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا) آپ نے پوچھا اے عمرؓ تو جانتا ہے یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ شخص جبرائیل علیہ السلام تھے تم کو دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

[illegible]

١٢٧١ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عثمان بن غياث قال حدثني عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر وحميد بن عبد الرحمن قال لقينا عبد الله بن عمر فذكرنا له القدر وما يقولون فيه فذكر نحوه زاد قال وسأله رجل من مزينة أو جهينة فقال يا رسول الله فيما نعمل أفي شيء قد خلا أو مضى أو في شيء يستأنف الآن قال في شيء قد خلا ومضى فقال الرجل أو بعض القوم ففيم العمل قال إن أهل الجنة ييسرون لعمل أهل الجنة وإن أهل النار ييسرون لعمل أهل النار*

۱۲۷۱۔ مسدد، یحیی، عثمان، عبداللہ، یحیی بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن عمرؓ سے ملے اور ہم نے ان سے تقدیر کا مسئلہ ... میں اتنا زیادہ ہے کہ جب آپ نے تقدیر کا بیان کیا تو آپ سے ... قبیلہ مزینہ یا جہینہ سے تھے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم ... کریں آیا یہ جان کر کہ تقدیر میں سب کچھ لکھا ہے ... آپ نے فرمایا نہیں یہ جان کر کہ سب کچھ تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے ... شخص بولا یا کچھ لوگ بولے پھر عمل کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا ... میں جانے والے توفیق دیے جاویں گے جنتیوں کے اعمال کی اور دوزخ میں جانے والے توفیق دیے جاویں گے دوزخیوں کے اعمال کی

١٢٧٢ - حدثنا محمود بن خالد حدثنا الفريابي عن سفيان قال حدثنا علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابن يعمر بهذا الحديث يزيد وينقص قال فما الإسلام قال إقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصوم شهر رمضان والاغتسال من الجنابة
قال أبو داود علقمة مرجئ

۱۲۷۲۔ محمود، فریابی، سفیان، علقمہ، سلیمان بن بریدہ، ابن یعمر سے ... کمی بیشی کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے اس روایت میں یہ ... اس شخص نے کہا مجھ کو بتائیے کہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت سے غسل کرنا اور ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علقمہ مرجیہ میں سے تھے

١٢٧٣ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن أبي فروة الهمداني عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن أبي ذر وأبي هريرة قالا كان رسول الله ﷺ يجلس بين ظهري أصحابه فيجيء الغريب فلا يدري أيهم هو حتى يسأل فطلبنا إلى رسول الله ﷺ أن نجعل له مجلسا يعرفه الغريب إذا أتاه قال فبنينا له دكانا من طين فجلس عليه وكنا نجلس بجنبتيه وذكر نحو هذا الخبر فأقبل رجل فذكر هيئته حتى سلم من طرف السماط فقال السلام عليك يا محمد قال فرد عليه النبي ﷺ *

۱۲۷۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، ابو فروہ، ابوزرعہ، ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے بیچ میں بیٹھتے تو جب کوئی نیا شخص آتا آپ کو نہ پہچانتا جب تک پوچھتا نہیں ہم نے چاہا کہ آپ کے واسطے ایک ایسی جگہ بیٹھنے کی بناویں کہ نیا شخص آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لے راوی نے کہا پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک چبوترہ مٹی کا بنایا آپ اس پر بیٹھے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح بعد اس کے کہا ایک شخص آیا جس کی شکل انہوں نے بیان کی یہاں تک کہ اس نے جماعت کے کناروں سے سلام کیا اور کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سلام کا جواب دیا (وہ شخص جبرائیل علیہ السلام تھے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک جیسے اوپر گزری)

١٢٧٤ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي سنان عن وهب بن خالد الحمصي عن ابن الديلمي قال أتيت أبي بن كعب فقلت له وقع في نفسي شيء من القدر فحدثني بشيء لعل الله أن يذهبه من قلبي قال لو أن الله عذب أهل سماواته وأهل أرضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من أعمالهم ولو أنفقت مثل أحد ذهبا في

۱۲۷۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابوسنان، وہب بن خالد، عبداللہ بن دیلمی سے روایت ہے، کہ میں ابی بن کعبؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا میرے دل میں تقدیر کی طرف سے کچھ شبہ آگیا ہے تو کچھ بیان کرو شاید اللہ تعالیٰ میرے اس شبے کو میرے دل سے نکال دور کرے ابی نے کہا اگر اللہ تعالیٰ جتنے لوگ آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سب کو عذاب کرے تو کبھی ظالم نہ ہوگا اور جو سب پر رحمت کرے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے عملوں سے زیادہ

سبيل الله ما قبله الله منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وأن ما أخطأك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لدخلت النار قال ثم أتيت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم أتيت حذيفة بن اليمان فقال مثل ذلك قال ثم أتيت زيد بن ثابت فحدثني عن النبي ﷺ مثل ذلك *

بہت ہوں اور جو تو احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں صرف کرے تو اللہ اس کو قبول نہ کرے گا جب تک تو تقدیر پر ایمان نہ لاوے گا اور یہ نہ جانے کہ جو تجھ کو پہنچا وہ ضرور پہنچنے والا تھا اور جو نہیں پہنچا وہ کبھی پہنچنے والا نہ تھا اگر تو سوا اعتقاد کے اور کسی اعتقاد پر مرے گا جہنم میں جاوے گا، پھر میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر زید بن ثابتؓ کے پاس آیا انہوں نے بھی ایسی ہی رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔

تشریح: ۱؎ یعنی ظلم کہتے ہیں غیر کے ملک میں تصرف کرنے کو اور آسمان زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب اللہ کی ملک ہے (علامہ)

۱۲۷۵ — حدثنا جعفر بن مسافر الهذلي حدثنا يحيى بن حسان حدثنا الوليد بن رباح عن إبراهيم بن أبي عبلة عن أبي حفصة قال قال عبادة بن الصامت لابنه يا بني إنك لن تجد طعم حقيقة الإيمان حتى تعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وما أخطأك لم يكن ليصيبك سمعت رسول الله ﷺ يقول إن أول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال رب وماذا أكتب قال اكتب مقادير كل شيء حتى تقوم الساعة يا بني إني سمعت رسول الله ﷺ يقول من مات على غير هذا فليس مني *

۱۲۷۵۔ جعفر، یحییٰ، ولید، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابو حفصہؓ سے روایت ہے، کہ عبادہؓ بن صامت نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے تو ایمان کی حلاوت کبھی نہ پاوے گا جب تک یہ نہ سمجھے کہ جو تجھے پہنچے گا وہ کبھی چوکنے والا نہ تھا اور جو تجھے نہ پہنچا وہ کبھی ملنے والا نہ تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اس سے کہا لکھ اس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھ ہر چیز کا اندازہ قیامت تک اے بیٹے میرے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کسی اور اعتقاد پر مرے وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا

۱۲۷۶ — حدثنا مسدد حدثنا سفيان ح و حدثنا أحمد بن صالح المعنى قال حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار سمع طاوسا يقول سمعت أبا هريرة يخبر عن النبي ﷺ قال احتج آدم وموسى فقال موسى يا آدم أنت أبونا خيبتنا وأخرجتنا من الجنة فقال آدم أنت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة بيده تلومني على أمر قدره علي قبل أن يخلقني بأربعين سنة فحج آدم موسى قال أحمد بن صالح عن عمرو عن طاوس سمع أبا هريرة

۱۲۷۶۔ مسدد، سفیان (دوسری سند) احمد بن صالح، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہ السلام نے بحث کی موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو تم ہی نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکلوایا ۱؎ آدم نے کہا اے موسیٰ تو وہ ہے جس کو اللہ نے برگزیدہ کیا اس سے بات کر کے اور تیرے لیے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا کیا تو مجھ پر ملامت کرتا ہے اس کام پر جو اللہ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا چالیس برس پہلے میری پیدائش سے پھر غالب ہو گئے آدم موسیٰ پر ۲؎ احمد نے بواسطہ ابن صالح، عمرو، طاؤس، ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا

تشریح: ۱؎ اللہ کی نافرمانی کر کے ورنہ ہم سب جنت میں آرام سے رہتے۔

۲؎ یعنی موسیٰ علیہ السلام بحث میں مغلوب ہو گئے اور آدم غالب ہوئے اس وجہ سے کہ بشر کو دوسرے بشر کے گناہ پر اعتراض اور موخذہ نہیں پہنچتا یہ تو خالق کا منصب ہے کہ وہ اپنی مخلوق سے گناہ کا مواخذہ کرے یا معاف کر دیوے۔ ایک حدیث میں ہے تم بندوں کے گناہوں کو اس طرح نہ دیکھو گویا تم رب ہو بلکہ اس طرح دیکھو کہ تم بندے ہو۔ (علامہ)

۱۲۷۷ — حدثنا أحمد بن صالح قال حدثنا ابن وهب قال أخبرني هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبيه أن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ إن موسى قال يا رب أرنا

۱۲۷۷۔ احمد بن صالح، ابن وہب، ہشام، زید بن اسلم، ان کے والد، عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ نے کہا اے رب میرے دکھلا دے مجھ کو آدم علیہ السلام کو جنہوں نے ہم

آدمَ الَّذي أَخْرَجنا وَنَفْسهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَرَاهُ اللَّهُ آدَمَ فَقَالَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَقَالَ لَهُ آدَمُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

کو اور خود اپنے تئیں بھی جنت سے نکالا تو اللہ نے دکھلا دیا انہیں آدم علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا تم ہمارے باپ آدم ہو انہوں نے کہا ہاں موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونکی اور سب نام تم کو بتائے اور فرشتوں کو حکم کیا انہوں نے تم کو سجدہ کیا انہوں نے کہا ہاں موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر تمہیں کیا ہوا کہ تم نے نکالا ہم کو اور اپنے تئیں بھی جنت سے حضرت آدم نے کہا تم کون ہو انہوں نے کہا موسیٰ آدم نے کہا تم نبی ہو بنی اسرائیل کے تم سے باتیں کیں اللہ جل جلالہ نے پردے کی آڑ سے بغیر کسی مخلوق کے واسطہ کے (یعنی اللہ نے خود تم سے کلام کیا اور کسی فرشتے کا ذریعہ نہیں کیا جیسے اور انبیاء سے کیا) انہوں نے کہا ہاں آدم نے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جو میں نے کیا وہ اللہ کی کتاب میں موجود تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے موسیٰ نے کہا کیوں نہیں جانتا ہوں آدم نے کہا پھر تم کیا ملامت کرتے ہو اس کام پر جس کو اللہ تعالیٰ پہلے ہی لکھ چکا تھا میرے واسطے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس وقت آدم غالب ہو گئے موسیٰ پر دوبار

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ

١٢٧٨۔ عبداللہ قعنبی، مالک، زید، عبدالحمید، مسلم بن یسار سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ سے کسی نے اس آیت کو پوچھا (ترجمہ) یاد کرو اس وقت کو جب تیرے رب نے آدم کو ان کی پشت سے نکالا پھر ان کو گواہ کیا اس بات پر کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں پھر انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم نے اس واسطے تم کو گواہ کر لیا کہ تم قیامت کو یوں نہ کہو ہم اس سے غافل تھے یا یوں کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا ہم سے پہلے شرک میں پڑ گئے ہم ان کی اولاد ہوئے کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے اس گناہ سے جو چھوٹوں نے کیا، حضرت عمرؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کسی نے اس آیت کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا ان لوگوں کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کریں گے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا اللہ جس بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے تو اس جنتیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر (یعنی خاتمہ بالخیر ہوتا ہے) تو اس کو جنت میں لے جاتا ہے، اور جب کسی بندے کو دوزخ کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ وہ دوزخیوں کے کام میں سے کسی کام پر مرتا ہے (یعنی خاتمہ برا ہوتا ہے معاذ اللہ) پھر اس کو دوزخ

میں لے جاتا ہے (عالم)

١٢٧٩ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ *

۱۲۷۹۔ محمد بن مصفی، بقیہ، عمر بن جعثم، زید بن ابی انیسہ، عبدالحمید بن عبدالرحمن، مسلم بن یسار، نعیم بن ربیعہ سے روایت ہے، کہ میں عمر بن الخطابؓ کے پاس تھا پھر یہی حدیث بیان کی اور مالک کی حدیث مکمل ہے

١٢٨٠ – حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا *

۱۲۸۰۔ قعنبی، معتمر، ان کے والد، رقبہ بن مصقلہ، ابواسحاق، سعید بن جبیرؓ، ابن عباسؓ، ابن ابی کعبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس غلام کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا، وہ پیدا ہوا تھا کفر پر (یعنی اس کی تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ اگر بڑا ہو گا تو کافر ہو جاوے گا) اور جو وہ جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھانس دیتا

١٢٨١ – حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا *

۱۲۸۱۔ محمود بن خالد، اسرائیل، ابواسحاق، سعید بن جبیرؓ، ابن عباسؓ، ابن ابی کعبؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں سنا کہ وہ لڑکا جس دن پیدا ہوا تھا کفر پر پیدا ہوا تھا (یعنی اس کی تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ بڑا ہو کر کافر ہو جاوے گا)

١٢٨٢ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً الْآيَةَ *

۱۲۸۲۔ محمد بن مہران، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ، ابی بن کعبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو اس کے سر کو پکڑ کر اکھیڑ لیا موسیٰ نے کہا اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِيًّا بِغَيْرِ نَفْسٍ یعنی تو نے مار ڈالا ایک شخص کو جس نے کوئی خون نہیں کیا تھا

١٢٨٣ – حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا *

۱۲۸۳۔ حفص بن عمر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا اور آپ سچے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں اکٹھا کیا جاتا ہے چالیس دن میں پھر وہ ایک خون کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر ایک گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ اس کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے وہ چار باتیں اللہ کے حکم سے لکھتا ہے ایک تو روزی اس کی دوسرے عمر اس کی تیسرے عمل اس کے چوتھے یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے تم میں سے کوئی عمل کیا کرتا ہے جنتیوں کے سے جب اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر کا لکھا ہوا پورا ہو جاتا ہے اور وہ جہنمیوں کا کام کرتا ہے تو جہنم میں جاتا ہے اور تم میں سے کوئی دوزخیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ سے ایک ہاتھ برابر فاصلہ رہ جاتا

ہے، بلکہ اس پر تقدیر کا لکھا ہوا [illegible] ہے وہ جنتیوں کا کام کرتا ہے اور جنت میں جاتا ہے۔

تشریح [illegible] معلوم [illegible] بالتقریب [illegible] یقین نہیں [illegible]
[illegible] نیک [illegible] امید ہے [illegible] نیک اعمال [illegible]
[illegible] (علامہ)

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ *

۱۲۸۴۔ مسدد، حماد، مطرف، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا جنتی اور جہنمی پہلے ہی سے معلوم ہو چکے ہیں اللہ کے علم میں آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا پھر عمل کرنے والے کس بھروسے پر عمل کرتے ہیں آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک توفیق دیا جاوے گا اس کام کی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا

٤٠٤ - بَاب فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ *

۴۰۴۔ مشرکوں کی اولاد کے بیان میں

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۱۲۸۵۔ مسدد، ابو عوانہ، ابوالبشر، سعید بن جبیرؓ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا مشرکوں کی اولاد (یعنی جو لڑکے یا لڑکیاں ان کے بچپن میں مر جاویں) کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے بڑے ہونے کے بعد (یعنی اللہ جل جلالہ ان کے مال کار کو خوب جانتا ہے کہ یہ بڑا ہو کر کافر رہے گا اور یہ اطاعت کرے گا پس اپنے علم کے موافق انکا فیصلہ کرے گا)

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۱۲۸۶۔ عبدالوہاب، بقیہ (دوسری سند) موسیٰ اور کثیر، محمد بن حرب، محمد بن زیاد، عبداللہ بن قیس، حضرت عائشہؓ روایت ہے، کہ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ مومنین کی اولاد کا کیا حال ہو گا، آپ نے فرمایا اپنے ماں باپ کا سا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بغیر عمل کے انکا یہ حال ہو گا آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ پھر مشرکین کی اولاد کا کیا حال ہو گا آپ نے فرمایا اپنے ماں باپ کا سا میں نے بغیر عمل کے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے۔

تشریح:۔ پس اللہ اپنے علم کے موافق مومنین اور مشرکین کی اولاد کا فیصلہ کرے گا جس کو وہ جانتا ہے کہ یہ نیک عمل کرتا اگر جیتا اس کو وہ جنت میں لے جاوے گا اور جس کو وہ جانتا ہے کہ یہ بدا عمال کرتا اگر جیتا اس کو جہنم میں لے جاوے گا اس مسئلے میں علماء کا بہت اختلاف ہے فقہوں کا یہ قول ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے تابع ہیں اگر ماں باپ مومنین ہیں تو جنت میں جاویں گے اگر مشرکین ہیں تو دوزخ میں جاویں گے بعضوں کے نزدیک اسی ظاہر حدیث پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں تفریق کرے گا اور مطیع کو گنہگار سے ممتاز کرے گا بعضوں نے اس مسئلے میں توقف کیا ہے بعضوں نے ان کو جنتی کہا ہے بعضوں نے دوزخی اور اللہ خوب جانتا ہے جو حق ہے اس باب میں (علامہ)

١٢٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أُتِيَ

۱۲۸۷۔ محمد بن کثیر، سفیان، طلحہ بن یحییٰ، حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس انصار کے ایک لڑکے

النبيُّ ﷺ بصبي من الأنصار يصلي عليه قالت قلت يا رسول الله طوبى لهذا لم يعمل شرًا ولم يدر به فقال أوْ غير ذلك يا عائشة إن الله خلق الجنة وخلق لها أهلًا وخلقها لهم وهم في أصلاب آبائهم وخلق النار وخلق لها أهلًا وخلقها لهم وهم في أصلاب آبائهم

کا جنازہ آیا نماز پڑھنے کے لیے تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خوشی ہے اس لڑکے کے لیے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا نہ گناہ کو سمجھا آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی سمجھتی ہے عائشہ ایسا نہیں ہے اللہ نے جنت کو پیدا کیا اس کے لیے لوگوں کو بھی پیدا کیا اور جنت والے لوگوں کے واسطے بنایا وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور پیدا کیا جہنم کو اور بنایا جہنم کے لیے لوگوں کو اور بنایا لوگوں کو جہنم کے لیے۔

١٢٨٨ - حدثنا القعنبيُّ عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ كلُّ مولود يولد على الفطرة فأبواه يهودانه وينصرانه كما تناتج الإبل من بهيمة جمعاء هل تحس من جدعاء قالوا يا رسول الله أفرأيت من يموت وهو صغير قال الله أعلم بما كانوا عاملين قال أبو داود قرئ على الحارث بن مسكين وأنا أسمع أخبرك يوسف بن عمرو أخبرنا ابن وهب قال سمعت مالكًا قيل له إن أهل الأهواء يحتجون علينا بهذا الحديث قال مالك احتج عليهم بآخره قالوا أرأيت من يموت وهو صغير قال الله أعلم بما كانوا عاملين *

۱۲۸۸۔ قعنبی، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے کورا (یعنی شرک اور کفر سے اس کا ذہن پاک ہوتا ہے) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جیسے اونٹ صحیح وسالم جانور سے پیدا ہوتا تھا اس میں کوئی کنکٹا نظر آتا ہے؟[1] لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا کیا حال ہوگا جو بچپن میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تھا جو وہ عمل کریں گے، ابوداؤد کہتے ہیں، کہ میری موجودگی میں حارث بن مسکین کے سامنے اس طرح پڑھا گیا کہ یوسف بن وہب، سے مروی ہے، کہ مالک سے کہا گیا کہ ملاحدہ اس حدیث سے ہمارے خلاف استدلال کرتے ہیں مالک نے جواب دیا تم آخر حدیث سے (یعنی صحابہ نے پوچھا کہ اگر بچپن میں مر جاوے تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کو ان کے اعمال کا علم ہے) استدلال کرو ان وہب نے کہا میں نے دیکھا مالک سے ایک شخص نے پوچھا اس حدیث سے اہل بدعت یعنی قدریہ حجت لاتے ہیں (اس بات کی کہ برائی بھلائی جو انسان کے اختیار میں ہے اور تقدیر کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ بچہ کورا پیدا ہوتا ہے پھر انسان اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں) امام مالک نے کہا تم ان پر حجت لاؤ اس حدیث کے آخر سے کیونکہ اس میں یہ ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا کیا حال ہوگا جو بچپن میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کریں گے (اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب سے پہلے اللہ کے علم میں مقرر اور مقدر ہو چکا تھا[2])

تشریح: [1] یعنی جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پورے اعضاء کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور سب عیوب سے پاک ہوتا ہے پھر لوگ اس کے کان کاٹتے ہیں داغ دیتے ہیں اس کی صورت بگاڑتے ہیں اس طرح آدمی کا بچہ بھی شرک اور کفر سے پاک ہوتا ہے پیدا ہونے کے وقت اگر اس کو یوں ہی چھوڑ دیا جاوے تو اسلام جلدی تاثیر کرے مگر ماں باپ اس کو شرک اور کفر میں پھانس دیتے ہیں۔

[2] اس حدیث سے بعض ملاحدہ یہ استدلال کرتے ہیں کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہے پس مذہب کا التزام ایک امر فضول ہے کیونکہ فطرت میں کوئی مذہب نہیں اور مراد اسلام ہے وہی حالت فطری ہے ہر ایک انسان کی ولادت کے وقت ہوتی ہے نہ یہ اسلام جو علمائے اسلام نے [illegible] حدیث کے معنی تم نہیں سمجھے [illegible]

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى *

۱۲۸۹۔ حسن بن علی، حجاج بن منہال سے روایت ہے کہ میں نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ تفسیر کرتے تھے اس حدیث کی ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے وہ عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے لیا تھا جب وہ اپنے باپ دادا کی پشت میں تھے کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا بے شک تو ہمارا رب ہے۔

تشریح: یعنی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو بچہ دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے پھر مشرکین اور یہود اور نصاریٰ کی صحبت سے توحید بھول جاتا ہے اور شرک اور کفر میں پھنس جاتا ہے

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

۱۲۹۰۔ ابراہیم، ابن ابی زائدہ، ان کے والد، عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ گاڑنے والی اور جو زندہ گاڑی گئی دونوں جہنم میں جاویں گے یحییٰ نے بواسطہ اپنے والد، ابواسحاق، عامر، علقمہ، ابن مسعودؓ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

تشریح: زندہ گاڑنے والی تو اس واسطے کہ وہ مشرکہ ہے اور اس نے خون کیا ایک نفس کا بغیر قصور کے اور زندہ گاڑی گئی اس واسطے کہ وہ مشرکہ کی اولاد ہے اور وہ بھی تابع ہے اپنے ماں باپ کے اگر مسلمان عورت اپنی لڑکی کو گاڑ دے (زندہ درگور کرے) تو لڑکی کو جہنم میں جانا ضروری نہیں

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ *

۱۲۹۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ جہنم میں ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا آپ نے فرمایا میرا باپ بھی جہنم میں ہے اور تیرا باپ بھی جہنم میں ہے

تشریح: یہ آپ نے اس کی تسکین کے لیے فرمایا کہ اس کو ملال نہ ہو اور وہ خوب سمجھ جاوے کہ آخرت میں کسی کا عمل دوسرے کے کام نہیں آتا اور کافر مشرک کو کوئی عذاب سے بچا نہیں سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے حبیب ہیں اور اس کے سب بندوں میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ پیارے ہیں ان کا باپ جہنم میں ہو تو، تو میرا باپ کیونکر جنت میں ہو سکتا ہے بعض علماء نے جیسے جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کے ماں باپ کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ اسلام سے مشرف ہوئے اور عذاب سے مخلصی پائی بعضوں نے کہا وہ شرک سے محفوظ تھے اور اسلام سے مشرف نہ ہوئے کیونکہ وہ زمانہ فترت تھا اس لیے ان کو نجات ہو گی، لیکن اکثر علماء کے نزدیک دلائل ان کے دوبارہ زندہ کیے جانے کے اور اسلام سے مشرف ہونے کے قوی نہیں ہیں اس لیے سکوت اس مسئلے میں اولیٰ اور انسب ہے واللہ اعلم (علامہ)

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ *

۱۲۹۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن میں اس طرح پھرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے (یعنی ہر رگ و ریشے میں شیطان کا اثر ہوتا ہے)

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ *

۱۲۹۳۔ احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، اور عمرو بن حارث اور سعید بن ابی ایوب، عطاء بن دینار، حکیم بن شریک، یحییٰ بن میمون، ربیعہ جرشی، ابو ہریرہؓ، عمر بن خطاب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیٹھو تم قدریہ کے پاس اور نہ ان سے سلام کلام کی ابتدا کرو

١٣٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِئُ يَعْنِي إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْنِي أَنَّ لِلَّهِ سَمْعًا وَبَصَرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ *

۱۳۰۱۔ علی بن نصر اور محمد بن یونس، عبداللہ، حرملہ، ابن عمران، ابو یونس، ابوہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ اس آیت کو پڑھتے تھے ان اللہ یامرکم سے اخیر تک سمیعا بصیرا تک اور کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا رسول اللہ ﷺ وسمیعا بصیرا پڑھتے وقت انگوٹھے کو کان پر رکھتے تھے اور کلمے کی انگلی کو آنکھ پر آپ اشارہ کرتے تھے صفت سمع اور بصر پر یعنی اللہ جل جلالہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے حقیقۃً نہ مجازاً جیسے جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد علم ہے مقری نے کہا یہ رد ہے جہمیہ پر

٤٠٦ - بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ *

۴۰۶۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار کا بیان

١٣٠٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

۱۳۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر اور وکیع اور ابو اسامہ، اسماعیل، قیس، جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے چاند کو دیکھا چودہویں رات کو اور فرمایا نزدیک ہے کہ تم اپنے رب کو دیکھو جیسے اس کو دیکھتے ہو اس کے دیکھنے میں کشمکش اور زحمت نہ ہو گی پس اگر تم سے ہو سکے تو محافظت کرو اس نماز کی جو آفتاب نکلنے سے پہلے ہے (یعنی فجر) اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہے (یعنی عصر) پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس الایہ یعنی پاکی بیان کر اپنے رب کی آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اور رات کے ٹکڑوں میں اور دن کے ٹکڑوں میں اخیر تک

١٣٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا *

۱۳۰۳۔ اسحاق بن اسماعیل، سفیان، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت میں دیکھیں گے آپ نے فرمایا کیا تم کو کوئی مشکل ہوتی ہے دوپہر کو سورج دیکھنے میں جب ابر نہ ہو لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم کو مشکل ہوتی ہے چودہویں رات کے چاند دیکھنے میں جب ابر نہ ہو لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم کو اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں کوئی مشکل نہ ہوگی مگر جتنی چاند یا سورج کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ کچھ دقت نہ ہوگی اور نہ کشمکش اور روک ہوگی جیسے دنیا کی بعض چیزوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے، کہ ایک پر ایک گرتا ہے اور دیکھنا نہیں ملتا وہاں ہر شخص فراغت سے بکمال وسعت اپنے پروردگار کو دیکھے گا (علامہ)

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ

۱۳۰۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) عبیداللہ، ان کے والد، شعبہ، یعلی، وکیع، ابو رزین عقیلی سے روایت ہے، کہ میں نے کہا یا رسول

ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ *

سے روایت ہے کہ میں نجاشی کے (ایک بادشاہ کا لقب ہے) پاس بیٹھا تھا، ان کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت پڑھی تو میں ہنسا تو نجاشی نے کہا کیا تو اللہ کے کلام پر ہنستا ہے

۱۳۰۹-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى *

۱۳۰۹۔ سلیمان بن داود، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے تئیں اس لائق نہ جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے باب میں کچھ کلام کرے گا (جو ہمیشہ) پڑھا جاوے گا۔

تشریح:۔ اس قصے میں جب لوگوں نے ان کو برے کام کی تہمت لگائی تھی۔

۱۳۱۰-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ *

۱۳۱۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، منہال، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے لیے پناہ مانگتے تھے اس طرح آپ فرماتے تھے پناہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ کے کلمات کی جو پورے ہیں (ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں) ہر شیطان سے جو ایذا پہنچاوے (جیسے سانپ بچھو وغیرہ) اور ہر آنکھ سے جو لگ جاوے (یعنی نظر بد سے) پھر فرماتے تھے تمہارے باپ پناہ مانگتے تھے انہی کلمات سے یعنی اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے لیے

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ الْحَقَّ فَيَقُولُونَ الْحَقَّ الْحَقَّ *

۱۳۱۱۔ احمد بن ابی سریج اور علی بن حسین اور علی بن مسلم، ابو معاویہ، اعمش، مسروق، عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ وحی کے لیے کلام کرتا ہے، تو ایک آسمان والے دوسرے آسمان والے سے آواز سنتے ہیں اس طرح کی کہ جیسے زنجیر کھینچی جاوے صفا پہاڑ پر یہ آواز سن کر وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں پھر اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں جب جبرائیل وہاں آتے ہیں تو ان کو ہوش آجاتا ہے اور کہتے ہیں اے جبرائیل تیرے رب نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں حق فرمایا وہ بھی کہنے لگتے ہیں حق فرمایا حق

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کلام کرتا ہے اور اس کے کلام میں صوت ہے جس کو جبرائیل سنتے ہیں اور فرشتے بھی سنتے ہیں بعض لوگوں نے اللہ کے کلام کو صوت سے منزہ جانا ہے، حالانکہ یہی ان کی غلطی ہے بہت سی آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں صوت ہے چنانچہ فرماتا ہے واذنادی ربك موسی ان ائت القوم الظالمین ونادیناہ ان یا ابراهیم اور ندا عین صوت ہے، دوسری جگہ فرماتا ہے فلما جاء ها نودی من شاطئ الوادی الایمن البقعة المبارکة من الشجرة ان یاموسی انی انا الله رب العالمین۔ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور حضرت موسیٰ نے آواز سنی حدیث صحیح میں ہے فینادی بصوت یسمعه من بعد کمن هوا اقرب یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک آواز سے پکارے گا جو دور اور نزدیک سب سنیں گے

۴۰۸-بَاب فِي ذِكْرِ الْبَعْثِ وَالصُّورِ *

۴۰۸۔ قیامت اور صور کا بیان

۱۳۱۲-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ

۱۳۱۲۔ مسدد، معتمر، ان کے والد، اسلم، بشر، عبداللہ بن عمرو سے

وكيع قال موسى ابن عدس عن ابي رزين قال موسى العقيلي قال قلت يا رسول الله اكلنا يرى ربه قال ابن معاذ مخليا به يوم القيامة وما اية ذلك في خلقه قال يا ابا رزين اليس كلكم يرى القمر قال ابن معاذ ليلة البدر مخليا به ثم اتفقا قلت بلى قال فالله اعظم قال ابن معاذ قال فانما هو خلق من خلق الله فالله اجل واعظم

اللہ ﷺ کیا ہم میں سے ہر ایک شخص الگ الگ اپنے رب کو دیکھے گا (یعنی بغیر زحمت اور کشمکش کے) قیامت کے روز اور دیکھے گا تو دنیا میں اس کی مثال کیا ہے آپ نے فرمایا اے ابو رزین کیا تم میں سے ایک شخص چاند کو دیکھتا ہے چودھویں رات کو بغیر دقت اور کشمکش کے میں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا اللہ کی تو شان بڑی ہے چاند تو اس کی ایک بنائی ہوئی چیز ہے۔

تشریح :۔ جب اس کو سب دیکھتے ہیں اور کسی طرح کا ہجوم نہیں ہوتا نہ مشکل پڑتی ہے پس اللہ تعالیٰ بھی قادر ہے کہ بلا دقت اور ہجوم کے اپنا جمال مبارک سب مومنین کو دکھاوے (عالمی)

١٣٠٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَطْوِي اللَّهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ *

١٣٠٥- عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر ان کو داہنے ہاتھ سے پکڑ کر فرماوے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں بڑے بڑے بادشاہ جابر اور کہاں ہیں غرور کرنے والے پھر زمینوں کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھ میں لے کر فرماوے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں بڑے بڑے جابر بادشاہ کہاں ہیں غرور کرنے والے۔

١٣٠٦- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ *

١٣٠٦- قعنبی، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ اور ابو عبداللہ، ابو ہریرہؓ نے فرمایا اترتا ہے پروردگار ہمارا ہر رات کو پہلے آسمان پر جب تہائی رات باقی رہتی ہے پھر فرماتا ہے کون دعا کرتا ہے مجھ سے کہ میں اس کی دعا قبول کروں اور کون مانگتا ہے مجھ سے کہ میں اس کو دوں کون بخشش چاہتا ہے مجھ سے کہ میں اس کو بخش دوں۔

تشریح :۔ خطابی نے کہا علماء سلف اور ائمہ فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث کو اپنے ظاہر پر رکھیں اور اس کی تاویلیں نہ کریں کیونکہ ان کا علم قاصر ہے ان کے سمجھنے سے پھر روایت کیا اوزاعی سے کہ مکحول اور زہری کہتے تھے جاری کرو ان احادیث کو جیسے آئیں۔

٤٠٧- بَابٌ فِي الْقُرْآنِ *

۴۰۷۔ قرآن اللہ کا کلام ہے۔

تشریح :۔ یعنی یہی قرآن جس کو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اور جو لکھا گیا ہے مصحف میں یہ اللہ جل جلالہ کا کلام ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کو اللہ سے سن کر محمد ﷺ کو آن کر سناتے تھے۔ پھر حضرت محمد ﷺ سب لوگوں کو سناتے۔

١٣٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي *

١٣٠٧- محمد بن کثیر، اسرائیل، عثمان، سالم، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ پیش کرتے تھے اپنے تئیں لوگوں پر موقف میں (یعنی وقوف کی جگہ میں مراد عرفات ہے) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص ہے جو مجھ کو اٹھائے چلے اپنی قوم کے پاس کیونکہ قریش نے مجھ کو روک دیا ہے میرے رب کا کلام پہنچانے سے

١٣٠٨- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

١٣٠٨- اسمعیل، ابراہیم، ابن ابی زائدہ، مجالد، عامر، شعبی، عامر بن شہر

حدثنا اسلم عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال الصور قرن ينفخ فيه

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی

۱۳۱۳ – حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال كل ابن آدم تأكل الأرض إلا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب

۱۳۱۳۔ قعنبی، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے سب اعضاء کو زمین کھا لیتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کی اسی سے آدمی پیدا ہوا اور اسی سے دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

تشریح: شاید وہ ہڈی گل جاتی ہے اس قدر چھوٹی ہو کہ لوگوں کو محسوس نہ ہوتی ہو پھر یہ شبہ کیونکر چل سکتا ہے کہ تجربے سے یہ امر خلاف ہے اس لیے کہ ایک مدت دراز میں سب اعضاء مردے کے فنا ہو جاتے ہیں

۴۰۹ –باب في الشفاعة *

۴۰۹۔ شفاعت کا بیان

۱۳۱۴ –حدثنا سليمان بن حرب حدثنا بسطام بن حريث عن أشعث الحداني عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي *

۱۳۱۴۔ سلیمان، بسطام، اشعث، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شفاعت میری ان لوگوں کے واسطے ہے جو کبیرہ گناہ کریں میری امت میں (جیسے زنا، چوری، خمر، سود خوری وغیرہ)

۱۳۱۵ –حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن الحسن بن ذكوان حدثنا أبو رجاء قال حدثني عمران بن حصين عن النبي ﷺ قال يخرج قوم من النار بشفاعة محمد فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين *

۱۳۱۵۔ مسدد، یحییٰ، حسن، ابورجاء، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ جہنم میں سے نکلیں گے میری شفاعت سے پھر داخل ہوں گے جنت میں لوگ ان کو جہنمی کہیں گے۔

تشریح: یہ لقب ان کا حقارت سے نہ ہوگا، بلکہ یاد دلانے کے لیے تاکہ ان کو زیادہ تر خوشی ہو کیونکہ عیش کی حلاوت رنج کی یاد سے زیادہ ہوتی ہے (علامہ)

۱۳۱۶ –حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إن أهل الجنة يأكلون منها ويشربون *

۱۳۱۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، جابرؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنتی لوگ جنت میں کھاویں گے اور پئیں گے

۴۱۰ –باب في خلق الجنة والنار *

۴۱۰۔ جنت اور جہنم دونوں کو اللہ تعالیٰ پیدا کر چکا ہے

۱۳۱۷ –حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لما خلق الله الجنة قال لجبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لا يسمع بها أحد إلا دخلها ثم حفها بالمكاره ثم قال يا جبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لقد خشيت أن لا يدخلها أحد قال فلما خلق الله النار قال يا جبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لا يسمع بها أحد فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لقد خشيت أن لا يبقى

۱۳۱۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے کہا جاؤ اور جنت کو دیکھو وہ گئے اور دیکھ کر پھر لوٹ آئے اور عرض کیا قسم تیری عزت کی اے رب میرے جو کوئی جنت کا حال سنے گا (یعنی جو وہاں عیش اور راحت ہے) وہ اس میں چلا جاوے گا پھر اللہ نے جنت کو ڈھانپ دیا مکروہات سے (یعنی ان کاموں پر جنت میں چلنا موقوف کر دیا جن کا کرنا نفس پر دشوار ہے جیسے نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ) اور پھر جبرائیل سے کہا جاؤ جنت کو دیکھ کر آؤ وہ گئے اور دیکھا پھر آن کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا قسم ہے اے پروردگار تیری عزت کی میں تو ڈرتا ہوں کہ جنت میں کوئی نہ جائے پھر آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بنایا تو فرمایا اے جبرائیل جاؤ اور اسکو دیکھ آؤ وہ گئے اور اسکو دیکھا پھر اللہ تعالیٰ کے

احد الا دخلها

پاس آئے اور عرض کیا قسم ہے اے رب تیری عزت کی کوئی دوزخ کا حال سن کر اس میں نہ جائے گا تب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو ڈھانپ دیا شہوات سے (یعنی ان کاموں سے جو نفس کو مرغوب اور پسند ہیں جیسے شراب پینا سود کھانا نماز قضا کرنا روزہ نہ رکھنا یا مال چھپا کر جانا) پھر فرمایا اے جبرئیل جاؤ اور اسے دیکھو وہ گئے اور دیکھا اور لوٹ کر آئے اور عرض کیا پروردگار قسم ہے تیری عزت کی اور جلال کی میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی باقی نہ رہے گا جو دوزخ میں نہ جائے

ف: یہ دونوں گاؤں ہیں ملک شام میں ان کے بیچ میں تین دن کا فاصلہ ہے

٤١١ -باب فِي الْحَوْضِ *

۴۱۱۔ حوض کوثر کا بیان

١٣١٨ -حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ *

۱۳۱۸۔ سلیمان اور مسدد، حماد بن زید، ایوب، نافع ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے (یعنی حشر کے روز تمہارے سامنے ہوگا) اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسے جربا اور اذرح میں۔

ف: تو اگر ایک لاکھ حصے بھی رکھے جاویں تو بھی سات سو کے سات کروڑ اور آٹھ سو کے آٹھ کروڑ ہوئے اور امید ہے کہ اس سے بہت زیادہ ہوں

١٣١٩ -حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ *

۱۳۱۹۔ حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، ابو حمزہ، زید بن ارقمؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک مقام میں اترے آپ نے فرمایا تم ایک لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو، ان لوگوں کے جو حشر میں حوض کوثر پر آویں گے راوی نے کہا میں نے زید بن ارقم سے پوچھا تم اس دن کتنے آدمی تھے زید نے کہا سات سو یا آٹھ سو۔

١٣٢٠ -حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ *

۱۳۲۰۔ ہناد بن سری، محمد بن فضیل، مختار، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی ذرا آنکھ لگ گئی پھر آپ نے سر اٹھایا ہنستے ہوئے تو آپ نے خود کہا یا صحابہ نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے آپ نے فرمایا ابھی میرے اوپر ایک سورت اتری ہے پھر آپ نے پڑھا اس سورت کو بسم اللہ الرحمن ، اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اخیر تک پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے، صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کے دینے کا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اس پر بڑی بہتری ہے اور اس پر ایک حوض بنا ہے جس پر میری امت قیامت کے روز جمع ہوگی (پانی پینے کے لیے) اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہوں گے۔

١٣٢١ -حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ

۱۳۲۱۔ عاصم، معتمر، ان کے والد، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ (شب معراج میں) اوپر گئے جنت میں تو آپ کو ایک نہر دکھلائی گئی جس کے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے تھے جو

قال المجوف فضرب الملك الذي معه يده فاستخرج مسكا
قال محمد ﷺ للملك الذي معه ما هذا قال الكوثر الذي
اعطاك الله عز وجل *

فرشتہ آپ کے ساتھ تھا اس نے ایک ہاتھ مارا اور اندر سے مشک نکالی آپ نے اس فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو دیا ہے

۱۳۲ — حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا عبد السلام بن أبي
حازم أبو طالوت قال شهدت أبا برزة دخل على عبيد الله ابن
زياد فحدثني فلان سماه مسلم وكان في السماط فلما رآه
عبيد الله قال إن محمديكم هذا الدحداح ففهمها الشيخ فقال
ما كنت أحسب أني أبقى في قوم يعيروني بصحبة محمد ﷺ
فقال له عبيد الله إن صحبة محمد ﷺ لك زين غير شين قال
إنما بعثت إليك لأسألك عن الحوض سمعت رسول الله ﷺ
يذكر فيه شيئا فقال له أبو برزة نعم لا مرة ولا ثنتين ولا ثلاثا
ولا أربعا ولا خمسا فمن كذب به فلا سقاه الله منه ثم خرج
مغضبا *

۱۳۲۲۔ مسلم بن ابراہیم، عبدالسلام بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا ابو برزہ کو وہ گئے عبیداللہ بن زیاد کے پاس، پھر مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو صحبت میں شریک تھا کہ جب عبیداللہ نے ابو برزہ کو دیکھا تو کہنے لگا دیکھو تمہارا محمدی (یعنی صحابی آنحضرت ﷺ کی صحبت پاتا ہوا) یہ موٹا ٹھنگنا ہے ابو برزہ اس بات کو سمجھ گئے (کہ عبیداللہ نے ان کو طعنہ دیا ہے اور توہین کی) انہوں نے کہا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میں ایسے لوگوں میں رہ جاؤں گا جو آنحضرت ﷺ کی صحبت کی وجہ سے مجھے دھمکائیں گے عبیداللہ نے کہا محمد ﷺ کی صحبت تو تمہارے لیے فخر ہے نہ کہ عیب پھر کہنے لگا میں نے تمہیں حوض کا حال پوچھنے کیلئے بھیجا تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں کچھ سنا ہے ابو برزہؓ نے کہا ہاں سنا ہے کچھ ایک دو تین چار پانچ بار نہیں (بلکہ بہت بار سنا ہے) پھر جو شخص جھٹلاوے اس بات کو تو اللہ اس کو نہ پلاوے اس حوض سے پھر اس کے بعد چلے گئے غصے میں

ف ابن زیاد جو حاکم تھا کوفے کا یزید کی طرف سے اور سردار تھا اس لشکر کا جس نے مقابلہ کیا حسینؓ سے اور شہید کیا ان کو

٤١٢ — باب في المسألة في القبر وعذاب القبر *

۴۱۲۔ قبر میں سوال کا بیان اور قبر کے عذاب کا بیان

۱۳ — حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة عن علقمة بن
مرثد عن سعد بن عبيدة عن البراء بن عازب أن رسول الله ﷺ
قال إن المسلم إذا سئل في القبر فشهد أن لا إله إلا الله
وأن محمدا رسول الله ﷺ فذلك قول الله عز وجل يثبت الله
الذين آمنوا بالقول الثابت *

۱۳۲۳۔ ابو الولید، شعبہ، علقمہ، سعد بن عبیدہ، براء بن عازبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان سے قبر میں جب سوال ہوتا ہے وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ جل جلالہ کے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں یہی مراد ہے اللہ کے قول سے (ترجمہ) یعنی مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو پکی بات کے ساتھ دنیا میں اور آخرت میں

۱۱ — حدثنا محمد بن سليمان الأنباري حدثنا عبد الوهاب
بن عطاء الخفاف أبو نصر عن سعيد عن قتادة عن أنس ابن
مالك قال إن نبي الله ﷺ دخل نخلا لبني النجار فسمع صوتا
ففزع فقال من أصحاب هذه القبور قالوا يا رسول الله ناس
ماتوا في الجاهلية فقال تعوذوا بالله من عذاب النار ومن فتنة
الدجال قالوا ومم ذاك يا رسول الله قال إن المؤمن إذا وضع
في قبره أتاه ملك فيقول له ما كنت تعبد فإن الله هداه قال
كنت أعبد الله فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول
هو عبد الله ورسوله فما يسأل عن شيء غيرها فينطلق به إلى

۱۳۲۴۔ محمد بن سلیمان، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، انسؓ بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ بنی النجار کے باغ میں گئے وہاں ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور پوچھا یہ قبریں کن لوگوں کی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کی ہیں جو مرے ہیں زمانہ جاہلیت میں آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور دجال کے فساد سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا مومن قبر میں جب رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو کس کو پوجتا تھا پس اگر اللہ اس کو راہ دکھاتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ میں اللہ جل جلالہ کو پوجتا تھا [illegible]

بيت كان لك في النار فيقال له هذا بيتك كان لك في النار ولكن الله عصمك ورحمك فأبدلك به بيتا في الجنة فيقول دعوني حتى أذهب فأبشر أهلي فيقال له اسكن وإن الكافر إذا وضع في قبره أتاه ملك فينتهره فيقول له ما كنت تعبد فيقول لا أدري فيقال له لا دريت ولا تليت فيقال له فما كنت تقول في هذا الرجل فيقول كنت أقول ما يقول الناس فيضربه بمطراق من حديد بين أذنيه فيصيح صيحة يسمعها الخلق غير الثقلين

ہے یہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اور کوئی بات پوچھی جاتی بعد اس کے اس کو ایک گھر کی طرف لے جاتے ہیں جو میں ہے اور اس سے کہتے ہیں تیرا یہ گھر تھا جہنم میں مگر اللہ نے تجھ اور تجھ پر رحم کیا اور اس کے بدلے میں ایک گھر اللہ نے دیا جنت میں ہے مجھ کو چھوڑ دو تو میں جاؤں اور اپنے گھر والوں کو خوشخبری دوں (اس کی کہ مجھ کو جنت میں گھر ملا) لیکن اس سے کہا جائے گا ٹھہرا رہ اور کافر قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ[1] آتا ہے[2] اور ڈانٹ پوچھتا ہے تو کس کو پوجتا تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اس سے کہ ہے نہ تو نے خود علم حاصل کیا نہ کسی کی پیروی کی[3] پھر اس سے جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا ہے (یعنی محمد ﷺ کے بارے) وہ کہتا ہے میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے (یعنی میں نہیں جانتا جو لوگ کہتے ہوں گے وہی میں کہتا ہوں گا) پھر وہ فرشتہ اس کو مارتا ہے لوہے کے گرز سے اس کے دونوں کانوں کے بیچ وہ چلاتا ہے اور اللہ کی سب مخلوق اس کی آواز سنتے ہیں سوا آدمی اور جن کے

تشریح: [1] یعنی محمد ﷺ کے باب میں شاید وہ فرشتہ آپ کا نام لے کر پوچھتا ہوگا، اور بعضوں نے کہا آپ کی صورت مبارک دکھائی جاتی ہے، مگر دوسری حدیث اس مضمون کی تائید نہیں کرتی

[2] دوسری حدیثوں میں دو فرشتوں کا ذکر ہے ایک کو منکر کہتے ہیں دوسرے کو نکیر مطابقت یوں دی ہے کہ بعضوں کے پاس دو آتے ہوں گے بعضوں کے پاس ایک یا آنے سے مراد سوال کرنا ہے کیونکہ سوال ایک ہی کرتا ہوگا اور دوسرا کھڑا رہتا ہوگا مگر یہ تاویل ضعیف ہے اور پہلی تاویل قوی ہے

[3] یعنی نہ مجتہد ہوا نہ مقلد آدمی کو چاہیے کہ علم دین خود حاصل کرے اور دلائل دیکھ کر اپنا ایمان صحیح اور مضبوط کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو صحابہ تابعین اور سلف صالحین کی پیروی کرے، اگر دونوں باتیں نہ ہوں تو پھر خرابی ہے (علامہ)

١٣٢٥ - حدثنا محمد بن سليمان حدثنا عبد الوهاب بمثل هذا الإسناد نحوه قال إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه إنه ليسمع قرع نعالهم فيأتيه ملكان فيقولان له فذكر قريبا من حديث الأول قال فيه وأما الكافر والمنافق فيقولان له زاد المنافق وقال يسمعها من وليه غير الثقلين*

۱۳۲۵۔ محمد بن سلیمان، عبدالوہاب سے اسی طرح روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے لوگ اس کو دفن کر کے پیٹھ موڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں بعد اس کے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کافر یا منافق اور فرمایا سنتے ہیں اس کی آواز جو اس کے نزدیک ہیں سوا جن اور بشر کے

١٣٢٦ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير ح و حدثنا هناد بن السري حدثنا أبو معاوية وهذا لفظ هناد عن الأعمش عن المنهال عن زاذان عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل من الأنصار فانتهينا إلى القبر ولما يلحد فجلس رسول الله ﷺ وجلسنا حوله كأنما على رءوسنا الطير وفي يده عود ينكت به في الأرض فرفع رأسه

۱۳۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر (دوسری سند) ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، منہال، زاذان، براء بن عازبؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرد انصاری کے جنازے میں نکلے جب قبر پر پہنچے تو وہ لحد نہ چکی تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے گویا ہمارے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں (یعنی چپ چاپ) آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اس سے زمین کو کرید رہے تھے ایک بار

فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر مرتين أو ثلاثا زاد في حديث جرير هاهنا وقال وإنه ليسمع خفق نعالهم إذا ولوا مدبرين حين يقال له يا هذا من ربك وما دينك ومن نبيك قال هناد قال ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الإسلام فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فيكم قال فيقول هو رسول الله ﷺ فيقولان وما يدريك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به وصدقت زاد في حديث جرير فذلك قول الله عز وجل يثبت الله الذين آمنوا الآية ثم اتفقا قال فينادي مناد من السماء أن قد صدق عبدي فأفرشوه من الجنة وافتحوا له بابا إلى الجنة وألبسوه من الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها قال ويفتح له فيها مد بصره قال وإن الكافر فذكر موته قال وتعاد روحه في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه هاه لا أدري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا أدري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا أدري فينادي مناد من السماء أن كذب فأفرشوه من النار وألبسوه من النار وافتحوا له بابا إلى النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه أضلاعه زاد في حديث جرير قال ثم يقيض له أعمى أبكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا قال فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب إلا الثقلين فيصير ترابا قال ثم تعاد فيه الروح *

نے سر اٹھایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگو دوبار یا تین بار ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ دفن کر کے رخصت ہوتے ہیں جب اس سے کہا جاتا ہے اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے ہناد نے کہا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے (یعنی حضرت محمد ﷺ کو پوچھتے ہیں وہ کون تھے) مردہ کہتا وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تجھے یہ کہاں سے معلوم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا (سمجھ کر یہ نہیں کہ فقط اس کے لفظوں کو پڑھا اور معنی سے غافل رہا) اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ سمجھا یہی مراد ہے اللہ جل جلالہ کے اس قول سے مثیت اللہ الایہ جس کی تفسیر اوپر گزری پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میرے بندے نے اب اس کا بچھونا جنت میں کر دو اور اس کو جنت کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اس پر کھول دو پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اس پر آنے لگتی ہے اور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک قبر کھل جاتی ہے پھر کافر کی موت کا بیان کیا اس کی روح اس کے بدن میں لائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے (یعنی حضرت محمد ﷺ) وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے جھوٹا ہے لہذا اس کا بچھونا جہنم میں کر دو اور اس کو جہنم کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جہنم کا اس پر کھول دو پھر اس جہنم کی گرمی اور لو (گرم ہوا) آنے لگتی ہے اور قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں (اللہ کی پناہ اس عذاب سے) جریر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اس کے اوپر ایک اندھا گونگا (فرشتہ جو اس کی تکلیف کو نہیں دیکھتا نہ اس کی فریاد سنتا ہے) مقرر کیا جاتا ہے اس کے پاس ایک گرز ہوتا ہے لوہے کا اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جاوے تو خاک ہو جاوے اسی گرز سے اس کو ایک بار مارتا ہے جس کی آواز مخلوق سنتی ہے سوا جن اور بشر کے وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

تشریح :۔ پھر مارتا ہے پھر مٹی ہو جاتا ہے اس طرح قیامت تک عذاب رہتا ہے

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ أَبِي عُمَرَ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۳۲۷- ہناد بن سری، عبداللہ بن نمیر، اعمش، منہال، ابو عمر، براء بن عازب نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

۴۱۳- بَاب فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ *

۴۱۳- ترازو کا بیان جس میں اعمال تولے جاویں گے

۱۳۲۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قَالَ يَعْقُوبُ عَنْ يُونُسَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ *

۱۳۲۸- یعقوب اور حمید، اسمٰعیل، یونس، حسن، حضرت عائشہؓ نے دوزخ کو یاد کیا اور رونے لگیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو انہوں نے کہا مجھ کو جہنم یاد آیا میں رونے لگی آپ اپنے گھر کے لوگوں کو یاد کریں گے قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین مقاموں میں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا ایک ترازو کے پاس جب تک یہ معلوم نہ ہو جاوے کہ اس کی ترازو ہلکی اتری یا بھاری دوسرے جس وقت کہا جاوے گا آؤ پڑھو اپنا اپنا کتاب جب تک یہ معلوم نہ ہو جاوے کہ اس کی کتاب کدھر سے ملے داہنے ہاتھ سے یا بائیں ہاتھ سے یا پیٹھ کے پیچھے سے، تیسرے پل صراط پر جب وہ جہنم پر رکھا جاوے گا (اور بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہو گا) جب تک اس سے پار نہ ہو جاویں گے

۴۱۴- بَاب فِي الدَّجَّالِ *

۴۱۴- دجال کا بیان

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ *

۱۳۲۹- موسیٰ بن اسماعیل، حماد، خالد حذاء، عبداللہ بن شقیق، عبداللہ بن سراقہ، ابو عبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سنا آپ فرماتے تھے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا بعد حضرت نوح علیہ السلام کے جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے پھر آپ نے اس کا حال بیان کیا اور فرمایا ممکن ہے دجال کو وہ شخص پاوے گا جس نے مجھے دیکھا ہے اور میری بات سنی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس دن ہم لوگوں کے دل کیسے ہوں گے آیا ایسے ہی ہوں گے جیسے آج ہیں آپ نے فرمایا اس سے بھی بہتر (کیونکہ ایمان کا قائم رہنا باوجود فتنے اور فساد کے زیادہ مشکل ہے)۔

تشریح:- یعنی میرا ایک صحابی اس کو دیکھ لے گا مراد تمیم داری ہیں جو دجال کو دیکھ کر آئے تھے اور آنحضرت ﷺ سے اس کا حال بیان کیا تھا یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں جو قیامت تک زندہ رہیں گے اور دجال کو دیکھیں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دجال کو وہ شخص پاوے گا جس نے مجھے دیکھا یا میرا کلام سنا ہے تو واو او کے معنے میں ہے جیسے ترمذی کی روایت میں آؤ ہے یعنی دجال یا تو صحابہ کے عہد ہی میں نکل آئے گا یا بعد میں نکلے گا مگر اس زمانے تک مسلمان موجود رہیں گے اور حدیث و قرآن باقی رہیں گے (علامہ)

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ

۱۳۳۰- مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم ان کے والد، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو لائق ہے پھر دجال کا بیان کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت

لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور

وہ یہ کہ دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی بیان کہ وہ دجال کانا ہو گا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے

٤١٥ –باب في قتال الخوارج *

۴۱۵۔ خوارج سے قتل کا بیان۔

تشریح :۔ خوارج ایک فرقہ ہے بہتر گمراہ فرقوں میں سے جس کا ظہور حضرت امیر المومنین علیؓ کی خلافت میں ہوا یہ فرقہ بڑا متقی عابد اور زاہد تھا اور سخت تھا جو کبیرہ گناہ کرے وہ کافر ہے اور ظاہر میں نماز اور روزہ اور تمام عبادات کو اچھی طرح ادا کرتا تھا لیکن قرآن کے معنی غلط اور صحیح جو معنی تھے ان کے خلاف سمجھتا تھا حضرت علیؓ نے ان کو قتل کیا اور مارا

١٣٣١ –حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير وأبو بكر بن عياش ومندل عن مطرف عن أبي جهم عن خالد بن وهبان عن أبي ذر قال قال رسول الله ﷺ من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه *

۱۳۳۱۔ احمد بن یونس، زہیر اور ابوبکر اور مندل، مطرف، ابو جہم، خالد بن وہبان، ابو ذرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جماعت سے نکل گیا (یعنی مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق کے خلاف ہو گیا) بالشت بھر بھی تو اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکالا۔

تشریح :۔ یعنی کافر ہو گیا یا کفر کے قریب ہو گیا دوسری روایت میں ہے کہ اللہ جل جلالہ کا ہاتھ جماعت پر ہے ایک روایت میں ہے کہ میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کرے گی یعنی سب کی سب گمراہ نہ ہو گی پس جو بات دین اسلام میں ایسی ہے جس پر تمام امت نے اجماع کیا اس کی مخالفت کسی طرح درست نہیں ہے (عامہ)

١٣٣٢ –حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا زهير حدثنا مطرف بن طريف عن أبي الجهم عن خالد بن وهبان عن أبي ذر قال قال رسول الله ﷺ كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا الفيء قلت إذن والذي بعثك بالحق أضع سيفي على عاتقي ثم أضرب به حتى ألقاك أو ألحقك قال أولا أدلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني *

۱۳۳۲۔ عبداللہ بن محمد، مطرف، ابو جہم، خالد بن وہبان، ابو ذرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہو گا جب میرے بعد جو حاکم ہوں گے وہ مال غنیمت کو اپنا مال سمجھیں گے (یعنی مجاہدین کو موافق حکم شرع کے تقسیم نہ کریں گے) میں نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا میں اپنی تلوار اپنے کاندھے پر رکھوں گا پھر اسے ماروں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں گا آپ نے فرمایا میں تجھے اس سے بہتر تدبیر نہ بتا دوں تو صبر کر یہاں تک کہ مجھ سے ملے

١٣٣٣ –حدثنا مسدد وسليمان بن داود المعنى قالا حدثنا حماد بن زيد عن المعلى بن زياد وهشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة زوج النبي ﷺ قالت قال رسول الله ﷺ ستكون عليكم أئمة تعرفون منهم وتنكرون فمن أنكر قال أبو داود قال هشام بلسانه فقد برئ ومن كره بقلبه فقد سلم ولكن من رضي وتابع فقيل يا رسول الله أفلا نقتلهم قال ابن داود أفلا نقاتلهم قال لا ما صلوا

۱۳۳۳۔ مسدد اور سلیمان، حماد، معلی اور ہشام، حسن، ضبہ، ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد ایسے ایسے حاکم ہوں گے جن کے کام اچھے بھی ہوں گے اور برے بھی ہوں گے (پھر جو کوئی ان کے برے کام پر) انکار کرے اپنی زبان سے وہ بری ہو گیا مواخذہ سے اور جو کوئی زبان سے برا نہ کہہ سکے لیکن دل سے برا جانے اس کو وہ بھی بری ہو گیا یا سالم رہا جس شخص نے اس کام کو پسند کیا اور اس کی پیروی کی (وہ تباہ ہو گیا) اور اس کا دین برباد ہو گیا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم ان کو قتل نہ کر ڈالیں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے جاویں

١٣٣٤ – حدثنا ابن بشار حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال حدثنا الحسن عن ضبة بن محصن العنزي عن أم

۱۳۳۴۔ ابن بشار، معاذ، ان کے والد، قتادہ، حسن، ضبہ، ام سلمہؓ سے روایت ہے اس میں یہ ہے کہ جس شخص نے برا جانا تو وہ بری ہو گیا اور

سلمة عن النبي ﷺ بمعناه قال فمن كره فقد برئ ومن أنكر فقد سلم قال قتادة يعني من أنكر بقلبه ومن كره بقلبه *

جس نے انکار کیا تو وہ محفوظ ہو گیا، قتادہ نے کہا یعنی جس نے دل سے انکار کیا اور دل سے برا جانا

۱۳۳۵ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة عن زياد بن علاقة عن عرفجة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ستكون في أمتي هنات وهنات فمن أراد أن يفرق أمر المسلمين وهم جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان

۱۳۳۵۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، زیاد، عرفجہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں فساد ہوں گے فساد ہوں گے پھر جو شخص پھوٹ ڈالنا چاہے مسلمانوں میں اور وہ اتفاق کیے ہوئے ہوں تو مارو اس کو تلوار سے کوئی بھی ہو

۱۳۳۶ - حدثنا محمد بن عبيد ومحمد بن عيسى المعنى قال حدثنا حماد عن أيوب عن محمد عن عبيدة أن عليا ذكر أهل النهروان فقال فيهم رجل مودن اليد أو مخدج اليد أو مثدون اليد لولا أن تبطروا لنبأتكم ما وعد الله الذين يقتلونهم على لسان محمد ﷺ قال قلت أنت سمعت هذا منه قال إي ورب الكعبة *

۱۳۳۶۔ محمد بن عبید اور محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، عبیدہ سے روایت ہے، کہ حضرت علیؓ نے نہروان (ایک مقام کا نام ہے جہاں پر خوارج جمع ہوئے تھے) والوں کا ذکر کیا تو فرمایا ان لوگوں میں سے ایک شخص ہے چھوٹے ہاتھ والا اگر تم میری بات مانتے تو میں تم کو بتادیتا وہ وعدہ جو اللہ جل جلالہ نے ان کے قتل کرنے والوں کے لیے کیا ہے حضرت محمد ﷺ کی زبان پر (یعنی جو اجر اور ثواب ان لوگوں کے قاتلین کو ملے گا) عبیدہ نے کہا میں نے علی سے پوچھا کیا تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں قسم ہے کعبے کے رب کی۔

تشریح: یہ مودن الید یا مخدج کا ترجمہ ہے اور مشدون الید سے بھی یہی مقصود ہے اور بعض نسخوں میں مثدون الید ہے یعنی چھوٹے ہاتھ والا گویا ہاتھ اس کے مشابہ ہیں ثندوے یعنی سر پستان کے کیونکہ ثندوۃ کہتے ہیں پستان کو قلب کر کے مشدون ہو گیا

۱۳۳۷ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبيه عن ابن أبي نعم عن أبي سعيد الخدري قال بعث علي عليه السلام إلى النبي ﷺ بذهيبة في تربتها فقسمها بين أربعة بين الأقرع بن حابس الحنظلي ثم المجاشعي وبين عيينة بن بدر الفزاري وبين زيد الخيل الطائي ثم أحد بني نبهان وبين علقمة بن علاثة العامري ثم أحد بني كلاب قال فغضبت قريش والأنصار وقالت يعطي صناديد أهل نجد ويدعنا فقال إنما أتألفهم قال فأقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتئ الجبين كث اللحية محلوق قال اتق الله يا محمد فقال من يطيع الله إذا عصيته أيأمنني الله على أهل الأرض ولا تأمنوني قال فسأل رجل قتله أحسبه خالد بن الوليد قال فمنعه قال فلما ولى قال إن من ضئضئ هذا أو في عقب هذا قوما يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الإسلام مروق السهم من الرمية يقتلون أهل الإسلام ويدعون أهل الأوثان لئن أنا أدركتهم قتلتهم قتل عاد *

۱۳۳۷۔ محمد بن کثیر، سفیان، ان کے والد، ابن ابی نعم، ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس تھوڑا سا سونا بھیجا مٹی میں لگا ہوا (یعنی جس طرح زمین سے نکلتا ہے مٹی کے اندر ویسے ہی مٹی سمیت بھیج دیا) آپ نے اس سونے کو بانٹ دیا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کو تو قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آپ دیتے ہیں نجد کے رئیسوں کو اور ہم کو چھوڑ دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں اتنے میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھی اور کلے اوپر اٹھے ہوئے تھے اور پیشانی بلند تھی (داڑھی خوب گھنی ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد ﷺ) آپ نے فرمایا جب میں اللہ کی نافرمانی کروں تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا کیا اللہ جل جلالہ نے زمین والوں پر مجھ کو امانت دار سمجھا اور تم مجھے امانت دار نہیں جانتے پھر ایک شخص نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن الولید (سیف اللہ) تھے اجازت چاہی آپ سے اس کے قتل کی آپ نے منع کیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں چھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ قرآن ان کے حلق کے نیچے نہ اترے گا (یعنی

دل پر تاثیر نہ کرے گا) وہ لوگ اسلام سے نکل جاویں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے قتل کریں گے وہ لوگ مسلمانوں کو اور چھوڑ دیں گے بت پرستوں کو اگر [illegible] ان لوگوں کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کروں (یعنی جڑ سے ان کو مٹادوں)۔

تشریح: [illegible] دل میں ایمان کا نور [illegible] جن کی پہچان ہے کہ [illegible] اسلام سے [illegible] جب بھی اسلام والے ہو

۱۳۳۸ ـ حدثنا نصر بن عاصم الأنطاكي حدثنا الوليد ومبشر يعني ابن إسمعيل الحلبي عن أبي عمرو قال يعني الوليد حدثنا أبو عمرو قال حدثني قتادة عن أبي سعيد الخدري وأنس بن مالك عن رسول الله ﷺ قال سيكون في أمتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون إلى كتاب الله وليسوا منه في شيء من قاتلهم كان أولى بالله منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق*

۱۳۳۸ ـ نصر بن عاصم، ولید اور مبشر، ابو عمرو، قتادہ، ابو سعید خدریؓ اور انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں پھوٹ اور مخالفت ہوگی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے، جو باتیں اچھی کریں گے اور کام برے کریں گے قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے ہنسلی کے نیچے نہ اترے گا، وہ لوگ دین سے باہر ہو جاویں گے جیسے تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے وہ کبھی پہلے طریقے سے نہ پھریں گے جب تک تیر الٹا سوفار پر نہ پھیرے (اور یہ پھرنا محال ہے، پس ایسے ہی وہ لوگ گمراہی میں ایسے مضبوط ہوں گے کہ اسلام کی طرف ان کا پھرنا محال ہوگا) وہ لوگ بدتر ہیں سب آدمیوں میں اور تمام مخلوقات میں خوشی ہو اس کے لیے جو ان کو قتل کرے یا ان کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے بلاویں گے وہ سب لوگ اللہ کی کتاب کی طرف ظاہر میں (حالانکہ وہ اللہ کی کتاب سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے) جو شخص ان سے لڑے وہ میری امت میں اللہ سے زیادہ نزدیک ہوگا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا (یعنی ان کے سر منڈے ہوں گے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال رکھنا منڈا لینے سے افضل ہے اگرچہ سر منڈانا بھی درست ہے

۱۳۳۹ ـ حدثنا الحسن بن علي حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن قتادة عن أنس أن رسول الله ﷺ نحوه قال سيماهم التحليق والتسبيد فإذا رأيتموهم فأنيموهم قال أبو داود التسبيد استئصال الشعر*

۱۳۳۹ ـ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، قتادہ، انسؓ سے اسی طرح روایت ہے، کہ اس میں یہ ہے کہ ان کی علامت سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے جب تک ان کو دیکھو تو ان کو قتل کرو

۱۳۴۰ ـ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان حدثنا الأعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال قال علي عليه السلام إذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ حديثا فلأن أخر من السماء أحب إلي من أن أكذب عليه وإذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فإنما الحرب خدعة سمعت رسول الله ﷺ يقول يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء الأسنان سفهاء الأحلام يقولون من قول

۱۳۴۰ ـ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، خیثمہ، سوید بن غفلہ سے روایت ہے، کہ حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو سمجھو کہ آسمان سے گرنا مجھے اچھا لگتا ہے آپ پر جھوٹ باندھنے سے اور جب میں تم سے کوئی بات آپس میں کروں تو لڑائی چالاکی اور فریب کا نام ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے

خير البرية يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز إيمانهم حناجرهم فأينما لقيتموهم فاقتلوهم فإن قتلهم أجر لمن قتلهم يوم القيامة *

جو کم عمر ہوں گے اور کم عقل ایسی باتیں کہیں گے جو تمام مخلوق کی باتوں سے بہتر ہوں گی (یعنی ظاہر میں بھلی معلوم ہوں گی یا کلام اللہ پڑھیں گے) وہ اسلام سے نکل جاویں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان گلے کے نیچے نہ اترے گا جہاں تم ان کو پاؤ قتل کرو کیونکہ ان کا قتل کرنا ثواب ہے قاتل کے لیے قیامت تک

۱۳۴۱ — حدثنا الحسن بن علي حدثنا عبد الرزاق عن عبد الملك بن أبي سليمان عن سلمة بن كهيل قال أخبرني زيد ابن وهب الجهني أنه كان في الجيش الذين كانوا مع علي عليه السلام الذين ساروا إلى الخوارج فقال علي عليه السلام أيها الناس إني سمعت رسول الله ﷺ يقول يخرج قوم من أمتي يقرءون القرآن ليست قراءتكم إلى قراءتهم شيئا ولا صلاتكم إلى صلاتهم شيئا ولا صيامكم إلى صيامهم شيئا يقرءون القرآن يحسبون أنه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلاتهم تراقيهم يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي لهم على لسان نبيهم ﷺ لنكلوا عن العمل وآية ذلك أن فيهم رجلا له عضد وليست له ذراع على عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض أفتذهبون إلى معاوية وأهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم وأموالكم والله إني لأرجو أن يكونوا هؤلاء القوم فإنهم قد سفكوا الدم الحرام وأغاروا في سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل فنزلني زيد ابن وهب منزلا منزلا حتى مر بنا على قنطرة قال فلما التقينا وعلى الخوارج عبد الله بن وهب الراسبي فقال لهم ألقوا الرماح وسلوا السيوف من جفونها فإني أخاف أن يناشدوكم كما ناشدوكم يوم حروراء قال فوحشوا برماحهم واستلوا السيوف وشجرهم الناس برماحهم قال وقتلوا بعضهم على بعضهم قال وما أصيب من الناس يومئذ إلا رجلان فقال علي رضي الله عنهم التمسوا فيهم المخدج فلم يجدوا قال فقام علي رضي الله عنهم بنفسه حتى أتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض فقال أخرجوهم فوجدوه مما يلي الأرض فكبر وقال صدق الله وبلغ رسوله فقام إليه عبيدة السلماني فقال يا أمير المؤمنين والله الذي لا إله إلا هو لقد سمعت هذا من رسول

۱۳۴۱۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، عبدالملک، سلمہ بن کہیل، زید بن وہب جہنیؓ سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علیؓ کے ساتھ گیا تھا، خارجیوں سے لڑنے کے لیے حضرت علیؓ نے کہا اے لوگو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو پڑھیں گے اور تمہارا پڑھنا ان کے سامنے کچھ نہ ہو گا نہ تمہاری نمازان کی نماز کے سامنے کچھ ہو گی نہ تمہاراروزہ ان کے روزے کے سامنے کچھ ہو گا پڑھیں گے وہ لوگ قرآن کو ثواب سمجھ کر حالانکہ وہ عذاب ہو گا ان پر (اس وجہ سے کہ اس کے صحیح معنی نہ مانیں گے اور غلط مطلب نکالیں گے) ان کی نماز ہنسلی کے نیچے نہ اترے گی (یعنی اس کی تاثیر دل تک نہ پہنچے گی فقط زبان سے نماز پڑھ لیں گے) وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جاویں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اس لشکر کے لوگ جو ان کو قتل کریں گے ان فضیلتوں کو سنیں گے جو آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے بیان کی ہیں تو اور نیک عمل چھوڑ دیں گے (اس خیال سے کہ یہی عمل نجات کے لیے کافی ہے بعض نسخوں میں لا تکلو علی العمل ہے یعنی بس تکیہ کر لیں اس عمل پر اور خوف چھوڑ دیں اس فرقے کی نشانی یہ ہے، کہ ان میں ایک ایسا شخص ہو گا جس کا بازو ہو گا لیکن ہاتھ نہ ہو گا اس کے بازو پر ایک گھنڈی سی ہو گی پستان کی گھنڈی کی طرح اس پر سفید بال ہوں گے کیا تم جاتے ہو معاویہ اور اہل شام سے لڑنے کے لیے اور چھوڑ دیتے ہو ان لوگوں کو اپنی لواولاد اور اسباب پر (یعنی پہلے ان سے لڑنا ضرور ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں اگر ان کو یہاں چھوڑ کر تم دوسرے دشمن سے لڑنے جاؤ گے تو یہ تمہارے مال اور اولاد کو تباہ کریں گے) قسم خدا کی میں امید رکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو آنحضرت نے بیان کیا وہ یہی لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے بہایا اس خون کو جو حرام تھا اور لوٹ لیا لوگوں کی چراگاہ کو پس چلو اللہ کا نام لے کر (سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وہب نے مجھے ایک مقام بتایا انہی مقاموں میں سے جہاں وہ لڑنے گئے تھے خارجیوں سے) یہاں تک کہ گزرے ہم ایک پل پر جب دونوں طرف کے لوگ ملے تو سردار خارجیوں کا عبداللہ بن وہب تھا اس نے اپنے لوگوں سے کہا نیزے

اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ*

پھینک دو اور تلواریں کھینچ لو میں ڈرتا ہوں کہ وہ تم کو قسم دیں جیسے قسم دی تھی حروراء میں۔ راوی نے کہا ان لوگوں نے اپنے نیزوں کو پھینک دیا اور تلواریں کھینچیں مسلمانوں نے ان لوگوں کو اپنے نیزوں سے پھر وہ مارے گئے ایک پر ایک اور حضرت علیؓ نے فرمایا اس روز کوئی نہیں مارا گیا مگر دو آدمیوں کے حضرت علیؓ نے لوگوں سے کہا تلاش کرو ان لوگوں کے مخدوج کو (یعنی اس لنجے کو جس کے ہاتھ چھوٹے چھوٹے تھے) انہوں نے تلاش کیا لیکن اس کو نہ پایا پھر حضرت علیؓ خود کھڑے ہوئے ان لاشوں کے پاس آئے جو تلے اوپر پڑیں تھیں اور کہا ان کو الگ الگ کرو دیکھا تو وہ زمین پر پڑا تھا سب کے نیچے انہوں نے اللہ اکبر کہا اور کہا سچا ہے اللہ اور پہنچا دیا اس کے رسول نے (جو اللہ نے فرمایا تھا) پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام عبیدہ سلمانی تھا اور اس نے کہا قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کیا آپ نے حضور ﷺ سے اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے اسی طرح قسم کھا کر فرمایا ہاں، یہاں تک کہ اس نے تین بار حضرت علیؓ کو قسم دی اور انہوں نے تین بار قسم کھائی

تشریح:۔ حروراء ایک مقام ہے جہاں پہلے خوارج جمع ہوئے تھے اور حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ کو ان کے سمجھانے کے لئے بھیجا تھا کچھ لوگوں نے ان کا کہنا مان لیا اور کتنوں نے نہ مانا وہ نہروان کو چلے گئے اور وہاں جا کر جمع ہوئے۔

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيءِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْنِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ*

۱۳۴۲۔ محمد بن عبید، حماد، جمیل، ابوالوضی سے روایت ہے، کہ حضرت علیؓ نے کہا مخدج کو ڈھونڈو پھر بیان کیا حدیث کو تو لوگوں نے نکالا اس کو مردوں کے نیچے مٹی میں سے ابوالوضی نے کہا گویا میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں وہ ایک حبشی تھا کرتہ پہنے ہوئے اس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کے مانند تھا اس پر ایسے بال تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ أَبُو مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسُ*

۱۳۴۳۔ بشر بن خالد، شبابہ، سوار، نعیم بن حکیم، ابومریم سے روایت ہے، کہ یہ مخدج ہمارے ساتھ تھا اس دن مسجد میں رات دن ہی میں بیٹھا رہتا تھا فقیر تھا اور میں نے اس کو دیکھا فقیروں کے ساتھ آتا تھا جب حضرت علیؓ لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے میں نے اس کو ایک کپڑا دیا تھا پہننے کے لیے اس کو نافع ذوالثدیہ، یعنی چھاتی والا کہتے تھے کیونکہ اس کے ہاتھ میں چھاتی تھی جیسے عورت کی چھاتی ہوتی ہے اور گھنڈی پر بال تھے بلی کی مونچھ کی طرح

۴۱۶ - بَاب فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ*

۴۱۶۔ چوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ

۱۳۴۴۔ مسدد، یحیی، سفیان، عبداللہ، ابراہیم، عبداللہ بن عمرؓ سے

الله بن حسن قال حدثني عمي إبراهيم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال من أريد ماله بغير حق فقاتل فقتل فهو شهيد *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے ناحق مال لینے کا ارادہ کیا جاوے اور وہ لڑے (اپنا مال بچانے کے لیے) یہاں تک کہ وہ مارا جاوے تو وہ شہید ہے

١٣٤٥ - حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا أبو داود الطيالسي وسليمان بن داود يعني أبا أيوب الهاشمي عن إبراهيم ابن سعد عن أبيه عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن سعيد بن زيد عن النبي ﷺ قال من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون أهله أو دون دمه أو دون دينه فهو شهيد *

۱۳۴۵۔ ہارون، ابو داؤد، سلیمان بن داؤد، ابراہیم، ان کے والد، ابو عبیدہ، محمد، طلحہ، سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قتل کیا جاوے اپنا مال بچانے میں یا اپنے بال بچوں کو بچانے میں یا اپنی جان بچانے میں یا اپنا دین بچانے میں، تو وہ شہید ہے۔

تشریح: اس لیے کہ وہ ظالم کے ظلم کو دفع کرتا ہے پس اگر مارا گیا تو مظلوم مارا گیا اور وہی شہید ہے مگر اس شہید کا رتبہ اس اصل شہید سے کم ہے، جو جہاد میں خدا کے لیے مارا جاوے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

كتاب الأدب *

کتاب الادب شروع

٤١٧ - باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ *

۴۱۷۔ بردباری کا بیان اور رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کا ذکر

١٣٤٦ - حدثنا مخلد بن خالد الشعيري حدثنا عمر بن يونس حدثنا عكرمة يعني ابن عمار قال حدثني إسحق يعني ابن عبد الله بن أبي طلحة قال قال أنس كان رسول الله ﷺ من أحسن الناس خلقا فأرسلني يوما لحاجة فقلت والله لا أذهب وفي نفسي أن أذهب لما أمرني به نبي الله ﷺ قال فخرجت حتى أمر على صبيان وهم يلعبون في السوق فإذا رسول الله ﷺ قابض بقفاي من ورائي فنظرت إليه وهو يضحك فقال يا أنيس اذهب حيث أمرتك قلت نعم أنا أذهب يا رسول الله قال أنس والله لقد خدمته سبع سنين أو تسع سنين ما علمت قال لشيء صنعت لم فعلت كذا وكذا ولا لشيء تركت هلا فعلت كذا وكذا *

۱۳۴۶۔ مخلد، عمرو، عکرمہ، اسحاق، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے بہتر تھے خلق میں ایک روز آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں نے زبان سے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا اور دل میں یہی تھا کہ جاؤں گا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے پھر میں نکلا تو لڑکوں کو بازار میں کھیلتا ہوا پایا (میں بھی وہاں کھڑا ہو رہا) رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آن کر میری گردن پکڑی میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا اے (انیس' پیار سے تصغیر ہے انس کی) جا جہاں میں نے کہا ہے میں نے کہا بہت اچھا جاتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ انس نے کہا قسم خدا کی میں نے آپ کی خدمت کی سات برس یا نو برس تک لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیوں نہیں کیا

١٣٤٧ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا سليمان يعني ابن المغيرة عن ثابت عن أنس قال خدمت النبي ﷺ عشر سنين بالمدينة وأنا غلام ليس كل أمري كما يشتهي صاحبي أن أكون عليه ما قال لي فيها أف قط وما قال لي لم فعلت هذا أو ألا فعلت هذا *

۱۳۴۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن المغیرہ، ثابت انسؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی دس برس تک اور میں لڑکا تھا اور ہر کام میرا آپ کی مرضی کے موافق نہ تھا مگر آپ نے مجھے اف نہ کہا (اف ایک کلمہ ہے جھڑکی کا) اور نہ کبھی یہ کہا تو نے اس کام کو کیوں کیا

١٣٤٨-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى *

۱۳۴۸۔ ہارون، ابو عامر، محمد بن ہلال، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بیٹھے تھے مسجد میں باتیں کرتے تو جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوتے یہاں تک کہ آپ کو دیکھ لیتے اپنی کسی بی بی کے گھر جاتے ہوئے ایک روز آپ نے ہم سے باتیں کیں پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے ایک اعرابی کو دیکھا اس نے آپ کو پکڑ کر چادر ڈال کر کھینچا یہاں تک کہ آپ کی گردن لال ہو گئی ابو ہریرہؓ نے کہا وہ چادر کھر کھری تھی آپ نے اس کی طرف دیکھا اس اعرابی نے کہا میرے ان دونوں اونٹوں کو لاد دیجئے (غلے سے) کیونکہ آپ اپنا مال مجھے نہیں دیتے ہیں نہ اپنے باپ کا (یہ کلمہ اس اعرابی نے گستاخی کا کہا گنواروں میں تہذیب نہیں ہوتی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں اپنا مال نہیں دیتا اور استغفار کرتا ہوں اللہ سے یہ آپ نے تین بار فرمایا بعد اس کے فرمایا میں تیرے اونٹوں کو نہ لادوں گا جب تک تو مجھے بدلا نہ دے گا اس کھینچنے کا جو تو نے کھینچا مجھ کو اعرابی کہتا تھا ہر بار قسم خدا کی میں آپ کو بدلہ نہ دوں گا (اس وجہ سے کہ وہ جانتا تھا رسول اللہ ﷺ بدلہ نہ لیں گے) پھر آپ نے ایک شخص کو بلایا اور اس سے کہا اس کے دونوں اونٹوں کو لاد دے ایک کو جو سے اور دوسرے کو کھجور سے پھر آپ نے ہم لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا جاؤ اللہ کی برکت پر بھروسہ کر کے

٤١٨-بَاب فِي الْوَقَارِ *

۴۱۸۔ تامل اور وقار سے رہنے کی فضیلت

١٣٤٩-حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۳۴۹۔ نفیلی، زہیر، قابوس، ابن ابی ظبیان، ان کے والد، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک چلنی اور خوش خصلتی اور میانہ روی نبوت کے پچیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

تشریح:۔ میانہ روی یہ ہے، کہ ہر کام میں توسط کا طریقہ اختیار کرے نہ اسراف اور فضول خرچی کرے نہ بخیلی اور کنجوسی نہ جلدی اور اضطراب کرے نہ سستی اور مجہولی اسی طرح ہر کام میں تہذیب اختیار کرے چھچھورا پن چھوڑ دے اسی کو وقار کہتے ہیں (علامہ)

٤١٩-مَنْ كَظَمَ غَيْظًا

۴۱۹۔ غصہ روکنے کی فضیلت

١٣٥٠-حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ

۱۳۵۰۔ ابن سرح، ابن وہب، سعید، ابو مرحوم، سہل، حضرت معاذؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غصے کو روکے حالانکہ اس کو اختیار ہو اپنا غصہ پورا کرنے کا تو قیامت کے دن اللہ اس کو بلا دے گا سب لوگوں کے سامنے اور فرما دے گا جس حور کو تو چاہے پسند کر لے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابو مرحوم کا نام عبدالرحمن بن میمون ہے

۱۳۵۱–حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللَّهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسَبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَعَالَى تَوَّجَهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ *

۱۳۵۱۔ عقبہ بن مکرم، عبدالرحمن ابن مہدی، بشر بن منصور، محمد بن عجلان، سوید بن وہب، ایک صاحب زادہ صحابی، ان کے والد نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ بھر دے گا امن اور ایمان سے اور ملانے والے کا حال نہیں بیان کیا اتنا زیادہ ہے اور جو شخص عمدہ کپڑا پہننا چھوڑ دے باوجود قدرت اس کے پہننے کی عاجزی کی راہ سے تو اللہ اس کو قیامت کے دن عزت کا جوڑا پہناوے گا اور جو شخص نکاح کرادے گا (کسی مفلس محتاج کا) اللہ کے لیے تو قیامت کے روز اللہ اس کو تاج بادشاہی کا پہناوے گا

۱۳۵۲–حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۳۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، حارث، عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پہلوان کشتی زن کس کو کہتے ہو لوگوں نے کہا وہ شخص جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں آپ نے فرمایا نہیں پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے غصے کے وقت

۴۲۰–بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۴۲۰۔ غصہ کے وقت کیا پڑھا جاوے

۱۳۵۳–حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا

۱۳۵۳۔ یوسف بن موسیٰ، جریر بن عبدالحمید، عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، کہ دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آیا یہاں تک میں سمجھا اس کی ناک مارے غصے کے پھٹ جاوے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو کہہ لیوے تو اس کا غصہ جاتا رہے اس نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اللھم انی اعوذ بك من الشيطان الرجيم پھر معاذ اس شخص کو حکم کرنے لگے یہ کلمہ کہنے کا اس نے انکار کیا اور زیادہ لڑنا شروع کیا اور غصہ بڑھانے لگا

۱۳۵۴–حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ *

۱۳۵۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، عدی، سلیمان بن صرد سے روایت ہے، کہ دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان میں ایک شخص کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور گلے کی رگیں پھولنے لگیں (خون کے جوش سے) آپ نے فرمایا میں ایک بات جانتا ہوں اگر اس کو یہ شخص کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یہ سن کر وہ شخص بولا کیا آپ مجھ کو دیوانہ سمجھتے ہیں

۱۳۵۵–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ

۱۳۵۵۔ احمد بن حنبل، ابو معاویہ، داؤد، ابو حرب، ابوذرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے غصے ہو کھڑے کھڑے تو بیٹھ جاوے اگر جاتا رہے تو خیر ورنہ لیٹ جاوے

عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ *

١٣٥٦ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ *

۱۳۵۶۔ وہب بن بقیہ، خالد، داؤد، بکر نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ *

۱۳۵۷۔ بکر اور حسن، ابراہیم، ابووائل قاص سے روایت ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے ان سے ایک شخص نے باتیں کیں اور غصے کر دیا وہ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اس نے میرے دادا عطیہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے پھر جب تم میں سے کسی کو غصہ آوے تو وضو کر ڈالے

٤٢١ - بَاب فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ *

۴۲۱۔ درگزر اور عفو کرنے کا بیان

١٣٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا *

۱۳۵۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا جب تک اس میں گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہو تو سب سے زیادہ اس سے دور رہتے اور کبھی رسول اللہ نے اپنی ذات کے واسطے بدلہ نہیں لیا ہاں جس صورت میں اللہ کی حرمت کو کوئی پھاڑتا (یعنی حرام کام کرتا) تو آپ اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے (جیسے زنا میں رجم کرتے یا کوڑے لگاتے یا چوری میں ہاتھ کاٹتے)

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ *

۱۳۵۹۔ مسدد، یزید، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ نے کبھی کسی خدمت گار یا عورت کو نہیں مارا

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ *

۱۳۶۰۔ یعقوب، محمد بن عبدالرحمن، ہشام، ان کے والد، عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے، کہ اس آیت کی تفسیر میں خذالعفو بالمعروف واعرض عن الجاهلين، کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا (عفو اور درگزر کرنے کا لوگوں کے اخلاق میں سے

٤٢٢ - فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ

۴۲۲۔ حسن معاشرت (یعنی خوش گزرانی اور تہذیب کا بیان)

١٣٦١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا *

۱۳۶۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدالحمید، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی شخص کی بری بات کی خبر پہنچتی تو یوں نہ فرماتے کہ کیا ہوا فلانے کو (اس کا نام لے کر) وہ ایسا کہتا ہے بلکہ یوں کہتے کیا حال ہے بعض لوگوں کا ایسا ایسا کہتے ہیں

١٣٦٢ – حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ يُجِزْ شَهَادَتَهُ *

۱۳۶۲۔ عبیداللہ بن عمر، حماد، سلم، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس پر زردی کا نشان تھا اور آپ کی یہ عادت تھی کہ کسی کے سامنے اس کی ایسی بات نہ کہتے جو اس کو ناگوار ہو جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کاش تم اس سے کہتے کہ وہ اس زردی کو دھو ڈالے۔ ابوداؤد نے کہا اس حدیث کی اسناد میں سلم علوی ہے اس کو علوی اس وجہ سے نہیں کہتے وہ حضرت علیؓ کی اولاد میں ہے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ تاروں کو دیکھا کرتا یعنی علم نجوم سیکھتا تھا ایک بار اس نے گواہی دی عدی بن ارطاۃ کے پاس چاند دیکھنے کی تو انہوں نے اس کی گواہی قبول نہ کی

١٣٦٣ – حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ *

۱۳۶۳۔ نصر بن علی، ابو احمد، سفیان، حجاج، ایک شخص، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ (دوسری سند) محمد بن متوکل، عبدالرزاق، بشر، یحیی، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن بھولا ہوتا ہے سخی (یعنی اکثر فریب کھا جاتا ہے اس لیے کہ اس کی نیت میں بے ایمانی نہیں ہوتی) اور منافق فریب دینے والا بخیل ہوتا ہے۔ (حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے لیکن ابن حجر نے اس کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن فرافصہ اور بشر بن رافع اگرچہ ضعیف ہیں لیکن حدیث موضوع نہیں ہو سکتی، کیونکہ روایت کیا اس کو حاکم نے شیخی نے کہا یہ حدیث حسن کے درجے سے کم نہیں ہو سکتی کیوں کہ حجاج کی توثیق کی ہے ابن حبان اور ابو حاتم نے اور ابن معین نے بشر کے حق میں کہا لا باس بہ واللہ اعلم)

١٣٦٤ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ *

۱۳۶۴۔ مسدد، سفیان، ابن منکدر، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا برا ہے کنبے کا پھر فرمایا اس کو اندر آنے دو وہ آیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے اور پہلے آپ کیا کہہ چکے تھے اس کے بارے میں (کہ وہ برا ہے تو برے کے ساتھ برائی سے پیش آنا تھا) آپ نے فرمایا سب میں برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ ہو گا جس سے لوگ ملنا چھوڑ دیں اس کی سخت زبانی کی وجہ سے

١٣٦٥ – حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ *

۱۳۶۵۔ عباس عنبری، اسود، شریک، اعمش، مجاہد، حضرت عائشہؓ سے یہی روایت ہے، کہ اے عائشہ برے ہیں وہ لوگ جن کی زبان کے خوف سے تعظیم کی جاوے (یعنی لوگ ان کی تعظیم و تکریم کریں اس خیال سے کہ برا کہا نہ کہیں)

١٣٦٦ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ

۱۳۶۶۔ احمد بن منیع، ابو قطن، مبارک، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ *

ہے، کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کے کانوں پر منہ رکھا (کوئی بات چپکے سے کہنے کے لیے) پھر آپ نے اپنا سر ہٹایا ہو اس کے ہٹ جانے سے پہلے اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا ہو پھر آپ نے اس سے ہاتھ چھڑا لیا ہو اس کے چھوڑنے سے پہلے

تشریح: جو لوگوں کو برا بھلا کہے اور بے فائدہ فساد ڈالے دانائی اور حکمت عملی یہ ہے کہ حسن خلق اور نرمی سے بھی دشمنوں کو راضی کرے

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ

۱۳۶۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن عمرو، ابو سلمہؓ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا برا ہے اپنے کنبے میں جب وہ اندر آیا تو آپ کھل کر اس سے ملے اور باتیں کیں جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب اس نے اجازت چاہی تھی تو آپ نے فرمایا تھا برا ہے اپنے کنبے کا پھر جب وہ اندر آیا تو آپ اس سے کھل کر ملے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ اللہ نہیں چاہتا ہے سخت گو پھکڑ باز کو۔

۴۲۳ - بَابٌ فِي الْحَيَاءِ *

۴۲۳۔ شرم کا بیان

۱۳۶۸ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ *

۱۳۶۸۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، سالم، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص انصاری پر گزرے، وہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم کم کرنے کے لیے (یعنی یہ سمجھا رہا تھا، کہ بہت شرم کرنا برا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دے اس کو شرم تو ایمان میں داخل ہے، پس جس قدر شرم زیادہ ہو بہتر ہے

۱۳۶۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ وَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ *

۱۳۶۹۔ سلیمان بن حرب، حماد، اسحاق، ابو قتادہ سے روایت ہے، کہ ہم عمران بن حصین کے ساتھ تھے اور بشیر بن کعب بھی وہیں موجود تھے تو عمران نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شرم سب بہتر ہے یا شرم بہتر ہے سب کی سب بشیر نے کہا ہم نے کسی کتاب میں دیکھا کہ بعضی شرم اطمینان اور وقار ہوتی ہے اور بعضی شرم ضعف اور ناتوانی ہوتی ہے[1]۔ عمران نے پھر یہی حدیث بیان کی بشیر نے پھر یہی کہا تب تو عمران غصے ہو گئے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں لال ہو گئیں اور کہنے لگے میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں (اور تو اس کے مقابلے میں) اپنی کتاب سے بیان کرتا ہے ہم لوگوں نے عمران سے کہا اے ابو نجید (کنیت ہے عمران کی) بس چپ رہو بس چپ رہو[2]۔

تشریح: [1] جیسے کوئی علم حاصل کرنے میں شرم کرے یا حلال کام میں شرماوے مگر رسول اللہ ﷺ کی مراد وہی شرم ہے جو خلاف شرع کام کرنے میں ہو اور وہ سراسر بہتر ہے

؎ صحابہ کرام اور تمام سلف صالحین کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی خدا اور رسول کے کلام کے مقابلے میں کسی اور کے کلام سے سند لاتا تو غصہ ہوتے اور اس کو سزا دیتے۔ اگرچہ یہاں بشیر کا کلام رسول اللہ ﷺ کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آپ کی مراد اس شرم سے وہی شرم ہے جو ناجائز کاموں سے روکے اور سراسر بہتر ہے مگر چونکہ ظاہر میں ایک طرح کی مخالفت معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرت نے سراسر شرم کو بہتر کہا اور بشیر نے بعض کو بہتر کہا اور بعض کو نہ کہا اس لیے عمران ان پر خفا ہوئے (عاربر)

۱۳۷۰–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ *

۱۳۷۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش، ابومسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کلام اگلے پیغمبروں کا لوگوں کو یاد رہ گیا ہے اس میں یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو، جو تو چاہے کر

۴۲۴–بَاب فِي حُسْنِ الْخُلُقِ *

۴۲۴۔ خوش خلقی کے بیان میں!

۱۳۷۱–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ الْقَارِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

۱۳۷۱۔ قتیبہ، یعقوب، عمرو، مطلب، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن اپنی خوش خلقی سے درجہ حاصل کر لیتا ہے، اس شخص کا جو سارے دن روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے

۱۳۷۲–حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً الْكَيْخَارَانِيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عَطَاءُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ خَالُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ يُقَالُ كَيْخَارَانِيٌّ وَكَوْخَارَانِيٌّ *

۱۳۷۲۔ ابوالولید، اور حفص بن عمر (دوسری سند) ابن کثیر، شعبہ، قاسم، عطاء، ام درداء، ابوالولید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ترازو میں حشر کے روز کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ بھاری نہ ہو گی (یعنی سب نیکیوں سے اس کا پلہ بھاری ہوگا)

۱۳۷۳–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ *

۱۳۷۳۔ محمد بن عثمان، ابوکعب، سلیمان، ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ضامن ہوں جنت کے بیچ میں ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور ایک گھر بیچ جنت میں جو اس کے لیے جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ ہنسی اور مذاق سے ہو اور ایک گھر بلندی کا جنت میں اس شخص کے لیے جو خوش خلقی کرے

۱۳۷۴–حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ *

۱۳۷۴۔ ابوبکر اور عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، معبد، حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں نہ جاوے گا فربہ یا مال جوڑنے والا اور دمڑی خرچ نہ کرنے والا یا موٹا غلیظ یا بیہودہ چلانے والا بد خلق سرکش (یہ جواظ کے معنی تھے) اور مغرور سخت گویا موٹا بھدا بہت کھانے والا (یہ جب ہے، کہ حرام کے مال سے موٹا ہوا ہو)

۴۲۵–بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ *

۴۲۵۔ ڈینگ مارنے کی برائی کا بیان

۱۳۷۵–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

۱۳۷۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت، انسؓ سے روایت ہے، کہ

أنس قال كانت العضباء لا تسبق فجاء أعرابي على قعود له فسابقها فسبقها الأعرابي فكأن ذلك شق على أصحاب رسول الله ﷺ فقال حق على الله عز وجل أن لا يرفع شيئا من الدنيا إلا وضعه

عضباء (آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے) شرط میں کبھی پیچھے نہیں رہتی تھی (یعنی کسی اونٹ کے دوڑنے میں ہارتی نہ تھی) ایک بار ایک اعرابی اپنے نوجوان اونٹ پر سوار ہو کر (یعنی کم سن اونٹ پر) اور اس سے دوڑنے کی شرط کی عضباء سے تو وہ آگے نکل گیا عضباء سے تو یہ امر شاق ہوا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر آپ نے فرمایا اللہ پر ضروری ہے کہ جو چیز بڑھ جاوے اس کو گھٹا دیوے

١٣٧٦ – حدثنا النفيلي حدثنا زهير حدثنا حميد عن أنس بهذه القصة عن النبي ﷺ قال إن حقا على الله عز وجل أن لا يرتفع شيء من الدنيا إلا وضعه *

۱۳۷۶۔ نفیلی، زہیر، حمید، حضرت انسؓ سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب کوئی چیز دنیا کی بہت بڑھ جاوے تو اس کو گھٹا دیوے (تاکہ اس کی خدائی معلوم ہو)

٤٢٦ – باب في كراهية التمادح *

۴۲۶۔ خوشامد کی برائی!

١٣٧٧ – حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن همام قال جاء رجل فأثنى على عثمان في وجهه فأخذ المقداد بن الأسود ترابا فحثا في وجهه وقال قال رسول الله ﷺ إذا لقيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب *

۱۳۷۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، منصور، ابراہیم، ہمام سے روایت ہے، کہ ایک شخص حضرت عثمانؓ کے پاس آیا اور ان کے منہ پر ان کی خوشامد کرنے لگا تو مقداد بن اسود نے مٹی لے کر اس کے منہ پر ڈال دی اور کہا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب، تم خوشامد کرنے والوں سے ملو تو ان کے منہ پر مٹی ڈالو

١٣٧٨ – حدثنا أحمد بن يونس حدثنا أبو شهاب عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن رجلا أثنى على رجل عند النبي ﷺ فقال له قطعت عنق صاحبك ثلاث مرات ثم قال إذا مدح أحدكم صاحبه لا محالة فليقل إني أحسبه كما يريد أن يقول ولا أزكيه على الله *

۱۳۷۸۔ احمد بن یونس، ابوشہاب، خالد حذاء، عبدالرحمن، ابوبکرہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے تعریف کی ایک شخص کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کی گردن کاٹی تین بار فرمایا اس کے بعد فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے یار کی تعریف کرے ضرورت کے وقت تو یوں کہے میں اس کو ایسا سمجھتا ہوں لیکن نہیں پاک کہتا ہوں میں اس کو اللہ پر (یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بھی پاک اور اچھا ہے)

تشریح:۔ خطابی نے کہا مراد خوشامد سے وہ تعریف ہے جو دنیا کمانے کے لیے ہو اور ممدوح کے خوش کرنے کے لیے لیکن جو تعریف نفس الامر میں سچ ہو اور نیک کام میں رغبت دلانے کے لیے ہو وہ درست ہے

١٣٧٩ – حدثنا مسدد حدثنا بشر يعني ابن المفضل حدثنا أبو مسلمة سعيد بن يزيد عن أبي نضرة عن مطرف قال قال أبي انطلقت في وفد بني عامر إلى رسول الله ﷺ فقلنا أنت سيدنا فقال السيد الله تبارك وتعالى قلنا وأفضلنا فضلا وأعظمنا طولا فقال قولوا بقولكم أو بعض قولكم ولا يستجرينكم الشيطان *

۱۳۷۹۔ مسدد بن بشر، ابو مسلمہ، ابو نضرہ، مطرف سے روایت ہے، کہ میرے باپ (عبداللہ بن الشخیر) رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے بنی عامر کے لوگوں کے ساتھ تو ہم نے کہا آپ ہمارے سید ہیں آپ نے فرمایا سید تو اللہ ہے ہم نے کہا اچھا ہم سب میں افضل ہیں اور درجے میں بڑے ہیں آپ نے فرمایا جو کہا کرتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے نبی اور اس کے رسول) یا اس میں سے کچھ کہو (یعنی نبی اللہ یا رسول اللہ) نہ وکیل کرے تم کو شیطان (یعنی ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہاری زبان سے ایسے کلمے کہلوا دیوے جو میری شان کے لائق نہ ہوں بلکہ اللہ کی شان کے لائق ہوں)

تشریح: لفظ سید مشتق ہے سیادت سے جس کے معنی سرداری کے ہیں حقیقۃً تو سردار سارے جہاں کا اللہ جل جلالہ ہے کیونکہ سب اس کے بندے ہیں اور مجازاً کوبھی سید کہتے ہیں اور آپ نے ان کو سید کہنے سے اس لیے منع کیا کہ وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تھے ایسا نہ ہو حضرت کی سیادت کو اور لوگوں کی سرداری سے سمجھیں جیسے ان کی قوم میں ایک ایک سید (سردار) ہوا کرتا تھا اور سید کے معنی مجازی کا تعلق کسی پر ہو ساتھ اور ہر ایک قوم سے ... آپ ﷺ اس لقب کے مستحق ہیں کیونکہ آپ سید ہیں تمام اولاد آدم کے دوسری حدیث میں ہے انا سید ولد ادم ولا فخر

٤٢٧-باب في الرِّفْق *

۴۲۷۔ نرمی کا بیان

١٣٨٠-حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا حمّادٌ عَنْ يُونسَ وحميد عن الحسن عن عبد الله بن مغفّل أنّ رسول الله ﷺ قال إن الله رفيقٌ يحبُّ الرِّفقَ ويُعطِي عليه ما لا يُعطِي على العُنفِ *

۱۳۸۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، یونس اور حمید، حسن، عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نرم ہے دوست رکھتا ہے نرمی اور ملائمت کو اور جو ثواب نرمی پر دیتا ہے، وہ سختی پر نہیں دیتا

١٣٨١-حدّثنا عثمانُ وأبو بكر ابنا أبي شيبة ومحمّدُ بنُ الصبّاح البزّاز قالوا حدّثنا شريكٌ عن المقدام بن شريح عن أبيه قال سألتُ عائشة عن البداوة فقالت كان رسولُ الله ﷺ يبدو إلى هذه التّلاع وإنّه أرادَ البداوةَ مرّةً فأرسلَ إليَّ ناقةً مُحرّمةً من إبل الصّدقة فقال لي يا عائشةُ ارفُقِي فإنّ الرِّفقَ لم يكن في شيءٍ قطُّ إلّا زانهُ ولا نُزِعَ من شيءٍ قطُّ إلّا شانهُ قال ابن الصبّاح في حديثه مُحرّمةٌ يعني لم تُركَبْ *

۱۳۸۱۔ عثمان وابوبکر اور محمد بن صباح، شریک، مقدام، ان کے والد، شریحؒ سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا جنگل میں جانا کیسا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جنگل کو جایا کرتے تھے ان نالوں کی طرف ایک بار آپ نے جنگل کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی زکوۃ کے اونٹوں میں سے اور فرمایا اے عائشہؓ نرمی کیا کر اس واسطے کہ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو زینت دے دیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اس کو عیب دار کر دیتی ہے

١٣٨٢-حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة حدّثنا أبو معاوية ووكيعٌ عن الأعمش عن تميم بن سلمة عن عبد الرّحمن بن هلال عن جرير قال قال رسول الله ﷺ من يُحرَمُ الرِّفقَ يُحرَمُ الخيرَ كلَّهُ *

۱۳۸۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، تمیم، عبدالرحمٰن، جریرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرمی اور ملائمت سے محروم ہے، وہ سب بھلائیوں سے محروم ہے

١٣٨٣-حدّثنا الحسنُ بنُ محمّد بن الصّبّاح حدّثنا عفّانُ حدّثنا عبدُ الواحد حدّثنا سليمانُ الأعمشُ عن مالك بن الحارث قال الأعمشُ وقد سمعتُهم يذكرون عن مُصعب بن سعد عن أبيه قال الأعمشُ ولا أعلمُهُ إلّا عن النّبيّ ﷺ قال التُّؤدةُ في كلّ شيءٍ إلّا في عمل الآخرة

۱۳۸۳۔ حسن بن محمد الصباح، عفان، عبدالواحد، سلیمان اعمش، مالک، مصعب، سعدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی نہ کرنا بہتر ہے ہر کام میں، مگر آخرت کے کاموں میں۔

تشریح: یعنی جو کام نیک ہیں جیسے نماز روزہ زکوۃ صدقہ وغیرہ ان میں فکر و تامل کی ضرورت نہیں ہے

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

باقی اور دنیا کے کاموں میں تامل اور صلاح و مشورہ ضرور ہے (علامہ)

٤٢٨-باب في شكر المعروف *

۴۲۸۔ احسان کا شکر کرنا ضرور ہے

١٣٨٤-حدّثنا مسلمُ بنُ إبراهيم حدّثنا الرّبيعُ بنُ مسلم عن محمّد بن زياد عن أبي هريرة عن النّبيّ ﷺ قال لا يشكرُ اللهَ من لا يشكرُ النّاسَ

۱۳۸۴۔ مسلم، ربیع، محمد بن زیاد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا۔

تشریح:۔ یعنی جو آدمیوں کے احسان کو نہیں مانتا اور احسان فراموشی کرتا ہے اس سے کچھ عجب نہیں کہ اللہ کی بھی ناشکری کرے یہ مطلب ہے حدیث کا یا یہ کہ جو شخص بندوں کا احسان نہ مانے اس کا شکر اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا لیکن اس صورت میں اللہ کے لفظ کو مرفوع پڑھنا چاہیے فاعلیت پر اور صورت اولیٰ میں منصوب تو ثابت ہوا اعراب کے لحاظ سے حدیث میں چار وجہیں مروی ہیں ایک برفع اللہ اور ناس دوسری بہ نصب اللہ اور ناس اور یہ بہت مشہور ہے تیسری برفع اللہ ونصب ناس چوتھی بہ نصب اللہ اور برفع ناس واللہ اعلم

۱۳۸۵–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ *

۱۳۸۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، انسؓ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے کہا یارسول اللہ ﷺ انصار سارا ثواب لوٹ لے گئے آپ نے فرمایا نہیں جب تک تم اللہ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔

تشریح:۔ یعنی اگر ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے تو تم کو بھی ثواب ہوگا اور ان کو بھی اور جو تم ان کی ناشکری کرو گے اور ان کو برا کہو گے تو تم کو کچھ ثواب نہ ہوگا سب انہی کو ہوگا (علامہ)

۱۳۸۶–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ *

۱۳۸۶۔ مسدد، بشر، عمارہ، ایک شخص، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز دی جاوے پھر اس کو مقدرت ہو تو اس کا بدلہ دیوے اگر بدلہ نہ دے سکے تو تعریف کرے جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا (احسان کو) اس نے ناشکری کی، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو یحییٰ، عمارہ، شرحبیل، جابر نے بھی روایت کیا ہے

۱۳۸۷–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ *

۱۳۸۷۔ عبداللہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز ملے وہ اس کا ذکر کرے تو اس نے شکر ادا کیا اس کا اور جو چھپایا اس کو تو ناشکری کی

۴۲۹–بَابٌ فِي الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ *

۴۲۹۔ راہ میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۸۸–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

۱۳۸۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، زید، عطاء بن یسار، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم راستوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم کو ضروری ہے اپنے اپنے مقاموں میں بیٹھنا باتیں کرنے کو رسول اللہ ﷺ فرمایا اگر ضروری ہے تو جو حق ہے راستے کا اس کو ادا کرو انہوں نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا (تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے) اور کسی کو ایذا نہ دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

تشریح:۔ یعنی راستے میں بیٹھنے کے بغیر ہمارا کام نہیں چل سکتا

۱۳۸۹–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۳۸۹۔ مسدد، بشیر بن مفضل، عبدالرحمن بن اسحاق، سعید مقبری، ابو ہریرۃؓ سے یہی روایت کی ہے، اس میں یہ ہے کہ راہ بتانا (یعنی بھولے بھٹکے

ﷺ في هذه القصة قال وإرشاد السبيل *

(...)

۱۳۹۰ - حدثنا الحسن بن عيسى النيسابوري أخبرنا ابن المبارك أخبرنا جرير بن حازم عن إسحق بن سويد عن ابن حجير العدوي قال سمعت عمر بن الخطاب عن النبي ﷺ في هذه القصة قال وتغيثوا الملهوف وتهدوا الضال *

۱۳۹۰۔ حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، جریر بن حازم، اسحاق بن سوید، ابن حجیر، عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، [illegible]

۱۳۹۱ - حدثنا محمد بن عيسى بن الطباع وكثير بن عبيد قالا حدثنا مروان قال ابن عيسى قال حدثنا حميد عن أنس قال جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله إن لي إليك حاجة فقال لها يا أم فلان اجلسي في أي نواحي السكك شئت حتى أجلس إليك قال فجلست فجلس النبي ﷺ إليها حتى قضت حاجتها لم يذكر ابن عيسى حتى قضت حاجتها و قال كثير عن حميد عن أنس

۱۳۹۱۔ محمد بن عیسیٰ اور کثیر بن عبید، مروان، حمید، انسؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت (راہ میں) رسول اللہ ﷺ کے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا اچھا چل کسی گلی کے کونے میں جہاں تو چاہے وہاں میں بیٹھ جاؤں گا تیرے پاس وہ عورت بیٹھ گئی (وہاں جاکر) رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ اس عورت نے اپنا کام پورا کیا (یعنی جو کچھ کہنا تھا کہا)۔

تشریح:۔ یعنی راستے میں بیٹھنا اچھا نہیں کسی کونے میں چل کر کہ جو راستے سے الگ ہو

۱۳۹۲ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن امرأة كان في عقلها شيء بمعناه *

۱۳۹۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، انسؓ سے اسی طرح روایت ہے، کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ فتور تھا پہلی حدیث کی طرح

۴۳۰ - باب في سعة المجلس *

۴۳۰۔ کشادہ طرح بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۳ - حدثنا القعنبي حدثنا عبد الرحمن بن أبي الموال عن عبد الرحمن بن أبي عمرة الأنصاري عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله ﷺ يقول خير المجالس أوسعها قال أبو داود هو عبد الرحمن بن عمرو بن أبي عمرة الأنصاري

۱۳۹۳۔ قعنبی، عبدالرحمن بن ابوالموال، عبدالرحمن بن ابی عمرہ، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے بہتر جگہ بیٹھنے کی وہ ہے جو کشادہ ہو (جس میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو تنگی سے)

۴۳۱ - باب في الجلوس بين الظل والشمس *

۴۳۱۔ کچھ دھوپ میں اور کچھ سائے میں بیٹھنا کیسا ہے؟

۱۳۹۴ - حدثنا ابن السرح ومخلد بن خالد قالا حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر قال حدثني من سمع أبا هريرة يقول قال أبو القاسم ﷺ إذا كان أحدكم في الشمس وقال مخلد في الفيء فقلص عنه الظل وصار بعضه في الشمس وبعضه في الظل فليقم *

۱۳۹۴۔ ابن سرح اور مخلد، سفیان، محمد بن منکدر، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دھوپ میں بیٹھا ہو پھر سائے میں آجاوے یا سائے میں بیٹھا ہو اور دھوپ میں آجاوے اس طرح سے کچھ بدن پر دھوپ ہو اور کچھ بدن پر سایہ تو وہاں سے اٹھ کھڑا ہو۔

تشریح:۔ یعنی راستے میں بیٹھنا اچھا نہیں کسی کونے میں چل کر کہ جو راستے سے الگ ہو

۱۳۹۵ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل قال حدثني قيس عن أبيه أنه جاء ورسول الله ﷺ يخطب فقام في الشمس فأمر به فحول إلى الظل *

۱۳۹۵۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، ان کے والد، ابوحازم سے روایت ہے، کہ وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے تو وہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے آپ نے حکم کیا تو وہ سائے میں چلے آئے

٤٣٢ - باب في التحلق *

١٣٩٦ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن الأعمش قال حدثني المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال دخل رسول الله ﷺ المسجد وهم حلق فقال مالي أراكم عزين حدثنا واصل بن عبد الأعلى عن ابن فضيل عن الأعمش بهذا قال كأنه يحب الجماعة *

۴۳۲۔ گروہ باندھ کر بیٹھنا کیسا ہے

۱۳۹۶۔ مسدد، یحییٰ، اعمش، مسیب، تمیم، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں گئے اور لوگ جدا جدا حلقے باندھے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہوا کہ تم کو جدا جدا دیکھتا ہوں

١٣٩٧ - حدثنا واصل بن عبد الأعلى عن ابن فضيل عن الأعمش بهذا قال كأنه يحب الجماعة *

۱۳۹۷۔ واصل، ابن فضیل، اعمش سے اسی طرح مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ گویا آپ نے جماعت (کی صورت) کو پسند فرمایا

١٣٩٨ - حدثنا محمد بن جعفر الوركاني وهناد أن شريكا أخبرهم عن سماك عن جابر بن سمرة قال كنا إذا أتينا النبي ﷺ جلس أحدنا حيث ينتهي *

۱۳۹۸۔ محمد بن جعفر، اور ہناد، شریک، سماک، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔

تشریح:۔ یہ نہ ہو تاکہ لوگوں کو پھاندتے ہوئے آگے بڑھتے

٤٣٣ - باب في الجلوس وسط الحلقة *

١٣٩٩ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبان حدثنا قتادة قال حدثني أبو مجلز عن حذيفة أن رسول الله ﷺ لعن من جلس وسط الحلقة *

۴۳۳۔ حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، قتادہ، ابو مجلز، حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اس شخص پر جو حلقے کے بیچ میں بیٹھے۔

تشریح:۔ خطابی نے کہا مقصود اس سے یہ ہے کہ کوئی شخص حلقہ پر آئے اور لوگوں کی گردنیں پھاند کر بیچ میں جا بیٹھے بعضوں کی طرف منہ کرے بعضوں کی طرف پیٹھ اور لوگوں کو تکلیف دیوے

٤٣٤ - باب في الرجل يقوم للرجل من مجلسه *

١٤٠٠ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن أبي عبد الله مولى آل أبي بردة عن سعيد بن أبي الحسن قال جاءنا أبو بكرة في شهادة فقام له رجل من مجلسه فأبى أن يجلس فيه وقال إن النبي ﷺ نهى عن ذا ونهى النبي ﷺ أن يمسح الرجل يده بثوب من لم يكسه *

۴۳۴۔ ایک شخص دوسرے شخص کیلئے اپنی جگہ سے اٹھے تو یہ کیسا ہے؟

۱۴۰۰۔ مسلم، شعبہ، عبد ربہ، ابو عبداللہ، سعید بن ابو الحسن سے روایت ہے، کہ ابو بکرہ ایک گواہی میں ہمارے پاس آئے، تو ایک شخص ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا، ابو بکرہ نے وہاں بیٹھنے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا اور منع کیا ہے آپ نے اس سے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ پونچھے دوسرے کے کپڑے سے جو اس کو نہیں دیا گیا (بغیر اس کی اجازت کے تاکہ اس کو ناگوار نہ ہو)

١٤٠١ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة أن محمد بن جعفر حدثهم عن شعبة عن عقيل بن طلحة قال سمعت أبا الخصيب عن ابن عمر قال جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقام له رجل من مجلسه فذهب ليجلس فيه فنهاه رسول الله ﷺ قال أبو داود أبو الخصيب اسمه زياد بن عبد الرحمن *

۱۴۰۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقیل، ابو الخصیب، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اس کے لیے وہ وہاں بیٹھنے لگا رسول اللہ ﷺ نے اس کو منع فرمایا وہاں بیٹھنے سے ابو داود فرماتے ہیں کہ ابو الخصیب کا نام زیاد بن عبد الرحمن تھا

٤٣٥-باب من يُؤمرُ أنْ يُجالسَ

۴۳۵۔ کس کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے

١٤٠٢-حدثنا مُسْلِمُ بْنُ إبْراهيم حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتادَةَ عَنْ أَنَسٍ قال قال رسولُ الله ﷺ مثلُ الْمُؤْمنِ الَّذي يقرأُ الْقُرآنَ مثلُ الأُتْرجة ريحُها طيِّبٌ وطعمُها طيِّبٌ ومثلُ الْمُؤمنِ الَّذي لا يقرأُ الْقرآنَ كمثلِ التَّمرةِ طعمُها طيِّبٌ ولا ريحَ لها ومثلُ الْفاجرِ الَّذي يقرأُ الْقرآنَ كمثلِ الرَّيْحانةِ ريحُها طيِّبٌ وطعمُها مُرٌّ ومثلُ الْفاجرِ الَّذي لا يقرأُ الْقرآنَ كمثلِ الْحنظلةِ طعمُها مُرٌّ ولا ريحَ لها ومَثَلُ الْجليسِ الصَّالحِ كَمَثَلِ صاحِبِ الْمِسْكِ إنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أصابَكَ منْ ريحِهِ ومَثَلُ جليسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صاحِبِ الْكِيرِ إنْ لَمْ يُصِبْكَ منْ سوادِهِ أصابَكَ منْ دُخانِهِ

۱۴۰۲۔ مسلم، ابان، قتادہ، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج اس کی بو بھی عمدہ اور مزہ بھی اچھا اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے مزہ اس کا اچھا ہے اور خوشبو نہیں اور مثال اس فاسق کی جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے جس کی بو عمدہ ہے اور مزہ کڑوا ہے اور مثال اس فاسق کی جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اندرائن کے پھل کی سی ہے اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ بھی کڑوا ہے اور مثال اس ساتھی کی جو نیک ہے مشک کی سی ہے اگر اس میں سے کچھ تجھے ملے نہ ملے خوشبو ہی سہی، اور مثال برے ساتھی کی ایسی ہے جیسے دھونکنے والا اگر اس کی کالک سے تو بچ جاوے تو دھواں ہی لگ جاوے گا

١٤٠٣-حدثنا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أبي حدثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهذا الْكَلامِ الْأَوَّلِ إلى قَوْلِهِ وطَعْمُها مُرٌّ وزادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ أنسٌ وكُنَّا نَتَحدَّثُ أنَّ مثلَ جليسِ الصَّالحِ وساقَ بَقِيَّةَ الْحديثِ

۱۴۰۳۔ مسدد، یحییٰ (دوسری سند) ابن معاذ، ان کے والد، شعبہ، قتادہ، انسؓ ابو موسیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، ابن معاذ نے کہا کہ ہم آپس میں کہتے تھے کہ اچھے ساتھی کی مثال پھر بقیہ حدیث اسی طرح ہے

١٤٠٤-حدثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عامرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مثلُ الْجليسِ الصَّالحِ فذكرَ نَحْوَهُ *

۱۴۰۴۔ عبداللہ بن صباح، سعید بن عامر، شبیل بن عزرہ، انسؓ بن مالک نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

تشریح:۔ خطابی نے کہا مراد کھانا دعوت کا ہے نہ ضرورت کا مقصود حدیث سے یہ ہے کہ بدکاروں کی صحبت میں نہ بیٹھے نہ ان کے ساتھ خلط ملط کرے ورنہ ان کی عادتیں اس میں بھی اثر کریں گی (علامہ)

١٤٠٥-حدثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ *

۱۴۰۵۔ عمرو بن عون، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح، سالم، ولید، ابو سعید یا ابو الہیثم، ابو سعیدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت ساتھ کر کسی کا ماسوا مومن کے اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیزگار کو۔

تشریح:۔ یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کرے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے پھر اس کے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور ابن حجر نے اس کا رد کیا ہے کہ حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو حاکم نے (مرقاۃ الصعود)

١٤٠٦-حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ *

۱۴۰۶۔ ابن بشار، ابو عامر اور ابو داؤد، زہیر، موسیٰ بن وردان، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کس سے دوستی کرتا ہے۔

١٤٠٧-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جعفرٌ يعني ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۴۰۷۔ ہارون، ان کے والد، جعفر، یزید، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روحیں جھنڈ کی جھنڈ ہیں (یعنی قبل پیدا ہونے

يَرْفَعُهُ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

بدن کے روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ الگ تھے) پھر جن میں آپس میں جان پہچان تھی وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہیں اور جن سے جدائی اور ناواقفی تھی وہ دنیا میں بھی الگ الگ رہتے ہیں

٤٣٦-بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ

۴۳۶۔ جھگڑے اور فساد کی ممانعت!

١٤٠٨-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا *

۱۴۰۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، بریدہ، ان کے دادا ابو بردہ، ابو موسیٰ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر بھیجتے تو فرما دیتے خوش کرتے رہنا اور نفرت مت دلانا اور آسانی کرتے رہنا اور دشواری مت ڈالنا۔

تشریح: یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ کے فضل اور رحمت کو زیادہ بیان کرنا اور دین کے احکام کو آسانی سے کرانا تاکہ لوگ مایوس نہ ہوں اور نفرت نہ کرنے لگیں (علامہ)

١٤٠٩-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ قُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي

۱۴۰۹۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، ابراہیم، مجاہد، قائد سائب، سائبؓ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا لوگ میرا ذکر کر رہے تھے اور میری تعریف کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اس کو میں نے کہا سچ ہے میرے ماں باپ کی قسم آپ میرے شریک تھے پھر کیا اچھے شریک تھے نہ لڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے

٤٣٧-بَاب الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ *

۴۳۷۔ کس طرح بات کرنا چاہیے!

١٤١٠-حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ *

۱۴۱۰۔ عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، عمر بن عبدالعزیز، یوسف، عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب باتیں کرنے بیٹھتے تو اکثر آسمان کی طرف دیکھتے

تشریح: اس خیال سے کہ شاید حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے ہوں

١٤١١-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ

۱۴۱۱۔ محمد بن علاء، محمد بن بشر، معمر، ایک شخص، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف باتیں کرتے تھے

١٤١٢-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ *

۱۴۱۲۔ عثمان اور ابوبکر، وکیع، سفیان، اسامہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اچھی طرح الگ الگ باتیں کرتے تھے کہ ہر شخص سمجھ لیتا تھا

١٤١٣-حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۴۱۳۔ ابو توبہ، ولید، اوزاعی، قرہ، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا

ﷺ كُلُّ كلامٍ لا يُبْدأُ فيه بالْحَمْدُ للّه فَهُو أَجْذمُ قال أَبو داود رواهُ يُونسُ وعَقيلٌ وشُعَيْبٌ وسَعيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْريِّ عن النبي ﷺ مُرْسلاً *

جاہیے وہ ناقص رہتا ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے یونس، عقیل، شعیب اور سعید بن عبدالعزیز اور زہری نے رسول اللہ ﷺ سے مرسلا روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ ناقص سے یعنی منقطع اور پریشان اور بے برکت تمام (علامہ)

۴۳۸ - باب في الْخُطْبَة *

۴۳۸۔ خطبے کا بیان!

۱۴۱۴ - حدَّثنا مُسدَّدٌ وموسى بْنُ إسْمعيل قالا حدَّثنا عبْدُ الْواحد بْنُ زياد حدَّثنا عاصمُ بْنُ كُلَيْبٍ عنْ أبيه عَنْ أبي هُرَيْرة عَن النبيِّ ﷺ قالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْس فيها تشَهُّدٌ فهي كالْيَد الْجذْماء *

۱۴۱۴۔ مسدد اور موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد بن زیاد، عاصم بن کلیب، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس خطبے میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی ناتمام اور ناقص)۔

تشریح:۔ یعنی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله

۴۳۹ - باب في تنْزيل النَّاس منَازلَهُمْ *

۴۳۹۔ ہر آدمی کو اس کے مرتبے پر رکھنا چاہیے

۱۴۱۵ - حدَّثنا يَحْيى بْنُ إسْمعيل وابْنُ أبي خَلَفٍ أنَّ يَحْيى بْنَ الْيمَان أخْبرَهُمْ عَنْ سُفْيانَ عَنْ حَبيبِ بْنِ أبي ثابتٍ عَنْ مَيْمُون بْنِ أبي شَبيبٍ أنَّ عَائشَةَ مَرَّ بها سَائلٌ فأَعْطتْهُ كسْرَةً ومَرَّ بها رجُلٌ عَلَيْه ثيَابٌ وهَيْئَةٌ فأَقْعدَتْهُ فأَكَلَ فقيلَ لَها في ذلك فقالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّه ﷺ أنْزلُوا النَّاسَ مَنازلَهُمْ قَالَ أبُو داود وحَديثُ يَحْيَى مُخْتَصرٌ قَالَ أَبُو داود مَيْمُونٌ لَمْ يُدْركْ عَائشَةَ *

۱۴۱۵۔ یحییٰ اور ابن ابی خلف، یحییٰ بن یمان، سفیان، حبیب، میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے، کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے ایک بھیک منگا گزرا انہوں نے اس کو ایک ٹکڑا روٹی کا دے دیا، پھر ایک شخص کپڑے نئے پہنے معقول صورت گزرا تو انہوں نے اس کو بٹھا کر کھلایا لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک شخص کو اس کے مرتبے پر رکھو ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میمون نے حضرت عائشہؓ کو نہیں دیکھا

تشریح:۔ کیونکہ وضع داری ہے مرتبے کا لحاظ و پاس رکھنا تہذیب میں داخل ہے

۱۴۱۶ - حدَّثنا إسْحقُ بْنُ إبْراهيمَ الصَّوَّافُ حدَّثنا عَبْدُ اللّه بْنُ حُمْرانَ أخْبرنا عَوْفُ بْنُ أبي جَميلَةَ عَنْ زيادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أبي كِنَانَةَ عَنْ أبي مُوسى الْأَشْعَريِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّه ﷺ إنَّ منْ إجْلَال اللّه إكْرَامَ ذي الشَّيْبَةِ الْمُسْلم وحَامل الْقُرْآن غَيْر الْغَالي فيه والْجَافي عَنْهُ وإكْرَام ذي السُّلْطَان الْمُقْسط *

۱۴۱۶۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبداللہ بن حمران، عوف بن ابی جمیلہ، زیاد بن مخراق، ابو کنانہ، ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی تعظیم اس شخص کی جو بوڑھا مسلمان ہو قرآن شریف کا حافظ ہو نہ اس میں غلو کرتا ہو نہ نقصان اور تعظیم اس حاکم کی جو منصف ہو (عدل و انصاف کرے)۔

تشریح:۔ غلو یہ ہے کہ قرآن میں حد شرعی سے تجاوز کرے مثلا وسوسے یا شک کرے یا اعتراض کرے اس کے مضامین میں یا اس کے الفاظ کی تلاوت میں حد سے زیادہ جلدی کرے یا محض رائے سے خلاف سلف کے اس کے معنی یا تاویل کرے جیسے اہل بدعات کا دستور ہے اور نقصان یہ ہے کہ اس حد سے کمی کرے یعنی اس کے احکام پر عمل نہ کرے اس کے ممنوعات سے پرہیز نہ کرے

۴۴۰ - باب في الرَّجُل يَجْلسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْن بغَيْر إذْنهما *

۴۴۰۔ ایک شخص دو شخصوں کے بیچ میں بغیر ان کی اجازت سے گھس کر نہ بیٹھے

۱۴۱۷ - حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وأحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالا حدَّثنا حمَّادٌ حدَّثنا عامرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ قال ابْنُ

۱۴۱۷۔ محمد بن عبید اور احمد بن عبدہ، حماد، عامر، عمرو بن شعیب، ان کے والد، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی

عبادة عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ قال لا يجلس بين رجلين إلا بإذنهما *

شخص دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر نہ بیٹھے بغیر ان کی اجازت کے

١٤١٨ -حدثنا سليمان بن داود المهري أخبرنا ابن وهب قال أخبرني أسامة بن زيد الليثي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو عن رسول الله ﷺ قال لا يحل لرجل أن يفرق بين اثنين إلا بإذنهما *

۱۴۱۸۔ سلیمان، ابن وہب، اسامہ، عمرو بن شعیب، ان کے والد، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کو درست نہیں ہے کہ دو آدمیوں کو (جو کہ ایک جگہ بیٹھے ہوں) جدا کر دے بغیر ان کی اجازت کے

٤٤١ -باب في جلوس الرجل *

۴۴۱۔ کس طرح بیٹھے

١٤١٩ -حدثنا سلمة بن شبيب حدثنا عبد الله بن إبراهيم قال حدثني إسحق بن محمد الأنصاري عن ربيح بن عبد الرحمن عن أبيه عن جده أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ كان إذا جلس احتبى بيده قال أبو داود عبد الله بن إبراهيم شيخ منكر الحديث *

۱۴۱۹۔ سلمہ بن شبیب، عبداللہ، اسحاق بن محمد، ربیح بن عبدالرحمن، ان کے والد، ان کے دادا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے احتبا کر لیتے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابراہیم ایک شیخ منکر الحدیث ہیں۔

تشریح: احتبا یہ ہے کہ سرین زمین پر لگاوے اور دونوں پاؤں کھڑے کرے اور دونوں ہاتھوں سے پاؤں پر حلقہ کرلے (علامہ)

١٤٢٠ -حدثنا حفص بن عمر وموسى بن إسمعيل قالا حدثنا عبد الله بن حسان العنبري قال حدثتني جدتاي صفية ودحيبة ابنتا عليبة قال موسى بنت حرملة وكانتا ربيبتي قيلة بنت مخرمة وكانت جدة أبيهما أنها أخبرتهما أنها رأت النبي ﷺ وهو قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول الله ﷺ المختشع وقال موسى المتخشع في الجلسة أرعدت من الفرق *

۱۴۲۰۔ حفص بن عمر اور موسیٰ بن اسماعیل، عبداللہ، صفیہ اور دحیبہ، قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہے، کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو قرفصاء کے طور پر بیٹھا دیکھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جو بہت عاجزی کرنے والے تھے تو میں کانپ گئی خوف سے (یہ جلال تھا نور الٰہی کا کہ باوصف عاجزی کے رسول اللہ ﷺ کا رعب اس قدر سما گیا)۔

تشریح: قرفصاء احتباء کے طور پر بیٹھنا اور ہاتھوں پر زور دینا یا گھٹنوں کے بل بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے ملانا ہتھیلیوں کو بغلوں کے نیچے کر لینا (علامہ)

٤٤٢ -باب في الجلسة المكروهة *ط

۴۴۲۔ ناپسندیدہ نشست کا بیان

١٤٢١ -حدثنا علي بن بحر حدثنا عيسى بن يونس حدثنا ابن جريج عن إبراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد عن أبيه الشريد بن سويد قال مر بي رسول الله ﷺ وأنا جالس هكذا وقد وضعت يدي اليسرى خلف ظهري واتكأت على ألية يدي فقال أتقعد قعدة المغضوب عليهم *

۱۴۲۱۔ علی بن بحر، عیسیٰ، ابن جریج، ابراہیم، عمرو، شرید بن سوید سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بیٹھا تھا اس طرح کہ میرا بایاں ہاتھ پیٹھ پر تھا اور ٹیک لگائے تھا ایک ہاتھ کے انگوٹھے پر آپ نے فرمایا کیا تو ان لوگوں کی طرح بیٹھتا ہے جن پر غضب اللہ کا اترا

٤٤٣ -باب النهي عن السمر بعد العشاء *

۴۴۳۔ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا کیسا ہے

١٤٢٢ -حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عوف قال حدثني أبو المنهال عن أبي برزة قال كان رسول الله ﷺ ينهى عن النوم قبلها والحديث بعدها *

۱۴۲۲۔ مسدد، یحییٰ، عوف، ابو المنہال، ابو برزہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو (تاکہ عشاء کی نماز قضا نہ ہو جاوے) اور بعد عشاء کی نماز کے باتیں کرنے کو (

ایسا ہو کہ فجر کی نماز قضاء ہو جاوے)

٤٤٤-بَاب فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا *

۴۴۴۔ چارزانو (پالتھی مار کر) بیٹھنا درست ہے

١٤٢٣-حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شَيْبَةَ حدَّثنا أبو داود الْحفرِيُّ حدَّثنا سُفْيانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِماكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قال كان النَّبِيُّ ﷺ إذا صلَّى الْفجْرَ تَربَّعَ في مَجْلِسِهِ حتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْناء *

۱۴۲۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو داؤد، سفیان، سماک، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر چارزانو بیٹھے رہتے جب تک خوب آفتاب نکل آتا

٤٤٥-بَاب فِي التَّنَاجِي *

۴۴۵۔ سرگوشی (کاناپھوسی) کرنا کیسا ہے؟

١٤٢٤-حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ

۱۴۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) مسدد، عیسیٰ، اعمش، شقیق، عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس کو رنج ہوگا (کہ مجھ کو شریک نہ کیا قابل اعتماد کے نہ سمجھا یا وہم ہوگا کہ میرے نقصان کے لیے مشورہ کرتے ہوں گے یا میری برائی کرتے ہوں گے) خطابی نے ابوعبیدہ سے نقل کیا کہ یہ ممانعت سفر میں ہے نہ حضر میں اور آبادی میں

١٤٢٥-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ *

۱۴۲۵۔ مسدد، عیسیٰ، اعمش، ابو صالح، ابن عمرؓ سے نقل طرح روایت ہے، ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ اگر چار ہوں تو آپ نے فرمایا کوئی جرم نہیں (اس لیے کہ وہ اکیلا نہیں رہے گا، چوتھے آدمی سے اس کی وحشت رفع ہو جائے گی)

٤٤٦-بَاب إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ *

۴۴۶۔ ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اپنی جگہ کا مستحق ہے

١٤٢٦-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۱۴۲۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے، کہ میں اپنے باپ کے پاس بیٹھا تھا وہاں ایک لڑکا بھی تھا وہ اٹھ کر گیا پھر آیا تو میرے باپ نے حدیث بیان کی ابو ہریرہؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو اپنی جگہ سے پھر لوٹ کر آوے وہی اس کا مستحق ہے

١٤٢٧-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ *

۱۴۲۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، مبشر، تمام، کعب ایادی، ابو الدرداءؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھتے پھر آپ کھڑے ہوتے لیکن لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی جوتیاں اتار کر رکھ جاتے یا اور کوئی چیز رکھ جاتے، آپ کے اصحاب سمجھ جاتے (کہ آپ پھر آویں گے) وہ ٹھہرے رہتے

٤٤٧-بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللَّهَ *

۴۴۷۔ کسی جگہ آدمی بیٹھے اور وہاں سے اٹھنے تک اللہ کو یاد نہ کرے تو مکروہ ہے

١٤٢٨ - حدثنا محمد بن الصباح البزاز حدثنا إسمعيل بن زكريا عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه إلا قاموا عن مثل جيفة حمار وكان لهم حسرة *

۱۴۲۸۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، سہیل بن ابی صالح، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مقام میں (بیٹھ کر پھر وہاں سے) اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کو یاد نہ کریں (اگرچہ ایک ہی بار سہی) تو وہ اٹھے مردہ گدھے کی طرح اور ان کو حسرت ہوگی (قیامت کے روز)

١٤٢٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أنه قال من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة *

۱۴۲۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، سعید، مقبری، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہیں بیٹھے اور اس جلسے میں اللہ کو یاد نہ کرے تو اللہ کی طرف سے اس کو ندامت ہوگی اور جو کہیں لیٹے تو اللہ کو وہاں یاد نہ کرے تو اللہ کی طرف سے اس کو ندامت ہوگی

٤٤٨ - باب في كفارة المجلس *

۴۴۸۔ مجلس کے کفارے کا بیان

١٤٣٠ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو أن سعيد بن أبي هلال حدثه أن سعيد بن أبي سعيد المقبري حدثه عن عبد الله بن عمرو بن العاص أنه قال كلمات لا يتكلم بهن أحد في مجلسه عند قيامه ثلاث مرات إلا كفر بهن عنه ولا يقولهن في مجلس خير ومجلس ذكر إلا ختم له بهن عليه كما يختم بالخاتم على الصحيفة سبحانك اللهم وبحمدك لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

۱۴۳۰۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، سعید بن ابی ہلال، سعید بن ابی سعید، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے، کہ چند کلمے ہیں، جو کوئی ان کو مجلس سے اٹھتے وقت تین بار کہہ لے گا، تو وہ کفارہ ہو جاویں گے (ان گناہوں کے جو اس مجلس میں ہوئے) اور اگر نیکی کے یا ذکر الٰہی کی مجلس میں ان کے کہے تو وہ مثل مہر کے خاتمہ ہو جاویں گے جیسی کتاب پر اخیر میں مہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہیں، سبحانك اللّٰهم اخیر تک

١٤٣١ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب قال قال عمرو وحدثني بنحو ذلك عبد الرحمن بن أبي عمرو عن المقبري عن أبي هريرة عن النبي ﷺ مثله *

۱۴۳۱۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، اور اسی طرح عبدالرحمٰن بن عمرو، مقبری، ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

١٤٣٢ - حدثنا محمد بن حاتم الجرجرائي وعثمان بن أبي شيبة المعنى أن عبدة بن سليمان أخبرهم عن الحجاج ابن دينار عن أبي هاشم عن أبي العالية عن أبي برزة الأسلمي قال كان رسول الله ﷺ يقول بأخرة إذا أراد أن يقوم من المجلس سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك فقال رجل يا رسول الله إنك لتقول قولا ما كنت تقوله فيما مضى فقال كفارة لما يكون في المجلس *

۱۴۳۲۔ محمد بن حاتم اور عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، حجاج بن دینار، ابوہاشم، ابوالعالیہ، ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ اخیر میں مجلس سے اٹھنے لگتے تو فرماتے سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلے تو آپ یہ نہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کفارہ ہے ان کاموں کا جو مجلس میں ہوئے

٤٤٩ - باب في رفع الحديث من المجلس *

۴۴۹۔ بات لگانا (کسی کی شکایت لگانا) منع ہے

١٤٣٣ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثنا الفريابي عن إسرائيل عن الوليد قال أبو داود ونسبه لنا زهير بن حرب عن حسين ابن محمد عن إسرائيل في هذا الحديث قال الوليد

۱۴۳۳۔ محمد بن یحییٰ، فارس، فریابی، اسرائیل، ولید (دوسری سند) زہیر بن حرب، حسین بن محمد اسرائیل، ولید، زید بن زائدہ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی

ابن أبي هشام عن زيد بن زائد عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ لا يبلغني أحد من أصحابي عن أحد شيئا فإني أحب أن أخرج إليكم وأنا سليم الصدر

میرے پاس میرے صحابی کی طرف سے بات نہ لگائے (اس کی شکایت میں) کیونکہ میں چاہتا ہوں جب تمہارے پاس سے جاؤں تو میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کی طرف سے میرے دل میں کدورت نہ ہو)

کتاب الادب

پارہ ۳۱

بسم الله الرحمن الرحيم

٤٥٠ –في الحذر من الناس

١٤٣٤ –حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثنا نوح بن يزيد بن سيار المؤدب حدثنا إبراهيم بن سعد قال حدثنيه ابن إسحق عن عيسى بن معمر عن عبد الله بن عمرو بن الفغواء الخزاعي عن أبيه قال دعاني رسول الله ﷺ وقد أراد أن يبعثني بمال إلى أبي سفيان يقسمه في قريش بمكة بعد الفتح فقال التمس صاحبا قال فجاءني عمرو بن أمية الضمري فقال بلغني أنك تريد الخروج وتلتمس صاحبا قال قلت أجل قال فأنا لك صاحب قال فجئت رسول الله ﷺ قلت قد وجدت صاحبا قال فقال من قلت عمرو بن أمية الضمري قال إذا هبطت بلاد قومه فاحذره فإنه قد قال القائل أخوك البكري ولا تأمنه فخرجنا حتى إذا كنت بالأبواء قال إني أريد حاجة إلى قومي بودان فتلبث لي قلت راشدا فلما ولى ذكرت قول النبي ﷺ فشددت على بعيري حتى خرجت أوضعه حتى إذا كنت بالأصافر إذا هو يعارضني في رهط قال وأوضعت فسبقته فلما رآني قد فته انصرفوا وجاءني فقال كانت لي إلى قومي حاجة قال قلت أجل ومضينا حتى قدمنا مكة فدفعت المال إلى أبي سفيان *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

۴۵۰۔ لوگوں سے پرہیز کرنا (یعنی ان کے دغا اور فریب سے بچتے رہنا ہر شخص پر اطمینان اور اعتماد نہ کرنا)

۱۴۳۴۔ محمد بن یحییٰ بن فارس، نوح، ابراہیم، ابن اسحاق، عیسیٰ، عبداللہ بن عمرو، عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو بلایا آپ میرے ساتھ کچھ روپیہ بھیجنا چاہتے تھے، ابوسفیان کے پاس تاکہ وہ تقسیم کرے اس کو مکے میں قریش کے لوگوں کو بعد فتح ہو جانے مکے کے آپ نے فرمایا تو کوئی اور ساتھی اپنا ڈھونڈ لے عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے سنا ہے تم مکے کو جانا چاہتے ہو اور ساتھی ڈھونڈتے ہو میں نے کہا ہاں عمرو نے کہا اچھا میں ساتھ چلوں گا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا مجھ کو ساتھی مل گیا ہے آپ نے فرمایا کون شخص میں نے کہا عمرو بن امیہ ضمری آپ نے فرمایا جب تو اس کی قوم کے ملک میں پہنچے تو بچ کے جانا (ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی قوم سے سازش کر کے تجھے لٹوا دے) کیونکہ ایک شخص کا قول ہے اپنے سگے بھائی سے بے خوف نہ ہونا چاہیے عمرو بن فغوا نے کہا پھر ہم نکلے جب ابواء (ایک مقام ہے درمیان میں مکے اور مدینے کے) میں پہنچے تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا کہ میں ایک ضرورت سے ودان میں اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں تم میرا انتظار کرنا میں نے کہا اچھا جاؤ راستہ نہ بھولنا جب وہ چلا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کا کہنا یاد آیا (میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور زور سے اس کو بھگاتا ہوا نکلا جب میں اصافر میں پہنچا تو دیکھا کہ عمرو بن امیہ ضمری چند آدمی اپنی قوم کے لیے ہوئے میرے روکنے کو آ رہا ہے) میں نے اونٹ کو اور بھگایا یہاں تک کہ میں بہت آگے نکل گیا جب اس نے دیکھا کہ وہ مجھے نہیں پا سکتا تو اس کے ساتھی لوٹ گئے اور وہ میرے پاس آ کر کہنے لگا مجھے اپنے لوگوں سے کچھ کام تھا میں نے کہا ہاں ہو گا، پھر ہم مکے میں آئے اور میں نے جو مال آنحضرت ﷺ نے مجھ کو دیا تھا، ابوسفیان کے حوالے کیا۔

تشریح: یعنی سفر میں کسی کے اوپر بالکل اعتماد نہ کرنا چاہیے نیت کا اعتبار نہیں دم بھر میں بگڑ جاتی ہے پس جہاں تک ہو سکے اپنا بچاؤ کرے اور قابو نہ کھوئے

جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا کہ اصافر کو میں نے تلاش کیا لغت اور غریب الحدیث کی کتابوں میں مگر کہیں نہ ملا پھر میں نے کتاب المعجم شیخ ابوالفتح کی دیکھی تو اس میں صفر مادہ ایک پہاڑ ہے سرخ رنگ کا قریب مدینے کے شاید اصافر اسی کو کہتے ہوں گے

اس حدیث سے بڑی تعلیم امت کو مقصود ہے کہ جب ان کے ساتھ روپیہ وغیرہ ہو تو وہ ہر شخص کا اعتبار نہ کریں ہر ایک کو رفیق نہ بنائیں اگر بنائیں بھی تو ہر وقت ہوشیار رہیں ورنہ دغا کریں گے مال تو جائے گا اور شاید جان بھی اس کے ساتھ جاوے اگلے عاقلوں کی نصیحت ہے کہ سفر میں جو شخص ساتھ ہو جائے اس کا پتہ ... خصوصاً اس حال میں مفلس فقیر ہو کیونکہ دنیا کی طمع دل میں آ ہی جاتی ہے

١٤٣٥ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن عقيل عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين *

۱۴۳۵۔ قتیبہ، لیث، عقیل، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں دھوکا کھاتا ہے یا نہ ڈسا جاوے مومن ایک سوراخ سے دوبار۔

تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہیں کھاتا اور مطلب یہ ہے کہ جب ایک بار کسی بات میں دھوکا کھا جائے تو دوبارہ دھوکا نہیں کھاتا [illegible]

٤٥١ - باب في هدي الرجل *

۴۵۱۔ چال کا بیان

١٤٣٦ - حدثنا وهب بن بقية أخبرنا خالد عن حميد عن أنس قال كان النبي ﷺ إذا مشى كأنه يتوكأ *

۱۴۳۶۔ وہب بن بقیہ، خالد، حمید، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آگے جھکے جاتے ہیں

١٤٣٧ - حدثنا حسين بن معاذ بن خليف حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد الجريري عن أبي الطفيل قال رأيت رسول الله ﷺ قلت كيف رأيته قال كان أبيض مليحا إذا مشى كأنما يهوي في صبوب *

۱۴۳۷۔ حسین بن معاذ، عبدالاعلی، سعید، ابوالطفیل سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا سعید نے کہا کیونکر ابوالطفیل نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سفید تھے نمکین جب چلتے تو گویا اتار میں اترتے۔

تشریح: آگے کو زور دے کر قوی اور طاقت ور لوگوں کی ایسی ہی چال ہوتی ہے (علامہ)

٤٥٢ - باب في الرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى *

۴۵۲۔ لیٹے میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر نہ رکھے

١٤٣٨ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث ح و حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن أبي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله ﷺ أن يضع وقال قتيبة يرفع الرجل إحدى رجليه على الأخرى زاد قتيبة وهو مستلق على ظهره *

۱۴۳۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، حماد، زبیر، جابرؓ سے روایت ہے، کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے چت لیٹ کر۔

تشریح: شاید اس وجہ سے کہ ستر نہ کھلے یہ جب ہے کہ تہبند باندھے ہو اور جو پاجامہ پہنے ہو اور ستر کھلنے کا خوف نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے (علامہ)

١٤٣٩ - حدثنا النفيلي حدثنا مالك ح و حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عباد بن تميم عن عمه أنه رأى رسول الله ﷺ مستلقيا قال القعنبي في المسجد واضعا إحدى رجليه على الأخرى

۱۴۳۹۔ نفیلی، مالک (دوسری سند) قعنبی، مالک، ابن شہاب، عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا چت لیٹے ہوئے ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے تھے

١٤٤٠ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان كانا يفعلان ذلك

۱۴۴۰۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ بن خطاب اور حضرت عثمانؓ بن عفانؓ ایسا کیا کرتے تھے

٤٥٣ - باب في نقل الحديث *

۴۵۳۔ بات اوڑا دینا منع ہے۔

تشریح: یعنی جو بات راز کی ہو اور کوئی مسلمان دوسرے سے بیان کرے صلاح لینے کے لیے تو اس کو افشا نہ کرنا چاہیے (علامہ)

١٤٤١ - حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا يحيى بن آدم حدثنا ابن أبي ذئب عن عبد الرحمن بن عطاء عن عبد الملك

۱۴۴۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ، ابن ابی ذیب، عبدالرحمن بن عطاء، عبدالملک بن جابر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ

بْن جابر بْن عتيك عَنْ جابر بْن عبْد اللَّه قَالَ قَالَ رسولُ اللَّه ﷺ إذا حدث الرجل بالحديث ثم التفت فهي أمانة *

نے فرمایا کوئی شخص بات کرے پھر غافل ہو جاوے تو وہ امانت ہے (اس کو ضائع نہ کرنا چاہیے افشا نہ کرے)

١٤٤٢ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ *

۱۴۴۲۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن نافع، ابن ابی ذئب، ابن اخی جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شخص صحبت میں بیٹھے امانت دار ہے (یعنی اس صحبت کی باتیں دوسری جگہ نہ بیان کرے) مگر تین صحبتوں میں ایک جہاں ناحق خون کیا جاوے دوسرے ناحق زخم پہنچایا جائے یا بدکاری کی جاوے تیسری جہاں پرایا مال ناحق لوٹ لیا جاوے (ایسی صحبتوں کا حال دینا درست ہے تاکہ اور مسلمانوں کو ضرر نہ ہو)

١٤٤٣ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا *

۱۴۴۳۔ محمد بن علاء اور ابراہیم، ابو اسامہ، عمر، عبدالرحمن بن سعد، ابو سعیدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی خیانت امانت میں اللہ جل جلالہ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہوگی مرد اپنی بی بی کے پاس رہے، اور وہ مرد کے پاس رہے، پھر مرد عورت کا راز فاش کرے

٤٥٤ – بَاب فِي الْقَتَّاتِ *

۴۵۴۔ چغل خور کا بیان

١٤٤٤ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ *

۱۴۴۴۔ مسدد اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، ہمام، حذیفہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا

٤٥٥ – بَاب فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ *

۴۵۵۔ دورخے کا بیان (یعنی وہ منافق جو ہر شخص کے سامنے اس کی سی کہہ دے اور فریقین سے ملا رہے)

١٤٤٥ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ *

۱۴۴۵۔ مسدد، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب لوگوں میں برا شخص وہ ہے جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔

تشریح:۔ یعنی جس فریق میں جاتا ہے انہی کے موافق کہہ دیتا ہے حق ناحق کا خیال نہیں رکھتا (علامہ)

١٤٤٦ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ *

۱۴۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، شریک، رکین، نعیم، حضرت عمارؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دو منہ ہوں قیامت کے دن اس کی دو زبانیں ہوں گی

٤٥٦ – بَاب فِي الْغِيبَةِ *

۴۵۶۔ غیبت کا بیان

١٤٤٧ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ

۱۴۴۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، علاء، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ غیبت کیا ہے آپ نے فرمایا اپنے بھائی کا ذکر کرنا اس طرح سے کہ (اگر وہ

كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ *

ہو) تو اس کو ناگوار ہو کسی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جو میں ذکر کروں (تو اس کو غیبت نہیں کہا جائے گا) آپ نے فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جب ہی تو یہ غیبت ہے اور جو اس میں عیب نہ ہو تو تو نے بہتان باندھا اس پر (جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے)

١٤٤٨ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا *

١٤٤٨۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، علی بن اقمر، ابوحذیفہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کافی ہے آپ کو صفیہ کا یہ عیب مسدد کی روایت میں ہے یعنی ان کا قد چھوٹا ہونا آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر وہ دریا میں گھولا جاوے تو دریا پر غالب آوے (یعنی اس کا رنگ بگاڑ دے یہ تمثیل ہے اس گناہ کی بڑائی کی) حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے ایک شخص کی نقل کی آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ کسی کی نقل کروں اگرچہ مجھ اتنا روپیہ ملے۔

تشریح:۔ صفیہ بنت حیی آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں حضرت عائشہؓ کی سوت اور سوت کی شان میں اکثر باتیں شکایت ہی کی نکل جاتی ہیں کیونکہ نقل کرنا بھی غیبت میں داخل ہے جب کسی کے عیب کو اس کی پیٹھ کے پیچھے بیان کرے زبان سے کہے یا ویسی صورت بنادے وہ غیبت میں داخل ہے (علامہ)

١٤٤٩ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ *

١٤٤٩۔ محمد بن عوف، ابوالیمان، شعیب، ابن ابی حسین، نوفل، سعید بن زیدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب زیادتیوں سے زیادہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت لیوے ناحق۔

تشریح:۔ جیسے مسلمان سے مال میں زیادہ لینا حرام ہے یعنی سود ویسے ہی اس کی عزت سے لینا حرام ہے، اگر کوئی کام ایسا کرے جو اس کی عزت میں خلل ڈالے تو یہ بھی اسی قدر بدلہ لیوے نہ یہ کہ زیادتی کرے جو سود کھانے سے بھی بدتر ہے (علامہ)

١٤٥٠ – حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى *

١٤٥٠۔ ابن مصفی، بقیہ اور ابو مغیرہ، صفوان، راشد اور عبدالرحمن، انسؓ بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس رات میں آسمان پر گیا تو میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے منہ اور سینے اس سے نوچ رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت لیتے تھے (گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یحییٰ نے بقیہ سے اس روایت کو ذکر کیا لیکن انس کا ذکر نہیں ہے، اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ نے ابوالمغیرہ سے ابن مصفی کی طرح روایت کیا ہے

١٤٥١ – حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

١٤٥١۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسود، ابوبکر، اعمش، سعید، ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان

بن خريج عن أبي برزة الأسلمي قال قال رسول الله ﷺ يا معشر من آمن بلسانه ولم يدخل الإيمان قلبه لا تغتابوا المسلمين ولا تتبعوا عوراتهم فإنه من اتبع عوراتهم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه في بيته *

کے اور دلوں میں ان کے ایمان نہیں گیا مت غیبت کرو مسلمانوں کی اور مت پیچھے پڑو ان کی عورتوں کے کیونکہ جو کوئی کسی کی عزت کے پیچھے پڑے گا اللہ اس کی عزت کے پیچھے پڑ جاوے گا اور جس کی عزت کے پیچھے اللہ پڑ جاوے تو وہ رسوا کرے گا اس کو اس کے گھر میں (یعنی بہت چھپنے سے نہیں اگر وہ چھپ کر گھر میں بیٹھا رہے گا، جب بھی رسوا ہو جاوے گا)

١٤٥٢ – حدثنا حيوة بن شريح المصري حدثنا بقية عن ابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن وقاص بن ربيعة عن المستورد أنه حدثه أن النبي ﷺ قال من أكل برجل مسلم أكلة فإن الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فإن الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء فإن الله يقوم به مقام سمعة ورياء يوم القيامة *

١٤٥٢۔ حیوۃ بن شریح، بقیہ، ابن ثوبان، ان کے والد، مکحول، وقاص، مستورد بن شداد سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا عیب بیان کر کے ایک نوالہ کھاوے تو اللہ اس کو اتنا ہی نوالہ جہنم سے کھلاوے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کا عیب بیان کر کے ایک کپڑا پہنے گا تو اللہ اس کو اتنا ہی کپڑا جہنم سے پہناوے گا اور جو کوئی کسی شخص کو یا کسی شخص کی وجہ سے ریا اور تفاخر اور شہرت کے مقام پر پہنچاوے تو اللہ اس کو قیامت کے دن ایسے مقام پر کھڑا کرے گا جہاں خراب اس کی شہرت ہو (یعنی ایسی سزا دی جاوے گی اور ایسا عذاب ہو گا کہ سب لوگوں میں اس کا چرچہ ہو جاوے گا)

١٤٥٣ – حدثنا واصل بن عبد الأعلى حدثنا أسباط بن محمد عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ كل المسلم على المسلم حرام ماله وعرضه ودمه حسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم *

١٤٥٣۔ واصل، اسباط بن محمد، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی عزت اور اس کا خون اور کافی ہے آدمی میں اتنی برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے

٤٥٧ – باب من رد عن مسلم غيبة *

٤٥٧۔ ایک شخص اپنے بھائی کی طرف سے بولے اس کی عزت بچانے کو!

١٤٥٤ – حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء بن عبيد حدثنا ابن المبارك عن يحيى بن أيوب عن عبد الله بن سليمان عن إسمعيل بن يحيى المعافري عن سهل بن معاذ بن أنس الجهني عن أبيه عن النبي ﷺ قال من حمى مؤمنا من منافق أراه قال بعث الله ملكا يحمي لحمه يوم القيامة من نار جهنم ومن رمى مسلما بشيء يريد شينه به حبسه الله على جسر جهنم حتى يخرج مما قال *

١٤٥٤۔ عبداللہ بن محمد، ابن مبارک، یحیی، عبداللہ، اسمٰعیل، سہل بن معاذ، معاذ بن انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بچایا کسی مسلمان کو کسی منافق سے (یعنی منافق نے اس کی غیبت کی) اور اس کے کلام کو رد کیا اور منافق کو سزا دی تو اللہ قیامت کے روز ایک فرشتہ بھیجے گا، جو اس کے گوشت کو جہنم سے بچاوے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر تہمت کرے عیب لگانے کو تو اللہ جل جلالہ اس کو روک رکھے گا، جہنم کے پل پر جب تک اس کی سزا پوری نہ ہو

١٤٥٥ – حدثنا إسحق بن الصباح حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا الليث قال حدثني يحيى بن سليم أنه سمع إسمعيل ابن بشير يقول سمعت جابر بن عبد الله وأبا طلحة بن سهل الأنصاري

١٤٥٥۔ اسحاق بن صباح، ابن ابی مریم، لیث، یحیی، اسمٰعیل، جابر بن عبداللہ اور ابو طلحہ بن سہلؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کو ذلیل کرے ایسے مقام پر کہ اس کی عزت جاتی

استطاع

نہ کرے دوسرے اگر وہ زیادتی کرے تو زیادتی کا گناہ اسی پر ہوگا

٤٦٤ –في التَوَاضُعِ!

۴۶۳۔ تواضع کا بیان

١٤٦٤ –حدّثنا أحمدُ بنُ حفصٍ قال حدثني أبي حدثني إبراهيم بن طهمان عن الحجّاج عن قتادة عن يزيد بن عبد الله عن عياض بن حمار أنه قال قال رسول الله ﷺ إنّ الله أوحى إليّ أن تواضعوا حتى لا يبغي أحدٌ على أحدٍ ولا يفخر أحدٌ على أحدٍ *

۱۴۶۴۔ احمد بن حفص، ان کے والد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، یزید، عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ عاجزی کرو یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے نہ ایک دوسرے پر فخر کرے

٤٦٤ –باب في الانْتِصارِ *

۴۶۴۔ بدلہ لینے کا بیان۔

تشریح:۔ جب ایک دوسرے پر ظلم کرے تو مظلوم کو صبر کرنا بہتر ہے، اگر صبر نہ ہو سکے تو بدلہ لیوے برابری کے ساتھ زیادتی نہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی جو بدلہ لیوے ظالم کے ظلم کرنے کے بعد تو اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے

١٤٦٥ –حدّثنا عيسى بْنُ حَمّادٍ أخبَرنا اللَّيثُ عَنْ سَعيدٍ المَقْبُريّ عَنْ بشيرِ بْنِ المُحَرَّرِ عَنْ سَعيدِ بْنِ المُسَيّبِ أنّهُ قالَ بينما رسولُ اللهِ ﷺ جالسٌ ومعهُ أصحابُهُ وقعَ رجلٌ بأبي بكرٍ فآذاهُ فصمتَ عنهُ أبو بكرٍ ثمّ آذاهُ الثّانيةَ فصمتَ عنهُ أبو بكرٍ ثمّ آذاهُ الثّالثةَ فانتصرَ منهُ أبو بكرٍ فقامَ رسولُ اللهِ حينَ انتصرَ أبو بكرٍ فقالَ أبو بكرٍ أوَجدتَ عليَّ يا رسولَ اللهِ فقالَ رسولُ اللهِ ﷺ نزلَ ملكٌ مِنَ السّماءِ يُكذّبُهُ بما قالَ لكَ فلمّا انتصرتَ وقعَ الشّيطانُ فلمْ أكنْ لأجلسَ إذْ وقعَ الشّيطانُ

۱۴۶۵۔ عیسیٰ بن حماد، لیث، سعید، بشیر، سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ بھی بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نے ابوبکرؓ کو برا کہا اور ان کو ایذا دی ابوبکرؓ چپ ہو رہے پھر اس نے ایذا دی پھر ابوبکرؓ چپ ہو رہے پھر اس نے چھیڑا تو ابوبکرؓ نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکرؓ کے جواب دیتے ہی ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھ پر غصے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اترا وہ تیرے برا کہنے والے کو جھٹلا رہا تھا، جب تو نے جواب دیا تو شیطان آن پڑا پھر جب شیطان آن پڑا تو میں بیٹھنے والا نہیں

١٤٦٦ –حدّثنا عبدُ الأعلى بْنُ حَمّادٍ حدّثنا سُفيانُ عَنِ ابنِ عجلانَ عَنْ سعيدِ بْنِ أبي سعيدٍ عَنْ أبي هُريرةَ أنّ رجلًا كانَ يسُبُّ أبا بكرٍ وساقَ نحوَهُ قالَ أبو داود وكذلكَ رواهُ صفوانُ بْنُ عيسى عَنِ ابنِ عجلانَ كما قالَ سُفيانُ *

۱۴۶۶۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، سفیان، ابن عجلان، سعید بن ابی سعید، ابوہریرہؓ سے اسی طرح روایت ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح صفوان نے بھی ابن عجلان سے روایت کیا ہے

١٤٦٧ –حدّثنا عُبيدُ اللهِ بْنُ مُعاذٍ حدّثنا أبي ح و حدّثنا عُبيدُ اللهِ بْنُ عُمرَ بْنِ ميسرةَ حدّثنا مُعاذُ بْنُ مُعاذٍ المعنى واحدٌ قالَ حدّثنا ابنُ عونٍ قالَ كنتُ أسألُ عنِ الانتصارِ ولمنِ انتصرَ بعدَ ظلمهِ فأولئكَ ما عليهمْ مِنْ سبيلٍ فحدّثني عليُّ بْنُ زيدِ بْنِ جُدعانَ عَنْ أمِّ مُحمّدٍ امرأةِ أبيهِ قالَ ابنُ عونٍ وزعموا أنّها كانتْ تدخلُ على أمِّ المؤمنينَ قالتْ قالتْ أمُّ المؤمنينَ دخلَ عليَّ رسولُ اللهِ ﷺ وعندنا زينبُ بنتُ جحشٍ فجعلَ يصنعُ شيئًا بيدهِ فقلتُ بيدهِ حتّى فطّنتُهُ لها فأمسكَ وأقبلتْ زينبُ تقحّمُ لعائشةَ رضي اللهُ عنها فنهاها فأبتْ أنْ تنتهيَ فقالَ

۱۴۶۷۔ عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد (دوسری سند) عبیداللہ بن عمر، معاذ، ابن عون سے روایت ہے، کہ میں انتصار کے معنی پوچھتا تھا اس آیت میں ولمن انتصر بعد ظلمه فاؤلئك ما عليهم من سبيل، تو حدیث بیان کی مجھ سے علی بن زید بن جدعان نے اپنے باپ کی بی بی ام محمد سے لوگ کہتے تھے کہ وہ ام المؤمنین کے پاس جایا کرتی تھیں (ام المؤمنین عائشہؓ) نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور زینب بنت جحشؓ (دوسری بی بی آپ کی) ہمارے پاس بیٹھی تھیں آپ اپنے ہاتھ سے مجھے چھیڑنے لگے (جیسے خاوند اپنی بیوی سے کیا کرتے ہیں) میں نے آپ کو ہاتھ کے اشارے سے جتا دیا کہ زینب بنت جحشؓ بیٹھی

لعائشة سَبِّيهَا فسبَّتها فغلبتها فانطلقتْ زَيْنبُ إلى عليٍّ رضي الله عنهم فقالتْ إنّ عائشةَ رضي الله عنها وقعتْ بكُمْ وفعلَتْ فجاءتْ فاطمةُ فقالَ لها إنّها حِبَّةُ أبيكِ وربِّ الْكَعْبَةِ فانْصرفتْ فقالتْ لهمْ إني قلتُ له كذا وكذا فقالَ لي كذا وكذا قالَ وجاءَ عليٌّ رضي الله عنهم إلى النبيِّ ﷺ فكلّمهُ في ذلك *

ہیں تو آپ رک گئے اور زینب آن کر عائشہؓ کو برا کہنے لگیں آنحضرت نے ان کو منع کیا انہوں نے نہ مانا تو تب آپ نے عائشہؓ سے کہا کہ تم بھی ان کو برا کہو حضرت عائشہؓ نے بھی برا کہنا شروع کیا اور لڑائی میں ان پر غالب آئیں تو زینبؓ حضرت علیؓ کے پاس گئیں اور ان سے کہا حضرت عائشہؓ نے تم کو برا بھلا کہا اور ایسا کیا (زینب بنی ہاشم میں سے تھیں اور علیؓ بنی ہاشم سے تھے اس واسطے زینبؓ نے ان سے شکایت کی) پھر فاطمۃ الزہراؓ تشریف لائیں آنحضرت کے پاس (حضرت عائشہؓ کی شکایت کرنے کو کہ انہوں نے بنی ہاشم کو برا کہا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ تیرے باپ کی چہیتی ہیں قسم ہے کعبے کے رب کی (یعنی گو انہوں نے قصور کیا ہو مگر تم درگزر کرو اس خیال سے کہ تمہارے باپ ان سے محبت رکھتے ہیں) یہ سن کر حضرت فاطمہؓ تشریف لے گئیں اور بیان کیا بنی ہاشم سے کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا آپ نے ایسا فرمایا پھر حضرت علیؓ تشریف لائے آنحضرت ﷺ کے پاس اور گفتگو کی آپ سے اس باب میں

٤٦٥ - بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى *

۴۶۵۔ مردوں کو برا کہنا منع ہے۔

تشریح: اگرچہ وہ برے ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوں تو ان کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے اللہ معاف کرنے والا ہے

١٤٦٨ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ *

۱۴۶۸۔ زہیر بن حرب، وکیع، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارا رفیق مر جاوے تو اس کی برائی چھوڑ دو اور اس کا عیب بیان نہ کرو

١٤٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ

۱۴۶۹۔ محمد بن علاء، معاویہ، عمران، عطاء، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں مت بیان کرو

٤٦٦ - بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ *

۴۶۶۔ شرارت اور تکبر کا بیان!

١٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ

۱۴۷۰۔ محمد بن صباح، علی بن ثابت، عکرمہ، ضمضم بن جوس، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں دو شخص تھے برابر کے ایک تو (دن رات) گناہ کیا کرتا دوسرا عبادت کیا کرتا تھا ہمیشہ عبادت کرنے والا دوسرے شخص کو گناہ کرتے دیکھتا اور کہتا باز رہ ایک دن اس کو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا تو کہنے لگا باز رہ وہ بولا تو چھوڑ دے مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ کیا تو میرا نگہبان ہو کر آیا ہے وہ بولا قسم خدا کی اللہ تجھے نہ بخشے گا یا تجھے جنت میں نہ لے جاوے گا پھر دونوں مر گئے اور ان کی روحیں ایک ساتھ پروردگار کے پاس گئیں پروردگار نے عبادت کرنے والے سے کہا کیا تو میرا حال جانتا تھا یا میرے

للمذنب اذهب فادخل الجنة برحمتي وقال للآخر اذهبوا به إلى النار قال أبو هريرة والذي نفسي بيده لتكلم بكلمة أوبقت دنياه وآخرته *

اوپر اختیار رکھتا تھا (جو تو نے عمداً کیا) اللہ اس گنہگار سے کہے گا کہ جا تو جنت میں جا میری رحمت سے اور عبادت کرنے والے سے کہا اس کو جہنم میں لے جاؤ ابوہریرہؓ نے کہا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی بات کہی جس سے اس کی دنیا اور آخرت دونوں بگڑ گئیں

تشریح: دنیا تو اس واسطے کہ زندگی بھر تکلیف اٹھائی عبادت کی نفس کی خواہشوں سے محروم رہا اور آخرت کی تباہی تو ظاہر ہے یہی حال ہو گا ہر متکبر خود پرست کا جو اپنی عبادت اور تقویٰ کے سامنے اور خدا کے بندوں کو حقیر سمجھے گا اور اپنے تئیں جنتی جانے دوسروں کو دوزخی اللہ تعالیٰ کو عبادت کی حاجت نہیں وہ تو عاجزی اور بندگی اور مسکینی جہاں تک ہو پسند کرتا ہے (علامہ)

١٤٧١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مع مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ *

١٤٧١۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن علیہ، عیینہ، ان کے والد، ابوبکرؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی گناہ اس سزا کے لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو دنیا میں عذاب دیوے سوا اس عذاب کے جو آخرت میں اس کے لیے رکھ چھوڑا ہے شرارت اور تکبر اور ناتا توڑنے سے زیادہ (یعنی سب گناہوں سے زیادہ اس سزا کے لائق یہی دو گناہ ہیں)

٤٦٧ - بَاب فِي الْحَسَدِ *

٤٦٧۔ حسد کا بیان

١٤٧٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ

١٤٧٢۔ عثمان بن صالح، ابو عامر، سلیمان بن بلال، ابراہیم، ان کے والد، ان کے دادا، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم حسد سے کیوں کہ حسد کھا لیتا ہے نیکیوں کو جیسے آگ کھا لیتی ہے لکڑی کو یا گھاس کو

١٤٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْعَمْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ ابْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ *

١٤٧٣۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، سعید، سہل بن ابی امامہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے مت سختی کرو اپنی جانوں پر نہیں تو تم پر سختی ہو گی کیوں کہ بعض لوگوں نے سختی کی تھی اپنی جانوں پر تو اللہ نے سختی کی ان پر یہی ان کی نشانیاں ہیں گرجاؤں اور گھروں میں وہ سختی کیا تھی درویشی (دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دینا) انہوں نے اس کو خود نکال لیا تھا اللہ نے ان پر فرض نہیں کی تھی

٤٦٨ - بَاب فِي اللَّعْنِ *

٤٦٨۔ لعنت کرنے کا بیان

١٤٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا

١٤٧٤۔ احمد بن صالح، یحییٰ، ولید، نمران، ام درداء، ابو الدرداء سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب کسی کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اس کے جاتے ہی آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں تو وہ زمین پر اترتی ہے زمین کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں گھوما کرتی ہے جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو اس طرف جاتی ہے

فإذا لم تجد مساغا رجعت إلى الذي لعن فإن كان لذلك أهلًا وإلا رجعت إلى قائلها قال أبو داود قال مروان بن محمد هو رباح ابن الوليد سمع منه وذكر أن يحيى بن حسان وهم فيه*

جس پر لعنت کی اگر وہ لعنت کے لائق ہے اور جو وہ لعنت کے لائق نہیں ہوتا تو کرنے والے پر لوٹ آتی ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مروان نے کہا وہ (رباح بن ولید) ہیں ... جس کو سعید نے ان سے سنا ہے اور یحییٰ بن حسان سے اس میں وہم ہوا (کہ نام ورد عکس کر دیا)

تشریح: یعنی لعنت ملعون ہو جاتا ہے اس واسطے لعنت میں احتیاط کرنی چاہیے جن لوگوں پر اللہ نے لعنت کی جیسے ظالمین اور فاسقین اور کافرین ان پر لعنت کسی پر لعنت کرے اور جن لوگوں پر اللہ اور اس کے رسول نے لعنت نہیں کی ان پر لعنت نہ کرنا بہتر ہے اگرچہ وہ لعنت کے مستحق ہوں

١٤٧٥- حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بالنار*

۱۴۷۵۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حسن، سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت لعنت کیا کرو اللہ کی لعنت سے نہ اس کے غصے سے نہ جہنم سے (یعنی کسی کو یوں نہ کہو تجھ پر خدا کی لعنت (پھٹکار) یا اس کا غضب ہو)

١٤٧٦- حدثنا هارون بن زيد بن أبي الزرقاء حدثنا أبي حدثنا هشام بن سعد عن أبي حازم وزيد بن أسلم أن أم الدرداء قالت سمعت أبا الدرداء قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يكون اللعانون شفعاء ولا شهداء*

۱۴۷۶۔ ہارون بن زید، ان کے والد، ہشام، ابو حازم اور زید بن اسلم، ام درداء، ابوالدرداءؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کرنے والے نہ سفارش کریں گے نہ گواہ ہوں گے قیامت میں (مطلب یہ ہے کہ میری امت سے باہر ہیں اس لیے کہ آپ کی امت گواہ ہو گی اور امتوں پر قیامت کے روز)

١٤٧٧- حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا أبان ح حدثنا زيد بن أخزم الطائي حدثنا بشر بن عمر حدثنا أبان بن يزيد العطار حدثنا قتادة عن أبي العالية قال زيد عن ابن عباس أن رجلا لعن الريح وقال مسلم إن رجلا نازعته الريح رداءه على عهد النبي ﷺ فلعنها فقال النبي ﷺ لا تلعنها فإنها مأمورة وإنه من لعن شيئا ليس له بأهل رجعت اللعنة عليه*

۱۴۷۷۔ مسلم بن ابراہیم، ابان (دوسری سند) زید، بشیر، ابان بن یزید، قتادہ، ابوالعالیہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص کی چادر ہوا نے اڑا دی تو اس نے لعنت کی ہوا پر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت لعنت کر ہوا پر کیوں کہ وہ تابعدار ہے (یعنی ہوا کا کیا قصور ہے وہ تو اپنے مالک کے حکم کے موافق تیز اور دھیمی ہوتی ہے) اور بے شک جو کوئی لعنت کرے گا کسی چیز پر جو لائق لعنت کے نہیں ہے تو وہ لعنت اسی پر لوٹ جاوے گی

٤٦٩- باب فيمن دعا على من ظلمه*

۴۶۹۔ ظالم کو بد دعاء کرنا کیسا ہے؟

١٤٧٨- حدثنا ابن معاذ حدثنا أبي حدثنا سفيان عن حبيب عن عطاء عن عائشة رضي الله عنها قالت سرق لها شيء فجعلت تدعو عليه فقال لها رسول الله ﷺ لا تسبخي عنه*

۱۴۷۸۔ ابن معاذ، ان کے والد، سفیان، حبیب، عطاء، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ان کی کوئی چیز چوری ہو گئی تو انہوں نے چور کو بد دعاء کرنی شروع کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت کم کر عذاب چور پر سے۔

تشریح: یعنی دنیا میں تو جتنا اس کو برا بھلا کہہ کر اپنا غصہ نکالے گی اسی قدر آخرت میں اس کا عذاب کم ہو گا بلکہ تیرا ثواب اور اجر جاتا رہے گا تو کچھ تعجب نہیں پھر کیا فائدہ گالیاں دینے اور کوسنے سے چپ رہنا اور صبر کرنا کہ درجے بہتر ہے آخر وہ چیز تو ملنے والی نہیں کچھ بھی کو سو کا نو (علامہ)

٤٧٠- باب فيمن يهجر أخاه المسلم*

۴۷۰۔ اپنے بھائی کی ملاقات چھوڑ دینا (خفا ہو کر) کیسا ہے؟

١٤٧٩- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن النبي ﷺ قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا

۱۴۷۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بغض (دشمنی) رکھو ایک دوسرے سے

ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا ولا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال"

نہ حسد کرو ایک دوسرے سے نہ پیٹھ دکھاؤ ایک دوسرے کو (یعنی ملاقات چھوڑ دو) اور ہو جاؤ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی اور نہیں درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ

تشریح: یہ بھی ضروری ہے کہ تین دن رات کے اندر صفائی کر لے خطابی نے کہا مراد حدیث سے یہ ہے کہ کوئی اپنے بھائی کو چھوڑ دے غصے اور ملال کی وجہ سے تو اجازت ہے تین دن تک کیونکہ یہ مدت تھوڑی ہے جیسے باپ کا اپنی اولاد کو چھوڑ دینا یا خاوند کا بیوی کو اور جو ان کے مشابہ ہے اس میں تین دن کی قید نہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کو ایک مہینے سے زیادہ تک چھوڑ دیا ہے، سیوطی نے کہا جو ممانعت چھوڑ دینے کی اس حدیث میں ہے وہ اس صورت میں ہے کہ ترک ملاقات دنیا کے باعث سے ہو جیسے دوستی کے حقوق میں کمی کرے لیکن جو ترک ملاقات دین کے لیے ہو جیسے اہل بدعات کو چھوڑ دینا وہ اس سے مستثنیٰ ہے ان کو چھوڑنا درست ہے جب تک وہ توبہ نہ کریں۔

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ *

۱۴۸۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عطاء، ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں درست ہے، مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے زیادہ اس طور سے کہ جب سامنا ہو تو یہ اس سے پھر جاوے وہ اس سے پھر جاوے اور بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے

١٤٨١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ زَادَ أَحْمَدُ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ *

۱۴۸۱۔ عبیداللہ بن عمر اور احمد بن سعید، ابو عامر، محمد بن ہلال، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے چھوڑ دینا مسلمان کا تین دن سے زیادہ اگر تین دن گزر جاویں تو اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے پھر اگر اس نے جواب دیا تو دونوں شریک ہوگئے (مل جانے کے) ثواب میں اور جو جواب نہ دیا تو سارا گناہ اسی پر پڑا احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سلام کرنے والا چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ *

۱۴۸۲۔ محمد بن مثنی، محمد بن خالد، عبداللہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے زیادہ جو شخص چھوڑ دے گا تین دن سے زیادہ پھر مر جاوے گا تو جہنم میں جاوے گا۔

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ *

۱۴۸۳۔ محمد بن صباح، یزید، سفیان، منصور، ابو حازم، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے زیادہ جو شخص چھوڑ دے گا تین دن سے زیادہ پھر مر جاوے گا تو جہنم میں جاوے گا

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ

۱۴۸۴۔ ابن سرح، ابن وہب، حیوۃ، ابو عثمان، عمران، ابو خراش سلمیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو چھوڑ دے ایک سال تک تو گویا اس کو قتل کیا (یعنی گناہ میں قریب

ستة فهو كسفك دمه *

قریب ہیں یہ حدیثیں زجر اور تشدید کے طور پر ہیں)

تشریح: اس روایت میں اسی طرح ہے اور صحیح ہے اور صحیح اسلمی ہے نام اس کا حدرد بن ابی حدرد ہے

١٤٨٥ - حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال تفتح أبواب الجنة كل يوم اثنين وخميس فيغفر في ذلك اليومين لكل عبد لا يشرك بالله شيئا إلا من بينه وبين أخيه شحناء فيقال أنظروا هذين حتى يصطلحا قال أبو داود النبي ﷺ هجر بعض نسائه أربعين يومًا وابن عمر هجر ابنًا له إلى أن مات قال أبو داود إذا كانت الهجرة لله فليس من هذا بشيء وإن عمر بن عبد العزيز غطى وجهه عن رجل *

۱۴۸۵۔ مسدد، ابو عوانہ، سہیل، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے پیر اور جمعرات کو پھر بخش دیا جاتا ہے ان دونوں دنوں میں ہر ایک بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہو (بخشا نہیں جاتا) اور کہا جاتا ہے ان دونوں کو رہنے دو جب تک مل جاویں ابوداؤد نے کہا ان حدیثوں میں وہ چھوڑ دینا داخل نہیں ہے جو اللہ کے لئے ہو عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنا منہ ڈھانپ لیا تھا ایک شخص سے (جس سے ملنا منظور نہ تھا) اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بی بیوں کو چھوڑ دیا تھا اور عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے کو چھوڑ دیا تھا اور میمون بن مہران نے کہا چھوڑ دے احمق کو اس سے بہتر کوئی علاج نہیں

٤٧١ - باب في الظن *

۴۷۱۔ بدگمانی کرنا برا ہے!

١٤٨٦ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا *

۱۴۸۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، علاء، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیوں کہ بدگمانی پرلے سرے کا جھوٹ ہے اور نہ تو ٹوہ لگاؤ آپ نہ دوسروں کو لگانے دو

٤٧٢ - باب في النصيحة والحياطة *

۴۷۲۔ خلوص (دل سے خیر خواہی) کا بیان!

١٤٨٧ - حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن حدثنا ابن وهب عن سليمان يعني ابن بلال عن كثير بن زيد عن الوليد ابن رباح عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن أخو المؤمن يكف عليه ضيعته ويحوطه من ورائه *

۱۴۸۷۔ ربیع بن سلیمان، ابن وہب، سلیمان، کثیر، ولید، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان آئینہ ہے دوسرے مسلمان کا[1] اور مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا روکے نقصان اس کا اور حفاظت کرے اس کی اس کی پیٹھ پیچھے[2]۔

تشریح: [1] تو جس قدر صاف رہے اسی قدر بہتر ہے اگر ذرا بھی میل آوے گا آئینہ کام کا نہ رہے گا یا مقصود یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی اصلاح اس طرح کرے کہ مانند آئینہ کے رہے، جیسے آئینہ میں صورت کے عیب دکھائی دیتے ہیں اس میں سیرت کے عیب معلوم ہوں اور ان کی اصلاح کرے (علامہ)

[2] یعنی اس کی غیبت میں جب کوئی اس کا مال لینا چاہے یا اس کی عزت میں خلل ڈالے اس کو برا کہے تو حتی المقدور اپنے بھائی کی مدد کرے اور اس کو دفع کرے (علامہ)

٤٧٣ - باب في إصلاح ذات البين *

۴۷۳۔ میل جول کرا دینے کی فضیلت!

١٤٨٨ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن سالم عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال قال رسول الله ﷺ ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة قالوا بلى يا رسول الله قال إصلاح ذات

۱۴۸۸۔ محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، عمرو، سالم، ام درداء، ابو الدرداء، سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں وہ بات جو بہتر ہے درجے میں روزے اور نماز اور زکوۃ سے لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا میل جول کرا دینا

الْبَيْنِ وفساد ذات الْبَيْنِ الْحالقة *

آپس میں، آپس کی لڑائی اور پھوٹ مونڈنے والی ہے۔

تشریح :۔ یعنی دین کو جڑ سے مٹا دیتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اتفاق اور اتحاد دین اسلام میں اصل الاصول ہے اور پھوٹ اور مخالفت سب خرابیوں کی جڑ ہے جہاں تک ہو سکے اس کو کاٹ ڈالئے

١٤٨٩ –حدثنا نصر بن علي أخبرنا سفيان عن الزهري ح و حدثنا مسدد حدثنا إسمعيل ح و حدثنا أحمد بن محمد بن شبويه المروزي حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أمه أن النبي ﷺ قال لم يكذب من نمى بين اثنين ليصلح وقال أحمد بن محمد ومسدد ليس بالكاذب من أصلح بين الناس فقال خيرا أو نمى خيرا *

١٤٨٩۔ نصر بن علی، سفیان، زہری (دوسری سند) مسدد، اسماعیل، (تیسری سند) احمد بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمن نے اپنی ماں (ام کلثوم) سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ نہیں بولا اس شخص نے جس نے بات بتائی دو آدمیوں میں صلح کرا دینے کے لیے احمد اور مسدد کی روایت میں ہے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کراوے گا لوگوں میں پھر وہ نیک بات کہے یا بتادے

تشریح :۔ بات بنائے یعنی دو آدمیوں میں لڑائی ہے اب ایک شخص ان میں صلح کرانے کے لیے دوسرے کی طرف سے یہ باتیں کرے کہ وہ تمہاری تعریف کرتا تھا یا تم سے بہت محبت رکھتا ہے تاکہ وہ ان دونوں میں ملاپ ہو جائے تو درست ہے اگرچہ اس نے یہ باتیں نہ کی ہوں اور جھوٹ کا گناہ نہ ہوگا، بقول شخصے :

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

١٤٩٠ –حدثنا الربيع بن سليمان الجيزي حدثنا أبو الأسود عن نافع يعني ابن يزيد عن ابن الهادي أن عبد الوهاب ابن أبي بكر حدثه عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن أمه أم كلثوم بنت عقبة قالت ما سمعت رسول الله ﷺ يرخص في شيء من الكذب إلا في ثلاث كان رسول الله ﷺ يقول لا أعده كاذبا الرجل يصلح بين الناس يقول القول ولا يريد به إلا الإصلاح والرجل يقول في الحرب والرجل يحدث امرأته والمرأة تحدث زوجها *

١٤٩٠۔ ربیع بن سلیمان، ابو الاسود، نافع، ابن الہاد، عبدالوہاب، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہے، کہ میں نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ کو اجازت دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کی مگر تین مقاموں میں آپ فرماتے تھے میں جھوٹا نہیں جانتا اس شخص کو جو صلح کراوے لوگوں میں کوئی بات بنا کر کہہ دے جس سے ملاپ کرا دینا منظور ہو یا لڑائی میں کوئی بات بنا کر کہے (جس سے غنیم گھبراوے اور مسلمانوں کی قوت ہو مثلاً اپنی شوکت بیان کرے اور کافروں کی قلت اور بے سامانی یا نامردی) یا خاوند اپنی بیوی سے کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کہے (ایک دوسرے کی محبت سے)

تشریح :۔ حلیمی نے کہا مراد وہ نہیں ہے جو صریح جھوٹ ہو کیوں کہ وہ کسی حال میں درست نہیں بلکہ درست وہ جھوٹ ہے جس کے ایک معنی مخفی ہوں اور وہ سچ ہوں لیکن مخاطب اس کے کھلے ہوئے معنی سمجھے مثال اس کی یہ ہے کہ کافروں نے مدینے کی راہ میں ابوبکرؓ صدیق سے پوچھا تمہارے پیچھے اونٹ پر کون بیٹھا ہے انہوں نے کہا رجل یهدینی السبیل، یعنی ایک شخص ہے جو مجھے راہ بتاتا ہے ابوبکرؓ کی یہ غرض تھی کہ دین کی راہ بتاتے ہیں اور ایمان کی ہدایت کرتے ہیں اور کافر یہ سمجھے کہ کوئی راہ بتانے والا ہے یہ نہ سمجھے کہ محمد ﷺ ہیں اگر ابوبکرؓ صدیق صاف صاف کہہ دیتے کہ یہ محمد ﷺ ہیں تو وہ ایذا پہنچائے جاتے پس یہ در حقیقت جھوٹ نہیں ہے لیکن مخاطب کے فہم کے خلاف ہوتی ہے جھوٹ کہا جاتا ہے اور اس کو عربی میں توریہ کہتے ہیں وہ درست ایسے مقاموں میں جہاں ضرورت پڑ جاوے نہ صریح جھوٹ ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ توریہ تھا واللہ اعلم (علامہ)

٤٧٤ –باب في النهي عن الغناء *

۴۷۴۔ گانے کا بیان

١٤٩١ –حدثنا مسدد حدثنا بشر عن خالد بن ذكوان عن الربيع بنت معوذ ابن عفراء قالت جاء رسول الله ﷺ فدخل علي صبيحة بني بي فجلس على فراشي كمجلسك مني

١٤٩١۔ مسدد، بشیر، خالد، ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس رات کی صبح کو جس رات میں اپنے خاوند کے پاس رہی (یعنی شادی کی صبح کو) تو آپ بیٹھ گئے میرے

فجعلتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بدُفٌ لهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِل مِنْ آبائي يوْم بدْر إلى انْ قالتْ إحْداهُنّ وفينا نبيٌّ يعْلمُ ما في الْغدِ فقال دَعِي هذه وقُولي الّذي كُنْت تقُولين *

بچھونے پر جیسے تو بیٹھا ہے میرے پاس (یہ خطاب ہے خالد بن ذکوان کی طرف جو روایت کرتا ہے اس حدیث کو ربیع سے) پھر ہمارے یہاں کی چھوکریوں نے دف بجانا اور گانا شروع کیا وہ بیان کرتی تھیں ہمارے باپ دادوں کا جو مارے گئے تھے جنگ بدر میں یہاں تک کہ ان میں ایک کہنے لگی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنی ہم میں ایک نبی ہے جو کل ہونے والی بات کو جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ مت کہہ اور وہی کہہ جو کہتی تھی

تشریح :۔ اس حدیث میں شادی میں گانے اور دف بجانے کی اباحت ثابت ہوئی

١٤٩٢ – حَدَّثَنَا الْحسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثابتٍ عَنْ أَنسٍ قَالَ لَمّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لعِبَتِ الْحبشَةُ لقُدُومِهِ فرَحًا بذَلكَ لَعِبُوا بحِرَابِهِمْ *

١٤٩٢۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ثابت، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینے میں تشریف لائے تو حبشی آپ کے آنے کی خوشی میں کھیے (ناچ) اپنی برچھی لے کر

٤٧٥ – بَاب كَرَاهِيَةِ الْغِنَاء وَالزَّمْر *

۴۷۵۔ گانے اور بجانے کی ممانعت

١٤٩٣ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْت أَبَا دَاوند يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ

١٤٩٣۔ احمد بن عبیداللہ، ولید بن مسلم، سعید، سلیمان، نافع سے روایت ہے، کہ ابن عمرؓ نے ایک باجے کی آواز سنی تو انگلیاں اپنے کانوں میں کر لیں اور راستے سے دور ہو گئے (تاکہ آواز کان میں نہ آوے) اور مجھ سے کہا اے نافع اب تم کچھ سنتے ہو میں نے کہا نہیں انہوں نے انگلیاں کانوں سے نکالیں اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ کو بھی ایسی آواز آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا (یعنی کان بند کر لیے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے

تشریح :۔ سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے کہ حافظ شمس الدین ابن عبدالہادی نے اس حدیث کو ضعیف کیا محمد بن طاہر نے کہا متفرد ہوا ساتھ اس کے سلیمان بن موسیٰ اور وہ ضعیف ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں سلیمان کی حدیث حسن ہے اور توثیق کی اس کی کئی اماموں نے اور متابعت کی اس کی میمون بن مہران نے نافع سے مسند ابی یعلی میں اور مطعم بن مقدام نے طبرانی میں تو یہ دونوں متابع ہیں سلیمان کے پھر دفع کیا اعتراض کو ابن طاہر نے ساتھ تقریر طویل کے

٤٧٦ – بَاب فِي الْحُكْمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ *

۴۷۶۔ ہیجڑوں اور زنانوں کا بیان !

١٤٩٤ – حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاء أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاء فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَالُ هَذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاء فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ *

١٤٩٤۔ ہارون بن عبداللہ اور محمد بن علاء، ابو اسامہ، مفضل، اوزاعی، ابو یسار، ابو ہاشم، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک زنانہ آیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے تھے آپ نے فرمایا اس کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ عورت بنتا ہے، آپ نے حکم کیا وہ نکالا گیا نقیع کی طرف (شہر بدر ہوا) ابو اسامہ نے کہا نقیع ایک جانب ہے، مدینے سے باہر اور بقیع میں نہیں ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اس کو مار ڈالیں آپ نے فرمایا منع کیا گیا میں نمازیوں کے مارنے سے

١٤٩٥ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

١٤٩٥۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، ان کے والد، عروہ، زینب، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہاں ایک

أن النبي ﷺ دخل عليها وعندها مخنث وهو يقول لعبد الله أخيها إن يفتح الله الطائف غدا دللتك على امرأة تقبل بأربع وتدبر بثمان فقال النبي ﷺ أخرجوهم من بيوتكم*

ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا وہ عبداللہ ان کے بھائی سے کہہ رہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کل طائف فتح کر دے گا تو میں تجھ کو ایک عورت بتاؤں گا جب وہ سامنے آتی ہے تو چار شکن لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ شکن لے کر جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ نکال دو ان زنانوں کو اپنے گھروں سے (کیونکہ عورتوں کی خوبی اور ان سے واقف ہیں اگرچہ جماع پر قادر نہ ہوں)

تشریح۔ یعنی خوب موٹی اور تیار ہے اس کے پیٹ پر چار شکنیں ہیں سامنے سے اور پیچھے سے آٹھ معلوم ہوتی ہیں چار اس طرف اور چار اس طرف (علامہ)

١٤٩٦ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام عن يحيى عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي ﷺ لعن المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال أخرجوهم من بيوتكم*

١٤٩٦۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہیجڑے اور زنانے مردوں پر اور ان عورتوں پر جو مرد بنیں اور فرمایا نکال دو زنانیوں کو اپنے گھروں میں سے

١٤٩٧ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام عن يحيى عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي ﷺ لعن المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال أخرجوهم من بيوتكم وأخرجوا فلانا وفلانا يعني المخنثين*

١٤٩٧۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی زنانے مردوں پر اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا نکال دو زنانوں کو اپنے گھر سے اور نکالو فلاں فلاں ہیجڑے کو

٤٧٧ - باب في اللعب بالبنات*

٤٧٧۔ گڑیوں سے کھیلنا

١٤٩٨ - حدثنا مسدد حدثنا حماد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كنت ألعب بالبنات فربما دخل علي رسول الله ﷺ وعندي الجواري فإذا دخل خرجن وإذا خرج دخلن*

١٤٩٨۔ مسدد، حماد، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میں گڑیوں سے کھیلتی تھی تو کبھی رسول اللہ ﷺ میرے پاس آتے اور لڑکیاں بیٹھی ہوتیں جب آپ آتے تو وہ لڑکیاں چلی جاتیں اور جب آپ چلے جاتے تو وہ آتیں

١٤٩٩ - حدثنا محمد بن عوف حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا يحيى بن أيوب قال حدثني عمارة بن غزية أن محمد بن إبراهيم حدثه عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها قالت قدم رسول الله ﷺ من غزوة تبوك أو خيبر وفي سهوتها ستر فهبت ريح فكشفت ناحية الستر عن بنات لعائشة لعب فقال ما هذا يا عائشة قالت بناتي ورأى بينهن فرسا له جناحان من رقاع فقال ما هذا الذي أرى وسطهن قالت فرس قال وما هذا الذي عليه قالت جناحان قال فرس له جناحان قالت أما سمعت أن لسليمان خيلا لها أجنحة قالت فضحك حتى رأيت نواجذه*

١٤٩٩۔ محمد بن عوف، سعید، یحییٰ، عمارہ، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا خیبر سے لوٹ کر آئے اور میرے گھر کے طاق یا موکھے میں پردہ پڑا تھا (اس کے اندر گڑیاں رکھی تھی) ہوا جو چلی تو پردے کا ایک کونا اڑا اور گڑیاں میرے کھیلنے کی دکھلائی دیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہیں میں نے کہا میری گڑیاں ہیں، آپ نے دیکھا ان گڑیوں میں ایک گھوڑا تھا جس کے دونوں پر لگے تھے کپڑے کے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے بیچ میں میں نے کہا گھوڑا ہے آپ نے فرمایا یہ گھوڑے پر کیا لگے ہیں میں نے کہا پر لگے ہیں آپ نے فرمایا گھوڑے کے پر بھی ہوتے ہیں میں نے کہا آپ نے نہیں سنا حضرت سلیمانؑ کے پاس پر دار گھوڑے تھے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں کھل گئیں

٤٧٨ - باب في الأرجوحة*

٤٧٨۔ جھولے کا بیان

١٥٠٠ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا هشام

١٥٠٠۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي اللَّه عنها قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبْنَ بِي فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ*

روایت ہے کہ ہم مدینے میں آئے تو میرے پاس کچھ عورتیں آئیں اور میں اس وقت جھولے پر کھیل رہی تھی میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے اور وہ مجھے لے گئیں اور بنا سنوار کر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائیں آپ نے مجھ سے صحبت کی اس وقت میں نو سال کی تھی

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ وَأَنَا عَلَى الْأُرْجُوحَةِ وَمَعِي صَوَاحِبَاتِي فَأَدْخَلْنَنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ

۱۵۰۱۔ بشر بن خالد، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ سے یہی مروی ہے اس میں ہے کہ میں ایک جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں تھیں وہ مجھے ایک کوٹھری میں لے گئیں وہاں چند عورتیں تھی انصار کی انہوں نے کہا آؤ بہتری اور برکت کے ساتھ

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي اللَّه عنها فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَعَلَى أُرْجُوحَةٍ بَيْنَ عِذْقَيْنِ فَجَاءَتْنِي أُمِّي فَأَنْزَلَتْنِي وَلِي جُمَيْمَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۱۵۰۲۔ عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، محمد بن عروہ، یحییٰ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ہم مدینے میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے پاس اترے قسم خدا کی اس وقت میں جھولے پر سوار تھی تو میری ماں آئی اور مجھ کو اتارا میرے سر پر چھوٹے چھوٹے بال تھے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک

۴۷۹- بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ*

۴۷۹۔ چوسر کھیلنے کی ممانعت

۱۵۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۱۵۰۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، موسیٰ، سعید، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلے اس نے نافرمانی کی اللہ جل جلالہ کی اور اس کے رسول کی

تشریح:۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول نے کھیل کود سے منع فرمایا ہے جس میں خدا سے غفلت نہ ہو جائے اور اوقات ضائع نہ ہوں ہر عاقل کو چاہیے کہ اپنی عمر میں وقت کو بہت عزیز سمجھے اور ہر وقت یہی خیال رکھے کہ وہ کام کرے جس میں دنیا کا فائدہ ہو یا عقبیٰ کا اور جس میں دونوں کا فائدہ نہ ہو اس کو چھوڑ دے

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ*

۱۵۰۴۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، علقمہ، سلیمان بن بریدہ، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلے گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈال دیا (یعنی چوسر کھیلنا سور کے گوشت اور خون کے برابر ہے)

۴۸۰- بَاب فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ*

۴۸۰۔ کبوتر بازی کا بیان

۱۵۰۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً*

۱۵۰۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کبوتر کے ساتھ (یعنی کبوتر اڑاتے ہوئے) تو آپ نے فرمایا شیطان ہے شیطان کے ساتھ

تشریح:۔ کبوتر اڑانے والا اس لیے شیطان ہوا کہ وہ خدا کی یاد سے غافل ہو گیا اس کام میں جو کام نہیں آتا اور کبوتر اس لیے شیطان ہوا کہ اس نے اڑانے والے کو خدا سے غافل کر دیا علماء نے کہا کبوتر پلنا رفع وحشت کے لیے درست ہے لیکن اس کا اڑانا مکروہ ہے اور شرط کے ساتھ حرام ہے سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا کہ یہ حدیث ان حدیثوں میں سے ہے جن کو حافظ سراج الدین قزوینی نے موضوع کہا اور حافظ ابن حجر نے ان کا پیچھا کیا اس طرح پر کہ اس کی اسناد میں محمد بن عمرو سچا ہے اور حدیث اس کی حسن کے درجے میں ہے اور اگر کوئی اس کا متابع ہوتا تو حدیث صحیح ہو جاتی غایت درجہ یہ ہے کہ توقف کیا ہے [illegible]

٤٨١ – بَاب فِي الرَّحْمَةِ *

۴۸۱۔ شفقت اور مہربانی کا بیان

١٥٠٦ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلًى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ *

۱۵۰۶۔ مسدد اور ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، ابو قابوس، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحم کرے گا رحمٰن (اللہ تبارک و تعالیٰ) تم رحم کرو زمین والوں پر رحم کرے گا تم پر وہ جو آسمان میں ہے۔

تشریح:۔ یعنی آسمانوں کے اوپر ہے اللہ جل جلالہ و تعالیٰ مکانہ، ابن الصلاح نے اپنی کتاب امالی میں لکھا ہے، کہ اس قسم کی حدیثوں میں تین فرقے ہو گئے، ایک فرقہ وہ جو تاویل کرتا ہے، اور ایک فرقہ وہ جو تشبیہ دیتا ہے اللہ کو ساتھ مخلوق کے اور ایک فرقہ جو کہتا ہے کہ جو لفظ اللہ نے اپنے اوپر اطلاق کیا ہے یا اس کے رسول نے اطلاق کیا ہے اس کا اطلاق بہتر ہے اور جس طرح پر اس نے اطلاق کیا ویسے ہی ہم بھی اطلاق کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہم اس کو مقدس اور منزہ جانتے ہیں تحدید اور تشبیہ سے اور یہی طریقہ ہے امت کے پیشواؤں اور اگلے لوگوں کا اور اسی کو اختیار کیا ہے اماموں نے فقہ اور حدیث کے اور کوئی شخص ہمارے متکلمین میں سے اس طریقے کا انکار نہیں کرتا اور امام غزالیؒ نے اس کی تصریح کی ہے کئی مقاموں میں (مرقاۃ الصعود)

١٥٠٧ – حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ فَقَالَ إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ *

۱۵۰۷۔ حفص بن عمر (دوسری سند) ابن کثیر، شعبہ، منصور، ابو عثمان، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے ابو القاسم ﷺ سے سنا جو سچے تھے اور لوگ ان کو سچا جانتے تھے اس حجرے میں رہتے تھے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے رحمت (شفقت اور مہربانی اور نرمی) نہیں چھینی جاتی ہے مگر بدبخت سے

تشریح:۔ یعنی بدبخت سخت دل ہوتا ہے اور نیک بخت بے رحم نہیں ہوتا

١٥٠٨ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۵۰۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن سرح، سفیان، ابن ابی نجیح، ابن عامر، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے

تشریح:۔ یعنی یہ امر مسلمانوں کے طریقے کے خلاف ہے کہ چھوٹوں پر شفقت نہ ہو اور بزرگوں کی تعظیم نہ کی جاوے (علامہ)

٤٨٢ – بَاب فِي النَّصِيحَةِ *

۴۸۲۔ نصیحت کا بیان۔

تشریح:۔ نصیحت کے معنی لغت میں خلوص کے ہیں اور بھی معانی ہیں کہ ان سب سے ایک لفظ کے ساتھ تعبیر نہیں ہو سکتی لیکن اللہ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اس کو وحدہ لاشریک جانے اور جو نیک کام کرے اسی کی رضامندی کے لیے کرے اور کتاب اللہ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اس پر ایمان لائے اور عمل کرے اور رسول کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اس کی نبوت کی تصدیق کرے اور جن باتوں کا حکم کرے اس کو مانے اور جن سے منع کرے ان سے باز رہے اور مسلمان حاکموں کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ حق بات میں ان کی تابعداری کرے اور بغیر کسی وجہ شرعی کے ان کی اطاعت سے منہ نہ موڑے اور بغاوت نہ کرے اور عوام مسلمانوں کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ ان کو نیک باتوں کی تعلیم کرے بری باتوں سے منع کرے تمام ہوا کلام خطابی کا (مرقاۃ الصعود) علماء کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ ان کے فتویٰ پر عمل کرے اور ان کی تعظیم اور احترام کرے اور واللہ اعلم

١٥٠٩ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ

۱۵۰۹۔ احمد بن یونس، زہیر، سہیل، عطاء، تمیم داری سے روایت ہے۔

أبي صالح عن عطاء بن يزيد عن تميم الداري قال قال رسول الله ﷺ إن الدين النصيحة إن الدين النصيحة إن الدين النصيحة قالوا لمن يا رسول الله قال لله وكتابه ورسوله وأئمة المؤمنين وعامتهم أو أئمة المسلمين وعامتهم *

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دین کیا ہے نصیحت ہے دین کیا ہے نصیحت ہے دین کیا ہے نصیحت ہے لوگوں نے کہا کن کن کے ساتھ نصیحت ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ

١٥١٠ –حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوِ اشْتَرَاهُ قَالَ أَمَا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ *

۱۵۱۰۔ عمرو بن عون، خالد، یونس، عمرو بن سعید، ابوزرعہ، جریرؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سننے اور ماننے پر (یعنی جو حکم آپ فرمادیں گے اس کو سنیں گے اور قبول کریں گے) اور نصیحت کرنے پر ہر مسلمان کے ساتھ (یعنی اس اقرار پر کہ میں ہر مسلمان کا دل سے خیر خواہ رہوں گا) پھر جریر جب کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو کہہ دیتے بھائی جو چیز ہم تم سے لیتے ہیں وہ ہم کو زیادہ پسند ہے اس چیز سے جو ہم تم کو دیتے ہیں اب تمہیں اختیار ہے (چاہو بیچو یا نہ بیچو خریدو یا نہ خریدو)

٤٨٣ –بَاب فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ *

۴۸۳۔ مسلمان کو مدد دینے کا بیان

١٥١١ –حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ وَاصِلٌ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ *

۱۵۱۱۔ ابوبکر اور عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ اور جریر (دوسری سند) واصل، اسباط، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان پر سے دنیا کی کوئی سختی اٹھاوے گا، تو اللہ اس کے اوپر سے قیامت کی سختی اٹھاوے گا اور جو کوئی آسانی کرے نادار پر (اپنا روپیہ وصول کرنے میں) تو اللہ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو کوئی مسلمان کا عیب چھپاوے گا تو اللہ اس کا عیب چھپا دے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ جل جلالہ اپنے بندے کی مدد میں رہے گا جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عثمان نے (سند میں) ابو معاویہ کو اور (متن میں) ومن يسر على معسر کو ذکر نہیں کیا

١٥١٢ –حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ *

۱۵۱۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابو مالک، ربعی، حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر واجبی بات ایک صدقہ کا ثواب رکھتی ہے

٤٨٤ –بَاب فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ *

۴۸۴۔ نام بدلنے کا بیان

١٥١٣ –حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ *

۱۵۱۳۔ عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد، ہشیم، داؤد، عبداللہ، ابو الدرداءؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قیامت میں بلائے جاؤ گے اپنے ناموں اور اپنے باپ اور دادوں کے ناموں سے تو اچھے نام رکھا کرو

١٥١٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ *

۱۵۱۴۔ ابراہیم، عباد، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے سب ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام ہیں: عبداللہ اور عبدالرحمن

١٥١٥ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ *

۱۵۱۵۔ ہارون بن عبداللہ، ہشام، محمد بن مہاجر، عقیل، ابو وہب جشمی سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیغمبروں کے نام رکھا کرو اور سب ناموں میں زیادہ پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں اور سب ناموں سے سچے یہ نام ہیں حارث اور ہمام اور سب ناموں میں برے نام ہیں حرب اور مرہ

تشریح:۔ حارث کھیتی کرنے والا، انسان کو بغیر اس کے مفر نہیں ہے اور ہمام رنج اٹھانے والا کوئی آدمی دکھ اور رنج سے خالی نہیں (علامہ)

١٥١٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ *

۱۵۱۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، انسؓ سے روایت ہے، کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا (جب وہ پیدا ہوا) آپ اس وقت ایک عبا پہنے ہوئے اپنے اونٹ کو دوا لگا رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہاں پھر میں نے آپ کو کئی کھجوریں دیں آپ نے ان کو اپنے منہ میں ڈالا اور چبا کر بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا بچہ اپنی زبان چلانے لگا (یعنی اس کو کھانے لگا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار کی جان ہے کھجور پھر اس لڑکے کا نام عبداللہ رکھا

٤٨٥ - بَاب فِي تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ *

۴۸۵۔ برے نام کو بدل دینا چاہئے

١٥١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ *

۱۵۱۷۔ احمد بن حنبل اور مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا (عاصیہ حضرت عمرؓ کی بیٹی تھی) اور کہا تو جمیلہ ہے

تشریح:۔ عاصیہ کے معنی گناہ کرنے والی اور نافرمان یہ نام برا تھا اس واسطے آپ نے اس کو بدل کر عمدہ نام رکھ دیا جو عورتوں کو زیب دیتا ہے، یعنی جمیلہ

١٥١٨ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا مُرَّةَ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ *

۱۵۱۸۔ عیسیٰ بن حماد، لیث، یزید، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے، کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا رکھا انہوں نے کہا برہ (یعنی نیک بخت) زینبؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے اس نام سے منع کیا ہے پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو آپ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ خوب جانتا ہے کون نیک بخت ہے، تم میں سے لوگوں نے پوچھا پھر کیا نام رکھیں آپ نے فرمایا زینب نام رکھو

١٥١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا

۱۵۱۹۔ مسدد، بشر، بشیر، ان کے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت ہے، کہ ایک شخص کا نام ان شخصوں میں سے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس

يقال له أصرم كان في النفر الذين أتوا رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ ما اسمك قال أنا أصرم قال بل أنت زرعة

آئے اصرم تھا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا اصرم (یعنی کاٹنے والا) آپ نے فرمایا نہیں تو زرعہ ہے، یعنی کھیتی لگانے والا

١٥٢٠ - حدثنا الربيع بن نافع عن يزيد يعني ابن المقدام بن شريح عن أبيه عن جده شريح عن أبيه هانئ أنه لما وفد إلى رسول الله ﷺ مع قومه سمعهم يكنونه بأبي الحكم فدعاه رسول الله ﷺ فقال إن الله هو الحكم وإليه الحكم فلم تكنى أبا الحكم فقال إن قومي إذا اختلفوا في شيء أتوني فحكمت بينهم فرضي كلا الفريقين فقال رسول الله ﷺ ما أحسن هذا فما لك من الولد قال لي شريح ومسلم وعبد الله قال فمن أكبرهم قلت شريح قال فأنت أبو شريح*

۱۵۲۰۔ ربیع، یزید، ان کے والد، ان کے دادا شریح، ان کے والد ہانی سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اپنی قوم کے ساتھ تو آپ نے سنا کہ اس کی قوم کے لوگ اس کو ابوالحکم پکارتے ہیں آپ نے اس کو بلایا اور کہا کہ حکم تو اللہ ہے اور حکم اسی کا ہے تیرا نام ابوالحکم کیوں ہے وہ بولا کہ میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں تکرار کرتے ہیں تو میرے پاس آتے ہیں میں اس کا فیصلہ کر دیتا ہوں اسی طرح پر کہ دونوں طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا اچھی بات ہے پھر پوچھا تیرے کتنے لڑکے ہیں میں نے کہا شریح، مسلم اور عبداللہ آپ نے فرمایا سب میں بڑا کون ہے میں نے کہا شریح آپ نے فرمایا بس تو ابوشریح ہے

١٥٢١ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبيه عن جده أن النبي ﷺ قال له ما اسمك قال حزن قال أنت سهل قال لا السهل يوطأ ويمتهن قال سعيد فظننت أنه سيصيبنا بعده حزونة قال أبو داود وغير النبي ﷺ اسم العاص وعزيز وعتلة وشيطان والحكم وغراب وحباب وشهاب فسماه هشاما وسمى حربا سلما وسمى المضطجع المنبعث وأرضا تسمى عفرة سماها خضرة وشعب الضلالة سماه شعب الهدى وبنو الزنية سماهم بني الرشدة وسمى بني مغوية بني رشدة قال أبو داود تركت أسانيدها للاختصار*

۱۵۲۱۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، زہری، سعید بن مسیب، ان کے والد، ان کے دادا حزن سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا حزن (حزن کہتے سخت اور دشوار گزار زمین کو) آپ نے فرمایا تو سہل ہے (سہل کہتے ہیں نرم اور عمدہ زمین کو ضد ہے حزن کی) وہ بولا سہل کو تو لوگ روندتے ہیں اور ذلیل کرتے ہیں سعید نے کہا میں سمجھا کہ ہمارے خاندان میں کچھ تکلیف ہونے والی ہے اور سختی (اس وجہ سے کہ میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ کا رکھا ہوا نام قبول اور پسند نہ کیا) ابوداؤد نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عاص کا نام بدل دیا (جس کے معنی گناہ گار اور نافرمان کے ہیں) اور عزیز رکھا (کیونکہ وہ اللہ کا نام ہے) اور عتلہ کا (کیونکہ اس کے معنی سختی کے ہیں) اور شیطان کا اور حکم کا غراب کا کیونکہ غراب کوے کو کہتے ہیں یا اس کے معنی دوری اور غربت کے ہیں اور حباب کا (کیونکہ وہ شیطان کا نام ہے) اور شہاب کا (کیونکہ وہ ایک شعلہ ہے شیطان کو بھگانے کے لیے (آپ نے شہاب کے بدلے ہشام رکھ دیا اور حرب کے بدلے سلم (جس کے معنی صلح کے ہیں) اور مضطجع (لیٹنے والا) کے بدلے منبعث (اٹھنے والا) اور جس زمین کا نام عفرہ تھا (یعنی بنجر اور غیر آباد) آپ نے بدل کر خضرہ رکھ دیا (یعنی تر و تازہ اور سبز) اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدی رکھا اور بنو الزینہ کا نام بنو الرشدہ اور بنی مغویہ کا بنی رشدہ ابوداؤد نے کہا میں نے ان ناموں کے بدلنے کی سندیں نہیں بیان کیں اختصار کے لئے

١٥٢٢ - حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا هاشم بن القاسم

۱۵۲۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ہاشم، ابوعقیل، مجالد، سعید، شعبی، مسروق

حدثنا أبو عقيل حدثنا مجالد بن سعيد عن الشعبي عن مسروق قال لقيت عمر بن الخطاب رضي الله عنهم فقال من أنت قلت مسروق بن الأجدع فقال عمر سمعت رسول الله ﷺ يقول الأجدع شيطان *

سے روایت ہے، کہ میں حضرت عمرؓ سے ملا انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا مسروق بن الاجدع انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے

١٥٢٣ - حدثنا النفيلي حدثنا زهير حدثنا منصور بن المعتمر عن هلال بن يساف عن ربيع بن عميلة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله ﷺ لا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا أفلح فإنك تقول أثم هو فيقول لا إنما هن أربع فلا تزيدن علي *

١٥٢٣۔ نفیلی، زہیر، منصور، ہلال، ربیع، سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح (منفعت) اور نہ یسار (تونگری اور مالداری) اور نہ نجیح (مطلب بر آری اور نجات) اور نہ افلح (مقصد پورا ہونا) کیونکہ تو پوچھے گا کیا اس جگہ ہے، وہ (افلح یا نجیح یا یسار یا رباح) پھر دوسرا کہے گا نہیں ہے (تو ایک فال بد ہو گی) سمرہ نے کہا پس یہ چار نام ہیں اب زیادہ کی تہمت مجھ پر نہ لگا (میں نے سب نام موقوف کر دیئے)

١٥٢٤ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا المعتمر قال سمعت الركين يحدث عن أبيه عن سمرة قال نهى رسول الله ﷺ أن نسمي رقيقنا أربعة أسماء أفلح ويسارا ونافعا ورباحا *

١٥٢٤۔ احمد بن حنبل، معتمر، رکین، ان کے والد، سمرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہم کو کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار ناموں میں سے رکھیں افلح اور یسار اور نافع اور رباح

١٥٢٥ - حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا محمد بن عبيد عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله ﷺ إن عشت إن شاء الله أنهى أمتي أن يسموا نافعا وأفلح وبركة قال الأعمش ولا أدري ذكر نافعا أم لا فإن الرجل يقول إذا جاء أثم بركة فيقولون لا قال أبو داود روى أبو الزبير عن جابر عن النبي ﷺ نحوه لم يذكر بركة *

١٥٢٥۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبید، اعمش، ابو سفیان، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ اگر میں جیوں گا تو اپنی امت کو منع کروں گا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے (اعمش نے کہا مجھے یاد نہیں ہے کہ ابو سفیان نے نافع بھی کہا یا نہیں) اس لیے کہ ایک آدمی پوچھتا ہے اس جگہ برکت ہے وہ کہتے ہیں نہیں (پس یہ ایک فال بد نکلی) ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابو الزبیر نے جابر سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، لیکن اس میں برکۃ کا ذکر نہیں ہے

١٥٢٦ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا سفيان بن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم أخنع اسم عند الله يوم القيامة رجل يسمى بملك الأملاك قال أبو داود رواه شعيب بن أبي حمزة عن أبي الزناد بإسناده قال أخنا اسم *

١٥٢٦۔ احمد بن حنبل، سفیان، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے برے نام والا اللہ کے نزدیک قیامت کے روز وہ شخص ہو گا جس کو لوگ (دنیا میں) شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی مہاراج سب بادشاہوں کا بادشاہ اور سب راجوں کا راجہ یہ تو اللہ جل جلالہ ہے اور کسی کا کیا مرتبہ ہے جو یہ نام اختیار کرے) ابو داؤد کہتے ہیں کہ اسے شعیب نے ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا اور اس میں (بجائے اخنع کے) اخنا اسم ہے

٤٨٦ - باب في الألقاب *

٤٨٦۔ برے لقب (نام) کا بیان

١٥٢٧ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب عن داود عن عامر قال حدثني أبو جبيرة بن الضحاك قال فينا نزلت هذه

١٥٢٧۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، داؤد، عامر، ابو جبیرہ بن الضحاکؓ سے روایت ہے کہ ہماری یعنی بنی سلمہ کی شان میں یہ آیت اتری ولا تنابزوا

الْآيَةَ فِي بَنِي سَلِمَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ يَا فُلَانُ فَيَقُولُونَ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ *

الایۃ مت پکارو ایک دوسرے کو برے ناموں سے اچھا نہیں ہے برا نام ایمان کے بعد ابو جبیرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم میں سے کوئی شخص نہ تھا جس کے دو تین نام نہ ہوں کسی نام لینے سے وہ خوش ہوتا تھا اور بعضے نام سے ناراض ہوتا تو رسول اللہ ﷺ پکارتے تھے اے فلانے اور لوگ کہتے تھے چپ رہیے یا رسول اللہ ﷺ وہ اس نام سے غصے ہوتا ہے تب یہ آیت اتری، ولاتنابزوا بالالقاب

٤٨٧- بَاب فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى *

۴۸۷۔ جو کوئی اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھے تو کیسا ہے؟

١٥٢٨- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنَّى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكَنَّى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَنَّانِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ *

۱۵۲۸۔ ہارون، ان کے والد، ہشام، زید بن اسلم، ان کے والد اسلم سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے کو مارا اس بات پر کہ اس نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تھی اور شعبہ نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تو حضرت عمرؓ نے کہا کیا تجھ کو کافی نہیں ہے کنیت رکھنا ابو عبداللہ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت رکھی ہے تو حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے تھے اور ہم تو ایک جھنجھناہٹ میں ہیں (یہ جب ہے کہ فی جلجتنا ہو اور اکثر نسخوں میں فی جلحتنا ہے یعنی ہم اپنے مانند لوگوں میں ہیں) پھر وہ ہمیشہ پکارا جاتا تھا ابو عبداللہ کی کنیت سے یہاں تک کہ مر گیا

٤٨٨- بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ *

۴۸۸۔ ایک شخص دوسرے کے بیٹے کو کہے اے بیٹے میرے۔

١٥٢٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ مَعِينٍ يُثْنِي عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوبٍ وَيَقُولُ كَثِيرُ الْحَدِيثِ

۱۵۲۹۔ عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد اور ابن محبوب، ابو عوانہ، ابو عثمان، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا ان کو اے بیٹے میرے (پیار اور محبت سے)

٤٨٩- بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ *

۴۸۹۔ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے تو کیسا ہے

تشریح:۔ حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ اس زمانے میں مسلمانوں کو کافروں سے زیادہ خلط ملط ہے ایسا نہ ہو کہ جہل کی وجہ سے کفر کا عقیدہ دل میں سما جاوے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بھی باپ تھے

١٥٣٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ *

۱۵۳۰۔ مسدد، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو ابو داؤد فرماتے ہیں اسی طرح ابو صالح نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابو سفیان کی جابر، سالم کی جابر سے، سلیمان یشکری کی جابر سے اور ابن منکدر کی جابر اور انس بن مالک سے روایت ہے

تشریح: ابو القاسم رسول اللہ ﷺ کی کنیت تھی علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلے میں بعضوں نے کہا آپ کا نام رکھنا درست ہے لیکن کنیت درست نہیں ہے بعضوں نے کہا محمد نام رکھنا اور ابو القاسم کنیت رکھنا درست نہیں اور جو صرف نام محمد ہو یا کنیت ابو القاسم ہو تو قباحت نہیں ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی ... بعضوں نے کہا ... ابو القاسم کی کنیت رکھنا ممنوع تھی اور دوسری ... آپ کی ... کی ممانعت نہیں ہے واللہ اعلم۔

٤٩٠ - باب من رأى أن لا يجمع بينهما *

۴۹۰۔ جس شخص کے نزدیک نام محمد اور کنیت ابو القاسم دونوں رکھنا درست نہیں ہے اس کی دلیل!

١٥٣١ - حدّثنا مسلم بن إبراهيم حدّثنا هشام عن أبي الزّبير عن جابر أنّ النّبيّ ﷺ قال من تسمّى باسمي فلا يتكنّى بكنيتي ومن تكنّى بكنيتي فلا يتسمّى باسمي قال أبو داود وروى بهذا المعنى ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة وروي عن أبي زرعة عن أبي هريرة مختلفا على الرّوايتين وكذلك رواية عبد الرّحمن ابن أبي عمرة عن أبي هريرة اختلف فيه رواه الثّوريّ وابن جريج على ما قال أبو الزّبير ورواه معقل بن عبيد الله على ما قال ابن سيرين واختلف فيه على موسى بن يسار عن أبي هريرة أيضا على القولين اختلف فيه حمّاد بن خالد وابن أبي فديك *

۱۵۳۱۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، ابو الزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے وہ میرا نام نہ رکھے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابن عجلان، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور ابو زرعہ نے ابو ہریرہؓ سے کچھ اختلاف روایتین کے ساتھ نقل کیا ہے اور اسی طرح اختلاف کے ساتھ عبد الرحمن کی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اسے ثوری اور ابن جریج نے ابو الزبیر کی طرح روایت کیا ہے، اور معقل نے ابن سیرین کی طرح اور موسیٰ بن یسار اور ابو ہریرہؓ کی روایت میں اختلاف ہے اس میں حماد بن خالد اور ابن ابی فدیک نے اختلاف کیا ہے

٤٩١ - باب في الرّخصة في الجمع بينهما *

۴۹۱۔ کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت

١٥٣٢ - حدّثنا عثمان وأبو بكر ابنا أبي شيبة قالا حدّثنا أبو أسامة عن فطر عن منذر عن محمّد ابن الحنفيّة قال قال عليّ رحمه الله قلت يا رسول الله إن ولد لي من بعدك ولد أسمّيه باسمك وأكنّيه بكنيتك قال نعم ولم يقل أبو بكر قلت قال قال عليّ عليه السّلام للنّبيّ ﷺ *

۱۵۳۲۔ عثمان اور ابو بکر، ابو اسامہ، فطر، منذر، محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے، کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کے بعد کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کا نام آپ کے نام پر رکھوں گا اور اس کی کنیت بھی وہی رکھوں گا جو آپ کی کنیت ہے آپ نے فرمایا ہاں ابو بکر نے قلت نہیں کہا (بلکہ) حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا

١٥٣٣ - حدّثنا النّفيليّ حدّثنا محمّد بن عمران الحجبيّ عن جدّته صفيّة بنت شيبة عن عائشة رضي الله عنها قالت جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله إنّي قد ولدت غلاما فسمّيته محمّدا وكنّيته أبا القاسم فذكر لي أنّك تكره ذلك فقال ما الّذي أحلّ اسمي وحرّم كنيتي أو ما الّذي حرّم كنيتي وأحلّ اسمي

۱۵۳۳۔ نفیلی، محمد بن عمران، حجبی، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا اور کنیت اس کی ابو القاسم رکھی پھر مجھ سے لوگوں نے کہا آپ اس کو برا جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا سبب میرا نام رکھنا تو درست ہو، اور کنیت رکھنا درست نہ ہو

٤٩٢ - باب ما جاء في الرّجل يتكنّى وليس له ولد

۴۹۲۔ کوئی شخص کنیت رکھے اور اس کا کوئی لڑکا نہ ہو!

١٥٣٤ - حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا حمّاد حدّثنا ثابت عن أنس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ يدخل علينا ولي أخ صغير يكنى أبا عمير وكان له نغر يلعب به فمات فدخل

۱۵۳۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آیا کرتے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عمیر تھی اور اس کے پاس ایک چڑیا پلی تھی وہ اس سے کھیلا کرتا تھا اتفاق سے

عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ قَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ *

وہ چڑیا مر گئی اور آپ تشریف لائے اور ایک روز دیکھا تو وہ غمگین ہے آپ نے وجہ پوچھی لوگوں نے کہا اس کی چڑیا مر گئی آپ نے فرمایا اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر (نغیر ایک چڑیا کا نام ہے) کو

٤٩٣ –بَاب فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى *

۴۹۳۔ عورت کی کنیت رکھنا کیسا ہے؟

١٥٣٥ –حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أُخْتِهَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ *

۱۵۳۵۔ مسدد اور سلیمان، حماد، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری جتنی عورتیں ساتھی ہیں سب کی کنیتیں ہیں آپ نے فرمایا تو بھی کنیت رکھ لے عبداللہ کے ساتھ جو تیرا بیٹا ہے (یعنی تیری بہن اسماء کا) مسدد نے عبداللہ بن زبیر کہا، لہذا ان کی کنیت ام عبداللہ تھی، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ قران اور معمر نے ہشام سے اسی طرح روایت کیا ہے، ابو اسامہ نے ہشام، عباد بن حمزہ سے اسے روایت کیا ہے، اور حماد اور مسلمہ نے ہشام سے ابو اسامہ کی طرح روایت کیا ہے

٤٩٤ –بَاب فِي الْمَعَارِيضِ *

۴۹۴۔ اشارہ کنائے کی گفتگو کا بیان!

تشریح:۔ جس کو مخاطب ظاہر میں سچ جانے مگر درحقیقت جو مطلب اس نے سمجھا ہے وہ غلط اور جھوٹ مقصود کچھ اور ہے ایسی گفتگو ضرورت کے وقت درست ہے اور بلا ضرورت مکروہ ہے

١٥٣٦ –حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ حِمْصَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ *

۱۵۳۶۔ حیوۃ بن شریح، بقیہ، ضبارہ، ان کے والد، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، ان کے والد، سفیان بن اسید حضرمیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی چوری یہ ہے، کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جس کو وہ سچ جانے اور تو اس کو جھوٹ کہے۔

٤٩٥ –بَاب فِي قَوْلِ الرَّجُلِ زَعَمُوا *

۴۹۵۔ زعموا کہنے کا بیان!

تشریح:۔ بعض لوگوں کا تکیہ کلام تھا کہ جس بات کو یقینی نہ جانتے اس کو لوگوں سے بیان کرتے یہ لفظ زعموا یعنی لوگوں نے ایسا زعم گمان، کیا ہے لغت میں زعم کے معنی کہنے کے ہیں لیکن قول اور زعم میں یہ فرق ہے کہ قول عام ہے اور زعم اسی مقام پر بولا جاتا ہے جہاں صحت اور اعتماد نہ بلکہ غلطی کا احتمال یا ظن ہو، آپ نے اس لفظ کو تکیہ کلام کرنے سے منع کیا اس وجہ سے کہ جو بات یقینی نہ ہو اس کا کہنا ہی کیا ضرور ہے یا زعم کی نسبت کسی اور کی طرف کرنے اس سے اس کی تکذیب ہوتی ہے

١٥٣٧ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حُذَيْفَةُ *

۱۵۳۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اوزاعی، یحییٰ، ابو قلابہ، ابو مسعودؓ نے ابو عبداللہ سے کہا یا ابو عبداللہ نے ابو مسعود سے کہا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے زعموا کے باب میں انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے برا ہے، تکیہ کلام آدمی کا زعموا، ابوداؤد کہتے ہیں، کہ ابو عبداللہ کا نام حذیفہ ہے

٤٩٦ –فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ!

۴۹۶۔ خطبے میں اما بعد کا لفظ کہنا کیسا ہے؟

١٥٣٨ –حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ

۱۵۳۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابو حیان، یزید بن ارقمؓ سے

عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ *

روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ سنایا لوگوں کو تو کہا امابعد۔

شرح: یعنی بعد حمد و صلوۃ کے۔ یہ لفظ اس مقام پر بولا جاتا ہے جب خدا کی ثنا اور رسول کی تعریف سے فراغت ہوتی ہے مقصود شروع ہوتا ہے (علامہ)

٤٩٧ - بَاب فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ *

۴۹۷۔ انگور کو کرم نہ کہنا چاہئیے اور زبان کو مشکوک الفاظ سے روکنا چاہیئے

تشریح: عرب لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں اس وجہ سے کہ ان کے قریب انگور کی شراب سے آدمی میں کرم (یعنی مروت اور شفقت اور سخاوت) پیدا ہوتی ہے، جب شراب دین اسلام میں حرام ہوئی اور نجس وناپاک ٹھہری تو آپ نے انگور کا نام کرم رکھنے سے بھی منع کیا تاکہ شراب کی بہتری خیال میں بھی نہ آوے اس باب کی حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس لفظ سے شرک یا کفر کی بو یا حرام کی تعریف نکلے اس کے استعمال سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اگرچہ بولنے کی یہ غرض نہ ہو تب بھی ایسے لفظ کو بولنا جس سے بری بات کا وہم ہو اچھا نہیں ہے (علامہ)

١٥٣٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ

۱۵۳۹۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے (انگور کو) کرم نہ کہے کیونکہ کرم مرد مسلمان ہے، یوں کہو عنب کے باغ (عنب بھی انگور کو کہتے ہیں)

٤٩٨ - بَاب لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي *

۴۹۸۔ غلام لونڈی اپنے مالک سے یوں نہ کہے اے رب میرے

تشریح: کیونکہ رب اگرچہ پالنے والے کو کہتے ہیں مگر اطلاق اس کا مشہور ہو گیا ہے پروردگار عالم پر (علامہ)

١٥٤٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱۵۴۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب وحبیب اور ہشام، محمد، ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے (اپنے غلام ولونڈی کو) عبد میرا اور امہ میری کیونکہ عبد بندے کو کہتے ہیں اور غلام کو بھی اسی طرح امہ میری اور لونڈی دونوں کو کہتے ہیں نہ غلام لونڈی یوں کہیں رب میرا اور ربہ میری بلکہ یوں کہے اے جوان میرے (غلام کو) اور اے جوان میری (لونڈی کو) اور غلام لونڈی یوں کہیں اے میاں میرے اے بی بی میری اس لیے کہ تم سب مملوک ہو اور حقیقی مالک اور پالنے والا (یعنی رب اللہ ہے)

١٥٤١ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ *

۱۵۴۱۔ ابن سرح، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، ابو ہریرۃؓ سے اسی طرح روایت ہے، اس میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر نہیں اور اس میں یہ ہے کہ غلام لونڈی یوں کہیں اے سید میرے اور اے مولیٰ میرے

١٥٤٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۵۴۲۔ عبید اللہ بن عمر، ان کے والد، قتادہ، عبد اللہ بن بریدہ، ان کے والد، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو اس لیے کہ اگر اس کو تم نے اپنا سردار کہا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا

٤٩٩ - بَاب لَا يُقَالُ خَبُثَتْ

۴۹۹۔ یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا (کیونکہ خبیث

نَفْسِي *

(کسی نفس نے آیا ہے)

١٥٤٣–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي *

۱۵۴۳۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوامامہ، سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا ہے (بلکہ اگر ضرورت ہو تو یوں کہے کہ میرا دل پریشان ہو گیا)

١٥٤٤–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي *

۱۵۴۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے میرا دل جوش مارتا ہے (بلکہ یوں کہے میرا جی پریشان ہے)

٥٠٠–مِنْهُ

۵۰۰۔ وہی باب

١٥٤٥–حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ *

۱۵۴۵۔ ابوالولید، شعبہ، منصور، عبداللہ بن یسار، حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں نہ کہو جو اللہ چاہے اور فلانا چاہے (خواہ وہ فلانا فرشتہ ہو یا غوث یا قطب) بلکہ یوں کہو اللہ چاہے پھر فلاں شخص چاہے

تشریح :۔ اس لیے کہ صورت اول میں دوسرے شخص کو شریک کر دیا اللہ کے ساتھ چاہنے میں حالانکہ ہر کام میں اللہ کا چاہنا کافی ہے خواہ کوئی چاہے یا نہ چاہے اور دوسری صورت میں اللہ کے چاہنے کے بعد اس کا چاہنا کہا اس میں کچھ قباحت نہیں کیوں جب اللہ کسی کام کو چاہے گا تو اس کے مقرب بندے بھی اسے چاہیں گے پر وہ کام اللہ ہی کے چاہنے سے ہوگا، دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہو آپ نے فرمایا مجھے اللہ کے برابر کر دیا مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے کلمات سے پرہیز رکھے جس میں شرک یا کفر کی بو ہو (علامہ)

١٥٤٦–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ *

۱۵۴۶۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، عبدالعزیز، تمیم طائی، عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے تو کہنے لگا جس نے اطاعت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے نافرمانی کی ان دونوں کی آپ نے فرمایا چل کھڑا ہو یا چلا جا تو برا خطیب ہے

تشریح :۔ وجہ یہ ہے کہ اس نے نافرمانی میں اللہ اور رسول کو برابر ذکر کیا ضمیر کے ساتھ چاہیے یوں تھا کہ پہلے اللہ کو ذکر کرتا پھر اس کے رسول کو بعضوں نے کہا اس وقت کا موقع یہی تھا جو آپ نے فرمایا ورنہ ایسے الفاظ حدیث میں وارد ہوئے ہیں)(علامہ)

١٥٤٧–حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرَتْ دَابَّةٌ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي وَلَكِنْ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ *

۱۵۴۷۔ وہب، خالد بن عبداللہ، خالد حذاء، ابوتمیمہ، ابوالملیح نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا ایک جانور پر اس جانور نے شرارت کی تو میں نے کہا مرے شیطان آپ نے فرمایا نہ کہہ کہ مرے شیطان کیونکہ ایسا کہنے سے شیطان پھول جاتا ہے یہاں تک کہ ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے وہ کہتا ہے میرا زور مان گیا (یعنی جبھی تو سمجھا کہ شیطان ضرر پہنچا سکتا ہے) لیکن یوں کہہ بسم اللہ جب تو بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان سکڑ سمٹ کر اتنا چھوٹا ہو جاتا ہے جیسے مکھی

۱۵۴۸–حدثنا القعنبي عن مالك ح و حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال إذا سمعت وقال موسى إذا قال الرجل هلك الناس فهو أهلكهم قال أبو داود قال مالك إذا قال ذلك تحزنا لما يرى في الناس يعني في أمر دينهم فلا أرى به بأسا وإذا قال ذلك عجبا بنفسه وتصاغرا للناس فهو المكروه الذي نهي عنه *

۱۵۴۸۔ قعنبی، مالک (دوسری سند) موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، سہیل ان کے والد، ابوہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو کسی کو یہ کہتے سنے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تباہ ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مالک نے کہا جب یہ کلمہ کوئی رنج سے کہے لوگوں کے دین کا حال دیکھ کر تو کچھ قباحت نہیں اور جب تکبر کی راہ سے اور لوگوں کو حقیر جان کر کہے تو مکروہ ہے اور اسی کی ممانعت ہے۔

تشریح:۔ جب تو سب آدمیوں کو تباہ کہتا ہے یا وہ سب سے زیادہ تباہ ہو گا کیونکہ اس نے زبان سے برا کلمہ نکالا پس اس کا وبال اسی پر زیادہ ہو گا اس نے خود تباہ کیا یہ کلمہ کہہ کر لوگوں کو

۵۰۱–باب في صلاة العتمة *

۵۰۱۔ عشاء کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا اچھا نہیں ہے۔

تشریح:۔ عتمہ کے معنی تاریکی اور اندھیرے کے ہیں اور یہ نماز اندھیرے میں پڑھی جاتی ہے اس لیے عرب کے دیہاتی لوگ اس نماز کو صلوۃ العتمہ کہتے تھے اور کلام اللہ میں اس نماز کو نماز صلوۃ العشاء (تصریح سے آیا ہے پس وہی نام کہنا بہتر ہے جو اللہ نے کہا)

۱۵۴۹–حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا سفيان عن ابن أبي لبيد عن أبي سلمة قال سمعت ابن عمر عن النبي ﷺ قال لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم ألا وإنها العشاء ولكنهم يعتمون بالإبل *

۱۵۴۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، سفیان، ابن ابی لبید، ابو سلمہ، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو عرب کے جنگلی لوگ تم پر غالب آویں اسی نماز کے نام میں (یعنی تم بھی اس نماز کو عتمہ کہنے لگو) آگاہ ہو اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن وہ اندھیرا کیا کرتے ہیں اونٹیوں کے دودھ دوہنے میں (اور اسی وقت اس نماز کو پڑھتے ہیں اس لیے اس کو عتمہ کہنے لگے تو تم ان کی پیروی نہ کرو عشاء کہا کرو جیسے اللہ نے کہا ہے)

۱۵۵۰–حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا مسعر بن كدام عن عمرو بن مرة عن سالم بن أبي الجعد قال قال رجل قال مسعر أراه من خزاعة ليتني صليت فاسترحت فكأنهم عابوا عليه ذلك فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول يا بلال أقم الصلاة أرحنا بها *

۱۵۵۰۔ مسدد، عیسیٰ، مسعر، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعدؒ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے کہا (مسعر نے کہا یہ شخص بنی خزاعہ میں سے تھا) کاش میں نماز پڑھ لیتا تو مجھ کو آرام ہو تا لوگوں نے اس بات پر اس کے عیب کیا (کہ نماز تکلیف سمجھتا ہے) اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اے بلال تکبیر کہہ نماز کیلئے آرام دے ہم کو نماز سے

تشریح:۔ یعنی نماز پڑھ لیں تو دل کو بے فکری ہو تردد اور تشویش رفع ہو اس سے یہ مطلب نہیں کہ نماز تکلیف ہے بلکہ غرض یہ ہے، کہ جب تک نماز نہیں پڑھ لیتے اس کا خیال رہتا ہے دل پریشان رہتا ہے پس نماز پڑھ لینے سے یہ فکر اور پریشانی جاتی رہے گی۔ (علامہ)

۱۵۵۱–حدثنا محمد بن كثير أخبرنا إسرائيل حدثنا عثمان بن المغيرة عن سالم بن أبي الجعد عن عبد الله بن محمد ابن الحنفية قال انطلقت أنا وأبي إلى صهر لنا من الأنصار نعوده فحضرت الصلاة فقال لبعض أهله يا جارية ائتوني بوضوء لعلي أصلي فأستريح قال فأنكرنا ذلك عليه فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول قم يا بلال فأرحنا بالصلاة *

۱۵۵۱۔ محمد بن کثیر، اسرائیل، عثمان، سالم بن ابی الجعد، عبداللہ بن محمد بن الحنفیہؒ سے روایت ہے، کہ میں اور میرے باپ اپنی سسرال میں ایک انصاری کے گھر گئے اس کی بیماری کو تو نماز کا وقت آیا اس نے اپنے گھر میں ایک لڑکی سے کہا وضو کا پانی لے کر آتا کہ میں نماز پڑھوں اور آرام پاؤں تو ہم کو یہ بات بری معلوم ہوئی اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اے بلال اٹھ اور آرام دے ہم کو نماز سے

١٥٥٢ – حدثنا هرون بن زيد بن أبي الزرقاء حدثنا أبي حدثنا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن عائشة رضي الله عنها قالت ما سمعت رسول الله ﷺ ينسب أحدا إلا إلى الدين

۱۵۵۲۔ ہارون، ان کے والد، ہشام، زید بن اسلم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کسی کو نسبت کرتے ہوئے مگر دین کی طرف۔

تشریح: یعنی [illegible] آپ نسبت نہ کرتے تھے [illegible] دین کا خیال رکھتے تھے [illegible] نسبت [illegible] دین [illegible] زیادہ [illegible] مقدم رکھتے [illegible] اگرچہ نسبت میں کم ہو (علامہ)

٥٠٣ – باب في التشديد في الكذب

۵۰۳۔ جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

١٥٥٣ – حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع أخبرنا الأعمش ح و حدثنا مسدد حدثنا عبد الله بن داود حدثنا الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ إياكم والكذب فإن الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا وعليكم بالصدق فإن الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي إلى الجنة وإن الرجل ليصدق ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا

۱۵۵۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش (دوسری سند) مسدد، عبداللہ، اعمش، ابووائل، عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ لے جاتا ہے فسق و فجور (گناہ) کی طرف اور فسق و فجور لے جاتا ہے جہنم کو اور آدمی جھوٹ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے اور لازم کر لو سچ بولنے کو اس لیے کہ سچ لے جاتا نیکی کی طرف اور نیکی لے جاتی ہے جنت کو اور آدمی سچ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے

١٥٥٤ – حدثنا مسدد بن مسرهد حدثنا يحيى عن بهز بن حكيم قال حدثني أبي عن أبيه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ويل للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له

۱۵۵۴۔ مسدد بن مسرہد، یحییٰ، بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے سنا، اس نے اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے خرابی ہے اس شخص کے لیے جو جھوٹ بولے لوگوں کو ہنسانے کے لیے خرابی ہے اس کے لیے خرابی ہے اس کے لیے (آخرت میں)

١٥٥٥ – حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن ابن عجلان أن رجلا من موالي عبد الله بن عامر بن ربيعة العدوي حدثه عن عبد الله بن عامر أنه قال دعتني أمي يوما ورسول الله ﷺ قاعد في بيتنا فقالت ها تعال أعطيك فقال لها رسول الله ﷺ وما أردت أن تعطيه قالت أعطيه تمرا فقال لها رسول الله ﷺ أما إنك لو لم تعطه شيئا كتبت عليك كذبة

۱۵۵۵۔ قتیبہ، لیث، ابن عجلان، ایک شخص، عبداللہ بن عامرؓ سے روایت ہے، کہ میری ماں نے مجھ کو ایک روز بلایا اور رسول اللہ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو ماں نے کہا ادھر آ میں تجھے چیز دوں گی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تو نے کیا دینے کی نیت کی اس نے کہا میں کھجور دوں گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو اس کو کچھ نہ دیتی، تو تیرے اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ لڑکوں کو بہلاتے ہیں کسی چیز کا وعدہ کر کے یا کسی چیز سے ڈرا کر ہنسی کی راہ سے وہ بھی جھوٹ اور حرام ہے اللہ اس سے بچاوے اکثر لوگ اس بلا میں گرفتار ہیں اور اس کو جھوٹ نہیں سمجھتے (علامہ)

١٥٥٦ – حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة ح و حدثنا محمد بن الحسين حدثنا علي بن حفص قال حدثنا شعبة عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم قال ابن حسين في حديثه عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال كفى بالمرء إثما أن يحدث بكل ما سمع قال أبو داود ولم يذكر حفص أبا هريرة قال أبو داود ولم يسنده إلا هذا الشيخ يعني علي بن حفص المدائني

۱۵۵۶۔ حفص بن عمر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن حسن، علی بن حفص، شعبہ، حبیب، حفص بن عاصم، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافی ہے آدمی کو گناہ کے لیے جو سنے اس کو کہہ دینا (بلا تحقیق یہ جھوٹ میں داخل ہے) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حفص بن عمر نے ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کیا

٥٠٣-باب فيما يُروى من الرُّخصة في ذلك

١٥٥٧-حدَّثنا عمرو بن مرزوق أخبرنا شعبة عن قتادة عن أنسٍ قال كان فزعٌ بالمدينة فركب رسول الله ﷺ فرسًا لأبي طلحة فقال ما رأينا شيئًا أو ما رأينا من فزعٍ وإن وجدناه لبحرًا

۵۰۳۔اس کے بارے میں اجازت کا بیان

۱۵۵۷۔عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ، انسؓ سے روایت ہے، کہ مدینہ میں (کسی دشمن کا) خوف محسوس ہوا، تو رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور دیکھ بھال کے لیے باہر تشریف لے گئے) جب واپس آئے تو فرمایا کہ ہم نے خوف کی کوئی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہم نے دریا (یعنی سبک رفتاری اور بے تکان چلنے میں دریا کی طرح تھا)

٥٠٤-باب في حُسن الظَّنِّ

١٥٥٨-حدَّثنا موسى بن إسمعيل حدَّثنا حمَّادٌ ح و حدَّثنا نصر بن عليٍّ عن مُهنَّا أبي شبلٍ قال أبو داود ولم أفهمه منه جيِّدًا عن حمَّاد بن سلمة عن محمَّد بن واسعٍ عن شُتيرٍ قال نصرٌ ابن نهَّارٍ عن أبي هريرة قال نصرٌ عن رسول الله ﷺ قال حُسن الظَّنِّ من حُسن العبادة

۵۰۴۔ہر شخص کے ساتھ نیک گمان رکھنے کی فضیلت

۱۵۵۸۔موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) نصر بن علی، مہنا ابی شبیل، حماد، محمد بن واسع، سمیر یا شتیر، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک گمان رکھنا اچھی عبادت ہے۔

تشریح :۔ یعنی ہر مسلمان کے ساتھ جب تک اس کا قصور ظاہر نہ ہو نیک گمان رکھنا چاہیئے بدگمان کرنا اسلام کی وضع کے خلاف ہے (علامہ)

١٥٥٩ - حدَّثنا أحمد بن محمَّد المروزيُّ حدَّثنا عبد الرَّزَّاق أخبرنا معمرٌ عن الزُّهريِّ عن عليِّ بن حُسينٍ عن صفيَّة قالت كان رسول الله ﷺ معتكفًا فأتيته أزوره ليلًا فحدَّثته فقمتُ فانقلبتُ فقام معي ليقلبني وكان مسكنها في دار أسامة بن زيدٍ فمرَّ رجلان من الأنصار فلمَّا رأيا رسول الله صلَّى الله عليه وسلَّم أسرعا فقال النَّبيُّ صلَّى الله عليه وسلَّم على رِسلكما إنَّها صفيَّة بنت حُييٍّ قالا سبحان الله يا رسول الله قال إنَّ الشَّيطان يجري من الإنسان مجرى الدَّم فخشيت أن يقذف في قلوبكما شيئًا أو قال شرًّا

۱۵۵۹۔احمد بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ کے پاس رات کو آئی آپ کو دیکھنے کے لیے میں نے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئی جانے کے لیے آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے میرے پہنچانے کے لیے (ان دنوں صفیہؓ اسامہؓ بن زید کے گھر میں رہتی تھیں) راہ میں دو مرد ملے انصار میں سے انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنا شروع کیا (تاکہ دیکھیں اتنی رات کو آپ کہاں تشریف لیے جاتے ہیں) آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا اپنی چال سے چلو یہ عورت صفیہؓ بنت حیی ہے (یعنی یہ غیر عورت نہیں ہے) میری بی بی ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ (یعنی کیا ہم آپ پر معاذ اللہ بدگمانی کرتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان آدمی میں اس طرح پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے تو مجھے ڈر ہوا کہیں تمہارے دل میں بری بات نہ ڈالے (تم یہ گمان کرو کہ آپ اتنی رات کو غیر کے ساتھ جاتے ہیں یہ کیا بات ہے)

٥٠٥-باب في العِدَة

١٥٦٠-حدَّثنا محمَّد بن المثنَّى حدَّثنا أبو عامرٍ حدَّثنا إبراهيم بن طهمان عن عليِّ بن عبد الأعلى عن أبي النُّعمان عن أبي وقَّاصٍ عن زيد بن أرقم عن النَّبيِّ ﷺ قال إذا وعد الرَّجل أخاه ومن نيَّته أن يفي له فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا

۵۰۵۔وعدے کا بیان

۱۵۶۰۔ابن مثنی، ابو عامر، ابراہیم، علی بن عبدالاعلی، ابوالنعمان، ابو وقاص، زید بن ارقمؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص وعدہ کرے اپنے بھائی سے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وعدے کو پورا کرے گا، پھر وہ پورا نہ کر سکے (کسی عذر کی وجہ سے) اور وعدے پر نہ

إثم عليه "

آوے تو اس کو گناہ نہ ہوگا

١٥٦١ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتَى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ بِشْرَ بْنَ السَّرِيِّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ *

١٥٦١۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن سنان، ابراہیم، بدیل، عبدالکریم، عبداللہ، ان کے والد، عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک چیز خریدی آپ کی نبوت سے پہلے کچھ قیمت اس کی میرے ذمے رہ گئی تو میں نے وعدہ کیا کہ میں یہیں آکر دوں گا پھر میں بھول گیا تین دن کے بعد مجھے یاد آیا میں گیا دیکھا آنحضرت وہیں موجود ہیں آپ نے فرمایا اے جوان تو نے تکلیف دی مجھ کو میں اسی جگہ ہوں تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں، ابوداؤد فرماتے ہیں، کہ محمد بن یحییٰ نے فرمایا ہمارے پاس عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے

تشریح:۔ چند صفات انبیاء میں فطری اور خلقی ہوتی ہیں جو نبوت سے پہلے موجود ہوتی ہیں جیسے سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، حلم، شجاعت اور حسن خلق وغیرہ۔

٥٠٦ - بَاب فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ *

۵۰۶۔ جو کوئی فخر کے راہ سے یا دوسرے کو جلانے کے لیے اپنے پاس وہ چیزیں بیان کرے جو اس کے پاس نہیں ہیں

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَةً تَعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطِ زَوْجِي قَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ *

١٥٦٢۔ سلیمان بن حرب، حماد، ہشام، فاطمہ، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوت (سوکن) ہے کیا مجھ کو گناہ ہوگا کہ اگر میں اس سے بیان کروں کہ خاوند نے مجھے یہ چیزیں دی ہیں حالانکہ مجھ کو نہیں دیں (اس کے جلانے کے لیے) آپ نے فرمایا جو کوئی اپنے پاس وہ چیزیں بیان کرے جو اس کو نہیں ملیں تو اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے دو کپڑے پہن لیے مکر کے

تشریح:۔ یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے چادر اور تہبند اوڑھ لی کہ اس کو فقیر زاہد سمجھیں اور دل میں دنیا کی طمع بھری ہوئی ہے یا دو کپڑے مکر کے پہنے یعنی دو مکر ایک تو یہ کہ اس کے پاس وہ چیز نہ تھی اور کہتا ہے دوسری یہ کہ جھوٹ باندھ دینے والا ہے اللہ ہو یا کوئی آدمی ہو۔ (علامہ)

٥٠٧ - بَاب مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ *

۵۰۷۔ دل لگی اور خوش طبعی کا بیان!

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ *

١٥٦٣۔ وہب، بقیہ، خالد، حمید، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ سواری دیجئے آپ نے فرمایا اچھا ہم تجھے سوار کر دیں گے اونٹنی کے بچے پر اس نے کہا اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر اونٹ کس کے بچے ہوتے ہیں اونٹنیوں کے تو ہوتے ہیں (آپ اس قسم کا مزاح کرتے جو سچ سچ ہوتا)

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى

١٥٦٤۔ یحییٰ بن معین، حجاج، یونس بن ابواسحاق، عیزار، نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، کہ ابوبکرؓ نے اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سنا ام المؤمنین عائشہؓ کی آواز کو بلند ہوئی جب وہ اندر آئے تو انہوں

النَّبِيَّ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا *

نے حضرت عائشہؓ کو پکڑا طمانچہ مارنے کے لیے اور کہا میں دیکھ رہا ہوں تو اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ ﷺ پر آپ نے ان کو منع کیا (یعنی منع کیا ابوبکرؓ کو عائشہؓ کے مارنے سے) اور ابوبکرؓ غصے میں باہر نکل کر چلے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ سے فرمایا دیکھا میں نے تم کو کیسے بچایا اس آدمی سے (یعنی ان کے باپ سے آپ نے مزاح فرمایا آخر باپ بھی تو ایک مرد ہے) پھر ابوبکرؓ کئی روز تک ٹھہرے رہے بعد اس کے گئے اور اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ ﷺ سے دیکھا تو دونوں راضی ہو گئے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے کہا شریک کرو تم مجھ کو اپنی صلح میں جیسے شریک کیا تھا مجھ کو لڑائی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے شریک کیا ہم نے شریک کیا

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ

۱۵۶۵۔ مؤمل، ولید، عبداللہ، بسر، ابو ادریس، عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا غزوہ تبوک میں آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ میں نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤں آپ نے فرمایا بالکل تو میں اندر آ گیا

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ إِنَّمَا قَالَ أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ *

۱۵۶۶۔ صفوان بن صالح، ولید، عثمان بن ابی العاتکہ نے کہا، عوف نے یہ اس واسطے پوچھا کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ *

۱۵۶۷۔ ابراہیم، شریک، عاصم، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے دو کان والے (یہ آپ نے مزاح کے طور پر فرمایا ہر آدمی کے دو کان ہوتے تھے)

٥٠٨ - بَاب مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ عَلَى الْمِزَاحِ *

۵۰۸۔ جو کوئی ہنسی سے کسی کی چیز لے لیوے تو کیسا ہے

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلِ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنَ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۵۶۸۔ محمد بن بشار، یحییٰ (دوسری سند) سلیمان، شعیب بن ابی ذئب، عبداللہ بن سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے، کہ اس نے سنا اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے اس نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کی چیز نہ لیوے نہ سچے طور پر نہ ہنسی سے اور جو کوئی اپنے بھائی کی لکڑی لے تو اس کو پھیر دیوے (یعنی مانگ کر لیوے تو رکھ نہ لے کام ہو جانے پر دے دے)

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ

۱۵۶۹۔ محمد بن سلیمان، ابن نمیر، اعمش، عبداللہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہ وہ ساتھ تھے سفر میں رسول اللہ ﷺ کے تو ان میں سے ایک شخص سو گیا، بعضوں نے اس کے پاس سے ایک رسی تھی لے لی تو وہ ڈر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

فتفزع فقال رسول الله ﷺ لا يحلّ لمسلم أن يروّع مسلما *

مسلمان کو درست نہیں ہے مسلمان کو ڈرانا

۵۰۹-باب ما جاء في المتشدّق في الكلام *

۵۰۹۔ تڑتڑباتیں کرنے کا بیان!

۱۵۷۰-حدثنا محمد بن سنان الباهلي وكان ينزل العوقة حدثنا نافع بن عمر عن بشر بن عاصم عن أبيه عن عبد الله قال أبو داود هو ابن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ان الله عزّ وجلّ يبغض البليغ من الرّجال الّذي يتخلّل بلسانه تخلّل الباقرة بلسانها *

۱۵۷۰۔ محمد بن سنان، نافع، بشر، ان کے والد، عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ دشمن رکھتا ہے بہت تڑتڑ باتیں کرنے والے سے جو اپنی زبان کو اس طرح پھیرتا ہے جیسے گائے چر چر کرتی ہے (گھاس کھانے میں یعنی بے سوچے سمجھے جو منہ میں آتا ہے بک جاتا ہے)

۱۵۷۱-حدثنا ابن السّرح حدّثنا ابن وهب عن عبد الله بن المسيّب عن الضّحاك بن شرحبيل عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من تعلّم صرف الكلام ليسبي به قلوب الرّجال أو النّاس لم يقبل الله منه يوم القيامة صرفًا ولا عدلًا *

۱۵۷۱۔ ابن سرح، ابن وہب، عبداللہ بن مسیب، ضحاک، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص عمدہ گفتگو سیکھے لوگوں کے دل پھیرنے کے لیے (حق بات سے) تو اللہ قیامت کے روز اس کے نفل اور فرض کچھ قبول نہ کرے گا

۱۵۷۲-حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن عبد الله بن عمر أنّه قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب النّاس يعني لبيانهما فقال رسول الله ﷺ إنّ من البيان لسحرا أو إنّ بعض البيان لسحر *

۱۵۷۲۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ دو شخص پورب کی طرف سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا لوگوں کو تعجب ہوا ان کے بیان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے۔

تشریح:۔ یعنی سحر کی تاثیر کرتا ہے دلوں میں کہا جاتا ہے امام سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھی ہے ابو عبید بکری اندلسی نے شرح امثال ابو عبید قاسم بن سلام میں لوگ اس حدیث کو زبان کی تعریف میں لایا کرتے ہیں، حالانکہ علماء اس کے خلاف ہیں امام مالک نے موطاء میں اس کو ذکر کیا ہے باب ما یکرہ من الکلام میں اور محمول کیا ہے اس حدیث کو اس کام کی برائی پر نہ خوبی پر جو سحر کے مثل ہو اور یہی صحیح ہے اس حدیث کی تاویل میں انتہی

۱۵۷۳-حدثنا سليمان بن عبد الحميد البهراني أنّه قرأ في أصل إسمعيل بن عيّاش وحدّثه محمّد بن إسمعيل ابنه قال حدّثني أبي قال حدّثني ضمضم عن شريح بن عبيد قال حدّثنا أبو ظبية أنّ عمرو ابن العاص قال يومًا وقام رجل فأكثر القول فقال عمرو لو قصد في قوله لكان خيرًا له سمعت رسول الله ﷺ يقول لقد رأيت أو أمرت أن أتجوّز في القول فإنّ الجواز هو خير *

۱۵۷۳۔ سلیمان بن عبدالحمید، اسماعیل اور محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح، ابوظبیہ سے روایت ہے، کہ عمرو بن العاص نے ایک شخص کو کہا جس نے بہت بیان کیا تھا، اگر متوسط بیان کرتا (نہ بہت کم نہ بہت زیادہ) تو بہتر ہوتا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مجھے حکم ہوا یا مجھے مناسب معلوم ہوا ہے، کہ بیچ کا طریقہ اختیار کروں بات کرنے میں کیوں کہ بیچ کی چال بہتر ہے (سب کاموں میں)۔

تشریح:۔ یعنی نہ برابر بات کئے جاؤں نہ بالکل خاموش رہوں بلکہ ضرورت کے وقت باتیں کروں اور بے ضرورت خاموش رہوں

۵۱۰-باب ما جاء في الشّعر *

۵۱۰۔ شعر کا بیان

۱۵۷۴-حدثنا أبو الوليد الطّيالسيّ حدّثنا شعبة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لأن يمتلئ جوف أحدكم قيحا خير له من أن يمتلئ شعرًا قال أبو عليّ بلغني عن أبي عبيد أنّه قال وجهه أن يمتلئ قلبه حتّى يشغله عن القرآن

۱۵۷۴۔ ابوالولید، شعبہ، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جاوے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھر جاوے ابو علی نے کہا مجھے ابو عبید سے پہنچا انہوں نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اس کا

وذكر الله فإذا كان القرآن والعلم الغالب فليس جوف هذا عندنا ممتلئا من الشعر وإن من البيان لسحرا قال كان المعنى أن يبلغ من بيانه أن يمدح الإنسان فيصدق فيه حتى يصرف القلوب إلى قوله ثم يذمه فيصدق فيه حتى يصرف القلوب إلى قوله الآخر فكأنه سحر السامعين بذلك*

پیٹ شعروں سے بھر جاوے کہ قرآن اور ذکر الٰہی سے محروم رہے جب قرآن یا علم دین زیادہ ہو اور شعر کم ہوں تو شعروں سے پیٹ بھرا نہ گیا اور ان من البیان سحرا کا یہ مطلب ہے کہ کسی شخص کا بیان اس درجے کو پہنچے کہ جب کسی کی تعریف کرے تو ایسے مبالغہ اور خوشامد سے کرے کہ لوگوں کے دل اس طرف مائل ہو جاویں پھر جب اس کی برائی کرے تو اس طرح کرے کہ لوگوں کے دل برائی کی طرف آجاویں تو گویا اس نے سحر کیا سننے والوں پر ایسا بیان کر کے۔

١٥٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً *

١٥٧٥ - ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن مبارک، یونس، زہری، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، مروان بن حکم، عبدالرحمن بن الاسود بن عبدیغوث، ابی بن کعب سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعضے شعر حکمت ہوتے ہیں

تشریح:- یعنی اس سے فائدہ ہوتا ہے سننے والے کو مراد وہ شعر ہیں جن کا مضمون عمدہ ہو اور ان میں نصیحت ہو لوگوں کے لیے پس ایسے شعر پڑھنا یا کہنا برا نہیں ہے

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا *

١٥٧٦ - مسدد، ابوعوانہ، سماک، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور باتیں کرنے لگا (نہایت بلاغت اور فصاحت سے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے، اور بعضے حکمت ہوتے ہیں

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ *

١٥٧٧ - محمد بن یحیٰی، سعید، ابوتمیلہ، ابوجعفر، عبداللہ بن ثابت، صخر، ان کے والد بریدہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے بعضے بیان سحر ہوتا ہے اور بعض علم جہل ہوتا ہے اور بعض شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض بات بوجھ ہوتی ہے، صعصعہ بن صوحان نے کہا سچ کہا رسول اللہ ﷺ نے یہ جو کہا بعض بیان سحر ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے ایک شخص پر کسی کا روپیہ آتا ہو وہ زبان میں تیز ہو اپنے قرض خواہ سے اور ایسی باتیں بناوے لوگوں کے سامنے کہ دوسرے کا روپیہ دبالے اور یہ جو کہا کہ بعض علم جہل ہے وہ یہ ہے کہ عالم ایسی باتوں میں اپنے علم کو لے جاوے جن کو وہ نہیں جانتا تو وہ جاہل بن جاوے گا اور یہ جو کہا بعض شعر حکمت ہیں تو وہ یہی نصیحتوں کے اور مثلوں کے شعر ہیں جن سے لوگوں کو پند ہوتی ہے اور یہ جو کہا بعض بات بوجھ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تو اپنا کلام اس شخص پر پیش کرے جو اس کا خواہاں نہ ہو یا اس کے لائق نہ ہو (پس وہ اس پر بوجھ ہو گا جیسے ایک جاہل سے علم کی دقیق باتیں کرو)۔

تشریح: ... جیسے آیات صفات یا متشابہات کی حقیقت میں غور کرے اور ان کو حاصل کرنا چاہیے

١٥٧٨ –حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ

۱۵۷۸۔ ابن ابی خلف اور احمد بن عبدہ، سفیان، زہری، سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حسان بن ثابتؓ پر گزرے اور وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے دیکھا ان کی طرف حسانؓ نے کہا میں تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھتا تھا جب اس میں تم سے بہتر شخص موجود تھا (یعنی رسول اللہ ﷺ)

١٥٧٩ –حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَازَهُ *

۱۵۷۹۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمرؓ ڈرے کہ اگر میں حسانؓ کو منع کروں تو وہ دلیل لاویں گے آنحضرت ﷺ کی اجازت کی اس واسطے اجازت دی ان کو

١٥٨٠ –حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۱۵۸۰۔ محمد بن سلیمان، ابن ابی زناد، ان کے والد، عروہ اور ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ حسان کے لیے مسجد میں ایک منبر بچھاتے وہ کھڑے ہو کر ہجو (برائی) کرتے ان لوگوں کی جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) حسان کے ساتھ ہیں جب تک لڑیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (یعنی ہجو کریں کفار اور مشرکین کی)

١٥٨١ –حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا *

۱۵۸۱۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ یہ جو اللہ نے فرمایا الشعراء الایہ یعنی "شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں اس میں سے خاص ہو گئے وہ لوگ جن کو اللہ نے بیان کیا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الایہ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اور اللہ کو بہت یاد کیا

٥١١ –بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا *

۵۱۱۔ خواب کا بیان

١٥٨٢ –حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ *

۱۵۸۲۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق، زفر، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اس رات کو اور فرماتے تھے میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہے گا، سوا نیک خواب کے۔

تشریح:۔ یعنی نبوت ختم ہو گئی میرے اوپر اب میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، نہ نبوت کے حصے پائے جائیں گے صرف ایک حصہ رہ جائے گا (یعنی بہتر اور عمدہ خواب) جس کو مرد مسلمان نیک بخت حالت صحت اور اعتدال میں دیکھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچا خواب بھی نبوت کے لوازم میں سے ہے انبیاء کے خواب صحیح اور سچے ہوتے ہیں (دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا حال نبوت کے قریب یہ تھا کہ جو کچھ خواب آپ دیکھتے وہ سچا اور صحیح نکلتا اور اس کی تعبیر صبح کی روشنی کی طرح، ظاہر ہو جاتی کلام اللہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب مذکور ہے، انہوں نے دیکھا کہ چاند اور سورج اور گیارہ تارے ان کو سجدہ کرتے ہیں پھر یہ خواب اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا اور اس کی تعبیر ظاہر ہوئی کہ ان کے ماں باپ اور بھائیوں نے ان کو سجدہ کیا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(گذشتہ سے پیوستہ) یہ بھی کلام اللہ ہے کہ حضرت یوسفؑ نے قید خانے میں دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بیان کی اور عزیز مصر کی خواب کی تعبیر کی اور سب سچ نکلیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ اللہ نے حکم سے وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں پھر جاگ کر اس حکم کو پورا کیا بہر حال قرآن پاک کی بہت آیتوں اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خواب سچے اور صحیح بھی ہوتے ہیں پس بالکل خواب کی اصلیت کا انکار کرنا اور اس کو وہم خیال کرنا غلط اور اس سے مان اس میں بھی شک نہیں کہ بعضے خواب حالت مرض میں یا بعضی میں عوارض سے ہوتے ہیں جو قابل اعتبار کے نہیں ہوتے ہیں

١٥٨٣–حدثنا محمد بن كثير أخبرنا شعبة عن قتادة عن أنس عن عبادة بن الصامت عن النبي ﷺ قال رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة

۱۵۸۳۔ محمد بن کثیر، شعبہ، قتادہ، انس، عبادہ بن صامت سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کا خواب ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے۔

تشریح۔ یعنی نبوت مرکب ہے چھیالیس باتوں میں سے ایک بات یہ بھی ہے خواب کا صحیح اور سچ ہونا بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی رہی پھر جاگتے میں تیئس برس تک آئی تو نبوت چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوئی واللہ اعلم (علامہ)

١٥٨٤–حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال إذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن أن تكذب وأصدقهم رؤيا أصدقهم حديثا والرؤيا ثلاث فالرؤيا الصالحة بشرى من الله والرؤيا تحزين من الشيطان ورؤيا مما يحدث به المرء نفسه فإذا رأى أحدكم ما يكره فليقم فليصل ولا يحدث بها الناس قال وأحب القيد وأكره الغل والقيد ثبات في الدين قال أبو داود إذا اقترب الزمان يعني إذا اقترب الليل والنهار يعني يستويان

۱۵۸۴۔ قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، محمد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو جاوے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور سب سے زیادہ اسی کا خواب سچا ہوگا جس کی بات سب سے زیادہ سچی ہوگی خواب تین طرح کے ہیں ایک تو عمدہ اور بہتر تو وہ تو خوش خبری ہے اللہ کی طرف سے دوسری تکلیف اور رنج شیطان کی طرف سے تیسری اپنے دل کے خیالات پھر جب کوئی تم میں سے خواب میں بری بات دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے آپ نے فرمایا میں خواب میں گلے میں طوق دیکھنا برا جانتا ہوں اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا جانتا ہوں کیونکہ بیڑی پڑی ہوئی دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ آدمی اپنے دین میں مضبوط رہے گا، امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اذا اقترب الزمان سے مراد یہ ہے کہ جب دن رات برابر ہوں یعنی فصل ربیع جو اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے

١٥٨٥–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا هشيم أخبرنا يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن عمه أبي رزين قال قال رسول الله ﷺ الرؤيا على رجل طائر ما لم تعبر فإذا عبرت وقعت قال وأحسبه قال ولا تقصها إلا على واد أو ذي رأي *

۱۵۸۵۔ احمد بن حنبل، ہشیم، یعلی، وکیع، ان کے چچا ابو رزین سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خواب پرندے کے پاؤں پر ہے (یعنی ابھی جما نہیں نہ اس کی تعبیر قرار پائی) جب تک اس کی تعبیر نہ دی جاوے جب تعبیر دی گئی تو وہی ہوگا راوی نے کہا مجھے خیال ہے کہ آپ نے فرمایا مت بیان کر خواب کو مگر دوست سے یا عقلمند سے۔

تشریح۔ جو تعبیر کے علم کو خوب جانتا ہے وہ اگر نیک تعبیر ہوگی تو بیان کر دے گا بری ہوگی تو چپ رہے گا اور دوست سے بیان کرنے میں قباحت نہیں کیونکہ وہ بری بات اپنے دوست کے حق میں نہ کہے گا اور دشمن یا جنبی شخص کوری تعبیر کہہ دینے میں تامل نہ ہوگا پھر احتمال ہے کہ وہی تعبیر پڑ جاوے تو نقصان ہو

١٥٨٦–حدثنا النفيلي قال سمعت زهيرا يقول سمعت يحيى بن سعيد يقول سمعت أبا سلمة يقول سمعت أبا قتادة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول الرؤيا من الله والحلم من الشيطان فإذا

۱۵۸۶۔ نفیلی، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ، ابو قتادہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے اور برے خیالات شیطان کی طرف سے ہیں جب کوئی تم میں سے

رای احدکم شیئا یکرھہ فلینفث عن یسارہ ثلاث مرات ثم لیتعوذ من شرھا فإنھا لا تضرہ

خواب میں بری بات دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے پھر اللہ کی پناہ مانگے اس کی برائی سے تو وہ خواب اس کو ضرر نہ پہنچاوے گا

۱۵۸۷ – حدثنا یزید بن خالد الھمدانی وقتیبۃ بن سعید الثقفی قالا اخبرنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول اللہ ﷺ انہ قال إذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ولیتعوذ باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ

۱۵۸۷۔ یزید بن خالد ہمدانی، قتیبہ بن سعید ثقفی، لیث، ابوالزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے، تو اپنے بائیں طرف تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے تین بار اور جس کروٹ پر تھا اس سے پھر کر دوسری کروٹ سے ہو رہے

۱۵۸۸ – حدثنا احمد بن صالح حدثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شھاب قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او لکانما رآنی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی *

۱۵۸۸۔ احمد بن صالح، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ، ابوہریرۃ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب ہے کہ مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا یوں کہا (شک ہے راوی کو) گویا اس نے مجھے جاگتے میں دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

تشریح۔ تو آنحضرت ﷺ کو جس نے خواب میں دیکھا اس نے سچ آنحضرت ﷺ ہی کو دیکھا علماء نے کہا کہ یہ خاصہ ہے آپ کا کہ شیطان آپ کی صورت نہیں بن سکتا اور بعضوں نے کہا یہی حکم ہے اللہ جل جلالہ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کرام کے دیکھنے کا شیطان ان کی شکل نہیں بن سکتا اور یہی حکم ہے چاند اور سورج اور تاروں اور ابر کا اور محققین علماء کا یہ قول ہے کہ یہ خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کا کیوں کہ اللہ نے آپ کو ہادی یعنی راہ دکھلانے والا بنایا اور شیطان گمراہ کرنے والا ہے دونوں میں ضد ہے پھر ایک ضد دوسری ضد کی شکل پر نہیں ہو سکتی اور یہ جو فرمایا قریب ہے وہ مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یعنی قیامت میں دیکھے گا مگر اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ قیامت میں سب مومنین آپ کو دیکھیں گے پھر تخصیص کی وجہ کیا ہے اور جواب دیا کہ شاید دنیا میں دیکھنے والے کی فضیلت اور خصوصیت ہو ساتھ قرب وغیرہ کے اور بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپ کے زمانے میں آپ کو خواب میں دیکھا تو بشارت ہے ان کے لیے کہ وہ زندگی میں بھی دیکھیں گے بعضوں نے کہا نہیں یہ حدیث اپنی معنی ظاہر پر محمول ہے اور جو آپ کو سوتے دیکھے گا وہ جاگتے میں بھی دیکھے گا، ظاہر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے ابن ابی حمزہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا انہوں نے خواب میں آپ کو دیکھا پھر جاگ کر سوچ میں رہے کہ اب جاگتے میں کس طرح دیکھوں گا تو گئے آنحضرت ﷺ کی بی بی کے پاس انہوں نے وہ آئینہ نکال کر دیا جس میں رسول اللہ ﷺ دیکھا کرتے تھے ابن عباسؓ نے جو اس میں دیکھا تو آنحضرت ﷺ کی صورت مبارک دکھائی دی اور اپنی صورت نہ دکھلائی اور ایک جماعت صالحین سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا پھر عالم بیداری میں دیکھا اور آپ سے مسائل دریافت کئے، یہ خلاصہ ہے اس تقریر کا جس کو شیخ جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے اس حدیث پر واللہ اعلم (علامہ)

۱۵۸۹ – حدثنا مسدد وسلیمان بن داود قالا حدثنا حماد حدثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال من صور صورۃ عذبہ اللہ بھا یوم القیامۃ حتی ینفخ فیھا ولیس بنافخ ومن تحلم کلف ان یعقد شعیرۃ ومن استمع إلی حدیث قوم یفرون بہ منہ صب فی اذنہ الآنک یوم القیامۃ *

۱۵۸۹۔ مسدد اور سلیمان، حماد، ایوب، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مورت بناوے اس پر اللہ عذاب کرے گا قیامت کے روز جب تک وہ اس میں جان نہ ڈالے اور وہ جان ڈال نہ سکے گا جو شخص جھوٹ بیان کرے اس کو قیامت میں حکم ہو گا کہ بال کے دونوں کناروں میں گرہ دیوے یا دو جو میں گرہ دیوے اور وہ گرہ نہ دے سکے (مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک عذاب ہو گا) وہ شخص ان لوگوں کی باتیں سنے جو اس کو سنانا نہیں چاہتے تو اس کے کان میں قیامت کے روز سیسہ ڈالا جاوے گا (اللہ کی پناہ اس عذاب سے)

۱۵۹۰ – حدثنا موسی بن إسمعیل حدثنا حماد عن ثابت عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال رایت اللیلۃ کانا فی دار

۱۵۹۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے رات کو دیکھا جیسے ہم عقبہ بن رافع

عُقْبَة بن رافع وأتينا برُطب من رُطب ابن طاب فأوَّلْتُ أنَّ الرِّفعة لنا في الدُّنيا والعاقبة في الآخرة وأنَّ دِيننا قد طاب *

کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس تر کھجوریں لائی گئیں ابن طاب کی (ایک قسم ہے کھجور کی اس کا نام ابن طاب ہے) تو میں نے یہ تعبیر دی کہ بلندی ہمارے واسطے ہے دنیا میں (یہ آپ نے رافع کے لفظ سے نکالا) اور عاقبت بھی ہمارے لیے ہے آخرت میں (یہ عقبہ کے لفظ سے نکالا) اور دین ہمارا عمدہ اور اچھا ہو گیا (یہ ابن طاب سے نکالا کیوں کہ طاب کے معنی پاک اور صاف اور عمدہ ہوا)

٥١٢ - بَاب مَا جَاءَ فِي التَّثَاؤُب *

۵۱۲۔ جمائی کا بیان!

١٥٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

۱۵۹۱۔ احمد بن یونس، زہیر، سہیل، ابن ابی سعید، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لیوے تو اپنا منہ بند کر لیوے اس لیے کہ شیطان گھس جاتا ہے

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

۱۵۹۲۔ ابن علاء، وکیع، سفیان، سہیل، سے اسی طرح روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ جب نماز میں جمائی آوے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند کرے

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ*

۱۵۹۳۔ حسن بن علی، یزید، ابن ابی ذیب، سعید بن ابی سعید، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ دوست رکھتا ہے چھینک[1] کو اور برا جانتا ہے جمائی کو۔ پھر[2] جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لیوے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے یہ نہیں کہ ہاہ ہاہ کرنے لگے (آواز سے جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے وہ خوش ہوتا ہے یا ہنستا ہے آدمی کی یہ حالت دیکھ کر کہ اس کی صورت بھی بگڑ گئی دل بھی سست ہو گیا اب عبادت میں کوتاہی[3] کرے گا

تشریح: [1] کیونکہ چھینک جب آتی ہے کہ بدن ہلکا ہو مسامات کھلے ہوں اور پیٹ خالی اور وہ علامت ہے صحت کی
[2] کیوں کہ وہ جب آتی ہے کہ پیٹ بھرا ہو سستی چھا رہی ہو اور یہ علامت ہے مرض کی
[3] چونکہ آنحضرت ﷺ پر شیطان کو تسلط نہ تھا اس لیے آپ کو جمائی بھی نہیں آتی، ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور بخاری نے تاریخ میں مرسلاً یزید بن الاصم سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی جمائی نہیں لی اور خطابی نے اخراج کیا مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کے طریق سے کہ کسی نبی نے جمائی نہیں لی اور مسلمہ نے بعض صحابہ کو دیکھا ہے، تو یہ حدیث موقوف ہے (مرقاۃ الصعود)

٥١٣ - بَاب فِي الْعُطَاسِ *

۵۱۳۔ چھینک کا بیان

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيَى

۱۵۹۴۔ مسدد، یحییٰ، ابن عجلان، سمی، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینکتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے، اور آہستہ آواز سے چھینکتے۔

تشریح: تاکہ کوئی چیز منہ یا ناک سے اڑ کر دوسرے پر نہ پڑے اور گردن پھیرنے میں خوف ہے گردن اسی طرح رہ جانے کا (علامہ)

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا

۱۵۹۵۔ محمد بن داؤد اور خشیش، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، ابو

حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ خمس تجب للمسلم على أخيه رد السلام وتشميت العاطس وإجابة الدعوة وعيادة المريض واتباع الجنازة *

ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں واجب ہیں ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے لیے ایک تو سلام کا جواب دینا دوسری چھینک کا جواب دینا تیسری دعوت قبول کرنا چوتھی بیمار کو جاکر پوچھنا، پانچویں اس کے جنازے میں شریک ہونا

٥١٤ - باب ما جاء في تشميت العاطس *

۵۱۴۔ چھینکنے والے کا جواب کیونکر دیوے

١٥٩٦ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن هلال بن يساف قال كنا مع سالم بن عبيد فعطس رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال سالم وعليك وعلى أمك ثم قال بعد لعلك وجدت مما قلت لك قال لوددت أنك لم تذكر أمي بخير ولا بشر قال إنما قلت لك كما قال رسول الله ﷺ إنا بينا نحن عند رسول الله ﷺ إذ عطس رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال رسول الله ﷺ وعليك وعلى أمك ثم قال إذا عطس أحدكم فليحمد الله قال فذكر بعض المحامد وليقل له من عنده يرحمك الله وليرد يعني عليهم يغفر الله لنا ولكم

۱۵۹۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ہلال بن یساف سے روایت ہے، کہ ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے تو ایک شخص نے چھینکا اور کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیك وعلی امك (یعنی سلام ہو تجھ پر اور تیری ماں پر) پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا شاید تجھ کو ناگوار ہوا وہ میرا کہنا وہ بولا میں تو یہ چاہتا تھا کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے نہ نیکی کے ساتھ نہ بدی کے ساتھ سالم نے کہا میں نے تجھ سے وہی کہا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ایک روز ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینکا تو کہا السلام علیکم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے چھینکے تو اللہ کی تعریف کرے (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ یا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یا صرف الحمد للہ کہے اس نعمت کے شکریے میں کہ اس کا دماغ صاف ہوا اور حواس درست ہو گئے پھر بیان کیا بعض تعریفوں کو اور جو شخص اس کے پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا اس کا جواب دے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ یا يَهْدِيْكَ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بالكم (کہہ کر)

١٥٩٧ - حدثنا تميم بن المنتصر حدثنا إسحق يعني ابن يوسف عن أبي بشر ورقاء عن منصور عن هلال بن يساف عن خالد بن عرفجة عن سالم بن عبيد الأشجعي بهذا الحديث عن النبي ﷺ *

۱۵۹۷۔ تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، ابوبشر، منصور، ہلال بن یساف، خالد بن عرفجہ سالم بن عبید الاشجعیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

١٥٩٨ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة عن عبد الله بن دينار عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله على كل حال وليقل أخوه أو صاحبه يرحمك الله ويقول هو يهديكم الله ويصلح بالكم *

۱۵۹۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص چھینکے تم میں سے تو اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے اور پھر وہ (چھینکنے والا) کہے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ

٥١٥ - باب كم مرة يشمت العاطس *

۵۱۵۔ چھینک کا جواب کب تک دینا چاہیئے

١٥٩٩ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن عجلان قال حدثني سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة قال شمت أخاك ثلاثا فما زاد فهو زكام *

۱۵۹۹۔ مسدد، یحیٰ، ابن عجلان، سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دے پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے (اب جواب دینا ضروری نہیں)

١٦٠٠ - حدثنا عيسى بن حماد المصري أخبرنا الليث عن ابن عجلان عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة قال لا أعلمه إلا أنه رفع الحديث إلى النبي ﷺ بمعناه قال أبو داود رواه أبو نعيم عن موسى بن قيس عن محمد بن عجلان عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ *

١٦٠٠۔ عیسیٰ بن حماد، لیث، ابن عجلان، سعید بن ابی سعید، ابوہریرۃ سے اسی طرح روایت کیا ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابو نعیم، موسیٰ بن قیس، محمد بن عجلان، سعید، ابوہریرۃ نے نبی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

١٦٠١ - حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا مالك بن إسمعيل حدثنا عبد السلام بن حرب عن يزيد بن عبد الرحمن عن يحيى بن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أمه حميدة أو عبيدة بنت عبيد بن رفاعة الزرقي عن أبيها عن النبي ﷺ قال تشمت العاطس ثلاثا فإن شئت أن تشمته فشمته وإن شئت فكف * ط

١٦٠١۔ ہارون بن عبداللہ، مالک بن اسمٰعیل، عبدالسلام بن حرب، یزید بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، ان کی والدہ حمیدہ یا عبیدہ، ان کے والد عبید بن رفاعہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھینکنے والے کو جواب دے تین بار تک پھر اگر تیرا جی چاہے تو جواب دے چاہے تو نہ دے

١٦٠٢ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا ابن أبي زائدة عن عكرمة بن عمار عن إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه أن رجلا عطس عند النبي ﷺ فقال له يرحمك الله ثم عطس فقال النبي ﷺ الرجل مزكوم *

١٦٠٢۔ ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، عکرمہ بن عمارہ، ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے چھینکا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ نے یرحمك الله کہا پھر وہ چھینکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے زکام ہو گیا۔

تشریح: اس میں اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کتنی بار چھینکنے کے بعد یہ کہنا چاہیے تجھ کو زکام ہو گیا ہے (دوسری بار یا تیسری بار یا چوتھی بار لیکن صحیح تیسری بار ہے (مرقاۃ محمود)

٥١٦ - باب كيف يشمت الذمي *

٥١٦۔ کافر ذمی کو چھینک کا جواب کیونکر دیوے

١٦٠٣ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا وكيع حدثنا سفيان عن حكيم بن الديلم عن أبي بردة عن أبيه قال كانت اليهود تعاطس عند النبي ﷺ رجاء أن يقول لها يرحمكم الله فكان يقول يهديكم الله ويصلح بالكم *

١٦٠٣۔ عثمان بن ابی شیبہ، سفیان، حکیم، ابوبردہ، ان کے والدؓ سے روایت ہے، کہ یہود چھینکا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس امید سے کہ آپ یرحمك الله کہیں لیکن آپ کہتے تھے یهديكم الله يصلح بالكم (یعنی ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دل تمہارا)

٥١٧ - باب فيمن يعطس ولا يحمد الله *

٥١٧۔ جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف نہ کرے

١٦٠٤ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير ح و حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان المعنى قالا حدثنا سليمان التيمي عن أنس قال عطس رجلان عند النبي ﷺ فشمت أحدهما وترك الآخر قال فقيل يا رسول الله رجلان عطسا فشمت أحدهما قال أحمد أو فسمت أحدهما وتركت الآخر فقال إن هذا حمد الله وإن هذا لم يحمد الله

١٦٠٤۔ احمد بن یونس، زہیر (دوسری سند) محمد بن کثیر، سفیان، سلیمان، انسؓ سے روایت ہے، کہ دو شخصوں نے چھینکا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمك الله کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو نہیں دیا تو آپ نے فرمایا اس نے الحمد لله کہا تھا پس اس کو جواب دیا اور اس نے نہیں کہا (پس اس کو جواب دینا ضروری نہیں)

أبواب النوم *

نیند کے بیانات

٥١٨ - باب في الرجل ينبطح على بطنه *

٥١٨۔ اگر کوئی شخص اوندھا اپنے پیٹ کے بل لیٹے تو کیسا ہے؟

١٦٠٥ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا معاذ بن هشام قال

١٦٠٥۔ محمد بن مثنی، معاذ بن ہشام، ان کے والد، یحییٰ، ابوسلمہ، یعیش، ان

حدَّثني أَبي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمُ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

کے والد، طخفہ بن قیس الغفاری سے روایت ہے کہ میرا باپ اصحاب صفہ میں سے تھا ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو عائشہ کے گھر میں تو ہم گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو کھانا کھلاؤ وہ دلیا لے کر آئیں ہم نے کھایا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو کھلاؤ وہ حیس (ایک کھانا عرب کا جس میں کھجور اور ستو اور گھی ہوتا ہے) لے کر آئیں چڑیا برابر (یعنی تھوڑا سا) ہم نے اس کو کھایا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلاؤ وہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا لے کر آئیں ہم نے پیا پھر آپ نے ہم لوگوں سے کہا تمہارا جی چاہے تو سو رہو نہیں تو مسجد میں چلو میرے باپ نے کہا میں صبح کے قریب مسجد میں لیٹا ہوا تھا اپنے پیٹ یعنی پشت اوپر تھی اور پیٹ نیچے زمین پر (اوندھا لیٹا تھا) یکا یک ایک شخص اپنے پاؤں سے مجھے ہلانے لگا اور کہنے لگا اس طرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔

تشریح: یعنی ان لوگوں میں جو مسجد نبوی کے سائبان میں رہا کرتے تھے کوئی ان کا گھر نہ تھا رات دن مسجد میں پڑے رہتے اگر کوئی کھلا دیتا تو کھا لیتے نہیں تو اللہ کی یاد میں پڑے رہتے

٥١٩ -بَاب فِي النَّوْمِ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ *

۵۱۹۔ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر روک نہ ہو۔

تشریح: یعنی نہ دیوار ہو نہ لکڑی لگی ہو کہ اگر سوتے میں گرنے لگے تو اس سے رک جاوے

١٦٠٦ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَابِرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

۱۶۰۶۔ محمد بن مثنی، سالم بن نوح، عمرو بن جابر وعلہ بن عبدالرحمن بن وثاب، عبدالرحمن بن علی بن شیبان، ان کے والد علی بن شیبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سوئے ایسی چھت پر روک نہ ہو تو اس سے ذمہ اٹھالیا گیا۔

تشریح: یعنی اس کی حفاظت کا ذمہ نہیں وہ تو آپ اپنے گرنے کا سامان کرتا ہے جیسے کوئی کنوئیں کے کنارے سوئے

٥٢٠ -بَاب فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ *

۵۲۰۔ باوضو سونے کی فضیلت

١٦٠٧ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا

۱۶۰۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عاصم، شہر بن حوشب، ابوظبیہ، معاذ بن جبل سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان اللہ کی یاد کر کے باوضو سوئے پھر رات کو چونک کر اللہ سے مانگے خوبی دنیا کی یا آخرت کی تو اللہ اس کو عنایت کرے گا، ثابت بنانی کہتے ہیں، کہ ابوظبیہ ہمارے پاس (بصرہ میں) آئے اور معاذ بن جبل سے یہ حدیث بیان کی ثابت کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے کہا کہ میں نے بیدار ہونے کے وقت ان اذکار کے پڑھنے کی بہت کوشش کی مگر میں اس پر قادر نہ ہوا

١٦٠٨ -حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۱۶۰۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ بن کہیل، کریب، ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور حاجت ادا

ﷺ قام من الليل فقضى حاجته فغسل وجهه ويديه ثم نام قال أبو داود يعني بال *

کی (یعنی پیشاب کیا) پھر منہ ہاتھ دھو کر سو رہے (رات کو وضو سونے کے لیے یہی ہے)

٥٢١-باب كيف يتوجه *

۵۲۱۔ جب آدمی سووے تو کس طرف منہ کرے؟

١٦٠٩-حدثنا مسدد حدثنا حماد عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن بعض آل أم سلمة كان فراش النبي ﷺ نحوا مما يوضع الإنسان في قبره وكان المسجد عند رأسه *

۱۶۰۹۔ مسدد، حماد، خالد، ابوقلابہ، ام سلمہؓ کے کسی عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بچھونا اس طرح سے بچھتا جیسے آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے، اور مسجد آپ کے سرہانے ہوتی

٥٢٢-باب ما يقال عند النوم *

۵۲۲۔ سوتے وقت کیا دعا پڑھے

١٦١٠-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبان حدثنا عاصم عن معبد بن خالد عن سواء عن حفصة زوج النبي ﷺ أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد أن يرقد وضع يده اليمنى تحت خده ثم يقول اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ثلاث مرار *

۱۶۱۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، عاصم، معبد، سواء، ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے تلے رکھ لیتے اور فرماتے، اللهم قني عذاب يوم تبعث عبادك تین بار (یعنی یا اللہ بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے گا تو اپنے بندوں کو)

١٦١١- حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال سمعت منصورا يحدث عن سعد بن عبيدة قال حدثني البراء بن عازب قال قال لي رسول الله ﷺ إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الأيمن وقل اللهم أسلمت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رهبة ورغبة إليك لا ملجأ ولا منجى منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت قال فإن مت مت على الفطرة واجعلهن آخر ما تقول قال البراء فقلت أستذكرهن فقلت وبرسولك الذي أرسلت قال لا ونبيك الذي أرسلت

۱۶۱۱۔ مسدد، معتمر، منصور، سعید بن عبید، براء بن عازبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو سونے لگے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے کرتا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللهم اسلمت وجهي اخیر تک (اے اللہ میں نے اپنے تئیں تیرا تابعدار کر دیا اور سب کام اپنے تجھے سونپ دیئے اور میں نے بھروسہ کیا تیری ذات پر عذاب سے ڈر کر اور تیرے ثواب کی خواہش کر کے تجھ سے بھاگ کر جانے کی کہیں جگہ نہیں مگر تیرے ہی پاس میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا) آپ نے فرمایا پھر اگر تو مر جاوے گا تو مرے گا دین اسلام پر اور سب سے اخیر میں یہ دعا پڑھ براء نے کہا میں اس کو یاد کیے لیتا ہوں تو میری زبان سے نکلا وبرسولك الذي ارسلت آپ نے فرمایا نہیں ونبيك الذي ارسلت ۔

تشریح:۔ اس سے معلوم ہوا، کہ ادعیہ، تورہ میں الفاظ کا بدلنا بہتر نہیں جو لفظ آپ نے ارشاد فرمایا اسی کو پڑھنا چاہیے (علامہ)

١٦١٢-حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن فطر بن خليفة قال سمعت سعد بن عبيدة قال سمعت البراء بن عازب قال قال لي رسول الله ﷺ إذا أويت إلى فراشك وأنت طاهر فتوسد يمينك ثم ذكر نحوه

۱۶۱۲۔ مسدد، یحییٰ، فطر، سعد، براء بن عازبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اس میں یہ ہے، کہ جب تو جاوے اپنے بچھونے پر باوضو تو تکیہ کر لے داہنے ہاتھ کا

١٦١٣-حدثنا محمد بن عبد الملك الغزال حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الأعمش ومنصور عن سعد بن عبيدة عن البراء عن النبي ﷺ بهذا قال سفيان قال أحدهما إذا

۱۶۱۳۔ محمد بن عبدالملک، محمد بن یوسف، سفیان، اعمش اور منصور، سعد بن عبیدہ، براءؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اس میں یہ ہے ایک راوی نے یہ کہا کہ جب تو طہارت کے ساتھ اپنے بستر پر

أتيت فراشك طاهرا وقال الآخر توضأ وضوءك للصلاة وساق معنى معتمر

آئے دوسرے نے کہا تو نماز جیسا وضو کر

١٦١٤ – حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربعي عن حذيفة قال كان النبي ﷺ إذا نام قال اللهم باسمك أحيا وأموت وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا بعدما أماتنا وإليه النشور *

١٦١٤۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالملک بن عمیر، ربعی، حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سوتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرے ہی نام پر جیتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) اور جب جاگتے تو فرماتے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم کو جگایا اور اسی کی طرف پھر جانا ہے

١٦١٥ – حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا عبيد الله بن عمر عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ إذا أوى أحدكم إلى فراشه فلينفض فراشه بداخلة إزاره فإنه لا يدري ما خلفه عليه ثم ليضطجع على شقه الأيمن ثم ليقل باسمك ربي وضعت جنبي وبك أرفعه إن أمسكت نفسي فارحمها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين *

١٦١٥۔ احمد بن یونس، زہیر، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو اس کو جھاڑ لیوے اپنے تہبند کے کونے سے (شاید کوئی کیڑا وغیرہ) کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کی جگہ پر کون آ گیا ہے، پھر داہنے کروٹ پر لیٹے اور کہے، باسمك ربی، اخیر تک یعنی تیرے نام پر اے میرے پروردگار میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں زمین پر اور تیرے نام پر اٹھاؤں گا اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اس پر رحم کر اور جو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کر جس سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے

١٦١٦ – حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب ح وحدثنا وهب بن بقية عن خالد نحوه عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه كان يقول إذا أوى إلى فراشه اللهم رب السموات ورب الأرض ورب كل شيء فالق الحب والنوى منزل التوراة والإنجيل والقرآن أعوذ بك من شر كل ذي شر أنت آخذ بناصيته أنت الأول فليس قبلك شيء وأنت الآخر فليس بعدك شيء وأنت الظاهر فليس فوقك شيء وأنت الباطن فليس دونك شيء زاد وهب في حديثه اقض عني الدين وأغنني من الفقر *

١٦١٦۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب (دوسری سند) وہب بن بقیہ، خالد، سہیل، ان کے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے (سونے کو) تو فرماتے، اللھم رب السموات اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانوں اور زمین کے اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنے والے (دانے اور گٹھلی کے) اتارنے والے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں فساد سے ہر فساد والے کے جو تیرے قبضے میں ہے تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کچھ نہ تھا اور تو سب کے بعد رہے گا تیرے بعد کچھ نہیں تو تو کھلا ہے تجھ سے زیادہ کھلا کوئی نہیں تو چھپا ہے تجھ سے زیادہ چھپا کوئی نہیں ادا کر دے تو قرض میرا اور مالدار کر دے مجھے محتاجی سے

١٦١٧ – حدثنا العباس بن عبد العظيم العنبري حدثنا الأحوص يعني ابن جواب حدثنا عمار بن رزيق عن أبي إسحق عن الحارث وأبي ميسرة عن علي رحمه الله عن رسول الله ﷺ أنه كان يقول عند مضجعه اللهم إني أعوذ بوجهك الكريم وكلماتك التامة من شر ما أنت آخذ بناصيته اللهم أنت تكشف المغرم والمأثم اللهم لا يهزم جندك ولا يخلف وعدك ولا ينفع ذا الجد منك الجد سبحانك وبحمدك *

١٦١٧۔ عباس، احوص، عمار، ابواسحاق، حارث اور ابو میسرہ، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے، اللھم انی اعوذبك اخیر تک یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے منہ کی جو بزرگی والا ہے اور تیرے پورے کلموں کی اس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضے میں ہے اے اللہ تو ہی ادا کرتا ہے قرض کو اور معاف کرتا ہے گناہ کو اے پروردگار تیرے لشکر کو شکست نہ ہوگی اور تیرا وعدہ خلاف نہ ہوگا اور کسی تونگر کی تونگری تیرے سامنے کام نہ آوے گی پاک ہے تو اور تیری تعریف کرتا ہوں

۱۶۱۸ – حدّثنا عُثمانُ بنُ أبي شيبة حدّثنا يزيدُ بنُ هارون أخبرنا حمّادُ بنُ سلمة عن ثابتٍ عن أنسٍ أنّ رسولَ الله ﷺ كان إذا أوى إلى فراشه قال الحمدُ لله الّذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممّن لا كافي له ولا مؤوي *

۱۶۱۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید، حماد، ثابت، انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر اس اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور بچایا ہم کو آفت سے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے بندے ایسے ہیں جن کا کوئی بچانے والا نہیں ہے نہ ٹھکانہ دینے والا۔

تشریح :۔ یعنی اللہ جس جس نے ان کو چھوڑ دیا ہے ان سے اوپر جیسے فرمایا ان الکافرین لامولی لهم یعنی کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں ہے نہ اللہ سب کا مولیٰ ہے مگر وہ جو اس کے اس کو (علامہ)

۱۶۱۹ – حدّثنا جعفرُ بنُ مُسافرٍ التّنّيسيُّ حدّثنا يحيى بنُ حسّان حدّثنا يحيى بنُ حمزة عن ثورٍ عن خالد بن معدان عن أبي الأزهر الأنماريّ أنّ رسولَ الله ﷺ كان إذا أخذ مضجعهُ من اللّيل قال بسم الله وضعتُ جنبي اللّهمّ اغفر لي ذنبي وأخسئ شيطاني وفكّ رهاني واجعلني في النّديّ الأعلى قال أبو داود رواه أبو همّام الأهوازيّ عن ثورٍ قال أبو زهير الأنماريّ *

۱۶۱۹۔ جعفر، یحییٰ بن حسان، یحییٰ بن حمزہ، ثور، خالد، ابوالازہرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کی جگہ پر جاتے رات کو تو فرماتے بسم اللہ وضعت اخیر تک یعنی اللہ کے نام پر میں نے اپنی کروٹ رکھی یا اللہ بخش دے میرا گناہ اور دور کر دے میرے شیطان کو (مجھ سے) اور چھوڑ دے میرے گروی کو اور کر دے مجھ کو اوپر کی مجلس میں (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ جو آسمانوں کے اوپر رہتے ہیں) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے ہمام نے ثور سے روایت کرتے ہوئے (بجائے ابوالازہر) ابوزہیر نماری کہا ہے

تشریح :۔ یعنی جو اعضاء میرے گرو ہیں اس بات پر کہ اگر نیک عمل کریں گے تو رہائی ہو گی، نہیں تو جہنم میں قید کئے جائیں گے (علامہ)

۱۶۲۰ – حدّثنا النُّفيليُّ حدّثنا زُهيرٌ حدّثنا أبو إسحٰق عن فروة بن نوفلٍ عن أبيه أنّ النّبيّ ﷺ قال لنوفلٍ اقرأ قُل يا أيُّها الكافرون ثُمّ نم على خاتمتها فإنّها براءةٌ من الشّرك *

۱۶۲۰۔ نفیلی، زہیر، ابواسحاق، فروہ، نوفلؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا پڑھ قل یا ایھا الکافرون پھر سو جا اس کو ختم کر کے کیونکہ وہ پاک کرتی ہے شرک کو۔

تشریح :۔ اس وجہ سے کہ اس میں انکار ہے مشرکوں کے معبودوں کی عبادت کا اور اپنے دین پر قائم رہنے کا اقرار ہے

۱۶۲۱ – حدّثنا قُتيبةُ بنُ سعيدٍ ويزيدُ بنُ خالد بن موهبٍ الهمدانيُّ قالا حدّثنا المُفضّلُ يعنيان ابن فضالة عن عُقيلٍ عن ابن شهابٍ عن عُروة عن عائشة رضي الله عنها أنّ النّبيّ ﷺ كان إذا أوى إلى فراشه كُلّ ليلةٍ جمع كفّيه ثُمّ نفث فيهما وقرأ فيهما قُل هُو اللهُ أحدٌ وقُل أعوذُ بربّ الفلق وقُل أعوذُ بربّ النّاس ثُمّ يمسحُ بهما ما استطاع من جسده يبدأُ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعلُ ذلك ثلاث مرّاتٍ

۱۶۲۱۔ قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب، مفضل، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر آتے ہر رات کو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے پھر ان میں پھونکتے اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ہو سکتا اپنے سارے بدن پر پھیرتے شروع کرتے تھے اپنے سر اور منہ سے اور سامنے کے بدن سے یہ تین بار کرتے

۱۶۲۲ – حدّثنا مُؤمّلُ بنُ الفضل الحرّانيُّ حدّثنا بقيّةُ عن بحيرٍ عن خالد بن معدان عن ابن أبي بلالٍ عن عرباض بن سارية أنّ رسول الله ﷺ كان يقرأُ المُسبّحات قبل أن يرقُد وقال إنّ فيهنّ آيةً أفضلُ من ألف آيةٍ *

۱۶۲۲۔ مومل، بقیہ، بحیر، خالد، ابن ابی بلال، عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کو پڑھتے (یعنی ان سورتوں کو جن کے شروع میں سبح یا یسبح ہے) اور فرماتے کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے

۱۶۲۳ – حدّثنا عليُّ بنُ مُسلمٍ حدّثنا عبدُ الصّمد قال حدّثني

۱۶۲۳۔ علی بن مسلم، عبدالصمد، ان کے والد، حسین، ابن بریدہ، ابن

أبي حدثنا حُسَيْنٌ عن ابن بُرَيْدَة عن ابن عمر أنه حدثه أنّ رسول الله ﷺ كان يقول إذا أخذ مضجعه الحمد لله الّذي كَفاني وآواني وأطعمني وسقاني والّذي منّ عليّ فأفضل والذي أعطاني فأجزل الحمد لله على كلّ حال اللّهمّ ربّ كلّ شيء ومليكه وإله كلّ شيء أعوذ بك من النّار *

عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کی جگہ جاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی آخر تک یعنی شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے بچایا آفت سے اور کھانے کو دیا اور کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا تو بڑا احسان کیا اور مجھے دیا تو بہت دیا سب تعریف ہے اللہ کو ہر حال میں پالنے والے ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم سے

١٦٢٤–حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عجلَان عن الْمقْبريّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَن اضْطجع مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۶۲۴۔ حامد بن یحییٰ، ابو عاصم، ابن عجلان، مقبری، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی کروٹ لیٹے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے تو قیامت کے روز اس کو افسوس ہوگا، اور جو ایسی جگہ بیٹھے جہاں اللہ کو یاد نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو ندامت اور حسرت ہوگی۔

تشریح: یا اللہ ہم کو بچا حسرت اور ندامت سے اور مصروف رکھ ہم کو زندگی بھر اپنی یاد میں اور مار ہم کو اپنی یاد میں اور اٹھا ہم کو اپنی یاد پر تمام ہوا پارہ اکتیسواں سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کا اب اس کے بعد بتیسواں ہے اور اسی پر ختم ہے۔

﴿ سیپارہ ۳۲ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

٥٢٣-بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

١٦٢٥-حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ *

١٦٢٦-حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ *

٥٢٤-بَاب فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ *

١٦٢٧-حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۵۲۳۔ جب آدمی کی آنکھ رات کو کھل جائے تو کیا کہے؟

۱۶۲۵۔ عبدالرحمن، ولید، اوزاعی، عمیر بن ہانی، جنادہ، عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو سو کر اٹھے اور جاگتے وقت یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، پھر کہے، رب اغفرلی تو اس کی دعا قبول ہوگی، اور اگر کھڑا ہو اور وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی

۱۶۲۶۔ حامد بن یحییٰ، ابو عبدالرحمن، سعید، ابن ابی ایوب، عبداللہ بن ولید، سعید بن مسیب، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا تیرے اے پروردگار میں اپنے گناہ کی معافی تجھ سے چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں یا اللہ زیادہ کر علم میرا اور مت گمراہ کر میرے دل کو بعد ہدایت کے اور اپنی خاص رحمت مجھ کو عنایت فرما بے شک تو ہی عنایت کرنیوالا ہے

۵۲۴۔ سبحان اللہ کی فضیلت

۱۶۲۷۔ حفص بن عمر، شعبہ (دوسری سند) مسدد، یحییٰ، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ فاطمہ زہراؓ نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے اس تکلیف کی جو پہنچتی تھی ان کو چکی پیسنے سے ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے (کافروں کے) تو فاطمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو لیکن آپ نہ ملے وہ حضرت عائشہؓ سے کہہ کر چلی گئیں، جب آپ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے بیان کیا (کہ فاطمہ آئی تھیں ایک خادم مانگتی تھیں) یہ سن کر آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم سونے کو اپنی اپنی جگہ لیٹ رہے تھے ہم نے اٹھنا چاہا آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں جہاں ہو وہیں رہو پھر آپ آن کر میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھے یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی ٹھنڈک میرے سینے کو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کیا میں تم دونوں سے بہتر چیز نہ بتادوں جس کی تم درخواست کرتے ہو جب تم

ہوئے کہو تو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہ بہتر ہے تمہارے لیے ایک خادم سے

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ

۱۶۲۸۔ مؤمل بن ہشام، اسمٰعیل، جریری، ابوالورد، ابن ثمامہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابن اعبد سے کہا کیا میں تجھ سے اپنا اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کا حال بیان نہ کروں فاطمہ آپ ﷺ کو سب گھر والوں سے زیادہ محبوب تھیں وہ میری خدمت میں رہیں انہوں نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے اور مشک سے پانی بھرا یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد ہونے لگا اور گھر میں جھاڑو دی یہاں تک کہ ان کے کپڑے ان کے گرد میں بھر گئے اور ہانڈی پکائی یہاں تک کہ کالے ہو گئے کپڑے ان کے اور ان کو نقصان پہنچا پھر ہم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام لونڈی آئے ہیں تو میں نے فاطمہؓ سے کہا کاش تم اپنے باپ کے پاس جاتیں اور ان سے ایک خادم مانگتیں جو کافی ہوتا تمہاری خدمت کے لیے یہ سن کر فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں اور لوگوں کو دیکھا آپ کے پاس بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے انہوں نے شرم سے کچھ بات نہ کی اور لوٹ آئیں دوسرے دن صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑھے ہوئے تھے آپ ﷺ فاطمہؓ کے سرہانے بیٹھ گئے انہوں نے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا باپ کے لحاظ سے آپ نے پوچھا کیا کام تھا تم کو اے آل محمد جو کل آئیں تھیں فاطمہ دوبار یہ سن کر چپ ہو رہیں میں نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے کہتا ہوں انہوں نے چکی پیسی اس درجہ کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے اور پانی پلایا مشکیں بھر بھر کر یہاں تک کہ سینے میں اس کا اثر معلوم ہوا اور جھاڑو دی گھر میں یہاں تک کہ کپڑے ان کے گرد آلود ہو گئے اور کھانا پکایا یہاں تک کہ کپڑے کالے ہو گئے اور ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ کے پاس بردے آئے ہیں یا جو خادم اس لیے میں نے ان سے کہا تھا کہ تم آپ سے ایک خادم مانگ لو پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک جیسے اوپر گزری بلکہ اس سے زیادہ

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا*

۱۶۲۹۔ عباس عنبری، عبدالملک، عبدالعزیز، یزید بن ہاد، محمد بن کعب، شبث بن ربعی، حضرت علیؓ نے ایسا ہی رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے جیسے اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا پھر میں نے اس تسبیح کو کبھی ناغہ نہیں کیا مگر صفین کی رات میں اخیر رات کو مجھے یاد آئی میں نے اسی وقت پڑھ لی۔

تشریح: صفین وہ مقام ہے جہاں پر امیر المومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب اور امیر معاویہؓ میں سخت جنگ واقع ہوئی

١٦٣٠–حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال خصلتان او خلتان لا يحافظ عليهما عبد مسلم إلا دخل الجنة هما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح في دبر كل صلاة عشرا ويحمد عشرا ويكبر عشرا فذلك خمسون ومائة باللسان وألف وخمس مائة في الميزان ويكبر أربعا وثلاثين إذا أخذ مضجعه ويحمد ثلاثا وثلاثين ويسبح ثلاثا وثلاثين فذلك مائة باللسان وألف في الميزان فلقد رأيت رسول الله ﷺ يعقدها بيده قالوا يا رسول الله كيف هما يسير ومن يعمل بهما قليل قال يأتي احدكم يعني الشيطان في منامه فينومه قبل أن يقوله ويأتيه في صلاته فيذكره حاجة قبل أن يقولها

١٦٣٠۔ حفص بن عمر، شعبہ، عطاء، ان کے والد، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان ان کو ہمیشہ کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور دو آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر ان دونوں باتوں میں ایک سو پچاس بار ہوئے زبان سے اور قیامت میں میزان میں ایک ہزار پانچ سو بار ہوں گے (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سونے کے وقت چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ یہ سو بار ہوئے زبان سے اور میزان میں ایک ہزار بار ہوں گے عبداللہ بن عمروؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ شمار کرتے تھے تسبیح کرتے تھے تسبیح کا انگلیوں سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں عمل آسان ہیں پھر ان پر عمل کرنے والے کیونکر تھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی سونے لگتا ہے تو شیطان اس کو سلا دیتا ہے ان کلمات کے کہنے سے پہلے اسی طرح نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ جاتا ہے ان تسبیحوں کے پڑھنے سے پہلے

١٦٣١–حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عبد الله بن وهب قال حدثني عياش بن عقبة الحضرمي عن الفضل بن حسن الضمري أن ابن أم الحكم أو ضباعة ابنتي الزبير حدثه عن إحداهما أنها قالت أصاب رسول الله سبيا فذهبت أنا وأختي فاطمة بنت النبي ﷺ إلى النبي ﷺ فشكونا إليه ما نحن فيه وسألناه أن يأمر لنا بشيء من السبي فقال رسول الله ﷺ سبقكن يتامى بدر ثم ذكر قصة التسبيح قال على أثر كل صلاة لم يذكر النوم

١٦٣١۔ احمد بن صالح، عبداللہ، عیاش، فضل، ابن ام حکم یا ضباعہ بنت زبیر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے تو میں اپنی بہن اور فاطمہ زہراؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور بیان کیا حال اپنی محنت اور مشقت کا اور ہم نے قیدیوں میں سے ایک بردہ مانگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے آگے آئیں بدر کی یتیم لڑکیاں اور بردہ ان کو تقسیم ہو گئے، بعد اس کے تسبیح کا قصہ بیان کیا، مگر نماز کے بعد ذکر کیا سونے سے پہلے نہیں بیان کیا

٥٢٥–باب ما يقول إذا أصبح *

۵۲۵۔ صبح کے وقت کیا دعا پڑھے!

١٦٣٢–حدثنا مسدد حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن عمرو بن عاصم عن أبي هريرة أن أبا بكر الصديق رضي الله عنهم قال يا رسول الله مرني بكلمات أقولهن إذا أصبحت وإذا أمسيت قال قل اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي وشر الشيطان وشركه قال قلها إذا أصبحت وإذا أمسيت وإذا أخذت مضجعك *

١٦٣٢۔ مسدد، ہشیم، یعلی، عمرو بن عاصم، ابوہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حکم کیجئے مجھ کو چند کلمات کہ جن کو میں صبح و شام پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہہ اللّٰهُمَّ فاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اخیر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غیب اور حاضر کے مالک اور دھنی ہر چیز کے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود برحق سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے یا مکر سے، کہا ان کلمات کو صبح اور شام اور سوتے وقت

١٦٣٣–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب حدثنا سهيل

١٦٣٣۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، سہیل، ان کے والد، ابوہریرۃؓ سے

عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه كان يقول إذا أصبح اللهم بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور وإذا أمسى قال اللهم بك أمسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کو یہ فرماتے یا اللہ ہم نے صبح کی تیرے نام پر اور شام کی تیرے نام پر اور جیتے ہیں تیرے نام پر اور مرتے ہیں تیرے نام پر اور تیری ہی طرف جی اٹھ کر جانا ہے مرنے کے بعد اور شام کو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام پر جیتے ہیں اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے مرنے کے بعد

١٦٣٤ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا محمد بن أبي فديك قال أخبرني عبد الرحمن بن عبد المجيد عن هشام بن الغاز بن ربيعة عن مكحول الدمشقي عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ قال من قال حين يصبح أو يمسي اللهم إني أصبحت أشهدك وأشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك أنك أنت الله لا إله إلا أنت وأن محمدا عبدك ورسولك أعتق الله ربعه من النار فمن قالها مرتين أعتق الله نصفه ومن قالها ثلاثا أعتق الله ثلاثة أرباعه فإن قالها أربعا أعتقه الله من النار

۱۶۳۴۔ احمد بن صالح، محمد بن ابی فدیک، عبدالرحمن، ہشام، مکحول، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی صبح اور شام یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَصْبَحْتُ آخیر تک (یہ صبح کے وقت اور شام کے وقت اَمْسَیْتُ کہے) یا اللہ میں نے صبح کی میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو اور تیرے عرش اٹھانے والے فرشتوں کو اس بات کا کہ تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود برحق نہیں ہے، اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں، تو اللہ اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کر دے گا، پھر اگر دوبار کہے تو نصف حصہ جہنم سے آزاد کر دے گا، اگر تین بار کہے، تو تین ربع آزاد کر دے گا، اگر چار بار کہے پورے کو آزاد کر دے گا جہنم سے

١٦٣٥ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا الوليد بن ثعلبة الطائي عن ابن بريدة عن أبيه عن النبي ﷺ قال من قال حين يصبح أو حين يمسي اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت أبوء بنعمتك وأبوء بذنبي فاغفر لي إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت فمات من يومه أو من ليلته دخل الجنة

۱۶۳۵۔ احمد بن یونس، زہیر، ولید، ابن بریدہ، ان کے والد، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی آخیر تک یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے سوا تیرے کوئی سچا معبود نہیں ہے تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ساتھ جو اقرار کیا ہے اس پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر مضبوط ہوں جہاں تک مجھے قدرت ہے پناہ مانگتا ہوں میں تیری اپنے کیے کی برائی سے اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا، بخش دے میرا گناہ کوئی بخشنے والا نہیں ہے سوا تیرے پھر مر جاویں اس دن یا اس رات تو جنت میں جاوے گا

١٦٣٦ - حدثنا وهب بن بقية عن خالد ح و حدثنا محمد بن قدامة بن أعين حدثنا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن إبراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله أن النبي ﷺ كان يقول إذا أمسى أمسينا وأمسى الملك لله لا إله إلا الله وحده لا شريك له زاد في حديث جرير وأما زبيد كان يقول كان إبراهيم بن سويد يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير رب أسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما

۱۶۳۶۔ وہب بن بقیہ، خالد (دوسری سند) محمد بن قدامہ، جریر، حسن، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمن، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ شام کو یہ دعا پڑھتے امسینا وامسی الملك آخیر تک یعنی شام کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت شام کو بھی ہے، شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے، اور اسی کی تعریف سچی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار میں چاہتا ہوں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد جو رات ہو گی اس کی بھلائی اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس رات کی برائی

بعدها رب أعوذ بك من الكسل ومن سوء الكبر أو الكفر رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر وإذا أصبح قال ذلك أيضا أصبحنا وأصبح الملك لله قال أبو داود رواه شعبة عن سلمة بن كهيل عن إبراهيم بن سويد قال من سوء الكبر ولم يذكر سوء الكفر

سے اور اس کے بعد جو رات ہو اس کی برائی سے اے پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں، میری سستی سے اور برے بڑھاپے سے یا برے کفر سے یا برے غرور سے اے پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تیری آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور صبح کو بھی یہی پڑھتے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے بجائے اصبحنا و اصبح الملک للہ کہتے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے شعبہ، سلمہ، ابراہیم نے روایت کرتے ہوئے سوء الکفر کو ذکر نہیں کیا بلکہ سوء الکبر بیان کیا

١٦٣٧- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ *

۱۶۳۷۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابو عقیل، سابق بن ناجیہ، ابو سلامؓ سے روایت ہے، کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے ایک شخص ان کو ملا لوگوں نے کہا یہ خادم ہے رسول اللہ ﷺ کا ابو سلام اس کے پاس گئے اور کہا مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کر جو خاص تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو بیچ میں کسی کا واسطہ نہ ہو اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص صبح اور شام یہ کہے، رضینا باللہ اخیر تک یعنی راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی رسالت پر تو اللہ ضرور اس کو جنت میں داخل کرے گا

١٦٣٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَإِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ *

۱۶۳۸۔ احمد بن صالح، یحیٰی اور اسماعیل، سلیمان، ربیعہ، عبداللہ بن عنبسہ، عبداللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہے اللھم ما اصبح بی اخیر تک یعنی یا اللہ صبح کو جو نعمتیں میرے پاس ہیں وہ تیری ہی دی ہوئی ہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے تجھی کو تعریف بجتی ہے، اور تیرا ہی شکر کرتا ہوں تو اس نے دن کا شکر ادا کر دیا، پھر جو کوئی شام کو یہ کہے، اس نے رات کا شکر ادا کر دیا

١٦٣٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ أَبُو

۱۶۳۹۔ یحیٰی بن موسیٰ، وکیع (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبادہ، جبیر، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کو یہ دعا ناغہ نہ کرتے، اللھم انی اخیر تک یعنی یا اللہ میں تجھ سے تندرستی چاہتا ہوں دنیا اور آخرت میں، یا اللہ میں تجھ سے بخشش اور تندرستی چاہتا ہوں دین اور دنیا اور کنبے اور مال میں یا اللہ چھپا دے ستر ہمارے اور امن دے ہمارے دلوں کو یا اللہ حفاظت کر میرے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس بات سے کہ ہلاک ہوں میں نیچے کی طرف سے وکیع نے کہا یعنی (دھنس جاؤں زمین میں)

داود قال وكيعٌ يعني الخسف*

۱۶۴۰—حدَّثنا احمدُ بنُ صالحٍ حدَّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ وهبٍ قال أخبرني عمرو أنّ سالمًا الفرّاء حدّثه أنّ عبدَ الحميدِ مولى بني هاشم حدّثه أنّ أمّه حدّثته وكانت تخدمُ بعضَ بناتِ النبيِّ ﷺ أنّ ابنةَ النبيِّ ﷺ حدّثتها أنّ النبيَّ ﷺ كان يعلّمها فيقول قولي حينَ تصبحينَ سُبْحانَ اللّٰهِ وبحمدِهِ لا قوّةَ إلّا باللّٰهِ ما شاءَ اللّٰهُ كانَ وما لمْ يشأْ لمْ يكُنْ فإنّهُ مَنْ قالَهُنَّ حينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حتّى يُمْسِيَ ومَنْ قالَهُنَّ حينَ يُمْسِي حُفِظَ حتّى يُصْبِحَ*

۱۶۴۰۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو، سالم، عبدالحمید سے جو مولیٰ ہیں بنی ہاشم سے روایت ہے ان کی ماں (جن کا نام معلوم نہیں ہوا) نے رسول اللہ ﷺ کی کسی صاحبزادی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو سکھایا صبح کے وقت یہ کہا کر سبحان الله وبحمده اخیر تک یعنی پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اس کی کسی میں زور نہیں ہے، سوا خدا کے جو چاہے وہ ہو گا اور جو نہ چاہے وہ نہ ہو گا میں جانتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور سب چیزوں کو جانتا ہے، جو شخص ان کلمات کو صبح کہے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا، اور جو شام کو کہے گا، وہ صبح تک محفوظ رہے گا (ہر آفت سے)

۱۶۴۱—حدَّثنا أحمدُ بنُ سعيدٍ الهمْدانيُّ قالَ أخبرَنا ح و حدَّثنا الرّبيعُ بنُ سُليمانَ قالَ حدَّثنا ابنُ وهبٍ قالَ أخبرَني اللّيثُ عنْ سعيدِ بنِ بشيرٍ النّجّاريِّ عنْ مُحمّدِ بنِ عبدِ الرّحمنِ البَيْلمانيِّ قالَ الرّبيعُ ابنُ البَيْلمانيِّ عنْ أبيهِ عنِ ابنِ عبّاسٍ عنْ رسولِ اللّٰهِ ﷺ أنّهُ قالَ مَنْ قالَ حينَ يُصْبِحُ فَسُبْحانَ اللّٰهِ حينَ تُمْسُونَ وحينَ تُصْبِحُونَ ولَهُ الحمْدُ في السّمواتِ والأرْضِ وعشيًّا وحينَ تُظْهِرُونَ إلى وكذلكَ تُخْرَجُونَ أدْرَكَ ما فاتَهُ في يومِهِ ذلكَ ومَنْ قالَهُنَّ حينَ يُمْسِي أدْرَكَ ما فاتَهُ في ليلتِهِ قالَ الرّبيعُ عنِ اللّيثِ

۱۶۴۱۔ احمد بن سعید (دوسری سند) ربیع بن سلیمان، ابن وہب، لیث، سعید بن بشیر، محمد بن عبدالرحمن، ان کے والد، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کہے گا فسبحان الله اخیر تک صبح کے وقت یعنی پاکی بیان کرو اللہ کی شام اور صبح کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہیں اس کی جتنے لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں سہ پہر کو اور دوپہر کے بعد نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندے سے اور جلاتا ہے زمین کو مر جانے کے بعد اسی طرح تم بھی پیدا کیے جاؤ گے (یعنی دوبارہ حشر ہو گا) تو جس قدر ثواب اس کے ہاتھ سے جاتا رہا وہ اس کو حاصل کرے گا اور جو شخص ان کلمات کو شام کو کہے وہ رات کا ثواب جو اس کے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کرلے گا

۱۶۴۲—حدَّثنا مُوسى بنُ إسْمعيلَ حدَّثنا حمّادٌ ووُهيْبٌ نحْوَهُ عنْ سُهيْلٍ عنْ أبيهِ عنِ ابنِ أبي عائشٍ وقالَ حمّادٌ عنْ أبي عيّاشٍ أنّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ مَنْ قالَ إذا أصْبَحَ لا إلهَ إلّا اللّٰهُ وحْدَهُ لا شريكَ لهُ لهُ المُلْكُ ولهُ الحمْدُ وهوَ على كُلِّ شيْءٍ قديرٌ كانَ لهُ عدْلُ رقبةٍ منْ ولدِ إسْمعيلَ وكُتِبَ لهُ عشْرُ حسناتٍ وحُطَّ عنْهُ عشْرُ سيِّئاتٍ ورُفِعَ لهُ عشْرُ درجاتٍ وكانَ في حِرْزٍ منَ الشّيْطانِ حتّى يُمْسِيَ وإنْ قالَها إذا أمْسى كانَ لهُ مثْلُ ذلكَ حتّى يُصْبِحَ قالَ في حديثِ حمّادٍ فرأى رجُلٌ رسولَ اللّٰهِ ﷺ فيما يرى النّائمُ فقالَ يا رسولَ اللّٰهِ إنّ أبا عيّاشٍ يُحدِّثُ عنْكَ بكذا وكذا قالَ صدَقَ أبو عيّاشٍ قالَ أبو داودَ رواهُ إسْمعيلُ بنُ جعْفرٍ ومُوسى الزّمْعيُّ وعبْدُ اللّٰهِ بنُ جعْفرٍ

۱۶۴۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، وہیب، سہیل، ان کے والد، ابو عائش یا ابو عیاش (زید بن عیاش) سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کہے لااله الا الله وحده لا شريك له اخیر تک تو اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا جو اسماعیل کی اولاد سے ہو ثواب ہو گا، اور دس نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور دس برائیاں اس کی معاف ہوں گی اور دس درجے اس کے بلند ہوں گے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا شام تک اور اگر شام کو کہے تو صبح تک یہی حال ہو گا، حماد کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو عیاش آپ سے یہ حدیث نقل کرتا ہے، آپ نے فرمایا ابو عیاش سچا ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے اسماعیل اور موسیٰ اور عبداللہ نے سہیل، ان کے والد، ابن عائش سے روایت کیا ہے

عن سهيل عن أبيه عن ابن عائش

١٦٤٣ –حدثنا إسحق بن إبراهيم أبو النضر الدمشقي حدثنا محمد بن شعيب قال أخبرني أبو سعيد الفلسطيني عبد الرحمن بن حسان عن الحارث بن مسلم أنه أخبره عن أبيه مسلم بن الحارث التميمي عن رسول الله ﷺ أنه أسر إليه فقال إذا انصرفت من صلاة المغرب فقل اللهم أجرني من النار سبع مرات فإنك إذا قلت ذلك ثم مت في ليلتك كتب لك جوار منها وإذا صليت الصبح فقل كذلك فإنك إن مت في يومك كتب لك جوار منها أخبرني أبو سعيد عن الحارث أنه قال أسرها إلينا رسول الله ﷺ فنحن نخص بها إخواننا

۱۶۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن شعیب، ابو سعید فلسطینی، حارث بن مسلم، ان کے والد، مسلم بن حارث تمیمی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے سرگوشی کی (یعنی کان میں چپکے سے کہا) کہ جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو سات بار کہہ اللّٰھم اجرنی من النار یعنی بچا لے مجھ کو جہنم سے جب تو یہ کہہ لے پھر اسی رات کو مر جاوے تو تیرے لیے جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر یہ کہے پھر اس دن مر جاوے تو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی محمد بن شعیب نے کہا رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے یہ امر بیان کیا ہم سے، اس لیے ہم اپنے خاص بھائیوں سے اس کو بیان کرتے ہیں (ہر شخص سے نہیں کہتے یا ہم خاص سمجھتے ہیں اس دعا کو اپنے خاندان کے لیے)

١٦٤٤ –حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي ومؤمل بن الفضل الحراني وعلي بن سهل الرملي ومحمد بن المصفى الحمصي قالوا حدثنا الوليد حدثنا عبد الرحمن بن حسان الكناني قال حدثني مسلم بن الحارث بن مسلم التميمي عن أبيه أن النبي ﷺ قال نحوه إلى قوله جوار منها إلا أنه قال فيهما قبل أن يكلم أحدا قال علي بن سهل فيه إن أباه حدثه وقال علي وابن المصفى بعثنا رسول الله ﷺ في سرية فلما بلغنا المغار استحثثت فرسي فسبقت أصحابي وتلقاني الحي بالرنين فقلت لهم قولوا لا إله إلا الله وحده تحرزوا فقالوها فلامني أصحابي وقالوا حرمتنا الغنيمة فلما قدمنا على رسول الله ﷺ أخبروه بالذي صنعت فدعاني فحسن لي ما صنعت وقال أما إن الله قد كتب لك من كل إنسان منهم كذا وكذا قال عبد الرحمن فأنا نسيت الثواب ثم قال رسول الله ﷺ أما إني سأكتب لك بالوصاة بعدي قال ففعل وختم عليه فدفعه إلي وقال لي ثم ذكر معناهم و قال ابن المصفى قال سمعت الحارث بن مسلم بن الحارث التميمي يحدث عن أبيه *

۱۶۴۴۔ عمرو بن عثمان اور مؤمل بن فضل اور علی بن سہل اور محمد بن مصفی، ولید، عبدالرحمن، مسلم بن حارث، حارث بن مسلم تمیمی سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری مگر اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ دعا پڑھے کسی سے بات کرنے سے پہلے اور اس روایت میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک لشکر کے ٹکڑے میں روانہ کیا جب ہم اس موضع پر پہنچے جس کے لوٹنے کے لیے گئے تھے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور سب ساتھیوں سے آگے ہو گیا موضع والوں نے چلانا شروع کیا میں نے ان سے کہا تم لا الہ الا اللہ کہو تو بچ جاؤ گے، انہوں نے لا الہ الا اللہ کہا میرے ساتھی مجھ سے خفا ہوئے اور کہنے لگے تم نے ہم کو غنیمت سے محروم کیا، جب وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ سے بیان کیا جو کام میں نے کیا تھا، آپ نے مجھے بلا بھیجا اور میری تعریف کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر آدمی کے بدلے میں جو اس موضع میں تھا اتنا اتنا ثواب دیا عبدالرحمن نے کہا میں بھول گیا اس ثواب کو جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا پھر فرمایا آپ نے میں تیرے لیے ایک وصیت نامہ لکھے دیتا ہوں، آپ نے اس کو لکھا اور اس پر مہر کی اور مجھے دے دیا۔

١٦٤٥ –حدثنا محمد بن المصفى حدثنا ابن أبي فديك قال أخبرني ابن أبي ذئب عن أبي أسيد البراد عن معاذ بن عبد الله بن خبيب عن أبيه أنه قال خرجنا في ليلة مطر وظلمة شديدة نطلب رسول الله ﷺ ليصلي لنا فأدركناه فقال أصليتم فلم أقل شيئا فقال قل فلم أقل شيئا ثم قال قل فلم أقل

۱۶۴۵۔ محمد بن مصفی، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذیب، ابو اسید، معاذ بن عبداللہ، عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت ہے، کہ ہم نکلے بارش اور اندھیری رات میں ڈھونڈتے تھے رسول اللہ ﷺ کو اس لیے کہ آپ نماز پڑھاویں پھر پایا ہم نے آپ کو آپ نے مجھ سے فرمایا کہہ، میں نے کچھ نہیں کہا پھر آپ نے فرمایا کہہ، میں نے کچھ نہیں کہا پھر آپ نے

شيئا ثم قال قل فقلت يا رسول الله ما أقول قال قل قل هو الله أحد والمعوذتين حين تمسي وحين تصبح ثلاث مرات تكفيك من كل شيء

فرمایا میں نے کہا کیا کہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا قل هو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس شام اور صبح تین بار پڑھ لیا کر یہ کفایت کریں گی تجھ کو ہر بلا سے رفع کرنے سے

[illegible]

١٦٤٦ – حدثنا محمد بن عوف حدثنا محمد بن إسمعيل قال حدثني أبي قال ابن عوف ورأيته في أصل إسمعيل قال حدثني ضمضم عن شريح عن أبي مالك قال قالوا يا رسول الله حدثنا بكلمة نقولها إذا أصبحنا وأمسينا واضطجعنا فأمرهم أن يقولوا اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة أنت رب كل شيء والملائكة يشهدون أنك لا إله إلا أنت فإنا نعوذ بك من شر أنفسنا ومن شر الشيطان الرجيم وشركه وأن نقترف سوءا على أنفسنا أو نجره إلى مسلم قال أبو داود وبهذا الإسناد أن رسول الله ﷺ قال إذا أصبح أحدكم فليقل أصبحنا وأصبح الملك لله رب العالمين اللهم إني أسألك خير هذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه وأعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده ثم إذا أمسى فليقل مثل ذلك *

۱۶۴۶۔ محمد بن عوف، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح، ابو مالکؓ سے روایت ہے، کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو ایسی دعا بتلائے جس کو ہم صبح اور شام اور لیٹتے وقت کہا کریں آپ نے حکم کیا یہ دعا پڑھنے کا اللهم فاطر السموات والارض اخیر تک یعنی اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غائب اور حاضر کے تو رب ہے ہر چیز کا اور فرشتے گواہی دیتے ہیں اس بات کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور شیطان مردود کے شر سے اور مکر سے یا اس کے شرک سے اور گناہ کی بات آپ کرنے سے یا کسی مسلمان سے گناہ کی بات کرانے سے ابو داؤد نے کہا اسی اسناد سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا جب صبح ہو تو یہ کہے اصبحنا واصبح الملك لله اخیر تک یعنی صبح کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت اور ملک نے جو پالنے والا ہے سارے جہاں کا یا اللہ میں تجھ سے بہتری چاہتا ہوں اس دن کی اور اس دن کی فتح اور مدد اور نور اور برکت اور ہدایت اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے پھر جب شام ہو تو یہی کہے

١٦٤٧ – حدثنا كثير بن عبيد حدثنا بقية بن الوليد عن عمر بن جعثم قال حدثني الأزهر بن عبد الله الحرازي قال حدثني شريق الهوزني قال دخلت على عائشة رضي الله عنها فسألتها بم كان رسول الله ﷺ يفتتح إذا هب من الليل فقالت لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه أحد قبلك كان إذا هب من الليل كبر عشرا وحمد عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملك القدوس عشرا واستغفر عشرا وهلل عشرا ثم قال اللهم إني أعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة عشرا ثم يفتتح الصلاة *

۱۶۴۷۔ کثیر بن عبید، بقیہ، عمر، ازہر، شریق ہوزنی سے روایت ہے، کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دعا پڑھنا شروع کرتے جب رات کو جاگتے انہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار الله اكبر کہتے اور دس بار الحمد لله کہتے اور سبحان الله وبحمده دس بار کہتے سبحان الملك القدوس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار لا اله الا الله کہتے پھر فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی اور قیامت کی تنگی سے پھر شروع کرتے تھے نماز کو

١٦٤٨ – حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عبد الله بن وهب قال أخبرني سليمان بن بلال عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال كان رسول الله ﷺ إذا كان في سفر فأسحر يقول سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن بلائه علينا اللهم صاحبنا

۱۶۴۸۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، سلیمان، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے تو فرماتے سنتا ہے، سننے والا اللہ کی حمد اور نعمت اور حسن امتحان کو یا اللہ رفاقت کر ہماری اور احسان کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی جہنم سے

فافضل علينا عائذا بالله من النار *

١٦٤٩ – حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا أبو مودود عمن سمع أبان بن عثمان يقول سمعت عثمان يعني ابن عفان يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول من قال بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم ثلاث مرات لم تصبه فجأة بلاء حتى يصبح ومن قالها حين يصبح ثلاث مرات لم تصبه فجأة بلاء حتى يمسي و قال فأصاب أبان بن عثمان الفالج فجعل الرجل الذي سمع منه الحديث ينظر إليه فقال له ما لك تنظر إلي فوالله ما كذبت على عثمان ولا كذب عثمان على النبي ﷺ ولكن اليوم الذي أصابني فيه ما أصابني غضبت فنسيت أن أقولها *

١٦٤٩۔ عبداللہ بن مسلمہ، ایک شخص، ابان بن عثمان عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کہے بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شئ فى الارض و لا فى السماء و هو السميع العليم تین بار تو اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی صبح تک اور جو کوئی صبح کو اسے تین بار کہے تو شام تک اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی، پھر ابان بن عثمان کو جو اس حدیث کے راوی ہیں فالج کا عارضہ ہوا تو جس شخص نے ان سے حدیث سنی تھی وہ ان کی طرف دیکھنے لگا ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے میری طرف، قسم خدا کی میں نے جھوٹ نہیں باندھا عثمان پر نہ عثمان نے جھوٹ باندھا آنحضرت ﷺ پر لیکن جس دن یہ عارضہ مجھ کو ہوا اس دن میں غصے میں تھا اس دعا کا پڑھنا بھول گیا

١٦٥٠ –حدثنا نصر بن عاصم الأنطاكي حدثنا أنس بن عياض قال حدثني أبو مودود عن محمد بن كعب عن أبان بن عثمان عن عثمان عن النبي ﷺ نحوه لم يذكر قصة الفالج*

١٦٥٠۔ نصر بن عاصم، عیاض، ابو مودود، محمد بن کعب، ابان بن عثمانؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور اس میں فالج کے قصے کا ذکر نہیں۔

١٦٥١ –حدثنا العباس بن عبد العظيم ومحمد بن المثنى قالا حدثنا عبد الملك بن عمرو عن عبد الجليل بن عطية عن جعفر بن ميمون قال حدثني عبد الرحمن بن أبي بكرة أنه قال لأبيه يا أبت إني أسمعك تدعو كل غداة اللهم عافني في بدني اللهم عافني في سمعي اللهم عافني في بصري لا إله إلا أنت تعيدها ثلاثا حين تصبح وثلاثا حين تمسي فقال إني سمعت رسول الله ﷺ يدعو بهن فأنا أحب أن أستن بسنته قال عباس فيه وتقول اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر لا إله إلا أنت تعيدها ثلاثا حين تصبح وثلاثا حين تمسي فتدعو بهن فأحب أن أستن بسنته قال وقال رسول الله ﷺ دعوات المكروب اللهم رحمتك أرجو فلا تكلني إلى نفسي طرفة عين وأصلح لي شأني كله لا إله إلا أنت وبعضهم يزيد على صاحبه

١٦٥١۔ عباس بن عبدالعظیم اور محمد بن مثنی، عبدالملک بن عمرو، عبدالجلیل بن عطیہ، جعفر بن میمون، عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں سنتا ہوں، تم ہر صبح کو یہ دعا پڑھتے ہو اللّٰهم عافنى فى بدنى اللّٰهم عافنى فى سمعى اللّٰهم عافنى فى بصرى لا اله الا انت تین بار صبح کو اور تین بار شام کو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے دیکھا تو مجھے پسند ہے رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلنا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اللّٰهم انى اعوذ بك من الكفر والفقر اللّٰهم انى اعوذبك من عذاب القبر لا اله الا انت تین بار صبح اور تین بار شام کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر سختی ہو یا آفت میں مبتلا ہو، اس کی دعا یہ ہے اللهم رحمتك ارجو فلا تكلنى الى نفسى طرفة عين واصلح لى شانى كلّه لا اله الا انت، بعضے راویوں نے کمی بیشی کی ہے الفاظ میں

١٦٥٢ –حدثنا محمد بن المنهال حدثنا يزيد يعني ابن زريع حدثنا روح بن القاسم عن سهيل عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من قال حين يصبح سبحان الله العظيم وبحمده مائة مرة وإذا أمسى كذلك لم يواف أحد من الخلائق بمثل ما وافى *

١٦٥٢۔ محمد بن منہال، یزید بن زریع، روح بن قاسم، سہیل، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سبحان الله العظيم وبحمده صبح کو سو مرتبہ اور شام کو سو مرتبہ پڑھ لے تو اس کے برابر مخلوق میں کسی درجہ نہیں ہو سکتا

٥٢٦–بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ *

١٦٥٣–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا *

٥٢٦۔ جب آدمی چاند کو دیکھے تو اس وقت کیا کہے؟

١٦٥٣۔ موسیٰ بن اسماعیل، قتادہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا ایمان لایا میں اس ذات پر جس نے مجھ کو پیدا کیا تین بار پھر فرماتے شکر ہے اس اللہ کا جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں لایا یعنی گزشتہ لے گیا اور نیا لایا

١٦٥٤–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ *

١٦٥٤۔ محمد بن علاء، زید، ابو ہلال، قتادہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو اس طرف سے منہ پھیر لیتے (اور یہ فرماتے پناہ مانگتا ہوں میں شر سے اس غاسق کے یعنی چھپ جانے والے اور تاریک ہو جانے والے سے)

٥٢٧–بَاب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ *

١٦٥٥–حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ *

٥٢٧۔ جو شخص اپنے گھر سے باہر نکلے تو کیا کہے؟

١٦٥٥۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، منصور، شعبی، ام سلمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر سے جب نکلے تو اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا، یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پھسل جانے سے یا پھسلائے جانے سے اور ظلم کرنے سے اور ظلم کیے جانے سے اور جہل سے اور جہل کیے جانے سے مجھ پر۔

١٦٥٦–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ *

١٦٥٦۔ ابراہیم بن حسن، حجاج، ابن جریج، اسحاق، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مرد اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس وقت فرشتے اس سے کہتے ہیں تو نے راہ پائی اور بچایا گیا تو بلا سے اور کافی ہے تجھ کو یہ دعا پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے اب تو کیا کر سکتا ہے اس شخص سے جس کو راہ مل گئی اور کافی ہو گئی وہ دعا اس کے لیے اور بچایا گیا ہر بلا سے

٥٢٨–بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ *

١٦٥٧–حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ *

٥٢٨۔ آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

١٦٥٧۔ ابن عوف، محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح، ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر میں جانے لگے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اندر جانے کی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری اللہ کے نام پر ہم اندر جاتے ہیں اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے پھر اندر جا کر گھر کے لوگوں سے سلام علیک کرے

٥٢٩–باب مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

١٦٥٨–حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قالا حدّثنا عبدُ الرزّاقِ أخبرنا معمرٌ عن الزُّهْرِيِّ قال حدّثني ثابتُ بْنُ قيسٍ أنّ أبا هُرَيْرَةَ قال سمعتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ قال سلمةُ فَرَوْحُ اللَّهِ تأتي بالرَّحمةِ وتأتي بالعذابِ فإذا رأيتموها فلا تسبُّوها وسلُوا اللَّهَ خيرَها واستعيذوا باللَّهِ مِنْ شرِّها

۵۲۹۔ جب آندھی آئے تو اس وقت کیا کہے؟

۱۶۵۸۔ احمد بن محمد اور سلمہ، عبدالرزاق، زہری، ثابت، ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہوا اللہ کی ایک رحمت ہے کبھی رحمت لے کر آتی ہے کبھی عذاب لے کر آتی ہے جب تم ہوا کو دیکھو تو اس کو برا مت کہو بلکہ اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ مانگو۔

١٦٥٩–حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أخبرنا عمرٌو أنّ أبا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عائشةَ زوجِ النبيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا *

۱۶۵۹۔ احمد بن صالح، عبداللہ، عمرو، ابوالنضر، سلیمان، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اتنا زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا دیکھوں بلکہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ تبسم کیا کرتے تھے۔ اور آپ جب ابر یا ہوا کو دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرے سے ہمیں معلوم ہوتا (یعنی آپ کے چہرے پر اثر تردد اور تشویش کا معلوم ہوتا) میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لوگ جب ابر کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ پانی برسے گا اور آپ جب ابر کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے پر ناراضی معلوم ہوتی ہے اس کا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ مجھے اس بات سے امن نہیں ہے کہ اللہ کا عذاب ہو ایک قوم کو عذاب ہو چکا ہے ہوا سے (عاد کی قوم کو) اور ایک قوم ابر میں اپنا عذاب دیکھ چکی ہے، جب وہ کہتے تھے یہ ابر تو برسنے والا ہے ہم پر، پھر ان پر پتھر برسے اور وہ سب ہلاک ہو گئے (یعنی ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی امت)۔

تشریح:۔ تبسم وہ خفیف ہنسی ہے جس میں آواز نہ ہو صرف سامنے کے دانت کھل جاویں یا ہونٹوں کو جنبش ہو (علامہ)

١٦٦٠–حدّثنا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا *

۱۶۶۰۔ ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، مقدام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے کنارے سے ابر اٹھتا ہوا دیکھتے تو جس کام میں ہوتے اس کو چھوڑ دیتے اگرچہ نماز میں ہوتے اور فرماتے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے پھر اگر وہ برسنے لگتا تو فرماتے یا اللہ خوب برسا برکت والا

٥٣٠–باب مَا جَاءَ فِي الْمَطَرِ *

۵۳۰۔ مینہ کا بیان (بارش کا)

١٦٦١–حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ

۱۶۶۱۔ مسدد اور قتیبہ بن سعید، جعفر، ثابت، انسؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتفاق سے پانی برسنے لگا، آپ باہر نکلے اور اپنا بدن کھول دیا یہاں تک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا فرمایا اس لیے کہ وہ ابھی

بوجہ ... تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے۔

تشریح: ... یہ حدیث ... جلانے ... (علامہ)

٥٣١- باب ما جاء في الدِّيكِ والْبهائم

۵۳۱۔ مرغ اور چوپایوں کا بیان

١٦٦٢- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز بن محمد عن صالح بن كيسان عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن زيد بن خالد قال قال رسول الله ﷺ لا تسبُّوا الدِّيكَ فإنه يوقظ للصلاة

۱۶۶۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، صالح، عبیداللہ، زید بن خالد سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... مرغ کو برا نہ کہو ... جگاتا ہے، نماز کے لیے۔

تشریح: یعنی صبح صادق ہوتے ہی یا اس کے آگے پیچھے اذان کہنا شروع کر دیتا ہے مرغ میں بعض صفات ایسی ہیں جن کو دیکھ کر آدمی کو سبق لینا چاہئے جیسے اور شجاعت اور سویرے جاگنا اور لوگوں کو جگانا بانگ دے کر نماز کے واسطے (علامہ)

١٦٦٣- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال إذا سمعتم صياح الديكة فسلوا الله تعالى من فضله فإنها رأت ملكا وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان فإنها رأت شيطانا *

۱۶۶۳۔ قتیبہ بن سعید، جعفر، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو اللہ کی اس لیے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے

١٦٦٤- حدثنا هناد بن السري عن عبدة عن محمد بن إسحق عن محمد بن إبراهيم عن عطاء بن يسار عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ إذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمر بالليل فتعوذوا بالله فإنهن يرين ما لا ترون *

۱۶۶۴۔ ہناد بن سری، عبدہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، عطاء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا پکارنا رات کو سنو تو پناہ مانگو اللہ کی اس لیے کہ وہ دیکھتے ہیں ان چیزوں کو جن کو تم نہیں دیکھ سکتے

١٦٦٥- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن سعيد بن زياد عن جابر بن عبد الله ح و حدثنا إبراهيم بن مروان الدمشقي حدثنا أبي حدثنا الليث بن سعد حدثنا يزيد بن عبد الله بن الهاد عن علي بن عمر بن حسين بن علي وغيره قالا قال رسول الله ﷺ أقلوا الخروج بعد هدأة الرجل فإن لله تعالى دواب يبثهن في الأرض قال ابن مروان في تلك الساعة وقال فإن لله خلقا ثم ذكر نباح الكلب والحمير نحوه وزاد في حديثه قال ابن الهاد وحدثني شرحبيل الحاجب عن جابر بن عبد الله عن رسول الله ﷺ مثله *

۱۶۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، سعید بن زیاد، جابر بن عبداللہ (دوسری سند) ابراہیم بن مروان، ان کے والد، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، علی بن عمر بن حسین بن علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کم نکلا کرو (رات کو) بعد راستہ موقوف ہو جانے کے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے کچھ جانور ہیں، جن کو وہ چھوڑ دیتا ہے، پھر بیان کیا کتوں اور گدھوں کے چلانے کو جیسے اوپر گزرا، اور اس حدیث میں یہ زیادہ ہے ابن الہاد نے کہا کہ مجھ سے شرحبیل بن حاجب نے بواسطہ جابر بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تشریح: یعنی جب رات کو راستہ چلنا موقوف ہو جاتا ہے

٥٣٢- باب في الصبي يولد فيؤذن في أذنه *

۵۳۲۔ بچے کے کان میں اذان کہنا جب وہ پیدا ہو

١٦٦٦- حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني عاصم بن عبيد الله عن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه قال رأيت رسول الله ﷺ أذن في أذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة

۱۶۶۶۔ مسدد، یحیی، سفیان، عاصم بن عبیداللہ، عبیداللہ، ان کے والد ابو رافعؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اذان دی حسن بن علیؓ کے کان میں جب حضرت فاطمۃ الزہرا نے ان کو جنا جیسی نماز کے لیے اذان دیتے ہیں

١٦٦٧ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا محمد بن فضيل ح و حدثنا يوسف بن موسى حدثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ يؤتى بالصبيان فيدعو لهم بالبركة زاد يوسف ويحنكهم ولم يذكر بالبركة *

١٦٦٧۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل (دوسری سند) یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے رسول اللہ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دیتے

١٦٦٨ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا إبراهيم بن أبي الوزير حدثنا داود بن عبد الرحمن العطار عن ابن جريج عن أبيه عن أم حميد عن عائشة رضي الله عنها قالت قال لي رسول الله ﷺ هل رئي أو كلمة غيرها فيكم المغربون قلت وما المغربون قال الذين يشترك فيهم الجن *

١٦٦٨۔ محمد بن مثنیٰ، ابراہیم، داؤد بن عبدالرحمن، ابن جریج، ان کے والد، ام حمید، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم میں مغربین کسی نے دیکھے ہیں، میں نے کہا مغربین کیا آپ نے فرمایا وہ لوگ جن میں جنوں کی شرکت ہو۔

تشریح:۔ یعنی شیطان سے انکو علاقہ ہو اور اللہ کی یاد سے غافل ہوں بعضوں نے کہا زنا کی اولاد مراد ہے جس میں شیطان کی شرکت ضرور ہوتی ہے بعضوں نے کہا کاہن اور نجومی مراد ہیں بعضوں نے کہا مراد وہ لڑکے ہیں جو عورتوں سے پیدا ہوتے ہیں جنوں کے نطفے سے یا جنوں کے جماع کرنے سے، مگر یہ خلاف عادت ہے (علامہ)

٥٣٣ - باب في الرجل يستعيذ من الرجل *

٥٣٣۔ کوئی آدمی کسی سے پناہ مانگے تو کیسا ہے؟

١٦٦٩ - حدثنا نصر بن علي وعبيد الله بن عمر الجشمي قالا حدثنا خالد بن الحارث حدثنا سعيد قال نصر ابن أبي عروبة عن قتادة عن أبي نهيك عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال من استعاذ بالله فأعيذوه ومن سألكم بوجه الله فأعطوه قال عبيد الله من سألكم بالله *

١٦٦٩۔ نصر بن علی اور عبیداللہ بن عمر بن خالد بن حارث، سعید، نصر بن ابی عروبہ، قتادہ، ابونہیک، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے اللہ کی اس کو پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے نام پر اس کو دو

١٦٧٠ - حدثنا مسدد وسهل بن بكار قالا حدثنا أبو عوانة ح و حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير المعنى عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ من استعاذكم بالله فأعيذوه ومن سألكم بالله فأعطوه وقال سهل وعثمان ومن دعاكم فأجيبوه ثم اتفقوا ومن آتى إليكم معروفا فكافئوه قال مسدد وعثمان فإن لم تجدوا فادعوا الله له حتى تعلموا أن قد كافأتموه *

١٦٧٠۔ مسدد اور سہیل، ابوعوانہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، مجاہد، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم سے پناہ مانگے اللہ کی تو پناہ دو اس کو اور جو شخص تم سے سوال کرے اللہ کے نام پر تو دو اس کو سہل اور عثمان نے کہا جو شخص دعوت کرے تمہاری تو قبول کرو اس کو اور جو شخص تم پر احسان کرے تو بدلہ دو اس کا مسدد اور عثمان نے کہا اگر تم بدلہ نہ کر سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ اس کے احسان کا بدلہ تم نے کر دیا

٥٣٤ - باب في رد الوسوسة *

٥٣٤۔ وسوسہ کے دور کرنے کا طریقہ

١٦٧١ - حدثنا عباس بن عبد العظيم حدثنا النضر بن محمد حدثنا عكرمة يعني ابن عمار قال و حدثنا أبو زميل قال سألت ابن عباس فقلت ما شيء أجده في صدري قال ما هو قلت والله ما أتكلم به قال فقال لي أشيء من شك قال وضحك قال ما نجا من ذلك أحد قال حتى أنزل الله عز وجل فإن

١٦٧١۔ عباس، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابوزمیل سے روایت ہے، کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا ہوا میرے دل کو انہوں نے کہا کیا ہوا میں نے کہا قسم خدا کی میں ان باتوں کو نہ کہوں گا انہوں نے کہا کیا شک ہے اور ہنسنے لگے پھر کہا اس سے کوئی نہیں بچا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اگر تجھ کو شک ہے اس کلام میں جو ہم نے اتارا تجھ پر تو تو پوچھ لے

كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ *

ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب توراۃ یا انجیل کو تجھ سے پہلے پھر ان سے پوچھ لے تب مجھ سے کہا جب تیرے دل میں اس قسم کے خیال پیدا ہوں تو یہ آیت پڑھ، هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

تشریح: یعنی جو میرے دل میں وسوسے آتے ہیں شیطان کے اغوا سے

یہ چونکہ اس آیت میں خطاب شک کا رسول اللہ کی طرف ہے [illegible]

١٦٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ *

١٦٧٢۔ احمد بن یونس، زہیر، سہیل، ان کے والد، ابوہریرۃ سے روایت ہے، کہ چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے دیکھتے ہیں جن کو بیان کرنا ہم پر بہت گراں ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ان کو بیان کریں آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ وسوسے ہوتے ہیں انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے۔

تشریح: جس قدر ایمان کامل ہوتا ہے اسی قدر شیطان اس کا زیادہ دشمن ہو جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے اس کے بہکانے اور وسوسے ڈالنے میں پھر جب تم نے ان وسوسوں کو برا جانا اور ان کا بیان کرنا برا جانا تو یہی ایمان کی نشانی ہے (علامہ)

١٦٧٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ *

١٦٧٣۔ عثمان بن ابی شیبہ اور ابن قدامہ، جریر، منصور، ذر، عبداللہ بن شداد، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی شخص کے دل میں ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کو بیان کرنے سے راکھ ہو جانا یا جل کر کوئلہ ہو جانا بہتر معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر شکر ہے اس خدا کا جس نے شیطان کے مکر کو وسوسہ کر دیا۔

تشریح: یعنی اور اس کو کچھ قابو نہ رہا اب اسی کام کا رہ گیا کہ کبھی کبھی دل میں وسوسہ ڈالتا ہے لیکن یہ بھی مومن کو ضرر نہیں کر سکتا جب وہ خدا کی یاد کیا کرتا ہے اور اس کی پناہ مانگا کرتا ہے (علامہ)

٥٣٥ - بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ *

٥٣٥۔ جو غلام اپنے مولی (معتق) کو چھوڑ کر دوسرے کو مولی بتاوے؟

تشریح: یعنی جھوٹ کہے کہ میں فلاں کا آزاد کیا ہوا ہوں یا لڑکا اپنا باپ چھوڑ کر کسی اور کو باپ بناوے تو کتنا بڑا گناہ کرتا ہے (علامہ)

١٦٧٤ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ

١٦٧٤۔ نفیلی، زہیر، عاصم، ابوعثمان، سعد بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے آپ کے سوا اور کسی کا بیٹا اپنے تئیں کہے گا جان بوجھ کر تو اس پر جنت حرام ہے، ابوعثمان نے کہا میں یہ حدیث سعد سے سن کر پھر میں ملا ابوبکرہ سے انہوں نے کہا میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا عاصم نے کہا میں نے ابوعثمان سے کہا تم سے دو مردوں نے گواہیاں دیں اور کیسے دو مردوں نے انہوں

اللّٰهُ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَالْآخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِي بِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّهِ إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَعْنِي قَوْلَهُ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانُوا تَعَلَّمُوهُ مِنْ شُعْبَةَ

نے کہا ایک تو ایسے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر مارے دوسرے ایسے ہیں جو طائف سے کئی آدمیوں کے ساتھ آئے پھر ان کی فضیلت بیان کی۔ ابو علی کہتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد سے فرماتے ہوئے سنا کہ جب نفیلی نے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا خدا یہ حدیث مجھے شہد سے بھی زیادہ شیریں معلوم ہوتی ہے یعنی صیغہ تحدیث، ابو علی کہتے ہیں کہ ابوداؤد نے احمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے (کیونکہ وہ اسانید کو صحیح طریقہ پر ذکر نہیں کرتے اور اخبار و تحدیث کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے، علاوہ ہمارے اصحاب کے کیونکہ عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت علیؓ کے تلامذہ اسانید کو صحیح طریق پر ذکر فرماتے ہیں اور ان کی احادیث میں اہل بصرہ کی احادیث سے زیادہ نور ہوتا ہے) احمد فرماتے ہیں کہ میں اہل بصرہ کی طرح کسی کو نہیں دیکھا کیونکہ انہوں نے شعبہ سے حدیث حاصل کی (جنہوں نے روایت کا طریقہ انہیں اچھی طرح تلقین کر دیا)

١٦٧٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ

١٦٧٥۔ حجاج، معاویہ، زائدہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر اپنے مولی کی اجازت کے اور لوگوں سے ولاء کرے تو اس پر لعنت ہے، اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کے فرض قبول ہوں گے نہ نفل۔

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُتَتَابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

١٦٧٦۔ سلیمان، عمر، عبدالرحمٰن، جابر، سعید، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے جو شخص اپنے آپ کے سوا اور کسی کو باپ بناوے یا اپنے مولی کے سوا اور کسی کو مولی بناوے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی پے در پے قیامت تک

٥٣٦ - بَابٌ فِي التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ *

٥٣٦۔ حسب نسب پر فخر کرنا منع ہے!

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافِي ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ *

١٦٧٧۔ موسیٰ بن مروان، معافی (دوسری سند) احمد بن سعید، ابن وہب، ہشام، سعید، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نے دور کیا تم سے جاہلیت کی نخوت اور غرور کو اپنے باپ دادا پر فخر کرنے کو اب آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن ہیں پرہیزگار یا فاجر ہیں بدکار[1]۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے (تو سب کی اصل یکساں ہے فخر کرنا کیسا) لوگوں کو چاہیے کہ اپنی قوم پر فخر کرنا چھوڑ دیں وہ تو ایک کوئلہ ہے جہنم کے کوئلوں میں سے (یعنی جن باپ دادا پر عرب کے لوگ فخر کرتے ہیں وہ کافر تھے مرتے ہی جہنمی ہو گئے

پھر ان پر فخر کرنا گویا لوگوں کو دوبارہ جتلانا ہے کہ ہمارے باپ دادا جہنمی ہیں)اگر نہ چھوڑیں گے تو اللہ ان کو گبریلے کیڑے سے ذلیل سمجھے گا جو اپنے ناک سے گو اور غلیظ دھکیل کرلے جاتا ہے [۲]۔

تشریح: [۱] یعنی مسلمانوں میں کوئی تفریق نہیں ہے کہ یہ شریف ہے یہ رذیل ہے سب مسلمان اپنے برابر اور اپنے بھائی ہیں تفریق بااعتبار اعمال کے ہو سکتی ہے
[۲] یعنی اتنی بھی توقیر ان کی اللہ جل جلالہ کے سامنے نہ ہوگی۔ (عامہ)

٥٣٧–بَاب فِي الْعَصَبِيَّةِ *

۵۳۷۔ تعصب کرنا منع ہے۔

تشریح: یعنی اپنی قوم اور عزیزوں کی ناحق خلاف شرع مدد کرنا

١٦٧٨–حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ

۱۶۷۸۔ نفیلی، زہیر، سماک، عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جس شخص نے اپنی قوم کی مدد کی ناحق پر تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کنویں میں گر پڑا اب لوگ اس کی دم پکڑ کر گھسیٹیں (تو وہ کس طرح نکل نہ سکے گا، اسی طرح یہ آدمی جہنم میں گر اب نکلنا اس کا مشکل ہوگا)

١٦٧٩–حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۶۷۹۔ ابن بشار، ابو عامر، سفیان، سماک بن حرب، عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ایک قبے کے اندر تھے جو چمڑے کا بنا ہوا تھا پھر آپ نے یہی فرمایا جو اوپر گزرا

١٦٨٠–حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ *

۱۶۸۰۔ محمود بن خالد، فریابی، سلمہ، بنت واثلہ، واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تعصب کیا چیز ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تعصب یہ ہے، کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر۔

١٦٨١–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ *

۱۶۸۱۔ احمد بن عمرو، ایوب، اسامہ، سعید بن مسیّب، سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بہتر تم میں سے وہ شخص ہے، جو اپنی قوم پر ظلم نہ ہونے دے (یعنی اگر کوئی ان پر ظلم کرے تو اس کو دفع کرے) مگر گناہ میں ان کا شریک نہ ہو۔

١٦٨٢–حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيِّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ *

۱۶۸۲۔ ابن سرح، ابن وہب، سعید، محمد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ، جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے، جو شخص بلاوے لوگوں کو تعصب کی طرف (یعنی خلاف شرع کام کے لیے) اور جو شخص لڑے تعصب سے اور جو شخص مرے تعصب پر۔

١٦٨٣–حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ *

۱۶۸۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عوف، زیاد، ابو کنانہ، ابو موسیٰؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھانجا کسی قوم کا اسی قوم میں سے ہے، (جب اس کے باپ کی طرف کے وارث نہ ہوں۔

١٦٨٤–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۱۶۸۴۔ محمد بن عبدالرحیم، حسین بن محمد، جریر، محمد بن اسحاق، داؤد،

حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن إسحق عن داود ابن حصين عن عبد الرحمن بن أبي عقبة عن أبي عقبة وكان مولى من أهل فارس قال شهدت مع رسول الله ﷺ أحدا فضربت رجلا من المشركين فقلت خذها مني وأنا الغلام الفارسي فالتفت إلي رسول الله ﷺ فقال فهلا قلت خذها مني وأنا الغلام الأنصاري*

عبدالرحمن، ابوعقبہ سے روایت ہے، کہ وہ اہل فارس کا رہنے والا تھا اور عرب کا مولیٰ تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ احد میں تھا میں نے ایک شخص کو مارا مشرکوں میں سے اور بولا اس کو لے یہ وار میرا اور میں فارسی غلام ہوں، رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا یہ وار میرا اور میں انصاری غلام ہوں۔

تشریح:۔ بہادر لڑنے والوں کی عادت ہے کہ جب ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو کہتے ہیں یہ وار، رسول اللہ ﷺ نے فارسی ہونے پر فخر کو برا جانا اس لیے کہ فارس میں اس زمانے میں مجوسی آتش پرست تھے یہ بھی احتمال ہے کہ ابوعقبہ نے اپنے تئیں حقیر جان کر یہ کہا ہو کہ میرا وار لیجو حالانکہ میں فارسی غلام ہوں انصاری یا قریشی نہیں ہوں جن کی شجاعت مشہور ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں تو انصاری ہے، کیونکہ مولیٰ ہے انصار کا اور ہر قوم کا مولیٰ اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے

٥٣٨ –باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه*

٥٣٨۔ جس شخص سے محبت رکھے تو اسے کہہ دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں

١٦٨٥ –حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ثور قال حدثني حبيب بن عبيد عن المقدام بن معدي كرب وقد كان أدركه عن النبي ﷺ قال إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه*

١٦٨٥۔ مسدد، یحییٰ، ثور، حبیب، مقدام بن معدیکربؓ سے جو صحابی ہیں روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت رکھے، تو اس سے بیان کر دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔

تشریح:۔ غرض اس بیان سے یہ ہے، کہ اس کا بھی دل اس کی طرف مائل ہو اور محبت زیادہ ہو جائے کیونکہ یہ محبت دنیا کی غرض سے نہیں ہے بلکہ خاص خدا کے واسطے ہے

١٦٨٦ –حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا المبارك بن فضالة حدثنا ثابت البناني عن أنس بن مالك أن رجلا كان عند النبي ﷺ فمر به رجل فقال يا رسول الله إني لأحب هذا فقال له النبي ﷺ أعلمته قال لا قال أعلمه قال فلحقه فقال إني أحبك في الله فقال أحبك الذي أحببتني له*

١٦٨٦۔ مسلم بن ابراہیم، مبارک بن فضالہ، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک اور شخص سامنے سے گزرا وہ شخص بولا یارسول اللہ ﷺ میں اس کو چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو نے اس کو خبر کر دی ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا اس کو خبر کر دے یہ سن کر وہ شخص اٹھا اور اس سے جا کر ملا اور بولا میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں خدا کے واسطے وہ شخص بولا تجھ سے بھی محبت کرے وہ شخص جس کے واسطے تو نے مجھ سے محبت کی (یعنی اللہ تعالیٰ)

٥٣٩ –الرجل يحب الرجل على خير يراه!

٥٣٩۔ ایک کا دوسرے سے کسی نیکی کی بنا پر محبت کرنے کا بیان

١٦٨٧ –حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا سليمان عن حميد بن هلال عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر أنه قال يا رسول الله الرجل يحب القوم ولا يستطيع أن يعمل كعملهم قال أنت يا أبا ذر مع من أحببت قال فإني أحب الله ورسوله قال فإنك مع من أحببت قال فأعادها أبو ذر فأعادها رسول الله ﷺ

١٦٨٧۔ موسیٰ بن اسماعیل، حمید، عبداللہ، ابوذرؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ ایک شخص محبت کرتا ہے کسی قوم سے لیکن ان کے برابر عمل نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا تو اے ابوذر اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے ابوذر نے کہا میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے ابوذرؓ نے پھر یہی کہا رسول اللہ ﷺ نے پھر وہی کہا۔

تشریح:۔ یعنی اولیاء صالحین کی محبت رکھنا گر چہ ان کا سا عمل نہ ہو بڑی غنیمت ہے کیونکہ قیامت میں انہیں لوگوں کے ساتھ ہو گا جن سے دنیا میں الفت اور محبت رکھتا ہے

۱۶۸۸–حدثنا وهب بن بقية حدثنا خالد عن يونس بن عبيد عن ثابت عن أنس بن مالك قال رأيت أصحاب رسول الله ﷺ فرحوا بشيء لم أرهم فرحوا بشيء أشد منه قال رجل يا رسول الله الرجل يحب الرجل على العمل من الخير يعمل به ولا يعمل بمثله فقال رسول الله ﷺ المرء مع من أحب *

۱۶۸۸۔ وہب بن بقیہ، خالد، یونس، ثابت، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو کبھی اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا اس بات پر خوش ہوئے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چاہتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے نیک عملوں پر لیکن وہ ویسے عمل نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے دوستی رکھے اور محبت کرے۔

تشریح:۔ کوئی چیز اس سے زیادہ ہمارے حق میں مفید نہیں ہو سکتی کہ ہم اپنے مالک اور مربی خدائے عزوجل سے محبت رکھیں کیونکہ غایت محبت کی یہ ہے کہ محبوب سے جو منفعت ہمارے خیال میں جم گئی ہے وہ اٹھاویں، خواہ اس کے دیدار سے لذت حاصل کریں یا اس کے اقتدار سے متمتع ہوں پھر جتنے محبوب سوا خدا کے ہیں ان میں سے کوئی صاحب اقتدار نہیں ہے، نہ کسی کا جمال ازلی اور ابدی ہے یہ قدرت اور یہ جمال خاصہ ہمارے مالک اور مربی ہے پس خداوند کریم ہی سے ہم کو محبت رکھنا چاہئے اس محبت میں کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرنا چاہئے اگر کوئی اعتراض کرے، کہ رسول اللہ ﷺ یا اولیاء صلحاء سے بھی محبت رکھنا ضروری ہے اس کا جواب یہ ہے کہ محبت تو یہی خدائی محبت ہے اس کے ضمن میں اس کے رسول کی محبت اس کے اچھے اور پاک بندوں کی محبت ہے نہ یہ کہ ہم کو بالذات سوا خدا کے اور کسی سے محبت رکھنا چاہئے مثلاً جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھی تو یہ محبت اس وجہ سے ہے، کہ ہمارے مالک اور مربی کے بھیجے ہوئے ہیں اور اس کے بندوں میں سے ایک اعلیٰ درجے کے برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں پس یہ درحقیقت خدائی محبت ہوئی اسی طرح صحابہ سے محبت کیوں ہے اس لئے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے برگزیدہ بندے کے دوست ہیں اسی طرح اہل بیت سے محبت کیوں ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے رسول کے عزیز و اقارب ہیں حاصل یہ ہے کہ اور سب کی محبت خداوند کریم کی محبت کے ضمن میں ہو اور محبوب بالذات سوا خدا کریم کے اور کوئی نہ ہو اس وقت ایمان کی حلاوت عمدہ طور سے حاصل ہوتی ہے یہی طریقہ عداوت میں بھی برتنا چاہئے کہ خدا کا دشمن ہمارا عدو بالذات ہے اور باقی کی عداوت اس کے ضمن میں ہے یہ خلاصہ ہے ان تقریروں کا جو ہمارے مشائخ سے ماثور ہیں واللہ اعلم۔ (علامہ)

۵۴۰–باب في المشورة *

۵۴۰۔ مشورے کا بیان

۱۶۸۹–حدثنا ابن المثنى حدثنا يحيى بن أبي بكير حدثنا شيبان عن عبد الملك بن عمير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ المستشار مؤتمن *

۱۶۸۹۔ ابن مثنی، یحیی، شیبان، عبدالملک، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانت دار ہے۔

تشریح:۔ یعنی نیک صلاح اس کے پاس امانت ہے اس میں خیانت نہ کرے یا جس امر میں صلاح لی ہے وہ اس کے پاس امانت ہے کہ اس کا راز فاش نہ کرے بہت آیات اور احادیث سے مشورہ لینے کی فضیلت اور تاکید ثابت ہے، یہاں تک کہ خود رسول اللہ ﷺ بہت سے امور میں صحابہ سے مشورہ لیتے ہر چند آپ کو مشورے کی حاجت نہ تھی، مگر اس میں تعلیم تھی امت کو کہ وہ کوئی کام ملکی یا قومی بدون اہل الرائی کے صلاح اور مشورے کے نہ کریں ایک حکیم نے کہا کہ جس حکومت یا سلطنت کا مدار مشورے پر ہو گا اور اس کے مشیر خیر خواہ اور مخلص اپنے ملک اور قوم کے دوست ہوں گے وہ سلطنت کبھی تباہ نہ ہو گی بلکہ روز بروز ترقی کرے گی (علامہ)

۵۴۱–باب في الدال على الخير *

۵۴۱۔ جو شخص بھلائی کی ہدایت کرے وہ بھلائی کرنے والے کے برابر ہے

۱۶۹۰–حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي عمرو الشيباني عن أبي مسعود الأنصاري قال جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال يا رسول الله إني أبدع بي فاحملني قال لا أجد ما أحملك عليه ولكن ائت فلانا فلعله أن يحملك فأتاه فحمله فأتى رسول الله ﷺ فأخبره فقال رسول الله ﷺ من

۱۶۹۰۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابوعمرو شیبانی، ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس سواری نہیں رہی مجھے سواری دیجئے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں لیکن تو فلاں شخص کے پاس جا شاید وہ تجھے سواری دے وہ شخص اس کے پاس گیا اس نے سواری دی پھر وہ رسول

دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ *

اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص نیک بات کو بتلاوے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس بات کے کرنے والے کو ہے

٥٤٢ - بَاب فِي الْهَوَى *

۵۴۲۔ نفس کی خواہش کا بیان

١٦٩١ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

۱۶۹۱۔ حیوۃ بن شریح، بقیہ، ابوبکر، خالد بن محمد، بلال، ابوالدرداءؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

تشریح:۔ یعنی تو اس کی محبت میں ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس کے عیوب اور قبائح کو آنکھ سے دیکھتا نہیں کان سے سنتا نہیں جب تیری آنکھ کان کا یہ حال ہے تو اور کسی کی نصیحت بھی مفید نہیں پڑتی یہ حدیث ضعیف ہے، بلکہ بعضوں نے موضوع کہہ دیا ہے حالانکہ وہ مبالغہ ہے (علامہ)

٥٤٣ - بَاب فِي الشَّفَاعَةِ *

۵۴۳۔ سفارش کا بیان

١٦٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ *

۱۶۹۲۔ مسدد، سفیان، بریدہ، ابوبردہ، ابوموسیٰ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفارش کرو مجھ سے تم کو ثواب ہو پھر فیصلہ تو نبی کی زبان سے وہی ہو گا جو خدا کو منظور ہو گا

٥٤٤ - بَاب فِيمَنْ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ *

۵۴۴۔ جب خط لکھنے لگے تو پہلے اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا

١٦٩٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْعَلَاءِ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ *

۱۶۹۳۔ احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، ابن سیرین، علاء کے بعض لڑکوں سے روایت ہے، کہ علاء بن حضرمی رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے بحرین پر وہ جب آپ کو کوئی تحریر بھیجتے تو اس میں پہلے اپنا نام لکھتے۔

تشریح:۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان پر اعتراض نہیں کیا طریقہ مسنون یہی ہے کہ کاتب خط کو یوں لکھے از طرف فلاں (نام کاتب) بخدمت فلاں (نام مکتوب الیہ)

١٦٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ *

۱۶۹۴۔ محمد بن عبدالرحیم، معلی، ہشیم، منصور، ابن سیرین، ابن علاء، علاء بن حضرمیؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا تو پہلے اپنا نام لکھا

٥٤٥ - بَاب كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ *

۵۴۵۔ کافر کو کیونکر خط لکھا جاوے

١٦٩٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى قَالَ ابْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ *

۱۶۹۵۔ حسن بن علی اور محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہرقل بادشاہ روم کو اس طرح سے لکھا، محمد کی طرف سے جو اللہ کے رسول ہیں ہرقل کو جو روم کا بڑا ہے معلوم ہو سلام ہے اس شخص پر جو ہدایت کے راستے پر چلے ایک روایت میں ابن عباسؓ سے یہ ہے، کہ ابوسفیان نے ان سے بیان کیا ہم ہرقل کے پاس گئے اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھالیا، پھر رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا، اس میں یہ لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم، من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد

٥٤٦-بَاب فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ *

۱۶۹۶ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ *

۱۶۹۷ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَلِّقْهَا *

۱۶۹۸ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ *

۱۶۹۹ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ حَقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ *

۱۷۰۰ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ *

۵۴۶۔ماں باپ سے نیکی کرنا

۱۶۹۶۔ محمد بن کثیر، سفیان، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہیں کر سکتا مگر جب اپنے باپ کو کسی کا غلام دیکھے اور خرید کر اس کو آزاد کر دیوے

۱۶۹۷۔ مسدد، یحیی، ابن ابی ذئب، حارث، حمزہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس کو چاہتا تھا لیکن عمرؓ اس کو برا جانتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا تو طلاق دیدے اس عورت کو میں نے انکار کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا طلاق دیدے اس کو (یعنی باپ کا حکم مان)

۱۶۹۸۔ محمد بن کثیر، سفیان، بہز بن حکیم سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس کے ساتھ احسان کروں فرمایا اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر جو سب سے پہلے قریب رشتہ دار ہو پھر جو اس کے بعد ہو اسی طرح اور آپ نے فرمایا جو شخص اپنے آزاد کیے ہوئے غلام سے وہ مال مانگے جو اس کی حاجت سے زیادہ ہو پھر وہ اس کو نہ دے، تو قیامت کے روز وہ مال شکل ایک گنجے سانپ کے بن کر اس کے سامنے آوے گا

۱۶۹۹۔ محمد بن عیسیٰ، حارث بن مرہ، کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا بکر بن حارث سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس کے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں اور باپ اور بہن اور بھائی کے ساتھ اور اپنے آزاد کرنے والے کے ساتھ ان لوگوں کا حق واجب ہے اور ناتا ہے جس کو ملانا چاہیئے

۱۷۰۰۔ محمد بن جعفر بن زیاد (دوسری سند) عباد بن موسیٰ، ابراہیم، ان کے والد، حمید، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنے ماں باپ پر لعنت آدمی کیسے لعنت کرے گا آپ نے فرمایا اس طرح کہ لعنت کرے ایک شخص کے باپ پر وہ اس کے باپ پر لعنت کرے یا لعنت کرے اس کی ماں پر وہ اس کی ماں پر لعنت کرے۔

تشریح:۔ تو یہ ہے ذریعہ اپنی ماں باپ پر لعنت کرانے کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو برے کام کا ذریعہ اور باعث ہو وہ بھی برا ہے جیسے اللہ نے فرمایا تم ان لوگوں کو برا نہ کہو جن کو مشرکین پکارتے ہیں اللہ کے سوا تاکہ وہ لوگ برا نہ کہیں اللہ جل جلالہ کو اپنی نادانی سے (علامہ)

١٧٠١–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا

۱۷۰۱۔ ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء، عبداللہ، عبدالرحمن، اسید، ان کے والد، ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدیؓ سے روایت ہے، کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اتفاقاً ایک شخص آیا بنی سلمہ میں سے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ مر گئے ہیں اب بھی کوئی صورت ان کے ساتھ احسان کرنے کی باقی ہے، آپ نے فرمایا کیوں نہیں ان کے واسطے دعا اور استغفار کرنا اور ان کی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا اور اس ناتے کو جوڑنا جو انہی سے جڑتا تھا اور ان کے دوست کی خاطر کرنا

١٧٠٢–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ *

۱۷۰۲۔ احمد بن منیع، ابوالنضر، لیث، یزید، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی خاطر کرے اپنے باپ کے دوستوں کی جب باپ کا انتقال ہو جاوے

١٧٠٣–حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ *

۱۷۰۳۔ ابن مثنی، ابوعاصم، جعفر، عمارہ بن ثوبان، ابوالطفیل سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جعرانہ (ایک مقام ہے مکے سے ایک منزل پر طائف کی راہ میں جس کو بڑا عمرہ کہتے ہیں) میں آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے ان دنوں ایک لڑکا تھا جو اونٹ کی ہڈی اٹھایا کرتا تھا اتنے میں ایک عورت آئی جب قریب پہنچی رسول اللہ ﷺ کے تو آپ نے اپنی چادر اس کے لیے بچھا دی وہ اس پر بیٹھی میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے لوگوں نے کہا یہ وہ عورت ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا (یعنی حلیمہ یا ثویبہ)

١٧٠٤–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

۱۷۰۴۔ احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث، عمر بن سائبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ کے رضاعی باپ (دودھ باپ) آئے آپ نے ان کے لیے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئے پھر آپ کی رضاعی ماں آئیں آپ نے ان کے لیے دوسرا کونہ اپنے کپڑے کا بچھا دیا وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے آپ کھڑے ہو گئے اور ان کو سامنے بٹھایا

٥٤٧–بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتِيمًا *

۵۴۷۔ جو شخص یتیموں کی پرورش کرے تو اس کو کتنا ثواب ہے

١٧٠٥–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ

۱۷۰۵۔ عثمان اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، ابومالک، ابن حدیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس لڑکی (دختر) ہو پھر اس کو جیتا نہ گاڑے (جیسے کافر کیا کرتے تھے) نہ اس کو ذلیل و خوار سمجھے نہ لڑکے کو اس پر فوقیت دے تو اللہ اس کو جنت میں

غلمان يعني الذكور — سے بیٹے۔

تشریح: یعنی لڑکے کی زیادہ خاطر اس لڑکی سے نہ کرے

١٧٠٦ –حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا سهيل يعني ابن ابي صالح عن سعيد الأعشى قال أبو داود وهو سعيد بن عبد الرحمن بن مكمل الزهري عن أيوب بن بشير الأنصاري عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول اللهِ ﷺ من عال ثلاث بنات فادبهن وزوجهن واحسن اليهن فله الجنة

۱۷۰۶۔ مسدد، خالد، سہیل، سعید اعشیٰ (ابو داؤد فرماتے ہیں کہ وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن مکمل تھے) ایوب، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے پھر ان کو تعلیم دے (یعنی ادب اور طریقہ خانہ داری اور حسن معاشرت اور رعایت شوہر کی سکھاوے) ان کا نکاح کر دے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس کے واسطے جنت ہے

١٧٠٧ –حدثنا يوسف بن موسى حدثنا جرير عن سهيل بهذا الاسناد قال ثلاث أخوات أو ثلاث بنات أو بنتان أو أختان *

۱۷۰۷۔ ابو یوسف، جریر، سہیل سے اسی طرح روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ تین بہنیں ہوں یا تین بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں ہوں

١٧٠٨ –حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا النهاس بن قهم قال حدثني شداد أبو عمار عن عوف بن مالك الأشجعي قال قال رسول اللّه ﷺ أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة وأومأ يزيد بالوسطى والسبابة امرأة آمت من زوجها ذات منصب وجمال حبست نفسها على يتاماها حتى بانوا أو ماتوا *

۱۷۰۸۔ مسدد، یزید، نہاس، عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت میں میں اور جو عورت کالے رخساروں کی ہو (یعنی خاوند کے مر جانے سے زیب اور زینت چھوڑ دی اور یتیم بچوں کی پرورش میں کالی پیلی ہو جاوے) اس طرح ہوں گے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے (جس میں کچھ فاصلہ نہیں ہے) وہ عورت مراد ہے جو اپنے خاوند کے مر جانے کے بعد ہر چند عزت اور خوب روئی رکھتی ہو پر دوسرا نکاح نہ کرے یتیموں کی پرورش کے لیے یہاں تک کہ وہ بڑے ہو جاویں یا مر جاویں

تشریح: یہ جب ہے کہ سوا اس عورت کے اور کوئی بچوں کا سنبھالنے والا نہ ہو اور اس عورت کو دل سے خاوند کی خواہش نہ ہو ورنہ نکاح کر لینا بہتر ہے

٥٤٨ –باب في من ضم اليتيم *

۵۴۸۔ جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمے لیوے

١٧٠٩ –حدثنا محمد بن الصباح بن سفيان أخبرنا عبد العزيز يعني ابن أبي حازم قال حدثني أبي عن سهل أن النبي ﷺ قال أنا وكافل اليتيم كهاتين في الجنة وقرن بين أصبعيه الوسطى والتي تلي الإبهام *

۱۷۰۹۔ محمد بن صباح، عبدالعزیز، ان کے والد، سہل سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کا پالنے والا قیامت میں ایسے قریب ہوں گے اور اشارہ کیا کلمے کی اور بیچ کی انگلی سے

٥٤٩ –باب في حق الجوار *

۵۴۹۔ ہمسائے کے حق کا بیان

١٧١٠ –حدثنا مسدد حدثنا حماد عن يحيى بن سعيد عن أبي بكر بن محمد عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي ﷺ قال ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى قلت ليورثنه

۱۷۱۰۔ مسدد، حماد، یحییٰ، ابوبکر، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جبرائیل مجھ کو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اس کو ترکہ میں دلا دیں گے

١٧١١ –حدثنا محمد بن عيسى حدثنا سفيان عن بشير أبي اسمعيل عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو أنه ذبح شاة فقال اهديتم لجاري اليهودي فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول ما

۱۷۱۱۔ محمد بن عیسیٰ، سفیان، بشیر، مجاہد، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور کہا تم نے میرے ہمسائے کے پاس جو یہودی ہے حصہ بھیجا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ

زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ *

فرماتے تھے ہمیشہ جبرائیل مجھ کو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے یہاں تک کہ میں سمجھا وہ اس کو وارث بناویں گے

١٧١٢ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ *

١٧١٢ ۔ ربیع بن نافع، سلیمان بن حیان، محمد بن عجلان، ان کے والد، ابو ہریرةؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے ہمسائے کی شکایت کرنے لگا آپ نے فرمایا اور صبر کر وہ تین مرتبہ پھر آیا آپ نے فرمایا اپنا اسباب مکان سے نکال کر راستے پر ڈال دے اس نے اپنا اسباب راستے میں ڈال دیا لوگوں نے وجہ پوچھنا شروع کی اس نے اپنے ہمسائے کی ایذا دہی کا حال بیان کیا تو لوگوں نے اس کے ہمسائے پر لعنت کرنا اور بددعا کرنا شروع کیا کہ اللہ اس کو ایسا کرے اس پر اس کا ہمسایہ آیا اور کہا چلو اپنے گھر میں چلو اب میں کوئی ایسی بات نہ کروں گا جو تجھ کو ناگوار ہو

١٧١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ *

١٧١٣ ۔ محمد بن متوکل، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور آخرت کے دن پر تو چاہئے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور آخرت کے دن پر تو ایذا نہ دے اپنے ہمسائے کو اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور آخرت کے دن پر تو چاہئے کہ زبان سے بہتر بات کہے نہیں تو چپ رہے (فضول اور لغو باتیں نہ کرے)

١٧١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ *

١٧١٤ ۔ مسدد اور سعید بن منصور، حارث، ابو عمران، طلحہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دو ہمسائے ہیں میں کس کے ساتھ پہلے احسان کروں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ قریب ہو (اگرچہ دیوار دور ہو) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ شعبہ نے اس حدیث میں فرمایا طلحہ قریشی تھے

٥٥ - بَاب فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ *

٥٥٠ ۔ غلام لونڈی کے حقوق کا بیان

١٧١٥ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ *

١٧١٥ ۔ زہیر اور عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، مغیرہ، ام موسیٰ، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ اخیر کلام رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا نماز کا خیال رکھو نماز کا خیال رکھو اور ڈرو اللہ سے غلام اور لونڈی کے باب میں یعنی ان پر ظلم نہ کرو طاقت سے زیادہ ان سے محنت نہ لو، قصور سے زیادہ سزا نہ دو، کھانے کپڑے کی تکلیف نہ دو بعضوں نے کہا، مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ سے اموال زکوۃ مراد ہیں یعنی زکوۃ دیا کرو

١٧١٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ

١٧١٦ ۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، معرور بن سوید سے روایت ہے، کہ میں نے ابوذرؓ کو دیکھا ربذہ (ایک موضع ہے قریب مدینے کے) میں ایک موٹی چادر پہنے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنے ہوئے تھا

أخذت الذي على غلامك فجعلته مع هذا فكانت حلة وكسوت غلامك ثوبا غيره قال فقال أبو ذر إني كنت ساببت رجلا وكانت أمه أعجمية فعيرته بأمه فشكاني إلى رسول الله فقال يا أبا ذر إنك امرؤ فيك جاهلية قال إنهم إخوانكم فضلكم الله عليهم فمن لم يلائمكم فبيعوه ولا تعذبوا خلق الله *

لوگوں نے کہا اے ابوذر تم غلام کی چادر لے کیوں نہیں لیتے تا کہ جوڑا پورا ہو جاوے اس کو ایک پڑا دے دینا ابوذر نے کہا میں نے ایک شخص سے کالی گلوچ کی اس کی ماں عربی نہ تھی تو میں نے ماں کی گالی اس کو دی اس نے میری شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی آپ نے فرمایا اے ابوذر تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کی بو باقی ہے آپ نے فرمایا غلام لونڈی تمہارے بھائی بہن ہیں (کیونکہ سب آدم کی اولاد ہیں) مگر اللہ نے تم کو فضیلت دی (یعنی تم کو انکا حاکم بنایا اور انکو محکوم کر دیا) تو جس سے تم کو موافقت نہ ہو اس کو بیچ ڈالو یہ نہیں کہ خواہ مخواہ ظلم کر کے اسکو رکھو اور مت تکلیف دو اللہ کی مخلوق کو۔

تخ:۔ جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ فخر کرتے تھے نسب اور حسب پر اور حقیر جانتے تھے اور ملک کے لوگوں کو

١٧١٧ - حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا الأعمش عن المعرور بن سويد قال دخلنا على أبي ذر بالربذة فإذا عليه برد وعلى غلامه مثله فقلنا يا أبا ذر لو أخذت برد غلامك إلى بردك فكانت حلة وكسوته ثوبا غيره قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يديه فليطعمه مما يأكل وليكسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه فإن كلفه ما يغلبه فليعنه قال أبو داود رواه ابن نمير عن الأعمش نحوه *

١٧١٧۔ مسدد، عیسیٰ، اعمش، معرور سے روایت ہے، کہ ہم ابوذرؓ کے پاس ربذہ میں گئے وہ ایک چادر اوڑھے تھے اور ان کا غلام بھی ویسی ہی چادر اوڑھے تھا ہم نے کہا تم اپنے غلام کی چادر لے کیوں نہیں لیتے ایک جوڑا ہو جاوے گا اور اس کو دوسرا کپڑا بنا دینا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یہ تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ نے تمہارے ہاتھ تلے کر دیا ہے پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ تلے ہو تو جو آپ کھائے وہی اس کو کھلاوے اور جو آپ پہنے وہی اس کو پہناوے اور ایسے کام کو اس سے نہ کہے جس سے وہ عاجز ہو جاوے اگر کہے تو آپ بھی اس کی مدد کرے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابن نمیر، اعمش سے روایت کیا ہے

١٧١٨ - حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو معاوية ح و حدثنا ابن المثنى قال حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي مسعود الأنصاري قال كنت أضرب غلاما لي فسمعت من خلفي صوتا اعلم أبا مسعود قال ابن المثنى مرتين لله أقدر عليك منك عليه فالتفت فإذا هو النبي ﷺ فقلت يا رسول الله هو حر لوجه الله تعالى قال أما إنك لو لم تفعل للفعتك النار أو لمستك النار *

١٧١٨۔ محمد بن علاء (دوسری سند) ابن مثنی، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، ان کے والد، ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے، کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا اتنے میں ایک آواز پیچھے سے آئی اے ابا مسعود جان رکھ اللہ تجھ پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا تو اس پر رکھتا ہے میں نے ادھر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ آزاد ہے اللہ کے واسطے آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجھے جہنم کی آگ لپیٹ لیتی یا لپٹ جاتی۔

١٧١٩ - حدثنا أبو كامل حدثنا عبد الواحد عن الأعمش بإسناده ومعناه نحوه قال كنت أضرب غلاما لي أسود بالسوط ولم يذكر أمر العتق *

١٧١٩۔ ابو کامل، عبدالواحد، اعمش سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا اور اس کے آزاد کر دینے کا ذکر نہیں۔

١٧٢٠ - حدثنا محمد بن عمرو الرازي حدثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن مورق عن أبي ذر قال قال رسول الله ﷺ من لاءمكم من مملوكيكم فأطعموه مما تأكلون واكسوه مما تلبسون

١٧٢٠۔ محمد بن عمرو، جریر، منصور، مجاہد، مورق، حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص موافق ہو تمہارے مزاج کے غلام لونڈی میں سے تو اس کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو پہناؤ جو تم

ومن لم يلائمكم منهم فبيعوه ولا تعذبوا خلق الله ‘‘

پہنچے ہو اور جو نا موافق ہو اس کو بیچ ڈالو مت عذاب کرو اللہ کی مخلوق کو۔

١٧٢١ — حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن عثمان بن زفر عن بعض بني رافع بن مكيث عن رافع بن مكيث وكان ممن شهد الحديبية مع النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسن الملكة يمن وسوء الخلق شؤم ‘‘

۱۷۲۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن زفر بنو رافع کا لڑکا، حارث، رافع بن مکیثؓ سے روایت ہے کہ وہ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام لونڈی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا برکت ہے اور برا برتاؤ نحوست ہے۔

١٧٢٢ — حدثنا ابن المصفى حدثنا بقية حدثنا عثمان بن زفر قال حدثني محمد بن خالد بن رافع بن مكيث عن عمه الحارث بن رافع بن مكيث وكان رافع من جهينة قد شهد الحديبية مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حسن الملكة يمن وسوء الخلق شؤم

۱۷۲۲۔ ابن مصفیٰ، بقیہ، عثمان، محمد بن خالد، حارث، رافع جہینہ سے تھے اور صلح حدیبیہ میں شریک تھے ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام لونڈی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا برکت کا باعث ہے اور برا برتاؤ کرنا نحوست ہے۔

١٧٢٣ — حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني وأحمد بن عمرو بن السرح وهذا حديث الهمداني وهو أتم قالا حدثنا ابن وهب قال أخبرني أبو هانئ الخولاني عن العباس بن خليد الحجري قال سمعت عبد الله بن عمر يقول جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كم نعفو عن الخادم فصمت ثم أعاد عليه الكلام فصمت فلما كان في الثالثة قال اعفوا عنه في كل يوم سبعين مرة

۱۷۲۳۔ احمد بن سعید اور احمد بن عمرو، وہب، ابوہانی، عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی بار معاف کریں خدمت گار کے قصور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے پھر اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز ستر بار معاف کیا کرو

١٧٢٤ — حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي قال أخبرنا ح وحدثنا مؤمل بن الفضل الحراني قال أخبرنا عيسى حدثنا فضيل يعني ابن غزوان عن ابن أبي نعم عن أبي هريرة قال حدثني أبو القاسم نبي التوبة صلى الله عليه وسلم قال من قذف مملوكه وهو بريء مما قال جلد له يوم القيامة حدا قال مؤمل حدثنا عيسى عن الفضيل يعني ابن غزوان

۱۷۲۴۔ ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) مؤمل بن فضل، عیسیٰ، ابن ابی نعیم، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ مجھ سے ابوالقاسم نبی التوبہ (یعنی توبہ استغفار کرنے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص زنا کی تہمت اپنے غلام یا لونڈی کو لگاوے حالانکہ وہ غلام یا لونڈی اس فعل سے پاک ہوں تو (اگرچہ دنیا میں مولیٰ پر حد قذف نہ پڑے گی) قیامت کے روز کوڑے مارا جاوے گا حد قذف میں

١٧٢٥ — حدثنا مسدد حدثنا فضيل بن عياض عن حصين عن هلال بن يساف قال كنا نزولا في دار سويد بن مقرن وفينا شيخ فيه حدة ومعه جارية له فلطم وجهها فما رأيت سويدا أشد غضبا منه ذاك اليوم قال عجز عليك إلا حر وجهها لقد رأيتنا سابع سبعة من ولد مقرن وما لنا إلا خادم فلطم أصغرنا وجهها فأمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بعتقها ‘‘

۱۷۲۵۔ مسدد، فضیل، حصین، ہلال بن یساف سے روایت ہے، کہ ہم سوید بن مقرن کے گھر میں اترے تھے اور ہمارے ساتھ ایک بوڑھا تیز مزاج والا تھا اس کی ایک لونڈی تھی یساف نے اس کو طمانچہ مارا تو سوید کو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اتنے غصے ہوئے ہوں جیسے اس روز غصے ہوئے اور کہا اب تو عاجز ہے اس کے تدارک سے سوا اس کے کہ اس کو آزاد کرے اور میں نے خود کو دیکھا ہم ساتویں اولاد تھے مقرن کی اور ہمارے پاس ایک خادم تھا ہم میں سے جو سب سے چھوٹا تھا اس نے اس خادم کے منہ پر طمانچہ مارا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا

١٧٢٦ — حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني

۱۷۲۶۔ مسدد، یحیی، سفیان، سلمہ، معاویہ بن سوید، مقرنؓ سے روایت

سلمة بْن كُهيل قال حدثني مُعاوية بْنُ سُويْد بْن مُقرّن قال لطمْتُ موْلى لنا فدعاه أبي ودعاني فقال اقْتصّ منْهُ فإنّا مُعْشر بني مُقرّن كُنّا سبْعةً على عهْد النّبيّ ﷺ وليْس لنا إلّا خادمٌ فلطمهُ رجُلٌ منّا فقال رسُولُ اللّه ﷺ أعْتقُوها قالُوا إنّهُ ليْس لنا خادمٌ غيْرُها قال فلْتخْدُمْهُمْ حتّى يسْتغْنُوا فإذا اسْتغْنوْا فلْيُعْتقُوها *

ہے، کہ میں نے ایک آزاد کئے ہوئے غلام کو طمانچہ مارا تو میرے باپ نے مجھ کو اور اس کو بلا بھیجا پھر اس سے کہا تو بدلہ لے لے (یعنی تو بھی ایک طمانچہ مار لے خاندان وہ غلام تھا ان کے گھر کا) کیونکہ ہم مقرن کے بیٹے ہیں ہم سات نفر تھے رسول اللہ ﷺ کے وقت میں اور سوا ایک خادم کے اور کوئی خادم نہ تھا ہم میں سے کسی نے اس کو ایک طمانچہ مارا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو آزاد کر دو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور کوئی خادم ہمارے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا اچھا جب تک یہ لوگ غنی نہ ہوں تب تک یہی خادم خدمت کرے جب غنی ہو جاویں تو اس کو آزاد کر دیں

۱۷۲۷—حدّثنا مُسدّدٌ وأبو كامل قال حدّثنا أبو عوانة عنْ فراس عنْ أبي صالح ذكْوان عنْ زاذان قال أتيْتُ ابْن عُمر وقدْ أعْتق ممْلُوكًا لهُ فأخذ من الْأرْض عُودًا أوْ شيْئًا فقال ما لي فيه من الْأجْر ما يسْوى هذا سمعْتُ رسُول اللّه ﷺ يقُولُ منْ لطم ممْلُوكهُ أوْ ضربهُ فكفّارتُهُ أنْ يُعْتقهُ *

۱۷۲۷۔ مسدد و ابو کامل، ابو عوانہ، فراس، ابو صالح، زاذان سے روایت ہے، کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا مجھ کو اس کے آزاد کرنے میں مجھ کو اتنا بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے

۵۵۱—باب ما جاء في الْممْلُوك إذا نصح *

۵۵۱۔ غلام لونڈی جب اپنے مالک کی خیر خواہی کریں تو ان کو کتنا ثواب ہے؟

۱۷۲۸—حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مسْلمة الْقعْنبيُّ عنْ مالكٍ عنْ نافعٍ عنْ عبْد اللّه بْن عُمر أنّ رسُول اللّه ﷺ قال إنّ الْعبْد إذا نصح لسيّده وأحْسن عبادة اللّه فلهُ أجْرُهُ مرّتيْن *

۱۷۲۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی طرح سے عبادت کرے اللہ کی تو اس کو دوہرا ثواب ہے

۵۵۲—باب فيمنْ خبّب ممْلُوكًا على موْلاهُ *

۵۵۲۔ جو شخص کسی کے غلام کو بھڑکاوے تو کتنا بڑا گناہ ہے

۱۷۲۹—حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ حدّثنا زيْدُ بْنُ الْحُباب عنْ عمّار بْن رُزيْقٍ عنْ عبْد اللّه بْن عيسى عنْ عكْرمة عنْ يحْيى بْن يعْمر عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ منْ خبّب زوْجة امْرئٍ أوْ ممْلُوكهُ فليْس منّا *

۱۷۲۹۔ حسن بن علی، زید، عمار، عبد اللہ، عکرمہ، یحییٰ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کی جورو یا غلام لونڈی کو بھڑکاوے (اور اس کے خاوند یا مالک سے باغی کر دے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔

تشریح:۔ یعنی مسلمانوں کے فرقے میں سے نہیں اس لیے کہ یہ فعل اسلام کے خلاف ہے

۵۵۳—باب في الاسْتئْذان *

۵۵۳۔ اذن مانگ کر اجازت لے کر کسی کے مکان میں جانا چاہیئے

۱۷۳۰—حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُبيْدٍ حدّثنا حمّادٌ عنْ عُبيْد اللّه بْن أبي بكْرٍ عنْ أنس بْن مالكٍ أنّ رجُلًا اطّلع منْ بعْض حُجر النّبيّ ﷺ فقام إليْه رسُولُ اللّه ﷺ بمشْقصٍ أوْ مشاقص قال فكأنّي أنْظُرُ إلى رسُول اللّه ﷺ يخْتلُهُ ليطْعنهُ *

۱۷۳۰۔ محمد بن عبید، حماد، عبید اللہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے کسی حجرے میں رسول اللہ ﷺ تیر لے کر اٹھے گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں تاکہ ماریں اس کو غفلت میں۔

تشریح:۔ جو شخص کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکے اس کی یہی سزا ہے

۱۷۳۱—حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ سُهيْلٍ عنْ

۱۷۳۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سہیل ان کے والد ابو ہریرہؓ سے روایت

أبيه قال حدثنا أبو هريرة أنه سمع رسول الله ﷺ يقول من اطلع في دار قوم بغير إذنهم ففقئوا عينه فقد هدرت عينه

ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کے گھر میں جھانکے بغیر اس کی اجازت کے پھر وہ اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کا بدلہ نہ لیا جاوے گا

١٧٣٢ - حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن حدثنا ابن وهب عن سليمان يعني ابن بلال عن كثير عن الوليد عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال إذا دخل البصر فلا إذن*

۱۷۳۲۔ ربیع بن سلیمان، ابن وہب، سلیمان، کثیر، ولید، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اندر نگاہ پڑ گئی تو پھر اذن کی کیا حاجت ہے (یعنی اذن لینا اندر جانے سے پہلے چاہیے جب اندر چلا گیا یا دیکھنے لگا تو پھر اذن لینا بے فائدہ ہے)

١٧٣٣ - حدثنا يحيى بن حبيب حدثنا روح عن ابن جريج قال أخبرني عمرو بن أبي سفيان أن عمرو بن عبد الله بن صفوان أخبره عن كلدة بن حنبل أن صفوان بن أمية بعثه إلى رسول الله ﷺ بلبن وجداية وضغابيس والنبي ﷺ بأعلى مكة فدخلت ولم أسلم فقال ارجع فقل السلام عليكم وذلك بعدما أسلم صفوان بن أمية قال عمرو وأخبرني ابن صفوان بهذا أجمع عن كلدة بن حنبل ولم يقل سمعته منه قال أبو داود قال يحيى بن حبيب أمية بن صفوان ولم يقل سمعته من كلدة بن حنبل و قال يحيى أيضا عمرو بن عبد الله بن صفوان أخبره أن كلدة بن الحنبل أخبره*

۱۷۳۳۔ یحییٰ بن حبیب، روح (دوسری سند) ابن بشار، ابوعاصم، ابن جریج، عمرو بن ابی سفیان، عمرو بن عبداللہ، کلدہ بن حنبل سے روایت ہے، کہ صفوان بن امیہ نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا دودھ اور ہرن اور ککڑیاں دے کر اور آپ مکے کی بلندی میں تھے، وہ گیا اور سلام نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوٹ جا اور کہہ السلام علیکم اور یہ قصہ بعد اسلام لانے صفوان کے تھا عمرو نے کہا کہ مجھے یہ تمام روایت ابن صفوان نے بتائی لیکن اس میں سماع کا ذکر نہیں ہے یحییٰ نے امیہ بن صفوان کہا اور کلدہ بن حنبل نے سماع کا ذکر نہیں کیا اور یحییٰ نے یہ بھی کہا کہ کلدہ بن حنبل نے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے یہ روایت بیان کی

١٧٣٤ - حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو الأحوص عن منصور عن ربعي قال حدثنا رجل من بني عامر أنه استأذن على النبي ﷺ وهو في بيت فقال ألج فقال النبي ﷺ لخادمه اخرج إلى هذا فعلمه الاستئذان فقل له قل السلام عليكم أأدخل فسمعه الرجل فقال السلام عليكم أأدخل فأذن له النبي ﷺ فدخل

۱۷۳۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، منصور، ربعی، بنو عامر کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے گھر پر آیا اور اس نے اذن مانگا اندر آنے کا تو کہنے لگا کیا میں گھسوں رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا جا اور اس کو اذن لینا سکھا دے کہ یوں کہے السلام علیکم کیا میں اندر آؤں یہ اس شخص نے سن لیا اس نے کہا السلام علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں آپ نے اجازت دی اس کو اندر آنے کی

١٧٣٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير ح و حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا حفص عن الأعمش عن طلحة عن هزيل قال جاء رجل قال عثمان سعد فوقف على باب النبي ﷺ يستأذن فقام على الباب قال عثمان مستقبل الباب فقال له النبي ﷺ هكذا عنك أو هكذا فإنما الاستئذان من النظر

۱۷۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص، اعمش، طلحہ، ہزیل سے روایت ہے، کہ ایک شخص آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس (عثمان کی روایت میں ہے کہ وہ سعد بن ابی وقاصؓ تھے) تو آپ کے دروازے پر کھڑے ہوئے اجازت مانگنے کو لیکن منہ دروازے کی طرف تھا (یعنی اندر سارا گھر دکھلائی دیتا تھا) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اس طرح کھڑا ہو کیونکہ اجازت لینا اسی واسطے لازم ہے کہ یکایک گھر کے لوگوں پر نظر نہ پڑے (شاید وہ بے ستر ہوں اور جب ایسے جا کر کھڑے ہوئے کہ گھر کے اندر سب دکھلائی دینے لگا تو پھر اجازت لینے سے کیا فائدہ

١٧٣٦ - حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا أبو داود الحفري

۱۷۳۶۔ ہارون بن عبداللہ، ابو داؤد، سفیان، اعمش، طلحہ، بنو سعد کے

عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ *

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

١٧٣٧ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ

١٧٣٧۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، منصور، ربعی سے روایت ہے، کہ بنو عامر کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی پھر اسی طرح روایت کیا، ابوداؤد فرماتے ہیں، کہ اسی طرح مسدد نے ابو عوانہ، منصور سے روایت کیا ہے، اور اس میں بنو عامر کا ذکر نہیں کیا

١٧٣٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ *

١٧٣٨۔ عبیداللہ، ان کے والد، شعبہ، منصور، ربعی، بنو عامر کے ایک شخص سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی پھر اسی طرح ذکر کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں

٥٥٤ - بَاب كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الِاسْتِئْذَانِ *

۵۵۴۔ آدمی کتنی بار سلام کرے اجازت لینے میں!

١٧٣٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ *

١٧٣٩۔ احمد بن عبدہ، سفیان، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ میں انصار کے پاس مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسی گھبرائے ہوئے آئے ہم نے کہا کیوں کیا ہوا انہوں نے کہا مجھے عمرؓ نے بلا بھیجا میں گیا تین بار ان سے اذن مانگا اندر آنے کا لیکن کچھ جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا انہوں نے پھر کہا تم کیوں اندر نہ آئے میں نے کہا میں آیا اور تین بار اذن مانگا لیکن جواب نہ ملا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اذن مانگے پھر اس کو اذن نہ ملے تو وہ لوٹ جاوے عمرؓ نے کہا تم اس بات پر کوئی گواہ لاؤ (یعنی کسی اور صحابی کو پیدا کرو جس نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو) ابو سعید نے کہا تمہارے ساتھ وہ شخص جاوے گا جو مجلس کے سب لوگوں میں چھوٹا ہے پھر ابو سعیدؓ ابو موسیٰؓ کے ساتھ گئے اور گواہی دی۔

تشریح:۔ کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، یہ فعل حضرت عمرؓ کا محمول ہے احتیاط اور تاکید اور تنبیہ پر تاکہ حدیث کی روایت میں احتیاط کریں اور جو جھوٹے ہوں وہ عمداً غلط روایت کرنا چھوڑ دیں اس خیال سے کہ دوسرا گواہ نہ ملے گا تو سزا ہوگی اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ایک شخص عادل کی روایت حدیث میں معتبر نہیں ہے، کیونکہ خود حضرت عمرؓ نے کئی مقاموں میں ایک شخص کی روایت قبول کی ہے جیسے حمل بن مالک کی دیت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف کی جزیے میں، ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے رد ہوتا ہے، ان متعصب مقلدین پر جن کے سامنے حدیث بیان کی جاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو فلاں مجتہد کو معلوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت عمرؓ جیسے شخص پر بہت سی حدیثیں پوشیدہ تھیں اور ان کو معلوم نہ تھیں پھر اور مجتہد یا عالم کا کیا ذکر ہے

١٧٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

١٧٤٠۔ مسدد، عبداللہ بن داؤد، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور تین بار اجازت مانگی اندر آنے کی اس طرح سے کہ ایک بار کہا اذن چاہتا ہے ابو موسیٰ پھر کہا اذن چاہتا

قَيْس فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ ائْتِنِي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هَذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هَذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

سے اشعری کی بیٹھ کر اذن چاہتے تھے عبداللہ بن قیس یمنی تین بار جواب نہ آیا تو وہ لوٹ گئے تب حضرت عمرؓ نے ایک آدمی ان کے پیچھے روانہ کیا جب وہ آئے تو کہا تم کیوں لوٹ گئے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذن مانگے ہر کوئی تم میں سے تین بار اگر اجازت ملے تو اندر جائے ورنہ لوٹ جائے حضرت عمرؓ نے کہا اس بات پر گواہ لاؤ وہ گئے اور ان کو ساتھ لے آئے ابو موسیٰ نے کہا یہ ابی گواہ ہیں (شاید یہ ابو سعید کی گواہی کے بعد ہوگا) ابی نے کہا اے عمرؓ مت تکلیف دو آنحضرت کے اصحاب کو حضرت عمرؓ نے کہا میں ہرگز نہیں تکلیف دوں گا آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو۔

تشریح: پہلے ابو موسیٰ نے اپنی کنیت جو مشہور تھی بیان کی پھر نسبت بیان کی پھر نام بیان کیا تاکہ حضرت عمرؓ کو کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے

۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلْهَانِي السَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَلَكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ *

۱۷۴۱۔ یحییٰ بن حبیب، روح، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ نے اذن مانگا حضرت عمرؓ سے پھر یہی قصہ بیان کیا یہاں تک کہ ابو موسیٰ ابو سعید کو لے کر آئے انہوں نے گواہی دی تب حضرت عمرؓ نے کہا کیا یہ حدیث مجھ سے پوشیدہ رہ گئی غافل کر دیا مجھ کو بازاروں کی خرید و فروخت نے اب تم سلام کیا کرو جتنی مرتبہ چاہو اور اذن لینے کی ضرورت نہیں۔

تشریح: یہ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ اشعریؓ کے خوش کرنے کے لیے کہا کہ آئندہ سے تم بلا تکلف سلام پکار کے چلے آیا کرو تمہارے واسطے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے (علامہ)

۱۷۴۲ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ *

۱۷۴۲۔ زید بن اخزم، عبدالقاہر، ہشام، حمید، ابو بردہ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے ایسا ہی روایت کیا ہے، اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ سے کہا میں نے تم کو جھوٹا نہیں سمجھا مگر رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرنا ایک سخت امر ہے۔

تشریح: بڑی احتیاط اور ہوشیاری حدیث کی روایت میں لازم ہے ایسا نہ ہو کہ بھول چوک ہو جاوے یا کمی بیشی الفاظ بدلنے میں مطلب کچھ کا کچھ ہو جاوے

۱۷۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۱۷۴۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ربیعہ اور دوسرے مدنی علماء سے اس قصہ میں روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ سے فرمایا میں تم کو جھوٹا نہیں سمجھتا لیکن میں ڈر گیا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ پر باتیں کرنے لگیں (یعنی حدیث کی روایت میں احتیاط چھوڑ دیں)

۱۷۴۴ - حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا قَالَ قَيْسٌ

۱۷۴۴۔ محمد بن مثنی اور ہشام، ولید، اوزاعی، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمن، قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ملاقات کو ہمارے گھر میں تو آپ نے (باہر ٹھہر کر) فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس نے کہا کیوں تم اجازت نہیں دیتے رسول اللہ ﷺ کو اندر آنے کی سعد نے کہا ذرا صبر کر آپ زیادہ

فقلتُ ألا تأذنُ لرسول الله ﷺ فقال ذرهُ يُكثرُ علينا من السّلام فقال رسولُ الله ﷺ السّلامُ عليكم ورحمةُ الله فردّ سعدٌ ردًّا خفيًّا ثم قال رسولُ الله ﷺ السّلامُ عليكم ورحمةُ اللّه ثم رجع رسولُ الله ﷺ واتبعه سعدٌ فقال يا رسولَ الله إني كنتُ أسمعُ تسليمك وأردُّ عليك ردًّا خفيًّا لتُكثر علينا من السّلام قال فانصرف معه رسولُ الله ﷺ فأمر له سعدٌ بغُسلٍ فاغتسل ثُمَّ ناولَهُ مِلْحفةً مصبوغةً بزعفرانٍ أو ورْسٍ فاشتمل بها ثُمَّ رفعَ رسولُ الله ﷺ يديْه وهو يقولُ اللّهمَّ اجعلْ صلواتكَ ورحمتكَ على آلِ سعدِ بنِ عُبادةَ قال ثُمَّ أصابَ رسولُ اللّهِ ﷺ منَ الطّعامِ فلمّا أرادَ الانصرافَ قرّبَ لهُ سعدٌ حمارًا قدْ وطّأَ عليْهِ بقطيفةٍ فركبَ رسولُ اللّهِ ﷺ فقالَ سعدٌ يا قيسُ اصحبْ رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ قيسٌ فقالَ لي رسولُ اللّهِ ﷺ اركبْ فأبيْتُ ثمّ قالَ إمّا أنْ تركبَ وإمّا أنْ تنصرفَ قالَ فانصرفْتُ قالَ هشامٌ أبو مروانَ عنْ مُحمّدِ بنِ عبدِ الرّحمنِ بنِ أسعدَ بنِ زُرارةَ قالَ أبو داودَ رواهُ عُمرُ بنُ عبدِ الواحدِ وابنُ سماعةَ عنِ الأوزاعيِّ مُرسلًا ولمْ يذكُرا قيسَ بنَ سعدٍ*

سلام کریں گے ہم لوگوں پر رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سعدؓ نے آہستہ سے جواب دیا، پھر آپ نے فرمایا السلام علیکم بعد اس کے رسول اللہ لوٹے اور سعدؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نکلے سعد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کا سلام سنتا تھا لیکن آہستہ جواب دیتا تھا اس آرزو سے کہ آپ زیادہ سلام کریں ہم لوگوں پر پھر رسول اللہ ﷺ سعد کے ساتھ لوٹ آئے سعد نے آپ کے سر دھونے کے لیے مصالح تیار کیا تھا آپ نے سر دھویا اور غسل کیا پھر سعد نے ایک چادر رسول اللہ ﷺ کو دی جو زعفران یا ورس میں رنگی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کو لپیٹ لیا بعد اس کے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اپنی برکت اور رحمت نازل کر سعد بن عبادہ کی اولاد پر پھر رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھایا جب لوٹنے کا قصد کیا تو سعد سواری کے لیے ایک گدھا لائے جس پر چادر پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہوئے سعد نے کہا اے قیس ساتھ جا رسول اللہ ﷺ کے قیس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا سوار ہو جا میں نے انکار کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو سوار ہو نہیں تو لوٹ جا میں لوٹ آیا، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالواحد اور ابن سماعہ نے اسے اوزاعی سے مرسلاً روایت کیا ہے اور قیس بن سعد کو ذکر نہیں کیا۔

تشریح :۔ یعنی اگر پہلی ہی مرتبہ آپ کو بلا لیویں گے تو دوبارہ اور سہ بارہ سلام کی نوبت نہ آوے حالانکہ آپ کے ہر ایک سلام میں امید ہے بہت بڑی برکت اور رحمت اور صحت اور سلامتی کی (علامہ)

١٧٤٥ -حدّثنا مُؤمّلُ بنُ الفضلِ الحرّانيُّ في آخرين قالوا حدّثنا بقيّةُ بنُ الوليدِ حدّثنا مُحمّدُ بنُ عبدِ الرّحمنِ عنْ عبدِ اللّهِ بنِ بُسرٍ قالَ كانَ رسولُ اللّهِ ﷺ إذا أتى بابَ قومٍ لمْ يستقبلِ البابَ منْ تلقاءِ وجهِهِ ولكنْ منْ رُكنِهِ الأيمنِ أوِ الأيسرِ ويقولُ السّلامُ عليكُمُ السّلامُ عليكُمْ وذلكَ أنّ الدُّورَ لمْ يكنْ عليها يومئذٍ سُتورٌ

١٧٤٥۔ مؤمل، بقیہ، محمد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازے کی طرف منہ کر کے نہ کھڑے ہوتے بلکہ داہنے یا بائیں چوکھٹ کی طرف کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم، السلام علیکم کیوں کہ ان دونوں دروازوں پر پردے نہ تھے

٥٥٥ -باب الرّجُلِ يستأذِنُ بالدّقِّ*

٥٥٥۔ اجازت لیتے وقت دروازہ کھٹکھٹانے کا بیان

١٧٤٦ -حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا بشرٌ عنْ شُعبةَ عنْ مُحمّدِ بنِ المُنكدِرِ عنْ جابرٍ أنّهُ ذهبَ إلى النّبيِّ ﷺ في دَيْنِ أبيهِ فدققْتُ البابَ فقالَ منْ هذا قُلْتُ أنا قالَ أنا أنا كأنّهُ كرِهَهُ

١٧٤٦۔ مسدد، بشر، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اپنے باپ کے قرضے کی گفتگو کے لیے تو میں نے دروازہ ٹھونکا آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں اور آپ نے اس کو برا جانا۔

تشریح :۔ اس لیے کہ میں کہنا بے فائدہ ہے جیسے ہندوستان کا قاعدہ ہے وہ تو پوچھتا ہے کہ کون ہے اس کے جواب میں نام و نشان بیان کرنا چاہیے تاکہ اشتباہ رفع ہو اور میں کہنے سے تو ویسا ہی ابہام رہتا ہے

١٧٤٧ -حدّثنا يحيى بنُ أيّوبَ يعني المقابريَّ حدّثنا إسمعيلُ يعني

١٧٤٧۔ یحییٰ بن ایوب، اسماعیل، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، نافع بن عبدالحارثؓ

ابن جعفر حدثنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن نافع بن عبد الحارث قال خرجت مع رسول الله ﷺ حتى دخلت حائطا فقال لي أمسك الباب فضرب الباب فقلت من هذا وساق الحديث قال أبو داود يعني حديث أبي موسى الأشعري قال فيه فدق الباب *

سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ایک باغ میں داخل ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اس کا دروازہ بند کئے رہنا ایک شخص نے دروازہ پر دستک دی تو میں نے پوچھا کون ہے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک ابو داؤد کہتے ہیں کہ یعنی حدیث ابو موسیٰ وہاں کیا

٥٥٦–باب في الرجل يدعى أيكون ذلك إذنه *

٥٥٦۔ جب کوئی شخص بلانے سے جاوے تو اس کو اذن لینے کی حاجت ہے یا نہیں؟

١٧٤٨–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن حبيب وهشام عن محمد عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال رسول الرجل إلى الرجل إذنه *

١٧٤٨۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حبیب اور ہشام، محمد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص ایک آدمی کو بلانے کے لئے بھیجے تو وہی اس کا اذن ہے۔

تشریح:۔ پھر جب اس کے ساتھ جانا ہو تو دوبارہ اذن لینے کی ضرورت نہیں مگر یہ جب ہے کہ مکان قریب ہو وہ مکان مردانہ ہو ورنہ پھر اذن لینا اعلام کے واسطے بہتر ہے۔ (علامہ)

١٧٤٩–حدثنا حسين بن معاذ حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد عن قتادة عن أبي رافع عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال إذا دعي أحدكم إلى طعام فجاء مع الرسول فإن ذلك له إذن قال أبو علي اللؤلؤي سمعت أبا داود يقول قتادة لم يسمع من أبي رافع شيئا *

١٧٤٩۔ حسین بن معاذ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، ابو رافع، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بلایا جائے آدمی بھیج کر اور وہ اس کے ساتھ آوے تو اذن لینے کی حاجت نہیں ابو داؤد فرماتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ قتادہ کا سماع ابو رافع سے ثابت نہیں۔

تشریح:۔ شافعی نے کہا یہ جب ہے کہ اس کے گھر میں اس کی عورت نہ ہو ورنہ اذن لینا چاہیے۔

٥٥٧–باب الاستئذان في العورات الثلاث *

٥٥٧۔ کلام اللہ میں تین وقت جو اذن لینے کا حکم آیا ہے اس کے موافق اب عمل کرنا ضرور ہے یا نہیں!

١٧٥٠–حدثنا ابن السرح قال حدثنا ح و حدثنا ابن الصباح بن سفيان وابن عبدة وهذا حديثه قالا أخبرنا سفيان عن عبيد الله بن أبي يزيد سمع ابن عباس يقول لم يؤمر بها أكثر الناس آية الإذن وإني لآمر جاريتي هذه تستأذن علي قال أبو داود وكذلك رواه عطاء عن ابن عباس يأمر به *

١٧٥٠۔ ابن سرح (دوسری سند) ابن صباح اور ابن عبدہ، سفیان، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آیت استیذان پر اکثر لوگوں نے عمل نہیں کیا مگر میں نے اپنی اس لونڈی کو بھی حکم دے دیا، کہ میرے پاس اذن لے کر آئے ابو داؤد فرماتے ہیں، کہ اس طرح عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے وہ استیذان کا حکم دیتے تھے

١٧٥١–حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة أن نفرا من أهل العراق قالوا يا ابن عباس كيف ترى في هذه الآية التي أمرنا فيها بما أمرنا ولا يعمل بها أحد قول الله عز وجل يا أيها الذين آمنوا ليستأذنكم الذين ملكت أيمانكم والذين لم يبلغوا الحلم منكم ثلاث مرات من قبل صلاة الفجر وحين تضعون ثيابكم من الظهيرة ومن بعد صلاة العشاء ثلاث عورات لكم

١٧٥١۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، عمرو، عکرمہؓ سے روایت ہے، کہ چند لوگوں نے جو عراق کے رہنے والے تھے ابن عباسؓ سے کہا تم کیا کہتے ہو اس آیت کے باب میں اس میں ہم کو حکم ہوا جو حکم ہوا لیکن اس پر کسی نے عمل نہیں کیا یعنی یہ آیت يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ اخیر تک یعنی اے ایمان والو چاہیئے کہ اذن لے کر آویں تمہارے پاس تمہارے غلام لونڈی اور جو لڑکے سیانے ہیں لیکن ابھی جوان نہیں ہوئے تین بار فجر کی نماز سے پہلے اور جب دوپہر کو تم کپڑے اتارتے ہو اور عشاء

ليس عليكم ولا عليهم جناح بعدهن طوافون عليكم قرأ القعنبي إلى عليم حكيم قال ابن عباس إن الله حليم رحيم بالمؤمنين يحب الستر وكان الناس ليس لبيوتهم ستور ولا حجال فربما دخل الخادم او الولد او يتيمة الرجل والرجل على اهله فامرهم الله بالاستئذان في تلك العورات فجاءهم الله بالستور والخير فلم ار احدا يعمل بذلك بعد*

کی نماز کے بعد یہ تین وقت ہیں جن میں ستر کھلنے کا خیال ہوتا ہے اور ان تین وقتوں کے علاوہ کوئی گناہ نہیں تم پر نہ ان پر ایک دوسرے کے پاس جاؤ ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے حکمتوں والا ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلیم اور رحیم ہے مومنین کے ساتھ اور دوست رکھتا ہے پردہ پوشی کو جب یہ آیت اتری اس وقت میں لوگوں کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ سہ بان تھیں تو اکثر خدمتگار یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت میں چلا آتا کہ آدمی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہو اس لیے اللہ نے حکم دیا ان کو اذن لینے کا ان وقتوں میں پھر بعد اس کے اللہ نے اپنے فضل سے پردے دیئے اور سبھی چھ عنایت فرمایا اس وقت میں نے کسی کو اس آیت پر عمل کرتے نہیں دیکھا

ابواب السلام

سلام کے احکامات

۵۵۸-باب في إفشاء السلام*

۵۵۸۔ آپس میں ایک دوسرے کو ملاقات کے وقت سلام کرنا

۱۷۵۲-حدثنا أحمد بن أبي شعيب حدثنا زهير حدثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا أفلا أدلكم على أمر إذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السلام بينكم*

۱۷۵۲۔ احمد بن ابی شعیب، زہیر، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا پورا نہ ہوگا جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو کیا میں تم کو ایسا امر نہ بتادوں جب تم اس کو کرو تو آپس میں محبت ہو جائے السلام علیکم ایک دوسرے سے دل کھول کر کیا کرو۔

تشریح:۔ یعنی پکار پکار کر مسلمانوں کا یہی طریقہ ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملیں سلام علیکم کریں چاہے چھوٹا ہو یا بڑا پھر بڑا بھی کتنی ہی درجہ کا ہو یہ نہیں کہ اس زمانے کی طرح بڑے بڑے دنیاداروں کو جھک کر زمین دوز آداب بجالائیں یہ کفار کا طریقہ ہے اسلام کے شیوہ کے خلاف ہے (علامہ)

۱۷۵۳-حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عبد الله بن عمرو أن رجلا سأل رسول الله ﷺ أي الإسلام خير قال تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف*

۱۷۵۳۔ قتیبہ، لیث، یزید، ابو الخیر، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اسلام کا کون سا طریقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو

۵۵۹-باب كيف السلام*

۵۵۹۔ سلام کیونکر کرنا چاہیے؟

۱۷۵۴-حدثنا محمد بن كثير أخبرنا جعفر بن سليمان عن عوف عن أبي رجاء عن عمران بن حصين قال جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال السلام عليكم فرد عليه السلام ثم جلس فقال النبي ﷺ عشر ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلاثون

۱۷۵۴۔ محمد بن کثیر، جعفر، عوف، ابو رجاء، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا السلام علیکم آپ نے اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کو دس نیکیاں ملیں پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کو بیس نیکیاں ملیں پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کو تیس نیکیاں ملیں

١٧٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ قَالَ هٰكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ *

١٧٥٥۔ اسحٰق بن سوید، ابن ابی مریم، نافع، ابو مرحوم، سہل بن معاذ، معاذ بن انسؓ سے روایت ہے، اور اس میں اتنا زیادہ ہے، کہ پھر اور ایک شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ تو آپ نے کہا چالیس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح نیکیاں بڑھتی جائیں گی

٥٦٠ - بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ السَّلَامَ *

٥٦٠۔ سلام کے ساتھ ابتداء کرنا

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ *

١٧٥٦۔ محمد بن یحیٰی، ابو عاصم، ابو خالد، سفیان، ابوامامہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام میں سبقت کرے

٥٦١ - بَابُ مَنْ أَوْلَى بِالسَّلَامِ *

٥٦١۔ پہلے کس کو سلام کرنا چاہیئے

١٧٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

١٧٥٧۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑا جتھا بڑے جتھے پر

١٧٥٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ *

١٧٥٨۔ یحیٰی بن حبیب، روح، ابن جریج، زیاد، ثابت، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل کو پھر بیان کیا اسی حدیث کو

٥٦٢ - بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ *

٥٦٢۔ ایک شخص جب دوسرے شخص سے جدا ہو کر پھر ملے تو سلام کرے (اگرچہ ایک لمحہ جدائی ہو)

١٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً *

١٧٥٩۔ احمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ابو موسیٰ، ابو مریم، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے ملے تو اس پر سلام کرے اگر دونوں کے بیچ میں ایک درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جاوے پھر ملیں تو پھر سلام کریں معاویہ نے کہا کہ عبدالوہاب نے ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے اسی طرح یہ روایت بیان کی ہے

١٧٦٠ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ *

١٧٦٠۔ عباس عنبری، اسود بن عامر، حسن بن صالح، ان کے والد، سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ، حضرت عمرؓ سے روایت ہے، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ایک حجرے میں تھے انہوں نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ السلام علیکم کیا عمر اندر آجائے؟

٥٦٣ - بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ *

٥٦٣۔ لڑکوں کو سلام کرنے کا بیان

١٧٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ

١٧٦١۔ عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت

الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ *

ہے، کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں پر سے گزرے جو کھیل رہے تھے آپ نے ان پر سلام کیا

١٧٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ *

١٧٦٢ ۔ ابن مثنی، خالد بن حارث، حمید، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں ایک لڑکا تھا لڑکوں میں آپ نے ہم پر سلام کیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور کسی کام پر مجھ کو بھیجا، رسول اللہ ﷺ دیوار کے سائے میں بیٹھے رہے میرے آنے تک

٥٦٤ - بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ *

٥٦٤ ۔ عورتوں پر سلام کرنے کا بیان

١٧٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا *

١٧٦٣ ۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہم عورتوں کے پاس آئے تو ہم پر سلام کیا

٥٦٥ - بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ *

٥٦٥ ۔ کافروں کو کیوں کر سلام کرے؟

١٧٦٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ *

١٧٦٤ ۔ حفص بن عمر، شعبہ، سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے، کہ میں اپنے باپ کے ساتھ شام کی طرف گیا تو گزرنے لگے نصاریٰ کے گرجوں پر اور ان پر سلام کرنے لگے تو میرے باپ نے کہا مت سلام کرو پہلے پھر ابو ہریرہؓ کی حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا مت کرو سلام یہود اور نصاریٰ کو اور جب تم ان سے ملو ان سے راستوں میں تو لاچار کرو ان کو تنگ راستے کی طرف (یعنی بیچا بیچ راستے میں سے ہٹا کر ایک کونے میں کرو اس میں اشارہ ہے کہ وہ سیدھے راستے سے ہٹ گئے ہیں)

١٧٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ وَعَلَيْكُمْ *

١٧٦٥ ۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود جب تم میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم کہتے ہیں یعنی موت پڑے تم پر تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہا کرو یعنی تمہارے ہی اوپر موت پڑے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ مالک نے عبداللہ بن دینار سے اسی طرح روایت کیا ہے ثوری نے عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہوئے وعلیکم کا لفظ کہا

١٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَائِشَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي بَصْرَةَ يَعْنِي الْغِفَارِيَّ *

١٧٦٦ ۔ عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ، انسؓ سے روایت ہے، کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، کہ اہل کتاب (یہود و نصاری) ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیوں کر جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم کہو، ابو داؤد فرماتے ہیں، کہ اسی طرح عائشہؓ، ابو عبدالرحمن وابو بصرہ غفاری کی روایت ہے

٥٦٦ - بَاب فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ *

٥٦٦ ۔ جب رخصت ہونے لگے تو سلام علیک کرے

١٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ

١٧٦٧ ۔ احمد بن حنبل اور مسدد، بشر، ابن عجلان، مقبری، ابو ہریرہؓ سے

الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ *

روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جاوے تو سلام علیکم کہے، پھر جب اٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام اخیر کے سلام سے زیادہ ضروری نہیں (یعنی جیسے آتے وقت سلام کرنا ضرور ہے ویسے ہی جاتے وقت سلام کرنا ضرور ہے)

٥٦٧-بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ *

۵۶۷۔ علیک السلام کہنا مکروہ ہے۔

تشریح:۔ یعنی شروع میں یوں کہے السلام علیك یاسلام علیکم یاسلام علیکم بتقدیم سلام نہ علیکم السلام البتہ جواب میں علیك السلام کو کہہ سکتا ہے (علامہ)

١٧٦٨-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى

۱۷۶۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد، ابوغفار، ابوتمیمہ، ابوجری جہیمیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علیک السلام مت کہو کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے۔

تشریح:۔ یعنی مردوں سے جب خطاب کرتے ہیں تو یوں کہتے ہیں یا مردے کی دوسرے مردے کی روح سے جب ملتی ہے تو یوں کہتی ہے علیك السلام واللہ اعلم

٥٦٨-مَاجَآءَ فِي رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ!

۵۶۸۔ ایک آدمی جماعت میں سے سلام کا جواب دے تو کافی ہے!

١٧٦٩-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ *

۱۷۶۹۔ حسن بن علی، عبدالملک بن ابراہیم، سعید بن خالد، عبداللہ بن فضل، عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے، (ابوداؤد نے کہا) حسن بن علیؓ نے اس حدیث کو مرفوع کہا ہے کہ آپ نے فرمایا جماعت اگر گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کرنا کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے

٥٦٩-بَاب فِي الْمُصَافَحَةِ *

۵۶۹۔ مصافحہ کا بیان

١٧٧٠-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا *

۱۷۷۰۔ عمرو بن عون، ہشیم، ابوبلج، زید، براء بن عازبؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں، اور اللہ کی تعریف کریں اور اس سے مغفرت چاہیں تو ان کی مغفرت ہو گی۔

تشریح:۔ مصافحہ مسنون ہے ملاقات کے وقت سلام کے بعد اور نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی اصل شریعت میں نہیں بلکہ بعضوں نے اس کو بدعت مذمومہ لکھا ہے

١٧٧١-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا *

۱۷۷۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد اور ابن نمیر، اجلح، اسحاق، براءؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں تو ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جدا ہونے سے پہلے

١٧٧٢-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ

۱۷۷۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حمید، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ جب یمن کے لوگ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس یمن

جاءَكُمْ أَهْلُ الْيمن وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جاءَ بِالْمُصافحة*

کے لوگ آئے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ شروع کیا

٥٧٠ - بَاب فِي الْمُعانَقَةِ *

٥٧٠ـ معانقہ کا بیان

١٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذًا أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ لِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ*

١٧٧٣ـ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابوالحسین، ایوب بن بشیر، عنزہ کے ایک شخص نے ابوذرؓ سے پوچھا، جب وہ شام سے چلے گئے کہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث پوچھتا ہوں ابوذرؓ نے کہا میں بتادوں گا مگر جب کوئی راز ہو تو نہ بتاؤں گا اس شخص نے کہا نہیں راز نہیں ہے کیا رسول اللہ ﷺ ملاقات کے وقت تم سے مصافحہ کرتے تھے ابوذر نے کہا میں نے جب کبھی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اور ایک روز آپ نے مجھے بلا بھیجا میں گھر میں نہ تھا جب آیا تو مجھے خبر ہوئی میں آپ کے پاس آیا رسول اللہ ﷺ تخت پر تھے آپ نے مجھے چمٹالیا یہ بہت عمدہ تھا، بہت عمدہ۔

تشریح:۔ معانقہ بھی مسنون ہے مگر اس شخص کے ساتھ جو سفر سے آوے اور عیدین میں معانقہ کرنے کی شرع شریف سے کوئی اصل نہیں ہے

٥٧١ - بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ *

٥٧١ـ تعظیم کے واسطے کھڑا ہو جانا کیسا ہے؟

١٧٧٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

١٧٧٤ـ حفص بن عمر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابی امامہ بن حنیف، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ قریظہ کے لوگ سعد بن معاذؓ کے پاس آئے جن کو رسول اللہ ﷺ نے بلا بھیجا تھا، تو سعد ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کی طرف یا اپنے سے بہتر کی طرف سعد آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے

تشریح:۔ اس حدیث سے علماء کی ایک جماعت نے قیام کو رئیس کی تعظیم کے لیے جائز کہا ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اور اس حدیث کا اور جواب دیا ہے کہ اس حدیث سے یہاں امر بالقیام تعظیم کے لیے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ سعد بیمار تھے ان کو اتارنے کے لیے لوگوں کو جانے کا حکم فرمایا۔ واللہ اعلم

١٧٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ *

١٧٧٥ـ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی طرح روایت ہے، کہ جب سعدؓ قریب مسجد کے پہنچے تو آپ نے انصار سے فرمایا کھڑے ہو اپنے سردار کے لیے

١٧٧٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا *

١٧٧٦ـ حسن بن علی اور ابن بشار، عثمان، اسرائیل، میسرہ، منہال، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے کسی کو چال چلن اور بات چیت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ حضرت فاطمہ زہراؓ سے زیادہ نہیں دیکھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر شفقت سے ان کو پیار کرتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اس طرح جب رسول اللہ ﷺ فاطمہؓ کے پاس جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور محبت سے آپ کو پیار کرتیں اور اپنی جگہ بٹھلاتیں

٥٧٢ - بَاب فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ *

١٧٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ *

٥٧٢۔ آدمی اپنے بچے کو پیار کرے

١٧٧٧۔ مسدد، سفیان، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ پیار کر رہے تھے حضرت حسینؓ کو تو کہا میرے دس بچے ہیں میں نے کسی کو پیار نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رحم نہ کرے اس پر رحم نہ ہوگا

١٧٧٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا *

١٧٧٨۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے، کہ حضرت عائشہؓ نے کہا (بیان کیا قصہ افک کا جیسا دوسری کتابوں میں بتفصیل مذکور ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش ہو جا اے عائشہ اللہ جل جلالہ نے تیرا حال کلام اللہ میں بیان فرمایا اور آپ نے وہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اسوقت میرے باپ نے کہا اٹھ اور آنحضرت ﷺ کے سر کو چوم میں نے کہا میں تو خدا کا شکر کرتی ہوں نہ تمہارا (کیونکہ تم کو بھی شبہ ہو گیا تھا) اور تم نے میری طرفداری کچھ نہ کی یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے میری عصمت اور پاکدامنی کے متعلق آیت نازل فرمائی

٥٧٣ - بَاب فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ *

١٧٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ *

٥٧٣۔ دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کا بیان!

١٧٧٩۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، اجلح، شعبی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ملے جعفر بن ابی طالبؓ سے تو ان سے معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

٥٧٤ - بَاب فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ *

١٧٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

٥٧٤۔ گال پر بوسہ دینا

١٧٨٠۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر، ایاس بن دغفل سے روایت ہے، کہ میں نے ابو نضرہ کو دیکھا انہوں نے حضرت حسنؓ کے گال پر بوسہ دیا

١٧٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا

١٧٨١۔ عبداللہ بن سالم، ابراہیم، ان کے والد، ابو اسحٰق، براءؓ سے روایت ہے، کہ میں ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ آیا جب وہ پہلے پہل مدینے میں آئے دیکھا تو ان کی صاحبزادی عائشہ لیٹی ہوئی ہیں اور ان کو بخار چڑھ آیا ہے، تو ابو بکرؓ ان کے پاس آئے اور پوچھا کیسی ہے بیٹی اور بوسہ دیا ان کے گال پر

٥٧٥ - بَاب فِي قُبْلَةِ الْيَدِ *

١٧٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ *

٥٧٥۔ ہاتھ پر بوسہ دینا

١٧٨٢۔ احمد بن یونس، زہیر، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ ایک قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم نزدیک گئے رسول اللہ ﷺ کے اور بوسہ دیا آپ کے ہاتھ پر۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم متقی اور پرہیزگار جو درحقیقت وارث رسول ہے اس کے ہاتھ کا بوسہ دینا تعظیماً درست ہے (علامہ)

٥٧٦ - بَاب فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ *

١٧٨٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

٥٧٦۔ اور کس مقام پر جسم میں بوسہ دینا

١٧٨٣۔ عمرو بن عون، خالد، حصین، عبدالرحمٰن، اسید بن حضیرؓ سے

عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي فَقَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ *

روایت ہے، کہ جو ایک شخص تھے انصار میں سے وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور دل لگی کر کے لوگوں کو ہنستے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک کونچہ دیا لکڑی سے ان کی کوکھ میں اسید نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کا بدلہ دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لے لے اسید نے کہا آپ قمیص پہنے ہیں میں ننگا تھا رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اٹھائی تو اسید چمٹ گیا آپ سے اور بوسہ دینے لگا آپ کے پہلو پر اور عرض کیا، میرا مقصد یہی تھا یا رسول اللہ ﷺ

٥٧٧-بَاب فِي قُبْلَةِ الرِّجْلِ *

۵۷۷۔ پاؤں کا بوسہ دینے کا بیان

١٧٨٤-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجْلَهُ قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتَّى أَتَى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمِ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ *

۱۷۸۴۔ محمد بن عیسیٰ، مطر، ام ابان، ان کے دادا، زارع ؓ سے روایت ہے، کہ وہ وفد عبدالقیس میں تھے کہا، کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو اپنے اونٹوں سے جلدی جلدی اترنے لگے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں پر بوسہ دینے لگے اشج نے انتظار کیا یہاں تک کہ اپنی گٹھری سے دو کپڑے نکال کر پہن لیے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا اے منذر تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالی پسند فرماتا ہے ایک بردباری دوسری تسکین و تشفی اور متانت سمجھ بوجھ کر دیر میں کام کرنا جلدی اور گھبراہٹ کسی کام میں نہ کرنا، منذر نے کہا یا رسول اللہ یہ دو خصلتیں جو مجھ میں ہیں ان کو میں نے اختیار کیا ہے یا اللہ نے مجھ میں پیدائش سے خصلتیں رکھیں آپ نے فرمایا بلکہ اللہ نے پیدائش سے تجھ میں یہ خصلتیں رکھیں ہیں پس منذر نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اس نے مجھ میں دو ایسی خصلتیں پیدا کیں جن کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے

٥٧٨-بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ *

۵۷۸۔ ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ مجھ کو تجھ پر فدا کرے تو کیسا ہے؟

١٧٨٥-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ *

۱۷۸۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) مسلم، ہشام، زید، ابوذر ؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو پکارا اے ابوذر میں نے کہا حاضر اور مستعد ہوں آپ کی خدمت میں یا رسول اللہ ﷺ اور فدا ہوں آپ پر

٥٧٩-بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا *

۵۷۹۔ ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ جل جلالہ تمہاری آنکھ ٹھنڈی رکھے

١٧٨٦-حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ

۱۷۸۶۔ سلمہ، عبدالرزاق، معمر، قتادہ یا اور کوئی، عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، کہ ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہا کرتے تھے یعنی اللہ تمہاری آنکھ کو ٹھنڈی رکھے یا خوش رہو صبح کو جب دین اسلام آیا تو اس

نهينا عن ذلك قال عبد الرزاق قال معمر يكره أن يقول الرجل أنعم الله بك عينا ولا بأس أن يقول أنعم الله عينك

سے ممانعت ہوئی عبدالرزاق نے کہا معمر نے کہا یہ کہنا مکروہ ہے انعم الله بك عينا اور یوں کہنے میں کچھ قباحت نہیں ہے انعم الله عينك ٹھنڈی رکھے اللہ تعالیٰ تیری دونوں آنکھیں۔

تشریح :۔ یعنی اس میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ کی آنکھ ٹھنڈی رہے تیری وجہ سے اگرچہ مطلب یہی ہے کہ تیری آنکھ ٹھنڈی رہے یا یہ طریقہ جاہلیت کا ہے

٥٨٠ - باب في الرجل يقول للرجل حفظك الله

۵۸۰۔ایک شخص دوسرے سے یوں کہے اللہ جل جلالہ تجھ کو محفوظ رکھے

١٧٨٧ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الأنصاري قال حدثنا أبو قتادة أن النبي ﷺ كان في سفر له فعطشوا فانطلق سرعان الناس فلزمت رسول الله ﷺ تلك الليلة فقال حفظك الله بما حفظت به نبيه *

۱۷۸۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، عبداللہ بن رباح، ابو قتادہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے لوگوں کو پیاس لگی وہ سب جلدی جلدی چلے گئے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی اس رات کو تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تیری حفاظت کرے جیسے تو نے اس کے نبی کی حفاظت کی

٥٨١ - باب في قيام الرجل للرجل *

۵۸۱۔ایک شخص دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جاوے تو کیسا ہے؟

١٧٨٨ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن حبيب بن الشهيد عن أبي مجلز قال خرج معاوية على ابن الزبير وابن عامر فقام ابن عامر وجلس ابن الزبير فقال معاوية لابن عامر اجلس فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول من أحب أن يمثل له الرجال قياما فليتبوأ مقعده من النار *

۱۷۸۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حبیب، ابو مجلزؒ سے روایت ہے، کہ معاویہ آئے ابن زبیر اور ابن عامر کے پاس تو ابن عامر کھڑے ہو گئے اور عبداللہ بن زبیر بیٹھے رہے معاویہ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں تو وہ بنالیوے اپنا ٹھکانہ جہنم میں

تشریح :۔ اس حدیث سے قیام تعظیمی کی علماء اور فضلاء کے لیے ممانعت نہیں نکلتی اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ جس شخص کے مزاج میں غرور اور نخوت ہو اور وہ یہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کو کھڑے ہوا کریں اور اگر کھڑے نہ ہوں تو وہ برا مانے اس کے واسطے جہنم ہے (علامہ)

١٧٨٩ - حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عبد الله بن نمير عن مسعر عن أبي العنبس عن أبي العدبس عن أبي مرزوق عن أبي غالب عن أبي أمامة قال خرج علينا رسول الله ﷺ متوكئا على عصا فقمنا إليه فقال لا تقوموا كما تقوم الأعاجم يعظم بعضها بعضا *

۱۷۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، مسعر، ابو العنبس، ابو العدبس، ابو مرزوق، ابو غالب، ابو امامہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے ایک لکڑی پر ٹیک لگائے تو ہم سب کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو جیسے کھڑے ہوا کرتے ہیں عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کو۔

تشریح :۔ یہ حدیث نص ہے ممانعت قیام میں مگر محمول کیا ہے اس کو عادت کرنے پر ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کے لیے جیسا دکن ہندوستان میں دستور ہے کہ ہر ایک کی تعظیم کے لیے قیام کرتے ہیں، یہ امر ممنوع ہے اور گاہ گاہ قیام عالم دیندار کے واسطے جو درحقیقت خدا کی تعظیم ہے اس قدر ممنوع نہیں ہے، سیوطی نے ماجہ انی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد کہا اور ابو العنبس اس کی اسناد میں مجہول ہے

٥٨٢ - باب في الرجل يقول فلان يقرئك السلام

۵۸۲۔جو شخص دوسرے کی طرف سے سلام پہنچاوے تو جواب میں کیا کہے؟

١٧٩٠-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ *

١٧٩٠۔ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل، غالب سے روایت ہے، کہ ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اس نے میرے دادا سے سنا کہ میرے باپ نے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا جب جانا تو میری طرف سے سلام کہنا میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہے

١٧٩١-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ *

١٧٩١۔ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم، زکریا، شعبی، ابوسلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں، تو انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ

٥٨٣-بَاب فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ

٥٨٣۔ایک شخص دوسرے کو پکارے وہ اس کے جواب میں لبیک کہے!

١٧٩٢-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِيَ الْفَرَسَ فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيفٍ لَيْسَ فِيهِ أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

١٧٩٢۔موسیٰ بن اسماعیل، حماد، یعلی، ابوہمام، ابوعبدالرحمن فہری سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں گرمی کے ایک دن میں جو سخت گرمی کا دن تھا پھر اترے ایک درخت کے سائے میں جب آفتاب ڈھل گیا تو میں زرہ پہن کر گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ اپنے ڈیرے میں تھے میں نے کہا السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، چلنے کا وقت آ گیا آپ نے فرمایا ہاں اے بلال اٹھو وہ ایک درخت کے تلے سے کود کر نکلے ان کا سایہ اتنا پڑتا تھا جیسے ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے (یہ مبالغہ ہے ان کی ضعف اور لاغری میں) انہوں نے کہا لبیک وسعدیک میں آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا زین کسو میرے گھوڑے پر انہوں نے ایک زین نکالا جس کے دونوں کنارے خرما کے پوست کے تھے نہ ان میں تکبر تھا نہ غرور جیسے دنیا داروں کی زین میں ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ وہ زین سادہ اور بے تکلف تھا) پھر آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے

٥٨٤-بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ *

٥٨٤۔ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو ہنستا رکھے

١٧٩٣-حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ وَأَنَا لِحَدِيثِ عِيسَى أَضْبَطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ

١٧٩٣۔عیسیٰ بن ابراہیم، ابوالولید، عبدالقاہر بن سری، ابن کنانہ، ان کے والد، ان کے دادا مرداس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے تو ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے

أبو بكر أو عمرُ أضحكَ اللّهُ سنَّك وساق الحديث *

٥٨٥ -باب ما جاء في البناء *

٥٨٥۔ مکان بنانے کا بیان

١٧٩٤ -حدثنا مُسدَّدُ بنُ مُسرهدٍ حدَّثنا حفصٌ عن الأعمش عن أبي السَّفر عن عبد اللّه بن عمرو قال مرَّ بي رسولُ اللّه ﷺ وأنا أطيِّنُ حائطًا لي أنا وأمِّي فقال ما هذا يا عبد اللّه فقلتُ يا رسول اللّه شيءٌ أُصلحُهُ فقال الأمرُ أسرعُ من ذلك

١٧٩٤۔ مسدد، حفص، اعمش، ابوالسفر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ مجھ پر سے گزرے اور میں اور میری ماں ایک دیوار پر گارا کر رہے تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے اے عبداللہ میں نے کہا دیوار کو درست کر رہا ہوں آپ نے فرمایا موت اس سے بھی جلدی آنے والی ہے۔

تشریح:۔ پھر اپنی ذات کے واسطے ضرورت سے زیادہ مکان تیار اور آراستہ کرنا بے فائدہ ہے مگر جو تعمیر خدا کے واسطے یا بندگان خدا کے واسطے کی جاوے وہ البتہ مفید ہے

١٧٩٥ -حدثنا عُثمانُ بنُ أبي شيبةَ وهنَّادٌ المعنى قالا حدَّثنا أبو مُعاويةَ عن الأعمش بإسناده بهذا قال مرَّ عليَّ رسولُ اللّه ﷺ ونحنُ نعالجُ خُصًّا لنا وهي فقال ما هذا فقلنا خُصٌّ لنا وهي فنحنُ نُصلحُهُ فقال رسولُ اللّه ﷺ ما أرى الأمرَ إلَّا أعجلَ من ذلك *

١٧٩٥۔ عثمان بن ابی شیبہ، اور ہناد، ابو معاویہ، اعمش سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھ پر گزرے اور ہم اپنی کوٹھری کو درست کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا ہمارا حجرہ ہے جو بوسیدہ ہو گیا تھا اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو جانتا ہوں موت اس سے جلدی آنے والی ہے

١٧٩٦ -حدثنا أحمدُ بنُ يونس حدَّثنا زُهيرٌ حدَّثنا عُثمانُ بنُ حكيم قال أخبرني إبراهيمُ بنُ مُحمَّد بن حاطبٍ القُرشيُّ عن أبي طلحة الأسديِّ عن أنس بن مالكٍ أنَّ رسولَ اللّه ﷺ خرج فرأى قُبَّةً مُشرفةً فقال ما هذه قال لهُ أصحابُهُ هذه لفلانٍ رجلٍ من الأنصار قال فسكتَ وحملها في نفسه حتَّى إذا جاءَ صاحبُها رسولَ اللّه ﷺ يُسلِّمُ عليه في النَّاس أعرضَ عنهُ صنعَ ذلك مرارًا حتَّى عرفَ الرَّجُلُ الغضبَ فيه والإعراضَ عنهُ فشكا ذلك إلى أصحابه فقال واللّه إنِّي لأُنكرُ رسولَ اللّه ﷺ قالوا خرجَ فرأى قُبَّتكَ قال فرجعَ الرَّجُلُ إلى قُبَّته فهدمها حتَّى سوَّاها بالأرض فخرجَ رسولُ اللّه ﷺ ذاتَ يومٍ فلم يرها قال ما فعلت القُبَّةُ قالوا شكا إلينا صاحبُها إعراضكَ عنهُ فأخبرناهُ فهدمها فقال أما إنَّ كُلَّ بناءٍ وبالٌ على صاحبه إلَّا ما لا إلَّا ما لا يعني ما لا بُدَّ منهُ *

١٧٩٦۔ احمد بن یونس، زہیر، عثمان، ابراہیم، ابو طلحہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے راہ میں ایک گنبد دیکھا اونچا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے تو صحابہ نے عرض کیا فلاں انصاری کا مکان ہے آپ سن کر چپ ہو رہے اور دل میں اس بات کو رکھا جب وہ شخص آپ کے پاس آیا اور مجلس میں آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کی طرف التفات نہ کیا اور چند بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اس کو معلوم ہو گیا غصہ آپ کا اس نے اپنے دوستوں سے شکایت کی اور کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ ویسا نہیں پاتا جیسے پہلے آپ میرے ساتھ محبت کرتے تھے لوگوں نے کہا آپ ایک روز باہر نکلے تھے تو تیرا مکان دیکھا تھا (شاید اسی مکان کو دیکھ کر آپ ناراض ہوئے ہوں یہ سن کر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اس کو گرا دیا زمین کے برابر کر دیا پھر ایک روز آپ نکلے اور اس مکان کو نہ دیکھا آپ نے فرمایا وہ مکان کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے مالک نے ہم سے شکایت کی آپ کی بے التفاتی کی ہم نے اس کو بتا دیا اس لیے اس نے اس کو منہدم کر دیا تو آپ نے فرمایا ہر مکان اس کے مالک پر وبال ہے مگر وہ کہ اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو

٥٨٦ -باب في اتِّخاذ الغُرف *

٥٨٦۔ بالاخانے بنانے کا بیان

١٧٩٧ -حدثنا عبدُ الرَّحيم بنُ مُطرِّفٍ الرُّؤاسيُّ حدَّثنا عيسى عن إسمعيل عن قيسٍ عن دُكين بن سعيدٍ المُزنيِّ قال أتينا النَّبيَّ ﷺ

١٧٩٧۔ عبدالرحیم، عیسیٰ، اسماعیل، قیس، دکین بن سعید مزنیؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے غلہ مانگنے کو آپ نے

فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَارْتَقَى بِنَا إِلَى عِلِّيَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ

فرمایا اے عمرؓ جا اور دے ان کو عمرؓ ہم کو ایک بالا خانے پر لے کر چڑھے، کنجی لے کر اس کو کھولا

٥٨٧ - بَاب فِي قَطْعِ السِّدْرِ *

٥٨٧ - بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے

١٧٩٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ *

١٧٩٨۔ نصر بن علی، ابو اسامہ، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، سعید بن محمد، عبداللہ بن حبشیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹے اس نے اپنا سر اوندھا گرا دیا جہنم میں۔

تشریح:۔ مراد حرم کی بیری ہے یا وہ بیری جس کے سائے اور پھلوں سے لوگوں کو فائدہ ہو اور بے ضرورت کاٹی جائے یہی حکم ہے ہر درخت سایہ دار اور میوہ دار کا

١٧٩٩ - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ *

١٧٩٩۔ مخلد بن خالد اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن ابی سلیمان، ثقیف کا ایک شخص، عروہ بن زبیر نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً اسی طرح روایت کیا ہے

١٨٠٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ

١٨٠٠۔ عبیداللہ اور حمید، حسان بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے پوچھا بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے، عروہ کے مکان سے تو ہشام نے کہا تم کیا سمجھتے ہو ان دروازوں اور چوکھٹوں کو یہ سب بیری کے بنے ہوئے ہیں اور عروہ اس کو زمین سے کاٹ کر لائے تھے اور کہا حرج نہیں پھر ہشام نے کہا اے عراقی یہی بدعت تم لے کر آئے ہشام نے کہا میں نے کہا یہ بدعت تمہاری طرف سے ہے میں نے سنا کہ مکہ میں کوئی کہتا تھا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے بیری کے درخت کاٹنے والوں پر

٥٨٨ - بَاب فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ *

٥٨٨۔ راستے میں سے موذی شے کو ہٹانا!

١٨٠١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ *

١٨٠١۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، عبداللہ، بریدہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اس کو چاہئے کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ دیوے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اتنی طاقت کس کو ہے آپ نے فرمایا مسجد میں تھوک یا رینٹ کو دفن کر دینا اور موذی چیز کو راہ سے ہٹا دینا ان میں بھی صدقے کا ثواب ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو دو رکعتیں چاشت (اشراق) کی کافی ہیں تجھ کو

١٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ

١٨٠٢۔ مسدد، حماد (دوسری سند) احمد بن منیع، عباد، واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابو ذرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح کو آدمی کے ہر پورے پر ایک صدقہ ہوتا ہے اپنے ملاقاتی کو سلام کرنا

علی کلّ سُلامی من ابن آدم صدقة تسلیمه علی من لقي صدقة وامْرُه بالمعروف صدقة ونهيه عن المنكر صدقة وإماطته الأذى عن الطريق صدقة وبضعته أهله صدقة قالوا يا رسول الله يأتي شهوة ويكون له صدقة قال أرأيت لو وضعها في غير حقها أكان يأثم قال ويجزئ من ذلك كله ركعتان من الضحى *

صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور راستے سے موذی شے کو ہٹانا (جیسے سانپ بچھو پتھر نجاست وغیرہ) صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے صحبت کرنا صدقہ ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو اپنی خواہش کو پورا کرے گا اس کو ثواب کیوں کر ہوگا آپ نے فرمایا اگر وہ اس خواہش کو بے محل پورا کرتا تو گنہ گار ہوتا کہ نہیں (پھر اس سے بچنے میں اور محل پر صرف کرنے میں ثواب بھی ہوگا) بعد اس کے آپ نے فرمایا ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کافی ہیں

١٨٠٣ - حدثنا وهب بن بقية أخبرنا خالد عن واصل عن يحيى بن عقيل عن يحيى بن يعمر عن أبي الأسود الديلي عن أبي ذر بهذا الحديث وذكر النبي ﷺ في وسطه *

۱۸۰۳۔ وہب بن بقیہ، خالد بن واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابو الاسود، ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

١٨٠٤ - حدثنا عيسى بن حماد أخبرنا الليث عن محمد بن عجلان عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أنه قال نزع رجل لم يعمل خيرا قط غصن شوك عن الطريق إما كان في شجرة فقطعه وألقاه وإما كان موضوعا فأماطه فشكر الله له بها فأدخله الجنة *

۱۸۰۴۔ عیسیٰ بن حماد، لیث، محمد بن عجلان، زید، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی سوا اس کے کہ ایک کانٹے کی شاخ راستے میں تھی اس کو دور کر دیا تھا تو درخت میں سے کاٹ ڈالے تھے یا راستے میں پڑے ہوئے تھے اس کو ہٹا دیا تھا اللہ جل جلالہ نے اس کی یہی نیکی تسلیم کی اور جنت عنایت فرمائی

٥٨٩ - باب في إطفاء النار بالليل *

۵۸۹۔ رات کے وقت چراغ یا آگ بجھا دینا چاہیے

١٨٠٥ - حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل حدثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه رواية وقال مرة يبلغ به النبي ﷺ لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون *

۱۸۰۵۔ احمد بن حنبل، سفیان، زہری، سالم، ان کے والد، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جبکہ تم سونے لگو

١٨٠٦ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن التمار حدثنا عمرو بن طلحة حدثنا أسباط عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال جاءت فأرة فأخذت تجر الفتيلة فجاءت بها فألقتها بين يدي رسول الله ﷺ على الخمرة التي كان قاعدا عليها فأحرقت منها مثل موضع الدرهم فقال إذا نمتم فأطفئوا سرجكم فإن الشيطان يدل مثل هذه على هذا فتحرقكم *

۱۸۰۶۔ سلیمان بن عبدالرحمن، عمرو بن طلحہ، اسباط، سماک، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک چوہیا ایک بتی کھینچتی ہوئی آئی اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ڈال دیا جس بوریے پر آپ بیٹھے ہوئے تھے تو اس میں مقدار ایک درہم کے جلا دیا تو آپ نے فرمایا جب سونے لگو، تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو اس لیے کہ شیطان ایسی ہی چیزوں کو یہ باتیں سکھا دیتا ہے پھر وہ تم کو جلا دیں

٥٩٠ - باب في قتل الحيات *

۵۹۰۔ سانپوں کے مارنے کا بیان

١٨٠٧ - حدثنا إسحق بن إسمعيل حدثنا سفيان عن ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ما سالمناهن منذ حاربناهن ومن ترك شيئا منهن خيفة فليس منا

۱۸۰۷۔ اسحٰق، سفیان، ابن عجلان، انکے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے لڑائی شروع کی جو شخص ڈر کر کسی سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے

١٨٠٨ - حدثنا عبد الحميد بن بيان السكري عن إسحق بن يوسف عن شريك عن أبي إسحق عن القاسم بن عبد الرحمن

۱۸۰۸۔ عبدالحمید، اسحٰق، شریک، ابو اسحاق، قاسم، ان کے والد، ابو مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي *

جو کوئی ڈرے ان کے انتقام سے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

تشریح: یعنی میرے طریقے پر نہیں ہے، جاہلیت کے لوگ سانپ مارنے میں خوف کرتے تھے کہ اس کا جوڑا بدلہ لے گا۔

١٨٠٩ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أَرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ *

۱۸۰۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ، موسیٰ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے سانپوں کو ڈر کر ان کے انتقام سے وہ ہم میں سے نہیں ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی جب سے لڑائی شروع کی ہے

١٨١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ *

۱۸۱۰۔ احمد بن منیع، مروان ابن معاویہ، موسیٰ، عبدالرحمٰن، عباس بن عبدالمطلبؓ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ہم چاہتے ہیں زمزم کے قریب جھاڑ دینا، لیکن وہاں سانپ ہیں چھوٹی قسم کے آپ نے حکم کیا ان کے مار ڈالنے کا

١٨١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

۱۸۱۱۔ مسدد، سفیان، زہری، سالم، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور اس سانپ کو جس کے پیٹ میں دو سفید لکیریں ہوں اور جس کی دم نہ ہو کیونکہ وہ زائل کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو (زہر کی شدت سے) راوی نے کہا عبداللہ جس سانپ کو پاتے مار ڈالتے ایک بار ابولبابہ یا زید بن الخطاب نے ان کو ایک سانپ پر حملہ کرتے دیکھا تو کہا کہ گھروں کے سانپ مارنے سے آپ نے منع کیا ہے

١٨١٢ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ

۱۸۱۲۔ قعنبی، مالک، نافع، ابولبابہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں ہوتے ہیں، مگر یہ کہ دو منہ والا ہو یا دم کٹا ہو کیونکہ وہ بگاڑ دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں عورتوں کے حمل کو

١٨١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ يَعْنِي إِلَى الْبَقِيعِ

۱۸۱۳۔ محمد بن عبید، حماد، ایوب، نافعؓ سے روایت ہے، کہ ابن عمرؓ نے بعد اس کے یعنی سننے حدیث ابولبابہ کے سانپ اپنے گھر میں پایا تو اس کو بقیع میں ڈلوا دیا

١٨١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ فِي بَيْتِهِ *

۱۸۱۴۔ ابن سرح اور احمد بن سعید، ابن وہب، اسامہ، نافع نے اس حدیث میں یہ کہا کہ پھر میں نے اس سانپ کو ان کے گھر میں دیکھا

١٨١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودَانِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَنَا صَاحِبٌ لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ

۱۸۱۵۔ مسدد، یحییٰ، محمد بن ابی یحییٰ، ان کے والد، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض سانپ جن ہوتے ہیں جب کوئی اپنے گھر میں سانپ دیکھے تو تین بار اس سے کہہ دیوے کہ پھر نہ نکلنا ورنہ تجھ کو تکلیف ہوگی پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے کیونکہ وہ

الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

شیطان ہے۔

تشریح:۔ جیسے شیطان شرارت سے باز نہیں آتا اسی طرح وہ بھی نصیحت نہیں سنتا پس اس کے مار ڈالنے میں کچھ ضرر نہیں ہے (علامہ)

١٨١٦ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا لَكَ قُلْتُ حَيَّةٌ هَاهُنَا قَالَ فَتُرِيدُ مَاذَا قُلْتُ أَقْتُلُهَا فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ تِلْقَاءَ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ اسْتَأْذَنَ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ فَأَتَى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ تَرْتَكِضُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ أَوِ الْحَيَّةُ فَأَتَى قَوْمُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ صَاحِبَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدُ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ*

١٨١٦۔ یزید، لیث، ابن عجلان، صیفی، ابوالسائب سے روایت ہے کہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا ان کے پاس بیٹھا تھا یکا یک ان کے تخت کے تلے سے سرسراہٹ معلوم ہوئی، دیکھا تو سانپ ہے میں کھڑا ہوا ابو سعید نے کہا کیا ہے میں نے کہا ایک سانپ ہے انہوں نے کہا تمہارا ارادہ کیا ہے میں نے کہا مار ڈالتا ہوں اور کیا انہوں نے اپنے گھر میں ایک کوٹھری بتلائی اور کہا میرے چچا کا بیٹا اس کوٹھری میں رہتا تھا، جب غزوہ احزاب ہوا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی اپنے گھر جانے کی اور اس نے نئی شادی کی تھی تو اسے آنحضرت ﷺ نے اجازت دے دی اور حکم دیا ہتھیار لے کر جا وہ گھر پہنچا تو اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا تو اس کی طرف نیزہ سے اشارہ کیا تو اس کی بیوی نے کہا عجلت نہ کر اور دیکھ میں کس وجہ سے نکلی ہوں وہ گھر میں داخل ہوا تو ایک بدصورت سانپ کو دیکھا اسکو نیزے سے مارا پھر نیزے میں چبھو کر باہر لے کر نکلا سانپ کو میں نہیں جانتا کہ اس آدمی اور سانپ میں کون موت کی طرف جلدی جانے والا ہے اس کی قوم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارے دوست کو واپس کر دے آپ نے فرمایا اس کے لیے مغفرت کی دعا کرو پھر فرمایا مدینے میں جن کی ایک جماعت مسلمان ہوئی ہے پس جب ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین مرتبہ ڈرا دو کہ اب نہ نکلنا ورنہ مارے جاؤ گے پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالو

١٨١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا قَالَ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

١٨١٧۔ مسدد، یحییٰ، ابن عجلان سے مختصراً اسی طرح مروی ہے اس میں یوں ہے کہ تین بار اس کو آگاہ کرو پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے

١٨١٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ *

١٨١٨۔ احمد بن سعید، ابن وہب، مالک، صیفی، ابو سائب، ابو سعید خدریؓ سے اسی طرح روایت ہے، کہ اس میں یوں ہے کہ تین دن تک اس کو آگاہ کرو اگر بعد اس کے بھی وہ نکلے تو اس کو مار ڈالو کیوں کہ وہ شیطان ہے

١٨١٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

١٨١٩۔ سعید، علی، ابن ابی لیلیٰ، ثابت بنانی، عبدالرحمن، ابو لیلیٰ سے روایت

ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ *

ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا گھروں کے سانپوں کا آپ نے فرمایا جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو اپنے گھروں میں تو یوں کہو ہم تم کو قسم دیتے ہیں اس عہد کی جو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے تم سے لیا تھا اور قسم دیتے ہیں تم کو اس عہد کی جو حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو پھر اگر وہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو

١٨٢٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد فَقَالَ لِي إِنْسَانٌ الْجَانُّ لَا يَنْعَرِجُ فِي مِشْيَتِهِ فَإِذَا كَانَ هَذَا صَحِيحًا كَانَتْ عَلَامَةً فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

١٨٢٠۔ عمرو بن عون، ابو عوانہ، مغیرہ، ابراہیم، ابن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا سب سانپوں کو مار ڈالو مگر جو سفید ہو جیسے چاندی کی چھڑی

٥٩١ - بَاب فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ *

٥٩١۔ گرگٹ مارنے کا بیان

١٨٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا *

١٨٢١۔ احمد بن محمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عامر، سعدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گرگٹ (یا چھپکلی) مارنے کا اور اس کو فویسق کہا (یعنی چھوٹا فاسق)

١٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنْ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ *

١٨٢٢۔ محمد بن صباح، اسماعیل، سہیل، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گیں اور جو شخص دوسری بار میں مارے تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی جو پہلے سے کم ہوں گی اور جو شخص تیسری بار میں مارے تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ہوں گی جو دوسری بار سے کم ہوں گی

١٨٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً *

١٨٢٣۔ محمد بن صباح، اسماعیل، سہیل، ان کے بھائی یا بہن، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی بار میں ستر نیکیاں ملیں گی

٥٩٢ - بَاب فِي قَتْلِ الذَّرِّ *

٥٩٢۔ چیونٹی کے مارنے کا بیان!

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً *

١٨٢٤۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک پیغمبر ایک درخت کے تلے اترے ان کو چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم کیا اسباب نکال لینے کا اس درخت کے تلے سے بعد اس کے آگ لگا دی اس میں (تو سب چیونٹیاں جل گئیں) تب اللہ نے وحی کی ان پر تو نے ایک چیونٹی کو سزا کیوں نہ دی (جس نے کاٹا تھا اور چیونٹیوں کا کیا قصور تھا)

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

١٨٢٥۔ احمد بن صالح، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ اور سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک

وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ *

چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہوں نے سارا چھتہ چیونٹیوں کا جلادیا، تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کے قصور سے تو نے ایک امت کو ہلاک کر دیا، جو اللہ کی تسبیح کہتی تھیں

١٨٢٦ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ *

١٨٢٦۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چار جانوروں کے قتل کرنے سے ایک چیونٹی دوسری شہد کی مکھی تیسری ہدہد چوتھی چڑیا(کیوں کہ یہ ایذا نہیں دیتے اگر ایذا ہو تو ان کا بھگادینا درست ہے)

١٨٢٧ -حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ *

١٨٢٧۔ ابو صالح، ابو اسحاق فزاری، ابو اسحاق شیبانی، ابن سعد، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں آپ حاجت کو گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اس کے دو بچے تھے بچے ہم نے اٹھا لیے اس کی ماں تڑپنے اور گرنے لگی رسول اللہ ﷺ آئے آپ نے فرمایا کس نے مصیبت میں ڈالا ہے اس کا بچہ لے کر دیدو بچہ اس کا اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جو جلا ہوا تھا آپ نے فرمایا کس نے اس کو جلایا ہم نے کہا ہم لوگوں نے آپ نے فرمایا مناسب نہیں کہ آگ کے پروردگار کے سوا کوئی شخص کسی کو جلائے

٥٩٣ -بَاب فِي قَتْلِ الضُّفْدَعِ *

٥٩٣۔ مینڈک مارنا کیسا ہے؟

١٨٢٨ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا *

١٨٢٨۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابی ذئب، سعید بن خالد، سعید بن مسیب، عبدالرحمٰن بن عثمان سے روایت ہے، کہ ایک طبیب نے پوچھا رسول اللہ سے کہ مینڈک کو دوا میں ڈالوں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل سے منع فرمایا

٥٩٤ -بَاب فِي الْخَذْفِ *

٥٩٤۔ کنکریاں مارنے کا بیان

١٨٢٩ -حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ *

١٨٢٩۔ حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، عقبہ، عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے، کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں پتھر بطور کھیل کے بہلانے کیلئے مارنے سے آپ نے فرمایا نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ آنکھ پھوٹ جاتی ہے ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے

٥٩٥٩ -بَاب مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ *

٥٩٥۔ ختنہ کرنے کا بیان

١٨٣٠ -حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ

١٨٣٠۔ سلیمان اور عبدالوہاب، مروان، محمد بن حسان، عبدالوہاب کوفی، عبدالملک بن عمیر، ام عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہے، کہ ایک عورت مدینے میں ختنہ کیا کرتی تھی عورتوں کا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے بہت جھکا کر ختنہ مت کر کیوں کہ اس میں حظ ہوتا ہے عورت کو اور پسندیدہ ہوتا ہے مرد کو ابو داؤد فرماتے ہیں کہ عبیداللہ بن عمرؓ نے

قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ *

عبدالملک سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن وہ سند قوی نہیں ہے

۵۹۶ - بَاب فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ

۵۹۶ - راستے میں عورتیں کیونکر چلیں

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ *

۱۸۳۱ - عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، ابوالیمان، شداد، ان کے والد، حمزہ بن ابی اسید، ابو اسید انصاریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں سے نکلتے ہوئے جب لوگ مل گئے تھے عورتوں کے ساتھ راستہ میں تو آپ نے عورتوں سے فرمایا کہ پیچھے ہٹ جاؤ تم کو بیچا بیچ راہ میں نہ چلنا چاہئے، بلکہ ایک کنارے پر چلو، اس لیے عورت جب چلتی تھی تو ایک دیوار سے لگ کر چلتی تھی، یہاں تک کہ اس کا کپڑا دیوار پر لٹک جاتا تھا

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ

۱۸۳۲ - محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو قتیبہ، داؤد بن ابی صالح، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مرد کو دو عورتوں کے بیچ میں چلنے سے

۵۹۷ - بَاب فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ *

۵۹۷ - زمانے کو برا کہنا درست نہیں ہے

۱۸۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ

۱۸۳۳ - محمد بن صباح، سفیان اور ابن سرح، سفیان، زہری، سعید، ابی ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان مجھے تکلیف دیتا ہے زمانے کو برا بھلا کہتا ہے، حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں تمام امور میرے ہاتھ میں ہیں دن رات کو گردش میں دیتا ہوں ابن سرح نے ابن مسیب کی جگہ سعید کہا ہے

وَاللَّهُ أَعْلَمُ *

تم و كمل والحمد لله عز وجل

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوق
۲] علامہ مجلسی
۳] علامہ ساظہر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سجاد حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید نجار حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید نظام حسین زیدی
۱۶) سیدہ زاہدہ عروج
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا محمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سیدہ وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم
۳۷) محمد علی
۳۸) غلام سجاد بخش
۳۹) بیگم و سید شمشاد حسین